باسمه تعالی

فهرستبرگه منابع چاپ سنگی - اداره مخطوطات

شماره ثبت: ۳٤۳۰٤

رده‌بندی دیویی: ۱۳٤۵ ک ۱۷۹ ج. ۲۹۷/۸۹۲

سرشناسه: جامی، عبدالرحمن بن احمد، ۸۱۷ - ۸۹۸ ق.

عنوان قراردادی:

عنوان: نفحات الانس مع سلسلة الذهب

کاتب:

تاریخ کتابت:

محل نشر: لاهور ناشر: مطبع اسلامیه تاریخ نشر: ۱۳٤۵ ق ۱۹٦۲ م

صفحه شمار: ٤۵۰ ص مصور ☐ درسی ☐ گراور یا افست ☐

زبان: فارسی ابعاد: ۲۷/۵×۱۸ نوع خط: نستعلیق

روش تهیه: وقفی ☐ اهدایی ☑ خریداری ☐ ارسالی ☐

توضیحات: مهدی تقوی کجنوردی تاریخ ثبت: اردیبهشت ۱۳۸۵

یادداشتها: شرح ضمایم: سلسلة الذهب / للمولف / از مجموعه هفت اورنگ می باشد

عنوان دیگر: نفحات الانس من حضرات القدس.

موضوع(ها): ۱. عارفان - سرگذشتنامه. ۲. تصوف. ۳. غزل ٤. نثر فارسی - قرن ۹ ق. ۵. شعر فارسی - قرن ۹ ق.

شناسه(های) افزوده: الف. تقوی کجنوردی، مهدی، اهداکننده ب. عنوان.

فهرستنگار: شیبانی تاریخ فهرستنگاری: آبان ۸۸

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ۵۳۹۱۵ [illegible]
[illegible]

بیمن گلشن آرائی کن فکان و رنگین فرمائی تختہ گل و ریحان غنچہ

من تصنیف حضرت مولانا مولوی عبد الرحمن جامی رحمۃ اللہ علیہ

نفحات الانس ۱۳۸۵ھ

مع

سلسلۃ الذہب ۱۹۶۲ء

شیخ الٰہی بخش محمد جلال الدین تاجران کتب کشمیری بازار لاہور

در مطبع اسلامیہ سٹیم پریس لاہور بزیور طبع آراستہ گردید

کتب ذیل و دیگر کتب ہر علم و فن بدکان شیخ الٰہی بخش محمد جلال الدین تاجران کتب کشمیری بازار لاہور دستیاب موجود

سراج احمدی ترجمہ فارسی سیرۃ احمدیہ
(مؤلفہ شیخ عبداللہ بن محمد سروستانی ہراتی)

سیرۃ نبوی صلعم اور سوانح عمری حضور پُرنور سرور کائنات مفخر موجودات صلے اللہ علیہ وسلم و مختلف اصحاب کے حال سے مختلف کتابیں اور تاریخیں شائع ہو چکی ہیں۔ جو اپنے اپنے رنگ میں ہر ایک عمدہ اور قابل تعریف ہے۔ لیکن اس مجموعہ کو بھی آپ ایک دفعہ دیکھیئے۔ جس میں فاضل مؤلف کے قلم گلزار رقم نے حالات معراج شریف غزوات اور معجزات نبوی صلعم اور خاص معلومات و حالات وغیرہ وغیرہ کے متعلق کیسی کچھ گلکاریاں کی ہیں۔ جس سے ناظرین گلزار مصطفوی کے احوال پُرنور اور دماغ معطر اور پُرسرور ہو جاتا ہے۔ نہایت دلچسپ اور بے حد قابل دید توصیف تاریخ ہے قیمت للعہ

سراج التواریخ ترجمہ فارسی تاریخ الخلفا
از تصنیفات حضرت علامہ امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ

ع ز فرق تا بقدم ہر کجا کہ مے نگرم * کرشمہ دامن دل مے کشد کہ جا اینجاست۔ تاریخ الخلفا میں اس تاریخ سے زیادہ مفصل۔ مشرح اور مستند تاریخ شاید آپ کی نظر سے کم گذری ہوگی۔ حضرت علامہ اس کے مصنف کا نام نامی اور اسم گرامی اس تاریخ کے حالات کو مستند اور بے رُو و رعایت قرار دیئے جانے کے لئے ایک کافی سے زیادہ اور زبردست کتاب ہے۔ سُنی شیعہ کے تنازعہ دیرینہ اور اس عقدہ لاینحل پر حق بجانب رائے قائم کرنے کے خواہشمند ہر ایک انصاف پسند اصحاب کے لئے اسکا مطالعہ مشعل سلامت کا کام دیگا۔ ہر ایک خلیفہ کے نہایت مشرح اور مفصل و مستند حالات پر دنیاوی اور دینی نقطہ نگاہ سے لوگ اور بادلیل تنقید کے ہوئے اور کوئی بڑے سے بڑا اور چھوٹے سے چھوٹا ناقابل التفات موقعہ تک بھی نظرانداز نہیں کیا گیا ہے اسکے مضامین مندرجہ کے فہرست عظیم مندرجہ ذیل دیکھنے سے آپکو معلوم ہو جائے گا۔ کہ یہ تاریخ کس حیثیت اور کس پایہ کی ہے قیمت ... للعہ۔

بزبان فارسی نشر الدر
مجموعہ معاذی الرسول یعنی فتوح العجم والعراق وفتوح الشام والمصر تصحیح ملا عبداللہ خطیب سروستانی

مشہور و معروف تاریخ اسلامی۔ جس کو تصحیح ملا عبداللہ صاحب خطیب سروستانی نے چار چاند لگا دیئے ہیں۔ جدید معلومات نئے روشنی اور خاص ایزادی حالات موقعی سے اب یہ تاریخ

ایک نئی نوری حسین دلہن کی طرح آراستہ پیراستہ اور اپنے جمال بے فعال سے ابنائے عالم کی آنکھوں میں چکاچوند ڈال رہی ہے۔ منگایئے اور ایک دفعہ دیکھیئے۔ ہم دعوے کے ساتھ کہہ سکتے ہیں۔ کہ آپ اسکو غایت درجہ کی دلچسپ و دل پسند پائینگے۔ اور اسلامی کارناموں کے ملاحظہ سے بے اختیار اللہ اکبر کہہ اٹھینگے۔ اگر آپ حب اسلامی کی کچھ چمک بھی اپنے دل میں رکھتے ہیں۔ تو آپکو یقیناً اس امر کا احساس بھی ضرور ہوگا۔ کہ اس گئے گذرے اسلامی مذاق اور جہور کے فقدان کے زمانہ میں اس قسم کی سچی اور صادق شور افزای لیٹریچر جات اسلامی کے مطالعہ کے برادران اسلام کو کسدرجہ اشد ضرورت ہے۔ آج ضرورت آپکے روبرو دشمنی اور اسلام آپکے سامنے وجہ عار رہا ہے کہ نسل اسلام کا بچہ بچہ اوسی رنگ میں سرشار ہو۔ کہیں رنگ میں رنگیا ہو۔ کہ ہم کے سلف صالحین نے یہ کارنامے رکھدئے تاکہ اقوام عالم کے سامنے بلادریغ کہا جا سکے۔ ع ما قصہ سکندر دارا نخواندہ ایم * از ما بجز حکایت مہر و وفا مپرس" قیمت عہ

منتہی الارب
جسمیں جمیع لغات عربی۔ شاذ و نادر ہی کوئی لفظ عربی کا ہوگا جو اس جامع کتاب میں دستیاب نہ ہو سکے اس کتاب کی موجودگی میں طلاب دوسری کتب جات سے مستغنے ہو سکتے چار جلدوں میں ہے۔ قیمت ... ... عہ

کشف المحجوب فارسی و اُردو
از تصنیف لطیف عالم اکمل فاضل اجل شاہباز منازل طریقت و شریعت حضرتنا حضرت اقدس مخدوم علی ہجویری ثم اللاہوری ملقب بہ حضرت داتا گنج بخش قدس سرہ یہ کتاب جاوی نکات لطیف شریعت و طریقت و تصوف ہے اس کتاب کا ہر ایک لفظ مرد جان اور ہر ایک نکتہ عرفان ہے مقدسان ملا اعلے اس سے تربیت پاتے ہیں۔ اور سبحان عالم قدس اسکی تسبیح پڑھتے ہیں یہ آئینہ شریعت ہے اور لب لباب معرفت مسیحا نفسان روزگار اس پر جان نثار ہیں۔ اور صوفیان صفا کیش سو جان سے خریدار ہیں۔ قیمت فارسی بلا محصول عہ *

کتاب الآثار
مصنفہ امام محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ شاگرد رشید صاحب افضل الائمہ حضرت ابو حنیفہ نعمان بن ثابت امام اعظم رضی اللہ تعالے عنہ حاوی جمیع مسائل مذہب حنفیہ نہایت عمدہ اور کارآمد کتاب تھی مگر بوجہ نایابی طالبان بے دام کف افسوس ملتے تھے۔ لہذا بڑی جد و جہد سے اور سعی وافر اور صرف کثیر کے ہم نے چند نسخہ بہم کر کے مقابلہ

بہ عون صانع بیچون و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

المسمی بہ

نفحات الانس
مع
سلسلۃ الذہب

حسب فرمایش

صاحب الصدق والیقین شیخ الٰہی بخش محمد جلال الدین

در مطبع اسلامیہ سٹیم پریس بیکی دروازہ لاہور باہتمام منشی محمد منظور الزمان منیجر طبع گردید

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذی جعل مرائی قلوب اولیائه مجالی جمال وجه الکریم والاخ منها علی صفائح القدیم فصار وبحیث انوار اواذکر الله والصلوة علی افضل من ارتفع حجب الکون عن بصر بصائرهم فماراوفی الوجود الا اياه وعلی آله الطیبین الطاهرین واصحابه الطاهرین وعلی من اتبعهم وتبع تابعهم اجمعین الی یوم الدین اما بعد میگوید پای شکسته زاویهٔ خمول وگمنامی عبد الرحمن بن احمد الجامی ثبته الله تعالی علی نهج الصدق والسداد فی العمل والقول والاعتقاد که شیخ امام عارف عبد الرحمن ابن محمد حسین السلمی النیشاپوری قدس الله تعالی روحه در بیان سیر واحوال مشائخ طریقت قدس الله تعالی ارواحهم که کبرا دین وعظماء اهل یقین اند وجامع اند میان علوم ظاهر وعلوم باطن کتابی جمع کرده است وآنرا طبقات الصوفیه نام نهاده وآن را پنج طبقه گردانیده وهر طبقه را عبارت از جماعتی داشته که در زمان واحد یا در ازمنه متقارب انوار ولایت وآثار هدایت از ایشان نموده وسفر ورحلت مریدان ومستفیدان بایشان بوده ودر هر طبقه بست تن از مشائخ وائمه وعلماء این طائفه ذکر کرده وبحسب اقتضای وقت ومقام از کلمات قدسیه وشمائل مرضیه ایشان آنچه دلالت میکند بر طریقت وعلم وحال وسیرت ایشان در بیان آورده حضرت شیخ الاسلام کهف الانام ناصر السنه قامع البدعه ابو اسماعیل عبد الله بن محمد الانصاری الهروی قدس الله تعالی روحه آنرا در مجالس صحبت ومجامع تذکیر وموعظت املا میفرموده اند وسخنان دیگر بعضی از مشائخ که دریں کتاب مذکور نشده وبعضی از اذواق ومواجید خود بر آن می افزوده ویکی از محبان ومریدان آنرا جمع میکرده ودر قید کتابت می آورده والحق کتابیست لطیف ومجموعه ایست شریف مشتمل بر حقائق معارف صوفیه ودقائق لطائف این طائفه علیه اما چون بزبان هروی قدیم که در آن

سلسلة	بسم الله الرحمن الرحيم	الذهب

لله الحمد قبل کل کلام — بصفات الجلال والاکرام

خامه چون تاج نامه آراید — درة التاج نام او شاید

پنج حرفست بس نگر وین اسم — پیش گنج نهادن ذات طلسم

دیوار کو بمالش تو شتافت — زیدین پنج پنجه توان یافت

تا مه آنرا چو مردم دیده — بامهٔ مشک رنگ پوشیده

دو الف زو برای دو گواه — کرده روشن بهٔ وحدت راه

وان دگر داده از سکون تسکین — دل وجان را بمسکن تمکین

لام ساکن بملک اشارت دان — وان دگر زان دگر عبارت دان

جنبشی کافکند در و سایه — ملکوتش دران دهد مایه

حمد او تاج تارک سخن است — صدر هر نامهٔ نو وکهن است

الله الله چه طرفه نام است این — درد دل حرز جان تمام است این

از ید الله چو پنجه بنداین پنج — زان گرانمایه گنج گوهر سنج

از پس این حروف فرخ فال — جلوه گر صد هزار نعت کمال

زیر مشکین شعار یک حرفند — خفته حوران قاصرات الطرف

یکی از فتحه فتح باب فتوح — کرده در منظر مروج روح

از دو لامش گرفت قوت وقوت — از یکی ملک وان دگر ملکوت

ملک فی نفسه بود ساکن — نیست جنبش در او ز ممکن

شکل تشدید شان او شانه دستان — عظم الله شانه چه خوش است

عهد معهود بود وقوع یافته وبه تصحیف وتحریف نویسندگان بجائی رسیده که بسیاری بعضی از مواضع فهم مقصود به سهولت دست نمیدهد وایضا مقتصر است بر ذکر بعضی متقدمان واز ذکر بعضی دیگر واز ذکر حضرت شیخ الاسلام ومعاصران وی ومتاخران از وی خالیست بارها در خاطر این فقیر میگذشت که بقدر وسع وطاقت در تحریر وتقریر آن کوشش نماید آنچه معلوم میشود بعبارتیکه متعارف اهل روزگار است در بیان آرد وآنرا که مفهوم [بعضی را اضافه آن کرده بر طبع نفحات... در شرح احوال ومقامات ومعارف] نشود در حجاب ستر کتمان بگذارد واز کتب معتبره دیگر سخنان چیده ومعارف وکرامات وتاریخ ولادت ووفات جماعتیکه در ان کتاب مذکور نشده بآن منظم گرداند اما بواسطهٔ وفور علائق وهجوم عوائق میسر نمیشد تا آنکه در تاریخ سنه احدی وثمانین وثمان مائه محب درویشان ومعتقد معتقد ایشان آنرا از همه سیر وبر فقیر دیرا امیر نظام الدین علی شیر اعز الله تعالی بعز قبوله ووفقه بسلوک طریق وصوله که بطوع واختیار از اعلی مراتب جاه واعتبار اعراض نموده وبقدم تسلیم ورضا بر سلوک جادهٔ فقر وفنا اقبال فرموده واز این فقیر مثل آن صورتیکه بر دل گذشته بود ودر خاطر متمکن گشته استدعا کرد وداعیهٔ قدیم صورت تجدید یافت ودغدغهٔ سابق سمت تقویت وتاکید پذیرفت لاجرم بصدق همت وخلوص طویت در امضای آن نیت واستقصای آن امنیت شروع افتاد ومامول از مکارم اخلاق ومراسم اشفاق مطالعه کنندگان آنکه چون ایشان را ازین انفاس طیبه اولیاء الله وفیض ارواح مقدسه ایشان وقت خوش گردد متصدی وباعث این جمع وتالیف را که بجهت اشتمال بر نفحات انفاس طیبه مشائخ که از حظایر قدس رسیده وبر مشام جان مشتاقان محاضر انس وزیده مسمی میگردد به **نفحات الانس من حضرات القدس** از گوشهٔ خاطر فرونگذارند وبدعای خیر یاد دارند والتکلان فی جمیع الاحوال علی المهیمن المتعال تمهید **فی القول فی الولایة** الولی ولایت مشتق است از ولی که قربست وآن بر دو قسم است ولایت عامه وولایت خاصه وولایت مشترکست میان همه مومنان قال الله تعالی الله ولی الذین آمنوا یخرجهم من الظلمات الی النور وولایت خاصه مخصوص است بواصلان از ارباب سلوک وهی عبارة عن فناء العبد فی الحق والبقاء به فالولی هو الفانی فیه والباقی به وفنا عبارتست از نهایت سیر الی الله وبقا عبارت از بدایت سیر فی الله چه سیر الی الله وقتی منتهی شود که بادیه وجود را بقدم صدق یکبارگی قطع کند وسیر فی الله آنگاه متحقق شود که بنده را بعد از فناء مطلق وجودی وذاتی

چون یکی زان دو لام شد مدغم — در دگر چون دو گیسو در هم

ها که دانست بر هویت ذات — متعاقب بود بر دو حرکات

هیچ وقت از همه مجرد نیست — لیک با هیچ یک مقید نیست

همه او را بدین نفس ذاکر — گر از و غائب اند اگر حاضر

چون شد اشباع کرده فتحه لام — با الف شد حروف اسم تمام

سر تعریف آنکه بشتابی — تا کمال شناخت دریابی

که کسی از زبان بکام رسد — در رسد زین خجسته نام رسد

شرح این نی زدیو مرجم رسد — از قل الله ثم ذرهم پرس

اشارت به تنزیه وتقدیس حضرت سبحانه وتعالی

بر سر آن شانه دندانه — میزند هر دو را بهم شانه

حرکت چون سکون بود جاری — او بذات خود از همه عاری

زد این حرف در همه آنات — بر نفسهای جمله حیوانات

اسم ذات ولادت هیها بود — لام تعریف اختصاص فزود

چیست تخصیص او سبب یعنی — دو جهان خاص اوست ومعنی

شرح اشباع فتحه آنکه مدام — شد درین اسم درج فتح تمام

هر که زین اسم بهره مند بود — بهره او همین پسند بود

پس بود پیش صاحب معنی — حسبی الله گواه این دعوی

جل من لا اله الا هو — لا تقل کیف هو ولا ما هو

مظهر از لوث حدثان ارزانی دارد تا بدان در عالم انصاف باوصاف آلہی وتخلق باخلاق ربانی ترقی کند ابو علی
جورجانی گوید رحمه الله الولی هو الفانی من حاله الباقی فی مشاهدة الحق ولم یکن له عن نفسه اخبار ولا مع غیر الله
قرار ولی آن بود که فانی بود از حال خود و باقی بود بمشاهدهٔ الحق سبحانه وتعالے ممکن نباشد مر اورا که از خود خبر دهد
دیا جز خداوند بیارامد ابراہیم ادہم رحمة الله تعالے مردے را گفت خواہی که ولی باشی از اولیاء الله تعالے
گفت بلی خواہم گفت لاترغب فی شئی من الدنیا والآخرة وافرغ نفسک لله تعالے واقبل بوجهک علیه بدنیا و
عقبے رغبت مکن که رغبت بایشہا اعراض بود از حق سبحانه وتعالے وفارغ کن مر خود را از برائے دوستی خداوند و دنیا
وعقبی را در دل راه مده و روی دل بحق آرد چون این اوصاف در تو موجود شد ولی باشی وفی الرسالة
القشیریة ان الولی له معنیان احدهما فعیل بمعنے مفعول وهو من یتولی الله امره قال الله تعالے وهو یتولی
الصالحین فلا یکله الی نفسه لحظة بل یتولی الحق سبحانه رعایته والثانی فعیل مبالغة من الفاعل وهو الذی
یتولی عبادة الله وطاعاته بعبادته تجرے علیه الی التوالی من غیران یتخللها عصیان وکلا الوصفین واجب حتی
یکون الولے ولیا یجب قیامه بحقوق الله علے الاستقصار والاستیفاء ودوام حفظه الله اباه فی السراء والضراء
ومن شرط الولی ان یکون محفوظا کما ان من شرط النبی ان یکون معصوما فکل من کان للشرع علیه
اعتراض فهو مغرور مخادع قصد ابویزید البسطامی قدس الله تعالے روحه بعض من وصف بالولایة فلما وافی مسجده
قعد ینتظر خروجه فخرج الرجل ورمے بزاقه نحو القبلة فانصرف ابویزید ولم یسلم علیه وقال هذا رجل غیر مامون
علے ادب من اداب الشریعة فکیف یکون امینا علے اسرار الحق نقلست بنزدیک شیخ ابوسعید ابوالخیر قدس سره
در آمد ونخست پای چپ اندر مسجد نهاد شیخ اورا گفت باز گرد که هر کس در خانه دوست ادب آمدن نداند ما را نشاید
که بادی صحبت داریم **والقول فی المعرفة والمعارف والمتعرف والجاهل** وفی الفصل
الاول من الباب الثالث من ترجمة العوارف معرفت عبارتیست از باز شناختن و معلوم مجمل در صور تفاصیل
چنانچه در علم نحو مثلاً بداند که هر یک از عوامل لفظی و معنوی چه عمل میکند این چنین دانستن بر سبیل اجمال علم
نحو باشد و باز شناختن هر عاملے از ان علی التفصیل در وقت خواند سواد عربیت بیتوقفی وردیتی و استعمال آن
در محل خود معرفت نحو باز شناختن بفکر و رویت و تعرف نحو و غافل بودن از ان با وجود علم سهو خطا پس

کل فے لغت ذاته الانس
فیض لطفش چو در باش شود
قدس و انس جو برتر از کیف است
ها و هو چیست لا و هو میگوی
چند ازین غافلے و گمراہے
ہوا و ہوس و روزے
هیچ ذاتے بذات او نرسد
اے همه قدسیان قدوسی
هم مفر گفته یا تو هم جاحد

حار فی نور وجهه الاعین۔
تف قهرش بدور باش شود
کیف هو گفتن اندر و حیف است
راه ازین لا هو بدمی جوی
لا و هو در خود کن ای لاهی
تا ز لا نگذری بهو نرسے۔
عقل کل در صفات او نرسد
گرد کوے تو در زمین بوسی
لمن الملک لله الواحد

لمعات جمال او ظاهر
هر چه مفهوم عقل و ادراک است
چون نه نوع آمد و نه جنس او را
لا و هو هر دو نفی اثبات اند
تا دهد لاهوت قوت قوت
هو کنایت ز غیب فات اشناک
این چه مجد و ساست سبحانه
دو جهان جلوه گاه وحدت تو
پرتو روے تست از همه سو

سبحات جلال او قاهر
ساخت قدس او ازان پاک است
پس چه معنے سوال ما هو را
نافی غیر و مثبت ذات اند
ببرد تا سرادق لاهوت
ملکش بر گرد ذات قیاس
دیں چه عز ما اعز سلطانه
شهد الله گواه وحدت تو
همه را رد به تست از همه سو

معرفت ربوبیت عبارت بود از باز شناختن ذات و صفات الٰہی در صور تفاصیل احوال و حوادث و نوازل
بعد ازان که بر سبیل اجمال معلوم شده باشد که موجود حقیقی و فاعل مطلق اوست سبحانه و تا صورت توحید مجمل
علمی مفصل عینی نگردد چنانکه صاحب علم توحید در صور تفاصیل وقایع و احوال متجدده متضاده از ضرر و نفع
وعطا و منع و قبض و بسط ضار و نافع و معطی و مانع و قابض و باسط حق را سبحانه نبیند و نشناسد بیتوقفی و رویتی او را
عارف نخوانند و اگر با دل و هله از ان غافل بود و عنقریب حاضر گردد و فاعل مطلق را جل ذکره در صور وسائط و
روابط باز شناسد اورا متعرف خوانند نه عارف و اگر بکلی غافل بود و تاثیرات افعال را حواله بوسائط کند اورا
ساہے و لاہے و مشرک خوانند مثلاً اگر معنے توحید را تقریر میکند و خود را مستغرق بحر توحید بنماید و دیگرے آنرا
بر سبیل انکار باز گرداند و گوید نه این سخن نه از سر حالتست بل نتیجه فکر و رویت است در حال بوجد و بروے خشم
گیرد و نداند که این رنجش عین مصداق قول منکر است والا فاعل مطلق را در صورت این انکار باز شناختی و بر وے
خشم نگرفتی معرفت الٰہی را مراتب است اول آنکه هر اثری از فاعل مطلق جل ذکره داند چنانکه گفته شد دوم آنکه
هر اثرے که یابد از فاعل مطلق جل ذکره بیقین داند که نتیجه کدام صفت اوست از صفات او سوم آنکه مراد حق
را عز وعلا در تجلی هر صفتے بشناسد چهارم آنکه صفت علم الٰہی در صورت معرفت خود باز شناسد و خود را از دائره
علم و معرفت بل وجود خارج کند چنانکه از جنید قدس سره پرسیدند که معرفت چیست گفت المعرفة وجود
جهلک عند قیام علمه گفتند زدنا ایضاً فرمود هو العارف والمعروف و چندانکه مراتب قرب زیاده شود آثار
عظمت الٰہی ظاهر تر گردد و علم بجهل بیشتر حاصل شود و معرفت نکرة زیاده گردد و حیرت بر حیرت بیفزاید و فریاد
رب زدنی تحیرا فیک از نهاد عارف برخیزد و این معنے که تقریر افتد هم علم معرفت است نه معرفت چه معرفت
امرے وجدانی ست و تقریر از ان قاصر اما علم مقدمه آنست پس معرفت بی علم محال باشد و علم بے معرفت وبال
القول فی معرفة الصوفی والمتصوف والملامتی والفقیر والفرق بینهم وفی فصل العاشر
من الباب الثالث من ترجمة العوارف بدانکه مراتب طبقات مردم علی اختلاف درجاتهم بر سه است قسم اول
مرتبه واصلان و کاملان و آن طبقه علیاست و قسم دوم مرتبه سالکان طریق کمال و آن طبقه وسطے است
و قسم سوم مقیمان وهدة نقصان و آن طبقه سفلی ست و اصلان مقربان و سابقان اند و سالکان ابرار

همه در راه و راه مے جویند
منتہے در سجود بے یدیک
بنماره که طالب راهسم
دور بینان بارگاه آنست
در کمین مکان چه فوق تحت
از حدود تعلقات برون
هم مقید خود ست هم مطلق
اوست مغز جهان جهان همه پوست
کل در و عین او ست او در کل

از غمت آه آه میگویند
گفته کیف الطریق ربا الیک
ره بسوے تو از تو میخواهسم
بیش ازین پی نبرده اند که هست
وحدت سانج ست هستی تخت
وز قیود و تعینات مصون
که زباطل نموده گاه از حق
خود چه مغز و چه پوست خود همه ست
عین کل همچو آب اندر کل

مبتدی و در ره تو مویه کنان
قطع این راه براه پیمائے

نعره اهدنا الصراط زنان
کے توان گر تو راه ننمائے

در بیان آنکه حقیقت حضرت حق هستی صرف است وجود مطلق است

ذات پاکش ز چونی و چندی
وحدتے گشته کثرتش طارے
نه بدام قیود صید شده
قید او ساز دار با اطلاق
بود کل جهان در و مستور
آب در گل کلست و گل در آب

هستی ساده از نشان مندی
در همه سار از همه عارے
نه با طلاق نیز قید شده
زهرش آمیزگار با تریاق
کرده در کل بذات خویش ظهور
عین آب این دقیقه را دریاب

واصحاب یمین و مقیمان امر او اصحاب شمال و اهل وصول بعد از انبیا صلوات الرحمن علیهم دو طائفه اند اوّل
مشایخ صوفیه که بواسطهٔ کمال متابعت رسول صلے الله علیه و آله و سلم مرتبهٔ وصول یافته اند و بعد از ان مرجوع
برائے دعوت خلق بطریق متابعت ماذون و مامون شده اند و این طائفه کاملان مکمل اند که فضل و عنایت ازلی
ایشان را بعد از استغراق در عین جمع و لجهٔ توحید از شکم ماهی فنا بساحل تفرقه و میدان بقا خلاصی و مناصی ارزانی
فرموده تا خلق را بنجات و درجات دلالت کنند اما طائفهٔ دوم جماعت آن اند که بعد از وصول بدرجهٔ کمال حوالهٔ
تکمیل و رجوع بخلق بایشان نرفت و غرقهٔ بحر جمع گشتند و در شکم ماهی فنا چنان ناچیز و مستهلک شدند که
از ایشان هرگز خبرے و اثرے بساحل تفرقه و ناحیت بقا نرسید و در سلک زمرهٔ سکان قباب غیرت و
قطان دیار حیرت انخراط یافتند و بعد از کمال وصول ولایت تکمیل دیگران بایشان مفوض نگشت و اهل سلوک
نیز بر دو قسم اند طالبان مقصد اعلی و مریدان وجه الله یریدون وجهه و طالبان بهشت و مریدان آخرت و منکم
من یرید الآخرة و اما طالبان حق دو طائفه اند متصوفه و ملامتیه متصوفه آن جماعت اند که از بعضے صفات نفوس
خلاص یافته اند و به بعضے از احوال و اوصاف صوفیه متصف گشته و مطلع نهایات احوال ایشان شده و لیکن هنوز
باذیال بقایائے صفات نفوس متلوث مانده باشند و بدان سبب از وصول غایات و نهایات اهل قرب و صوفیه
متخلف گشته و اما ملامتیه جماعتی باشند که در رعایت معنے اخلاص و محافظت قاعدهٔ صدق غایت جهد بذل دارند
در اخفائے طاعات و کتم خیرات از نظر خلق مبالغت واجب دانند تا آنکه هیچ دقیقه از صوالح اعمال مهمل نگذارند
و تمسک بجمیع فضائل و نوافل از لوازم شمرد و مشرب ایشان در کل اوقات تحقیق معنے اخلاص بوده و لذت ایشان
انفراد نظر حق باعمال و احوال ایشان و همچنانکه عاصی از ظهور معصیت پرحذر بود ایشان از ظهور طاعت که مظنهٔ ریا
باشد حذر کنند تا قاعدهٔ اخلاص خلل نپذیرد و بعضے گفته اند الملامتی هو الذی لا یظهر خیرا و لا یضمر شرا و این طائفه
هرچند عزیز الوجود و شریف الحال باشند هنوز حجاب وجود خلقیت از ایشان بکلی منکشف نشده باشد و بدان سبب از
مشاهدهٔ جمال توحید و معاینهٔ عین تفرید محجوب مانده باشند چه اخفائے اعمال و ستر احوال خود از نظر خلق مشعر
موذنست برویت وجود خلق و نفس خود که مانع معنے توحید اند و نفس نیز از جملهٔ اغیار ست تا هنوز بر حال خود نظر
دارند اخراج اغیار از مطالعهٔ اعمال و احوال خود بکلی نکرده اند و فرق میان ایشان و صوفیه آنست که جذبهٔ

برترست این سخن ز فهم فهوم عقل بگذار کان عقیلهٔ تست بدلیل علیل و فکر سقیم	کے شود درک جز بترک رسوم دانه مکر و دام حیلهٔ تست کے شناسد صفات و ذات قدیم وصف حق حق بخود تواند گفت	نرسد کس بدین هوا هوسے عقل جزوی نه درین نشیمن بس بوریا باف اگرچه بافنده این گهر را خرد نداند سفت	بگذر از اسم و رسم تا رسے بهر او آب بند کیسه بجب مو بصنعت حریر چون بافد

اشارت بمعنے تنزیه که موجب مقتضے عقل و تشبیه که موجب سمع ست با تنبیه بر کمال مرتبهٔ جمع است

شرح اوصاف ذات داده ز تو آنچه خود را از ان کند تقدیس نے بتشبیه آن چنان مائل مرجع آن بود بجز ذات	کس نداند صفات او به از تو تو در اثبات آن مکن تلبیس نه بجسم و جهت شوی قائل ملبس بمقتضای صفات	هرچه خود را بآن کند توصیف نه به تنزیه شو چنان مشغوف هرچه تقدیس ذات و تنزیه است هرچه تشبیه باشد و تحدید	مکنش بر خلاف آن تعریف که بنقص صفت شوی موصوف وانچه مشعر بمعنے تشبیه است وانچه مبنی بحصر یا تقیید

عنایت قدیمهٔ صوفیه را بکلی از ایشان انتزاع کرده بود و حجاب خلق و انانیت از نظر شهود ایشان برداشته
لاجرم در اتیان طاعات و صدور خیرات خود را و خلق را در میان نه بینند و از اطلاع نظر خلق مامون باشد و
با خفای اعمال و ستر احوال مقید نه اگر مصلحت وقت در اظهار طاعت بینند اظهار کنند و اگر در اخفای آن بینند
اخفا پس ملامتیه مخلصانند بفتح لام انا اخلصناهم بخالصة صفت حال ایشانست و اما طالبان آخرت چهار طائفه
اند زهاد و فقرا و خدام و عباد اما زهاد طائفه باشند که بنور ایمان و ایقان جمال آخرت مشاهده کنند و دنیا را در
صورت قبیح معاینه بینند و از التفات بزینت مزخرف فانی او روے رغبت بگردانند و در جمال حقیقی باقی رغبت نمایند
و تخلف این طائفه از صوفیه بآنست که زاهد بحظ نفس خود از حق محجوب بود چه بهشت مقام حظ نفس است فیها ما
تشتهی الانفس و صوفی بمشاهدهٔ جمال ازلی و محبت ذات لم یزلی از دو کون محجوب بود همچنان که از دنیا صرف
رغبت کرده باشد از آخرت نیز رغبتش مصروف دارد پس صوفی را در زهد مرتبه بود ورائے مرتبهٔ زاهد که حظ نفس
از ان بود اما فقرا آن طائفه اند که مالک هیچ چیز از اسباب و اموال دنیوی نباشند و در طلب فضل و رضوان الهی ترک
همه کرده باشند و باعث این طائفه ترک یکے از سه چیز باشد اول رجاء تخفیف حساب یا خوف عقاب چه حلال را حساب
لازم است و حرام را عقاب دوم توقع فضل و ثواب و مسابقت در دخول جنت چه فقرا به پانصد سال پیش از اغنیا
به بهشت در آیند سوم طلب جمعیت خاطر و فراغت اندرون از برائے اکثار طاعات و حضور دل در ان و تخلف
فقرا از ملامتیه و متصوفیه بآنست که او طالب بهشت و خواهان حظ نفس خود است و ایشان طالب حق و خواهان قرب
او و ورائے این مرتبه در فقر مقامیست فوق مقام ملامتیه و متصوفیه و آن وصف خاص صوفیست چه صوفی اگرچه
مرتبهٔ او ورائے مرتبهٔ فقر است و لیکن چه اعتبار خاصیهٔ مقام فقیر در مقام او درج است و سبب آنست که صوفی را
از عبور بر مقام فقر از جملهٔ شرائط و لوازم است و هر مقام که از ان ترقی کند صفاوه و نقاوهٔ آن را انتزاع نماید و
رنگ مقام خودش دهد پس فقر او در مقام صوفی وصفی دیگر زائد بود و آن سبب نسبت جمیع اعمال و احوال و مقامات
از خود و عدم تملک آن چنان که هیچ عمل و هیچ حال و هیچ مقام از خود نه بیند و بخود مخصوص نداند بلکه خود را نه بیند پس
او را نه وجود بود و نه ذات و نه صفت محو در محو و فنا در فنا بود و این حقیقت فقر است که مشائخ در فضیلت آن سخن
گفته اند و آنچه پیش ازین در معنے فقر یاد کرده شد رسم فقر است و صورت آن شیخ ابو عبدالله خفیف قدس سره

منشا آن بود تلبس عین مے کن آسان کر کردمت تنبیه در صفتهای حق مشو یک چشم معتدل شو که هر که اهل دلست	بظهور از ملابس کونین جمع تنزیه را مع التشبیه میکشا سوے هر یک اندر چشم در جمیع امور معتدلست تا رساند ز البصر و بها	گر تو ز ارباب ذوق و ادراکی هر یکے را بجائے او میدار ممکن از شر اعور دجال وسط آمد محل عز و شرف حکم خیر الامور اوسطها	وز تقید بیک طرف پاکے چشم بر مقتضای او میدار استعاذت در اکثر احوال بوسط رو نه زین دو طرف

مناجات در تضرع و ابتهال بحضرت ذو الجلال والافضال جل جلاله و عم نواله

اے ظهور تو با بطون دمساز اولے ترا بدایت نے ایمنی از تغیر و تبدیل	وے بروز تو با کمون همراز آخرے و ترا نهایت نے فارغی از تحیر و تحویل	احدے لیک مرجع اعداد ظاهری با کمال یکتائی ذات تو در سرادقات جلال	واحدی لیک مجمع اضداد باطنی با وفور پیدائی از ازل تا ابد بیک منوال

گفته است الفقر عدم الاملاک والخروج عن احکام الصفات واین حدی جامع است مشتمل بر رسم فقر و حقیقت آن و بعضی گفته اند الفقر الذی لا یملک ولا یملکه و فوقیت مقام صوفی از مقام فقیر بآنست که فقیر بارادت فقر و ارادت حظ نفس محجوب بود و صوفی را هیچ ارادت مخصوص نبود و در صورت فقر و غنا ارادت او در ارادت حق محو بود بلکه ارادت او عین ارادت حق باشد و بنا برین اگر صورت فقر و رسم آن اختیار کند بارادت حق اختیار خود محجوب نشود چه ارادت او ارادت حق باشد ابو عبدالله خفیف رحمة الله گفته است الصوفی من استصفاه الحق لنفسه تودداً والفقیر من استصفی نفسه فی فقره تقرباً و بعضی گفته اند که الصوفی هو الخارج عن النعوت والرسوم والفقیر هو الفاقد للاشیاء و ابو العباس نهاوندی رحمه الله گوید الفقر بدایة التصوف و فرق میان زهد و فقر آنست که فقر بی وجود زهد ممکن بود چنانکه کسی ترک دنیا کند بعزمی ثابت از سر یقین و هنوز رغبت اندرون باقی بود و همچنین زهد بی فقر ممکن بود چنانکه کسی با وجود اسباب رغبتش از آن مصروف بود و فقر را رسمی است و حقیقی رسم او عدم املاک است و حقیقت او خروج از احکام صفات و سلب اختصاص چیزی بخود و رسم فقر صورت زهد است و امارت آن و معنی زهد صرف رغبت از دنیا و حق سبحانه چون خواهد که بعضی از اولیا خود را در زیر قباب عزت از نظر اغیار محجوب گرداند ظاهر ایشان را بلباس غنا که صورت رغبت است بپوشاند تا اهل ظاهر ایشان را از جمله راغبان دنیا پندارند و جمال حال ایشان از نظر نامحرمان پوشیده ماند و این حقیقت فقر و زهد وصف خاص و لازم صوفیست و اما رسم فقر اختیار بعضی از مشائخ صوفیانست و مراد ایشان دران اقتدا بانبیا و تقلیل از دنیا و ترغیب و دعوت طالبان باصورت فقر بزبان حال و اختیار ایشان درین معنی مستند باختیار حق بطلب حظ اخروی و اما خدام جماعتی باشند که خدمت فقرا و طالبان حق اختیار کنند چنانکه با داؤد علیه السلام خطاب کردند که اذا رایت لی طالباً فکن له خادماً و اوقات خود را بعد از ادای فرائض در تفریغ و ترفیه خاطر ایشان از اهتمام بامور معاش و اعانت بر استعداد امر معاد مصروف دارند و آنرا بر نوافل عبادات تقدیم کنند و در طلب احتیاج ایشان در هر طریق که در شرع مذموم نباشد مداخلت نمایند بعضی بکسب و بعضی بدریوزه و بعضی بفتوح و نظر ایشان در اخذ و اعطا بر حق بود و خلق را در اخذ رابطه اعطاء حق سبحانه دانند و در اعطاء واسطهٔ قبول و از عزت این مقام بر طائفه حال خادم و شیخ مشتبه شده است و خادم را از شیخ فرقی نهاده اند و فرق آنست که خادم در مقام ابرار است

بر تو کس نیست آمر و ناهی
بر خطا پیشگان عطای تو دام
ای جهانی بکام از در تو
بجوار خودم رهی بنمای
ای بس آتش پرست بادبسته
کرده در خدمت مغان هر دم
نه همین روی دمای تیره از تو
گشته با جذبهٔ عنایت خاص
که مرا آنچنان یکی انکار

همه آن میکنی که می خواهی
با دلاشیوگان بلای تو کام
کام خواهم نه دام از در تو
در حریم دلم ره بگشای
کرده عمری بخاک دیر نشست
قد چو خود و الصلیب ساخته
پای تا سر بیک تیره از تو
مرغ جانش ز دام شرک خلاص
در دلم ظلمت شکی مگذار

نه عطائی ترا ز خطا مانع
دام چه بد فریب جاه و جلال
دمبدم در رهم منه دانی
غائب از من مرا حضوری بخش
بوده با همه ساها هم پشت
رویش از آتش کنشت سیاه
ناگهان برق رحمتی جسته
گرچه هستم بقید هستی بند
رخت در دار ملک دینم نه

نه بلائی ترا ز ولا دافع
کام چه بد نوید قرب وصال
تا پی کام خود ورم گامی
بسفری رسان و نوری بخش
تا برافروز آتش زردشت
خویش از فعلهای زشت سیاه
دلش از کفر و تیرگی رسته
هم تبوبر تو میدهم سوگند
جای در کشور یقینم ده

و شیخ در مقام مقربان زیرا که مراد خادم در اختیار خدمت نیل ثواب آخرت بود و الا بدان مقید نگردد و شیخ بمراد حق قائم بود نه بمراد نفس خود اما عباد و آن طائفه اند پیوسته بوظائف عبادات و فنون نوافل مواظبت نمایند از برای نیل ثواب اخروی و این وصف در صوفی موجود بود لیکن معرا و مبرا از شوائب علل و اغراض چه ایشان حق را برای حق پرستند نه از برای ثواب اخروی و فرق میان زهاد و عباد آنست که با وجود رغبت بدنیا صورت عبادت ممکن بود و فرق میان عباد و فقرا آنکه با وجود غنا شاید که شخص عابد بود پس معلوم شد که واصلان دو طائفه اند و سالکان شش طائفه اند و هر یک از طوائف هشتگانه دو متشبه دارد و یکی محق و دیگری مبطل اما متشبه محق بصوفیان متصوفه اند که به نهایت احوال صوفیان متطلع و مشتاق باشند و ببقایا تعلقات صفات از بلوغ مقصد و مقصود معوق و ممنوع و متشبه مبطل ایشان جماعتی باشند که خود را در زمرهٔ صوفیان اظهار کنند و از حلیت عقائد و اعمال و احوال ایشان عاطل و خالی باشند و ربقهٔ اطاعت از گردن بر داشته خلیع العذار در مرتع اباحت میچرند و گویند تقید باحکام شریعت وظیفهٔ عوام است که نظر ایشان بر ظواهر اشیا مقصود بود و اما حال خواص و اهل حقیقت از ایشان عالی ترست که برسوم ظاهر مقید شوند و اهتمام ایشان بمراعات حضور باطن بیش نبود و این طائفه را باطلیه و مباحیه خوانند و اما متشبه محق بمجذوبان واصل طائفه باشند از اهل سلوک که سیر ایشان هنوز در قطع منازل صفات نفوس بود و از تابش حرارت طلب وجود شان در قلق و اضطراب و پیش از ظهور بتاشیر صبح کشف ذات و استقرار و تمکن در مقام فنا گاه گاه برقی از بوارق کشف بر نظر شهود ایشان لائح و لامع گردد و نفحه از نفحات وصل از مهب فنا بمشام دل ایشان پیوندد و چنانکه ظلمت نفوس ایشان در لمعان نور آن برق منطوی و متواری گردد و هبوب آن نفحه باطن ایشان را از وهیج آتش طلب و قلق شوق روحی و آرامی بخشد دیگر باره چون آن برق منقطع گردد و آن نفحه ساکن شود ظهور صفات نفوس و حرارت طلب و قلق شوق معاودت نماید و سالک خواهد که بکلی از ملابس صفات وجود منسلخ و متخلع گردد و غرق بحر فنا شود تا از تعب وجود بیکبارگی بیاساید و چون آن حال هنوز مقام او نگشته باشد و گاه گاه بدو نازل گردد و باطن آن بکلی متطلع و مشتاق این مقام باشد او را لقب متشبه محق بمجذوب واصل کرده شد و اما متشبه مبطل بمجذوبان واصل طائفه باشند که دعوی استغراق در بحر فنا و استهلاک در عین توحید

هر چه غیر از تو زان نفورم کن
چند باشم ز خود پرستی خویش
می پرد مرغ همتم ستاخ
پیش از آن کز جهان به بندم بار
چون شد از بار دل گرانم پشت
منکه باشم که با تو درین غار
که چو سگ گرچه بر درت شینم
از برای سواد آن نامه
کس نیابد درو نوشته خطی

پای تا فرق غرق نورم کن
بند در تنگنای هستی خویش
در ریاض امید شاخ بشاخ
زافسر فقر سر بلندم دار
حلقه شد چون دم سگانم پشت
همچو اصحاب کهف باشم یار
بر درت باسط الذراعینم
دل من مجرهٔ زبان خامه
که نه در ضمن او بود سخط

دیده ده سرای دیدارت
وارهانم ز تنگ این تنگی
که ز بام تو دانه چینم
سوی تو بارها شتافته ام
خود گرفتم که از سگان ترم
کی خورم باک اگر نشینم پس
بود عمرم سفید طوماری
روزگاری دران قلم زده ام
نیست حرفی در او مطوی عوج

جای آرام جای اسرارت
بر سانم برنگ بیرنگی
یار ز تامت نشانه بینم
باز جز بار دل نیافته ام
لکن از حلقهٔ سگان بدرم
از صف دوستان اینم بس
در کف همچو من سیه کاری
از خطا و خلل رقم زده ام
چون الف بلکه کاف وش همه کج

کنند وحرکات وسکنات خود را هیچ بخود اضافت نکنند وگویند حرکات ما همچون حرکات ابواب است که بی محرک ممکن نبود واین معنی هر چند صحیح است ولیکن نه حال آن جماعت بود زیراکه مراد ایشان ازین سخن تمهید عذر ساعتی وسناهی بود وحوالت آن بارادت حق ودفع بلا است از خود واین طائفه را زنادقه خوانند سهل عبدالله رحمة الله علیه گفتند شخصی میگوید نسبت فعل من بارادت حق همچنانست که نسبت حرکت ابواب با محرک آن گفت این قایل اگر کسی بود که مراعات اصول شریعت ومحافظت حدود واحکام عبودیت کند از جملهٔ صدیقان باشد واگر کسی بود که در تورط وانهماک در مخالفات احکام شرع باک ندارد واین سخن را برای آن گوید تا وجه حوالت افعال با حق سبحانه واسقاط ملامت از نفس خود باستخلا از دین وملت ظاهر گرداند از جملهٔ زندیقان بود اما متشبه بحق بملامتیه طائفه باشند که بتعمیر وتخریب نظر خلق مبالاتی زیادت نه نمایند واکثر سعی ایشان در تخریب رسوم وعادات واطلاق از قیود آداب مخالطات بود وسرمایهٔ حال ایشان جز فراغ خاطر وطیبة القلب نباشد وترسم بمراسم زهاد وعباد از ایشان صورت نه بندد واکثار نوافل وطاعات از ایشان نیاید وتمسک بعزائم اعمال نه نمایند وجز برادای فرایض مواظبت نکنند وجمع واستکثار اسباب دنیوی با ایشان منسوب نباشد وبطیبة القلب قانع باشند وطلب مزید احوال نکنند ایشان را قلندریه خوانند واین طائفه از جهت عدم ریا با ملامتیه مشابهت دارند وفرق میان ایشان آنست که ملامتی بجمیع نوافل وفضائل تمسک جوید ولیکن آنرا از نظر خلق پنهان دارد اما قلندریه از حد فرائض درنگذرند وباظهار واخفاء اعمال از نظر خلق مقید نبوند اما طائفه که درین زمان بنام قلندری موسوم اند ربقهٔ اسلام از گردن برداشته اند واز ین اوصاف که شمرده شد خالی اند این اسم بر ایشان عاریت است اگر ایشانرا حشویه خوانند اولیتر اما متشبه مبطل بملامتیه طائفه باشند هم از زنادقه که دعوی اخلاص کنند وبراظهار فسق وفجور مبالغت نمایند وگویند مراد ما ازین ملامت خلق واسقاط نظر مردم است حق سبحانه از طاعات خلق بی نیاز است واز معصیت ایشان غیر متضرر ومعصیت را در آزار خلق منحصر دانند وطاعت را در احسان اما متشبه ملحق بزهاد آن طائفه باشند که هنوز رغبت ایشان بکلی از دنیا مصروف نشده باشد وخواهند که یکبارگی از دنیا رغبت نگردانند وایشان را متزهد خوانند اما متشبه مبطل بدیشان جماعتی باشند که از برای قبول خلق ترک زینت دنیا کنند وخاطر از جمع اسباب دنیوی باز گیرند

ای که پیش تو راز پنهانم
چون کند دست قهرمان اجل
بهر آزادیم برات تو بس

آشکارا است تا یکی خوانم
طی این نامهٔ خطا وخلل
ور خطاها خط نجات تو بس
جامی از گفتگو به بند زبان

بر تو این نامهٔ پریشانی
زاب عفوش ورق بشوی نخست
مپسندم ازان صحیفه خجل
هیچ سودی ندید چند زبان

چون الف بحرف میدانی
بس بکلک کرم که در کف تست
یوم نطوی السماء کطی السجل

در نعت سید المرسلین وخاتم النبیین علیه من الصلوات افضلها ومن التحیات اکملها

پای کش در گلیم گوشهٔ خویش
روی دل در بقای سرمد باش
نقد شیر سلالهٔ بطحا
لوح تعلیم ناگرفته بر

دست بگشا بکسب توشهٔ خویش
نقد جان زیر پای احمد باش
ای لوح خوان ما اوحی
همه زاسرار لوح داده خبر

شیوهٔ گوشه گیری از سر گیر
قاید الخلق بالهدی والعون
فیض ام الکتاب پرورشش
قلم ولوح بودش اندر مشت

گوشهٔ دامن پیمبر گیر
شاه لولاک ما خلقت الکون
لقب امی خدا ازان کردش
زان نفر سودش از قلم انگشت

وبدان تحصیل طلب جاه کنند در میان مردم وممکن بود که بر بعضی حال ایشان مشتبه شوند وپندارد که ایشان از دنیا اعراض کلی کرده اند وایشان خود بترک مال جاه جریده ترکوا الدنیا للدنیا وممکن که بر ایشان نیز حال خود مشتبه شود وگمان برند که چون خاطر شان بطلب اسباب دنیوی مشغول نیست علت آنست که اعراض کرده اند واین طائفه را مرائیه خوانند اما متشبه محق بفقرا آنست که ظاهرش برسم فقر مترسم بود وباطنش خواهان حقیقت فقر ولیکن هنوز میل بغنا دارد وبتکلف بر فقر صبر میکند وفقر حقیقی فقر را نعمتی خاص واند از حق سبحانه وبران وظائف شکر همواره بتقدیم میرساند واما متشبه مبطل بفقرا آنست که ظاهرش برسوم فقر مترسم بود وباطنش بحقیقت آن غیر متطلع ومرادش تجرد واظهار دعوی بود وجمعیت وقبول خلق واین طائفه را هم مرائیه خوانند اما متشبه ملحق بخادم آنست که همواره بخدمت بندگان حق سبحانه قیام مینماید وبه باطن میخواهد که خدمت ایشان را بشائبهٔ غرض دنیوی مالی ویا جاهی مشوب نگرداند ونیت را از شوائب میل وهوا وریا تخلیص کنند ولیکن هنوز بحقیقت زهد نرسیده باشد پس وقتی بحکم غلبهٔ نور ایمان واخفاء نفس بعضی از خدمات او در محل استحقاق افتد ووقتی بحکم غلبهٔ نفس خدمت او بهوا وریا آمیخته بود وجمعی را که نه محل استحقاق باشند به توقع محمدت وثنا خدمت بلیغ بتقدیم رساند وبعضی را که مستحق خدمت باشند محروم گرداند این چنین کس را متخادم خوانند اما متشبه مبطل بخادم کسی بود که او را خدمت نیت آخرت نباشد بلکه خدمت خلق را دام منافع دنیوی کرده باشد تا بآن سبب استجلاب اقوات از اوقاف واسباب میکند واگر آنرا در تحصیل غرض وتیسر مراد خود موثر نه بیند ترک کند پس خدمت او مقصود بود بر طلب جاه ومال وکثرت اتباع واشیاع واستتباع تا در محافل ومجامع بدان تقدم ومفاخرت جوید ونظر او در خدمت همگی بر حظ نفس خود بود واین چنین کس را مستخدم خوانند اما متشبه محق بعابد کسی بود که اوقات خود را مستغرق عبادات خواهد ولیکن بسبب بقایای دواعی طبیعت وعدم کمال تزکیهٔ نفس بهر وقت در اعمال اوراد وطاعت او فترات وتعویقات افتد یا کسی که هنوز لذت عبادات نیافته باشد وبتکلف بدان قیام مینماید واو را متعبد خوانند واما متشبه مبطل باو شخصی بود از جملهٔ مرائیه که نظر او در عبادت بر قبول خلق بود ودر دل او ایمان بثواب آخرت نباشد تا اطلاع غیری بر طاعت خود نبیند بر آن قیام نه نماید اعاذنا الله سبحانه من التهمة والریا وبالله العصمة والتوفیق

الفصل الثانی فی القول فی التوحید ومراتبها واربابها

آنکه شق قمر کند چو قلم
برخط اوست انس وجان را سر
بود عقد صحیح لیک در آن
چون سهیلش رفیق سنگ آمد
وان قیصها دل سیه چون سنگ
نه که او بود نقد کان وجود
محمدت چون بلا نهایه زحق
چون رخ حور کز کنارهٔ او
دال آن کز همه فرو دنشست

بقلم گر نبرد دست چه غم
گر نخواند خطی ازان چه خطر
کسی افگند سنگ بدمهر ان
سنگ وروم عقیق رنگ آمد
در خموشی زنصب ودیگر رنگ
کان بی سنگ چون تواند بود
یافت شد نام او ازان مشتق
گشته پیدا دو گوشوارهٔ او
دل نبازش گرفته بر سر دست

از گنه شست دفتر همه پاک
داشت از دست دانش درج پر
بود لعلش سهیل رخشنده
سنگ کم زمهرهٔ تسبیح
سنگ سنگین بخواست چون طعام
شرح خلقش که خلق ازان عاجز
می نماید بچشم عقل سلیم
یا دو حلقه ز عنبرین مویش
آمد الحمد اول قرآن -

ورقی گر سیه نکرد چه باک
واندران درج درج شی دودر
سنگ را رنگ لعل بخشنده
در کفش سبحه خوان بلفظ فصیح
بر شکم سنگ بسته داشت مدام
کی کما ینبغی توان هر گز
حرف حایش عیان میان دو میم
آشکار اندو جانب ویش
پس الف لام میم از پی آن

من الباب الاول من ترجمة العوارف توحید را مراتب است اول توحید ایمانی دوم توحید علمی سوم توحید حالی چهارم توحید الهی اما توحید ایمانی آنست که بنده بتفرد وصفت الوهیت و توحید استحقاق معبودیت حق سبحانه تعالی را بمقتضای اشارت آیات و اخبار تصدیق کند بدل و اقرار دهد بزبان و آن توحید نتیجه تصدیق مخبر و اعتقاد صدق خبر باشد و مستفاد بود از ظاهر علم و تمسک بآن خلاص از شرک جلی و انخراط در سلک اسلام فائده دهد و متصوفه بحکم ضرورت ایمان با عموم مومنان درین توحید مشارک اند بدیگر مراتب متفرد و مخصوص اما توحید علمی مستفاد است از باطن علم که آن را علم الیقین خوانند و آن چنان بود که بنده در بدایت طریق تصوف از سر یقین بداند که موجود حقیقی و موثر مطلق نیست الا خداوند عالم جل جلاله و جمله ذوات و صفات و افعال را در ذات و صفات و افعال او ناچیز داند و هر ذاتی را فروغی از نور ذات مطلق شناسد و هر صفتی را پرتوی از نور صفت مطلق داند چنانکه هر کجا که علمی و قدرتی و ارادتی و سمعی و بصری یابد آنرا اثری از آثار علم و قدرت و ارادت و سمع و بصر الهی داند و علی هذا القیاس جمیع الصفات والافعال و این مرتبه از اوائل مراتب توحید اهل خصوص و متصوفه است و مقدمه آن باسابقه توحید عالم پیوسته و مشابه این مرتبه مرتبه ایست که گوته نظران آنرا توحید علمی خوانند و نه توحید علمی بود بلکه توحیدی باشد رسمی از درجه اعتبار ساقط و آنچنان باشد که شخصی از سر ذکا و فطنت بطریق مطالعه یا سماع تصور کند از معنی توحید و رسمی از صورت توحید در ضمیر او مرتسم گردد و از انجا در اثنای بحث و مناظره گاه گاه سخنی بمغز گوید چنانچه از حال توحید دران هیچ اثری نباشد و توحید علمی اگرچه فرد دوم مرتبه خالیست و لیکن از توحید حالی مزجی بآن همراه بود و مزاجه من تسنیم عینا تشرب بها المقربون وصف شراب این توحید است و ازین جهت صاحب آن بیشتر در ذوق و سرور بود چه بنا بر مزج حال بعضی از ظلمت رسوم او مرتفع شود چنانکه در بعضی تصاریف بمقتضای علم خود اهل کند وجود اسباب را که روابط افعال الهی اند در میان نه بیند اما در اکثر احوال بسبب بقایای ظلمت وجود از مقتضای علم خود محجوب شود و بدین توحید بعضی از شرک خفی برخیزد اما توحید حالی آنست که حال توحید وصف لازم ذات موحد گردد و جمله ظلمات رسوم وجود الا اندک بقیه در اشراق نور توحید متلاشی و مضمحل شود و نور توحید در نور حال او مستتر و مندرج گردد بر مثال اندراج نور کواکب در نور آفتاب ✢

یعنی الحمد را بخوان اول	سازالف لام از و بمیم بدل	تاکه حاصل شود بدین تبدیل	نام او در هدایت تنزیل
چون شد این نام آن خجسته اثر	مید هد ذلک الکتاب خبر	که سماء اوست فی الواقع	مظهر کل و نسخه جامع
ثبت در دی بلون بی لوثی	کلمات اللهی و الکونی	جای او موج خیز علم یقین	سر لاریب فیه هست این
بود هم بحر مکرمت هم کان	گوهرش کان حلقه قرآن	فهم فانذر حدیث قامت او	فاستقم شرح استقامت او
صبح رویش ز دامن الضحی و الضحی	نشرح صدرش ز الم نشرح	کحل مازاغ سرمه بصرش	ماطغی وصف پاک نظرش
پایه ارتقاش ثم دنی	درده اعتلاش اداونی	جبهه تیر مارمیت کفش	چشم تنگ سینه لان بدفش
رانده بالا ز همت والا	رخش اسری بعبد لیلا	وصف خلق کسی که قرآنست	خلق را نعت او چه امکانست
لاجرم معترف بعجز قصور	می فرستم تحیتی از دور	نست اهدی سوی الصلوة الیه	یا مفیض الوجود صل علیه
	بو علی آله و اصحابه	وارثی علمه و ادابه	

شعر فلما استبان الصبح ادرج ضوئه ✢ باسفاره اضوار نور الکواکب ✢ و درین مقام وجود موحد در مشاهده جمال واحد چنان مستغرق عین جمع گردد که جز ذات و صفات واحد در نظر شهود او نیاید تا غایتی که آن توحید را صفت واحد بیند نه صفت خود و این دیدن را هم صفت او بیند و هستی او بدین طریق قطره وار در تصرف تلاطم امواج بحر توحید افتد و غرق جمع گردد و ازینجاست قول جنید قدس سره التوحید معنی یضمحل فیه الرسوم و یندرج فیه العلوم و یکون الله کما لم یزل و منشاء این توحید نور مشاهده است و منشاء توحید علمی نور مراقبه و بدین توحید اکثر رسوم بشریت منتفی شود و بتوحید علمی اندکی از ان رسوم مرتفع گردد و سبب بعضی از بقایای رسوم در توحید حالی آنست که تا صدور ترتیب افعال و تهذیب اقوال از موحد ممکن بود بدین جهت در حال حیوة حق توحید چنانکه باید گذارده نشود و ازینجاست قول ابو علی دقاق قدس سره التوحید غریم لا یقضی دینه و غریب لا یودی حقه و خواص موحد آنرا در حال میوه از حقیقت توحید صرف که یکبارگی آثار رسوم وجود در و متلاشی گردد گاه گاه لمحه بر مثال برق خاطف لامع گردد و فی الحال منتفی شود و بقایای رسوم دیگر باره معاودت کند و درین حال بکلی بقایای شرک خفی مرتفع گردد ورای این مرتبه در توحید آدمی را مرتبه دیگر ممکن نیست و اما توحید الهی آنست که حق سبحانه در ازل الازال بنفس خود نه بتوحید دیگری همیشه بوصف وحدانیت برلغت فردانیت موصوف بوده و منعوت کان الله ولم یکن معه شیء و اکنون همچنان برلغت ازلی واحد و فرد هست فلان الآن کما کان و تا ابدالاباد هم بدین وصف خواهد بود کل شیء هالک الا وجهه و نگفت یهلک تا معلوم شود که وجود همه اشیاء در وجود او امروز هالک است و حواله مشاهده این حال بفردا در حق محجوبانست و الا ارباب بصائر و اصحاب مشاهدات که از مضیق زمان و مکان خلاص یافته اند این وعده در حق ایشان عین نقد است و آن توحید الهی است که از وصمت نقصان بری است و توحید خلائق بسبب نقصان وجود ناقص و حضرت شیخ الاسلام کتاب منازل السائرین را باین سه بیت ختم کرده است ابیات ما وحد الواحد من واحد ✢ اذ کل من وحده جاحد ✢ توحید من ینطق من نعته ✢ عاریة ابطلها الواحد ✢ توحیده آیاه توحید ✢ و نعت من ینعته لاحد القول فی اصناف ارباب الولایة قدس الله تعالی اسرارهم فی کتاب کشف المحجوب خداوند سبحانه و تعالی برهان نبوی را باقی گردانیده است و اولیا را سبب اظهار آن کرده تا پیوسته آیات حق و حجت صدق محمد صلی الله علیه و آله وسلم ظاهر شده

در خطاب زمین بوسی حضرتی که نقش خاتم نبوتش خاتم النبیین است و طراز خلعت سالتش سید المرسلین است علیه من الصلوات اذکیها و من التحیات اقصیها

ای دل و دیده خاک نعلینت	رشته جان شراک نعلینت	شد ادیم زخم بخون جگری	تا چو نعلین زیر پا سپری
بیدلی کرد در وفای تو سود	گرچه نعلین برخ بیای تو سود	خاک نعلینت ار نه دسترس است	گردی از نعل مرکب تو بس است
در رهت خاک واز سر نافه	که فرس ران بران و که ناقه	روی مجنون بران زمین اولی	که بود پای ناقه لیلی
ای خوش آن سرزمین که منزل تست	یا برنجا گذار محمل تست	هر کجا بگذری چو باد بهار	بدبد جنسم نسیم مشک تتار
ارض بطحا که شیب پا تو بود	خاک نعلین عرش سای تو بود	رنگش آمد بچشم اهل نظر	خوشتر از جرده کرده لعل و گهر
می زند سنگریزه زود ستش	طعنه بر بجر دو منضودش	خاک یثرب که با گلت آمیخت	آبروی زمین روضه بریخت
هر گیاهی کز ان زمین خیزد	نافه در جیب یاسمن بیزد	خس و خاری که رو بدار و منش	تنگ آمد ز سوری و سمنش

میباشد و مر ایشان را اولیان عالم گردانیده تا مجرد مر حدیث و پراگشته اند در راه متابعت نفس در نوشته از
آسمان باران ببرکات اقدام ایشان بارد و از زمین نبات بصفائے احوال ایشان روید و باکافران
مسلمانان نصرت بهمت ایشان یابند و ایشان چهار هزار اند که مکتوبان اند و مر یکدیگر را نشناسند و جمال حال خود
ندانند و اندر کل احوال از خود و خلق مستور باشند و اخبار بدین وارد است و سخن اولیا بدین ناطق و مرا خود اندرین
معنے بحمد الله خبر عیان گشت آما آنانکه اهل حل و عقد اند و سرهنگان درگاه حق اند سی صد اند که مر ایشان را اخیار
خوانند و چهل دیگر از ایشان را ابدال خوانند و هفت دیگر از ایشان ابرار خوانند و چهار دیگر اند که ایشان را اوتاد خوانند
و سه دیگر اند که ایشان را نقبا خوانند و یکے دیگر که وی را قطب خوانند و غوث خوانند و این جمله مر یکدیگر را بشناسند
و اندر امور باذن یکدیگر محتاج باشند و بدین نیز اخبار نبوی ناطق است و اهل حقیقت بر صحبت این مجتمع اند صاحب
کتاب فتوحات مکیه رضی الله عنه در فصل سی و یکم از باب صد و نود و هشتم از ان کتاب رجال هفتگانه را ابدال گفته
است و در آنجا ذکر کرده است که حق سبحانه و تعالے زمین را هفت اقلیم گردانیده است و هفت تن از بندگان
خود برگزیده و ایشان را ابدال نام نهاده و وجود هر اقلیمے را بوجود یکے از ان هفت تن نگاه میدارد و گفته است
که من در حرم مکه با ایشان جمع شدم و بر ایشان سلام کردم و ایشان بر من سلام گفته اند و با ایشان سخن گفتم فما رایت
احسن سمتا منهم ولا اکثر شغلا منهم بالله و فرموده است مثل ایشان نیز ندیدم مگر یک کس در قونیه شیخ طریقت
شیخ فریدالدین عطار قدس الله تعالے سره گفته است قومی از اولیاء الله عزوجل باشند که ایشان
را مشائخ طریقت و کبراء حقیقت اویسیان نامند و ایشان را در ظاهر احتیاج به پیری نباشد زیرا که ایشان را حضرت
رسالت صلی الله علیه وآله وسلم در حجر عنایت خود پرورش میدهد بیواسطه غیرے چنانکه اویس را داده رضی الله
و این عظیم مقامے بود بس عالی تا کرا اینجا رسانند و این دولت بکه روی نماید ذلک فضل الله یؤتیه من یشاء و
همچنین بعضے از اولیاء الله که متابعان آنحضرت اند صلے الله علیه وآله وسلم بعضے از طالبان را بحسب روحانیت
تربیت کرده اند بی آنکه او را در ظاهر پیری باشد و این جماعت نیز داخل اویسیان اند و بسیاری از مشائخ طریقت
را در اول سلوک توجه باین مقام بوده است چنانچه شیخ بزرگوار شیخ ابوالقاسم گرگانی طوسی را که در سلسله
مشائخ حضرت ابوالجناب نجم الدین کبرا بایشان مے پیوندد و از طبقه شیخ ابوسعید ابوالخیر و شیخ ابوالحسن

ساخته روضه ات که کعبه نماست	حرم عصمت و حریم صفاست	کے بود باد تنی از غم رسته	جامی احرام آن حرم بسته
برده با چهره غبار آلود۔	سوی آن روضه شریف سجود	کے بود در آب چشم و خون جگر	سسته رخسارها ز گرد سفر
پیش آن بارگاه نورانی	سوده بر خاک راه پیشانی	کے بود کے مکان منبر و قبر۔	کرده صد چاک جیب خرقه صبر
گرد آن منزل بهشت نشان	رفته با دیده سرشک فشان	کے بود کز برائے روز نهی۔	خاطر پر امید و دست تهی۔
او دران قبله گاه حشمت و ناز	پیش سینه نهاده دست نیاز	چیدم در معنے سفته	خالی از لاف دعوی گفته
یا نبی الله السلام علیک	انما الفوز والفلاح لدیک	بسلام آمدم خواهم ده۔	مرهمم بر دل خرابم نه
بس بود جاه و احترام مرا	یک علیک از تو صد سلام مرا	خواهم از شوق دست بوس مرد	دست بیرون کن از یمانی برد
مهر روی تو برد هوش از من	بنما روی خود ز بر و یمن۔	چون توئی دیده در بیاغ بلاغ	همچو نرگس ز سرمه مازاغ
سوی من افگن ز مرحمت نظرے	باز کن بر رخم ز لطف درے	زاری من شنو تکلم کن۔	گریه من نگر تبسم کن۔

خرقانی اند قدس الله ارواحهم در ابتدا ذکر او این بوده که علی الدوام گفتی اویس القول فی الفرق بین المعجزة
والکرامة والاستدراج وفی تفسیر الکبیر للامام البحرین فخر الدین رازی رحمه الله تعالے اذا ظهر فعل خارق
للعادات علی انسان فذلک اما ان یکون مقرونا بالدعوی ولا مع الدعوی والقسم الاول وهو ان یکون بالدعوی
اما ان یکون دعوی الالهیة او دعوی النبوت او دعوی الولایة او دعوی السحر وطاعة الشیاطین فهذه اربعة
اقسام القسم الاول ادعاء الالهیة وجوز اصحابنا ظهور خوارق العادات علی یده من غیر معارضة کما نقل ان
فرعون کان یدعی الالهیة وکان یظهر علی یده خوارق العادات وکما نقل ذاک ایضا فی حق الدجال قال
اصحابنا وانما جاز ذلک لان شکله وخلقته تدل علی کذبه وظهور الخوارق العادات علی یده لا یقضی التلبیس
والقسم الثانی ادعی النبوت وهذا القسم علی قسمین لانه اما ان یکون المدعی صادقا او کاذبا فان کان صادقا
وجب ظهور الخوارق علی یده وهذا متفق علیه بین کل من اقر بصحة النبوة واما من کان کاذبا لم یجز ظهور الخوارق
علی یده وبتقدیر ان یظهر وجب حصول المعارضة واما القسم الثالث وهو ادعاء الولایة فالقائلون بکرامات
الاولیاء اختلفوا فی انه هل یجوز ادعاء الکرامة ثم انه یحصل علی وفق دعواه ام لا اما القسم الرابع وهو ادعاء السحر و
طاعة الشیاطین فعند اصحابنا یجوز ظهور خوارق العادات علی یده وعند معتزله لا یجوز واما الثانی وهو ان یظهر
خوارق العادات علی ید الانسان من غیر شیء من الدعاء فذلک الانسان اما ان یکون صالحا مرضیا
عند الله واما ان یکون خبیثا مذنبا والاول هو القول بکرامات الاولیاء وقد اتفق اصحابنا علی جوازه و
انکرها المعتزلة الا ابا الحسین البصری وصاحبه محمود الخوارزمی واما القسم الثانی وهو ان یظهر خوارق العادات
علی بعض من کان مردودا عن طاعة الله فهذا هو المسمی بالاستدراج القول فی اثبات کرامات الاولیاء فی کتاب
دلائل النبوت للامام المستغفری رحمة الله کرامات للاولیاء حق بکتاب الله تعالے والآثار الصحیحة المرویة واجماع اهل
السنة والجماعة علی کلما دخل علیها زکریا المحراب وجد عندها رزقا قال اهل التفسیر فی ذلک کان یری عندها
فاکهة الصیف فی الشتاء وفاکهة الشتاء فی الصیف ومریم رضی الله عنها لم یکن نبیة بالاجماع فهذه الآیة حجة
علی منکر الکرامات الاولیاء فی کشف المحجوب خداوند سبحانه در نص کتاب ما را خبر داد از کرامت آصف که چون
سلیمان را بایست که تخت بلقیس پیش از آمدن وے آنجا حاضر کند و خدا تعالے خواست که تا شرف آصف را

تلخ شد کام من ز بخت نژند	ساز شیرین ز لعل شکرخند	مهر بگشا ز حقه یاقوت	روح را کام بخش و دل را قوت
لب بجنبان پی شفاعت من	منگر در گناه و طاعت من	گر رفتم طریق سنت تو۔	هستم از عاصیان امت تو
مانده ام زیر بار عصیان پست	افتم از پا اگر نگیرے دست	رحم کن بر من و فقیری من	دست ده بهر دستگیری من
خود بدست تو کے رسد دستم	این قدر بس که در رهت پستم	پست بودم براه خون شتر	گر بلندی بعرش بودن سر
عرش چون خاک شد براه تو پست	تا رسیدش بپای بوس تو دست	فیض جانها ز جان پاک تو باد	عرش ها دون عرش خاک تو باد

گفتار در دولتخواهی و مدحت گذاری حضرت خلافت پناهی سلطنت شعاری خلد الله تعالی ملکه و سلطانه و اعلی دام شانه

حق چو داد از پی اطیعوا الله	با اطیعوا الرسول ما را راه	حرف دیگر ز د بلوح بیان	جز اولوالامر منکم ازلی آن
چون اولوالامر ساخت سرمایه	شرع دین یا نبی است همسایه	بلکه حق راست سایه ممدود	اندران سایه عالمی خشنود

بتحقیق نباید که کرامات ... ظاهر کنند و ... اهل زمانه باز نماید که کرامت اولیا جائز بود سلیمان علیه السلام گفت
از شما کیست که تخت بلقیس را پیش از آمدن وی اینجا حاضر کند قال عفریت من الجن انا آتیک به قبل ان
تقوم من مقامک عفریتی گفت از جن بیارم تخت وی را پیش از آنکه تو برخیزی از جایگاه خود سلیمان علیه السلام
گفت زودتر خواهم آصف گفت انا آتیک به قبل ان یرتد الیک طرفک من پیش از آنکه چشم بر هم زنی آن
تخت اینجا حاضر کنم بدین گفتار سلیمان علیه السلام بروی تغیر نشده و انکار نکرد وی را آن مستحیل نیارو
این هیچ حال معجزه نبود زیرا که آصف پیغامبر نبود پس لامحاله باید که کرامات باشد و نیز اصحاب کهف و سخن گفتن سگ
با ایشان و خواب ایشان و تقلب ایشان اند کهف بیمین و یسار و تقلبهم ذات الیمین و ذات الشمال و کلبهم
باسط ذراعیه بالوصید این جمله خلاف عادت است و معلوم است که معجزه نیست پس باید که کرامت باشد و
اما اثبات کرامت اولیا بسبب آنست که در حدیث صحیح وارد شده است که روزی صحابه رضی الله عنهم گفتند یا
رسول الله ما را از عجائب امم ماضیه چیزی بگوی گفت پیش از شما سه کس بجائی میرفتند چون شبانگاه شد
قصد غاری کردند و در آنجا شدند چون پاره از شب گذشت سنگی از کوه در افتاد و در غار استوار گشت ایشان
متحیر شدند گفتند نرهاند ما را ازینجا هیچ چیز جز آنکه کردارهای خود را که بی ریاست بخداوند سبحانه شفیع آریم یکی
گفت مارا مادری و پدری بود از مال دنیا چیزی نداشتم که با ایشان و هم چیزکی که شیر دادی بدیشان دادمی
و من هر روز پشته هیزم بیاوردمی بهاء آن را وجه طعام خود کردمی شبی بیگاه تر آمدم تا من آن بزک را بدوشیدم
و طعام ایشان اندر شیر آغشتم ایشان خفته بودند آن قدح در دست من بماند من بر پای ایستاده چیزی نخورده
انتظار بیداری ایشان [illegible] بودم تا صبح [illegible] بیدار شدند و طعام بخوردند آنگاه نشستم بار خدایا اگر
من درین راست گویم مرا فریاد رس پیغامبر صلی الله علیه و آله و سلم فرمود آن سنگ بجنبید و شگافی پدید آمد
دیگری گفت مرا دختر عمی بود با جمال و دلم پیوسته مشغول وی بود و هر چند وی را خواندمی اجابت نکردی تا
وقتی بخیل صد دینار زر بدو فرستادم تا یکشب با من خلوتی کرد چون نزدیک من آمد ترسی در دلم افتاد
از خدای تعالی دست از وی بداشتم و گفت بار خدایا اگر من راست گویم ما را فرج فرست پیغامبر صلی الله
علیه و آله و سلم گفت آن سنگ بار دیگر بجنبید و آن شگاف زیادت شد اما نه آنچنان که از آنجا بیرون توان شد

خلق را عدل شاه دین پرور
تاجداران سند تمکین
گوهر افسر سرافرازی
حق ز فیض لطیف حسن و جمال
دیده روی خرد بنور قدم
بر سر انسان که سین زده صف
طاکه هست از عطای شه صرفی
هست در ضمن این سه حرف غنی
غنچه حاش نقد هشت جنان

سایه فضل حق بود بر سر
جمله ظل الله اند فی الارضین
قبله مقبلان ابو الغازی
بهر اظهار کبریا و جلال
سلطنت را قرین حسن شیم
شرف کاخ دولتست و شرف
بسته حاتم بجود آن ظرفی
نقد اسما تسعه و تسعین
سینش از شاخ سدره داد نشان

خاصه آن شهریار عالی رای
لیک ظل مطابق کامل
شاه سلطان حسین آنکه نه بست
ساخت آئینه دار زداد جلا
واو نامش ازین دو اسم نگرفت
جعد زلفش چو زلف خوبان خم
دیر چون طاینش لقب کردا
الفش راستی زبون بر تر
یاش عشر است سرخ عرش مجید

کش بود بر سر اعالی پای
نیست جز شاه مفضل و عادل
چرخ را عدلش از تعدی دست
منعکس شد در و صفات خدا
درج در وی رموز حرف بحرف
بر لوای ظفر بود چو چشم
شد معین کزان سبب کر دست
تیر فتح است بر کمان ظفر
از تقابیلش آمد ست پدید

آن کس سوم گفت مرا گروهی مزدوران بودند کاری کردیم چون تمام شد همه مزد بستدند یکی از ایشان
ناپیدا شد مزد او را گوسفندی بخریدم یک سال و دو سال و ده سال تا چهل سال بگذشت آن مزدور
بیامد و من نتائج آن گوسفند نگاه میداشتم روزی بیامد و گفت من وقتی کار تو کرده ام و مزد من پیش تست
و حال مرا بآن حاجتست او را گفتم برو آن گوسفندان همه حق تست آن مرد گفت بر من افسوس میداشت گفتم
افسوس نمیدانم و راست میگویم آن همه را باو دادم و برد بار خدایا اگر من درین راست گویم ما را فرج فرست پیغامبر
صلی الله علیه و آله و سلم فرمود آن سنگ بیکبارگی باز در غار فرا ترشد تا هر سه بیرون آمدند و این فعلی ناقض عادت
بود و دیگر حدیث جریج راهب است و راوی این حدیث ابوهریره است رضی الله عنه که پیغامبر صلی الله علیه
و آله و سلم گفت که در بنی اسرائیل راهبی بود جریج نام و مردی بود مجتهد و مادری داشت مستوره روزی به
آرزوی دیدار پسر بیامدی و در نماز بود در صومعه بگشاد و بازگشت روز دوم و سوم همچنان آمد مادرش گفت از تنگدلی
که یارب پسر مرا رسوا گردان و بحق منش بگیر دران زمانه زنی بود بد سیرت بشهرت گفت من جریج را از راه ببرم بصومعه
وی شد جریج با او التفات نکرد با شبانی دران راه صحبت کرد و حامله شد چون بشهر آمد گفت این فرزند از جریج
است چون بار بنهاد مردم قصد صومعه جریج کردند وی را بیرون کشیده پیش سلطان بردند جریج گفت ای غلام
پدر تو کیست گفت مادرم بر تو دروغ میگوید پدر من شبان است تم قال الامام المستغفری رحمة الله علیه من
طریق الآثار کثیرة منها قول ابی بکر صدیق رضی الله تعالی عنه لابنه عبد الله یا بنی ان وقع بین العرب
یوما اختلاف فات الغار الذی کنت فیه انا و رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم وکن فیه فانه یاتیک رزقک بکرة
و عشیا و فی قوله رضی الله عنه فانه یاتیک رزقک بکرة و عشیا اثبات کرامات الاولیاء و روی الامام المستغفری
رحمة الله باسناده عن جابر بن عبد الله رضی الله عنه قال امیر المؤمنین ابوبکر رضی الله عنه و قال اذا انا مت
فجیئوا الی علی الباب یعنی باب البیت الذی فیه قبر رسول الله صلی الله علیه و سلم فادقوه فان فتح لکم فاد
فنونی قال جابر رضی الله عنه فانطلقنا فدققنا الباب فقلنا ان هذا ابوبکر رضی الله عنه قد اشتهی ان یدفن عند
النبی صلی الله علیه و آله و سلم ففتح الباب و لا ندری من فتح لنا و قال لنا ادخلوا و ادفنوه کرامة و لا نری شخصا
و لا نری شیئا و روی الامام المستغفری باسناده عن مالک بن انس عن نافع عن ابن عمر رضی الله عنهما ان

نو ان اد هیم دائره است بطبع
آید از هر یکی بجای صدا
نا سزای رضای او گردد
چشم امید بر سیاهش نیست
چون برآید بعدل و بجودش نام
آنچنان کز ظلام ظلم و ظلال
باز و تیهو شوند هم بازی
پس کند شیر شرزه از شر و شور
طی شود زین بساط بوقلمون

سبقت او را بدیع و دائر سج
خلد الله ملکه ابدا
گرد دولت سرای او گردد
جز در حق امید گاهش نیست
چشم دارم که هم درین ایام
عرصه دهر بود مالامال
گرگ و آهو کنند همرازی
غماره و از پنجه پشت و گردن گور
صوت اختلاف گوناگون

زیر این نه رواق مینا فام
خرج در خدمتش رضا جوئیست
گرچه آمد سپاه او بسیار
گر رعیت وگر سپاه دینند
گیرد از یمن طالع مسعود
نور عدلش ز مطلع جهان
پلنگ از در آید اندر سنگ
بوم بر وصل و زیاد دست
همه از داد ساز گار شوند

چون شود گفته [illegible] نام
بر در دولتش دعا گوئیست
چون نجوم ثوابت و سیار
همه آسوده در پناه دینند
همه عالم چو مهدی موعود
همه آفاق را رسد یکسان
دستگیری طمع کنند پلنگ
شب که گردد آفتاب پرست
یکدگر را معین و یار شوند

عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما ان عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ خطب الناس بالمدینہ فقال ساریۃ بن زنیم الجبل الجبل من استرعی الذئب فقد ظلم قال فانکر الناس ذکر ساریۃ وساریۃ بالعراق فقال الناس لعلی رضی اللہ تعالی عنہ انا سمعنا عمر یذکر ساریۃ وساریۃ بالعراق فقال ویحکم دعوا عمر فقلما دخل فی شی الا خرج فلم یلبث ان جاء رسول ان ساریۃ لقی العدو فہزمہم ثم جاء العدو الیہ [illegible] فاسمع الجبل فاراد والله وان یحولوا بینہم وبین الغنیمۃ وبین الجبل فاتاہم نداء من السماء یا ساریۃ بن زنیم الجبل الجبل من استرعی الذئب فقد ظلم قال کانوا یرون ان صوت عمر رضی اللہ عنہ ہو الذی سمعوہ وروی الامام المستغفری رحمہ اللہ ایضا باسنادہ انہ لما فتحت مصر اتی اہلہا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فقالوا ایہا الامیر ان لنیلنا ہذہ سنۃ لا تجری الا بہا قال لہم وما ذاک قالوا اذا کانت اثنا عشرۃ لیلۃ خلون من ہذا الشہر عمدنا الی جاریۃ بکر بین ابویہا فارضینا ابویہا فجعلنا علیہا من الحلی والثیاب افضل ما یکون ثم القیناہا فی ہذا النیل فقال عمرو ان ہذا لا یکون ابدا فی الاسلام وان الاسلام یہدم ما کان قبلہ فاقاموا الشہر لا تجری قلیلا ولا کثیرا حتی ہموا بالجلاء فلما رای ذلک عمرو کتب الی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بذلک فکتب عمر رضی اللہ عنہ انک قد اصبت الذی فعلت ان الاسلام یہدم ما کان قبلہ وبعث بطاقۃ فی داخل کتابہ وکتب الیہ انی قد بعثت الیک بطاقۃ فی داخل کتابی فالقہا فی النیل فلما قدم الکتاب الی عمرو بن العاص اخذ البطاقۃ ففتحہا فاذا فیہا من عبد اللہ عمر امیر المومنین الی نیل مصر اما بعد فان کنت تجری من قبلک فلا تجر وان کان اللہ الواحد القہار ہو الذی یجریک فنسأل الواحد القہار ان یجریک فالقی البطاقۃ فی النیل وقد تہیأ اہل مصر للجلاء والخروج منہا لانہا لا تقوم مصلحتہم فیہا الا بالنیل فاصبحوا وقد اجراہ اللہ تعالی ستۃ عشر ذراعا فی لیلۃ واحدۃ وقطع اللہ تعالی تلک السنۃ السوء عن اہل مصر الی الیوم وروی الامام المستغفری رحمہ اللہ ایضا باسنادہ عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال رای عثمان رضی اللہ عنہ لیلۃ قتل فی منامہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو یقول یا عثمان انک تفطر عندنا فقتل رضی اللہ عنہ من یومہ وروی الامام المستغفری رحمۃ اللہ باسنادہ ان امیر المومنین علیا کرم اللہ وجہہ سأل رجلا عن حدیث فی الرحبۃ فکذبہ قال انک کذبتنی قال ما کذبتک قال فادعو اللہ علیک ان کنت کاذبا ان یعمی [illegible] قال فادع اللہ فدعا علیہ امیر المومنین علی فعمی بصرہ فلم یخرج من الرحبۃ الا وہو اعمی [illegible] از سایر صحابہ [illegible] وتبع ومشایخ طریقت طبقہ بعد طبقہ چندان

[illegible] زین کار گہ چون بند درخت جود او سیم را بر انداز د مستحق نا کشیدہ خلل طمع ساز د القصہ دولت شاہ	کار بر اہل قلم گر د و سخت گنجہا را از د بپرداز د جوع آزش رسد بجد سبع کار ہا را موجب دل خواہ	[illegible] بود لفظ سیم گاہ رقم [illegible] از نوالہای نوال سائل از جست و خو بیاسا و دولت شاہ جان فرخندہ است	پیش اہل قلم شبیہ ستم شکم حرص و معدہ آمال رو ریش بے سوال پیش آید کہ جہانبان چو تن بجان زندہ است

خطاب زمین بوس با ترغیب در رعایت رعایا و شفقت بر عموم برایا

باد آن جان ہمیشہ پایندہ دل تو نقد معدن راستی [illegible] [illegible] شاہان بغیر عدل [illegible] گر نباشد ستون خیمہ بجای	زانکہ جہان و جہانیان [illegible] [illegible] چون و الی زہم [illegible] [illegible] در زمین بعدل [illegible] چون بود خیمہ بے ستون برپای	[illegible] پادشاہی [illegible] [illegible] با [illegible] دل تو سلطنت خیمہ ایست بس عزیز زدن شاہ باشد شہان و خلق [illegible]	کردہ [illegible] خسرو تازہ متصل عدل گشت حاصل تو کن [illegible] راستی و عدل ستون رمہ گرگ آن رمہ ظلمہ

کرامات و خوارق عادات ظاہر شدہ است کہ [illegible] و تقریر نگنجد قال الامام القشیری رحمۃ اللہ فی رسالۃ ولکثرۃ ما تواتر باجناسہا یعنی باجناس از روایات الاخبار والحکایات صار العلم بکونہا وظہورہا علی الاولیاء علما قویا انتفی عنہ الشکوک ومن توسط ہذہ الطائفۃ وتواتر علیہ حکایاتہم واخبارہم لم یبق لہ شبہۃ فی ذلک ومقصود ازین ہمہ مبالغہ و تطویل در اثبات کرامات اولیاء آنست کہ تا مر سلیم [illegible] کہ مشاہدہ احوال این طائفہ و مطالعہ اقوال ایشان نکردہ است و سخنان سست و حکایات نادرست اصحاب جہالت و ارباب ضلالت کہ درین زمان ظاہر شدہ اند و نفی کرامات اولیاء بلکہ انکار معجزات انبیاء میکنند فریفتہ نشود و دین خود را برباد ندہد ہما نا کہ باعث این طائفہ بر نفی کرامات آنست کہ خود را در اعلی مراتب ولایت می نماید و ازین امور و احوال ایشان را چیزے نیست لاجرم کوشش نفی آن میکنند تا پیش عوام فضیحت نشوند و از فضیحت خواص نمی اندیشند با آنکہ اگر صد ہزار خارق عادت بر ایشان ظاہر شود چون نہ ظاہر ایشان موافق احکام شریعت است و نہ باطن ایشان موافق آداب طریقت باشد آن از قبیل مکر و استدراج خواہد بود نہ از مقولہ ولایت و کرامت

وفی کتاب علام الہدی وعقیدۃ ارباب التقی تصنیف شیخ الاسلام قطب الانام شہاب الدین ابی عبد اللہ عمر بن محمد السہروردی قدس اللہ تعالی روحہ ونعتقد ان للاولیاء من امۃ یعنی امۃ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرامات واجبات ولہذا کان فی زمن کل رسول کان لہم اتباع ظہرت لہم کرامات وخرقات للعادات وکرامات الاولیاء من تتمۃ معجزات الانبیاء ومن ظہر لہ وعلی یدہ من الخرقات وہو علی غیر الالتزام باحکام الشریعۃ نعتقد انہ زندیق وان الذی ظہر لہ مکر واستدراج قول فی انواع الکرامات و خوارق العادات انواع خوارق عادات بسیار است چون ایجاد معدوم و اعدام موجود و اظہار امر [illegible] امرے ظاہر و استجابت دعا و قطع مسافت بعیدہ در مدت اندک و اطلاع بر امور غائبہ از حس و اخبار از آن و ظاہر شدن در زمان واحد در امکنہ مختلفہ و احیاء موتی و اماتہ احیاء و سماع کلام حیوانات و نباتات و جمادات از تسبیح غیر آن و احضار طعام و شراب در وقت [illegible] ظاہر و غیر ذلک من فنون الاعمال الناقضۃ للعادۃ کالمشی علی الماء والسیاحۃ فی الہواء وکالاکل من الکون وتسخیر الحیوانات الوحشیۃ وکالقوۃ الظاہرۃ علی امر اہم کالذی اقتلع [illegible] برجلہ من اصلہا وہو مدور فی السماع وضرب الید علی الحائط فینشق وبعضہم یشیر

[illegible] آنست [illegible] شبان [illegible] گرگ کاری خود دست	تا [illegible] گرگ امان مرحمت بر رمہ بجای خود است	چون شبان ساز گار گرگ بود [illegible] افتد بر حمت میلے	رمہ را آفت بزرگ بود رمہ باشد بان زگرگ [illegible]

قصہ شفقت ورزیدن موسی علیہ السلام و برہ گریختہ را بدوش کشیدن و از کلیم شبانی بخلعت کلیمی رسیدن۔

[illegible] الکلیم [illegible] برہ [illegible] او [illegible] موسی [illegible] گرفت [illegible] [illegible] رسید [illegible] [illegible]	[illegible] برد [illegible] [illegible] اشک رحمت ز چشم [illegible] زین دلیعش [illegible] [illegible] از دستم	[illegible] برہ نہاد قدم [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]	برہ کرد نالہ از [illegible] رم [illegible] از رم [illegible] کشید [illegible] [illegible] [illegible]

بالمسابقة لیے الشخص لیقع فیقع او یضرب عنق احد بالاشاره فیطر راس المشار الیه و بالجمله چون حضرت حق سبحانه
و تعالے یکے از دوستان خود را مظهر قدرت کامله خود گرداند در هیولاے عالم هر نوع تصرفے که خواهد تواند کرد
و بالحقیقه آن تاثیر و تصرف حضرت حق است سبحانه و تعالے که در وے ظاهر مے شود و وے در میانه الے
قال بعض کبار العارفین و الاصل الذی یجمع لک هذا کله انه من خرق العادت فی نفسه مما استمرت علیها
نفوس الخلق او نفسه فان الله یخرق له عادة مثلها فی مقابلتها یسمی کرامة عند العامة و اما لخاصته فالکرامة
العنایة الالهیة التی و ستهم التوفیق القوه حتی خرقوا عوائد انفسهم فتلک الکرامة عندنا و اما هذه التی فی العموم کرامة
فار جال التقوا من ملخصتها المشارکة المستدرج الممکور به فیها و لا کونها معاوضة فوان یکون حظ لان الحظوظ محله
الدار الآخرة فاذا عجل منها بشی فر انا ان یکون حظ عملنا و قد وردت فی ذلک اخبار و الی یصح الخوف مع الکرامة
فاذن لیست بکرامة عندنا و انما هی خرق عادة فان اقرن معها البشر انها زیادة لا تنقص حظ و الاسبقت الحجاب
و حینئذ یسمی کرامة فی البشری علی الحقیقه هی الکرامة قال ایضا اجل الکرامات و اعظمها التلذذ بالطاعات
فی الخلوات و الجلوات و منها مراعات الانفاس مع الله و منها حفظ الآداب معه فی تلقی الواردات فی الاوقات
و منها الرضاء عن الله فی جمیع الحالات و منها البشری لهم من الله بالسعادت الابدیة فی دار الآخرة القول
فی ان اسمی سمیت الصوفیة قال الامام القشیری رحمة الله علیه اعلموا رحمکم الله ان المسلمین بعد رسول الله
صلے الله علیه و آله و سلم لم یتسم افاضلهم فی عصرهم بتسمیة علم سوی صحبة الرسول اذ لا فضیلة فوقها فقیل لهم
الصحابة و لما ادرکهم اهل العصر الثانی سمی من صحب الصحابة و الا ادرکهم التابعین و رای ذلک اشرف سمیة ثم
قیل لمن بعدهم اتباع التابعین ثم اختلف الناس و تباینت المراتب فقیل لخواص الناس ممن لهم شدة
عنایة با مر الدین الزهاد و العباد ثم ظهرت بدعة و حصل التداعی بین الفرق فکل فریق ادعوا ان فیهم زهاد
فانفرد خواص اهل السنة المراعون انفاسهم مع الله الحافظون قلوبهم عن طوارق الغفلة باسم التصوف و
اشتهر هذا الاسم لهولاء الاکابر قبل المائتین من الهجرة پس آنچه کور خواهد شد درین کتاب اسامی بسیارے از
مشایخ طایفه صوفیه خواهد بود و تاریخ ولادت و وفات ایشان و ذکر سیر و احوال و معارف و کرامات و مقامات
ایشان باشد که مطالعه کنندگان را از مطالعه و ملاحظه آن یقینی نسبت باین طائفه حاصل شود و هدایات جامعی

انگشت خاگر دن خود کرد نیست در وقت ناخوشی خوشی حق تعالے الیجود در شبانی شاید از قدر او بلند شود	عزم رفتن بسوئے مقصد کرد هیچکاری فزون ز بارکشی دید آئین مهربانی او در جهان شاه ارجمند بود همه در سایه اش بیاسایند	چون ندیدش ز رنج قوت تن بار کش بار تا بروز شمار گفت با قدسیان کروبی بر سر خلق سروریش دهند سایه وش سر بپای او سایند	بار او را گرفت بر گردن در سراے سرد ریابی بار آنکه خلقش بود بدین خوبی ره بکوے سپهریش دهند

در بیان آنکه حکمت در وجود بادشاه صاحب جلالت حکمست موجب راستی و عدالت

چیست دانی بزیر چرخ اسیر نیک خواه جهانیان باشد عدل را پیشواے خود سازد	حکمت اندر وجود شاه امیر بر همه خلق مهربان باشد کار ها را بعدل پردازد	تا بود پشت بے پناهان را ظالمان را ز ظلم باز آرد نفس قرآن شنو که حق فرمود	تا دهد داد دادخواهان را دست مظلوم را قوی دارد در مقام خطاب با داود

که نفی کرامات مقامات این طائفه میکنند در ایشان سرایت نکند و از غائله غوایت آن جماعت محفوظ مانند
اعاذنا الله و جمیع المسلمین من شرور انفسنا و من سیئات اعمالنا و در این فواید دیگر هست که بعضے از ان
به تفصیل مذکور میگردد قال اسید الطایفه جنید بن محمد الصوفی قدس سره حکایات المشایخ جنید من جنود
الله عز و جل یعنے للقلوب از وے پرسیدند این حکایات چه منفعت کند مریدان را جواب داد که حضرت حق
سبحانه و تعالے پیغمبر را میگوید و کلا نقص علیک من انباء الرسل ما نثبت به فؤادک یعنے قصه هاے پیغمبران و اخبار ایشان
بر تو میخوانم و از احوال ایشان ترا آگاه میکنم تا دل ترا بآن ثبات باشد و قوت افزاید و چون بار رنج بر تو رسد
و بر تو روز آورد و از اخبار و احوال ایشان شنوی و بر اندیشی و دانی که چون مثل این بارها و رنجها بایشان رسیده
و ایشان صبر کردند و احتمال و توکل و ثقت پیش آوردند دل ترا بآن ثبات و عزم و صبر افزاید همچنین شنیدن سخن
نیکان و حکایات پیران و احوال ایشان دل مریدان را تربیت باشد و قوت و عزم افزاید و در اتباع حضرت
حق سبحانه ثابت باید و در بلا و امتحان از در درویشی و ناکامی قدم نشارد و تا عزم مردان یابد و سیرت
ایشان گیرد و ایضا از سخنان مشایخ و دوستان حق تعالے دوستی ایشان آید و دوستی ایشان تنها بایشان
نسبت افکند چنانکه گفته اند المودت احد القرابتین و گفته اند لا قرابة قرب من المودة و لا بعد ابعد من العداوة
و لله در القائل شعر لقوام اخوان صدق بینهم نسب * من المودة لم یعدل به نسب * و مصطفے را صلی الله علیه
و آله و سلم پرسیدند از مردی که قومی را دوست میدارد و ایشان نمیرسد گفت المرء مع من احب مرد با آن
کس است که وی را دوست میدارد و در خبر است از مصطفے صلی الله علیه و آله و سلم که روز قیامت بنده را نزدیک نماید
باشد از مفلسی و کردار بد خود حق سبحانه و تعالی گوید که ای بنده من فلان دانشمند را در فلان محله می شناختی
فلان عارف را می شناختی گوید می شناختم گوید که ترا بوے بخشیدم پس دقتیکه بشناختن نسبت می کنید و سبب
نجات میگردد و بمهر دوستان وی و گرفتن سیرت ایشان و پے بردن بآثار ایشان اولی تر ابو الحسن عطا
گوید اگر نتوانی که دست در دوستی او زنے دست در دوستی دوستان او زن که دوستی دوستان او دوستی اوست
و مصطفے صلی الله علیه و آله و سلم گفت یا ابن مسعود اندری ای عری الاسلام اوثق قال قلت الله و رسوله اعلم
قال صلی الله علیه و آله و سلم الولایة فی الله و الحب فیه و البغض فیه و فضیل عیاض رحمة الله گوید که الله تعا

که ترا زان خلیفگے دادیم بر گرانی ز عدل دستورست پیشه کرده خلاف فرمان را نشود مرخدای را سایه	سوئے خلق جهان ستادیم از مقام خلیفگی دورست گشته نایب مناب شیطان را تا نگیرد ز عدل سرمایه	تا نهی ملک را ز عدل اساس گیر دا ز دیو رس ظلم سبق چون بود سایه خدا سلطان چیست عدل آنکه بگذری ز فضول	حکم رانی بعدل بین الناس عقل چون خواندش خلیفه حق گر پسند و خلافت شیطان نکنی از طریق شرع عدول

در صفت عدل و بصفت

شرع را نصب عین خود سازی اول آنرا بشرع سازی راست	چشم بر غیر آن نیندازی آنکه آری بجاے بیکم و کاست هر چه بود وفق آن میزان	چون گماشے بکار اندیشه زانکه میزان معدلت شرعست عدل نامش منه که ظلمست آن	شیوه را نے کنے پیشه شرع اصلست غیر آن فرعست

در بیان آنکه طمع را که از جمله آفات ست با منقبت معدلت منافات ست

فردا بنده گوید یا ابن آدم ازهدک فی الدنیا فانما طلبت العز لنفسک ولکن هل عادیت لی عدوا و آیست لی ولیا و کمترین فایده در شنیدن حکایات این طایفه آنست که بداند که افعال و احوال فا قوال وے نه چون ایشان ست منی از کردار خود برگیرد و تقصیر خود در جنب کردار ایشان ببیند از عجب و ریا و استحسان پرهیزد شیخ الاسلام **ابو اسمعیل عبدالله انصاری** الهروی قدس سره و هرجا که درین کتاب شیخ الاسلام مطلق مذکور شود مراد ایشان خواهند بود وصیت کرده است که از پیر بشنوی سخنی یاد گیرید اگر نتوانند نام ایشان یاد دارید که بآن بهره یابید و نیز فرموده است که پیشین ایشان درین کار آنست که سخنان مشایخ شنوی خوش آید و بدل با ایشان گرانی و انکار نیاری و هرگاه که از دوستان خود یکے را با تو نماید و ترا قبول نیفتد و حقیر آید نیز باشد از هر گناه زیرا که آن دلیل محرومی و حجاب باشد نعوذ بالله منها من الخذلان و اگر در نظر تو غلط افتد وے آن باشد که ترا بوی قبول افتاد ترا زیان ندارد که قصد تو با آن راست بوده باشد والله المستعان و علیه التکلان

حضرت ابو هاشم الصوفی بکنیت مشهورست شیخ بوده بشام و در اصل کوفیست و با سفیان الثوری رحمة الله علیه بالبصره سنة احدی و ستین و مائة و سفیان ثوری گوید لولا ابوالهاشم الصوفی ما عرفت دقیق الریاء وی گوید من ندانستم که صوفی معاصر بوده و مات سفیان ثوری رحمة الله علیه چه بود تا ابوالهاشم صوفی را ندیدم و پیش از وی بزرگان بودند در زهد و ورع و معاملت نیکو و در طریق توکل و طریق محبت لیکن اول کسیکه وی را صوفی خواندند وی بود و پیش از وی کسے را باین نام نخوانده بود همچنین اول خانقاهی که برای صوفیان بنا کردند آنست که برمله شام کردند و سبب آن بود که روزی امیری ترسا بشکار رفته بود در راه دو تن را دید ازین طایفه که فراهم رسیدند و دست در آغوش یکدیگر کردند و هم آنجا بنشستند و آنچه داشتند از خوردنی پیش نهادند و بخوردند آنگاه برفتند امیر ترسا را معامله و الفت ایشان با یکدیگر خوش آمد یکے از ایشان را بخواند و پرسید که آن که بود گفت ندانم گفت ترا چه بود گفت هیچ چیز گفت از کجا بود گفت ندانم آن امیر گفت پس این الفت چه بود که شما را با یکدیگر بود درویش گفت که این ما را طریقت گفت شما را جائی هست که آنجا فراهم آئید گفت نی گفت من برای شما جائی بسازم تا با یکدیگر آنجا فراهم آئید پس آنجا خانقاه برمله بساخت شیخ الاسلام قدس سره **اشعار** - خیر وارحل فیها خیر * ارباب الدیار و قدیما *

هر کرا دل بعدل شد مایل	طمع از مال خلق گو بگسل	طمع و عدل آتش و آب اند	هر دو یکجا قرار کے مانند
چون نگوید [illegible]	عدل بیرون کر بزد از زر	از طمع چون بود گداز اتنگ	کے بنزد شاه را بآن آهنگ
حیف باشد ز شاه فرخ فر	ظلم جوئی ز بهر زر و زیور	زیور شاهی وصف شاهی بس	که بود دل بزر و زیور کس

پند دادن مامون بفرزند خویش

گفت پاکیزه یک شبی مامون	کان در اقبال [illegible]	چون رسد نوبت خلافت تو	حرص دنیا مبادا آفت تو
هر کرا ز خلیفهای خدای	نشود سیر نفس بد فرما	[illegible] شود از ان زد هم	که شد که زمیوه [illegible]

قطع اطناب و ختم بر دعا استجابت مآب

بجای اطناب در سخن شهر است	قصه کوتاه کن که وقت عاشق	[illegible] که شاعرانه بود	[illegible] بر کرانه بود
خواهی آنها ز ایزد متعال	که بود در قیاس عقل محال	باید ز آرزوی نفسانی	مختصر بر زبانی [illegible]

وفق الله خیار الخیار * و ایضاً له قدس سره * هی المعالم والاطلال والدار * دارسها من الاحباب آثار * وابوالهاشم گفته ؎ نقلع الجبال بالابر ایسر * من اخراج الکبر من القلوب * بسوزن کوه کندن آسان تر از بیرون کردن کبر و منی از دلهاست ابوالهاشم شریک قاضی را دید که از خانه یحیی خالد بیرون مے آید بگریست و گفت اعوذ بالله من العلم لا ینفع و هم گفته اخذ المرء لنفسه یحسن الادب تادیب لاهله منصور عماد دمشقی گوید که ابوالهاشم صوفی بیمار بود به بیماری مرگ وی را گفتم خود را چون می یابی گفت بلائے عظیم می بینم اما هو العین مهره دوستی بیش از بلاست یعنی بلا بس بزرگ است لما در جنب مهر حقیر است شیخ الاسلام قدس سره را گفت اگر بقدر هوا بلا بودی هوا نبودی **حضرت ذوالنون مصری** از طبقه اولی است نام وی ثوبان بن ابراهیم است کنیت وی ابوالفیض و ذوالنون لقب است و غیر ازین نیز گفته اند اما صحیح اینست وی با نوبی مصر بوده آنجا که قبر شافعی ست رضی الله عنه و پدر وے نوبی بوده از موالی قریش و نوبه بلادیست میان صعید میان مصر و حبشه و وے را برادران بوده اند یکے از ایشان ذوالکفل ست روی عنه حکایات فی المعاملات و غیرها و قیل اسمه میمون و ذوالکفل لقب له و ذوالنون شاگرد مالک بن انس بوده و مذهب وی داشته و موطا کتاب از وی سماع داشت و فقه خوانده بود و پیر وے اسرافیل بوده بمغرب شیخ الاسلام گفت ذوالنون بوده که وی را بهار ایند بکرامات و بتابند بمقامات مقام و حال و وقت و در دست وی [illegible] بود و در مانده امام وقت و یگانه روزگار و پیر این طایفه است و همه را نسبت و اضافت با دست و پیش از وی مشایخ بوده اند و لیکن وے پیشین کسی بود که اشارت را با عبارت آورد و ازین طریق سخن گفت و چون جنید پدید آمد در طبقه دیگر این علم را ترتیب نهاده بسط داد و کتب ساخت و چون شبلی پدید آمد این علم را بر سر منبر برده آشکارا ساخت جنید گفت این علم در سردابها و خانها میداشتیم پنهان شبلی آمد و آن را بر سر منبرها برد و بر خلق آشکارا کرد ذوالنون گفت سه سفر کردم و سه علم آوردم در سفر اول علمی آوردم که خاص و عام پذیرفت و در سفر دوم علمی آوردم خاص پذیرفت و عام نپذیرفت و در سفر سوم علمی آوردم که نه خاص پذیرفت و نه عام فبقیت شریدا طریدا وحیدا شیخ الاسلام قدس سره گفت اول علم توبه و ندامت بود که آنرا خاص و عام قبول کنند و دوم علم توکل و معاملت و محبت بود که خاص قبول کنند نه عام سوم علم حقیقت بود که نه بطاقت علم و عقل خلق بود و در نیافتند وی را مهجور کردند و برفے

بل دعائے قرین صدق و صفا	مشتمل بر مصالح دو سرا	همه در وجاه و حشمت دنیا	هم در و عز و دولت عقبا
سر نهی بر زمین عجز و نیاز	کای خدا کار راد بلطف بساز	عدل را در دلش چنان جا کن	که براند برون ز عدل سخن
شرع را پیشوای حکمش دار	حکم او را ز شرع ساز مدار	هرچه باشد ز عدل و شرع برون	مده او را بدان قرار و سکون
تا بود در جهان بقا امکان	باقیش دار شاه شاه نشان	دولتش را درین سرای امید	ساز تخم سعادت جاوید
مقبلی کش بخیر راه نماست	او خود اندر زمانه بیهمتاست	در پناهش پناه عالم باد	یا الهی و آله الامجاد

گفتار در ترغیب مهر شدن آگاه بر مداومت کلمه لا اله الا الله که مفتاح گنج سعادت و مصباح گنج عبادت است

ای کشیده بکلک وهم و خیال	حرف زاید بلوح دل همه سال	گشته در کارگاه بوقلمون	تخته نقشهای گوناگون
چند باشد ز نقشهای تباه	لوح تو تیره تخته تو سیاه	حرف خوان صحیفه خود باش	هرچه زاید بشوی یا بتراش

بانکار پرداختند تا آنگاه که از دنیا برفت در سنه خمس واربعین و باین چون جنازهٔ وے می بردند گروہی مرغان بر سر جنازهٔ وی پر درہم بافتند چنانکه ہمه خلق را بسایهٔ خود بپوشیدند وہیچکس ازان مرغان یکے ندیده بود مگر مزنی نام کسیکه وی حقیقت مرغان دریافته بود پس از وے بر سر جنازهٔ مزنی شاگرد شافعی رضی الله عنهما بود پس ازان ذوالنون را قولی پدید آمد دیگر روز بر سر قبر وی نوشته یافتند اما چنانچه بخط آدمیان نے نا ست که ذوالنون حبیب الله من الشوق قتیل الله ہر گاه که آن نوشته را بتراشیدی باز ہمان را نوشته یافتندی شیخ الاسلام گفت که آن سفر پسین او نه بپا بانی بود که باو نه بقدم روند که بهم روند ذوالنون گفته با عز الله عبدا اعز اعز له من ان یذله علی ذل نفسه و ہم وی گفته التفکر فی خفی الحجاب واشده رویة النفس و تدبیرها و ہم وی گفته التفکر فی الذات الله جهل والاشارة الیه شرک وحقیقة المعرفة حیرة شیخ الاسلام گفت حیرت دو است حیرت عام و آن حیرت الحاد و ضلالت ست و حیرت دیگر در عیانست و آن حیرت با فنیست و ہم وی گفته اول گسستن و پیوستن آخر نه گسستن و نه پیوستن شیخ الاسلام قدس سره فرمود کیف تحکی وصل اثنین هما فی الاصل واحد من قسم الواحد جهلا فهو بالواحد جاحد ، ذوالنون را گفتند که مرید کیست و مراد کیست گفت المرید طالب والمراد ہیرب شیخ الاسلام گفت که مرید می طلبد با صد ہزار نیاز و مراد می گریزد و با او صد ہزار ناز گفت پیشین کسیکه موی سفید در پای من مالید احمد چشتی بود که وقتی بر سر بازار پیل کران فرامن رسیده با ابوسعید معلم که بنزدیک تربت شیخ الاسلام شہریار در گورستان بیار سر ایشان با یکدیگر در مناظره بودند که مرید به یا مراد چون فرامن رسیدند گفتند اینک اینکه حاکم آمد من گفتم لا مرید ولا مراد ولا خبر ولا استخبار ولا حد ولا رسم و ہو الکل بالکل بوسعید مرقعی داشت از سر برکشید و بنیداخت و بانگی چند کرد و برفت وخشی در پائے من افتاد و موئی سفید در پائے من مالید ذوالنون گفته که وقتے با جماعتی در کشتی نشستم تا از مصر بجده روم جوانی مرقع دار با ما در کشتی بود و مرا آرزوی التماس صحبت او بیبود اما ہیبت وی مرا می نگذاشت بسخن گفتن باوی که سخت عزیز روزگار بوده وہیچگه از عبادت خالی نبود تا روزی صرهٔ زر و جواہر از آن مردی غایب شده و خداوند صره آن جوان را متهم کرد و خواست که با وی جفا کند من گفتم که با وے ازینگونه سخن نگوید تا من از وی بخوبی بپرسم نزدیک وی آمدم و باوی بتلطف بگفتم که این مردمان را صورت چنین دست داده است

دلت آئینه خدای نماست
ہرچه فانی ازو دوده شود
لا نہنگیست کائنات آشام
ہست پرکار کارگاه قدم
چه مرکب درین قضا چه بسیط
ہرچه سر میزند ز جیب بقا
کش کشانش ده شاخ برگردن
باشد این میوه تلخ اول کار
ہر که روی از وجود محدث تافت

روئے آئینه تو تیره چراست
وانچه باقی واد نموده شود
عرش تا فرش در کشیده کام
کرد اعیان کشیده خط عدم
ہست حکم فنا بجمله محیط
مے برد بر قدمش نبائے فنا
مے برد تا بخدمت ذوالمنن
و آخر آرد حلاوت بسیار
ره بگنجے ازان مثلث یافت

صیقلے دارد صیقلے میزن
صیقلے آن اگر نه آگاه
ہر کجا کرده آن نہنگ آہنگ
نقطه زین دوائر پرکار
بلکه مقراض قہرمان خوشست
ہندوے نفس راست نخل دو شاخ
دو نہالست رسته از یک بیخ
کرسی لا مثلث ایست صغیر
عقل داند ز تنگی ہر گنج

باشد آئینه‌ات شود روشن
نیست جز لا اله الا الله
از من و ما نه بوی مانده نه رنگ
نیست بیرون ز دور این پرکار
قاطع وصل کل ماخلقست
تنگ کرده برو جہان فراخ
میوه سان نفس طبع را توبیخ
اندرو مضمحل جہان کبیر
که درو نیست ما و من را گنج

و بتو بدگمان شدند من ایشان را از درستی و جفا باز داشتم اکنون چه باید کرد او روی بآسمان کرده و چیزے نگفت تا ما بیان دریا بروی آب آمدند ہر یک جوہری در دہان گرفته بجستجو پیوستند و بدین مرد داد و قدم بروی آب نهاد و برفت پس آنکه صره که غایب شده بود بیافتند و آن اہل کشتی ندامت بسیار خوردند ذوالنون سیاح بود میگوید وقتی میرفتم جوان را دیدم شورے بود در وی گفتم از کجا می آئی اے غریب گفت بود کسیکه با او موانست دارد و بانگ از من برآمد و بیفتادم بیہوش چون بہوش آمدم گفت ترا چه شد گفتم دارو با درد موافق افتاد شیخ الاسلام گفت قدس سره که خسته او پیدا بود که او را دیده بود جان در تن او شیدا بود ہر جا که آرام یابد دشمن آرام شود که او وطن غریبان ست و مایهٔ مفلسانست و مراد بیگانگانست وقتیکه کسی یابی که بصحبت تو بدست او بود و درد تو با داروی او موافق بود دامن او را استوار دار ذوالنون مصری بمغرب پیش عزیزی که از متقدمان مشایخ بود بجهت مسئله رفته بود عزیزی گفت بہر چه آمده اگر آمده که علم اولین و آخرین بیاموزی این را روی نیست این ہمه خالق داند و اگر آمده که او را جوئی آنجا که اول گام برگرفتی او خود آنجا بود شیخ الاسلام گفت که او جوینده خود ہمراه است دست جوینده خود را گرفته در طلب خود میدواند حضرت اسرافیل از قدمائست و شیخ الاسلام گفته که وی از پیران ذوالنون مصریست از مغرب بوده و بمصر رسیده بود در استخوان بسیارست در زہد و توکل و معاملات نیکو شیخ الاسلام گفت فتح بنجرف بمصر شد از ششصد فرسخ برای یک سئوالی به اسرافیل رفت چون فرصت یافت پرسید از وی اہل تعذب الاتمر ار تبتل الرّ ال گفت مرا بصره سه روز چهارم لقف و زعفه بزد و در شورید پس از آن سه روز بزیست و برفت شیخ الاسلام گفته که آن سه روز درنگ خواستن آن بود اگر در وقت جواب دادی در وقت برفتی شیخ الاسلام گفت العبودیة ہم عین عبودیت است و قسمتها بکردمیش از کرده خلق و خلق زیر حکم و خواست وی اسیر تا ہر یکے را رقم چیست عاقبت آن کند که خود خواہد فرزی راست حکم دوران عادل ست کس را چون و چرا نباید و نه بر دکه وی کار بر علم و حکمت میکند و کرد تا سزای ہر کس چیست و عنایت وی یکیست حضرت ابو الاسود مکی بزیارت عزیزی رفت سلام کرد و گفت ایها الشیخ من دوست توام ابو الاسود عزیزی بر جست و گفت علیک السلام چلی و در حال از خود غایب گشت ہمان حال بود تا سه روز باز بدانست که عزیزی از دست آب و خاک در سوم انسانیت بیرون شده است دیدار وی غنیمت گرفت و بازگشت

بو حنیفه که در معنے سفت
این مثلث بکیش اہل فلاح
زان مثلث کسی خورد جامے
چون تو از تنگنائے رخنهٔ لا
گرچه لا بود کان کفر و جحود
آن رہاند ز نقش بیش و کمت
وانگه آن آفتاب تابانست
در زمین و زمان و کون و مکان
زمانے ز خود خلاص شوی

نوعی از باده را مثلث گفت
واجب و مقرض بود سباح
شد ز مستی زبون ہر خلے
حسنے افتاد کار با الا
ہست الا کلید گنج شہود
دین رساند بوحدت قدمت
از حجاب تو از تو پنهانست
ہمه او بینی آشکار و نہان
مهبط فیض نور خاص شوی

ہست بر رای او بشرع ہدی
زین مثلث کسیکه یک جرعه
جرعه را حتش بجام افتاد
گرچه لا داشت تیرگی عدم
چون کند لا بساط کثرت طی
تا لسان لے حجاب کثرت تو
گر برون آے از حجاب لے
ہست ازان پرتو آفتاب الا
جذبهٔ آن فیض باید استیلا

آن مثلث مباح و پاک دلے
خورد یختش بنام زد قرعه
قرعهٔ دولتش بنام افتاد
دارد الا فروغ نور قدم
دہد الا ز جام وحدت می
نه ہر آفتاب وحدت نور
مرتفع گرد و ار مبانه دوئے
که درو افتد از حجاب خلل
ہم ز لا داری ہم ز الا

مر جواب او را اگر رد و الا بودی قرآن بیعتی از عمل بصره رو الا بود و عذاب بیتی از زبان ابزید

حضرت ابو الاسود رامی نیز از مشایخ بود مدتی در بادیه اهل خود را گفت بدرود باش که من برفتم جواهر او بمطهره
از شیر پر کرده بود و با وی برفت چون بطهارت او را احتیاج شد خواست که طهارت کند از مطهره شیر
بیرون آمد از راه باز گشت و گفت آب ندارم که طهارت کنم مرا آب واجب تر از شیر است مطهره را از شیر تهی
کرد و از آب پر کرد و برفت از آن مطهره هر که طهارت کردی آب فرود آمدی و چون تشنه و گرسنه شدی شیر
بر آمدی **حضرت ابو یعقوب هاشمی** زین طایفه بود و وی گفته که هرگز مرا فراموش نشود که روز عید
با ذوالنون می آمدم مردمان از عیدگاه باز گشته بودند شادی کنان ذوالنون گفت این مردمان شادی میکنند
که امانت خود بگذارده اند خود ندانند که از ایشان پذیرفته اند یا نه یعنی اطاعت رمضان بیا تا بگوییم باز
شویم و بر ایشان بگرییم شیخ الاسلام گفت حکایت همان حکایت جوهر و جوهریست آنکه قیمت ندانستی بسفتی و آنکه دانستی
از سفتن آن ترسان بودی و عید باز نگردد و بجای خود نزود اهل آن غافل بودند تا آنکه نه اهل آن بودند
بیدا بود روا آنان که اهل آن نبودند و عید در ایشان آویخت شیخ الاسلام گفت که سیاغ موصلی گفت
که داود گفت علیه السلام خداوندا مرا گفتی که دست در دی بشوی خدمت را کنون بصحبت میخوانی دل مرا در
مواجهه چه چیز بشوید صحبت را گفت الهموم والاحزان تیمار و اندوه شیخ الاسلام گفت که درین طریق ازین چاره
نیست **حضرت ولید بن عبدالله سقا السقا البیقا** کنیت وی ابو اسحق است از اصحاب ذوالنون
بود وی می گوید که ذوالنون گفت که در بادیه زنگی دیدم سیاه هر که الله گفتی سفید شدی ذوالنون گوید هر که
الله را یاد کند در حقیقت صفت وی جدا گردد ابو عبدالله رازی گفت پیش ولید سقا در رفتم و میخواهم که در فقر از وی
سوال کنم سر برآورد و گفت اسم فقر نا مسلم ست که هرگز جز حق در خاطر او نیامده است و بقیه ایست از عهده این
سخن تو اند آمد توفی ولید السقا سنه عشرین و ثلثمائة **حضرت فضیل بن عیاض** از طبقه اولی است
کنیت وی ابو علی است باصل از کوفه است و گفته اند باصل از خراسان بود از ناحیه مرو و گفته اند که در
سمرقند زاده بیاورد و بزرگ شده و کوفی الاصل است و نیز گفته اند که بخاری الاصل است والله اعلم وفات وی
در محرم سنه ست و ثمانین و مائة بود فضیل عیاض گوید قدس الله روحه که من حق را سبحانه و تعالی
بر دوستی پرستم که نه پرستم والمحمود الواثق شعر تعصی الاله وانت تظهر حبه * هذا لعمری فی القیاس بدیع *

نفی و اثبات بار بربند مد
هم بوقت شنیدن و گفتن
سکر و هشیاریت یکی گردد

خاطرت زیر بار پسند مد
هم بهنگام خوردن و خفتن
خواب و بیداریت یکی گردد

گام بیرون نهی ز دام غرور
از همه غائب و بحق حاضر
دیده ظاهر تو بر دگران

بهره ور گردی از دوام حضور
جسم و جانب بود بحق ناظر
دیده باطنت بحق نگران

اشارت بآنچه گفته اند که الصوفی کائن بائن

هر که حق داد نور معرفتش
ظاهر او بخلق پیوسته
راه اهل ملامت است این راه

کائن بائن بود صفتش
باطن از خلق گسسته
نور خاصیت سلامت این راه

جان بحق تن بغیر حق کائن
از درون آشنا و هم خانه
خیز جامی و خاک این ره باش

تن ز حق جان ز غیر حق بائن
وز برون در لباس بیگانه
هر چه داری بخاک این ره باز

اشارت مستحسن کبرائه در بیان ذکر خفیه گفته اند که لا یطلع علیه ملک فیکتبه ولا نفس فتعجب

لو کان حبک صادقا لاطعته * ان المحب لمن یحب مطیع * شیخ الاسلام گفت قدس سره هر که او را
بر بیم پرستد خود را می پرستد و بطمع نجات خوری جنید نه بجهت محبت و خدمت فرمان محبوب میباشد
هر که او را بامیدی پرستد او نیز خود را می پرستد و بتوقع تنعم در راحت خود جنید نه برای محبت و اطاعت
من او را نه بر بیم و نه بر امید پرستم چون مزدوران و نه دعوی محبت دارم که از پرستش که شایسته او باشد و استحقاق
آن دارد عاجز مانم بلکه او را بر فرمان او پرستم که گفت پرست که پرستم و بر دوستی حضرت رسول صلی الله علیه
و آله و سلم و بتقصیر خود معترفم محمد بن سعید زنجی رحمة الله علیه را پرسیدند که سلطه کیست گفت آنکه حق سبحانه
را بر بیم و امید می پرستد گفتند تو چون پرستی گفت مهر و دوستی وی مرا بخدمت و اطاعت او دارد و شیخ الاسلام
گفت فضیل عیاض را پسری بوده علی نام این مرد بود در زهد و عبادت و ترس روزی در مسجد حرام
نزدیک چاه زمزم خواننده برخواند و یوم القیمة تری المجرمین الآیة وی بشنید نعره بزد و جان بداد شیخ
الاسلام گفت از دوست نشان داد عارف جان من مات عشقا فلیمت هکذا لا خیر فی العشق بلا موت
حضرت یوسف اسباط از ائمه شرع است و سید در زهد و ورع و خوف و ورع بر وی غلبه کرده علم
بردی در شوریدمات سنه ست و تسعین و مائة شیخ الاسلام گفت که او گفته که دوستان او را سه چیز بوده
اند حلاوت و مهابت و محبت **حضرت معروف کرخی** از طبقه اولی است و از قدما مشایخ استاد سری
سقطی است و غیر او و کنیت او ابو محفوظ است نام پدر وی فیروز بوده و بعضی گفته اند معروف بن علی الکرخی
و پدر وی مولا بوده معروف چندی دربان امام علی موسی رضا رضی الله عنهما بود و گویند که بر دست وی مسلمان
شده بود روزی بار داده بود از دحام کردند از پای در آمد و در آن هلاک گشت و داود طائی قدس الله روحه صحبت
داشته و مات داود طائی سنه خمس و ستین و مائة و معروف در سنه مائتین از دنیا رفته وی گفته است که
صوفی اینجا مهمانست تقاضای مهمان بر میزبان جفاست مهمان که بادب بود منتظر بود نه متقاضی شخصی
معروف را گفت مرا وصیتی کن گفت احذر ان لا یراک الله الا فی زی المسلمین شیخ الاسلام گفت که
معروف روزی فرا خواهر زاده خود را گفت که چون ترا با وی حاجت بود وی سوگند فرا آورده مصطفی صلی الله
علیه و آله و سلم در دعا میگفت اللهم انی اسئلک بحق السائلین علیک و بحق الراغبین الیک و بحق ممشای هذا الیک

ذکر گنجیست گنج پنهان به
بدل و جان نهفته کوشیده بود
بر ملک نیز کشف آن نپسند

جهد کن سوی ذکر پنهان ده
تا دی پی بدان بحیله دیو
ور نه زان راز بر گشاید بند
حرز قهار او بوقت نطق مهیلن

زبان گنگ شو و لب خاموش
نفس را مطلع مساز بران
کند آن را پی بقا و ثبات
سفتة آمد منصه اعیان

نیست محرم درین معامله گوش
تا نیفتد ز عجب رخنه دران
نیست در طی دفتر حسنات

در کشف و اظهار آنکه در نفس کلمه طیبه اشارتی هست بستر و اخفاء آن

گر تامل کنی درین کلمه
مخرج حرفهاش جز سینه است
این سبق پیشه کن چه روز و چه شب
پرورش ده بقعر آن گهری

بنگر ای حال و حرفهاش همه
نسبت آن بتوی شعر شفه است
بی فغان زبان و جنبش لب
که نیاید بلب از آن اثری

بی گمان دانست بدان کردی
دین اشارت بدان بود که مآ
پیش روشن دلان بحر صفا
تا خدا سازدش بنصرت عون

که یکی نیست دین نهان همه
با دل حریم ستر مقام
ذکر حق گوهرست و دل دریا
گوهر قیمتش فزون ز دو کون

سخن اینست کاملها فی من بر تو وس معروف عن المحبة فقال المحبة لیست من تعلیم الخلق انما هی من مواهب الحق و فضله و قبر معروف در بغداد ست بدعا کردن و زیارت و برکت بآنجا روند و مجربست که هر که در آنجا دعا کند مستجاب گردد **حضرت ابو سلیمان دارانی** از طبقهٔ اولی ست نام وی عبد الرحمن احمد بن عطیة العبسی ست و گفته اند عبد الرحمن بن عطیه از قدماء شیوخ شام بوده اندر داران که دهی است از دهای دمشق قبر وی هم آنجا ده است و وی استاد احمد بن الحواری ست ریحانة الشام و در سنه خمس عشرة و مائتین رفته از دنیا ابو سلیمان را پرسیدند که حقیقت معرفت چیست گفت آنست که مراد تو جز یکی نبود در دو جهان و هم وی گفته که در کتابی خوانده ام که حق سبحانه و تعالی گفته است که کذب من ادعی محبتی ثم اذا جنه اللیل نام عنی و هم وی گفته که وقتی بعراق بودم عابد بودم و بشام عارفم بعضی ازین طایفه گفته اند که بشام ازان عارف بود که بعراق عابد بود اگر آنجا عابدتر بودی اینجا عارفتر بودی و هم سلیمان گفته و بما نیابت الحقیقة فی قلبی اربعین یوما فلا اذن لها ان تدخل فی قلبی الا بشاهدین من الکتاب و السنة و هم وی گفته که هر چیزی که ترا از حق سبحانه مشغول کند بر تو شوم است و هر چیزی که خوی تو از حق باز کند و خوی تو با اسباب کند ترا دشمن است و هر نفسی که از تو بر آید در غفلت نه در یاد حق سبحانه بود بر تو داغ ست و هم وی گفته اذا بکی القلب من الفقد ضحکت الروح من الوجد احمد بن ابی الحواری گوید که ابو سلیمان را گفتم که در خلوت نماز گذاردم ازان لذت یافتم پرسید سبب لذت چه بود گفتم آنکه مرا هیچکس ندید گفت انک لضعیف حیث خطر بقلبک ذکر الخلق و هم وی گفته لکل شئ صدأ و صدأ نور القلب الشبع و هم وی گفته من اظهر الانقطاع الی الله فقد وجب علیه خلع ما دونه من رقبته و هم وی گفته ابلغ الاشیاء فیما بین الله و بین العبد المحاسبة **حضرت داود بن احمد دارانی قدس سره** وی برادر ابو سلیمان دارانی است و صاحب ریاضت عظیم بوده و با ابو سلیمان صحبت داشته بود و سخن وی در معاملت مثل سخنان برادر وی بود احمد بن ابی الحواری گوید از داود پرسیدم که چگوئی در دل که آواز خوش در وی اثر می کند گفت آن دل ضعیف و بیمار بود او را معالجه کردن باید **حضرت ابو سلیمان داود نصر بن الطائی** از طبقهٔ اولی است از کبراء مشایخ و سادات اهل تصوف بوده و در زمان خود بی نظیر شاگرد امام ابو حنیفه رضی الله عنه بود و از قرآن فضیل و ابراهیم ادهم و غیر ایشان بوده و در طریقت مرید حبیب

اشارت بآنکه در ترکیب و ترتیب حروف کلمهٔ طیبه اشارت هست بسر توحید که مفهوم و مضمون آنست

نیست در لا اله الا الله	بحقیقت بجز سه حرف اله	جمله اجزای این خجسته کلام	شد ز تکرار این حروف تمام
گر بجوئی درین کلام شگرف	غیر ازین حرفها نیابی حرف	این سه حرف اند کاختلاف جهات	کرده آن را بصورت کلمات
کلمایکه گشت ازان حاصل	زان عیان شد مرکبی کامل	پس درین جمله نقطهای مهیج	غیر اسم نبود هیچ
همچنین معنیش که اصل اصول	اوست در اصطلاح اهل وصول	در همه رتبه های امکانی	چه مجرد چه جسم جسمانی
سریان دارد و ظهور اما	سریانی برون ز دانش ما	زاختلاف تنوعات شئون	مینماید جمال گوناگون
میکند در همه مراتب سیر	مختفی در حجاب صورت غیر	بلکه محو است صورت اغیار	لیس فی الدار غیره دیار

قال بعض کبراء العارفین قدس سره معنی لا اله الا الله لیس شئ مما یدعی الها غیر الله

راعی بود و در جملهٔ علوم حظی وافر داشت و بدرجهٔ اعلی بود و در فقه فقیه الفقها بود عزلت اختیار کرد و از ریاست اعراض کرد و طریق زهد و ورع و تقوی بر دست گرفت وی را فضایل بسیارست و مناقب بیشمار وی گفته مریدی را که ان اردت السلامة سلم علی الدنیا و ان اردت الکرامة کبر علی الآخرة ای پسر اگر سلامت خواهی دنیا را وداع کن و اگر کرامت خواهی بر آخرت تکبیر گوی و از **معروف کرخی قدس سره** روایت کنند که گفت هیچکس را ندیدم که دنیا را در چشم وی قدر و خطر کمتر بود مگر داود طائی را که همه دنیا و اهل آن را بنزدیک وی هیچ مقداری نبود و در فقرا بچشم کمال نگرستی اگرچه پر آفت بودندی **حضرت ابراهیم بن ادهم قدس سره** از طبقهٔ اولی ست کنیت او ابو اسحق ست و نسب او ابراهیم بن ادهم بن سلیمان بن منصور البلخی از ابناء ملوک ست در جوانی توبه کرد وقتی بصید بیرون رفته بود هاتفی آواز داد که ابراهیم نه برای این کار آفریده اند ترا اثر آگاهی پدید آمد دست در طریقت نیکو زد بمکه رفت و آنجا با سفیان ثوری و فضیل عیاض و ابو یوسف غسولی صحبت داشت و بشام رفت آنجا کسب میکرد و طلب قوت حلال ناطور بانی میکرد و وی را حدیث است و از اهل کرامات و ولایت ست و بشام از دنیا رفته در سنه احدی او اثنتین و ستین و مائة و یقال فی سنة ست و ستین و هذا اکثر شخصی با ابراهیم همراه شد و همراهی وی برگزید چون میخواست که جدا شود گفت شاید که درین صحبت از من رنجه شده باشی که بحرکتی فرادان کردم گفت ابراهیم من ترا دوست بودم دوستی عیب تو بر من پوشیده من از دوستی تو خود ندیدم که نیک میکنی یا بد شعر یقبح من سواک الفعل عندی + و تفعله فیحسن منک ذاکا + عثمان عماره گفت که بزمین حجر بودم با ابراهیم بن ادهم و محمد بن ثوبان و عباد منقری سخن میگفتیم جوانی دورتر نشسته و با رادت نیاز تمام گفت ای جوانمردان من مردی ام که گرد این کار بگردم شب نخسپم و روز هیچ نخورم و عمر خویش را بخش کرده ام که یکسال حج کنم و یکسال غزا چون است که مرا بوی نمیرسد و در دل خود هیچ چیزی نیابم و نمیدانم که شما را چه میگوید گفت هیچکس از ما جواب وی باز نداد و در سخن خویش رفتند آخر یکی از یاران گفت که مرا دل بر نیاز وی بسوخت گفتم آن جوانمردانیان که گرد این کار میگردند و آنرا خواهان و طالب اند نه در فراوانی طاعت و خدمت میکوشند در نگرستن و تیز بینی میکوشند شیخ الاسلام گفت این نه آنست که خدمت و طاعت نباید کرد یعنی با آن چیزی دیگر می باشد صوفی بی خدمت نبود اما تصوف نه خدمت است صوفیان

معنی لا اله الا الله	آن بود پیش عارف آگاه	کانچه خوانند مشرکان خدا	اگرچه باشند ز فرط جهل و عمی
نیست آن در حقیقت الا حق	که بود عین هستی مطلق	هر دو هستند فی الحقیقة یکی	نیست قطعاً درین دقیقه شکی
در میان نیست از کمال فاق	فارغ جز تقید و اطلاق	در مذمت آنانکه بجهت اقتناع	عوام و استجلاب منافع
	معاش از ایشان مجالسشان	ننشینند در سبیل حمد و اعلان	

بذکر حق سبحانه و تعالی اشتغال نمایند

میزند شیخ بار شور و شعب	صبحه صبحگاه و هر شب	حزب اوراد صبح می خوانند	خویش را حزب حق همی دانند
سر پر از کبر و دل پر از اعجاب	روی در خلق و پشت بر محراب	صف زده گرد شیخ از چپ و راست	در شکنده شهر بلوای
چیست این شیخ ذکر میگوید	لوث غفلت بذکر می شوید	ناگهان مردکی در آمد از در	کرد در گوش شیخ دیار [illegible]
که فلان خواجه یا امیر رسید	حضرت شیخ را محب و مرید	شیخ و اصحاب او در دست [illegible]	از تهر ابعد [illegible] ست شدند

خدمت نگذارند بلکه از همه خلق زیادت آرند اما آنچه کنند بر وجه ارند بعضے عوض و مزد و مکافات بآن طلب نکنند و مایه ایشان چیزے دیگرست در باطن نه در ظاهر تنبیهیں گذرانند و به باطن در جهان دیگر زیند ابو القاسم نصیر آبادی گفته جذبة من جذبات الحق تربی توازی عمل الثقلین یک کشیدن که دل تو باد نکرد یعنی به محبت و معرفت صحبت تراه از کردار آدمی دریی ابراهیم ادهم و علے بکار و حذیفه مرعشی و مسلم خواص یاران یکدیگر بودند بایکدیگر بیعت کردند که هیچ چیز نخوریم مگر که دانیم که از حلال است چون درماندند از یافتن حلال وبے شبهه باندک خوردن آمدند گفتند چندان خوریم که از ان چاره نبود بارے شبهه اندک تر بود بارے شبهه اندک تر بود ....

حضرت ابراهیم بن سعد العلوی قدس سره

کنیت او ابو اسحق است غریقست حسینی از قدیمان مشایخ است از اهل بغداد بود از انجا بشام رفت در آنجا متوطن شد صاحب کرامات ظاهر بود و نظیر ابراهیم ادهم شیخ الاسلام گفت که هر دو وبست و آن شیخ شناسم از ین طائفه دو علوی بوده اند یکے ابراهیم بن سعد دیگر حمزه علوی صاحب کرامات ابراهیم سعد استاد ابو الحارث اولاسی است مد ابتدا ارادت بخانه خود خاگینه خورده یاران پیش ابراهیم سعد رفت وے در راه بود پای بر آب نهاده ابو الحارث را گفت دست بیار دست بوی داد پائے وی در آب فرو شد ابراهیم گفت پای تو در خاگینه آویخته است بدین سخن وی را مطالبه و عتاب کرد بران کار پس گفت تو نه جوینده این کارے برو از خلق عزلت گیر و فراغت دل جوئے وگرد این کار مگرد

حضرت ابو الحارث الاولاسی قدس سره

نام وی فیض بن الخضر است شاگرد ابراهیم سعد علویست وی گفته که ابتدائ دیدن من ابراهیم سعد را آن بود که در غیر ایام موسم حج از اولاس بعزیمت غزا بیرون آمدم در راه بسه تن باز خوردم گفتم که من هم با شما هم راهم و هر سه تن از ایشان جدا شدند من ماندم و یک تن از انکه ابراهیم سعد علوی بود شریف بود و حسینی گفت تو کجا میروی گفتم بشام گفت من بکوه لکام میروم بعد ازان جدا شدیم اما همیشه کتابت وی بمن مے آمد و هم وے گفته که روزے با ابراهیم علوی از کوه لکام مے آمدم لشکرے دراز گوش زنی را گرفته بود آن زن بما استغاثه کرد تا ابراهیم بآن لشکرے سخن گفت لشکرے قبول نکرد دعا کرد لشکرے و زن هر دو بیفتادند و بعد ازان زن بخاست و لشکرے بمرد من گفتم که دیگر با تو مصاحبت نکنم که تو مستجاب الدعوتی میترسم از من بے ادبی ظاهر شود و بر من

ذکر را شد جهان بلند آهنگ ... که ازان مردم آمدند به تنگ ... گشت ذکر از فغان بیقعت ... ذاکران از لب درون تا ناف

آن یکے بر دهان کف آورده ... در کف خود طپانچها خورده ... وان دگر جیب خرقه چاک زده ... دمیدم آه دردناک زده

وان دگر یک سهای های ... کرده آغاز گریه های دروغ ... گفته هر کس که دیده آن گریه ... هذه فره بلا مریه

خلکے چند کرده خود را گرم ... نه ز خالق نه از خلایق شرم ... شیخ چون ذکر را فرود آورد ... رو بمیدان گفتگو آورد

سخن از کشف رانده و ز الهام ... فرق گوید میان حال و مقام ... سد تجرید و نکته توحید ... گو یدا اما مشوب با تقلید

او ز تحقیق دم زند اما ... رسم تقلید سازدش سوا

تمثیل

مرد مورینه پز چو از کیسه ... ساز دار شیر حشو لوزینه ... شکل لوزینه میکند فریاد ... هستم از سر دبوی او آزاد

لیک حشوش بطعم گوید بو ... حشو لوزینه بین و خشو گوی ... چون معارف با خر انجامد ... شیخ از گفت مگو بیار آمد

دعا کنی گفت این میسر گفتم نی پس وصیت کرد که تا بتوانی بیشتر چیزے از دنیا قناعت کن و هم وے گفته که روزے در اولاس نشسته بودم دل من بجهت بیرون رفت در حرکت آمد بیرون آمدم دیدم که شخصے در میان درختان نماز میگذارد و مرا هیبت او فرو گرفت چون نیک نظر کردم ابراهیم سعد بود نماز را کوتاه کرد و سلام داد و بکنار بحر آمد لب بجنبانید ماهیان بسیار صف کشیده روئے بوی نهادند بخاطر من گذشت که صیادان کجاوند همه متفرق شدند پس گفت ای ابو الحارث تو مرد این کار نه ترا باید که درین کنجها از خلق پنهان باشی و تقلیلے از دنیا بسازی تا اجل بر تو رسد و غایب شد دیگر ندیدم او را و هم ابو الحارث گفته آوازه ذو النون شنیدم بجهت مسئلے چند عزیمت زیارت وی کردم چون بمصر رسیدم گفتند وی از دنیا برفت بسر قبر وے برفتم و بروے نماز گذاردم و بنشستم مرا خواب در ربود وی را بخواب دیدم آنچه مشکل بود از وے سوال کردم همه را جواب گفت

حضرت ابراهیم ستنبه هروی قدس سره

کنیت وی ابو اسحق است صحبت ابراهیم بن ادهم دریافته و کان من اقران ابو یزید وے در اصل از کرمان بوده از آن وی را هروی گویند قبر وی در قزوین ست ویراز و تبرک به وی گفته که بصحبت ابراهیم ادهم رسیدم اول مرا دلالت بتجرید کرد از دنیا و بعد ازان مرا دلالت بکسب کرد کسب میکردم و بفقرا انفقه مے کردم بعد ازان مرا گفت کسب بگذار و توکل خود را بر خدای درست کن تا ترا صدق و یقین حاصل آید آنچه گفت فرمان بردم بعد از ان فرمود که بادیه در آے بر قدم تجرید بادیه در آمدم مرا صدق توکل و اعتماد بر خدا تعالی میسر شد گفته اند که وے را جاهے عظیم بوده در هرات چند حج کرد بر توکل و در همه دعا میکرد و میگفت اللهم اقطع رزقی من سوال الخلق ویده هم وے می گوید که بعد ازان گرسنه مے ماندم و چون ببازار میگذشتم مردم با هم مے گفتند آن این کسے است که به شب چندین و چندین درم نفقه مے کند وقتی به حج رفتم بر قدم تجرید چند روز در بادیه هیچ نخوردم و نیاشامیدم گفت نفس من با من حدیث کرد که ترا نزدیک خدا تعالے قدری و منزلے هست ناگاه شخصے از جانب دست راست با من در سخن آمد و گفت یا ابراهیم ترا ر الله فی سرک بدے نگریستم و گفتم قد کان ذلک بود آنچه میگوئی پس گفت میدانی که چند گاه است که من اینجایم هیچ نخوردم و هیچ نخاسته با آنکه بر جاے مانده ام و بر زمین افتاده ام گفتم خدا تعالے داناتر است گفت هشتاد و روز است و من شرم میدارم از خدا تعالی که خاطرے که ترا واقع شده است مرا واقع

مرد قول را بد آوازها ... تا کند پرده سماع آغاز ... جا بجا از گوشه بد آوازے ... نغمه سازی ترانه پر دلسے

نغمه سازے که دف گرفته بچنگ ... آیدش نغمه خارج آهنگ ... بسکه بلغم شود گلوگیرش ... سرفه آید بجائے تحریرش

حلقش از صورت پرخرش ... گردن ذوق را بار لا برد ... قول قوال چون بدین منوال ... گرم شد حبت صوفی خالی

دیگران هم موافقت کردند ... مے زجام موافقت خوردند ... یکے از جیب کی زراست ... کرد شان حلقه بسته پر چون

هیچ یک را بدل قبول نه ... بلکے کوبان ولی اصولی نه ... همه بر بانگ نائے دوف رقصان ... اسکنے نقصان بجانب نقصان

در بیان فرق میان رقص ارباب نقص و حال اهل کمال

رقص ناقص بسوی نقص ... جنبش کاملان نه رقص بود ... پے زند مرغ بالستان پرواز ... تا رهد باز از حضیض و بال

گرچه هر دو بیک صدا ... بهوائے سماع جسته ز بند ... آن یکے بر فلک کشیده رخ ... وان دگر رفته تا بجنت رخ

آن یکے سوده سر بچرخ برین ... وان دگر رخت برده زیر زمین ... چند مسکین نشسته پهلوی ناز ... چون از انجا ...

شود واگر بر خدائے تعالی سوگند دہم کہ درخت را زر گرداند ہر آئینہ زر گردد وببرکت دیدار وے مرا آگاہی حاصل شد وروزے بایزید بسطامی با اصحاب خود نشستہ بود گفت برخیزید کہ باستقبال دوستی از دوستان خدا تعالی میروم چون بدروازہ رسیدند ابراہیم ستبہ را دیدند کہ می آمد بایزید را دیدند کہ مے آمد بایزید او را گفت در خاطر من بود کہ باستقبال تو آیم ہمہ ترا شفیع گردانم بخدا تعالی در حق خویش ابراہیم گفت کہ در ہمہ خلق مرا شفاعت دہد پارہ گل بجنبیدہ باشد شیخ در جواب او متحیر شد کہ سخت زیبا گفت وے گفتہ کہ روزی بمجلس بایزید حاضر گشتم مردمان میگفتند فلان کس علم از فلان گرفتہ است بایزید گفت مسکینان علم خود از مردگان گرفتہ اند ما علم از زندہ گرفتیم کہ ہرگز نمیرد وہم وے گفتہ من ارادان یبلغ الشرف کل الشرف فلیختر سبعا علی سبع الفقر علی الغنی والجوع علی الشبع والدون علی المرتفع والذل علی العز والتواضع علی الکبر والحزن علی الفرح والموت علی الحیوٰۃ **حضرت ابراہیم رباطی قدس سرہ** وے مرید ابراہیم ستبہ است وطریقہ توکل از وے گرفتہ است وقبر وے بر در رباط زنگی زادہ است در ہراۃ وقتے با ابراہیم ستبہ در سفر بود چون در راہ میرفتند ابراہیم ستبہ با رباطی گفت کہ با تو ہیچ معلوم ہست وباخود ہیچ زاد وے بر گرفتہ رباطی گفت نہ پارہ دیگر برفت باز گفت رباطی را با تو ہیچ معلوم ہست گفت نہ پارہ دیگر برفت پس بنشست گفت راست بگوے کہ پائی من گران شد نمیتوانم رفت رباطی گفت با من چند شراک نعلین ہست کہ چون بگسلد دران کشم گفت اکنون بگستہ است گفتم نہ پس گفت بینداز کہ معلوم است از ان نمیتوانم رفت رباطی آنرا بینداخت ودر خشم شد ومے خواست کہ زودتر دوال بگسلد تا دیر انرا زنش کند قضا را یکے بگسست دست فرا کرد کہ بیرون کند دیگرے دید افتادہ ہمہ راہ ہمچنین بود آخر وے را گفت کذا من عامل اللہ علی الصدق **حضرت ابراہیم اطروش** شیخ الاسلام گفتہ کہ وے از مناخران است ووے گفتہ کہ رکوہ صوفی گفت دست وخزینہ او او است یعنی حق سبحانہ وتعالی شیخ الاسلام گفت ہر کہ برین بیفزاید کارے فرا دست خود دہد کہ بان درماندہ گفت صوفی با دنیا افتاد گفتند سبب چہ بود گفت سبب سوزنی بسفر میرفت گفت سوزنی باید چون فرا دست آمد گفت چیزے باید کہ در انجا ہم کنفے بدست آوردم گفتم کنف در دست نتوان گرفت رکوہ را بدست آوردم گفتم حالی نتوانم کرد رفیقی بدست آوردم اسباب فراہم پیوست تا باینجا رسید این ہمہ از ان سوزن شد

تمثیل

بازسازد ز قصر شہ خانہ	چند پرد بلخ و ویرانہ
چون بوقتے کہ مصلحت بینند	صوفیان از سماع بنشینند
سفرۂ از حرام مالا مال	ہمہ چیزے درو بغیر حلال
گوشت زان گوسفند صحرائی	کہ ربود دست ترک یغمائی
وجہ حلوا وخرج پالودہ	دادہ تر دامنان آلودہ
شیخ و یاران او بشہوت وآز	چون بسفرہ کنند دست دراز
آن یکے را گرفتہ تلواسہ	کہ خورد بیشتر ہم کاسہ
وان دگر یک نہفتہ می نگرد	لقمہ وچچہ اش ہمی شمرد

میل ہر کس بسوی مسکن او	ردی ہر مرغ در نشیمن او
خادم مطبخ آورد بمیان	بہر اطعام قوم سفرہ وخوان
نالش از گندمی کہ محتسب شہر	از فقیران بدہ گرفتہ بقہر
خود بحرمت از انچہ کردم فاش	صدرہ افزون دگر حوائج آش
میوہ از بوستان بیوہ زنان	کندہ زانجا تعصب میوہ کنان
زندانسان شرہ بدیشان راہ	کہ فراش کنند بسم اللہ
لقمہ را از شتاب کم خاید	کار دندان بمعدہ فرماید
گر کند در حساب چچہ غلط	گوید او را ہزار گونہ سقط

لا ابراہیم الخواص قدس سرہ لقد وضح الطریق الیک حقا فما احد بغیرک یستدل فان ورد الشتاء فانت کہف وان ورد الصیف فانت ظل **حضرت ابراہیم الصیاد البغدادی قدس سرہ** کنیت وے ابو اسحق است با معروف کرخی صحبت داشتہ بود معروف وراگفتہ بود کہ لازم گیر فقر را ومترس از ان مذہب وے تجرید وانقطاع بود جنید گوید کہ روزے پیش سری سقطی آمد پارہ از حصیر گرد خود ساختہ چون سری آنرا بدید یکے از اصحاب را فرمود تا برائے وی جبہ از بازار بخرند گفت اے ابو اسحق این راہ پوش کہ با من دہ درم بود بان برائے تو این جبہ را خریدہ ام ابراہیم گفت با فقرا مے نشینی دہ درم ذخیرہ مے کنی و آنرا نپوشید **حضرت ابراہیم اجری صغیر قدس سرہ** کنیت او نیز ابو اسحق است ابو محمد حریری وابو محمد مغازلی گویند کہ یہودی پیش ابراہیم اجری آمد بتقاضائی چیزے کہ پیش وی داشت بعد از ان کہ با ہم سخن گفتند یہودی گفت مرا چیزے بنمائے کہ بان شرف اسلام وفضل آنرا بر دین خود بدانم تا ایمان آرم گفتم راست میگوئی گفت آرے ابراہیم گفت ردائے خود را بمن دہ ردائی وے را ستاند در میان ردائے خود پیچید در آتش و آتش خانہ انداخت ودر عقب آن در آمد و آنرا برگرفت و ردائے خود را از ان بکشاد و ردائے یہودی در میان سوخت و ردائے وی بیرون سلامت ماند یہودی ایمان آورد **حضرت ابراہیم آجرے کبیر قدس سرہ** جنید گوید کہ از عبد ون زجاج شنیدم کہ ابراہیم اجرے مرا گفت لان تروانی اللہ عز وجل احد ساعۃ خیر لک مما طلعت علیہ الشمس **حضرت ابراہیم بن شماس السمرقندے قدس سرہ** مدتہا ببغداد مقام داشت وبسمرقند باز آمد وقتے لشکری از کفار بدر سمرقند آمد شبے برخواست وبیرون رفت بانگے بران لشکر زد جملہ در ہم افتادند یکدیگر را بسیار بکشتند وبامداد ہزیمت کردند وے گفتہ ہر کس گوید ادب چیست من میگویم ادب آنست کہ خود را بشناسی ووفات او بسمرقند بود **حضرت فتح بن علی الموصلی قدس تعالی روحہ** از بزرگان ومتقدمان مشائخ موصل است بشر حافی از نظیران او ست در سنہ عشرین ومائتین برفتہ از دنیا پیش از بشر حافی بہفت سال روز عید اضحی در کوہہا میگذشت کہ قربانہا دید کہ میکردند گفت الٰہی دانی کہ چیزے ندارم کہ برائے تو قربان کنم من این دارم وبس انگشت بگلو نہاد وبیفتاد دبنگریستند رفتہ بود وجیہ بسبز بگلو وی بود وے روزے بخانہ بشر حافی آمد گفت اگر چیزے خوردنی داری

کانچہ کردے خلاف سنت بود	توبہ کن از خلاف سنت زود
مے نہد آن دگر زنفس وغل	لقمہ لقمہ در آستین وبغل
ہست این لقمہ مایۂ برکات	ہر کہ این لقمہ خورد یافت نجات
چون شکم زآش ونان بینبارند	سفرہ را از میانہ بردارند
لیک آن فاتحہ ز کبر وریا	نبود از برودت شان بالا
کند لعنت شود فرود آید	سلبت وریش شان بیالاید
ہمہ با معدہ ہائے آگندہ	ہمہ با خاطر پراگندہ
نہ ز انوار ذکر شان اثرے	نہ ز حال سماع شان اثرے
اکل شان ہسم نتیجہ تازہ	مدہد غیر خواب وخمیازہ

کند اظہار بخل وصفت را	لیک سازد بہانہ سنت را
کہ بترک ز خوان درویشان	مے برم بہر خانہ وخویشان
باشدان مقتضائے طبع خسیس	نیک بر حاضران کند تلبیس
شیخ بہر فتوح زمرۂ خاص	فاتحہ خواند او نگیے اخلاص
باد انفاس شان ز نفس تباہ	چون نیاید بسوئے بالا راہ
چونکہ نمود اذا طعمتم رو	کار بند امر فانتشروا
شکم ہمچو طبل پیش نہند	رو در خواب گاہ خویش نہند
حاصل ذکر درد گردن وسر	اثر رقص ضعف پشت وکمر
صحبت پاک شان نہ صدق ووفا	مایۂ صد ہزار کذب ونفاق

بیار طعام آوردند لختی بخورد باقی در گلیم نهاد و هر دو خرقه آنرا برگرفت میگویند که فتح امام متوکلانست آنکه
طعام برداشت و بیرون شد گفت ازو شما را این آموده که چون توکل درست شود هیچ زبان ندارد شیخ الاسلام
گفت که چون تجرید درست شود ملک سلیمان معلوم بود و چون تجرید درست شده باشد آستین فرو نماز
سر دست معلوم بود. حضرت فتح ابن شخرف المروزی قدس سره کنیت او ابونصرست از قدماء مشایخ
خراسانست با قبا رفتی بر رسم لشکریان عبد الله بن احمد حنبل گوید که از خاک خراسان چون فتح نیامد سیزده
سال در بغداد بود از بغداد قوت نخورد از آنکه وی را سویق می آوردند و بخورد در حالت نزع با خود چیزی
میگفت گوش باو داشتند که میگفت الهی اشتد شوقی الیک فعجل قدومی علیک چون وی را شستند بر
ساق وی دیدند نوشته بر گیاه سبز برخاسته از پوست که الشیخ الله شیخ الاسلام گفته که ابراهیم حربی گفت که من حاضر
بودم دیدم آن نوشته را گویند که وی سه بار بر وی نماز کردند قریب سی هزار مرد مات للنصف من شعبان سنه
ثلث ومائتین. حضرت بشر ابن الحارث بن عبد الرحمن الحافی قدس سره از طبقه اولی
است کنیت او ابونصر است و گویند اصل وی از بعضی دیههای مرو است مقیم بغداد گشته و آنجا برفته از دنیا روز
چهارشنبه ده روز از محرم گذشته سنه سبع وعشرین ومائتین پیش از احمد حنبل بسالها و وی را بزرگ میداشتند
از احمد حنبل تا آنگاه که فتنه مخلوق گفتن قرآن افتاد وی در خانه نشست و احمد پای پیش نهاد وی را گفتند
یا بانصر چرا بیرون نیائی و سخن نگوئی نصرت دین را فتقوی بنا اهل السنه را گفت هیهات احمد قبل در مقام پیغمبران
ایستاده است که چون وی تواند کردن مرا طاقت نیست وی گفته است ما اعظم مصیبه من فاته الله عزوجل
حضرت بشر الطبرانی قدس سره از متقدمان مشایخ طبریه بوده سخت بزرگ بوده و صاحب کرامت
بوده وی را خبر آوردند که مشایخ گفته اند که تا بشر در طبریه بود ما را از روم ایمنیست چون این سخن بشنید
غلامان داشت که قیمت هر یک را هزار دینار بود همه را آزاد کرد و پسرش گفت مرا درویش کردی گفت
ای پسر شکرانه این را که حق تعالی این چنین چیزی در دل دوستان خود افگند. حضرت قاسم
حربی قدس سره گفت که در جوار مسجد ما مردی بود از اسباب دنیا مجرد بیمار شد بشر حافی بعیادت وی آمد
دید خفته در زیر سر خشتی نهاده بر پاره بوریای کهنه و در زیر پهلو نهاده چون بیرون آمد همسایگان وی گفتند

روز دیگر این دعا سر بکرد	جنبنا ربنا من تدنسنا	نیست حاجت که من کنم تقریر	وقنا من شرور انفسنا
[illegible] بار پیشه چنین	[illegible] سیئات اعمالی	آه اگر بگذرد همیشه چنین	انت منها منات احوالی

در ذکر قلبی آنانکه دم از ذکر قلبی زنند و بر خود علامات و امارات آن نصب کرده اند و آنرا از قبیل ذکر خفیه شمرند و ندانند که آن نیز حکم ذکر جهر دارد بلکه جهر از آن بهترست زیراکه در ذکر جهر اصل ذکر متحقق است و احتمال غیر آن ندارد بخلاف ذکر خفیه

آن دگر شیخ پیش خلق جهان	کرده خود را علم بذکر نهان	چشم پوشیده سر فرو بسته	نفس از حرف و صوت نگسسته
پا بدامان کشیده [illegible]	[illegible] افتاده ام [illegible]	پشت پا زده بر جهان و هم	خیمه بر اوج لامکان زده ام
[illegible]	گفت با او سر درد دیده	دور شو دور تا ز [illegible] راز	جانب ساحلش نیاری باز

سی سال است که همسایه ماست هرگز ندیده ایم که جز خواسته است. حضرت شقیق بن ابراهیم البلخی قدس سره
از طبقه اولی است کنیت او ابوعلی است و وی در وقت خود صاحب رای بود و صاحب حدیث گشت و سنی پاکیزه
امام زفرست از قدماء مشایخ بلخ است استاد حاتم اصم و با ابراهیم ادهم صحبت داشته و از نظیران وی است و بر وی
زیادت کرده در زهد و ورع و فتوت بر طریقه توکل رفتی وقتی با ابراهیم ادهم گفت که شما در معاش چگونه کار
میکنید گفت ما چون بیابیم شکر میکنیم و چون نیابیم صبر میکنیم شقیق گفت سگان خراسان همچنین میکنند
ابراهیم گفت پس شما چون میکنید گفت ما چون نیابیم شکر کنیم و چون بیابیم ایثار کنیم ابراهیم ادهم بوسه بر سر وی
داد و گفت استاد تویی و در کتاب [illegible] این حکایت در مجلس این آورده و آنچه اینجا نسبت با ابراهیم ادهم
کرده آنجا نسبت بشقیق کرده و آنچه اینجا نسبت بشقیق کرده آنجا نسبت با ابراهیم ادهم والله تعالی اعلم. شقیق
گفته که با ابویوسف قاضی در مجلس ابوحنیفه رضی الله عنه حاضر می شدم مدتی میان ما افتراق شد چون
به بغداد در آمدم ابویوسف را دیدم در مجلس قضا مردمان گرد بر گرد وی جمع گشته بمن نگاه کرد گفت یا شیخ چه
بوده است که تغیر لباس کرده گفتم آنچه تو طلب کرده یافتی و آنچه من طلب کردم نیافتم لاجرم ماتم زده
کبود پوش گشته ام ابویوسف گریان شد و وی گفته که من از گناه ناکرده بیش از آن میترسم که از گناه کرده زیرا که
دانم که چه کرده ام اما ندانم که چه خواهم کرد وی گفته توکل آنست که دل تو آرام گیرد بآنچه خدای تعالی وعده
فرموده وهم وی گفته اصحب الناس کما تصحب النار خذ منفعتها واحذر ان تحرقک و در بعضی تواریخ
مذکور است که شقیق را در سنه اربع وسبعین ومائه در ولایت ختلان شهید کردند و قبر وی همانجاست
حضرت داود بلخی قدس سره از قدماء مشایخ خراسان است ابراهیم ادهم گوید که در میان کوفه و مکه
با مردی مصاحب شدم چون فریضه نماز شام گزارد و بعد از آن دو رکعت سبک گزارد و در زیر لب سخنی گفت
از جانب دست راست وی کاسه ثرید و کوزه آب پیدا آمد خود بخورد و مرا نیز داد این قصه را با یکی از مشایخ صاحب
آیات و کرامات بود بگفتم گفت ای فرزند وی برادر من است و وصف حال وی چندان بگفت که هر
که در آن مجلس بود بگریست پس گفت وی از دهی است از دههای بلخ است که آن ده بهمه بقاع افتخار
داد که داود از وی نیست پس آن شیخ از من پرسید که ترا چه آموخت گفتم اسم اعظم گفت کدامست گفتم

شیخ بیچاره خود ز وهم و خیال	غرق بحر امانی و آمال	گاه از فکر زن نهاده [illegible]	که فرو مانده در غم فرزند
گر بظاهر عمارت حسنا نه	خویشتن را گرفته [illegible]	گر به دکان [illegible] گشته گرد	بهر تحصیل [illegible]
که تبجین و حسن گرفت قیاس	[illegible] جامه و آسیا [illegible]	[illegible] رفته در چه کاریز	زاب آن غله گشته و پالیز
کاسه ای از دست نفس فراخ	[illegible]	رفته از همت [illegible]	در جوال خیال همسایه
زن و دخترش [illegible] نظر	[illegible]	[illegible] برده به غضب پسرش	تا کند یک دو بوسه زشکرش
او درین شغل و عالمی مغرور	[illegible]	[illegible]	قالبش آسیه جان در جوش
ذکر حق انهفته می گوید	راه دین را نهفته [illegible]	ذکر قلبی کند بعمق و صفا	نه لسانی چو ذکر اهل ریا
دادازین الیهان گراه داد	[illegible]	[illegible]	بحر اندیشه خواطر جیست
[illegible]	که کنند [illegible]	هر نه آن خاطر [illegible]	که گشته اندیشش [illegible]

آن از دل من بزرگ ترست که بزبان برگذارم **حضرت حارث بن الاسد المحاسبی** از طبقهٔ اولی است کنیت او ابو عبد الله است از علمای مشایخ است و قدمای ایشان جامع بوده میان علوم ظاهری و علوم اصول و معاملات و اشارات و ویرا تصانیف بوده استاد بغدادیان ست ناصل از بصره است اما در بغداد در رفته از دنیا در سنه ثلث و اربعین و مائتین پس از احمد حنبل بدو سال حارث گفته من صحح باطنه بالمراقبة والاخلاص زین الله ظاهره بالمجاهدة واتباع السنة وهم وی گفته من لم یهذب نفسه بالمرضیات لا یفتح له التبیل الی سنن المقامات ابو عبد الله خفیف گوید اقتدوا بخمسة من شیوخنا والباقون سلموا احوالهم حارث المحاسبی والجنید ورویم وابن العطاء وعمرو بن عثمان المکی قدس الله تعالی اسرارهم لانهم جمعوا بین العلم والحقائق وهم حارث محاسبی گفته صفة العبودیة ان لا تری لنفسک ملکا وتعلم انک لا تملک لنفسک ضرا ولا نفعا گویند حارث محاسبی قدس سره چهل سال بروز و بشب پشت بدیوار باز ننهاده و جز بدو زانو نه نشست از وی پرسیدند که چرا خود را بتعب میداری گفت شرم دارم که در حضرت بمشاهده بنده وار نه نشینم **حضرت ابو تراب نخشبی قدس سره** از طبقه اولیست نام وے عسکر بن محمد بن الحصین است و گفته اند که عسکر بن محمد بن الحصین از اجلهٔ مشایخ خراسان ست بعلم و فتوت و زهد و توکل و با ابو حاتم بصری و حاتم اصم بلخی صحبت داشته استاد ابو عبد الله جلا و ابو عبیده بسری ست ابو تراب با سیصد رکوه دار در بادیه شد و تن ... بوی بماندند ابو عبد الله جلا و ابو عبیده بسرے و دیگر همه بازگشتند و وی گفته که عارف آنست که هیچ چیز او را تیره نکند و همه چیز باو روشن شود و هم وے گفته که از عبادات چیزے با منفعت تر از اصلاح خواطر دلها نیست و هم وے گفته که من شغل مشغولا بالله عن الله ادرکه المقت فی الوقت و هم وے گفته اذا تواترت علی احدکم النعم فلیبک علی نفسه فقد سلک غیر طریق الصالحین وکان هو ایضا یقول بینی وبین الله عهد ان لا امد یدی الی حرام الا ما قصرت یدی عنه و هم وے گفته که چون اعراض حق سبحانه وتعالی بنده را همراه شود زبان او در اولیای حق بطعن و رد و انکار دراز شود و ابو تراب در بادیه در نماز بود باد سموم وے را بسوخت یکسال بر پائے بماند در سنه خمس و اربعین و مائتین در ان سال که ذو النون برفت از دنیا رفت **حضرت ابو تراب الرملی**

میرسد زهرناک از پیرا دست / میزند زخم خویش بی کم و کاست
نه شمارے ز خلعت تقوی / نه حصاری ز عصمت مولی
میخورد زخم و نیک افسرده است / نیست آگاه که زخمها خورده است
بامدادان کز آفتاب نشور / شود افسرده کے ز جانش دور
در دو آن زخمها پدید آید / دل و جانش ز غم بفرساید
بس نه ذکرست آنکه وسواس است / نیست آن فهمی که آماس است
ذکر اگر تیز هسته بهر زیست آن / نیست تریاق بلکه ... است آن
گرچه بسته دهان ز ذکر بلند / نصب کرده بران نشانی چند
چشم پوشیده و لب خاموش / سر فگنده فرو نشسته ز دوش
این سراسر فغان و فریاد ست / که ز ذکر خفیه اورا دست
رو نهاده شب بذکرے کوشم / ذکر حق راز خلق مے پوشم
لیک آنجا که عقل بر کارست / این نه اخفاست بلکه اظهارست
گرچه از یک نشانه کرد گذر / کرد بر یاد و صد نشان دگر
روستائی ز دست باران جست / رفت و در پای ناودان بنشست

حکایت غوری که در مناره پنهان شده بود و فریاد میکرد که مرا اینجا مجوئید که من اینجا نیستم

ساده از نگاه عرصهٔ غور / کرد روزے بسوی شهر عبور
مانده و گرسنه ز راه نکاد / در کتف توبره بپا کرکاو

قدس سره وے بود که اصحاب خود از مکه بیرون آمد ایشان را گفت شما از راه جاده بروید که من براه تبوک میروم گفتند گرمائے سخت است گفت چاره نیست لیکن چون برمله در آئید در خانهٔ فلان دوست ما فرود آئید چون برمله رسیدند در خانه وی فرود آمدند برائے ایشان چهار قطعه گوشت بریان کرده آورد ناگاه موش گیری از هوا فرود آمد و یک قطعه را ببرد ایشان گفتند آن روزی ما نبود و باقی را بخوردند چون بعد از دو روز ابو تراب آمد از وے پرسیدند که در راه هیچ چیز یافتی گفت نی مگر فلان روز که موش گیری یک پاره گوشت بریان گرم بمن انداخت گفتند پس با ما هم طعام خورده ایم که آنرا از پیش ما ربوده بود ابو تراب گفت صدق چنین باشد **حضرت ابو حاتم عطار قدس سره** از اقران ابو تراب بوده و استاد ابو سعید خراز و جنید گفته اند کان ابو حاتم العطار ظاهره ظاهر التجار و باطنه باطن الابرار و گفته اند اول کسیکه از علوم اشارات سخن گفت وی بوده چون صوفی دیدے با مرقع و فوطه گفتے یا سادتی قد نشرتم اعلامکم وضربتم طبولکم فیالیت شعری فی اللقاء ای رجال تکونون شخصے بدر سرائے ابو حاتم عطار شد در بزد گفت کیست گفت درویشے است میگوید الله ابو حاتم در باز کرد و بیرون افتاد و روئے بر خاک نهاد و بوسه بر پائے وی داد و گفت کسی مانده که میگوید الله وقتے بغداد را آراسته بودند و فسق بسیار میرفت شبلی را بجواب گفتند اگر نه آن بودے که تو میگوئی الله ما همه بغداد را بسوختیم شبلی آنرا باز گفت گفتند ما نیز میگوئیم الله گفت شما میگوئید الله لنفسنا بنفس و من میگویم الله حقا بحق قل الله ثم ذرهم

شعر
حقیقة الحق شیء لیس یعرفه * الا المجرد فیه حق تجریده *

شیخ الاسلام گفت که همه خلق مے گویند که همه خلق یکے و از هزار در مے آویزند و این قوم مے گویند یکے و از ایشان خود می گریزند

شعر
الا کل شیء ما خلا الله باطل * وکل نعیم لا محالة زائل *

و ابو حاتم گفته السیاحة بالقلوب **حضرت سری سقطی بن المغلس قدس سره** از طبقه اولی ست کنیت او ابو الحسن ست استاد جنید و سائر بغدادیانست از اقران حارث محاسبی و بشر حافی است و شاگرد معروف کرخی و آنان که از طبقه ثانی اند اکثر نسبت بوی درست کنند بامداد سه شنبه سیوم رمضان سنه ثلث و خمسین و مائتین برفته از دنیا جنید گفته قدس سره ما رایت اعبد من السری اتت علیه سبعون سنة ما رئی مضطجعا الا فی علة الموت

او فتادش گذر بدکانے / دید پر نان و نان خورش خوانے
بے تکلف گذشت و خوش بنشست / کرد بیرون از زیر بشین وصت
صاحب خوان چو بود اهل کرم / نزد از منع و زجر با دام
چون ازان نان خوان تنهائی / خورد چندان که داشت گنجائی
توبره زیر سر نهاده بخفت / صاحب خوان چو آن بدید آشفت
گفت برخیز هان و هان برخیز / زودتر زین در دکان مگریز
ملک شهر حکم فرموده / که بگیرند اولاغ آسوده
دمبدم میرسد یکے سرهنگ / میکشد و بسوی اولاغ آهنگ
میکند سوئے قطار خویش ترا / میکند زیر بار خویش ترا
مے برد بارکش ز هر سویت / میکند ریش پشت و پهلویت
مرد غوری چو آن سخن بشنید / توبره بر کتف نهاده دوید
در بدر کو بکو بسے بشتافت / هیچ جائے به از مناره نیافت
از همه مردمان کناره گزید / ترس ترسان در آن مناره گزید
از قضا بهر سود و سودائے / خواست از شهر شور و غوغائے
شد گمانش که شور سرهنگست / کش بسوی اولاغ آهنگست
بانگ میزد که من نهان شده ام / در جهای تو در امان شده ام
زود بگذر سخن مگوے اینجا / من نهانم مرا مجوے اینجا
بلکه خود زین دیار دورم من / همچنان در نگاه غورم من

وهم جنید گفته که روزے بخانهٔ سری درآمدم خانه خود را میرفت نشسته بود و این بیت میخواند و میگریست
شعر لا فی النهار و لا فی اللیل لی فرح اخلا ابالی الحال الطیل ام قصرا چون سری وفات کرد مختصر بود
جنید را گفت ایاک و صحبة الاشرار و لا تقطع عن الله بصحبة الاخیار شیخ الاسلام گفت که جنید گفته که
وقتے پیش سقطے قدس سره ما بودم نشسته قومی بر در سرائے وی بودند نشسته سری مرا گفت کیست بر در
هیچ بیگانه نیست گفتم نه درویشی ست همین کارے جوید گفت ورا بخوان خواندم سری باوی در سخن
آمد و دیر بماند و سخن چنان باریک شد که من هیچ در نیافتم تنگدل گشتم آخر سری گفت شاگردی ندیده
گفت اما علم توحید او مرا تلقین میکند سری گفت تا این علم در خراسان بجائے ایز همه جائے بود چون آنجا
باخر رسید ایچ جا نیابی سری گفته که معرفت از بالا فرود آید چون مرغ پروازکنان تا دلی بیند که دروے شرم
بود و حیا آنجا فرود آید و هم وے گفته بدایة المعرفة تجرید النفس للتفرید للحق و هم وے گفته من تزین للناس
بما لیس فیه سقط من عین الله عز و جل و هم وے گفته که در طرسوس بیمار شدم جمعے از گران جانان دعوی بان
بعیادت من آمدند و چندان بنشستند که من آزرده شدم و ملول شدم بعد از آن از من استدعا دعا کردند دست
برداشتم و گفتم اللهم علمنا کیف نعود المرضی جنید گفته که روزے بر سری سقطی درآمدم مرا کاری فرمود زود آنرا بساختم
و پیش وے رفتم کاغذ پارهٔ بمن داد در وے نوشته که سمعت حادیا یحدو فی البادیه بقول ابکی و ما یدریک ما یبکی ابکی
حذارا ان تفارقنی و تقطع حبلی و تهجرنی حضرت علی بن عبد الحمید الانصاری رحمه الله تعالی از متقدمان مشایخ
است له الاحوال البدیعة ذات الاعمال الرفیعة و کان یعد من الابدال وے گوید که در خانهٔ سری بکوفتم شنیدم که میگفت
اللهم من شغلنی عنک فاشغله بک عنی از برکت دعائے وے حق سبحانه و تعالی مرا چهل حج پیاده از حلب روزی
کرد حضرت ابو جعفر سماک قدس سره وے بغدادیست از مشایخ سری سقطی منزوی و منقطع و
متعبد بوده است جنید گوید قدس سره که از سری شنیده ام که گفت روزی ابو جعفر سماک بر من درآمد و دید که نزدیک
من جمعے نشسته اند با ایشان دنشست پس بمن نگریست و گفت یا سری صرت مناخ البطالین و بازگشت و ننشست
پس اجتماع آن جماعت را گرد من پسندید حضرت احمد بن خضرویة البلخی قدس سره از طبقهٔ اولیست کنیت او ابو
حامد است از بزرگان مشایخ خراسان ست از بلخ بوده با ابو تراب نخشبی و حاتم اصم صحبت داشته بود و ابراهیم

صد سخن بیش ازین قبل بودش	لیک هر یک خلاف مقصودش ذکرش آمد برون ز پرده سر	همچو آن ساده دل که از وی علی بر خیال سر او هنوز بصر	ساخت بر ذکر سر نشان جلی

در بیان آنکه آنچه گذشت مذمت ذکره سر و جهر نیست بلکه مذمت جماعتیست که آنرا وسیلهٔ لذات جسمانی و شهوات نفسانی ساخته اند

آنچه کردم بیان درین گفتار هست انکار من بر آنکه کسے زیر پائی آورد کتاب خدای سازد از نیزه حسین درفش زیرک هوشمند نقد نفیس	نیست بر ذکر سر و جهر انکار سازد آنرا وسیله هوسے تا نهد شیشهٔ شراب بجاے تا بپاے یزید دوزد کفش کے پسند و طفیل عمر خسیس	غیر ذکر خدا چه سر و چه جهر خویش را از اهل حق کند بدروغ عشر زرین بد زر و از مصحف خود زبید زمرد م دانا هرکه از بود خویش یافته خلاص	نیست دل را نصیب و جاز ابهر تا ستاند بهاے تره و دوغ تا کند زیب چنگ و زیور دف جز برائے خدائے ذکر خدا شد مشرف بخلعت اخلاص

ادهم را دیده بود وے گوید که ابراهیم ادهم گفت التوبة هی الرجوع الی الله بصفاء السر از نظیران بایزید و ابو حفص حداد است
در سفر حج ابو حفص را زیارت کرده و بخدمت بایزید رسیده بایزید او بسطام ابو حفص را گفته که ازین طایفه کرا بزرگ تر دیدی
گفت از احمد بن خضرویه بزرگتر ندیدم بهمت و صدق احوال شیخی از احمد طلب وصیت کرد گفت امت نفسک حتی
تحییها و هم وے گفته الطریق واضح و الحق لائح و الداعی قد اسمع فالتحیر بعد هذا من العمی توفی رحمه الله فی سنه
اربعین و مائتین و قبره ببلخ مشهور یزار و یتبرک به حضرت یحیی بن معاذ الرازی قدس سره از طبقهٔ اولیست
کنیت او ابو زکریاست و لقب او واعظ یوسف بن الحسین الرازی گفت که بعد و بست شهر رسیدم بدیدن
علما و حکما و مشائخ هیچکس ندیدم قادر تر بر سخن از یحیی معاذ رازی و وے گفته انکسار العاصین احب الی من
صول المطیعین شیخ الاسلام گفت وقت بود که مرد را بطاعت افگند و انانیت بیرون آرد یعنی در غرور افگند و معجب
شود بخود و وقت بود که در معصیت افگند یا بمعصیت نیاز از نیکو بیرون آرد در ان غفلت وے را بخود مشغول
کند و نظارهٔ خود بوے ارزانی دارد خداوند است هرچه کند و خواهد تواند و دیران رسد و ایمن بودن بر هر دو
غرور و مکر است که حکم او در ان ازلی و عاقبت خود در ان نشناسی باید که دلیر نباشی که الله تعالی گله میکند از قومی
که دلیر دارد در معصیت وے میبرند و میگویند سیغفر لنا این خود ما را بیامرزد و هیچ چیز در گناه تبر از حقیر داشتن آن نیست
و حقارت آن منگر در ان نگر با که میبرد و معاز آنگفته قومے اند که میگویند ما بجاے رسیده ایم که ما را نماز نباید کرد و گفت
بگور سیده آید اما بدوزخ رسیده آید و وے گفته صدق المحبة العمل بطاعة المحبوب و هم وے گفته که زاهدان
غربا دنیا اند و عارفان غربا آخرت و هم وے گفته حق سبحانه و تعالی قومے را دوست دل ایشان را از خود
بست کسیکه کسے را دوست وا دارد دل او را از خود بسته دوست تر دارد و هم وے گوید هر که از دوست جز دوست
ببیند دوست ندیده و هم وے گفته که اهل معرفت وحش الله اند در زمین با انس موانست نکنند و هم دهی گفته که حقیقت
محبت آنست که به بر نیفزاید و بجفا نکاهد قال اهل التاریخ خرج یحیی بن معاذ الی بلخ و اقام بها مدة ثم رجع الی
نیشابور و مات بها سنة ثمان و خمسین و مائتین حضرت خلف بن علی قدس سره وے از بصره بود و با یحیی
معاذ صحبت داشته بود وے گفته که وقتی در مجلس یحیی بودم یکے را وجدی پدید آمد دیگرے از شیخ پرسید که وی را
چه بوده است گفت سخن خدائے شنید سر واحدانیت بر دلش کشف شد صفت انسانیش محو شد حضرت

چون ز اخلاص گشت دولتمند	ذکر او خواه پست و خواه بلند سر او جهر او تمام ریاست	ذانکه در مانده وجود خود است در ریا گر برست عجب بجاست	صید دام شقاوت ابدست

در بیان آنکه از خودی خود رستن و از عجب و ریا خلاص شدن در خدمت پیر صاحب تصرف دست دهد

آن زمان از ریا و عجب رهے نفس افعی و پیر خضر شمار کیست پیر آنکه نیست یکسر مو نور حق تابدش ز لوح جبین هرگز آن دولت از کجا یابد کے شود حاصل ای ابلهٔ بلغم	که شوی پیر را رهین و رہے کو رمی سازدش ز مرد وار سیه از ظلمت وجود برو سر اشیب و نوری انبتها نبا که بر نور کبریا تابد نور حق از رطوبت بلغم	هست در نفس دار و گیر بسے نفس دیو است و پیر نجم ہدے گر دد از تاب آفتاب ازل آنکه پیر از بیاض موے بود گوش کن از حکیم نادره گوی تا کے ای ساده دل افتاده شتے	که نداند بغیر پیر کسے رجم دیو ست و کار نجم بلے موبمو ظلمتش بنوله بدل سخرهٔ کودکان گوے بود که ز بلغم بود سفیدی موے ریش صابون کنی و شانه کشے

ابو یزید بسطامی قدس سره از طبقهٔ اولی است نام وے طیفور بن عیسی بن آدم بن سروشان است جد او
گبرے بوده مسلمان شده از اقران احمد خضرویه و ابو حفص و یحیی معاذ است و شقیق بلخی را دیده بود وفات
او در سنه احدی و ستین و مائتین بوده و در سنه اربع و ثلثین نیز گفته اند و اول درست تر است و استاد وے
کردی بوده وصیت کرده که قبر من فروتر از استاد من نهید حرمت استاد را وے از اصحاب رای بوده این دیرا
ولایتی گشاد که مذهب دران پدید نیامد شیخ الاسلام گفت که بر بایزید فراوان دروغها بسته اند یکے آنست که وی گفت
من بر آسمان شدم خیمه زدم برابر عرش شیخ الاسلام گفت این سخن در شریعت کفر است و در حقیقت بعد حقیقت
درست میکنی بفرا وید آوردن خویش حقیقت چیست برستن از خویش حقیقت بنا بود خود درست کن برابر گفتن خود
کفر است توحید بدرکائی درست میکنی وا رسیدن ببیاید نه فرا رسیدن حصری گفت که اگر عرش بینم کافر باشم جنید
متمکن بوده او را لوح نبوده امر و نهی را بزرگ داشته و کار را از اصل گرفته لاجرم همه فرقها وی را پذیرفته اند او را گفتند
وطن تو کجاست گفت زیر عرش یعنی غایت همت من و منتهای نظر من و آرام جان من و سر انجام کار من آنست
که الله تعالی گفت موسی را که تو غریبی و من وطن توام و هم میگویند بایزید نماز میکردی قعقعه از استخوان سینه
وے بیرون مے آمدے وے شنیدندے از هیبت حق و تعظیم شریعت بایزید قدس سره بدم مرگ گفت
الهی ما ذکرتک الا عن غفلة و ما خدمتک الا عن فترت هرگز یاد نکردم ترا مگر از سر غفلت
و هرگز ترا نه پرستیدم مگر از سر فترت این بگفت و برفت ابو موسی گوید شاگرد وے که بایزید گفت الله تعالی را
بخواب دیدم گفتم راه بتو چونست گفت از خود گذشتی رسیدی شیخ الاسلام گفت راه بشناخت الله تعالی آسان
است راه بیافت او دشوارست بایزید قدس الله سره را پس از مرگ بخواب دیدند گفتند حال تو چیست گفت مرا گفتند
اے پیر چه آوردی گفتم درویشی که بدرگاه ملک شود وی را نگویند که چه آوردی چه خواهی گویند در نشاپور عجوزه بود
عارفه نام از دنیا سوال کردے از دنیا برفت بخوابش دیدند گفتند حال تو چه شد گفت گفتند چه آوردی گفتم
آه همه عمر مرا این حوالت میکردند که خدائے داد واکنون میگویند چه آوردی گفت راست میگوید اند باز شوید
حضرت ابو علی سندے قدس سره در شرح شطحیات شیخ روزبهان بقلی آورده است که وی از
استادان بایزید است بایزید گوید که از ابو علی علم فنا در توحید مے آموختم و ابو علی از من الحمد و قل هو الله

من گرفتم کز آب صابونت
نوری یابدت تو در دل گیر
نور بر آب و گل ز دل تابد
نور حق چون ز دل ظهور کند
کر بر دیش کشے نظر چو کشاد
چون درین نور پیر شد فانی
در بدر کو بکو بجوے او را

شد چو کافور موے شبگونت
که دلت از خداست نور پذیر
آب و گل روشنی ز دل یابد
ظلمت تن چه سر چه شود کند
بے توقف خدائش آید یاد
خواندش ز عقل پیر نورانی
هر کجا یافتے ببوے او را

چه بود در ترازوے امید
نور نا تافته ز روزن دل
شمع کے بر زند بخانه اعلم
آنچه تو از حدیث مصطفوے
آن نشان بتقضای این نور ست
پیر چون یافتے از و مگسل
چون از و بوے جذب عشق آمد

وزان این یک دو مشت موی سفید
مشکل افتد بگوی و زن گل
رخت بر بند از میانه ظلم
در نشان وے همه شنوی
ورنه آب و گل از خدا درست
ورنه یکدم ز جست و جو مگسل
گر شوی خاک پاے او شاید

در بیان معنی رباعی که منسوبست بیکے از سلسله خانواده خواجگان ماوراء النهر قدس سره

با هر که نشستی و نشد جمع دلت
وز تو نرمید زحمت آب و گلت
زنهار ز صحبتش گریزان باش
ورنه نکند روح عزیزان بحلت

حضرت ابو حفص حداد قدس سره از طبقهٔ اولی است نام وے عمرو بن سلمه است از دیهای نیشابور است
یگانهٔ جهان بوده و شیخ ملامتیه است و پیر ابو عثمان حیری است و شاه شجاع کرمانی بوے نسبت درست کند شیخ
الاسلام گفت که وے نمونهٔ جهان بود در وقت خود حق تعالی او را افرا نمود که عراجنیس باید بود قال المؤمل الجصاص
الشیرازی رحمة الله علیه اعطی الجنید الحکمة و اعطی شاه الکرمانی الوجود و اعطی ابو حفص الاخلاق و اعطی ابو یزید
البسطامی البهمان و ابو حفص رفیق احمد خضرویه و بایزید است شاگرد عبد الله مهدی باوردی است با وے
صحبت داشته مات ابو حفص فی سنة اربع و ستین و مائتین و قیل فی سنة سبع و ستین والاول اکثر و فی تاریخ
الامام عبد الله الیافعی انه مات سنة خمس و ستین و مائتین و وے گفته که حسن ادب ظاهر عنوان حسن باطن است
مصطفی گوید صلی الله علیه و سلم لو خشع قلبه لخشعت جوارحه وقتی که میرفت ببغداد در پیر جنید استقبال کرد ابو حفص
پیر بود مریدان بر سر وے بپاے ایستاده بودند و آداب نیکو مے ورزیدند جنید گفت اصحاب خود را آداب ملوک
آموخته گفت نگاهداشتن ادب ظاهر دستان حق را عنوان ادب باطن است حق را دانند شیخ الاسلام
یعنی و کل من صمت بنا الحریة الا وفی جهة من ذاک عنوان هم وے گفته هر که در هر وقتی افعال و اقوال
و احوال خود را بمیزان کتاب و سنت نسنجد و خواطر خود را متهم ندارد وی را از جمله مردان مشمر هم وے گفته الفتوة
اداء الانصاف و ترک مطالبة الانتصاف ابو محمد حداد یکے از مریدان ابو حفص بود از کوبان نیشابور پیش ابو حفص
آمد وی را گفت آهنگرے میکن و بهر دیناری میده داناان مخور و برائے صفوال میکن و میخور یک چند چنان میکرد مردم
بوے زبان دراز کردند که حرص نگر که کار میکند و سوال هم میکند چون آخر بجائے آوردند که حال وے چونست وے را
قبول پدید آمد دست احسان بروے بگشادند ابو حفص گفت قدس سره چون حال ترا بجاے آوردند دیگر سوال
مکن که سوال بر تو حرام شد از ان کاری که میکنی میخور دمیده و گفته اند که وقتی مریدے بوے آمد وی را گفت
اگر قصد این طریق داری اول برو حجامی بیاموز تا نام حجامے بر تو نهند نه از ابتدا ترا عارف خوانند آنگاه اگر خواهی بکو
و اگر خواهی مکن **حضرت طاهر بن محمد** رحمه الله از بزرگان مشایخ بود نام او عبد الله بود و لیکن خود را طاهر کرده
بود و گفتی هرگز از من بندگی حق نیاید پس من طاهر باشم و وے از اصحاب ابو جعفر حداد بود وے گفته هر که خواهد که راه
بوے کشاده شود سه کار را لازم باید گرد آرام گرفتن باذکر حق و از خلق گریختن و کم خوردن حضرت ابو

آن بود بو که چون بد دبرے
برهاند ز رنج آب و گلت
از مے عشق بیخودت سازد
تا شود زر مس تو زان اکسیر
حرف خود بر تراش روز بروز
گرچه عاریت است اول کار
آدر سوی پیر ره نیاز
تافته بتو پیر تبه زان نور

بر ہے از هزار بو الهوسے
برساند بجان و دولت
و ز علائق مجردت سازد
بکسل از خویش دامن او گیر
سبق فقر و درس عشق آموز
ملک گردد در آخر از تکرار
بسر رشته خود آئے باز
رفته از گفتگوے عالم دور
تا شود راسخ آن صفت ز انسان

تا طریقت را بجد رہ پیمانے
از زمین و زمان برون بردت
دولت صحبت چنین پیرے
بر در او مقیم و قائم باش
تا که آید ز فقر دولت یاد
چیست تکرار آنکه جذب درون
پیش آن آفتاب از سر نو
همچنین ہیں این وظیفه را
که نباشد زوال آن آسانه

جمع سازد ز هر پریشانے
و ز مکین و مکان برون بردت
مس قلب ترا ست اکسیرے
تا بود جان بجان ملازم باش
نسبت جذب عشق بر تو فتد
چون شود کم از شغل گوناگون
پشت کرده براے پیر تو
مرة بعد مرة آخرے

مزاحم شیرازی وے بزرگے بود از مشایخ فارس با جنید و شبلی مناظره کرده بود و چون سخن گفتے در معرفت شیخ ازو بہتر سید ندے صاحب حدیثی سخت بزرگوار بود و شیخ ابو عبد الله خفیف ویرا در کتاب اسامی مشایخ فارس ذکر کرده در سنه خمس و اربعین و ثلثمائة از دنیا رفت وے بزیارت ابو حفص می آمد ابو حفص و اصحاب را چند درم فتوح رسیده بود گفتند باین خلاها پاک کنیم ابو حفص گفت این ما کرده ایم و لیکنیم هم ما را پاک باید کرد آنچه فتوح است درویشان را بکار باید برد و آن مشغول بودند که شخصے در رسید و ابو حفص را گفت خود را بشوے و جامه در پوش که شیخ ابو مزاحم از فارس در رسید گفت اگر این آن ابو مزاحم است که من مے شناسم می شاید که مرا چنین به بیند فی الحال ابو مزاحم در رسید چون آن حال بدید سلام کرد و جامه از سر بیرون افگند و در کار ایستاد ابو الحسین قوشجی صوفی گوید قدس سره که من ذل فی نفسه رفع الله قدره و من عز فی نفسه اذله الله فی اعین عباده ابو بکر وراق گوید این کار کسی است که برای خدای تعالی مزبلها را بجان رفته است حضرت عبد الله مهدی باوردی وے یکے از بزرگان این طائفه است استاد ابو حفص حداد است ابو حفص باورد نزدیک وے شد و ویرا شاگردی میکرد و این عبد الله در ابتدا آهنگری بود و سبب دست از کار باز داشتن وی آن بود که روزے آهنگری میکرد و آهن در آتش نهاده بود نابینائے بر در دکان او بگذشت و این آیت میخواند که الملک یومئذ الحق للرحمن عبد الله آن بشنید آن آهن که در دست داشت از دست او بیفتاد بے خود دست با آهن تافته برد و بر داشت شاگرد او آن بدید بیفتاد و بیهوش گشت شاگرد را گفت چه شد وے بنگریست آن آهن تافته در دست خود بدید گفت چون سر من فاش شد برستم برخواست و برفت و دکان را بگذاشت

حضرت حمدون قصار قدس سره او از طبقه الیست کنیت او ابو صالح است شیخ و امام اهل ملامت بود و در نیشاپور طریق ملامت را وی نشر کرد اول مسئله که از وے و اصحاب وے بعراق بردند احوال ایشان بگفتند سهل تستری و جنید گفتند اگر روا بودے که پس از احمد مرسل صلے الله علیه و آله و سلم پیغمبر بودے از ایشان بودی حمدون قصار قدس سره بودے عالم بود و فقیه مذهب ثوری داشت پیر طریقت و استاد عبد الله منازل است و هیچکس از شاگردان وے طریقت وے نگرفت چنان این منازل با وے صحبت داشته بود با سلم بن الحسین الباروسی و ابو تراب النخشبی و علی نصیر آبادی رفیق ابو حفص بود در سنه احدی و سبعین و مائتین برفته از دنیا در نیشاپور و قبر وے در حیره است و وے گفته که نفس خویش را بر نفس فرعون فضل نهم اما دل خویش را بر دل فرعون فضل نهم و هم وے

درخت طالب بر مراقبت که عبارتست از نسیان روئیة المخلوق بدوام النظر الی الخالق یا از دوام النظر الی الخالق نسیان روئیة المخلوق یعنی رونده راه میباید دائما ناظر جناب احدیت باشد و قلم نسیان هستی و فنا بر ناصیه جمیع مخلوقات کشد

هر مقصود را مراقبه کن	نقد اوقات را محاسب کن	باش در هر نفس ز حال شعور	که بغفلت گذشت یا بحضور
هر چه جز حق ز لوح دل بتراش	بگذر از خلق جمله خود را باش	رخت همت بخطه جان کش	بتدرج بتیغ خط نسیان کش
در همه شغل باش واقف دل	تا نگردی ز شغل خود غافل	دل تو بیضه ایست ناسوتی	حائل شاه باز لاهوتی
گر از و تربیت نگیرے باز	آید آن شاه باز در پرواز	در تو در تربیت کے تقصیر	گردد از این و آن فسانه پذیر
[illegible]	دار پیش از نظر بغیر نگاه	بگسلے خویش از هوا و هوس	روی او در خدای دارے بس

گفته من نظر فی سیر السلف عرف تقصیره و تخلفه عن درجات الرجال و هم وے گفته من رأیت فیه خصلة من الخیر فلا تفارقه فانه یصیبک من برکاته وقتی حمدون جائے مهمان بود میزبان بیرون رفته خود ویرا پاره کاغذ در بایست شد اهل بیت میزبان پاره کاغذ بیرون انداختند حمدون آنرا رد کرد و گفت روا نبود این را بکار بردن که وے غائب است و من ندانم که وے زنده است یا نی شیخ الاسلام گفت که همه سیرت و کار ایشان برین قیاس بود اکنون جماعت اباحت و تهاون شرع و زندقه نسبت بے ادبی و بیخبری پیش گرفته اند که ملامتیت و ملامتی نه آن بود که کسے نه بی حرمتی شریعت کارے کند تا او را ملامت کنند ملامت آن بود که در کار حق سبحانه و تعالی از خلق باک ندارد

حضرت ابو الحسن البارودسی قدس سره نام او سلم بن الحسین البارودسی است و کنیت او ابو عمران شیخ عبد الرحمن سلمی ویرا در تاریخ صوفیه ذکر کرده است و گفته که وے از قدما مشایخ نیشاپور است از استادان حمدون قصار و مستجاب الدعوات بود و وے گفته که لا یظهر علی احد شیء من نور الایمان الا باتباع السنة و مخالفة البدعة و کل موضع ترے فیه اجتهادا ظاهرا بلا نور فاعلم ان ثمه بدعة خفیة ابو عبد الله کرام ویرا گفت چه گوئی در اصحاب من گفت اگر رغبتے که در باطن ایشانست بر ظاهر ایشان بودے و زهدے که بر ظاهر ایشانست در باطن ایشان بودے از مردان بودندے نماز بسیار می بینم و روزه فراوان اما از نور ایمان هیچ چیز نیست بر ایشان و گفت که از تاریکی باطن است تاریکی ظاهر

حضرت منصور بن عمار قدس سره از طبقه اولیست کنیت وے ابو السری است از اهل مرو بوده و گفته اند از اهل باورد و گفته اند از اهل بوشنگ و بصره بوده وے از حکماء مشایخ است و سخنان نیکو دارد در معاملات پس از مرگ ویرا بخواب دیدند گفتند حال تو چیست گفت مرا بنواختند و در آسمان هفتم منبر نهادند و مرا گفتند برو آنجا آنچه از من میگفتی اینجا با من بگوی و با دوستان فرشتگان من میگو وقتے برنائی بر دست وے توبه کرده بود و توبه شکست و از راه برگشته گفت هیچ ندانم جز آنکه هر آن اندے دیدی ملول شدے و وحشت یافتی و برگشتی

حضرت احمد بن عاصم انطاکی قدس سره از طبقه اولیست کنیت او ابو علی است و گفته اند ابو عبد الله و این درست تر است از اقران بشر حافی سری سقطی حارث محاسبی است او فضیل عیاض را دیده بود از استادان احمد بن ابی الحواری است وے گفته امام هر عمل علم است و امام هر علم عنایت و هم وے گفته الله تعالی میگوید انما اموالکم و اولادکم فتنة و نحن نستزید من آن فتنه را زیادت میخواهیم و هم وے

حضرت خواجه بزرگ بهاء الحق والدین المعروف بنقشبند قدس الله سره میفرموده اند که دوام مراقبه نادر است و این طائفه اند که کسب آن کرده اند و ما طریق آنرا یافته ایم مخالفت نفس است

خواجه نفس بند بند گشاے	نفس غیر از دل مرید زداے	گفت رائے که حق شناس سپرد	بے مقصود خویش از آن نبرد
دولت ورزش مراقبه بود	که بمقصد رسیدگان ره بود	دیگران کان طریق نسپرند	بے بمقصود دیر تر برند
باشد آن راه مرد صاحب سیر	لیکن آمد دوام آن نادر	گر دولت ره هوا آن نخواست	مایه کسب آن خلاف هواست
چون خلاف هوا کنے پیشه	در بر بے از هزار اندیشه	بر یک اندیشه مستقیم شوے	در حدیم وفا مقیم شوے

ملاقات پیر کار کرده با جوان نو رسیده

شد جوانی ز سالکان طریق	یکے پیر کار دیده رفیق	پیر چون آفتاب پر مایه	زان جوان از صفاش چون سایه
می برید ره و کنا گاسے	گشت پیدا بر آب و گل راهی	پیر ستانه نهاد قدم	آن جوان از پے ایستاده درم

گفته دافقنا الصالحین فی اعمال الجوارح وخالفناهم فی الهمم وهم وے گفته العبیر من ادل الرضا. وے را از اخلاص
پرسیدند گفت وقتے که عمل صالح بکنی ونخواهی که ترا بآن یاد کنند واز برائے آن ترا بزرگ دارند وثواب آنرا از غیر
حق سبحانه وتعالے نطلبے آن اخلاص ست وهم وے گفته احمل علے ان لیس فے الارض احد غیرک ولا فے السماء
احد غیره حضرت محمد بن منصور قدس سره وے بغدادی بوده صوفی است وحدث استاد عثمان بن سعید
الدارنیست واستاد ابو العباس مسروق وابو جعفر حداد مهین وابو سعید خراز وجنید است ابو سعید خراز گفته که در
ابتدا ارادت بسیاحت شعف بسیار داشتم روزے محمد بن منصور گفت اے فرزند مقام ارادت خود را
لازم گیر تا برتو در هر جا در خیر وبرکت کشاده گردد وهم وے گفته که محمد بن منصور الطوسی گفت که در طواف بودم
شخصے طواف مے کرد ومے زارید وے گفت خداوندا آن گم شده من بمن باز ده گفتم آن گم شده تو چیست گفت
زندگانی داشتم با او بس خوش وقتے در بادیه تشنه مانده بودم بیگانگانه گفتم تا بستانست وبادیه اکنون آب از
کجا آرم هلاک شوم در ساعت میغ برآمد وباران عظیم درایستاده چنانکه گفتم هم اکنون غرقه شوم وهلاک گردم چون باخود
آمدم آن نیکوی زندگانی منغص شده بود شیخ الاسلام گفت که اوراعقوبت کرد که مرا به نشانے که در تقدیر من تا
بستان در مستان یکے بود وهم ابو سعید خراز گفته که از محمد بن منصور پرسیدند از حقیقت فقر گفت السکون
عند کل عدم والبذل عند کل وجود وهم وے گفته یحتاج المسافر فی سفره الے اربعة اشیاء علم یسوسه وذکر
یونسه وورع یحجزه ویقین یحمله شیخ الاسلام گفت همه عمر ازین چهار چیز بسر نشود که تو همیشه در سفرے در میانه فرا منزل
داری هر که این چهار چیز نیابیست ضائع است علم آن الفقر شے بوده که دیر ارا ست ورم نکند وذکر که مونس
وے بود نا وے تنهائی وحشت نگیرد وورعے که باز دارنده وے تا بهر نا شایست نگردد ویقینے که مرکب وے بود
تا بازپس نماند ودر هرچه باشد ودر زندگانی باشد بے کراهیت وهم ابن محمد منصور وقتے سخن میگفت با جمعے در
همانا که در سخن نمکی بملامت وملامتی آنجا میدہ بود یکے گفت که سخن ملامتی نه سخن مست ما کنیم وے جواب داد که عند
ذکر الصالحین تنزل الرحمة ودرساعت باران دراستاد ووے پیر منبع علے رحمة الله وے هم ازین طائفه بوده است
دریکه مجاور ست گفته من رضی من الدنیا بالدنیا فهو ملعون ومن رضی من العلم بالعلم فهو مفتون ومن رضی من الزهد
بالثناء فهو المحجوب ومن رضی من الحق بشئ ما دون الحق کائنا ما کان فهو حظل شیخ الاسلام گفت تو داسے که دنیا

کش مبادا شود دران پابین چند داری نگاه جامه گل	از گل آلوده جامه بانعلین دل نگهدار ای مغفل ذل لیک چون دل بغفلت آلاید	پیر چون آن بدید گفتا ہے از گل وآب جامه هست الست غونت از دیدگان ببالاید	جز نه بیم آب وگل تا کے که شود پاک تر ز بار نخست

دربیان آنکه حضرت خواجه بزرگ قدس سره میفرموده اند بنا کار را بر نفس ے باید کرد چنانکه
اشتغال بوظیفه فراهم زمان حال از ذکر ماضی وتفکیر او ومستقبل مشغول گرداند ونفس را نگذارد که ضائع گردد

خواجه پاک نفس و پاک نفس هیچگه پیش وپس نمے گردد بیخبر از گذشته ونارسیده وقوف شغل حالش ستوده استاد دل	روح الله وروح القدس نقد خود جز نفس نمے شمرد هر نفس را بحق آن محروف ذکر ماضی وفکر مستقبل	گفت عارف که در وفا فردست الماضی فات والمؤمل غیب شده امروز وی وفرداش خارج از اختلاف روز وشب	کار خود بر نفس بنا کردست نیست جز نقد وقتش اندیشه فقه حال گذشته وفردا وقت را گاه این دگاه است

کرامست ماذنامن قلبک خالهاک هرچه بدل تو رسد که دل ترا ازان بازمیگوشد دنیاے تست وهر چیزیکه ترا از و
مشغول کند فتنه تست ومسکرا از علم بعلم راضی است مفتونست علم سیرت راست وآگاهی کار را علمے که ترا سیرت ندهد
وآگاهی که بآن کار کرد نبود فتنه تسلی فی مناجات الهی مارا بر آگاهی فرو مگذار که آگاهی همه شغل اوست درد انش
میشد که دانش همه در دست وتا بنده باخود است چوب خشک وآهن سرد است وهر که از زهد به ثنا ونیکنامی
راضیست محجوب ست ونیم رم رسمست صوفی کنز است حاتم بن عنوان الاصم از طبقه اولیست کنیت وے
ابو عبد الرحمن از قدماء مشائخ خراسان است از اهل بلخ باشقیق صحبت داشته است واستاد احمد خضرویه است
مات بواشجردهی است من نواحی بلخ سنه سبع وثلثین ومأتین وگفته اند که وے اصم نبود ضعیف با وے سخن میگفت
در اثنائے سخن باد ازوے جدا شد دفع خجالت را گفت آواز بلند ترکن با وے چنان فرا نمود که گوش وے
گرانست آن ضعیف شادمان شد وآن لقب بروے بماند وے گفته است هرکه درین طریق درمی آید
مے باید که چهار موت را بر خود گیرد موت ابیض وآن گرسنگی است وموت اسود وآن صبر کردنست بر ایذائے
مردم وموت احمر وآن مخالفت نفس است وموت اخضر وآن پاره پاره بر هم دوختن است پوشش را وهم وے
گفته بامداد شیطان میگوید چه خواهی خورد میگویم مرگ ومیگوید چه خواهی پوشید میگویم کفن ومیگوید که کجا خواهی بود
میگویم درگور شخصے از وے پرسید که چه آرزو داری گفت - - - - من آنست که در اقبت عاصی نشوم خدایا
سیمانا شخصے از وے طلب موعظت کرد گفت اذا اردت ان تعصی مولاک فاعصه فی موضع لا یراک بزرگی را
چیزے فرستاد قبول کرد گفتند چرا قبول کردی گفت در گرفتن آن ذل خود دیدم وعز وے ودر نا گرفتن آن
عز خود دیدم وذل وے عز وے را بر عز خود اختیار کردم وذل خود را بر ذل وے از وے پرسیدند که از کجا میخوری
گفت لله خزائن السموات والارض ولکن المنافقین لا یفقهون احمد بن ابی الحواری از طبقه اولیست کنیت
وے ابو الحسین از اهل دمشق است صحبت داشته با ابو سلیمان دارانی وابو عبد الله نباجی وغیر ایشان از مشائخ
ووے را برادری بود محمد بن ابی الحواری از زهاد بود وپدر وے ابو الحوارے که نام وے میمون بود از متورعان و
عارفان بود خاندان ایشان خاندان زهد وورع بود مات رحمة الله سنه ثلثین ومأتین وکان الجنید یقول احمد بن
ابی الحواری ریحانة الشام وے گفته که دنیا مزبله ومجمع سگانست وکمتر از سگ آن کس است که از وی دور نشود

این وقت هست اگر تصرف حال نیست او این وقت ابو الوقتست	باشد او را محول احوال وقتش این نه عصمت مقتست	در ز قید تصرفش بدر است دقتهار القدر رسته موے	وقت فرزند است واو پدر است میکند صرف فضل واوست

امام شافعی رضی الله عنه گفت عمرے گرد صوفیه گردیدم از ایشان دو سخن پسندیده شنیدم
یکے آنکه الوقت سیف قاطع ودیگر آنکه ان من العصمة ان لا تقدر

شاه دین شافعی مطلبے هر دو پاکیزه وپسندیده هر کجا تیز گردد چون تیغ اثرش بر دلی کسے آید	گفت عمرے پے خدا طلبے هر از دے عقل سنجیده وانگه دو بوای دائی دریغ آید الا بدین نے پاید	گرد دامن خوف گرد درویشان وقت را گفته اند تیغ بران گرچه باشد گذشتش نفسے جهد کن کان اثر چنان باشد	نکته دو شنیده ام زیشان که بود بے توقف گذران لیک تاثیر او قوی است بسے که ترا آرزوے جان باشد

زیراکہ سگ حاجت خود را ازان میگردد و میرود و دوستدارے دارد وے بہیچ حال جدا نمیشود گویند کہ ویرا با ابو سلیمان
دارائے عہدی بود کہ ہرگز مخالفت فرمان او نکند روزے ابو سلیمان در مجلس سخن میگفت احمد آمد و گفت تنور تافتہ
شد چہ میفرمائی ابو سلیمان جواب نداد دو سہ بار تکرار کرد ابو سلیمان را دل بہ تنگ آمد گفت برو اینجا نشین ابو سلیمان ساعتے
مشغول شد بعد ازان یاد او آمد کہ احمد را چہ گفتم گفت احمد را بجوئید کہ در تنور خواہد بود چون باز جستند ویرا در تنور یافتند یک
موے از وے نہ سوختہ و ہم وے گفتہ کہ محمد بن السماک بیمار بود قارورۂ ویرا گرفتم کہ بطبیبے برم کہ نصرانی است در راہ
مردے خوبروے خوشبوے پاکیزہ جامہ پیش آمد گفت کجا میروید گفتیم بفلان طبیب تا قارورۂ ابن سماک بوی بنمایم
گفت سبحان اللہ در معالجۂ دوست خدا بدشمن خدا استعانت میجوید این قارورہ را بر زمین زنید و ابن سماک را بگوئید کہ
دست خود را در موضع وجع نہد و بگوید و بالحق انزلناہ و بالحق نزل پس غائب شد چنانکہ ویرا ندیدیم پس بسوے ابن سماک
بازگشتیم و قصہ با وے بگفتیم دست خود بر موضع وجع نہاد و آنچہ آن مرد گفتہ بود بگفت در حال نیک شد و گفت آن
مرد خضر بود علیہ السلام **عبد اللہ بن عنبق بن سابق انطاکی** از طبقۂ اولیست کنیت وے ابو محمد و ہو من زہاد الصوفیۃ
والاکلین من الحلال والورعین فی جمیع الاحوال اصل وے از کوفہ بود اما مقیم انطاکیہ شدہ بود و طریقت وے در تصوف
طریقت سفیان ثوری بود زیراکہ با اصحاب سفیان صحبت داشتہ فتح بن شخرف گوید کہ اول بار کہ عبد اللہ بن خبیق را دیدم
گفت اے خراسانی چہار چیز است کہ غیر ازان نیست چشم و زبان و دل و ہوا چشم خود را نگاہدار کہ بانچہ خدائے تعالے
نہ پسندد ننگرد و زبان خود را نگاہدار کہ چیزے کہ خدائے تعالے از دل تو خلاف آن داند و دل خود را نگاہدار کہ در وے غل
و حقد بہیچ مسلمانے نباشد و ہواے خود را نگاہدار کہ بہیچ ناشایستی مائل نشوی و قتیکہ این خصلتہا در تو نباشد خاکستر بر سر
خود کن کہ بدبخت شدی وے گفتہ کہ چنین بما رسیدہ است کہ خبرے از اخبار بنی اسرائیل میگفت یارب کم اعصیک ولا
تعاقبنی فاوحی اللہ الی نبی من انبیاء بنی اسرائیل قل لہ کم اعاقبک وانت لا تدری الم اسلبک حلاوۃ مناجاتی
سہل بن عبد اللہ تستری از طبقۂ ثانیہ است کنیت او ابو محمد ہست از کبراء این قوم و علماے این طائفہ است امام
ربانی کہ اقتدا را شاید در احوال قوے بودہ اما در سخن ضعیف است شاگرد ذو النون مصری است و صحبت داشتہ با خال
خود محمد بن سوار از اقران جنید است و پیش از جنید برفتہ از دنیا در محرم سنہ ثلث و ثمانین و مائتین و کان عمرہ ثمانین سنۃ
سہل گوید سہ سالہ بودم کہ شب زندہ میداشتم و در نماز کردن با خال خود محمد سوار می نگریستم مرا میگفت اے سہل

قاطع از بہر دشمنست این سیف
ہش چہ چیز است الہی ز خدا
گر شود دشمن درونی نیست
بلکہ آفاقیان ہمہ یارند
مست در راہ فقر مصطفوی
لطف حق دیگرے برانگیزد
ظاہر اگرچہ خصم بدکار ست

تو کشی دوست حیف باشد حیف
دشمن ہش کدام نفس و ہوا
بائے از دشمن بود نے نیست
با تو آئیں دوستان دارند
مال و جاہ تو مانعان توئی
کہ بیک جملہ خونشان ریزد
در حقیقت ترا مددگار ست
گر بصورت ہمی نماید دوست

تیغ در دست تست دشمن بخش
نفس تو دشمن درونے تو
نفس اگر نیست صد دوان باقی
گرچہ در قصد مال و جاہ تواند
لیکن از نفس بے مروت تو
تا تو آسودہ راہ حق سپرے
وانکہ با نفس خود چہ صبح و چہ شام
بحقیقت ہلاک جان تو دست

خاصہ آنرا کہ ہست دشمن ہش
مانعی دشمن برونی تو
چہ غم از دشمنان آفاقی
ہمہ مانع کشان راہ تو اند
رفع ایشان چو نیست قوت تو
ہر چہ جز راہ حق ازان گذری
مے نہد کام سعی در پے کام

در بیان سخن آن عارف کہ گفت دوستان این عالم ہمہ دشمن اند و دشمنان ہمہ دوست

برو و خواب کن کہ دل مرا مشغول میداری در روزے مرا گفت ہیچ یاد میکنی آفریدگار خود را گفتم چگونہ یاد کنم گفت
ہر شب در جامۂ خواب خود سہ بار بگو در دل خود بے آنکہ زبان تو بجنبد کہ اللہ معی اللہ ناظری اللہ شاہدی چند شب آنرا
گفتم و ویرا آگاہ کردم بعد ازان گفت ہر شب ہفت بار زیادہ بار بگوی چند بار آن گفتم و در دل خود ازان حلاوتے یافتم
چون سالے بران بگذشت گفت یاد دار آنچہ ترا آموختم بران مداومت نما تا بقبر درآئے کہ آن ترا سود خواہد داشت
در دنیا و آخرت بعد از چند گاہ دیگر مرا گفت من کان معہ و ہو ناظرہ و شاہدہ یعصیہ ایاک والمعصیۃ از سہل پرسیدند
کہ نشان بدبختی چیست گفت آنست کہ ترا علم دہد و توفیق عمل ندہد و عمل دہد و اخلاص ندہد کہ عمل کنی و بیکار کنی و دیدار
و صحبت دہد با نیکان و ترا قبول ندہد از عتبۂ غسال پرسیدند کہ نشان نیکبختی و بدبختی چیست گفت نشان نیکبختی
آنست کہ ترا فرا خدمت کند و ترا حاضر کند و نشان بدبختی آنست کہ ترا فرا خدمت کند و حاضر نکند و ہم عتبۂ غسال
گفتہ کہ بدبختی بدوست نرسیدنست بشناخت نہ بدوزخ رسیدن و نیکبختی بدوست پیوستن است بشناخت نہ بہشت
رسیدن شیخ الاسلام گفت ہیچ نشانی نیست بدبختی را روشن تر از زور بتری ہر کہ نہ در زیادتی است در نقصان
است سہل گفتہ است اول ہذا الامر علم لا یدرک و آخرہ علم لا ینفد و ہم وے گفتہ ما دمت تخاف الفقر فانت منافق
و ہم وے گفتہ درویشی کہ از دل وے شیرینی چیزے از دست مردمان فرا ستدن نیفتد از وے ہرگز فلاح
نیاید و ہم وے گفتہ فی تفسیر قولہ تعالے واجعل لی من لدنک سلطانا نصیرا یعنی لسانا ینطق عنک لا ینطق عن
غیرک و ہم وے گفتہ در تفسیر این آیت کہ ان اللہ یامر بالعدل والاحسان عدل آن بود کہ انصاف تن خویش
در لقمہ بدہی و احسان آنکہ او را لقمہ از خود اولے تر دانی و ہم وے گفتہ ہر کہ بامداد کند برخیزد و ہمت وے آن
باشد کہ چہ خورد دست از وے بشوی و ہم وے گفتہ کہ شیطان از خفتہ گرسنہ بگریزد و ہم وے گفتہ طوبی لمن را
کہ دوستان وے را جوید اگر دوستان ویرا یافت نور یافت و گر در طلب مرد شفیع یافت از وے پرسیدند کہ از مسلمانی
کہ بکافرے نزدیک تر بود گفت متہم بے صبر وے سالہا با اسیر داشت و بیاران بدعای وے نیک میشدند شیخ
الاسلام گفت دانی چرا چنین بود کہ زیراکہ او خلق را شفیع بود از براے خود با خصومت نبود ابو نصر ترشیزی گفت
کہ آن بواسیر سہل از چہ بود کہ ویرا چندان و لان بود من گفتم کہ سہل ولایت ازان علت یافتہ بود ازان دعا نکردی تا از وے
دور نشود گویند کہ در میان مریدان وے جوانی بود امرد از شیخ سہل درخواست تا مجلس کرد گفت دست فرا گیر تا چند

عارفی گفت ہر کہ یار من شد
مرد حق زان گرا بتر داند
رو بہ از خود بتافت و رخ حق کرد
دشمنان جہان بمذہب من

خصم جان امید دار من شد
کہ دلش را ز حق بگرداند
قبلہ ام وجہ حق مطلق کرد
دوستانند و دوستان دشمن
نیست برہ روان ستمگارہ

جوہر من مناسب خود یافت
وانکہ با من ز دشمنے زدہ دم
کہ ازان بہ بہیش عاشق [illegible]
تا تو در بند نفس و سواسے
ہیچ دشمن ز نفس امارہ

روی ام از حق بجانب خود تافت
دوستدار من اوست در عالم
کہ کند روی او بجانب یار
دشمن خود ز دوست نشناسی

در شرح حدیث اعدی عدوک التی بین جنبیک

ہم بہر قبلہ ترا روئیست
در میان دو پہلویت پیوست
یا بر اندرز دش بحرص و ہوا

ہم بہر جانبست پہلوئیست
نفس دشمن نہاد کردہ نشست
یا بیا لایدش بعجب و ریا

پہلوی راست سوی گلشن [illegible]
از چپ و راست جنس و ہب عل
ہر کہ باشد جزا و چہ جن و چہ انس

پہلوی چپ درین نشیمن [illegible]
ہر چہ آید بری زلفص و خلل
یا چہ جنس بسر چہ دیگر جنس

بیجوابی جوان دست فروگرفت محاسنی نیکو بدستش در آمد عباس حمزه النیشاپوری کنیت او ابوالفضل است
از پیر بزرگ است از متقدمان با ذوالنون و بایزید قدس سرهما و غیر ایشان صحبت داشته در ماه ربیع الاول سنه ثمان
و ثمانین و مائتین برفته از دنیا پیش از جنید جد ابوبکر حفید ست ابوبکر حفید گوید که وے گفته که ذوالنون گفته لو علموا ما طلبوا
ان علیهم ما بدلوا و هم وے گفته که ذوالنون گفت کیف لا تهیج بک سر دراو قد کنت اخضر بالک حین زرقی الاسلام و در
روایت دیگر حیننے من اهل التوحید من چون شاد نباشم تو که بر علم تو میکند ختم آنوقت که مرا از ال توحید کردی عباس
بن یوسف الشکلی رحمه الله تعالے کنیت او نیز ابوالفضل است از مشائخ قدیم بغداد است وی گفته هر که بحضرت
حق سبحانه وتعالے مشغول است از ایمان وے نباید پرسید شیخ الاسلام گفت هر که امروز از دے مشغول است یعنی بخود و
خلق فردا از وی مشغول باشد یعنی محجوب باشد از دولت مشاهده او قومی اند که مشغول اند باو در دو جهان همه خلق قومے اند
که مشغول اند از وی بغیر او شعر اشتغلت قلبی عن الدنیا ولذتها + فانت و القلب شیئ غیر مفترق + و ما تطابقت الاجفان
عن سنة + الا وجدتک بین الجفن والحدق + عباس بن احمد الشاعر الازدی رحمه الله کنیت او نیز ابو
الفضل است یگانه مشائخ شام بوده در وقت خود زبان نیکو داشت فتوت ظاهر شاگرد ابوالمظفر کرمانشاهیست شیخ
الاسلام گفت که من یک تن دیده ام که وے را دیده شیخ ابوالقاسم بوسلمه باوردے و خانه عباس بر بلد شام بوده
شیخ ابوسعید مالینی حافظ گوید که بر بالین شیخ عباس بودم و او محتضر بود گفتم چونی و حال تو چونست گفت متردد ما ندانم
که چون کنم اگر اختیار کنم که بروم ترسم که دلیرے بود و گستاخی و دعوی داری و اگر اینجا بودن اختیار کنم ترسم که در آرزو منتظر
باشم و کراهیت دیدار بود منتظرم تا تو چگوید و چه کند شیخ ابوسعید گوید بیرون آمدم و وے وقت برفت ولو قلت
است مت سمعا و طاعة و قلت لداعی الموت اهلا و مرحبا شیخ الاسلام گفت مالک دینار محتضر بوده گفت الهی دانی که
زندگانی نه از برای جوے کندن میخواهم و آن آن وقت بوده که در بصره جویها میکندند پس گفت اگر بگذاری برای تو
زیم و اگر ببری بتو آیم دروقت برفت ان صلواتی و نسکی و محیاے و مماتی لله رب العالمین شیخ الاسلام گفت این قوم
یعنی دوستان وے برای او زیند و با او زیند و برای او میرند و با او خیزند همه خلق برای آن زیند تا خورند و برای خود
زیند و دوستان وے برای آن خورند تا زیند و برای او زیند و با او زیند ابو حمزه خراسانی قدس الله تعالے
سره از طبقه ثالثه است گفته اند اصل وے از نیشابور بوده با مشائخ عراق صحبت داشته و از قران جنید بوده و

یا گریزان شود بلا جوے نه بتد بیر از و توان رستن	یا موافق بفعلے و قولے نه بتدبیر از و توان جستن	لیکن این نفس شوم بدکاره در نگیرد بدو نه مهر و نه کین	که هم آغوش تست همواره سر اعدا عدوک انیست این

در بیان ان من العصمة ان لا تقدر

آن ذکر نکته را که کرد ادا کانچه خواهد دلت ز خود رائی مطرب ار نی بخانه می نوشی بکشنے تیغ و خون او ریزے تا کنی از امید عزت و جاه تا کنی تهمت مسلمانے	سا نفعے از کلام اهل هدی ند هندت بران توانائی شاهد ار نی کنے هم آغوشے خاک و خونش بهم بر آمیزے عالمے را زدود خانه سیاه داستانے بظلم تا والے	عصمت آمد نصیب نور ازل عصمتست آنکه نیست سیم و زرت عصمتست اینکه نیست همرست عصمتست اینکه صاحب دیوان عصمتست اینکه همچو شحنه شهر عصمتست اینکه نیستی قاضی	بود آن کز خدائے عز و جل که شود آرزوی شرو شرت که بجو آرزا کس شود بهوست بے خوس نشسته در ایوان نیست با هر کسیت قوت قهر که چو باشی ز خواجه نا راضی

با ابوتراب نخشبی صحبت داشته و سفر کرده و با ابوسعید خراز رفیق بوده و وے از اجله ائمه ایشان مشائخ است در سنه
تسعین و مائتین رفته از دنیا پیش از جنید بر و نوروے پس از خراز و ابو حمزه بغدادی رفتے در مسجد پای تابه خواست
کسی و بقی بوے انداخت بقیمت فراوان آنرا فروخرید و بر پاے پیچید دیرا گفتند آنچه بود که کردی با این چندین
بلاے تابه توانستی خرید جواب داد که لا اخون شیخ المذهب گفت من در مذهب خیانت نکنم و صاحب کشف المحجوب
گفته که من دیدم درویشے را از متاخران که سلطان وے را سیصد مثقال زر فرستاد که این بگرمابه صرف کن وے
بگرمابه شد و آن جمله را بگرمابیان داد و برفت شیخ الاسلام گفت التصوف والتصرف لا یکون معا الصوفی و
تصرف بهم نبود دنیا را دریغ داشتن و آنرا قیمت نهادن مرد را از تصوف بیرون برد چون موی از خمیر صوفیان
دنیا را قیمت ننهند و انداده بران نخورند اگر همه دنیا لقمه سازی و در دهن درویشی نهی اسراف نباشد اسراف
آن باشد که نه برضاے حق سبحانه وتعالے صرف کنی حق تعالے از دست تو چندان ترک دنیا نخواهد که از دل
تو ترک دوستی دنیا خواست الدنیا مدرة لک منها عبرت دنیا همه کلوخے است و نصیب تو از ان کلوخ کردے
سلے میگوید کسیکه در دنیا زاهد شد باز نمود حضرت حق را که آن بمن قیمت داشت اگر دنیا را پیش حضرت حق
هیچ قیمت بودی بدشمنان خود ندادے ابو حمزه در وجد و صحت حال نداشت گویند که چون آواز یار شنیدے وجدش رسیدے
وقتے در خانه حارث محاسبے آواز گوسپندے شنید وجدش رسید گفت اعز الله جل جلاله حارث گفت اینچه حال
ست اگر بیان کنی فبها و نعمت و اگر نه ترا بکشم گفت اے بیچاره برو خاکستر و نخاله باهم بیامیز و بخور چندین
سال تا ترا این مسئله روشن شود ابو حمزه رحمه الله تعالے از طبقه ثالثه است نام وی محمد ابراهیم
است و گویند از فرزندان علے بن ابان بود و از اقران سری سقطے است و با بادی و با بشر حافی صحبت داشته و در
سفر رفیق ابوتراب نخشبی بوده ابوبکر کتانی و خیر نساج و غیره ما از وے حدیث روایت کنند در سنه سبع و ثمانین و
مائتین برفته از دنیا پیش از جنید و ابو حمزه خراسانی و پس ابوسعید خراز وی گفته لولا الغفلة لمات الصدیقون
من روح ذکر الله شیخ الاسلام گفت که از یاد تو بر اندیشم از علم خود بگریزم بر زهره خود بترسم در غفلت آویزم
و گفت وقتے بود که کسے مرا در هزل و غفلت یک ساعتے مشغول دارد از بازے که بر من بود تا اندکے بر آسایم طمع
دارم که از همه جرمها آزادی یابد شیخ ابو عبد الله خفیف را چرا عبد الرحیم اصطخرے با سگبانان بد شست

مالش از حکم پایمال کنی تا به بهتان و بهانه زنی کردهم شرح آن ملال شود منکه عیب ست پای تا بسرم من زبون ادسخن گذارنده خامه آمد بدست جنبش گیر علم فایض ز واهب فیاض علم فایض چو گشت فتوی ده سر این سلسله ببین که کجاست	خون او بر کسان حلال کنی بیگناهے به تازیانه دنے وحشت انگیز اهل حال شود کے بعیب کسان فتد نظرم بلکه من خامه ام نگارنده دست در دست قدرتست اسیر که مبراست فیضش از اغراض که نوشتن ز نا نوشتن به جنبش ما بقضا نهان سر خواست	عصمتست اینکه گر احتساب ترا صد ازین عصمة هاست هر نفسے ز انچه گفتم دلت گران نکنے خود مرا در میان چه کار و چه بار در حقایق بچشم عامه مبین قدرت آمد اراده را تابع لیکن آن علم اختیاری نیست تابع ارشد ند کار کنان هر چه جنبند کے بود ممکن	نیست خطے بهیچ باب ترا که ندارد بدان شعور کسے وهم تعریض اینچ آن نکنی غیر من دیگریست کار گزار هدف و نقش از زبان خامه ببین دان ارادت ز علم شد واقع فیض دانش جز اضطراری نیست شد نوشته بهر ورق سخنان که بود ما ورائے سر ساکن

میبرود گفته تا ازان باز وجود که بر اوست دم زند شیخ الاسلام گفت لذت و خوشی در طلب ست دریافت خوشی
نیست دریافت صد همت است که ترا فرو می کشد و هم شیخ الاسلام گفت وجدانکم فوق السرور و فقدانکم فوق الحزن
ابو حمزه گوید که الله تعالی گوید واعرض عن الجاهلین و نفس جاهل ترین جاهلانست سزاوارترست بآن که از
وی اعراض کنی وقتی ابو حمزه در بغداد از قرب الله تعالی چیزی می اندیشید از خود غائب گشت همچنان
در رفتن ایستاده چون با خویشتن آمد خود را در میان بادیه دید در زیر میلی شیخ الاسلام گفت که این ریاضت است از انکه
شیخ علی سقا در بادیه از قرب الله چیزی می اندیشید از خود غایب گشت چون با خود آمد سیزده روز گذشته
بود وی را گفتند از چه بجا آمدی که چندین روز بگذشت که کسی نبود که ترا بگوید گفت پیش از انکه غایب گشتم از
ماه سیزده روز مانده بود چون با خویش آمدم ماه نو دیدم دانستم که چندان گذشته است و ابو حمزه گفته است
حب الفقر اه شدید ولا یصبر علیه الا صدیق وقتی بطرسوس رفت در آنجا هول عظیم پیدا شد و مردمان روی
بوی آوردند ناگاه از وی در حال سکر سخنی صادر شد که مردم فهم آن نکردند بر وی بحلول و زندقه گواهی دادند
و از طرسوس بیرون کردند و چهار پایان وی را غارت کردند و فریاد می کردند که این چهار پایان زندیقست چون از
طرسوس بیرون رفت این بیت را بخواند شعر لک فی قلبی المکان المصون کل عتب علی فیک یهون حمزه بن
عبد الله العلوی الحسینی کنیت او ابو القاسم است سافر فی البادیة علی التوکل سنین یقال لم یضع جنبه
علی الارض سنین فی الحضر و کان لا یحمل معه فی اسفاره زکوه ولا الفقیر فی الذکر حمزه علوی شاگرد ابو الخیر تینانی
ست وی شکم گرفته شد در بادیه آن نگاه باید داشت که در حضر که صوفی در سفر در حضر است یکی از علویان فرا شیخ
الاسلام گفت که پدر من مرا مدت پنج سال هر روز پیش ابو یزید که پیری از صوفیان مرد مفسر ستاد از وی یک
فایده دارم که روزی گفت تا ازین علوی گری خویش یعنی از تجبر و ترفع نسب بکلی بیرون نیایی ازین کار
یعنی از تصوف بوی نیابی شیخ الاسلام گفت چنانست که او گفت آنکه با و گوید و با و نبازد و صدق اوست دگرنه
از نسبت چیزی نیاید پس گفت که هزار و دویست امام شناسم ازین طایفه یکی و نیم علوی شناسم یکی ابراهیم
سعد علوی صاحب کرامات و دیگری حمزه علوی ابو سعید خراز قدس الله تعالی از طبقه ثانیه است نام
وی احمد بن عیسی است و لقب وی خراز و گفته اند که وی روزی حرزه موزه میگرد و باز میکشاد گفتند این

گر ترا این نوشته ناید خوش نیست امر دگر بخانه مصاف چوب را در میانه کاری نیست در کف قهر حق من آن چوبم	مشکن خانه را دوم درکش عیب خانه چه میکنی زگزاف در کف چوب اختیاری نیست بنگ سیرتان رسد کو بم	زانکه خامه درین نوشتن خط هر که از چوب بر سگ آید کوب سگ اگر تیز میکند دندان گر کسی را بود خیال نطق	مظهر فعل کاتب ست فقط باشد از جهل سگ گزیدن چوب اینک این چوب من بجوش و خندان در میان نیم من اینک حق

در بیان آنکه آنچه در کلام سابق مذکور شد منافی اثبات اختیار آدمی نیست و در تحقیق معنی اختیار و جبر

نبرد فعل ما چه خیر و چه شر معنی اختیار فاعل چیست یعنی آتش بدیده خیر نمود درک خیریت اختیار بود	آنچه گفتم ز اختیار بدر آنکه فاعل چو فعل را نگریست کاید آن فعل از عدم بوجود وان بعلیم کردگار بود	آن بود اختیار در هر کار اینید اندر دلش بفضل و رشاد بتبعت شد از ارادت خواست هر چه این علم خواست شد [illegible]	گر بود غافل ازان مختار درک خیریت وجود نهاد کرد ایجاد فعل بی کم و کاست اختیاری نهد جز و لقبش

چیست گفت نفس خود را مشغول میکنم پیش از انکه مرا مشغول کند وی بغدادی الاصل است و از محبت صوفیان
بمصر شده و در مکه مجاور بوده از ائمه قوم و اجله مشایخ است یگانه و بی نظیر شاگرد محمد بن منصور طوسی است و با ذو النون
مصری و ابو عبیده بسری و سری سقطی و بشر حافی و غیر ایشان قدس الله تعالی اسرارهم صحبت داشته گفته
اند وی پیشین کسی است که در علم فنا و بقا سخن گفته شیخ الاسلام گفت که وی خویش را بشاگردی جنید فرا مینمود
اما یار خدای جنید بود از یاران واقران وی نیست لیکن به از وی بعت پیش از وی از دنیا برفته در سنه ست
و تسعین ومائتین وقیل فی التی قبلها وقیل فی التی بعدها کذا فی تاریخ الامام عبد الله الیافعی رحمه الله تعالی
جنید گفته لو طالبنا الله تعالی بحقیقة ما علیه ابو سعید الخراز لهلکنا وسئل عن ای هذه الحکایة عن الجنید ایش کان
حاله قال اقام کذا و کذا سنة یخرز ما فاته الحق بین الخرزتین خراز گوید که در اوایل حال ارادت محافظت وقت
خود می کردم روزی به بیابانی در آمدم و میرفتم از قفای من آواز چیزی برآمد دل خود را از التفات بآن
و چشم خود را از نظر بآن نگاه داشتم بسوی من می آمد تا بمن نزدیک شد دیدم که دو سبع عظیم بر دوشهای من
بالا آمدند من با ایشان نظر نکردم نه در وقت برآمدن و نه در وقت فرود آمدن شیخ الاسلام گفته که آنکه می گویند که
بایزید سید العارفین است سید العارفین حق است سبحانه و اگر لا آدمیان میگویی احمد عربی صلی الله علیه و آله وسلم
و الا ازین طایفه ابو سعید خراز مرتعش میگوید همه خلق و بالند بر خراز چون در چیزی از حقایق سخن گوید شیخ الاسلام
گفته که از مشایخ هیچکس به از وی نشناسم در علم توحید بر همه بروی و بالند هم واسطی و هم فارس عیسی بغدادی و غیر
ایشان و هم وی گفته که دنیا از خراز پر بود و نیز بسر می آمده و هم وی گفته که نزدیک منست که خراز بپیغامبر بودی
از بزرگی خویش امام این کار اوست و هم وی گفته که در بو سعید خراز زیرکی لنگی در می بایست که کسی با وی بخن
تو اندر رفت و در واسطی زیرکی رحمة در می بایست و در جنید زیرکی تیزی در می بایست که وی علمی بود و هم وی گفته
که خراز غا انبست که فوق او کس نیست و هم وی گفته که خراز گوید اول این کار قبول است که روی فرا مرد کنند داخل یابند
و هم شیخ الاسلام گفته توحید و یافت آنست که او جائی بگیرد و دیگر آنرا گسیل کند کسی گفت که اهل غیب با من گفتند
که شناخت و یافت نه آموختنی ست و نه تو نوشتنی و هم وی گفته روز کاری او را می جستم خود را میبافتم اکنون خود را
میجویم او را می یابم چون بیابی بر هی چون برهی بیابی کدام پیش بود او و انذ چون او پیدا شود تو نباشی چون تو نباشی

وانچه باشد بدون این اسباب همچو برگ و رجنبت دشاخ و شجر گرچه از جبر فعل او دور ست	اضطراریست نام آن ز رباب که بجنبند زباد شام و سحر اندران اختیار مجبور ست	باشد از اختیار و قدرت ور هر که در فعل خود بود مختار ورچه بی اختیار کارش نیست	فاعل آن بود ران مجبور فعل او دور باشد از اجبار اختیار اندر اختیارش نیست

در بیان جواب و سوال که چون بنده مختار در اختیار مجبور باشد اختیار وی بچه راجع پس حکمت تکلیف وی بامر و نواهی چه باشد

گر تو گوئی چو بنده مامور کس نگوید بسنگ کز لت بام کس نگوید بآب کز سر چاه گو میت نکته لیک بوجه صواب	هست در اختیار خود مجبور چون ببیتی مکن بخاک مقام مطلب بی رسن ببالا راه که شود درین سوال صحبت خواب	اختیارش بجبر شد راجع بازپسته هوای بالا کن یا چو دلو از رسن شود پاره عین تعیین جمله اعیان کرد	وان بود امر و نهی را مانع از بن کوه بر سر ش جا کن تنگ چاه رود دگر باره صفت هر یکی دگرسان کرد

او پیدا شود کدام بیش. بود او داند بایزید گوید با او نه پیوستم تا از خود نگسستم و از خود نگسستم تا باو نه پیوستم کدام بیش بود او داند شیخ ابو علی سیاه گوید که ماوراء النهریان میگویند تا نرهی نیابی و عراقیان مے گویند تا نیابی نرهی هر دو یکیست خواه سبوی بر سنگ و خواه سنگ بر سبوے لیکن ما عراقیانیم که سبق از و نیکوترست ابو سعید خراز میگوید من ظن انه ببذل المجهود یصل فمتعن و من ظن انه بغیر بذل المجهود یصل فمتمن شیخ الاسلام گفت که وی را بطلب نیابند اما طالب یابد و تا نیابدش طلب نکند و هم خراز گوید ریاء العارفین خیر من اخلاص المریدین و هم وے گوید تدارک کردن وقت ماضی را ضایع کردن وقت باقیست و هم وے گوید هرگز هیچ نعمت از وے نشناختم مگر بوده امام و هم وی گوید روزے در مسجد حرام نشسته بودم شخصے از آسمان فرود آمد و پرسید که صدق و علامت دوستی چیست گفتم وفاداری گفت صدقت و رفت بر آسمان وقتے خراز در عرفات بود و احبان دعا میکردند وی زار بگریست گفت مرا آرزو آمد که من هم دعائے کنم باز گفتم چه دعا کنم یعنی هیچ چیز نماند که با من نکرده باز قصد کردم که دعائی کنم هاتفے آواز داد که پس از وجود حق دعاے کنی یعنی پس از یافت ما از ما چیزے خواهی ابو بکر کتانی با ابو سعید خراز نامه نوشت که تا تو از من جدا برفتی در میان صوفیان عداوت و نقار پدید آمد و الفت برخاست وی جواب نوشت که از رشک حق است بر ایشان تا بایکدیگر موانست نگیرند ابو الحسن مزین گوید که روزی که در میان صوفیان نقار نبود آن روز را بخیر مدارند شیخ الاسلام گوید نقار صوفیان نه جنگ را گویند نقار آنست که بایکدیگر گویند که کن و مکن یعنی بآنچه موافق طریقت ایشان باشد امر کنند و از هرچه موافق آن نباشد نهی کنند تا از عهده حق صحبت بیرون آمده باشند و من الاشعار المنسوبة الیه الخراز قدس الله سره شعر الموجد یطرب من فی الوجد راحته * والوجد عند وجود الحق مفقود * قد کان یطرب وجدی فاذهلی * عن رویة الوجد من بالوجد مقصود * شیخ ابو عبد الرحمن سلمی رحمة الله تعالی در کتابے که در بیان مبادے ارادت مشایخ و از اوایل احوال ایشان جمع کرده است مے گوید که ابو عبد الله جلا گفته که ابو سعید خراز گفت که مرا در ابتداء ارادت من حالی صوری بود شخصے دعوی محبت من مے کرد و ابرام می نمود و من از وے مے گریختم روزے تنگدل شدم بباویه در آمدم چون مقدارے برفتم باز نگریستم دیدم آن شخص از عقب من مے آید چون بمن نزدیک شد گفت گمان بردے که باین از من برستے با خود گفتم اللهم اکفنیه شره و نزدیک بمن چاهے بود خود را در آن چاه افگندم خدایتعالی مرا در میانه چاه نگهداشت

ساخت احوال شان بهم مربوط
بهر آن کرد امر و نهی عباد
زید اگر نه نهی بودی و امر
زان چشیدی عواند درجات
ورنه در دست زید نبود کار
او تواند خلاف آن کردن
بود از جنس جرم لعنت او
بس بود امر و نهی شرط ظهور

شد یکی شرط و دیگری مشروط
تا شود ظاهر انقیاد و عناد
در ادای زکوة و خوردن خمر
زین کشیدی شدائد درکات
نیست در ترک و فعل او مختار
غیر آن را بنا بر آوردن
مستحق بود در جبلت او
فعلها را ز بنده مامور

خوردن نان نهاد شرط شبع
زاید از انقیاد حسب در عنا
کے شدی پیش غایب و حاضر
زان بدید آمدی صفات جمال
اختیارے چنانکه هرچه خدا
بود پیش از وجود ما شیطان
تا نشد امر اسجد و اصادر
نه پے آنکه بنده را در دست

خوف و امید شرط زهد و ورع
در خلاف و عناد سود قضا
انقیاد و عناد او مظاهر
زین هویدا شدے نعوت جلال
خاست کار و در فعل و ترک بجا
در میان فرشتگان پنهان
نقد آن سر مستحق ظاهر
اختیار تمام و کامل هست

حکایت بر سبیل تمثیل

آن شخص برکنار نشست و میگریست گفتم خداوندا قادری که مرا ازین چاه بیرون آری و از شر آن شخص نگاهداری دیدم که بادی در من پیچید و مرا از چاه بیرون انداخت آن شخص پیش من آمد و دست و پای مرا بوسید و عذر خواهی کرد و گفت مرا قبول کن که در خدمت تو باشم و در ارادت خود چنان شد که مرا بر وی حسد و غیرت مے آمد از بسکه صدق و اخلاق از وے می دیدم و همیشه مصاحب من مے بود تا از دنیا برفت حضرت احنف الهمدانی قدس سره وی از کبار مشایخ همدان است وی گفته که ابتداء کار من آن بود که در بادیه بودم تنها مانده شدم دست نیاز برداشتم و گفتم خداوندا ضعیفم و بر جائے مانده بضیافت تو آمده ام چون این گفتم در دل من افتاد که ترا کے گویند ترا که خوانده است گفتم یارب این مملکتیست که طفیلی را گنجائی دارد ناگاه کسے از پشت من آواز داد باز نگریستم دیدم که اعرابی است بر شتر سوار گفت ای عجمی کجا میروی گفتم بمکه گفت ترا که خوانده است گفتم نمیدانم گفت حق تعالی درین راه استطاعت شرط کرده است گفتم آرے ولیکن من طفیلی ام گفت نیکو طفیلی تو مملکت گشاده است گفت میتوانی این شتر را نگاهداری گفتم آری از شتر فرود آمد و بمن داد و گفت برو که خدا تعالی الحبیب المقنع رحمه الله تعالی نام نے صالح است مردی مصری بود و در روزگار ابو سعید خراز بود هفتاد حج گذارده بود پیاده و در هر حجے از صخره بیت المقدس احرام بسته در بادیه توکل در آمدی بر توکل گویند در آخرین حج سگے دید در بادیه که از تشنگی زبانش از دهان بیرون آمده بود بانگ زد که کیست که هفتاد حج بیک شربت آب بخرد شخصے یک شربت آب بوے داد آنرا بآن سگ داد و گفت این بهتر است مرا از حجهاے من زیرا که رسول صلی الله علیه وسلم فرموده است که فی کل ذات کبد حری اجر ابو عقال علوان المغربی رحمه الله از مشایخ معروف است و با ابو هرون اندلسی صحبت داشته و در مکه رفت است از دنیا و قبر وے آنجاست ابو عثمان مغربی گفته است که بعضے از اصحاب ابو عقال مرا گفته اند که وے در مکه چهار سال هیچ نخورد و هیچ نیاشامید تا بمرد و بعضے بیشتر ازین گفته اند که وی گفت که با من هفتاد درویش دار بودند در مکه قحط افتاد همه بمردند جز من و شش تن دیگر هفده روز گذشته هیچ نیافتم از زندگانی نومید شدیم در سر من افتاد که تا رکن خانه بردم آنرا در بر گیرم و بر آنجا بمیرم خواستم که برخیزم نتوانستم بر زمین بخیزیدم و خود را بآنجا رسانیدم و رکن خانه را در بر گرفتم این چند بیت در خاطر من گذشت و گفته شد دیدم که جان بتن من بازگشت ابیات وان عقت علیک ممکنات خاطرے عقد الرجاء فالزمتک حقوقا *

داشت پرویز نگین دو غلام
با یکی بود شاه را نظرے
کس بدان سر چو اطلاع نداشت
پیش فهم سلیم و عقل صحیح
هر کسے موجب دگر میگفت
آنکه مقبول شد بقرب و وصول
دان دگر وا علم و دانش و داد
هر کجا این مناسبات فزون
شاه باشد بدان ها ملهم شد

گر رخ و لاله رو و سرو خرام
که نبود آن نظر بدان دگرے
آن تفاوت گزاف می پنداشت
کے بنزد بلی مرجحے ترجیح
گوهر نکته دگرے سفت
کان من غیر موجب لقبول
گفت باشد طریق عشق و داد
نشد عشق پیش جذب درون
که بود هر سپاه را مبهم

هر دو در پایه بها هم سنگ
زانکه میدید لا بخش زجبین
بود صد گفت کو میان سپاه
دو گهر هر دو حاصل از یک کان
آن یکے گفت شاه بی بدست
دانکه مردود شد بسببه و غضب
مبتنی در مناسبت در ذات
دان دگر گفت چند بخت دجد
پیش او هست سر کار عیان

هر دو در حلیه صفا یک رنگ
سر دولت بچشم آخر بین
که سبب چیست در تفاوتشان
هر دو در قیمت و صفا یکسان
ذات و فعلش سزا ز عدل است
کان من غیر علة و سبب
یا در سهمار ذات و فعل و صفات
بها نند صاحبان دول
گر ندانند دیگران چه زیان

ان الزمان عدا علے فراد سنے * علما بانک صاحبی تقصد یقا * ما نالنی یوما با بوجه مسارة * الا عمدت به
ایک طریقا * جسے بانک عالم مصالحی * اذ کنت املو نا علے شفیقا * باز گشتم و پشت بر عزم باز نهادم ناگاه غلام
سیاهی آمد و برهٔ بریان و نان بسیار و کاسهٔ بزرگ پر از طعام همراه او بود و گفت عقال بتو بگی گفتم آری آنرا پیش من نهاد
و یاران را اشارت کردم خزان خزان بیامدند و من در میان ایشان همچون یکے از ایشان بودم **حماد قرشی**
کنیت او ابو عمرو است بغدادی ست از بزرگان مشایخ بوده جنید بوی میرفته است جعفر خلدی گوید چند روز بر
آمد که حماد قرشی را ندیدم بدر سرائے او شدیم وی در خانه نبود بنشستیم تا بیامد در حجره شدیم وی در خانه چیزے خوردنی
نداشته بود مقنعهٔ از سر اهل باز کرده بود و فروخته و بچیزے داده در آورد و پیش اصحاب نهاد و شخصے در آمد و سی دینار
نهاد و دیرامی داد وے می بجید آخر سوگند خورده و نه پذیرفت اهل وے از خانه آواز داد که امروز مقنعهٔ من
فروخته است و چیزے خریده بنگرید که چه میکند جعفر خلدی گوید پیش جنید رفتم و آن قصه را باز گفتم جنید او را نجو آنه
گفت علم آن با من بگوے گفت بیازار شدم آن مقنعه دلال را دادم کرد بیامد و آنرا بفروخت آوازی شنیدم
که گفتند این را برائے ما کردی جواب آن بتو آید آن سی دینار جواب آن بوده از ان نه پذیرفتم جنید او را گفت
اصبت صواب کردی که نگرفتی شیخ الاسلام گفت نگرید که بپاداش غره نگردید **ابو الحسین نوری قدس الله تعالی سره**
از طبقهٔ ثانیه است و نام وی احمد بن محمد و گویند محمد بن محمد و احمد درست ترست معروفست با بن البغوی پدر وے از
بغشور است که شهرے بوده میان هرات و مرو و منشا و مولد وی بغداد بوده با سری سقطی و محمد علی قصاب و احمد ابو الحواری
صحبت داشته و ذو النون مصری را دیده بود از اقران جنید بود اما پیر وقت تر از جنید بود جنید بعلم نه بود و نوری
بزندگانی وے شوری داشت وقتے جنید را از صبر و توکل چیزے پرسیدند خواست که جواب گوید نورے بانگ
بروے زد که تو از وقت محنت صوفیان بیک سوی باز شدی ز دوست و در دانشمندے ز وی سخن این طایفه مگوے
دو وے پیش از جنید برفته از دنیا سنه خمس و تسعین و مائتین و فی تاریخ الیافعی انه توفی سنه ست و ثمانین و مائتین
چون نورے برفت جنید گفت ذهب نصف هذا العلم بموت النوری قدس سره همیشه داشتی در دوست وی را
گفتند تستجاب الذکر گفت لا استجنب الغفلة گفتند با این تسبیح میخواهی که الله تعالی در یاد تو بود گفت نے بلکه
با این تسبیح غفلت میجویم و هم وے گفته لا یغرنک صفاء العبودیة فان فیه نسیان الربوبیة و وی را گفتند که الله تعالی

صد ازین قصه بلکه افزون هم — میگذشت اندران سپاه و حشم — وان دهر بود از فراست شاه — نقد در کیسه گیاست شاه
هر چه شان در ضمیر می گردید — همه بر لوح چهره شان میدید — آنچه نادان بگفت و گو واند — خرده بین از جبین فرد خواند
روز و شب داشت اهتمام تمام — نه کند امتحان آن دو غلام — تا شود فاش پیش دشمن و دوست — که دران قصه حق بجانب اوست
لیک هموار منتظر مے بود — تا شود وقت امتحان موجود — پے نبرده بوقت کار نخست — باید از مرد گار کاره درست
زیر ایوان چرخ بوقلمون — کل مر بوقته مرهون

امتحان کردن شاه آن دو غلام را

شاه روزے باتفاق شکار — خیمه بر بیشه روز شهر و دیار — زانکه جز در شکار نتوان کرد — ورزش کارزار و جنگ نبرد
کار ارباب ملک بازی نیست — بازی آئین سرفرازی نیست — شغل اهل جنون نه لهو بود — در بود سهل بلکه سهو بود
شرزه شیرے ز بیشه غره کشید — که یلان را ز بیم زهره درید — آمد و بر کنار بیشه نشست — بر همه رهگذار بیشه ببست

را بچه شناختی گفت بالله گفتند پس عقل چیست گفت عاجز است راه نماید مگر بعاجز و هم وے گفته که
هرگاه الله تعالی خود را از کسی باز پوشد هیچ دلیل و خبر او را باو نرساند اذا استر الحق عن احد لم یهده استدلال
ولا خبر شیخ الاسلام گفت جوانی با ابراهیم قصار آمد گفت میخواهم نوری را به بینم گفت او چند سال نزدیک ما بود هیچ
از دهشت بیرون نیامد یک سال گرد شهر میگشت با کس نیامیخت و سال در ویرانه خانه بکرا گرفت هیچ از
دهشت مگر بنماز و سالے زبان باز گرفت با کس سخن نگفت آن جوان گفت البته میخواهم وی را به بینم وی را بنوری
دلالت کردند چون در آمد نورے گفت با که صحبت داشته گفت با شیخ ابو حمزه خراسانی گفت آن مرد که
از قرب نشان میدهد و اشارت مے کند گفت آری گفت چون باوی رسی وی را سلام گوئی و بگوی اینجا که مائیم قرب
هم بعد است ابن الاعرابی گوید قرب نگویند تا مسافت نبود تا مسافت بود دوگانگی بجاے بود پس قرب بعد
بود و هم نوری گفته که ساعتے از عارف بر مولی گرامی تر از تعبد متعبدان هزار سال است و هم وے گفته نظرت یوما
الے النور فلم ازل انظر الیه حتی صرت ذلک النور **سید الطائفه جنید البغدادی قدس سره** از طبقهٔ ثانیه
است کنیت او ابو القاسم ست و لقب وی قواریری و زجاج و خراز ست قواریری و زجاج از ان گویند که پدر
وے آبگینه فروختی و فی تاریخ الیافعی ان الخراز لان کان یعمل الخز گویند اصل وی از نهاوند است
و مولد و منشا وی بغداد و مذهب ابو ثور داشت صاحب شاگرد شافعی گفته اند و مذهب سفیان ثوری داشته
با سری سقطی و حارث محاسبی و محمد قصاب صحبت داشته بود و شاگرد ایشان بود وے از ائمه و سادات این
قوم است و همه نسب بوی درست کنند چون خراز و رویم و نوری و شبلی و غیرهم ابو العباس عطار گوید اماما فی
هذا العلم و مرجعنا المقتدی به الجنید خلیفهٔ بغداد رویم را گفت ای بے ادبی گفت من بے ادب باشم نیم روز
با جنید صحبت داشته ام یعنے هرکس که با وے نیم روز صحبت داشته باشد از وی بے ادبی نیاید فکیف که بیشتر ابو
جعفر حداد گوید اگر عقل مردے بودے بصورت جنید بودی گفته اند ازین طبقه سه تن بوده اند که ایشان را چهارم
نبوده جنید به بغداد و ابو عبد الله جلاء بشام و ابو عثمان حیرے به نیشاپور در سنه سبع و تسعین و مائتین برفته
از دنیا کذا فی کتاب الطبقات و الرسالة القشیریة و فی تاریخ الیافعی انه مات سنه ثمان و تسعین و قیل سنه
تسع و تسعین و مائتین و الله تعالے اعلم روزے جنید در ایام صغر با کودکان بازی میکرد وے سری سقطی گفت

شاه گفتا که وقت شد بشتاب — که ز نم آن دو نقد را محک — سیم و زر تا بو فقد بگذارند — سره از قلب کے شود ممتاز
هر دو را پیش خواند و پیش از آن — سخن شیر پیش ایشان راند — گفت خیزید و ساز کار کنید — بادی آهنگ کارزار کنید

سرعت نمودن غلام مقبول بانقیاد امر پادشاه و تبرا کردن او در احوال وقت خویش

اخی یکے چست از زمین برجست — تیغ جست و میان تمکین بربست — گفت شاها غلام فرمانم — هر چه حکم تو بندهٔ آنم
گر کنم طاعت و اطاعت تو — باشد آن هم باستطاعت تو — من بو اندر میانه هیچ نه ام — جز دروغ و بهانه هیچ نه ام
آلتے ام بدست کار گذار — نیست در دست من کفایت کار — کار در دست کارساز بود — نسبت آن به من مجاز بود
کار خود کن که کارساز تو لی — معنے آرائے این مجاز تو لی — گر توانم دهے توانم کرد — در درمانم شوی توانم خورد
تعلم از دوست قدرت هست است — دست من آستین آن دست است — دست جنبد ز آستین آری — لیک باید ز آستین کاری
پیش آنکس که هیش بین باشد — فعل و جنبش ته آستین باشد — دست تا ز آستین نه جنبانست — جنبش آستین چه امکان است

ما تقول فی الشکر یا غلام گفت الشکر ان لا تستعین بنعمته علی معاصیه سری گفت بسیار میترسم که بهرهٔ تو همین از زبان تو باشد جنید گفت همیشه از آن سخن ترسان بودم تا آنکه روزی بروی درآمدم و آنچه محتاج الیه وی بود همراه درآوردم گفت که بشارت باد ترا که از حضرت حق سبحانه درخواسته بودم که این را بر دست دوستی مفلحی یا موفقی بمن رساند جنید گفت که سری مرا گفت که مجلس نه و مردم را سخن گوی و من نفس خود را متهم میداشتم و استحقاق آن نمیدیدستم تا آنکه حضرت رسالت صلی الله علیه وآله وسلم در یکی از شبهای جمعه بخواب دیدم که گفت تکلم علی الناس بیدار شدم و پیش از صبح بدر خانه سری رفتم و در بکوفتم گفت مرا راست نگوی ندانستی تا ترا نگفتند پس بامداد مجلس نهادم و آغاز سخن کردم خبر منتشر شد که جنید سخن میگوید جوانی ترسا نه در لباس ترسایان برکنار مجلس بایستاد و گفت ایها الشیخ ما معنی قول رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم اتقوا فراسة المومن فانه ینظر بنور الله جنید گفت ساعتی سر در پیش افگندم پس سر برآوردم و گفتم اسلام آور که وقت اسلام تو رسیده است امام یافعی میگوید که مردم می پندارند که جنید را درین یک کرامتست و من می گویم درین دو کرامت ست یکی اطلاع وی بر کفر آن جوان دیگر اطلاع وی بر آنکه وی در حال اسلام خواهد آورد جنید را گفتند این علم از کجا می گوئی گفت اگر از کجا بودی پرسیدی وی گفته تصوف آنست که ساعتی بنشینی بی تیمار شیخ الاسلام گفت که بی تیمار چه بود یافت بی جستن و دید [illegible] بی نگرستن که بیننده در دیدار علت است و هم وی گفته استغراق الوجد فی العلم خیر من استغراق العلم فی الوجد و هم وی گفته اشرف المجالس و اعلاها الجلوس مع الفکر فی میدان التوحید و هم وی گفته انصراف الی الله عز وجل و ایاک بالعین لتتے بها شاهد الله عز وجل الی غیر الله عز وجل فتسقط عن عین الله و هم وی گفته است که موافقت با یاران بهتر از شفقت است شیخ الاسلام گفت طاعت داری به از حرمت داری ست و هم جنید گوید مردمان پندارند که من شاگرد سری سقطی ام من شاگرد محمد بن علی القصابم از وی پرسیدم که تصوف چیست گفت ندانم لکن خلق کریم یظهره الکریم فی زمان کریم من رجل کریم من بین قوم کرام شیخ الاسلام گفت سخنی ظریف و نیکوست که اول گفت ندانم پس گفت خلقی است کریم ظاهر میکند آنرا کریم در زمان کریم از مرد کریم میان قوم کریمان والله تعالی داند که آن خلق چیست شیخ الاسلام گفته اذا صافی عبدا ارتضاه بخالقه وحده من خاصته التی الیه کریمة کلمة من لسان کریم فی وقت کریم علی مکان کریم

تا تو برناری بصورت من	نشد اثبات فعل قدرت من	عین ممکن چو پیش چشم شود	نیست فی حد ذاته موجود
نعلش از وی وجود حیوان هم	نیست از نیست بود چون یابد	این مثل یاد کن ز صاحب کشف	ثبت العرش گفت ثم النقش

باکردن غلام دیگر از امتثال فرمان بادشاه

آن دیگر یک چو حکم شاه شنید	سر طاعت ز حکم شاه کشید	گفت شاها چه مرد این کارم	چه کشی زار زیر این بارم
آهوی امن عمر ناشده سیر	آهوی را چه تاب پنجهٔ شیر	چیست حکمت ترا درین تدبیر	که شریفی شود فدای خسیس
گر بتابم ازین حکایت رو	حجت من بس است لا تلقوا	ماندن از ساخت حضور تو دور	به که رفتن بپای خویش بگور
چه شود حاصلم بجز حرمان	که رهی فوق طاقتم فرمان	چه آن بما لایطاق افتد کار	رسم در راه پیمبر است فرار
این و امثال این بسی میگفت	شاه ازین گفتگوی آشفت	شیوهٔ شاه نیست آشفتن	واندر آشفتگی سقط گفتن
شاه باید که بردبار بود	در سخن صاحب وقار بود	هرچه در باب مهر و کین گوید	همه بر وفق عقل و دین گوید

بین قوم کرام الکلمة کریمه سخنی تازه بدست بیخودی از حق فرا ستاننده و بقیع گوش آسوده بر دل تشنه بگذارانیده و بجان فرا دل نگران رساننده سخنی از دوستی و از دوست نشان گشته را شرب و خسته را درمان شنیدن آن آسان و از و باز رستن و آن خوار گشتن باب الهوی ان ارادته تیسیر و لکن الخروج عسیر من لسان الکریم از دنیا لی وجه زبان که از حق ترجمان و بر نامهٔ صحبت عنوان نه گذینه و دانسته نه زبان سخن همه بگوش شنوند و آن بجان فی وقت کریم بدر نالی وجه زمان که جز از یاد حق نیست هر آن وگذشته عمر خجل است از نیکوی آن و عمر جهانیان از آن دریغ آن گریان علی مکان کریم جائی که نه دل پراگنده و نه زبان خواهنده و نه مستمع بازنگرنده بین قوم کرام نزدیک متفق گویان و مستمع سوختگان و ناظر ترسان شیخ الاسلام گفت که وقتی جنید با ذوالنون فرا فلیج مجنون رسید ویرا گفت مرا بگوی که این جنون تو از چیست جواب داد و گفت حبست فی الدنیا فجننت لفراقه جنید را پرسیدند که بلا چیست گفت البلاء هو الغفلة عن المبلی و شبلی را پرسیدند که عافیت چیست گفت العافیة قرار القلب مع الله لحظة شخصی جنید را گفت که پیران سال را ایران یافتم که حجاب سه است یکی حجاب خلق است و دوم دنیا سوم نفس جواب داد که این حجاب دل عام است خاص محجوب بچیزی دیگرست رویة الاعمال و مطالبة الثواب علیها و رویة النعمة شیخ الاسلام گفت آنکه کردار خود بیند دل او از الله محجوب است واسطی گفت مطالبة الاعواض علی الطاعات من نسیان الفضل پاداش طاعت فرا جستن آمدن و طلب کردن ثواب آن فضل و منت الله تعالی را فراموش کردن ست و هم واسطی گفته ایاکم و لذات الطاعات فانها سموم قاتلة فارس عیسی بغدادی گفته است حلاوة الطاعات والشرک سوا شیخ الاسلام گفته است که تا از خود نه پسندی خوشت نباید و لذت نیابی و پسند از خود شرکست طاعت بگذار چنانکه فرمانست بشرط علم و سنت و آنگاه از خود مبین و بوی سپار و پسند خود بر روی وی زن اذا محاسنی الاوتی اسر بها الذنوب فقل لی کیف اعتذر سل الجنید ما یکون عطار من غیر عمل فقال کل العمل من عطایه یکون **ابو جعفر بن الکرینی قدس سره** از اقران جنید است و گفته اند از استادان جنید از اجلهٔ مشایخ بغداد ابو جعفر خلدی گوید که جنید در روز وفات ابن الکرینی بالای سر وی نشسته بود سر خود بآسمان برداشت ابو جعفر گفت بعدست دور سر خود بسوی زمین فرو افگند ابو جعفر گفت بعدست و دور سست معناه ان الحق اقرب الی العبد من ان یشار الیه فی **لنهش بن الحسین الهمدانی** لقب وی ابو محمد بود از همدان بوده با ابیاری از

ای بهاکر لبش جهد یکحرف	که بسوزد هزار جان شگرف	شاه چون اضطراب او میدید	زیر لب نرم نرمک خندید
خنده همچو برق عالم سوز	نه چو صبح دوم جهان افروز	مشو از لطف بادشاه دلیر	که بود خنده اش چو خندهٔ شیر
	او بقصد تو میکند دندان	تیز و توی شمارش خندان	

در بیان فرمودن شاه که مقصود ازین امر نه اینان بفعل مامور به بود بلکه غرض آن بود که آنچه در سرشت شماست از انقیاد و عناد معلوم من شود

چون گذشت از حدان جهودی داد	شاه گفتا خدات صبر دهاد	چند ازین گفتگوی بیهوده	که زبان زان سبب بدان آلوده
امر من بهر آزمون شماست	نه مرا آرزوی خون شماست	خواستم تا درین فضای وجود	سر معلوم من شود مشهود
آنچه دانسته ام چه زشت و چه زین	از شما بینمش بچشم الیقین	هر یک در هر کدام مکتوم است	پیش من [illegible] معلوم هست
تا ز قوت همه بفعل آید	زان سبب امر و نهی میباید	که بود امر مقتضی وجود	[illegible] را درین شیمن بود

مشایخ صحبت داشته بود وی گفته که شبی در همدان در خانه خود نشسته بودم یکی در بزد با خود گفتم جنید باشد چون در بگشادم جنید بود سلام کرد و گفت قاصد بزیارت تو آمده ام معلوم شد راستی خاطر تو بازگشت دیگر روز در همدان طلب کردمش نیافتم و از هیچ که از بغداد بود پرسیدم که فلان وقت وی غایب بود هیچکس نشان نداد همان شب آمده بود و رفته **عمرو بن عثمان المکی الصوفی** از طبقه ثانیه است کنیت او ابو عبدالله است استاد حسین منصور حلاج ست نسبت با جنید کند و با خراز صحبت داشته و از اقران ایشان است و ابو عبدالله نباجی را دیده بود کان یقول ما صحبت احدا کان انفع لی صحبة ورؤیة من ابی عبدالله النباجی و عالم بوده بعلوم حقایق اصل وی از یمن ست سخن او باریک شد وی را بکلام منسوب کردند و مهجور ساختند و از مکه بیرون کردند بجده رفت وی را قاضی کردند و فی کتاب صفة الصفوة لابن الجوزی انه توفی ببغداد سنة ست و تسعین و مائتین و قیل احدی و تسعین و مائتین ویقال انه توفی بمکة والاول اصح و وی گفته المروة التغافل عن زلل الاخوان و قال ابو حفص المروة ان تنبذل لاخوانک بما لک و ما لک فی الدنیا و تخصهم بالدعاء فی العقبی و هم عمرو بن عثمان گفته لا یقع علی کیفیة الوجد عبارة لانه سر الله عند المؤمنین یعنی عبارت بر کیفیت وجد دوستان نیفتد زیرا که آن سر حقست نزدیک مؤمنان و بر چه عبارت بنده آید آن تصرف تواند کرد و آن سر حق نباشد از آن که تصرف بنده بالکلیه از اسرار ربانی منقطع بود گویند که عمرو باصفهان آمد نوجوانی بصحبت وی پیوست پدر وی او را منع آمد بیمار شد و مدتی بر آمد روزی عمرو بر خاست و با جمعی فقرا بعیادت وی رفت آن جوان التماس کرد که قوال چیزی بخواند عمرو قول اشارت کرد این بیت خواند بیت مالی مرضت فلم یعدنی عائد منکم * و یمرض عبدکم فاعود . چون بیمار این بشنید و برخاست و بنشست و شدت بیماری او کمتر شد گفت دیگر بخوان قوال این بیت دیگر بخواند بیت واشد من مرضی علی صدودکم * و صدود عبدکم علی صدید . بیماری از وی زایل شد و صحیح النفس برخاست و پدر او از اندیشه که از درویشان گذشته بود توبه کرد و وی را بعمرو تسلیم کرد و یکی از بزرگان طریقت شد روزی علی سهل وی را گفت یا قانون الذکر فی الجملة گفت وجود افزاده مع معرفته او صافه یافت یگانه داشتن او بس شناختن صفات او شیخ الاسلام گفت که آدمی افراد موی نباید آنکه افراد موی یابد نه آدمی است آنکه محجور وی شد چیزی دیگر است **شاه شجاع کرمانی قدس الله سره** از طبقه ثانیه است از اولاد ملوک بود از رفیقان ابو حفص حداد ست با ابوتراب

	اشارت بر آنکه امر بر دو قسمت ایجادی و ایجابی		
بر دو قسم ست امر اگر بازبینی ز تخلف نمی کند مدلول	امر ایجاد نیست و ایجابی زانکه دو علت شاید تعطیل بر فوری روشن ست بر عقل	امر ایجادی امر کن باشد امر ایجابی از حکم ازل که تخلف از آن بود جایز	که بفیض وجود کهن باشد صیغه افعل ست و لا تفعل
	سوال غلام گنهگار از شاه صاحب اقتدار		
گفت شاها چو امر و نهی از تست میکنی امر و می شوی مانع	قدرت فعل زید و عمرو از تست عمرو را کان شود از واقع	میکنی امر ست کنی امداد این تفاوت میان شان چه خواست	زید را در حصول فعل مراد آن چرا داد و یا داد این اعداد
	جواب پادشاه از سوال غلام		
گفت بر عارفان بود معلوم	که شما خامید و من محکوم	هر چه ظاهر زمین دشمن تست	موجب مقتضای عین شماست

بخشی و ابو عبدالله ذراع بصری و ابو عبید بسری صحبت داشته استاد ابو عثمان حیری است و وی با قیار رفتی و باب فرغانی و لورته و سیروانی و غیر ایشان از طیلسانان رفته است و ذوق با کلیم و ذوی لویان و شاه شجاع پسر او ابو حفص برفته از وفیات است سنه سبعین و مائتین و قیل قال ثلثین و وی را کتابیست در رد یحیی معاذ رازی در فضل غنی بر فقر که یحیی کرده بود و وی آنرا جواب باز داده و فقر را بر غنی فضل نهاده چنانچه هست شیخ الاسلام گفت فضل درویشی بر توانگری تمام است و کفایت که مصطفی صلی الله علیه و آله و سلم درویشی بر توانگری برگزید و حضرت حق وی را آن اختیار کرد و پسندید و شاه شجاع بزرگ بوده خواجه یحیی عمار گفت شاه شاه بوده روزی ابو حفص نشسته بود در نیشاپور شاه شجاع بر سر او بایستاد با قبا و از وی چیزی پرسید ابو حفص باز نگریست او را دید با قبا گفت بجدا که تو شاهی گفت من شاهم در آن سوال جای آورده که شاه بسته و انست که آن سوال چیزی نتواند کرد گفت با قباء و شاه گفت وجدنا فی القبا ما طلبنا فی العباء شیخ الاسلام گفت شاه چهل سال نخفته بود بر طمع وقتی در خواب شد حقتعالی را بخواب دید بیدار شد و این بیت میگفت بیت رأیتک فی المنام سرور عینی فاحببت التنعس و المناما پس از آن پیوسته بمی خفتی و یا خفته یا خفته یاد طلب خواب للمجنون بیت و الی لاستنعس و مالی نعسة * لعل خیالا منک یلقی خیالیا . روزی شاه در مسجد نشسته بود درویشی بر پای خاست و دو من نان خواست کسی نمیداد شاه گفت کسی باشد پنجاه حج من بخرد و بدو من نان و بدین درویش دهد ابا نشسته بود آنرا شنید و گفت ایها الشیخ استخفاف با شریعت کردی گفت هرگز خود را قیمت ننهادم و کردار خود را قیمت ننهم و وی گفته من غض بصره عن المحارم و امسک نفسه عن الشهوات و عمر باطنه بدوام المراقبة و ظاهره باتباع السنة لم یخطئ له فراسة **ابو عثمان حیری که نام وی سعید بن اسمعیل است** از طبقه ثانیه است نام وی سعید بن اسمعیل الحیری النیشابوری است اصل وی از ری است شاگرد شاه شجاع است و با ابو حفص حداد و یحیی معاذ رازی صحبت داشته است امام و یگانه وقت بود استاد نیشاپوریان ست پادشاه شجاع از ری به نیشاپور آمد ابو حفص وی را گفت که اینجا باش که شاه اینجا شغل و عیال داری نو کسی نداری شاه بازگشت و وی پیش ابو حفص بایستاد ابو حفص بواسطه وی مجلس نهاد و وی را

هر چه عین شما تقاضا کرد امر تکلیف خویش عرض بخت دادمش باز هر چه کرد طلب چون ز تکلیف کار او شد راست هر چه ظاهر ز جمله اعیان است هر که باشد ز اهل نفس و نظر	فیض جود من آن هویدا کرد مطلبش شد چنانکه خواست درست کردمش مؤمن مطیع لقب ترک فعل مکلف بخواست سر بسر مقتضای ایشان است نفس خود را کند ملامت لیک جز تو ننهاد کس براه تو فتح	زید چون بر لسان استعداد بعد از آن زد بحبت جود کرد آن اقتضا حقیقت عمر وقت آن چون ترک عند نقد این بود سر آنکه در محشر همه بر نفس خویشتن موینید بل یداک اوکتا و فوک نفخ	پیش جودم در سوال کشاد میل فعل مکلف به کرد که مکلف شود نهی و امر شد بعصیان و سرکشی موصوف چون شود آشکار سر قدر همه بر نفس خویشتن گویند
	سوال دیگر از زبان غلام		
گفت شاها چو فیض جود تو	قابلان را قبول استعداد	این تفاوت چراست در قابل	این چرا مدبر ست و آن مقبل

ربیع الاول سنه ثمان وتسعین برفته از دنیا وقبر وی در نیشاپور است وی را گفته اند جوانمردان که اند گفت
ایشان که خود را به بهینند وهم وی گفت التوثق من شعائر المحبة ووی را امام ومقتدا ربانی گفته اند که ربانی آن
بود که شاگردان را بکمینه علم به پروراند تا قوی شوند علم مهین را ووی گفته التهاون بالامر من قلة المعرفة بالآمر
زکریا ابن دلویه رحمه الله کنیت وی ابو یحیی است از اهل نیشاپور بوده است از شاگردان احمد حرب از
جمله زهاد ومتوکلان بود ودر لقمه نیک با عتیاط بوده است واز کسب خود خوردی ابو عثمان حیری رحمه الله علیه گفت
است هر که چون ابو یحیی زید او را اندیشه مرگ نبود واندیشه بعد از مرگ هم نبود ووفات وی در سنه اربع
وتسعین ومائتین بوده به نیشاپور زکریا بن یحیی الرازی رحمه الله تعالی از کبار مشایخ بوده ومستجاب الدعوة
احمد حنبل رحمه الله تعالی گفته است که زکریا از جمله ابدال است ابو سعید زاهد گفته است ذکریا را دیدم وبا او
صحبت داشتم از جمله صدیقان بود وفات وی در هرات بود در رجب سنه خمس وخمسین ومائتین -
زیاد الکبیر الهمدانی از همدان بود ودر صحبت جنید قدس سره بود وفقیه ومستجاب الدعوات بود کنهمش
الهمدانی رحمه الله تعالی گفته است که وقتی در مسجد آدینه شدم زیاد را دیدم در محراب نشسته دعا استسقا میکند
هنوز دعا بآخر نرسیده بود که باران چنان بگرفت که بخانه باز نتوانستم آمد ابو عثمان مغربی قدس الله سره
وی از طبقه پنجم است نام وی سعید بن سلام المغربی است شاگرد ابو الحسین صایغ دینوری است از
ناحیت قیروان مغرب بوده سالها در مکه مجاورت کرده وآنجا سید الوقت بوده ویگانه مشایخ بوده آنجا وی را
قضیه افتاده به نیشاپور آمد در نیشاپور برفت از دنیا در سنه ثلث وسبعین وثلثمائة قبر وی در نیشاپور است
پهلوی ابو عثمان حیری وابو عثمان نصیبی هر سه پهلوی یکدیگرند صحبت داشته با ابو علی کاتب وحبیب
مغربی وابو عمرو زجاج وابو یعقوب نهرجوری را دیده بود صاحب کرامات ظاهر بوده وبا فراست تیز وی
گفت که ابتدای در آمدن من درین کار آن بود که من اسپی وسگی داشتم ودر یکی از جزائر پیوسته شکار میکردم
وکاسه داشتم چوبین که در آن شیر میکردم روزی خواستم که از آن کاسه شیر خورم آن سگ بانگ بسیار کرد
وبر من حمله آورد چنانکه مرا از شیر خوردن باز داشت چون بار دوم قصد کردم که شیر خورم باز بر من حمله کرد چون
بار سوم خواستم که بخورم سر داران کاسه کرد وشیر را خوردن گرفت در ساعت آماس کرد وبمرد همانا که وی

	نظر لطف سوی قابل کن	هر کرا بد براست مقبل کن	

جواب

گفت اعیان همه صفات مرا نیست وصور را تغیر حال اختلافی که در صفات مرا ست	صور شد به شیون ذات مرا در صور هم نفوذ جعل محال بود در مستقر غرو بطون کی دهد دست جعل جاعل را	وان صفات وشیون مذکوره صورت آن صور که اعیانید گشت در عین ابن دان بیکار که موافق کنند قوابل را	صور ذات وذات ذو الصورة هم بدان سیرت وبدان شانید غیر آن چون شود گرطاری

سوال دیگر

گفت شاها چو فعل دینت من هر چه قابل بحسن استعداد	هست بر وفق قابلیت من خواست فاعل بغیر آنش نداد	قابلیت بجعل جاعل نیست چون شناسا شدم بدین معنی	فعل فاعل خلاف قابل نیست دستم از کار رو داشتن اولی

دیده بود که مار سر دران شیر کرده بود وخود را فدای من کرد چون آن را دیدم توبه کردم ودرین کار در آمدم
شیخ الاسلام گفت که ابو الحسین گواشانی مرا گفت که ابو عثمان مغربی گفت آن روز که من از دنیا بروم فرشتگان
خاک بر من پاشند ابو الحسین گفت که چون وی میرفت من حاضر بودم در نیشاپور کس کس را نمیدید از بسیاری
گرد شیخ الاسلام گفت وی سی سال در مکه بود در حرم بول نکرده بود حرمت حرم را وابو عثمان گفته
لا یحیی هذا الامر الا برائحة الدم وهم وی گفته الاعتکاف حفظ الجوارح تحت الاوامر وهم وی گفته هر که صحبت توانگران
بر صحبت درویشان برگزیند الله تعالی وی را بمرگ دل مبتلا کند وهم گفته العاصی خیر من المدعی لان العاصی
ابدا الطلب طریق توبة والمدعی یخبط ابدا فی خیال دعواه ابو طالب الاخمی رحمه الله از جمله مشایخ بود
واز وی کرامات بسیار ظاهر شد ابو عثمان مغربی گوید ابو طالب را دیدم با مرغان سخن میگفت وهم ابو عثمان
گوید که با ابو طالب در سفر بودم در راه از سباع خوف عظیم پدید آمد وسباع بسیار بودند من گفتم سکستر میباید گذشت
ابو طالب شب آنجا مقام کرد ومن هیچ نخفتم از خوف واو بخفت پس مرا گفت چرا نخفتی گفتم از خوف سباع
خوابم نیامد گفت هر کرا خوف حق بود از هیچ چیز نترسد چون تو از سباع میترسی بعد ازین با من صحبت مداری
وبرفت وی گفته است در مناجات الهی اگر نه فرمان تو بودی که از بهره بودی که نام تو بر زبان راندی طلحة بن
محمد بن الصباح النیلی رحمه الله از کبار اصحاب ابو عثمان حیری است مات سنه اثنین وثلثمائة ابو عثمان
مغربی وی را گفت خواهی ترا پندی دهم که پنجاه سال است تا خلق را پند میدهم ونمی پذیرند گفت خواهم گفت
تهمت بکردار خود نه تا با قیمت گردد وتهمت از خلق برگیر تا جنگ برخیزد شیخ الاسلام گفت که صحبت بالله تعالی
سه جزو است دیدن فضل او وعیب خود وعذر خلق واین را چهارم نیست عذر خلق بین که همه آن میرزد
که ادمی خواهد ایشان زیر قضا وقدر وحکم او مضطراند وعیب خود بین تا منت یاد آید شیخ الاسلام گفت
ابو عثمان نصیبی گفت که شبلی گفت که دست بسر ابو یعقوب وابی فرود آوردم دران وقت که بمصر میرفتم گفتم
خیرک الله هیچ موئی نبود بر تن او که نگفت آمین ابو العباس مسروق از طبقه ثانیه است نام وی
احمد ابن محمد مسروق است از اهل طوس است ببغداد ساکن شده وهم آنجا از دنیا برفت در سنه تسع
وتسعین ومائتین وگفته اند که در صفر سنه ثمان وتسعین ومائتین والله تعالی اعلم جنید از وی حکایت کند

آنچه در من سرشته شد ازل یکی روزگار فرسودن	چون نیاید جز آن بفعل وعمل خواهم از کار وبار آسودن	جنبش فعل من چه کار آید چون توانم که پی بگنج برم	کوشش وسعی من چه کار آید بی طلب در طلب چه رنج برم

جواب آن

گفت هر جا شد آن شناسائی هر کجا شد سبب مجاهده را مثل آن بر جواب نیل آمد هر کرا در طبیعت اطلاقست هست قابض یکی ودلی هر جا	موجب عطلت تن آسائی محنت وکوشش ومکابده را بر بلا ودوا دلیل آمد خوردن قابضش چو تریاقست اثر دیگرش شود پیدا وین تفاوت دریں صلاح علا	آن نشان شقاوت ازلیست آن دلیل وسعادت نجاتست قبطیان را زان دهان پر خون هر کرا قبض باشد وقولنج اثرش بر یکی داد علاج هست ناشی ز اختلاف محل	اثر لعن وطرد ولم بر لیست موجب نیل ورفعت درجات سبطیان را زان وهان فرزون او ز قابض ملال بیند ورنج در دگر مایه فساد مزاج

که از استادان ابوعلی رودباریست شاگرد حارث محاسبی و سری سقطی و محمد بن منصور و محمد بن الحسین الجرجانی است با ایشان صحبت داشته از قدماء مشایخ قوم است و از اجلهٔ ایشان شیخ الاسلام گفت که ابوالعباس مسروق بغدادی گوید که شب شنبه نشسته بودمی و مادر و پدر من بر من میگریستند از سببی آنکه من از نماز آدینه کشیدی آمده بودمی از بس که پیران [illegible] بودند [illegible] سخنان که شنیده بود سئل عن التصوف فقال خلو الاسرار مما منه بد و تعلقها بما لیس منه بد و هم وی گفته من ترک الله یرحاشی فی راحة شیخ ابوالعباس موره زن بغدادی رحمه الله شیخ الاسلام گفت که وی گفته که نفس خویشتن را مشغول کن پیش از آنکه ترا در شغل افگند

قد جلب الفراغ علیک شغلاً ✶ و اسباب البلاء من الفراغ ✦

ابوعبدالله المغربی رحمه الله از طبقهٔ ثانیه است نام وی محمد بن اسمعیل است گویند که استاد ابراهیم خواص و ابراهیم بن شیبان کرمانشاهی و ابوبکر بیکندیست و شاگرد ابوالحسین علی بن رزین هرویست و عمر ابوعبدالله صد و بست و دو سال بود و عمر ابوالحسین صد و بست سال و ابوالحسین شاگرد عبدالواحد زید شاگرد حسن بصری است رحمهم الله تعالی و قبر ابوعبدالله بر سر کوه طور سینا است پهلوی استاد وی ابوالحسین علی بن رزین در زیر درخت خرنوب گویند که در سنه تسع و تسعین و مائتین برفته از دنیا و درست تر است که در سنه تسع و تسعین و مائتین برفته شیخ الاسلام گفته که وی هرگز تاریکی ندیده بود آنجا که خلق را تاریکی بودی وی را روشنی بوده وی گفته بآن خدائی که ابوعبدالله مغربی را بیافرید که اگر الله تعالی مونث شهوت را از من باز ستانند مرا دوست تر از آن باشند که اکنون مرا گوید در بهشت شو و این آنست که علی بن ابی طالب کرم الله وجهه گفت اگر مرا اختیار دهند که در بهشت شو یا در مسجد من در مسجد شوم [illegible] نصیب اوست [illegible] وقتی ابوعبدالله مغربی [illegible] سید که گفت بنده [illegible] نزدیکی جوید که فرمانبرداری [illegible] افضل الاعمال عمارة الاوقات فی الموافقات و هم وی گفته افطنت الا هذه الطائفة و احترقت بما فطنت و لابی عبدالله المغربی قدس سره [illegible] بعد الوصال و نیا کیف اعتذاری من الذنوب ان کان ذنبی لدیک جسمی

	مخاطبه مع الکاشفین بسرالتقدیر		
[illegible] قدر [illegible] اختیار [illegible] فانی زاختیار خود [illegible] یار زاسباب قرب ضوالست اذ من الشکر غیر [illegible] [illegible] بود کارت معذرت پیشه گیر و استغفار	پرده جدو اجتهاد و چه لیک در اختیار مجبوری گشته افعال حق بدو جاری باز آثار بعد و خذلانست دمن الشکر دام الغاه شر از نفس زشت کردار عجز و فقر و شکستگی پیش آر نیست غیر از تو عذر خوم ترا	بگذر از خویش و در خدای گریز پس درین کارگاه وهم خیال هرچه جاری شود بد و زانوال گر ز قسم ست باشد کار شکر باشد کلید گنج مزید جرم و عصیان به سوی خویش افگن کای خدا بنده گنهگارم عذر من عفو کوه کاه تو بس	بگسل از خویش و در خدای آویز خویش را در مجاری افعال بنگر گز و نیست بیرون حال نعمت حق شمار و شکر گذار گنج خواهی مده ز دست کلید مهر شرمندگی زه بیش افگن گرد خود کوه ها گنه دارم

خاف منه لا الذنوب و هم وی گفته ما رأیت انصف من الدنیا ان خدمتها خدمتک و ان ترکتها ترکتک هرگز از دنیا منصف تر چیزی ندیدم اگر وی را خدمت کنی وی ترا خدمت کند و چون از وی اعراض کنی و طلب خداوند بر دستگیری از تو بگریزد و اندیشه آن بر دولت دنیا و رد پس هر که بصدق از دنیا اعراض کند از شر او ایمن گردد و از آفت وی رسته شود ابوعبدالله البناجی نام وی سعید بن یزید است وی از قدماء مشایخ است از اقران ذوالنون مصری و از استادان احمد ابوالحواری بناجی گفت الادب حلیة الاحرار و هم وی گفته لکل شی خادم و خادم الدین الادب شیخ الاسلام گفت که ابوعبدالله بناجی گوید که چشم بر دوز که هیچ نشان تراز دنیست هم عبدالله گوید که موسی علیه السلام گفت الٰهی تو کجا یابم گفت چون قصد درست کنی مرا یابی و کتانی گوید که چون قصد درست کردی در یابی و حلاجی گوید التعب ترجی آنگاه که آمست شیخ الاسلام گفت آن یک گام تو لی چون از خود [illegible] ابوعبدالله انطاکی نام وی احمد بن عاصم الانطاکی است از اعیان قوم بود و از سادات ایشان و عالم بعلوم شریعت عمری دراز یافت با قدماء صحبت داشته بود و اتباع تابعین را دریافته و از اقران بشر حافی و سری سقطی قدس سرهم بود و مرید حارث محاسبی بود و صحبت فضیل عیاض قدس سره رسیده بود شیخ الاسلام گفت که وی گفته که از هیچکس و هیچ چیز هم حسد نبرد مگر از معرفت عارفانه معرفت [illegible] گوید معرفت همه بقطرهٔ دمیة لا علیلا شفی و لا غلیلا تشفی معرفت رسمی چون بارانیست تابستانی نه بیمار را شفا دهد و نه تشنه را سیراب کند و هم انطاکی گفته انفع الفقر ما کنت به متجملا و به راضیا نافع ترین فقر آنست که بدان متجمل باشی و بآن راضی یعنی جمال خلق همه در اثبات اسباب بود و جمال فقر در نفی اسباب و اثبات مسبب و رجوع باو و رضا باحکام او زیرا که فقر سبب بود و غنا وجود سبب و بی سبب با حق بود و با سبب با خود پس سبب محل حجاب آمد و ترک اسباب محل کشف و جمال دو جهان در کشف و رضاست و ناخوشی عالم در حجاب و سخط و این بیان واضح است در تفصیل فقر بر غنا والله تعالی اعلم ممشاد دینوری قدس سره از طبقهٔ ثالثه است از بزرگان مشایخ عراق است و جوانمردان ایشان یگانه بود در علم و کرامات ظاهر و احوال نیکو با یحیی جلا [illegible] و غیره از مشایخ صحبت داشته و از اقران جنید و رویم و نوری و غیر ایشان

اشارت الی ما قال بعض کبراء العارفین فی معنے قوله تعالی یا ایها الناس اتقوا ربکم الآیة ان المراد ذمم و حمدکم کونوا وقایة فی الذم و جعلة وقایتکم فی الحمد تکونوا ادبا عالمین

متقی نفس خویش را چو شناخت هرچه آمد ز جنس نقصان پیش که همه فعلها چه زشت چه خوب همچنین از مقوله افعال نزد از نفس و فعل نفس نطق	در مسرورش وقایه حق ساخت داشت مسند بنفس ناقص خویش همه در ساقط بحق بود منسوب هرچه [illegible] از قبیل خیر و کمال داشت بی واسطه [illegible] نزد مهر یا و عیب از وی	سپری شد به پیش حق که [illegible] گرچه در نفس صاحب تقصیر لیکن از بهر آنکه شیوه اوست ساخت ناظری زدایه خویش نا نیفتد دران فساد و خلل گرد وش نامه رعونت طے	دار وا او را آنکه زتیر مدام آن تقاضا همه کند توحید نسبت فعل شر بحق بجبست کرد حق را دران وقایه خویش از ظهور رعونت در نفس و غل

اشارات الی قوله تعالی حکایة عن الخلیل و اذا مرضت فهو یشفین

بود گفته اند که در سنه تسع وتسعین ومائتین برفته از دنیا وی گفته که الله تعالی عارف را آئینه داده است
در سر که هرگاه دران نگرد الله را بیند شیخ الاسلام گفت که ویرا در دل مومن جائیست که جزوے نرسد چون
بتفرقه درمانده بآن بازگردد بیاساید حصری گوید که دوش سے اندیشیدیم که مرا گاه چنین تفرقه میبود حال
مریدان وشاگردان من چگونه خواهد بود اگر نه آن بودی که دانستمے که او جائی دارد در دل دوستان خود
که جزوے آن را نگیرد وجزوی آنجا نگذرد پاره پاره شدی سے ما اانالی لبیون وظنون العتیها * لی فی
سری مراة اری وجهک فیها * وهم ممشاد گفته که چهل سال است که بهشت با هرچه در اوست بر من عرضه مے
کنند گوشه چشمے بعبارت آن نداده ام شیخ الاسلام گفت که در صحبت وحضور او نگرستین لغیر او شرک است
با الله تعالی اپیغمبر خود را صلی الله علیه وآله وسلم میگوید مازاغ البصر وما طغی قل الله ثم ذرهم وهم ممشاد
گفته هرگز بسر هیچ پیری نشده ام وسوال نکرده ام مگر با دل صافی باد شده ام تا او خود چگوید وهم وے گفته همه
معرفت صدق افتقار است بالله تعالی وهم وے گفته طریق الحق بعید والصبر امع الحق شدید شیخ الاسلام
گفت راه بحق دور است مگر که او دست گیرد وصحبت صبر کردن و روزگار گذرانیدن با خداوند سخت
است مگر او مونس بود وهم ممشاد گفته هرکه بر دوستی از دوستان وی انکار کند کمینه عقوبت وی آنست
که هرگز ویرا آن ندهند که او آنرا دوست داشته مگر توبه کند ذوالنون گفته هرکه بر نعرهٔ رزاقی که بهذق
زند انکار کند هرگز آن را بصدق نیابد یعنے بر اصل او انکار ترا از رزق وے همه زیان رزق وی بر وے
است تو راست نگر و راست بین تا بهره یابی شیخ الاسلام گفت که ابو عامر گوید شاگرد ممشاد که روزے
پیش ممشاد نشسته بودم جوانمردی از در خانه درآمده بمنزله بالی اجازت خواست شیخ گفت توانی که
صوفیان را بخانه بری و بازار درمیان نه شیخ بهانه مے جست اجابت نکرد چون بیرون شد اصحاب
گفتند شیخ هرگز چنین نکردے این چه بوده شیخ گفت او ازین جوانمردان بود دنیا بدستے ے
درآمده بود آن از دست وی بشد اکنون مے آمد وچیزی نفقات می کند میخواهد که سرمایهٔ خود باز بدتا
مهر آن از دل بیرون نکند این باز نیابد قال الشیخ عبد الله انطاکے قدس سرهٔ سمعت محمد بن خفیف
یقول رایت ممشاد الدینوری فی النوم کانه نائم رافع یدیه الے السماء وهو یقول یا رب القلوب یا

بهدایت سرای قرآن آے	ادب آموز از خلیل خدای شرط چون بود جنس سقم و مرض	زانکه شرط ادا مرضت چو گفت خویش را داشت اندران معرض	در جواد رفهو لیشفین سفت

تحریض علی طلب الادب و تحریض علی ادب طلب

وادر ربط جزاک بود شفا مایهٔ دولت ابد ادبست جهت ادب داد بندگی دادن با حق وخلق وشیخ ویار رفیق خطرات خاطر و اوهام. نه بافراط هیچ افزودن	بخدا عز شانه دو علا پایهٔ رفعت خرد ادبست بر حدود خدای استادن ره سپردن بمقتضای طریق پاک کردن ز ثوب نفس تمام نه ز تفریط هیچ فرسودن	اولو النفس ایها الاصحاب جز ادب نیست در دل ابدال قول وفعل وشنید و دیدان حرکات جوارح واعضاے در آداے حدود بی تغییر دین اسلام در ادب طلبی ست	طرق العش کلها آداب جز ادب نیست در اب اهل کمال بهوا زین شرع سنجیدن راست کردن بحکم دین هدے از غلو ودر بودن وتقصیر کفر وطغیان سوم بی ادبیست

رب القلوب والسماء تدن نومن راسه حتی وقعت علی راسه فانشقت وحمل وزی ممشاد از در سرای بیرون شد سگے بانگ
کرد ممشاد گفت لا اله الا الله والله اکبر سگ برجاے بمرد وقال ممشاد ادب المزید فی الزام حرمات المشایخ و
خدمة الاخوان والخروج عن الاسباب وحفظ آداب الشرع علی نفسه حسین بن علی المسبوحی رحمه الله کنیت
او ابو علی است که از استادان جنید وابو حمزه است اما از اقران ایشانست کان من کبار اصحاب سری السقطی جنید گوید
که حسن مسبوحی را چیزی گفتم در انس گفت ویحک تو مات من تحت السماء ما استوحشت اگر خلق هیکبار بمیرند ابدال الله نیابد
دو حشت نگیرد شیخ الاسلام گفت محمد نفیه گفت که محمد عبد الله کازرو برابجائی تنها نشانده و هفته فراموش کرده بود و
را اندر بخواست که من ترا فراموش کردم گفت رنجه مشو که الله تعالی وحشت تنهائی از دوستان خود برداشته است والله
المحب علیک یا نفس بالتحلے فالعیش فی الانس والتسلی احمد بن ابراهیم المسبوحی کنیت او نیز ابو جلیست و بوی من
اجلهٔ مشایخ بغداد بود با سرے سقطی صحبت داشته واز وی روایت کند واز حسن مسبوحے نیز و گفته
اند که وے حج میکردی با یک پیراهن وردائی ونعلینے بی آنکه رکوه یا کوزه بردارد جز آنکه سببے شائی در
کوزه نهادی وبوے میکردی واز میان بعد از آنکه بگذرانیدے وی گفته من فتح له شے من مسئلة فرده وزید
وهو محتاج الیه اخو العدان یاخذ مثله بمثله رویم بن زید قدس الله سره از طبقه ثانیه است کنیت او
ابو محمد است و گفته اند که ابو بکر است وابو الحسین وابو شیبان نیز گفته اند بیزه رویم همین است که قرات از نافع روایت کند
از بغدادست از اجلهٔ مشایخ آن فقیه بوده وعالم بر مذهب داود اصفهانی شیخ الاسلام گفت که رویم خود را شاگرد جنید
می نمود واز یاران وبیست وبه از وی ومن سوائے از رویم دوست تر دارم که صد از جنید وابو عبد الله خفیف گوید که هرگز
دیده من کسی ندیده بود که در توحید سخن گفتی چنانکه رویم سئل رویم عن التصوف فقال هو الذی لا یملک شیئا ولا یملکه وقال
ایضا التصوف ترک التفاضل بین الشیئین خود را در آخر عمر میان دنیا داران پنهان کرد اما با آن شغل محجوب نگشت جنید
گفته ما فارغ مشغولیم ورویم مشغول فارغ شیخ الاسلام گفت رویم بزرگست تلبیس خود را بتوانگری دهنر انمودی وکیل
قاضی بود ویرا چهار بالش بود واحتشام تمام ابو عمرو زجاج یک چند خدمت جنید میکرد ویرا گفته بود زنهار نزدیک رویم
نروی چون زجاج را عزم رفتن خواست با خود گفت از بغداد اگر بروم رویم را ندیده باشم چون کسے پرسد چه عذر آدم پنهان
از جنید بوی شدم ویرا دید در چهار بالش و احتشام چون خلوت شد دفترکے از آن وی نزدیک وی آمد بو عمر را گفت

گوش کن قصهٔ نصاری را	که چو کردند قبله عیسی را سر خرو از سر جان شان نا گاه	بلکه در شان او غلو کردند کالمسیح بن مریم ابن الله	دین و علت خدای او کردند

مذمت رفضه

رافضی را نگر که رفض خرد هست قدر علی ازان اعلے دون نگو بل ز دون لیسی ونر	کرد بیرون نهاد و پای از حد که رسد فهم رافضی آنجا در کمی از کم از کم افزون تر	گفت در مدحت علی سخنان خود علی را چه ننگ ازان افزون همه را از رد بدوش ردی	که نیاید جز از دروغ زنان کش ستایش کنند مشتی دون بحدیث شبے ولفض نبی

قصهٔ گریستن شاعرے که قصیدهٔ غرا بحضرت شاه خواند وهیچکس نخستین
نه کرد خرجاهل که باساییت سخن عارف بود

شاعرے ونخنورے ساحر	در فن مدح گسترے ماهر	بهر شاهے که آن مدح افراخت	بر صنایع قصیدهٔ پرداخت

اصحاب تو میگویند چرا این سلوک شغل نه بگذاری و در میان ما آئی گفت چگونه آیم چرا شغل این کودکان سازند تا بیایم
ایشان را خبر کنم از آنچه از وی یافتم و ایشان را علم توحید گویم شیخ الاسلام گفت که جنید را میگفت و یاران او را چون ابوعمر
پیش جنید آمد کسی وی را آگاه کرده بود که وی بنزدیک رویم رفت گفت راست بگوی چون دیدی وی را گفت سخت بزرگوار
گفت الحمد لله از بهیم ترا بیاگاهم تم کرنوی امرد نباید که دران سیرت تلبیس و برابینی فرا پاچشم تو نباید و مایه نبود بباد وی الحمد لله
نیکو دیده مرد بزرگست بر فتو حاشت شکوه است که رویم گفته من بعد مع الصوفیه ذخالفهم فی قلبی مما یحققون نزع الله
نور ایمان فی قلبه وقتی کسی رویم را پیرست گفته بود از ان احتشام و لباس گفت بدان ای آرزیم که پای تا به در سر
بندم و ببازار برآیم و باک ندارم ابوعبدالله خفیف بوی شد چون باز میگشت رویم دست بر کتف وی نهاد گفت
ای پسر هو بذل الروح فلا تشتغل بترهات الصوفیة گفت این کار جان خدا کردنست زنهار بترهات صدیان
مشغول نشوی شیخ الاسلام گفت بذل روح نه آن بود که بغزا شوی تا ترا بکشند آنست که بالله تعالی بهر
جان خود منازعت درنگیری جان و تن و دل در سر کار او کنی و هنوز برخود باقی گمنی نه که هیچ رنج که از و
بتو رسد شکایت درگیری کسی نزدیک وی درآمد و وی را گفت کیف حالک وی گفت کیف حال من کان
دینه هواه وهمته دنیاه لیس بصالح تقی ولا بعارف نقی چگونه باشد حال آن کسی که دین او هوای او بود و همت
او دنیای او نه نیکوکاری بود از خلق رسیده و نه عارفی بود از خلق گزیده و این اشارت بعیوب نفس است و
همانا که در جواب تحقیق حال سائل اشارت کرده است و نیز روا بود که در ان وقت او را باد بازگذاشته باشند تا از وصف
وجود خود عبارت کرده است و انصاف بصفت خود بداده و سئل رویم عن الانس فقال ان تستوحش من غیر الله
حتی من نفسک و سئل عن المحبة فقال الموافقة فی جمیع الاحوال و انشد و لو قلت لی مت مت سمعا و طاعة و قلت
لداعی الموت اهلا و مرحبا و قال الرضا استلذاذ البلوی و الیقین هو المشاهدة شیخ الاسلام پس از تو از رویم را به نهایی
ولیس و جنید و نوری را دیدم گفته بیست سال گذرانید هر گز هیچ خوردنی در خاطر من نگذشت که ابتدا ازان که حاضر شدت آن
و هم گفته اخلاص آنست که رویت تو از عمل تو بر تفع شود یعنی عمل را از خود نه بینی و ندانی و هم وی گفته که فتوت آنست
که برادران خود را معذور داری در هر زلتی که از ایشان واقع شود و با ایشان چنان معامله نکنی که از ایشان عذر
باید خواست و هم وی گفته اذا وهب الله لک قولا و فعلا فاخذ منک القول و ترک علیک الفعال فلا تبال

مدح شاهان بعقل و شرع رواست
بر در روزی یکی نکوخوان را
پای تا سر قصیده را بخواند
خواندنش چون بآخر انجامید
زان هنرمند میکند جانی
ناگهان شهره بجهل و غرور
مرد شاعر چو سوی او نگریست
ترک تحسین بادشاه و سپاه
هر چه از بوستان بجز رست

زانکه شاهند و شاه ظل خداست
که رساند بعرض شاهان را
حرف حرفش بسمع شاه نشاند
وز ادای سخن بیار امید
کس ستایش کند هنر دانی
بانگ زد از حریم مجلس دور
دست بر رو نهاده زار گریست
روی بخت مرا نکرد سیاه
گرچه شاخ قبول بیخ برست

هست عابد بنزد صاحبدل
نظم را حسن صوت می باید
در سخن واجبست حسن بیان
داشت شاعر باهل مجلس گوش
هیچکس نزد دم زبان نگشاد
بارک الله فلان نکو گفتی
گفت بشکست ازین حدیثم پشت
آفرینی که این مغفل کرد
شعر کافتد قبول خاطر عام

مدحت ظل بمدح صاحب ظل
تا از و حسن او بیفزاید
حق از ان گفت رتل القرآن
که بتحسین او کنند خروش
واد تحسین آن قصیده نداد
گو هر مدح بس نکو سفتی
بلکه تحسین آن جنیتم کشت
روز عیشم همه مبدل کرد
خاص داند که سست باشد و خام

فانها نعمة و ان اخذ منک الفعال و ترک علیک المقال فتلک فانها مصیبة و ان اخذ منک المقال و الفعال
فاعلم انها نقمة و هم وی گفته فقر را حرمتی است و آن ستر و اخفا و غیرت برآن است هر که آن را کشف کرد و با خلق نمود اهل
فقر نیست و وی را در فقر کرامتی نی و هم وی گفته من حکم الحکیم ان یوسع علی اخوانه من الاحکام و تضییق علی
نفسه فیها فان التوسعة علیهم اتباع العلم و التضییق علی نفسک من حکم الورع و هم وی گفته ادب المسافر ان
لا یجاوز من قدمه و حیث ما وقف قلبه یکون منزله یوسف بن الحسین الرازی قدس الله تعالی سره از طبقه
ثانیه است کنیت او ابو یعقوب است شیخ رازی و جبال بود در وقت خویش امام بوده مر این طایفه را
امامی با شکوه تیغ و طریق ملامت داشته مردمان بر خویش شوانیدی و قبول ایشان بخود بشتن ویران کردی
و خود را از چشمها بیفگندی شاگرد ذوالنون مصری است و با ابوتراب نخشبی و یحیی معاذ رازی و غیر ایشان صحبت
داشته رفیق ابوسعید خراز بوده در سفرها وی را مکاتبات است با جنید سخت نیکو در سنه ثلث و اربع و ثلثمائة
برفته از دنیا در وقت مردن گفت الهی خلق را بالتو خواندم بجهد و هر چه توانستم بخود بگردم از بد مرا بیکی
بخش از ایشان پس برفت وی را بخواب دیدند گفتند حال تو چیست گفت الله تعالی مرا گفت آن سخن را باز
گوی باز گفتم گفت ترا بتو بخشیدم شیخ الاسلام گفت دانی که چرا گفت ترا بتو بخشیدم میان خود داد واسطه
در میان در دکه میان او و ایشان وسیله و واسطه هم اوست شیخ الاسلام میت کرد یاران خود را که بمیکد یکم بخوانید
که آنچه شما را می باید از شما آید میان ایشان فریعه و وسیله هم ایشانند یوسف بن الحسین گفته بنزدیک ذوالنون
رفتم بمصر چون وی را دیدم موی بر اندام من برخاست بمن نگریست و گفت از کجائی گفتم از ری گفت بر
بر دست تنگ شده بود که بمصر آمدی گفتم آمدم تا خدمت ورا بکم گفت دور باش از آنکه دروغ میگوئی یا خیانت کنی
پس گفت یا بنی تصحیح حالک مع الله لا یشغلک عنه شاغل و لا تشتغل بما یقول الخلق منک فانهم لن یغنوا عنک
من الله شیئا و اذا صحت حالک مع الله ارشدک للطریق الیه و اقتد بسنة النبی صلی الله علیه و آله و سلم و ظاهر
العلم و ایاک ان تدعی فیما لیس لک فما اهلک عامة المریدین الا الدعاوی وی روزی از ذوالنون طلب
وصیت کرد گفت ایاک و هذه الاوراد المتصلة فان النفس الفتها و انظر ما فیه مخالفة نفسک من صیام او
فطر فاعملها بها فان فی متابعة النفس طاعة کانت او معصیة فتنة فما الدنت النفس سیالا و فیه بار و خطر و نیز ذوالنون

میل هرکس بسوی جنس وی است
چغد نازد بکنج ویرانه
همچنین رافضی بآن دغلی

آنچه پخته است جنس خام کی است
کی پذیرد ز قصر شه خانه
چون کند مدح و آفرین علی

زاغ خواهد نفیر ناخوش زاغ
نیست چون دیده سخن بینش
آید از مدح او علی را عار

چه شناسد صفیر بلبل باغ
عار آید مرا ز تحسینش
و آفرینش بود علی را بار

سوال

گر تو گوئی که میل دل هرگز
نیست خالی ز نسبتی جایز
با تو گویم حکایتی دریاب
رافضی بس دنی علی علیست
کز تامل بران رسی بجواب
میل چون از مناسبت خواهد

حکایت آن رافضی را که یکی از فضلا را التماس کرد که علی را التعریف کن؛ پرسید آن فاضل که کدام علی آن علی که معتقد تست یا آن علی که معتقد نیست

شیعی پیش سنی فاضل
گفت کی در علوم دین کامل
باز گو رمزی از علی ولی
که ترا یافتم ولی عسی

وصیت کرده است ویرا فقال لاتسکن الی مدح الناس ولاتجزع من قبولهم وردهم فانهم قطاع الطریق واسکن الی ما یحققه من احوالک سرا و علنا و یوسف ابن الحسین گفته الخیر کله فی بیت و مفتاحه التواضع و الشر کله فی بیت و مفتاحه الکبر و هم یوسف بن الحسین گوید که از ذوالنون جدا شدم ویرا گفتم مرا وصیتی کن گفت تن خود را از رنج خلق دریغ ندارد تا توانی دل خود را جز برای الله تعالی خالی ندارد فرمان الله را گرامی دار تا ترا گرامی دارد ابوعبدالله جاجر قدس الله تعالی نداند شیخ الاسلام گفته که وی خال یوسف بن الحسین است از متقدمان مشایخ بوده از اقران ذوالنون دیده است ذوالنون یوسف بن الحسین همیگوید که از مصر می آمدم از پیش ذوالنون روی بری نهاده چون ببغداد رسیدم خال من بن عبدالله آنجا بود میخواست بحج رود نزدیک وی شدم گفت از کجا می آئی گفتم از مصر بری میروم میخواهم که مرا وصیتی کنی گفت نپذیری گفتم شاید که بپذیرم گفت چون شب آمد برو و کتب خویش دار هرچه از ذوالنون نوشته در دجله انداز گفتم بیندیشم آن شب مرا از اندیشه خواب نیامد و مرا از دل برنیامد دیگر روز وی را گفتم بیندیشیدم مرا از دل بر نی آید گفت گفتم ترا که نپذیری گفتم چیزی دیگر گوی گفت هم نپذیری گفتم بپذیرم گفت چون بری شوی بگوی که من ذوالنون را دیده ام و از آن بازاری مساز یوسف گفت بیندیشم همه شب اندیشه هم این بر من صعب تر می آمد از گفت پیشینه دیگر روی را گفتم این بر من صعب تر می آید گفت گفتم که نپذیری آخر گفت ترا سخنی گویم که ترا از آن چاره نیست گفتم بگوی گفت چون بخانه باز شوی خلق را با خود خوان که با وی خوانم و چنان کن که الله تعالی در یاد تو بود شیخ الاسلام گفت که الله تعالی با موسی علیه السلام گفت ای موسی چنان کن که همیشه زبان تو بیاد من بود ابوعبدالله بناحیه یوسف بن الحسین را گفت جهان از صادقان در است این خالی شده است اگر توانی صدق را لازم گیر در جمیع احوال خود و بدانکه در بهره مندان این راه در نیابی و مراتب ایشان نیابی مادام که رو به همه خلق نشوی و از خاص بندگان الله تعالی نگردی مگر بعد از مهاجرت و مفارقت خلایق یوسف بن الحسین گوید که مرا سخن هیچکس آن نفع نرسانید که سخن ابوعبدالله بناحیه که مراد دلالت باسقاط جاه و من آن را قبول کردم **ثابت الخباز** رحمه الله تعالی از قدماء مشایخ است و با جنید و رویم صحبت داشته و طریقت از ایشان گرفته و پیوسته حکایت ایشان گفتی **ابوثابت الرازی**

گفت کی در ولای من داری
گفت من گرچه اندکی دارم
گفت آن کو بود گزیده تو
پهلوانی بروت مالیده
بنده نفس خویش چون من و تو
بخلافت دلش بسی مایل
چون ازین رطه رخت بستم
باجنین هم وطن زنادانی
وان دگر کش منم سجان بنده

از کدامین علی سخن خواهی
در دو عالم علی یکی دانم
نیست جز نقش نوکشیده تو
بهر کین در دغا سگالیده
فارغ از دین و کین چون من و تو
شد ابوبکر در میان حایل
شد خلافت نصیب یار دگر
اسدالله غالبش خوانی
سلیت نفس شوم را کشنده

زان علی کش توئی ظهیر و معین
شرح این نکته را تمام بگوی
پیکری آفریده بخیال
گر بری پر تهور بیباک
در خیبر بزد خود کبنده
بعد بوبکر خواست دیگر یار
در تگ پوی بهر این مطلوب
این علی در شماره که دمد
بر صف اهل ربع بادل صاف

باز ازان کش منم رهی در دین
آن کدام است این کدام بگوی
گذرانیده بر واحوال
کینه جوی و مفتن و سفاک
برده تا دوش و دش افگنده
لیکن آن بر عمر گرفت قرار
همه غالب شد ندا و مغلوب
خود نبود است و نه باشد به
بهر اعدای دین کشید مصاف

از مشاهیر علما و قرا و فقرا بود وی گفته وقتی در مسجدی نشسته بودم و کودکی را قرآن تعلیم می کردم یوسف بن الحسین بر آنجا بگذشت مرا گفت شرم نداری که مخنثی را تعلیم قرآن کنی من با خود گفتم سبحان الله کودکی خرد بهشتی را چنین میگوید بسی برنیامد که آن کودک را با مخنثان دیدم بخدمت وی رفتم دارالوقت گرفتم **سمنون بن حمزة المحب الکذاب** قدس سره از طبقه ثانیه است امام المحبة کنیت او ابوالحسن است گفته اند ابوالقاسم خود را کذاب لقب کرده بود کذاب تا نگفتندی او باز ننگریستی یگانه بود در علم محبت و همه عمر از آن گفتی با سری سقطی و محمد بن علی القصاب و ابواحمد القلانسی صحبت داشته بود و از اقران جنید و نوری است پیش از جنید برفته از دنیا و بعضی گفته اند پیش از وی گفته محبت بنده را صافی نشود تا زشتی بر همه عالم ننهد و هم وی گفته اول وصال العبد للحق هجرانه لنفسه و اول هجران العبد للحق مواصلته لنفسه و روزی سمنون بر کنار دجله دید مرتاح چلی بر ران خود میزد و این ابیات میخواند وی بریده بود و خون میرفت و وی آگاه نی ابیات کان لی قلب اعیش به * ضاع منی فی تقلبه * رب فاردده علی فقد * ضاق صدری فی تطلبه * و اغث ما دام لی رمق * یا غیاث المستغیث به * گویند که روزی سمنون این دو بیت بخواند ع ... اختیاری * و قد تمنیته منی * و لیس لی فی سواک حظ * فکیف ما شئت فاختبرنی * در حال با حتباس بول امتحان کرد جزع نمیکرد و صبر می نمود آن شب جنید کس از اصحاب وی در خواب دید که سمنون دعا و تضرع میکند و از خدای تعالی شفا می خواهد چون سمنون آنرا دانست که مقصود از آن تادب باداب عبودیت است و اظهار عجز ... قبول کرده که میگشت بر کودکان میگفت ادعوا لعمکم الکذاب شخصی ویرا بدید سر در کشید و بعد از ساعتی سر برآورد و زفیری کرد و این بیت میخواند ع ترکت الفؤاد علیها یجاد * و شردت نومی فمالی رقاد * ابواحمد قلانسی گفته که در سمنون را در هر شبانروزی پانصد رکعت مقرر بود و هم وی گفته که مردی در بغداد چهل هزار درم بر فقرا نفقه کرد سمنون گفت ما را استطاعت این نفقه نیست یا ابا احمد ما را استطاعت این نفقه نیست برخیز تا بگوشه برویم و بهر درمی یک رکعت نماز بگذاریم پس بمداین رفتیم و چهل هزار رکعت نماز کردیم غلام الخلیل شخصی بود مرائی خود را پیش خلیفه بصوفی گری معروف ساخته بود و همواره از مشایخ و درویشان سخنان ناخوش بخلیفه رسانیدی تا ایشان مهجور شوند و اعتبار وی بیفزاید روزی زنی را چشم بر سمنون افتاد خود را بر وی عرضه کرد سمنون التفات

بوده از غایت فتوت خویش
خود چه خیبر که خیبر گردون
هرچه بر دل نشیند از دگرد
تا کسی بود از انحراف مصون
چون همه روی در نقاب شدند
لاجرم نصرت شریعت را
بود ختم رسل نبی و زپی
سرکشیدن ز امر اهل کمال
این علی در کمال خلق دیر

خالی از حول خویش و قوت خود
پیش آن دست پنجه بود زبون
هست بر چشم مرد آفت مرد
کاید آید آن کار راز عهده برون
ذره شان محو آفتاب شدند
متکفل شد آن ودیعت را
شد علی خاتم ولایت وی
ست ناشی ز سر نقص و وبال
عین بوبکر بود عین عمر

قدرت و فعل حق از و زده سر
دیدن آفات خود خلافت را
چیست کردانکه از ظهور وجود
بود با او منافق و منفقس
غیر از او کس از خاص و عام نبود
بود سر کمال مصطفوی
جمعی از بیعتش اباکردند
در جهان شاه و رهبری جستند
لعن ایشان مکن که ...

کنده بی خواستن در خیبر
بی ضرورت نخواست آفت را
رونکرد شود صفای وجود
در جنگ و مخالفت نکنند
که توانند تا آن قیام نمود
گشت ختم خلافت نبوی
واندران سرکشی خطا کردند
گر کسی سرکش شد زهی دغا
زشت باشد ز دوست لعنت داشت

نمود زن نیز نزدیک جنید رفت و گفت سمنون را بگو تا مرا از نی کند جنید را آن ناخوش آمد وی را زجر کرد و آن زن پیش غلام الخلیل شد و تهمتی چنانکه زنان نهند سمنون را نهاد غلام الخلیل سعایت بر دست گرفت و خلیفه را بر وی متغیر گردانید بفرمود تا وی را بکشند چون شیاف را آوردند خواست تا بقتل او فرمان دهد زبانش بگرفت کشتن او را تاخیر کردند شب خلیفه را بخواب نمودند که زوال ملک تو زوال حیات او دست دیگر روز او را بخواندند و عذر خواست ه

ابو الفرس سمنون المحب وکان فوادی خالیا قبل حبکم * وکان بذکر الخلق یلهو و یمرح * فلما دعا قلبی هواک اجابه * فلست اراه عن فنائک یبرح * رمیت ببین منک ان کنت کاذبا * وان کنت فی الدنیا بغیرک افرح * وان کان شیء فی البلاد باسرها * اذا غبت عن عینی بعینی یملح * فان شئت واصلنی وان شئت لا تصل * فلست اری قلبی بغیرک یصلح

ملیح زهرون المغربی قدس سره از اهل طرابلس است از اقران مظفر کرمانشاهی و صحبت یکدیگر بمکه رفته اند زهرون در پیش و مظفر پس داد و سعید و زن مظفر پس ایشان و همه در رمله برفته اند از دنیا رحمهم الله تعالی ابو عبدالله مغربی گوید که هیچ جوانمردی ندیدم از جوانمردان چون زهرون شیخ الاسلام گفته که وقتی بتماشا بیرون شده بود با جمعی از درویشان این دو بیت برخواندند ه و برساق تعنی علی الکری لم یزل لمع دین دی طوی * عنزل سطیح به نازله * حبیب الساحة معمور القنادی بخز و شید دهانگی چند بزود لخی شور کرد و باز گشت گفت من تماشای خود کردم عمروان بن ابو ثابه رحمه الله تعالی کنیت وی ابو الجمع شیخ الاسلام گفته که دیگرا بر احمد بن ابی الحواری دیدم که وی شیخ بوده بمکه در شام از دنیا برفته وی را بخواب دیدند و از حال وی پرسیدند گفت حاسبونا فدققوا ثم منوا فاعتقوا شمارا با من در گرفتند خرد خرد پس انت نهادند و بیکبار بگذاشتند میمون المغربی رحمه الله هو من اهل المغرب وکان من سیاحین ذوی قدما المشایخ وکان یرافق ابا موسی الدبیلی فی الاسفار وکان صاحب آیات و کرامات وی سیاه بود چون سماع در آمدی سپید شدی وی را گفتند حال تو در سماع میگردد گفت اگر شما نیز از ان آگاه باشید که من آگاهیم حال شما هم بر شما بگردد حکی انه کان معه جراب کلما اراد شیئا ادخل یده فیه واخرجه منه سعدون مجنون رحمه الله عطا بن سلیمان گوید وقتی در بصره قحط افتاده بود مردمان باستسقا بیرون شده بودند ومن با ایشان بودم در میان گورستان آوازی شنیدم باز نگریستم سعدون مجنون را دیدم در چهار طاقی

نیست غیر هیچ معنی وجهتی
رافضی را باد مشابهتی / علیه بهر خود تراشیده
او بموهوم خویش دارد رو / خاطر از مهر او خراشیده
زانکه موهوم اوست درخور او

در بیان آنکه اکثر خلق عالم روی پرستش در موهوم و تخیل خود دارند

خلق عالم همه درین کارند / رو بوهم و خیال خود دارند
همه اندر خداپرستی فاش / لیکن او از صفت خدای تراش
هر کسی پرستید چه بودی / بسته با خود خیال معبودی
روی تعظیم خود در او کرده / مهر او در درون نه پرورده
بعبادت اگرچه مشغولست / عابدان آله مجعولست
روز محشر که بر عموم البشر / حق تجلی کند بجمله صور
آن تجلی بحضرت احدش / نبود جز بوفق معتقدش
جز در آن صورت ار شود ظاهر / گردد آنرا زجاهلی منکر
چون تجلیش در معاد بود / همه بر طبق اعتقاد بود
کس او را باعتقادی خاص / شو ز قیدی هر اعتقاد خلاص
نیست حصر خدای را و حدی / که مقید شود به معتقدی
تخته جائز عقاید باش / در همه صورتش مشاهد باش

از ان گورستان نشسته دست بر زانوی خود میزد و با خود چیزی میگفت پیش وی رفتم و سلام کردم گفت علیکم السلام یا عطا من کشف عنک الغطا پس گفت آنچه انبوهی است نفخ فی الصور ام بعثر من فی القبور ای گفت بقلب سماوی ام القلب خاوی پس گفت خواهی که من آب بخواهم گفتم چرا نخواهم گفت خداوند بآن راز دو سینه من بر تو باران در ایستاد و گفت ای عطا تا ترا بند نباید شد عطا بن سلیمان رحمه الله از زهاد بصره است بزرگ وقت خود بوده روزی بیمار بود در آفتاب خفته وی را گفتند چرا با سایه میبائی گفت میخواهم که سایه آیم اما میترسم که مرا گویند که در راحت نفس خود گام برفتی علی بن سهل بن الازهر الاصفهانی رحمه الله تعالی از طبقه ثانیه است کنیت او ابوالحسن است از قدماء مشایخ اصفهان شاگرد محمد بن یوسف البنا است از اقران جنید بوده و میان ایشان مکاتیب و رسالت بوده با ابو تراب نخشبی صحبت داشته وکان له ریاضة عظیمة ربما کان یتمنع عن الاکل والشرب عشرین یوما بیت فیها قائما دائما بعد ان کان نشوه نشوء ابناء النعمة والمترفین وی گفته که ما احتمله قطر الاولی و شاهدین وقتی عمرو بن عثمان مکی را بیکی هزار درم وام بر آمد باصفهان آمد نزدیک علی سهل اصفهانی تا وی را یاری دهد علی سهل دام وی را معلوم کرد که چند است نقد کرده بیکی فرستاد و او را آگاه نکرد پس در را نه راحت و کسل کردی میرفت دلی از دام بر اندیشه چون بمکه رسید دام را باز داده یافت بر سر و شیخ الاسلام گفت دانی که علی سهل چرا چنان کرد از بیم عذر خواستن و باز شکر گزاردن که هیچ آنرا و هر آنرا بر نتابد علی سهل گوید واست بیش کرد این طایفه را درویش نهادند که ایشان توانگرترین خلائق اند شیخ الاسلام گفت حق سبحانه و تعالی جامه نیکو بدنیاداران داد و جامه بدرویشان داد و طعام پاکیزه بآن جماعت داد و لذت طعام بدرویشان داد و هم وی گفته اعاذنا الله وایاکم من غرر حسن الاعمال مع فساد بواطن الاسرار و هم وی گفته التصوف التبری عمن دونه والتخلی عمن سواه وی را پرسیدند از حقیقت توحید گفت قریب من الظنون بعید من الحقائق و انشد بعضهم فقلت للاصحابی هی الشمس ضوءها * قریب ولکن فی تناولها بعد شیخ الاسلام گفت که علی سهل را گفتند بلی را یاد داری گفت چون ندارم گوئی دی بود و بعضی این سخن را با بوجعفر محمد بن زاذان که وی نیز از شاگردان محمد بن یوسف البناست نسبت کرده اند چنانکه در کتاب سیر السلف مسطور است و تتواند بود که این سخن از هر دو بزرگ واقع شده باشد و تتواند بود که یکی از ناقلان را سهوی افتاده باشد شیخ الاسلام گفته درین نقص است

شو هیولای جمله معتقدات / تو کی یابی ز قید حصر نجات

اشارت الی تفسیر قوله تعالی فاینما تولوا فثم وجه الله

از پی اینما تولوا خوان / ثم وجه الله‌ش متمم دان
یعنی آن سو که روی تست آنجا / تا حق بندگیش بگذاری
وجه حق کان بود حقیقت او / باشد آنجا بسوی او کن رو
هیچ جا را نکرد استثنا / بس بود بو حق عیان آنجا
عارف حق شناس را باید / که بهر سو که دیده بگشاید
بیند آنجا جمال حق پیدا / نگسلد از جمال حق قطعا
رو بهر چیز کاورد هر دم / در قضای حوایج عالم
هیچ شغلی حجاب او نشود / پرده آفتاب او نشود
در حوایج خدای را بیند / خبر شهود خدای نگزیند
زانکه معلوم بنده نیست که کی / بسر آید حیات فانی وی
دم آخر کسی کز اهل جهان / داد بر هیئات مشاهد جان
چون برآرد سر از نشیمن خاک / چشم و جانش بود بحضرت پاک
دان کزین منزل خراب گذشت / لیک با ظلمت حجاب گذشت
خیزد از قبر تیره خوار و خجل / پشت بر آفتاب در دو ظل

صوفی را دی دفرواجه بود آنرد زا هنوز شب نیامده صوفی دران روزه است و کان علی بن سهل یقول لیس موتی کموت
احدکم انما هو دعا و اجابت ادعی فاجیب فکان کما قال کان یوما قاعدا فی جماعة فقال لبیک و وقع میتا محمد بن
یوسف بن معدان البنا رحمه الله کنیت او ابو عبدالله است گفته اند که وی از سیصد شیخ کتابت حدیث
کرده بود پس ارادت خلوت و انقطاع بر وی غالب شد و بعزیمت مکه بیرون رفت و بادیه را بقدم تجرید قطع کرد
قطع کرد و گفته اند که وی در روز بعمل بنائی مشغول بودی از آنچه حاصل کردی محقری بنفقهٔ خود صرف کردی
و باقی را بر فقرا تصدق بنمودی و با وجود کسب و عمل هر روز یک ختم قران بکردی چون نماز خفتن بگزاردی
بسوی کوه رفتی و تا صبح آنجا بودی و بسیار میگفتی خداوندا یا مرا آشناسائی و معرفت خود روزی کن یا کوه را فرمان ده
تا بر سر من فرود آید که بی آشنائی و شناسائی تو زندگانی نمیخواهم و وی گفته چون بمکه در آمدم دیدم که پیران در
مقام ابراهیم نشسته اند بایشان بنشستم قاری خواند بسم الله الرحمن الرحیم بر دل من چیزی واقع شد فریادی کردم
پیران قاری را گفتند خاموش کن پس مرا گفتند ای جوان تراچه بود که فریاد کردی و هنوز قاری یک آیت نخوانده
من گفتم باسمه قامت السموات والارضون و باسمه قامت الاشیاء و کفی باسم الله سماعا همه پیران برخاستند
و مرا درمیان خود بنشاندند و گرامی داشتند و هم وی گفته که در مکه بسیار دعا میکردم که یارب دل مرا بخود آشنائی و
شناسائی ده یا جان مرا بستان که مرا بی شناخت تو بجان حاجت نیست در خواب دیدم که گوینده میگوید اگر این
میخواهی یک ماه روزه دار و با کس سخن مگوی پس بر زمزم در آی و حاجت خواه چون ماه تمام شد بر زمزم در آمدم و
دعا کردم هاتفی آواز از چاه زمزم داد گفت یا ابن یوسف اختر من الامرین واحدا ایما احب الیک العلم مع الغنی و
الدنیا ام المعرفة مع القلة و الفقر من گفتم المعرفة مع القلة و الفقر پس از چاه زمزم آواز آمد که قد اعطیت و گویند که جنید
قدس سره بفضل و کمال وی قائل بوده و در رسالتی که بشیخ علی سهل اصفهانی فرستاده نوشته بوده است که سل شیخک
ابا عبدالله بالغالب علیک چیست علی بن سهل ازوی سوال کرد و گفت بنویس بوی والله غالب علی امره محمد
بن فاذه رح کنیت او ابو جعفر است از شاگردان محمد بن یوسف بناست کان مجتهدا قویا فی العبادة سخیا فی البذل
هر روز سه ختم قرآن ورد داشت وی را از میراث پدر بسیار رسید سالها بر محمد بن یوسف و عیال او نفقه
کرد چنانکه وی ندانست و دوستی داشت وی را فرموده بود که ما یحتاج وی را منیه بدو بمنزل وی می برد و برا گفته بود که

	تا ابد مائل هوا و هوس	ناکس الراس ماند آن ناکس	

در بیان آنکه ملازمت مصلی مر شطر مسجد حرام را بنا بر اتقیا د امر حق و اتباع شریعت اوست و الا هویت حق سبحانه چنانکه در قبله مصلی هست در جمیع حدود هست

گر مصلی کند بوقت صلوٰة	روی در کعبه از جمیع جهات	باشد از حق بدان جهت مامور	ورنه حق نیست اندر آن محصور
روی در روی او بود همه گر	نیست در قبلهٔ مصلی بس	گرچه در هر جهت بود موجود	لیک در یک جهت بود مسجود
حق بود چون محیط کعبه چو خط	نیست این راز ان بهیچ غلط	تا کنی در محیط از ان شط راه	گفت دلو و جو بهم شط ره
	ره ز شط در محیط بهر برین	هست ز شط محیط را دیدن	

در بیان آنکه در جهت بودن حق سبحانه و تعالی باعتبار تنزل است بمرتبه جسم و جسمانیات و الا من حیث هو مبرا است از جمیع امکنه و جهات

هیچکس را از ان آگاه نکنی چون چند سال برین گذشت محمد بن یوسف را دست وی الحاح تمام کرد که بگوی
چه کس است که کفایت خیال من میکند گفت محمد بن فاذه گفت جزاه الله عنه بافضل الجزاء عزیزی در میان
زمستان بر محمد بن فاذه در آمد و او را دید با پیراهن تنها گفت یا ابا جعفر سرما نمی یابی گفت دست خود
بیار و بگو لا اله الا الله دست خود بزیر پیراهن وی در آوردم و گفتم لا اله الا الله دیدم که از گرمی عرق میکرد
سهل بن علی مروزی قدس سره ... که در سرای عبدالله مبارک شد گفت این کنیزکان مطربه
آراسته کرده چرا بر بام فرو نخوانی ایشان را گفت چنین کنم چون بیرون شد گفت کبوتری دو دیدم یا ...
که هم اکنون میرود از دنیا آنکه او بر بام من دیده حورانند پذیره وی فرستاده اند از بهشت که بر بام من هیچ کنیزک
نبود ... چون ... سهل بن علی ... که از نواختهای
خدا تعالی ... عبدالله علیه ...
فیها کثیر من الناس ... سهل بن علی گوید الفراغ ... شیخ الاسلام گفت که کسی که تقوی
بر وی غالب نباشد وی را شغل به از فراغت باشد و از فراغت وی را بلائی خیزد و آنکه متقی بود و صاحب ورع و خداوند
دل وی را فراغت ملکی بود بی بها و فراغت دل نعمت حق است سبحانه و درویشی دکان این کار این جمع گوید که
ابوالطیب ... علی بن حمزة الاصفهانی ... شیخ الاسلام
گفت که وی ... محمد بن یوسف ... علی بن حمزه گفته است که من روزگاری
نزدیک محمد بن یوسف بنائی بودم باصفهان و باوی می نشستم و او در علم حلال خوردن فراوان گفتی از حکایات
آدمی نوشتم وقتی از نزد یک او ... شدم چون باز گشتم بصره رسیدم ... محمد بن یوسف بصره رسیده بود بعضی
...دم که صفت ... اصفهان مرا و ... بصره ... شاگردان سهل تستری و ایشان از وی حکایت
میکردند و ... گفتند ... روزی مرا خوش آمدی ... که برای من نوشتی
که من امی بودم روزی ... بر کنار آب ... میکردم هر چه نوشته بودم از آستین من در آب افتاد و تباه شد
رنجه بمن رسید عجب صعب که بروزگار دراز جمع کرده بودم آن شب سهل تستری را بخواب دیدم مرا گفت ای مبارک
رنجه شدی که تو در آب افتاد گفتم آری ای استاد گفت چرا حق دوستی آن سخنان و حق الله از خود طلب نکنی و حق

چون نه جسم ست حق نه جسمانی	نه هیولاست نی هیولانی	باشد از حیز و جهت بیرون	وز حد و دو شباهت بیرون
هست من حیث ذاته اقدس	... تجرد و بس	لیک چون در مراتب امکان	گشته ظاهر بصورت اعیان
در جهان هر صفت که هست و هست	بی تقیید جمله موصوف ست	هر چه باشد ز تبش خیر جمیل	زین زاد صاف ذات ای دلیل
و آنچه نقصی بود دران واقع	نیست قطعا بسوی حق راجع	بلکه هست آن بدو ز اهل سعود	از قصور قبول و استعداد
پس دلالت بر آنکه وصف کمال	هست ز اوصاف ایزد متعال	حمد حق باشد و ستایش او	قابل مستعد ستایش کو
دانکه از قائل ست نزه تسبیح	نه ز حق آن هر حق بود تسبیح	پی اظهار این مراد و مرام	وارد ست از نبی علیه السلام
انما الامر کله بیدیک	لکن اشهد لا الٰه و الیک	حق هم از بهر گشتن این مقصود	ور کنا ام بید خود فرمود
	... چیزی زنای وجاهد	نیست الا مسبح و حامد	

در بیان آنکه تسبیح موجودات بلسان حال می باشد کشف گذشت و ارباب کشف و

دوستان او گفتم ای استاد مرا طاقت این نیست درین سخن بودیم که مصطفی را صلی الله علیه و آله وسلم بخواب دیدم که می آید با جماعتی از یاران از اصحاب صفه من چون آنرا بدیدم از شادی پیش مصطفی صلی الله علیه و آله وسلم و دیدم در روی من خندید گفت چرا گوئی این صدیق را یعنی سهل تستری را که دوستی این طایفه و این سخنان عین حقیقت است بآن می مانست که مصطفی صلی الله علیه و آله وسلم آمده بود که با سهل ازان سخن گوید سهل گفت استغفر الله یا رسول الله مصطفی صلی الله علیه و آله وسلم بخندید از شادی آن بیدار شدم شیخ الاسلام گفت دوستی این کار .... نزدیک است که انکار این کار بود که از حقیقت هیچ چیز بمجاز نزدود. غلام الخلیل در آخر عمر مجذوم شد یکی از بزرگان این طایفه شنید گفت یکی از نارسیدگان متصوفه همت در وی بسته است و نیک نکرده است چه او منازع این طایفه بود گاه گاه اعمال ایشان بوی آنجا می گرفت خدایش شفا دهاد این شخص با غلام الخلیل گفتند ازان توبه کرد و هرچه داشت پیش مشایخ فرستاد قبول نکردند بنگر که انکار این طایفه آخر این مرد را بتوبه رسانید کسی که اقرار داشته باشد خود چون بود علی بن شعیب السقا قدس الله سره از خیره نیشاپور بود و با ابو حفص صحبت داشته گویند که وی پنجاه و پنج حج گذارده بود همه از نیشاپور احرام بسته و در زیر هر میل دو رکعت نماز گذارده وی گفتند این نماز چیست گفت لیشهدوا منافع لهم این نافع من است از حج من با دو قصه اندیشه کردن وی در قرب الله تعالی و غائب گشتن وی از خود سیزده روز در بیان اقوال ابو حمزه بغدادی گذشت شیخ الاسلام گفت که قرب الله تعالی بخود اندیشیدن حیرت است و نیندیشیدن خیانت علی بن الموفق البغدادی از قدماء مشایخ عراق بوده سفر بسیار کرده ذوالنون مصری را دیده بود شیخ الاسلام گفته که وی را هفتاد و چهار حج آرند و شصت حج کرده بود با خود میگفت [illegible] وی آمده [illegible] دل وقت خود دریدم آن شب حق تعالی را بخواب دیدم که وی را میگفت ای [illegible] موفق خود بخانه خویش خوانی کسی را که نخواهی نخوانی اگر من نخواستمی نخواندمی دنیا ور دمی وی گفته اگر خداوندا اگر من ترا از بیم دوزخ می پرستم [illegible] اگر بامید بهشت می پرستم هرگز در آنجام را جا مده و اگر بمهر [illegible] پرستم یک دیدار بنمای و بس [illegible] ابو احمد القلانسی وی از قدماء مشایخ است نام وی مصعب بن احمد البغدادی است گویند که اصل وی [illegible] است از اقران جنید و رویم بوده و فی التاریخ

نظر در آن حقیقت اند بر مان مقال نیز [illegible] چه آنکه اصحاب کشف و عیان بدان قائل اند در احادیث نیز واقع ست

[illegible] / که رسا نیده شد بعضی [illegible] — بلسان دلالت آمد و حال / نه بترتیب لفظ و حرف و مقال
[illegible] / و ندران نیست هیچکس [illegible] — [illegible] ارباب کشف اهل عیان / در جماد و نبات و هر حیوان
[illegible] / در جمیع مواطن و اوقات — همه هستند [illegible] گویا / خالق خویش را بجان جویا
[illegible] / راه قرب [illegible] — نیز [illegible] که سمع شان [illegible] / شد به سمع دگر ز نور ازل
[illegible] / گرچه اهل نظر [illegible] گردند — مرتضی گفت یا رسول خدا / رفتیم از مکه جانب صحرا
[illegible] / که نه گفتش سلام بی کم و بیش — ابن مسعود گفت وقت طعام / می شنیدیم از طعام کلام
بزبان فصیح و لفظ صریح — خورش همیگفت بهر حق تسبیح

در بیان معنی کلام و بیان مراتب و اقسام آن و بیان آنکه کدام قدیم ست و کدام حادث

حج ابو احمد القلانسی سنة تسعین و مائتین و مات بمکة [illegible] شیخ عقیل ابو احمد القلانسی گفت که روزی در میان قومی بودم گفتم که ازار من [illegible] میان تخن [illegible] من همه بینند آن شیخ الاسلام گفت نه او [illegible] گوئی ازار من با نعلین من از ادب ایشانست که خود را در میان [illegible] یا ان چیزی ملک نه بینند [illegible] شیخ دانی گوید که چون صوفی بگوید که نعلین من ازار من باید که در وی زنگ [illegible] یعنی که ایشان ملک نباشد [illegible] ابو احمد قلانسی بیمار شد و محتضر گفت خداوندا اگر [illegible] نزدیک تو [illegible] من بین المذنبین بود [illegible] دنیا در مخفه بیرون آورده که [illegible] دیگر [illegible] ابو الغریب [illegible] اصفهانی از محققان بود [illegible] در عشق لعین جمع رسیده بود و او را طولی خوانند شیخ ابو عبدالله خفیف وی را دوست داشتی [illegible] وقتی در شیراز از زندگانی خود نومید گشت یاران خود را پیش خود خواندند و گفت از بهر خدای مرا التماس [illegible] حاجت است روا خواهید کرد گفتند آری بگو گفت چون مرا اینجا مرگ آید مرا در گورستان گبران دفن کنید یاران تحیر گشتند که این چیست گفت خداوندا گفته بودم که مرا اگر نزدیک تو هیچ قدری هست مرا بطرسوس مرگ ده اکنون اینجا مرگم دانستم که مرا نزدیک وی هیچ قدری نیست [illegible] تقریب [illegible] آنجا صحت پدید آید بخواست و بطرسوس شد و آنجا برفت یکی ازین طائفه گوید که بر ابو الغریب در آمدم در طرسوس و هر دو ران وی آماس کرده بود از بیرون وی تازه و نو بشکافته بود و ریم و خون بسیار میرفت و حالتی عجیب داشت یکی از وی پرسید که چونی گفت چنین که می بینی اما هنوز نگفته ام که بسی الفقر ابو عبدالله القلانسی وی از کرام قوم بزرگان این طائفه بوده وی گفته که از بعضی سیاحات خود در کشتی نشسته بودم باد برخاست و طوفان عظیم شد اهل کشتی [illegible] و تضرع در آمدند و نذرها کردند مرا گفتند که تو نیز نذری کن گفتم من از دنیا مجرد ام [illegible] الحاح بسیار کردند گفتم بار خدایا تعالی نذر کردم که اگر ازانچه در آیم خلاص یابم هرگز گوشت فیل نخورم گفتند این چه نذر است کسی هرگز گوشت فیل خورده است گفتم همچنین در خاطر من افتاد و خدای تعالی بر زبان من گذرانید ناگاه کشتی بشکست و من با جماعتی بکناره افتادم و چند روز گذشت که هیچ نخوردیم در میان آنکه نشسته بودم ناگاه فیل بچه پیدا شد وی را بگرفتند و بکشتند و از گوشت وی بخوردند و بر من عرض کردند گفتم من نذر کرده ام که من گوشت فیل نخورم الحاح کردند که مقام اضطرار است و نقض عهد رخصت است من فرمان نبردم و از عهد خود برنگشتم چون چیزی بخوردند در خواب شدند هنوز ایشان در خواب

و بیان آنکه کلام جمادات و نباتات از کدام اقسام ست

گرچه آمد بسیط اصل کلام / باشد آنرا مراتب و اقسام — هست اصل بسیط آن ز صفات / ز صفاتی که هست لازم ذات
حق تعالی حقایق و اسرار / چون کند بهر قابلان اظهار — صفتی را که هست مبدأ آن / کرده نامش کلام اهل لسان
پیش ازان کو برد بعلم علم / این کلامست متصف بقدم — باشد آری بحکم عقل سلیم / صفت ذات همچو ذات قدیم
گاهی آنرا بی توسط گفتار / آمد اندر مراتب و اطوار — چون دلالات جمله موجودات / بر کمال و صفات و وحدت ذات
گاهی اندر لباس لفظ و حروف / که مراد از اقوال بند و ظروف — وین دو قسم ست آنکه حرف و مقال / یا بحس مدرک ست یا بخیال
آنچه مدرک همی شود بحواس / ظاهر آمد به پیش عقل و قیاس — وانچه باشد حواس ازان قاصر / هست بر اهل کشف لیس ظاهر
موطنش عالم مثال بود / آلت سمع آن خیال بود — گردد از سمع باطن آن مفهوم / سمع ظاهر بود ازان محروم
گفت و گوی فرشتگان باهم / باشد از حرف و صوت آن عالم — هر ملک را در و مثالی هست / که دهد شان دران معالی دست

بودند که مادر آن فیل بچه آمد و بوی میکشید تا هر که را بوی آن بچه بود بکشتی بعد ازان آمد و آن مردمان را بوی
کردن گرفت از هر کدام که آن بوی می یافت وی را زیر دست و پای میمالید و میکشت تا همه را بکشت پس بنزدیک
من آمد و مرا بوی کرد تا دیری وازمن هیچ بوی نیافت پشت بجانب من کرد و بخرطوم خود بمن اشارت کرد که سوار
شو من در نیافتم پای خود را بالا داشت دانستم که میخواهد که سوار شوم سوار شدم پس اشارت کرد که راست بنشین
بنشستم در رفتن ایستاد و بشتاب تمام آورد مرا در شب بموضعی که زراعت و سیاهی مینمود و اشارت کرد که فرو
آی فرود آمدم بازگشت بشتاب تر از پیشتر چون بامداد شد جماعتی پیدا شدند و مرا بخانه خود بردند و بترجمان ایشان
حال از من پرسیدند قصه را بازگفتم مرا گفتند که میدانی که از آنجا که ترا آورده است تا اینجا چند روزه راهست گفتم نه گفتند
هشت روزه راهست که ترا بیک شب آورده است ابو عبدالله بن جلا قدس سره از طبقه ثانیه است نام وی
احمد بن یحیی احمد درست تراست بغدادی الاصل است اما برمله و دمشق بوده از اجله مشایخ شام است شاگرد ابوتراب
نخشبی و ذوالنون مصریست و ازان پدر خود یحیی الجلاء با ابو عبدالله بسری بوده و در صحبت و سفر استاد رقی بوده
عالم بوده و صاحب ورع وقتی ابوالخیر تیناتی الی عبدالله جلا ازدیک درهمها مهر فرستاد در منع ابوالخیر او را آواز داد که
بشناختم جواب داد که شناختی شیخ الاسلام گفت که ابوالخیر بشناخت شیخ ابو عبدالله شناخت مقام شرف را
شیخ الاسلام گفت که ابوبکر واسطی با جلالت خود گفته که من مرد سه دیده ام آن مرد تمام ابوامیه الملا
جوریست و آن نیم مرد ابو عبدالله الجلا واسطی را گفتند چون ادام و تمام کفتی و این را نیم مرد گفت ابوامیه با جوی
از دست هیچ مخلوق چیزی نخوردی کان یأکل ممالیس للمخلوقین فیه صنع و ابن جلا از مردی میخورد که او را
علی ابن عبدالله قطان گفتندی ابوبکر واسطی کسی را از ایشان ندیدی نه از خواری خلق بنزدیک و از عزیزی
توحید در علم او ابو عبدالله جلا را پرسیدند از محبت گفت انی ولعجبة وانا ارید ان العلم التوبة وی را پرسیدند که متی
یستحق الفقیر اسم الفقر گفت اذا لم یبق علیه من نفسه مطالبة ظاهرا و باطنا شیخ الاسلام گفت سیصد تن با ابوتراب نخشبی
در بادیه شدند بارکوه دو تن با او بماند ابو عبدالله جلا و ابو عبید بسری و ابو عبدالله الخان الصوفی رحمه الله
تعالی وی از کبار صوفیه بغداد است شیخ بغدادی گفته است که وی صاحب کرامات بوده و از ابن قصاب
رازی نقل کرده است که گفت پدر من در بازار بغداد دوکانی داشت من بر در دوکان نشسته بودم ناگاه شخصی

متجسد شود دران ارواح	متروح شود در او ارواح	هیچ آنچه ز عالم جان	قابل باشد ش و سیدان
صورتی یابد اندران منزل	وانچه بالا رود ز عالم گل	وتن ...	هست احکام آن جهان قیل
نطق و تسبیح نز جماد و نبات	اشنوی یا ز جسم حیوانات	...	سمع حس نیست اندران محرم
هر کرا شد گشاده راه خیال	اندران عالمش دهند مجال	کانچه باشد شنیده لی شنود	زعمم محجوب را بدان گردد
وانچه باشد ز دیده لی بیند	وامن از منکر دو لی چیند	نسبت این جهان بدان چو	از حد عقل و فهم بیرونست
گفت شارح محلقه تلقی	فی فلاة لعیدة الارجا	شیخ آنرا کسی چنان سنجد	نیست ز انسان که در بیان گنجد
چون سخن را کشید رشته دراز	بسر رشته باید آمد باز	بود سر رشته ذکر بی ادبان	از پی غیرت ادب طلبان

در ذکر حال طایفه دیگر از بی ادبان که در احکام الهی و آداب نبوی چیزها می افزایند بمقتضای طبع و هوای خویش

بگذشت مرا گمان آن شد که وی از فقرای بغداد است و من هنوز بحد بلوغ نرسیده بودم خاطر بجانب وی
کشش کرد برخواستم و بر وی سلام گفتم و با من یک دینار بود بوی دادم آن را بستد و روان بگذشت و با من
چندان التفات نکرد با خود گفتم که این دینار ضایع کردم در عقب وی روان شدم تا بمسجد شونیزیه رسیدم آنجا دیدم
که سه تن از فقرا نشسته اندان دینار را بیکی از ایشان داد و خود در نماز ایستاد آنکس که دینار را گرفته بود بیرون
رفت و من در عقب وی رفتم تا طعام خرید و بیش یاران آورد و با هم بخوردند و آن شخص همچنان در نماز بود
چون از طعام فارغ شدند روی بایشان کرد و گفت هیچ میدانید که مرا چه از موافقت شما باز داشت گفتند نی
ای استاد گفت جوانی که آن دینار را بمن داد من تا این زمان از خدای تعالی میخواستم که از بندگی
او را آزاد گرداند او را آزاد گردانید این قصه را بگو یکی از شیخ اسلام پرسیدند شیخ اسلام گفت ... بیکی ولی
ای استاد وی شیخ خاقان و معروف بود توفی سنة ... ابو عبدالله الباقانی نام وی
محمد بن حسان است از قدماء مشایخ است و با ابوتراب نخشبی صحبت داشته قال ابن الاعرابی رحمه الله تعالی سمعته
شیخ ما رایت منهم مثل اربعة ذوالنون المصری و ابوتراب نخشبی و ابو عبدالله البصری و ابوالعباس ابن عطا
قدس الله تعالی ارواحهم از اصحاب ابو عبید بسری گفته در ... بود ترا وقت حج را
سه روز مانده بود کس ازین طایفه آمدند که یا ابا عبید بحج میروی گفت ... بمن کرد و گفت شیخ تو
بان خود را خواست تا در تراست از ایشان برانچه میگویند یعنی حیض کهچون رمضان شدی ابو عبید
بخانه در آمدی داهل بیت را گفتی که در خانه را ... وی بر آوردندی و سوراخی بگذاشتندی و هر شبی
نانی از انجا بیند اختندی چون روز عید آمدی در خانه باز کردندی آن سی نان در زاویه خانه نهاده
بودی نه هیچ خورده و نه آشامیده و نه خواب کرده و سی شبانه روز بریک طهارت نماز گذارده گویند که
ابو عبید بغزا رفت بر اسپ کره سوار شد در میان راه آن اسپ کره بیفتاد و بمرد گفت خداوندا این است
کره را عاریت بمن ده چندانکه بسر ... از زمین برخاست زنده چون از غزا فارغ شد و بدیه
رسید پسر خود را گفت زین اسپ کره را بردار پسر وی گفت گرم ست و عرق دارد گفت بردار
که وی عاریت است چون زین از وی برگرفت بیفتاد و بمرد وی گفته النعم طرائف من رضی بالنعم

دیگری زان فریق گویم ...	آنکه در عمل بوسوسه زیست	نیست در راه دین وظیفه او	غیر وسواس در نماز و وضو
روسوی کوزه و سبو نکند	جز در آب روان وضو نکند	خود چه آب روان که دریائی	دور قعری فراخ پهنائی
نقد دین در مدینه دکرم	یافت از دست ناقدان سکه	این چنین جوی ها نبود آنجا	که بود عرض و عمق شان دریا
بس وضوی سول صحب کرام	چون وضوها نبود تمام	شستن روی و دستها یکبار	فرض شد در شریعت مختار
بهر تکمیل آن دو بار دگر	گشت سنت زفعل پیغمبر	غسل چارم کدام و پنجم چیست	غیر وسواس دیو مردم چیست
گر کسی گویدش مکن اسراف	نیست اسراف سیرت اشراف	عذر گوید نه بر لب جویم	نیست اسراف هر چه میجویم
گرچه نبود ز صرف آب زیان	هست از لفظ عمرای نادان	حیف باشد ازین متاع شگرف	که بوسواس دیو گردد صرف
تن ملوث نجاست ...	بدر و سواسهای بیهوده	دیو صحبت بهر که وسوسه جست	فرخ آنکس که دل ز وسوسه شست
روی در ریش این همه چه میتولی	در نجاست گرفته گوئی	غسل آن چون بحض شرعی نیست	زان تجاوز کمال بی ادبیست

فقد رضی بالضر دو البلاء قریب فمن سابراه البلاء احب ترک الفریة والتقرب الی الله تعالی • گویند که روزی با اصحاب خود در دمشق جای نشسته بود سواری بگذشت و در عقب وی غلامی غاشیه بر دوش نهاده دید چشم آلوده چون برابر ابو عبید و اصحاب وی رسید اللهم اعتقه وارضی منه گذشت پس روی با ابو عبید کرد و گفت ای شیخ مرا دعای کن ابو عبید گفت اللهم اعتقه من النار و الرق فی الحال مرکوب آن سوار را بیداخت التفات بآن غلام کرده گفت ترا آزاد کردم خاصة لوجه الله غلام غاشیه را پیش وی انداخت و گفت ای خواجه مرا تو آزاد نکردی مرا این جماعت آزاد کردند اشارت با ابو عبید و اصحاب وی کرد و با ایشان می بود تا از دنیا برفت روزی پسری پیش وی آمد که سبوی چند از روغن داشتم که سرمایه من بود بیرون می آوردم بیفتاد و بشکست و سرمایه من ضایع شد گفت ای فرزند سرمایه خود آن ساز که سرمایه پدر تست والله که پدر ترا هیچ سرمایه نیست در دنیا و آخرت غیر الله تعالی

ابو عبد الله السجزی رحمه الله از طبقه ثانیه است از بزرگان مشایخ خراسان ست از جوانمردان ایشان با ابو حفص صحبت داشته و بادیه بریده بارها بر توکل وی گفته علامة الاولیاء ثلثة تواضع عن رفعة و زهد عن قدرة وانصاف عن قوة وهم وی گفته هر واعظی که توانگر از مجلس وی نه درویش برخیزد و درویش نه توانگر وی نه واعظ است وهم وی گفته سودمندترین چیزها مریدانرا صحبت صالحانست و اقتدا بایشان در افعال و اخلاق و زیارت کردن قبرهای دوستان خدایتعالی و قیام بخدمت یاران و فقیران ویرا پرسیدند که چرا برسم صوفیان مرقع نپوشی گفت از نفاق باشد که لباس فتیان و جوانمردان بپوشم و زیر بارهای فتوت در نیایم پس گفتند ویرا که فتوت چیست گفت خلق را معذور داشتن و دانچه ایشان میروند و تقصیر خود دیدن و شفقت بر همه خلایق چه نیکوکار و چه بدکردار و کمال فتوت آنست که ترا خلق از حق مشغول نگرداند شخصی ویرا گفت یک دینار زر سرخ دارم میخواهم بتو بدهم مصلحت چون می بینی گفت اگر بدهی ترا بهتر و اگر ندهی مرا بهتر شیخ ازین طایفه می گوید که با ابو عبد الله السجزی از طرابلس همراه شدم خسپه شبانه در رفتیم که هیچ نخورده بودیم پاره کدوی تر دیدم براه افتاده برداشتم تا بخورم شیخ بجانب من نگریست دانستم که از ان کراهت داشت بینداختم بعد از ان پنج دینار فتوح رسید بدهی رسیدیم گفتم مشاید

حق ازان صورت شریعت بست	که شود عادت طبیعت پست	شرع را چون به طبع بندی کار	از سر کوی شرع بندی بار
گر نه محکوم رای خویشتنی	چند گردی هوای خویشتنی	طبع را پیشوای شرع کنی	شرع را کوست اصل فرع کنی
دل پسندی اسیر صد وسراین	داری از وهم لوث تن پاک	دیده از خاک و خس بینبارے	گرد بر پشت پای نگذاری

حکایت ساده دلی که در خواب دزد جامها و دستارش ببرد و ازارش گذاشت و ازار را کشیده و در سر بست تا سرش برهنه نباشد

ابلهی رخت خود بخواب سپرد	رختش از تن کشید و دزد ببرد	جز ازاری که بودش اندر پای	کش به بی قیمتی گذاشت بجای
چون متاعی که با بها باشد	آفت دزدش از قفا باشد	کالۀ ابله که کم عیاری او	کند از دزد پاسداری او
ابله دل چون ز خواب سر برداشت	دیده گم گشته هرچه در بر داشت	دست خود برد سوی سر بار	نه کله باز یافت نی دستار
گفت اگر جامه رفت نبود باک	دلم از بی عمامگی شد چاک	زانکه نبود بچشم هیچ گروه	مرد را بی عمامه فر و شکوه

طعامی بخور و برگذشت و تجرید بعد از ان گفت شاید که کوئی پیاده میرویم و گرسنه و چیزی تجرید انیک بر سر راه دهیست نزدیک آنجا مردیست صاحب عیال چون بآن بادیه در آئیم بخدمت ما شغل خواهد گرفت آن پنج دینار را بوی ده تا بر اد عیال خود نفقه کند چون بآن دیه رسیدیم آنرا بوی دادیم و نفقه کرد چون بیرون آمدیم گفت تو کجا میروی گفتم با تو همراهی می کنم گفت من با تو همراهی نکنم خیانت میکنی در باره کدوی تر و مصاحبت میکنی بآن نخواهم که با او مصاحب باشم **ابو عبد الله الحصری** از اهل بصره است از مشایخ قدیم شاگرد فتح موصلی است یقول سمعت الفتح الموصلی یقول صاحبت ثلثین شیخا کانوا یعدون من الابدال کلهم اوصونی عند فراقی ایاهم فقالوا ایاک و معاشرة الاحداث **جعفر بن المبرقع** از علما مشایخ این قوم ست ذکره ابو عبد الله الحصری انه سمعت منه یقول ثلثین سنه اطلب من یقول الله فی تحقیق هذا الاسم فلم اجده **علی بن بندار بن حسین الصوفی قدس الله سره** از طبقه خامسه است کنیت او ابو الحسن است از بزرگان متاخرین مشایخ نیشابور است روزی مانده بود از دیدار مشایخ و مرزوق از صحبت ایشان در نیشاپور با ابو عثمان حیری محفوظ صحبت داشته بود و در سمرقند با محمد فضل بلخی و در بلخ با محمد حامد و در جورجان با علی جورجانی و در ری با یوسف بن الحسین و در بغداد با جنید و رویم و سمنون و ابن عطا و حریری و در شام با طاهر مقدسی و ابن جلا و ابو عمر دمشقی و در مصر با ابو بکر مصری و ابو بکر دقاق و ابو علی رودباری مشایخ جهاندیده بود و در حدیث کمال بسیار داشت و ثقه بود در حدیث در سنه تسع و خمسین و ثلثمائة برفته از دنیا وقتی علی بندار با شیخ ابو عبد الله خفیف به تنگی پلی رسیدند شیخ ابو عبد الله خفیف ویرا گفت پیش رو ای ابو الحسن گفت بچه سبب پیش روم ابو عبد الله گفت که تو جنید را دیده و من ندیده ام شیخ الاسلام گفت همینه نسبت این طایفه دیدار پیر است و صحبت ایشان علی بندار گفته دار است علی البلوی بلا بلوی محال وهم وی گفته یطلب الحق بالدنیا و انما وجود الحق بطرح الدارین وهم وی گفته دور باش از مخالفت خلق هر که خدایتعالی به بندگی وی راضی ست به برادری وی راضی باش و هم وی گفته که دور باش از مشغولی بخلق که امروز در مشغولی بخلق بودن سودی نمانده است و هم وی گفته که بدمشق رفتم بعد از سه روز بر ابو عبد الله جلا در آمدم گفت کی آمدی گفتم سه روز است

چون نیایست سر برهنه نشست	کرد بیرون ازار و در سر بست	که ازانجا که رسم شهر ده است	کون برهنه ز سر برهنه به است
آنچه پوشیدنش ضرورت بود	سبب ضرورت برهنه کرد و نمود	و آنچه نبودنش بشرع رواست	یکدمش را الهی برهنه بجواست
همچنان زاهد موسوس شهر	که ندارد ز شرع و سنت بهر	دفع وسواس کز سر تحقیق	فرض باشد بشرع اهل طریق
می گذارد ولی بغسل و وضو	می کند گاه شست و شوی غلو	غسل اعضا سه بار اگرچه بس است	شوید او آنقدر که دسترس است

در وسوسه نماز و نیت برای کسب جمعیت

چون ز کار وضو بپردازد	برود تا نماز آغازد	سوی وسواس او گراید دیو	همچو خون در رگش درآید دیو
که بگوید نویت پی در پی	که بلا حول سازد آنرا طی	که کند پست گه بلند آهنگ	گه گزیند شتاب گاه درنگ
گاه سر گاه ریش جنباند	گه جیب در است و بگرداند	گاه تا دوش ها برآرد دست	گه به پهلو فرو گذارد دست
کرده در نماز امام تمام	وان موسوس هنوز در احرام	خلق حیران که در چه کار است این	دیو خرم که یار غار است این

گفت درین سه روز کجا بودی که بمن نیامدی گفتم باین حوضها بحدیث نوشتن گفت تشغلک الفضل عن الفرض گفت فضیلت یعنی فضایل و نوافل ترا از فریضه مشغول داشت شیخ الاسلام گفته دیدار پیران از فرایض این قوم ست که از دیدار پیران آن یابند که بهیچ چیز نیابند مرضت فلم تعدنی الحدیث وهم شیخ الاسلام گفته الٰهی این چیست که با دوستان خود کردے هر که ایشان را جست ترا یافت و تا ترا ندید ایشان را نشناخت وانشد نالنفسه حیرتی مراة من ینبیک من یرانی یراک وتریهم ینظرون الیک وهم لا یبصرون سخن جوانمردان با جوانمرد دانست جوانمرد باید تا جوانمرد را بیند هر که جوانمرد را دید نه او را دید که حق را دید از انکه او نه اوست فقه پیر دید حق گاه گاهی رهی را از دست رهی بر باید و خویشتن را به بهانه رهی بدیده قوم نماید تا دیدها بدیدن او بیاساید آنکه حقیقت بر دوری باز آید و اگر رهی هرگز با رهی باز نیاید هم شاید از انکه فتنه رهی هم از رهی تیز آید بهر چه از بهانه میکاهد از حقیقت می افزاید چون بهانه تمام سے برخواست حقیقت فرود آید آدمی باین کار کیست که این کار نه بابت آدمی ست یکی را دید به بهانه آمده یکے را بر حقیقت کار حقیقت دارد بهانه را چه قیمت علی پندار پسری داشته محمد نام حبیب بن نجیب عزیز بود و عارف بن عارف نادر شیخ الاسلام گفته که بخط محمد بن علے پندار دیدم درکتابے که واسطے گفته هر چه این طایفه دارند ازین کار علم و سخن این همه ازین دو آیت قرآن بیابند یکے انزل من السماء ماء و دیگرے والبلد الطیب شیخ الاسلام گفته که این آیت بشارت ختم وے را

محمد بن الفضل البلخی از طبقه ثانیه است کنیت وی ابو عبد الله است بلخی الاصل است متعصبان وے را از بلخ بیرون کردند بے گناه بسبب مذهب وے روی با شهر کرد بر ایشان نفرین کرد شیخ الاسلام گفت پس ازوے از بلخ هیچ صوفی نخواست بسمرقند رفت وی را آنجا قاضی ساختند انرا بجا عزیمت حج کرد ... از وی مجلس خواستند بر کرسی شد و گفت الله اکبر ولذکر الله اکبر و رضوان من الله اکبر و از کرسی فرود آمد و آخر بسمرقند بازگشت و آنجا برفت از دنیا در سنه تسع عشر و ثلثمایه ابو عثمان حیری سخت بوے نوشت که علامت شقاوت چیست گفت سه چیز است یکے آنکه علم دهند و توفیق عمل ندهند و دوم از اخلاص دور گردانند سوم دولت صحبت دوستان خدا تعالے در یابند و وظیفه اکرام و احترام بجاے نیاورند و ابو عثمان گفته است محمد بن الفضل سمسار الرجال

میکند انکار نیست ...	قصد کرد ... حضور و صحبت	لیکن این معنیست بس مشکل	بیکے لحظه کی شود حاصل
کاش این فکر بیش ازین کردی	غم این کار بیش ازین خوردی	هر که در خانه کرد خر تیمار	برو آسان بسوی منزل بار
	دانکه چون در همه بیابان داد	بارش آخر به پشت خویش نهاد	

حکایت شیخ محقق با مرید موسوس

راه دانی مرید خود را دید	کز بقصد نماز ... کوشید	بهر تحریمه دست بر میداشت	باز ناکرده اش همی انگاشت
همچنین بارها نکرد ...	شیخ را حال او نکو گردد	گفت ای جاهل این طریقه نیست	امر حق یا نه قول و فعل نبی است
نیست کار تو ...	... میکنم نیست	که نزاده ز ریش دبلت خویش	یا بمقدار حول و قوت خویش
یک دوگانه نماز گذارم	صورت ظاهرش ...	پس بتکبیر دستها بردار	گر ترا کافی بود همین مقدار
تو کنی گر توان نماز آید	گه قبول خداے را شاید	هر پریشان کجا بآسانی	جمع دانه شد از پریشانی

یعنے نقاد مردانست شیخ الاسلام گفت که ابو بکر واسطے گوید ... هیچکس چون وے نگوید که وے سخن خود گوید و از دیگران اندک حکایت کند یکے ازان اینست که گفت محمد بن الفضل گفت آن چیز که بود وے همه نکو بیا نیکو شود و به بود وی همه رشتها زشت شود آن استقامت است شیخ الاسلام گفت سخن نیکو گفت فاستقم کما امرت یکی مصطفی صلی الله علیه وآله وسلم گفت مرا وصیتے کن گفت قل آمنت بالله ثم استقم بگو که یکے و بر آن بپای و محمد فضل گوید عجب دارم از کسیکه بیابانها و وادیها قطع می کند تا برسد بجاے تا که آنجا آثار انبیا بیند چرا وادی نفس و هوا را قطع نے کند تا بدل برسد و آثار پروردگار خود ببیند و هم وی گوید که چون مرید را بینی که بطلب زیادتی دنیا مے کند آن نشان ادبار و نگونساری اوست و هم وے گوید اعرف الناس بالله اشدهم مجاهدة فی اوامره واتبعهم لسنة نبیه یعنی بزرگ ترین اهل معرفت و مجتهد ترین ایشان باشد در ادای شریعت و راغب ترین ایشان در حفظ سنت و هر که بحق نزدیکتر بود بر امتثال امرش حریص تر بود و هر که دور تر از متابعت رسول الله صلے الله علیه وآله وسلم او معرض تر و وی را از زهد پرسیدند گفت بچشم نقصان در دنیا نگریستن و با عراض ازوے عزیز و گرامی زیستن

محمد بن علے الحکیم الترمذی قدس الله تعالی سره از طبقه ثانیه است کنیت وی ابو عبد الله است از کبار مشایخ است با ابو تراب نخشبی و احمد خضرویه و ابن جلا صحبت داشته و حدیث بسیار داشت و وی را تصانیف بسیار است و کرامات ظاهر اندر بیان هر کتاب چون ختم الولایه و کتاب المنهج و نوادر الاصول و جز این کتابهای دیگر کرده است و در علوم ظاهر هم وے را کتب است و تفسیری ابتدا کرده بود اما عمر وے باتمام آن وفا نکرده و وی صحبت دار خضر است علیه السلام ابو بکر وراق که مرید وے بود روایت کند که هر یکشنبه خضر علیه السلام نزدیک وی آمدے و واقعها از یکدیگر پرسیدندی صاحب کتاب کشف المحجوب گوید که وی سخت معظم است بنزدیک من چنانکه جملگی دلم شکار اوست و شیخ من گفتے که محمد بن علی دریتیم است که در عالم همتا ندارد و وے گفته است ما صنفت حرفا عن تدبیر ولا لینسب الی شیء منه ولکن کان اذا اشتد علی وقتی اتسلی به وهم وے گفته است که من جهل باوصاف العبودیة فهو باوصاف الربوبیة اجهل یعنے هر که خود را نشناسد او را چون شناسد و هم وی گفت حقیقت

	سالها خون دیده باید خورد	تا شود فرو یک دم از خود مرد	

در ذکر اصحاب تفرقه علی طبقاتهم

خدمت مولوی چه صبح و چه شام	دارد اندر کتاب خانه مقام	متعلق دلش بهر ورقے	در خیالش ز هر ورق سبقے
نه شنیدش ز افروغی از مصباح	دلش را کشادگی از مفتاح	نه بجانش ز طوالع انوار	تافته از مطالع اسرار
کرده کشاف بر دلش مستور	نور کشف و شهود و ذوق حضور	از مقاصد نه دیده کسب نجات	بیخبر از مواقف عرصات
از هدایت فتاده در خذلان	از هدایه نهایتش حرمان	بی فروغ وصول تیره و تار	ده فروع و اصول کرده شعار
کرده خانه کتابهای بسره	از خرے هیچ خشت کرده خرم	سوی هر خشت از انکه رو کرده	در نقیضے برخ بر آورده
قصر شرع نبی و حکم نبی	جز بر آن خشتها نکرده بنی	زان به مجلس زبان چو بکشاید	سخنش بجمله قالبے آید
صد مجلد کتاب بنهاده	در عذاب مخلد افتاده	از مجلد ندیده غیر از پوست	پے نبرده که بمغز تا که درست

دوستی الله تعالی دائم است بیاباد و سئل عن صفة الذات و صفة الفعل فقال کل ما یحتمل الزیادة والنقصان
فهو من صفات الفعل و کل ما لا یتغیر علیه الزیادة والنقصان فهو من صفات الذات و سئل عن الایثار
فقال اختیار حظ غیرک علی حظ نفسک و قال فی الیقین التعیین و استقرار الغائب علی الله تعالی و علی قوله
و امره و قال فی الشکر خلق القلب بالنعم حضرت خواجه بهاء الحق والدین محمد البخاری المعروف به
نقشبند قدس الله سره در وقتی که از مبادی احوال و سلوک خود حکایت میکرده اند و اثر توجهات خود را
بارواح طیبه مشایخ کبار در بیان می آورده میگفته اند که هر گاه توجه بروحانیت قدوة الاولیا خواجه
محمد بن علی حکیم ترمذی نموده شدی اثر آن توجه ظهور بی صفتی محض بودی و هر چند بدان توجه سیر افتادے
هیچ اثرے نکردی و صفتی مطالعه نیفتادی شیخ گفته اند اولیاء الله مختلف اند و بعضی بے صفت اند و
بے نشان و بعضے بصفت اند و بعضی از صفات نشان مند گشته اند مثلا گویند اهل معرفت یا اهل معامله
یا اهل محبت یا اهل توحید اند و کمال حال و نهایت درجات اولیا را و بی تعینی و بی نشانی گفته اند بی نشان
اشارت بکشف دانیست که مقام ایشان بس بلند و درجه بس لطیف است و عبارت و اشارت از کنه آن مرتبه قاصر
است علی ابن بکار قدس سره کنیت وی ابو الحسن است از متقدمان مشایخ است با ابراهیم ادهم صحبت داشته
ساکن مصیصه بوده میگویند که چون شب در آمدی بگریستی چنانچه خواب وی ببردی آنرا بدست خود میسودی گفتی والله
که تو بسیار خوشی و دانی که مشتاقم بخواب ... نماز خفتن بگذاردی یکی ازین گوید که بجهاد
علی بکار در آمدم وی پای اسپ خود جو ... ابو الحسن ترا کسی نیست که این کار کند گفت در بعضی
غزوات بودم شکست بر مسلمانان افتاد ... گفتم انا لله و انا الیه راجعون اسپ با من گفت
انا لله و انا الیه راجعون آن وقت است که ... نگذاری که تعهد حال من کند از آن وقت باز ضامن
شده ام که من بخود با آن قیام نمایم ... از اصحاب بیرون رفتند تا
هیزم جمع کنند و از یکدیگر دور افتادند ... در عقب وی برفت دید که
مربع نشسته و سبعی سر بر کنار وی نهاده و در خواب شده او از وی مگس میراندی که این حالت را مشاهده کرد همانجا
وی هم نشست دیر اگفت چند نشینی گفت این سبع سر در کنار من نهاده و در خواب شده منتظرم تا بیدار شود و ...

پوست آمد نصیب اهل حجاب / مغز با همراه اولو الالباب / مرد دانا ز خون چو میوه خورد / افکند پوست تا بهیمه خورد
دانکه باشد بهیمه سیرت خوی / پوست چند همیشه بر زبان گوی / پوست جز کثرت کوی نیست / سر خرد وحدت روئی نیست
هر که را ز بکثرت است برون / پشت او سوی وحدت است درون / او بکثرت گرفته است آرام / که رسد کو وحدتش بمشام
تا نتابد ز طرفه کثرت روی / در نیابد ز جذب وحدت بوی / سر وحدت همیشه جمعیت است / هر چه کثرت همه پریشانی است
مرد را سالها ز کثرت فرد / روی باید بسر وحدت کرد / تا شود جمع هم و همت تو / آفتابش رهد ز ظلمت نی
یک دم از خود جدا نتوانند بود / بی خود و با خدا نتوانند بود / سر پر اندیشهای گوناگون / لب پر افسانه دل پر از افسون
آید از طعن عام اخبیا / سوی مسجد شتابد مولانا / با چنین حال باطن معمور / نیز خواهد ره خیال غرور
می کند پر دل این تمنا خوش / شرم بادش بدین تمام هوش / با تو گفتم حدیث شرف اساس / حال ارزال را از آن بشناس
این بود سیر خواص انام / چون بود حال عام کالانعام / عام با خود ز شام تا بسحر / نیست جز خورد و خواب فکر دگر

ابو عبدالله عبادانی رحمه الله تعالی از شاگردان خاص سهل عبدالله تستری است وی گفت که روزی از سهل
بن میر سید که مرا آرزو بود که دیرا ببینم پدری پیر ضعیف داشتم با او در مانده بودم نمیتوانستم رفت چون پدر از دنیا
برفت برخاستم و ببغداد در آمدم چون نزدیک وی رسیدم قومی دیدم از درویشان که از پیش وی بیرون
آمدند مرا بشناختند گفتند بچه آمدی گفتم آمده ام بشیخ ابنیم بوی راه است گفتند ... بسوی بصره
نهری گفتم نبرم چون نزدیک وی در آمدم و آن روز آدینه بود ... گفتم سلام علیکم گفت
و علیک السلام ایش انت یا ولد الله و عادت وی آن بود که چنین گفتی من آن نقطه ... پاسخ دادی
گفت مقام خود معلوم کن که کجائی من گفتم اگر بگوی ... گرفتم ... شدم که دیرا ببینم
دیر بودم ناگاه درویشی در آمد و گفت سلام علیکم شیخ گفت و علیک السلام ایش انت یا ولد الله آن درویش
گفت محال گفت در چه گفت فی حال ... ابو عبدالله
الحضرمی رحمه الله مرتعش گوید که ابو عبدالله ... سؤال کردم ... سال بود ... بود مرا از
قرآن جواب گفت گفت رجال صدقوا ما عاهدوا الله علیه گفتم صفت ایشان چیست گفت الا خوف علیهم
و افتهم هوا گفتم محل ایشان از احوال کجاست گفت فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر گفتم زیادت کن
گفت ان السمع والبصر والفؤاد کل اولئک کان عنه مسئولا ابو عبدالله سالمی نام وی احمد بن سالم البصری
است ببصره بوده شاگرد سهل تستری سی سال یا شصت سال ... طریقت از وی گرفته شیخ الاسلام گفت که
ابو عبدالله سالمی گفته بود که الله تعالی را در بهشت ... بدین سبب شیخ عبدالله خفیف گوید که این
قدم دهری بود شیخ الاسلام گفت که ابو عبدالله خفیف انصاف نداده است ممکن است که او دیدار علم را گفته باشد
ابو عبدالله سالمی را پرسیدند که بچه چیز شناسند اولیاء الله را در میان خلق گفت بلطافت زبان و حسن اخلاق و
تازه روئی و سخاوت نفس و قلت اعتراض و پذیرفتن عذر هر که عذر خواهد پیش ایشان و تمامی شفقت بر همه خلق نیکوکار
و بدکار ایشان و هم وی گفته که دیدار سنت کلید دوستی است ابو طالب محمد بن عطیه الحارثی المکی قدس سره
وی صاحب کتاب قوت القلوب است که مجمع اسرار طریقت است و گفته اند قالوا لم تصنیف فی الاسلام مثله فی دقائق
الطریقة نشأ بمکة اشرف بقعة علی وجه الارض ثم دخل البصرة ثم بغداد و توفی بها فی جمادی الاخری سنة ست و ثمانین

صلح و جنگش برای این باشد / نام و ننگش برای این باشد / سخن از دخل و خرج راند بسیار / مجبور بطن و فرج داند بس
همتش نگذرد ز فرج و گلو / داند از امر فانکحوا و کلوا / گر تجارت کند نه بند و بار / جز بعزم فریب شهر و دیار
ظلم او بر سر اجیر و رفیق / کم نباشد ز قاطعان طریق / ور زراعت کند بدشت و ده / بابده یا الشهر باغ و تره
تخم حرص و هوای او کیسه / ندهد جز نکال خسران بر / ور بود اهل صنعت و پیشه / غیر آتش نباشد اندیشه
که چه صنعت کنم که همه هنر / بر باهم ز دست بی هنری / ور بود اهل کیل و وزن و فراغ / نبودش ز آفتاب صدق شعاع
زو لش غیر ازین نجوید کم / که خود بیش یا فروشد کم / این که گفتم حلال خوارانند / راست کاران و رستگارانند
گوش کن سیرت حرامخواران / بتغلب درم ستانان را / نه چنانند که مر دگر بجا که مانیست / بیش ازین قوت مقالم نیست
حرف ایشان خرد بهیچ نکند / زانکه اندیشه هم کژی نکند / کم دو نان پست دینان گیر / هم از آنان قیاس اینان گیر

تمثیل

وثلثمائة ونسبت وی در تصوف بشیخ عارف ابو الحسن محمد بن ابی عبد الرحمن ابن سالم البصریست وانتساب بشیخ ابو الحسن به پدر خود ابو عبد الله احمد ابن سالم وانتساب پدر وی بسهل بن عبد الله تستری قدس الله سره هم العزیز

ابو عبد الله جاو پاره صوفی همدانی رحمه الله از کبار مشایخ جاو پاره نام جائے است شهر روم وے بود که عهد کرده بود که چیزے که مرا دل ازان بر بدو نفور شود نخورم وقتے در مسجد شونیزیه بود طعام آوردند دل وے ازان برمید نمیخورد یاران وے را گفتند هر ساعت خلاف کنی بخورد آنشب در مسجد بماند ویرا احتلام افتاد در خواب باوے گفتند چیزے بخوری که دل تو ازان برمد ندانی که بتو ملا رسد وی گفته که از شیخ ابو بکر رقاق مصری پرسیدم که صحبت با که داری گفت بان کس که هرچه الله تعالی از تو داند باو بگوئی از تو زند واز تو نبرد شیخ الاسلام گفت که قبول صحبت پس از صحبت دیدن درست آید که آدمی بدی عیب ست چون بهتر نیکوئی صحبت پیوندے چون عیب پدید آید صحبت ببری آن نه صحبت است صحبت پس از شناخت عیب است اگر عیب دینی و بدعتی باشد که آن دیگر است چشم ازان پوشیدن مداهنت و مخنثے بود در دین مگر بضرورت آن عیب که در دیانت و بدعت باشد جدا بود آدمی نه معصوم است از وی عیب و جرم آید که کفور و جهول و ظلوم است شافعی گوید رضی الله عنه که نه دوست تو بود هر که ترا بی مدارا باید کرد شیخ الاسلام گفت هر که چون از تو عیبے فطا آید از وی عذر باید خواست واگر با تو کسے نیکی کند شکر باید گفت آن نه دوستی و صحبت باشد شخصے یحیی معاذ را پرسید که صحبت با که دارم گفت بان که چون بیمار شوی به پرسیدن تو آید و چون از تو جرمی بیند خود از تو عذر خواهد از شرائط صحبت است که حق صحبت بدی حق خود طلب نکنی و عیب خود بینی و عیب دیگران عذر خواهی و خلق از زیر قدر و جبر مضطر و مقهور بینی تا خصومت برخیزد دنا دان آنرا بخود لازم گیری و عذر نیاری وقتے امیر کافور شیخ ابو عبد الله جاو پاره بسیاری زر فرستاد دی نپذیرفت و باز فرستاد یعنے لشکریست کافور گفت اے سرله ما فی السموات و ما فی الارض و ما بینهما و ما تحت الثری یعنی یا ابن الکافور شیخ الاسلام گفت که این سخن کافور نه از کردار او بود اما آن هم از برکات پیر بود وی شیخ ابو علی کاتب را گفتند که فلان کس از لشکری چیزے نمی ستاند گفت آنکه نمے ستاند خوب و آنکه می ستاند خوب شیخ الاسلام گفت که بعضے از مشایخ چنین میکردند و آن ایشان را از عین درست می آید چون با علم بودند بکردند و آن نادر باشد و آن احوالات دارد که همه چیزها نیک و بد و شادی و غم و نعمت و بلا از یکجا امید بیدند و جز وی نمید بیدند

بر هی تیز میگذشت کسے
گفت روزی که زادم از مادر
دامنش را گرفت بوالهوسی
نام من قلبستان نهاد پدر
که روان باش و نام خویش بگو
نام خود گفتنت توهم بقیاس
لقب آتش و نام خویش بگوی
نام آن هر دو را ازین بشناس

در بیان آنکه انصاف بعیب خود پرداختن است و نظر بر عیب دیگران نینداختن

جامی این وعظ و پنج گوی چه سود
چون نشود کار را موافق گفت
زشت باشد که عیب خود پوشی
از خدا آنکه زپس بتر گوے
شیب کافور سای چون گردی
چرخ گردان چرا نیچ دانند

خرده گیری و عیب بی چند
گرد بد بند غیب نیست شگفت
واند رفتای دیگران کوشی
طعنه بر شاهدان زکم موی
بر سر جنت کو دم سردی
کاسیا بر سر تو گر دانند

شیوه واعظ آن بود که نخست
پای تا فرق جمله عیبی و عار
کل بموی دروغ پوشد سر
شب عمرت بوقت صبح رسید
سردی آید طبیعت کافور
کس چو تو در سراے بیم و امید

نعل خود را کند بقول درست
چه کنی عیب عمرو زید شمار
که بود موی من چو سنبل تر
صبح شیب از شب شباب رسید
چه کنی این طبیعت از وی دور
ریش چو تو در سر انگر سفید

اما چون کسیکه ویرا آن علین و دید نباشد مثل ایشان بکنند الله تعالی پرده وی بدرد و دین و شریعت در سر آن کند اعاذنا الله و جمیع المسلمین عن ذلک **ابو بکر الوراق** قدس الله سره از طبقه ثانیه است نام وی محمد بن عمر الحکیم الترمذی است باصل از ترمذ بود و قبر وی آنجاست اما بلخ بود وی خال ابو عیسے ترمذیست صاحب سند بود احمد خضرویه را دیده بود و باوے صحبت داشته ویرا تصانیف بسیار بوده و توریت و انجیل و زبور و کتب آسمانی خوانده و وے شعر است و وی گفته اگر طمع را پرسند پدر تو کیست گوید شک در مقدور و اگر گویند پیشه تو چیست گوید اکتساب ذل و خواری و اگر گویند غایت تو چیست گوید حرمان وکان ابو بکر الوراق یمنع اصحابه عن الاسفار والسیاحات ویقول المفتاح کل برکة الصبر فی موضع ارادتک الی ان یصح لک الارادة فاذا صحت لک الارادة فقد ظهر علیک اوائل البرکة شیخ الاسلام گفت هر که اکنون به سفر شود بترک نماز و ترک مذهب گفته بود و از عصمت حق بیرون رفته باشد ان الله مع الذین اتقوا والذین هم محسنون وهم ابو بکر وراق گفته که مردمان سه گروه‌اند یکے امرا دوم علما سوم فقرا و چون امرا تباه شوند معاش و اکتساب رعیت تباه شود و چون علما تباه شوند طاعت و ورزش شریعت تباه شود و چون فقرا تباه شوند خویهای خلائق تباه شود و فساد امرا بظلم باشد و فساد علما بطمع و فساد فقرا بریا **ابو القاسم الرازی** رحمه الله نام وے جعفر بن احمد بن محمد در نیشاپور نشستی و صحبت با ابن عطا و محمد بن ابی الحواری و ابو علی رودباری رحمهم الله تعالی داشته است مال بسیار داشت جمله برین طائفه خرج کرد چنانچه درویش از دنیا بیرون رفت مشائخ ری میگفته اند چهار چیز در ابو القاسم رازی جمع بود که کس را نبود جمال و مال و زهد و کمال و سخاوت تمام و وی دعوتی باصوفیان حاضر بود و جعفر خلدی نیز آنجا بود چون سفره بنهادند ابو القاسم دست نمیکرد گفتند موافقت باید کرد گفت صائم جعفر خلدی گفت اگر ثواب روزه تو بر تو دوست تر از شادی دل برادر آنست روزه بکشاے حالے دست بطعام برد و وفات وی در سنه ثمان و سبعین و ثلثمائة بود **ابو القاسم الحکیم السمرقندی** نام وے اسحق بن محمد بن اسمعیل است و قد قالوا فی وصفه لم یکن نظره من العرش الی الثری الی الله سبحانه وکان معاملته مع الخلق طلبا لحظوظهم دون حظه از مشائخ است صحبت داشته با ابو بکر وراق و ویرا سخنان نیکوست در معاملات و عیب نفس و آفات اعمال توفی رحمه الله فی المحرم یوم عاشوراء سنه ست و ثلثین و اربعین و ثلثمائة و دفن بمقبره جاکردیزه است وی گفته اگر

منشین بیش ازین بزیر غبار
هست بهر بیاض موی علاج
سالها گر تو در هنر کوشے
باز طفلی هنوز و یدت بهر
مے کنی از بیاض شعر اعراض
چون زمانه سواد شعر نموده
چه زنی دم ردیف و قافیه چنگ
دل گرو کرده بنظم سخن
مے کنی ز ابلهی و خود رای

خیز و غسلے در آب دیده بیار
پنبه بر داشتن زریش حلاج
این همه عیب را چسان پوشی
سیرت از سر گرفت مادر دهر
روز و شب شعر می بری حاجی
خود بگو از سواد شعر چه سود
کار بر خود کنی چو قافیه تنگ
فکر کار ردیف و قافیه کن
صبح تا شام باد پیماے

لطیبان میار روے و مجوے
هست عیبی بهر مه تو شیب
گشت موی تر سفید چو شیر
موی [illegible] سفیدی افگندت
کاش میخواهی از مداد امداد
شعر لهو است بکس از وی خو
هست نظم لطیف عمر لطیف
شعر باد یست کس کند ابداع
چون متکلمان در سخن سفتند

وار وی کان سیاه سازی موے
این نیست یک پری و هزاران عیب
شد زبان ترا بشیر و نظیر
سر موے نے شود پیدت
میکنی شعر را چو شعر سواد
لیت شعری الی متی بلهو
کش مرض قافیه است و عمر ردیف
از مفاعیل و فاعلات [illegible]
اعذب الشعر اکذبه گفتند

پس از مصطفی صلی الله علیه وآله وسلم پیغمبری بودی در ایام ما آن ابوبکر وراق بودے از علم ذی ثلمت وے وشفقت وی بر خلق وعدل وانصاف گویند که روزے ابوالقاسم حکیم در سرای خود نشسته بود ابو طاهر که از بزرگان آنوقت بود بر در سرای وی آمد بنگریست چون حوض آب دید و سرها باز کرد دید وبر دکانی نشست شیخ ابوالقاسم غلام را گفت بتری بیار تا آن سردها را بفکن نگاه گفت برو و ابوطاهر را بخوان چون در آمد گفت یا ابا طاهر آنکه ترا از حق بخانه حجاب شد از میان برداشتم لکن با حق صحبت چنان کن که درختی ترا از وی حجاب نشود در روزی نشسته بود میان خلق حکیم بے کرد یکی از بزرگان بزیارت وی آمد وی را چنان مشغول دید سجاده بر روی حوض انداخت و نماز کرد چون فارغ شد شیخ ابوالقاسم مر او را گفت ای برادر این خود کودکان کنند هنر آنست که در میان چندین شغل دل با خدای عزوجل نگاه داشت **بکر سعدی رحمه الله** از سعد سمرقندست از این طایفه شاگرد ابوبکر وراق وے گفته ابوبکر وراق مردی کریم خود خدائے را بر دکار نکردی بلکه بتعظیم کردی **صالح بن مکتوم رحمه الله** وے نیز از مریدان ابوبکر وراق بود بعمل وسخنان وے یاد داشتی و پیوسته ازان سخن گفتی **ابوذر الترمذی** از مشایخ خراسان بود وصاحب کرامات عبدالله خفیف گفته ما جمعی بودیم که با ابوذر صحبت میداشتیم هر وقت که جمع را چیزے بایستی ابوذر نماز ایستاده حالی آن چیز پدید آمدی **هاشم سغدی رحمه الله** وی نیز از سغد سمرقند است وشاگرد ابوبکر وراق تا روز وفات وی بارسے بیبود تری گفته که ابوبکر وراق گفت که سخن افزایی دل را سخت کند شیخ الاسلام گفت که پیش از و گفته اند که خواب فراوان و خوردن فراوان و گفت فراوان دل را سخت کند وابوبکر وراق گفته که آن گفت فراوان در خیر و شر یکی ازین طایفه گفته است که با ابوبکر وراق در راه میرفتم بر یک سوی ردائے وی حرف خا دیدم نوشته و بر دیگر سوی میم پرسیدم که آن چیست گفت آنرا نوشته ام تا هرگاه خا بینم اخلاصم یاد آید و هرگاه میم بینم مروتم یاد آید شیخ الاسلام گفت اخلاص آن بود که آن در معاملت با او کسے دیگر نه بینی و با خلق مروت برای آن بود تا ناگوار نباشی و هم ابوبکر وراق گفته که تصفیه عبودیت اثبات مجوسیت است وانکار ربوبیت و هم وے گفته که عارف نبود آنکه علم معرفت گوید پیش ابناء دنیا شیخ الاسلام گفت که ابوبکر وراق گفته که محمد مسلم حصیر باف در مهمانی بود با یوسف خیاط ترمذی میزبان بچیزے

آنچه باشد جمال آن بد وغ
شعر مر شرع را چه فرع شود

[illegible] چه فروغ
چون نه هر بلند شرع شود
شعر در نفس خویشتن بد نیست

داری شعر کے شود می نرع
ورنه دارد ز عین شرع اثر
نزد اهل دل از [illegible] رونقیست

گر نه آتش بود ز منبع شرع
شعر نامش مکن که باشد شر

انتقال از نکوهش شعر وسخن وے بمدحت شعر از روزگار و تضمین شعر ظهیر

ناله من ز دست شعر کاستا
بودی آراسته بفضل و هنر
ستم بر بر کارم اخلاق
همه را دل ز همت عالی
کیست شاعر کنون یکی مدبر

تن چو نالم ز شر ایشان کاست
بودی آزاده از فضول سیر
[illegible] در مجامع آفاق
از قناعت پر از طمع خالی
که بنالد ز جهل منزل از بر

پیش ازین فاضلان شعر شعار
حکمت اصل و فرع و زید اند
طبیب انفاس شان مروح
ده کز ایشان بجز فسانه نماند
بکند فرق شعر را ز شعیر

کسب کردی فضایل بسیار
بتر از وی بشرع سنجیدن
جنبش کلک شان کلید فتوح
جز سخن هیچ در میانه نماند
راحت خلد را ز رنج سعیر

مشغول بود محمد مسلم گفت زود باش که من کاری دارم زاهد بود و عابد دل [illegible] متعلق بود یوسف خیاط گفت ترا چه آن کار است که الله تعالی پیش تو آرد و نیز تو بران نیست از خانه بیرون آمده که بخانه باز شوی سی سال است که مرا بران نیت از خانه بیرون نیامده ام که بخانه باز روم ابوبکر وراق گفت که آن دو سخن یوسف باز صد ساله عبادت محمد مسلم است و هم ابوبکر وراق گفته [illegible] والصرف منها وانا بمنزلة من السرقة من الجبار **حضرت محمد بن حسین جوهری قدس سره** کنیت وی ابوبکر است از اهل بغداد بوده شاگرد ذوالنون مصری است مردی بزرگ است شیخ ابوبکر واسطی باجلالت خود از وی حکایت کند ابوبکر واسطی امام توحید بود گوید که محمد حسین جوهری گفته که مردی ذوالنون را گفت مرا دعائی کن گفت ای جوانمرد اگر ترا کارے در سابق تقدیر حق پیش شده باشد بسیار دعائی ناکرده مستجابست و اگر نه پس باشد غرق شده را در آب از بانگ چه سود جز غرق شدن و زیادتی آب در گلو رفتن شیخ الاسلام گفت شخصے پیرے را گفت مرا دعائی کن گفت آنچه ترا در سابق علم حق رفته است به از معارضه یکے از پیران گوید اگر نه آن بودی که وے گفته که مرا بخوانند وا ز من خواهید و فرموده ادعونی استجب لکم و ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون ای لیدعون عونی من هرگز دعائے نکردمی ولیکن گفته [illegible] بود که بخواهم میخواهم شیخ الاسلام گفت که دعا صوفیان را نه مذهبی است که ایشان حکم سابق را می نگرند که همه بود نیها بوده ابا حفص لیاوردان تا پاسی از شب بیگفت کاری کرده داده است چون کنم چون کنم همه خلق بر انند که چه خواهد بود حکیم در ان است که چه بوده شیخ الاسلام گفت این نه آنست که دعا نباید کرد و درو نباید خواند من شاهان [illegible] ورد خود میخواندم دان دو بیت فصل دعاست لیکن هیچ چیز نمیخواهم آن ذکر زبان بود فرمان برداری را و همت آن ابوبکر کسائی دینوری از مشایخ عراق بوده بدینور او وی مردی بزرگ از قدمار اصحاب جنید اقران و [illegible] بسیار و سفرهای معروفست جنید گوید اگر نه ابوبکر کسائی بودی من در عراق نبودمی جنید را وے مکاتبات است و رسائل نیکو پیش از جنید برفته از دنیا از جنید هزار مسئله پرسیده بود همه را جواب نوشته بود و فرستاده چون وی را وقت وفات نزدیک آمد همه را بشست خبر وفات وے بجنید رسید گفتند کاش آن مسئله ها که از من پرسیده بود بشستی گفتند بشست جنید شادمان گشت شیخ الاسلام

همت او خسیس و طبع لئیم
تا کجا بود که [illegible]
انگند خویش را بمکر دروغ
[illegible] انگاره
بدر آید ازین میانه که بود
نهاد دست هیچکس خواسته
نه گرفتست کس پی کشتی
روز کے گر بغار کرده فرار
ورنه کس از جفاش بے زده کم

همه آفاق را حریف وندیم
گشته جمع از سر هوا و هوس
پیش آن جمع چون مگس دروغ
هرزه گوید لطیفه پندارد
بس سر مرغ و شخانه که بود
در همه شهر بهر مهمانے
کنج بلغ و جانب [illegible]
تا پی آتش گشته [illegible]
چون سگ گهن گشته را بعم

روز و شب گو بکوی جاهی [illegible]
کرده ترتیب پیش را اسباب
کاسه چند زهر بار کنند
[illegible] که آید ازان گروه و بست
با چنان چشم دخانه [illegible]
که نرفتست تا سر خوانش
که بختست مرغ وی از بیلی
در دو کس زو باستغاثه زده
قصه کوتاه هیچ فرد و فریق

مید و چون سگان [illegible]
از شراب و کباب و چنگ و رباب
با همه جنگ و کارزار کنند
[illegible]
رو [illegible] از آنجا نهند بجای اگر
نشسته طفیلی مهمانش
[illegible] نکرده [illegible]
از عقب ثالث ثلاثه شده
روز بسته بحیلهائے دقیق

گفت جنید نه ازان میترسید که آن بدست عام افتد یا بدست سلطان ازان میترسید که در دست صوفیان افتد و از آن دکانی پرسازند یعنی به سخن گفتن و قبول جستن شیخ الاسلام گفت که جنید گفت از هزار صوفی یکی عالم بود صوفی را آن بس بود که می شنود وی میداند این قوم را دل فصیح بود نه زبان شیخ الاسلام گفت که رویم گفته که چون حال از مرد باز ستانند در مقال بگذارند ویرا هلاک کردند شیخ ابوالخیر عسقلانی گفته که چون ابوبکر کسائی درخواب شدی از سینهٔ وی آواز قرآن خواندن شنیدندی **ابو علی جورجانی الجواری** از طبقهٔ ثانیه است نام وی حسن بن علی است از بزرگان مشائخ خراسانست در وقت خود بینظیر بود ویرا تصانیف است در معاملات ورویت آفات در بها یتکلم فی شی من العلوم المعارف والحکم صحبت داشته با محمد بن علی ترمذی و محمد فضل بلخی و قریب السن است بایشان وی گفته الخلق کلهم فی میادین الغفلة یرکضون و علی الظنون یعتمدون و عندهم انهم فی الحقیقة یتقلبون و عن المکاشفة ینطقون و هم وی گفته بدبخت آنکس است که حق سبحانه گناه ویرا بروی بپوشاند و وی آنرا اظهار کند محمد و احمد بن ابی الورد از طبقهٔ ثانیه اند از بزرگان مشائخ عراق از اقران جنید صحبت داشته است با سری سقطی و ابوالفتح حمال و حارث محاسبی و بشر حافی و طریقهٔ ایشان در ورع نزدیک است بطریقهٔ بشر حافی کنیت احمد ابوالحسن است شاگرد بشر حافی است وی گوید که وقتی نماز شام تمام کردم هاتفی آواز داد و گفت اکنه اسجاس الملوک و هم وی گوید از آداب فقر آنست که ملامت و سرزنش نکنند گرفتاران محبت دنیا را و برایشان رحمت و شفقت کنند و دعای خیر کنند ایشان را تا خدای تعالی خلاصی دهد شان از آنچه در آن اند و هم گفته هلاک مردم در دو چیز است اشتغال بنافله و تضییع فریضه و عمل کردن بجوارح بی موافقت دل سئل عن الولی فقال الولی من تولی اولیاء الله و یعادی اعداء الله و احمد بن ابی الورد گوید چون الله تعالی دروی سه چیز بیفزاید وی در سه چیز بیفزاید چون درجه وی بیفزاید وی در فروتنی و تواضع بیفزاید و چون در مال وی بیفزاید وی در سخاوت بیفزاید و چون در عمر وی بیفزاید وی در تعبد و عبادت بیفزاید ابوطاهر مقدسی از طبقهٔ ثالثه است از بزرگان مشائخ شام و قدمای ایشان ذوالنون مصری را دیده قدس سره و با یحیی جلا صحبت داشته عالم بوده ذوالنون را دیده بود گویند شبلی ویرا حبر الشام خواندی طاهر مقدسی گوید که ذوالنون مصری مرا گفت الدهش فی ذات الحق جهل والکلام فی حقیقة المعرفة حیرة والاشارة عن المشیر شرک شیخ الاسلام

گشته زین گونه نسبت ابرام لفظ شاعر اگرچه مختصر است	شعر بد دوم و شاعران بنام جامع صد هزار شین و شناعت	هر که مجذوب خامه‌اش خوانند نیست یک خلق و سیرت مذموم	خوشتر آید که شاعرش خوانند که نگردد ازین لقب مفهوم

حکایت بر سبیل تمثیل

دو سفینه زبان بهرزه گشای هرکجا در زمانه دشنامی همه را کرده اندر ابنامی هرچه از روی بغض و کین گفت چون زبان را همی کنی جنجال اسم شاعر بعرف اهل زبان	به تعصب شدند بهرزه درای رفته بر لفظ خاص یا عامی تحفه هجو نوسی گرانجانی ناسزا گوی این میگفت چیز آورکه نیست زانسان هست بی اشتباه شامل آن	آن یکی رو بدیگری آورد یا زرفت ست لیک می شاید آن دگر یک زبان بهرزه گشاد هست اینها همه درآینان درج همچنین هرچه عقل و وهم و خیال اگرچه عدش برون از امکان است	گفت ای در نکال و خسران فرد که کس از وی زبان بیالاید داد دشنام و ناسزای داد تا بکی میکنی زبان خرج نقش بندد ز جنس شر و بال همه در جنس درون ابنان است

گفت که سخن در ذات حق جهل است که هیچکس را در ذات الله سخن نیست و روا نبود که گوید مگر آنکه الله تعالی و پیغمبر وی گفت ویرا گفت آن دانستنی نیست وجز تصدیق و تسلیم در آن روی نیست و سخن در حقیقت معرفت حیرتست که او خود خود را شناسد بحق الحقیقت دیگر همه عاجز اند و متحیر و او بعجز رهی را از معرفت خود بفضل خود معرفت می انکارد و مصطفی میگوید صلی الله علیه و آله و سلم در ثنا و عار الله تعالی لا ابلغ مدحتک ولا احصی ثناء علیک کما اثنیت علی نفسک و حق تعالی میگوید و لا یحیطون به علما از وی همین ذاتی که اوست خدای یگانه بی همتا و اشارت از مشیر شرکست یعنی شرک خفی که اشارت را اشارت کننده باید و داد و بدو گانگی در بناید هست بحقیقت اوست و دیگر همه بهانه و وی در بود و هستی یکتا الا کل شئ ما خلا الله باطل طاهر مقدسی گوید اگر مردمان نور عارف ببینند در آن بسوزند و اگر عارف نور خود ببیند در آن بسوزد و هم وی گوید حد المعرفة التجرد من النفوس و تدبیرها فیها بما یحل و یعقوب **ابو یعقوب السوسی** نام وی یوسف بن حمدانست استاد ابو یعقوب نهرجوری است از قدمای مشائخ است عالم بوده و صاحب تصانیف در بصره می بوده در آبله که شهریست در چهار فرسنگی بصره و از بصره قدیمی تر و خیل انها من جنان الدنیا از دنیا برفته وی گفته هر که علم توحید گوید مکلف مشرکست شیخ الاسلام گفت هر که علم تصوف گوید متکلف او در شرکست و هر که سخن گوید در وقت تواند گفت زرقست سخن بندگانی باید و آن وقت باید گفت که در سکوت از خدای تعالی بترسی سخن چنانست تحقیق آن را مباح کند کلام طائفه نه چون کلام دیگرانست چون زندگی نباشد سی بروتا بزند که دا باحت از آنجای افتد باید که چون متفرق باشی از جمع و توحید نگوئی اما چون خود نباشی تفرق را بانو چکار خراز گوید لا یصلح هذا العلم الا لمن یعبر عن وجده و ینطق عن فعله **ابو یعقوب نهرجوری** از طبقهٔ رابعه است نام وی اسحق بن محمد از علمای مشائخ است با جنید و عمرو بن عثمان مکی صحبت داشته شاگرد ابو یعقوب سوسی است سالها در مکه مجاور بوده و آنجا از دنیا رفته در سنه ثلثین و ثلثمائه شیخ الاسلام گفت که من یک تن دیده ام که میگفت که من ویرا دیده ام مرتعش نشد که ابو یعقوب نهرجوری گوید که باین کار نرسی تا ترک علم و عمل و خلق نگوئی یعنی بذل وهمت از علم و خیر برگذری نه آنکه دست باز داری و عمل از بهر ثواب نکنی یعنی او را نه بهای ثواب باشی و در خلا و ملا با او باشی نه با عمل و ثواب آن ابراهیم بن فاتک گوید که ابو یعقوب نهرجوری گوید الدنیا بحر والآخرة ساحل

شاعری گرچه دلپذیر من نیست مضرب آن مثل منم امروز طعنه بر شعر و هم بشعر زنم بهر این آفریده اند مرا	طرفه حالی کزان گزیرم نیست بهر خویش آن مثل زنم امروز قیمت و قدر او بدو شکنم جانب این کشیده اند مرا	نکتهٔ الشعر و قد یوکل می کنم عیب شعری گویم چه کنم در سرشت من اینست هرچه حق ساخت طوق گردن من	دیدم در عرب شهرت مثل میزنم طعن منکر می گویم در ازل بهر نوشت این اینست کی توانم کشید از آن گردن

در بیان آنکه آدمی کمال و نقصان زنجی اند زیرا که او مخلوق از برای خود نیست بلکه از برای غیر خود است
فالذی خلقه انما خلقه لنفسه لا له فما اعطی الا ما یصلح ان یکون له تعالی فلو علم انه مخلوق لربه یعلم ان الله خلق الخلق علی کل صورة یصلح لربه اعوذ بالله ان اکون من الجاهلین -

آدمی را همیشه معتقد است وانچه ناید از وش منافی آن	کو نگر آفریده بهر خود است وار دش از مقوله نقصان	هرچه او را فتد مناسب حال لیکن این اعتقاد عین خطاست	داندش از قبیل خیر و کمال زانکه آفریده بهر خداست

والمرکب للتقوی والناس علی سفر وانشد للنهرجوری ــه العلم لی منک خطابلعذر عندک لی + حتی التقیت فلم تعدل ولم تلم + اقام علمک فاحتج عندک لی + مقام شاهد عدل غیر متهم + وهم ابویعقوب گوید اعرف الناس بالله اشدهم تحیرا فیه وهم وی گوید من اخذ التوحید بالتقلید فهو عن الطریق بعید ابویعقوب الزیات رحمه الله جنید گوید که با جمعی از اصحاب در خانه ابویعقوب زیات بکوفتیم گفت شما را با خدای تعالی مشغولی نبود که از مشغولی آمدن بمن مشغول گرداند من گفتم که چون آمدن ما بتو از جمله مشغولی بحق است بان از حق بریده نمی شویم ابویعقوب باز بعضی مریدان پرسید که قرآن یاد داری گفت نی گفت واغوثاه بالله مریدی که قرآن یاد ندارد چون ترنجی است که بوی ندارد پس بچه چیز تنعم می کند وبچه چیز ترنم میکند وبچه چیز با پروردگار خود راز گوید احمد بن وهب رحمه الله کنیت وی ابوجعفر است از بصره بود وبا ابوحاتم عطار صحبت داشته استاد وی ابویعقوب زیات بود مدتی در مسجد شونیزیه بر توکل نشست وی گفته هرکه بطلب قوت برخواست نام فقر از وی برخاست وفات او در سنه بعین ومائتین بود ابویعقوب مزابلی رحمه الله بغدادیست از اقران جنید وی را پرسیدند که تصوف چیست گفت حال تضمحل فیها معالم الانسانیة - ابویعقوب اقطع رحمه الله تعالی روحه کاتب جنید در اسله وی بمکه بود ابو عبدالله خفیف گوید که ابوالحسن مزین گفت که بمکه رسیدم شیخ ابویعقوب اقطع در حال رفتن بود بروی در آمدم مرا گفتند اگر بتو التفات کند شهادت بروی عرضه کن مرا قربت دادند که من کودک بودم وبربالین وی بنشستم بوی نگریست وگفت ایها الشیخ اشهد ان لا اله الا الله وی گفت ایای یعنی بعزة من لا یذوق الموت ما بقی بینی وبینه الا حجاب العزت گفت مرا ایخول الی باین شهادت گفتن بعزت آنکه هرگز مرگ نچشیده ونماند میان من واو چیزی مگر پرده عزت شیخ الاسلام گفت که پرده عزت اولی اوست که او دوست وتو تو ابوالحسن مزین بروزگار میگفتی که گرانی چون نمی آید که شهادت بر دوستی از دوستان او عرضه کند شیخ ابو عبدالله خفیف گفته است که مردی در الوهیت میسوخت جماعه آمدند واز ورای پرده عزت شهادت بروی عرضه میکردند شیخ الاسلام گفت که شیخ ابو عبدالله طاقی مختصر بود دیگی شهادت بروی عرضه کرد گفت خاموش قومی بی ادبان ولی حرمتان آمدند بر دوستی از دوستان او عرضه میکنند خود توان خود بگوی که من آن خود گفته ام توفنی مسلما والحقنی بالصالحین این بگفت وجان بداد وقتی جماعتی بر پیری از مشایخ شهادت عرضه کردند وی از آن غیرت برجست ودر یک یک

حق پی هرچه آفرید اورا
حق نخواهد ز هستی اشیار
گر نباشد وجود او بالفرض
گفت اگر ناید از شما عملے

نیست امکان برمزید اورا
جز ظهور صفات یا اسمار
حکم آن اسم کے پذیرد عرض
که دران باشد از گنه خللے
تا کنند از گناه استغفار

در حقیقت کمال او آنست
هرچه در عرصه جهان پیداست
ولهذا رسول کرد خطاب
آفریند خدا خطاکیشان
حکم غفار را کنند اظهار

کز وجودش مراد یزدانست
هدف حکم اسمی از اسماست
پیش ازین با معاشر اصحاب
که گناه آید وخطا زیشان

در بیان آنکه نشار ملکیه اورا که این معنی سے کرد ولهذا زبان طعن بر آدم علیه السلام کشادند وبروے بفساد وسفک گواهی دادند-

بود بیرون ز نشه املاک
کای خدایا مسبحیم ترا

که کنند این دقیقه را ادراک
سبحه خوانان ومقدسیم ترا

لاجرم گاه غفلت آدم
زآب وگل صورتی برانگیزی

می زدند از غرور دعوی دم
کاید از وی فساد وخونریزی

شهادت عرضه میکردند تا همه بگفتند سر باز نهاد وجان بداد پس از وفات وی را بخواب دید گفت حال تو چیست گفت سخت نیکو گفت ایمان ببردی گفت ببردم گفت بدر مرگ شهادت نگفتی گفت آن خود در من رسته بود ابویعقوب بن زبزی رحمه الله شیخ الاسلام گفت که شیخ ابوعبدالله خفیف گوید که با ابن زبزی در سماعی حاضر شدم وقوال این بیت میخواند ــه لو هندت بیتا الی حجرها عاش + ولم ینقل الی القبر وقت + ابن زبزی خوش شد وتهارا از پس پشت بر زمین نهاد ودست بر سینه خود را بالا کرد وچشم خود در آسمان دوخت ومیگفت بگوی والله که غیر من کسی نمیشود ناگاه خون از رگهای گردن وی بگشاد که پنداشتی از آنجا فصد کرده اند وهمچنان بود تا بیهوش بیفتاد وی را برگرفتند وخونها بشستند وخرقه بران موضع ببستند وهم شیخ ابوعبدالله خفیف گوید که میان ابراهیم خواص وابن زبزی نقاری واقع شد ابن زبزی وی را گفت چند دعوی کنی وصولت بر اکه توکل ببادیه در می آئی آنچه با خود داری از مرقع ورکوه همه اسباب گدیه است اگر دعوی توکل میکنی چنانکه من میگویم ترا بادیه در آئی ابراهیم خواص در غضب شد وبیرون رفت ابن زبزی در عقب وی برفت واز ازار دالی نیکو گرفت وکوزه از آبگینه چون بوی رسید گفت مرقع خود بکش واینها را بپوش مرقع را بکشید وآنها را پوشید ورکوه را از وی بستد وکوزه آبگینه را بوی داد و گفت برو چون ابراهیم حج کرد وبازگشت ابن زبزی مرقع وکوزه وی را برداشت واستقبال وی کرد وگفت اکنون هرچه خواهی بپوش وخواص را از بسکه ریاضت وفاقه کشیده بود مویها ریخته بود ابن زبزی را گفت قتلتنی ابعدک الله وهم وی گفته که شیخ ابوطالب خزرج گفت که میان من وابن زبزی در اخلاص سخنی میگذشت واصحاب بر آن بودند که شب در خانه من باشند هر وقت که من سخن گفتم گفت باش تا شب بیاید ومن هیچ نمیدانستم که وی چه می گوید چون برخاستم ابن زبزی گفت انتظار من نبریه که من بگاه خواهم آمد ما طعام خوردیم ونصیب وی بگذاشتیم چیزی از شب گذشته بود که آمد بطهارت خانه در رفت گفتیم مگر طهارت میکند او با خود نی داشته است آنجا پنهان میکرد پس بیرون آمد چون پاسی از شب گذشت ومردم آرام گرفتند ما با خاطر خوش ووقت صافی نشسته بودیم که ابن زبزی برخاست ونی پنهان کرده را بیرون آورد وآغاز دف زدن وسرود کردن وگفتن کرد همه همسایگان جمع شدند ونظاره میکردند با همسایگان گفت شاید که ابوطالب ما شما تنها باشد چنینها نکنند ما این از وی آموخته ایم واو شیخ ماست درین

فاضل اینجا به پیش گاه قبول
علم الله آدم الاسماء
کرد اسما تمام تعلیمش
همه گشتند منحرف ز غرور
صنعت لست آفرینش ما
بس بآدم رسید بار دوم
آدم از امر حق زبان بکشاد
هرچه در جزو هست وز کل هست
کل چو گردد بذات خود دانا

چیست حکمت ز خلقت مفضول
کلها ای حقایق الاشیاء
کرد اوصاف ذات تفهیمش
همه گفتند معترف بقصور
رحمت تست علم وبینش ما
از خدا این ندا که انبئهم
شرح آن نامها یکایک داد
جزو را گر تهیست از کل دست
همه معلوم او شود اجزا

گل بود خار وخس چه کار آید
اسم حق پیش صاحب عرفان
بعد از آن گفت مر ملایک را
ما علمنا ورا ما علمت
وجه ما را نموده دانیم
با لاسامی التی بهم ظهرت
زانکه هست از تمامی اشیاء
نیست در وی هیچ جزو کل بکمال
ورشود جزو نیز مدرک خویش

پیش عنقا مگس چه کار آید
نیست الا حقایق اعیان
انبئونی بهذه الاسماء
ما فهمنا خلاف ما فهمت
ز هیچ بروی فزود نتوانیم
چون ز اسرار شان بود خبرت
آدمی کل وما بقی اجزا
هست در کل جمیع اجزا مال
ننهد پا ز دانش خود بیش

کار ها پس دف میزد و سرود میگفت و بازی میکرد و با همسایگان سخن میگفت ابوطالب گفت هنوز سحر بود که خانه را خالی کردم و بمحله دیگر رفتم چون بامداد شد گفتم توبه کردم که دیگر هرگز ذکر اخلاص نکنم **ابو یعقوب مذکوری** رحمه الله از وی پرسیدند که توکل چیست گفت ترک اختیار و از سهل تستری پرسیدند گفت ترک تدبیر و از بشر حافی پرسیدند گفت رضا و از ابوحفص حداد پرسیدند گفت تبری از توان خود و از حلاج پرسیدند گفت دیدن مسبب و از فتح موصلی پرسیدند گفت ملال از سبب و از شقیق پرسیدند گفت دیدار ر بجز عرق و از شبلی پرسیدند گفت در دیدار دل فراموش کردن همه کس **ابو یعقوب میدانی** رحمه الله از مشایخ نصیبین است بجلالی خواستن که آن وقت عمل داشته بود اسپ در زین کسی کرده بود گذر وی بر ابو یعقوب میدانی افتاد وی بدید ان سبلی آمد وی هنوز تنوی و تازه درین کار آمده بود و اول ارادت وی بود مردی فربه بود شبلی دست بسر وی فرود آورده گفت خیر الله ابو یعقوب گفت آمین مردمان گفتند این چیست که وی را گفت چنانکه بود کان را گویند پس از آن ابو یعقوب را بود آنچه بود شبلی گوید چون دست بسر وی فرود آوردم و گفتم خیر الله هیچ موی بر تن وی که نگفت آمین **ابو یعقوب عسقلانی** رحمه الله وی گفته که با ابوالحسن نوری درآمدم و با خود محبره داشتم مرا گفت ای پسر میخواهی که چیزی نویسی گفتم آری [illegible] املا کرد که بنویس بنوشتم حاصل معنی ابیات آنکه هر چه شما درین اوراق اثبات میکنید و می نویسید ما آنرا محو کرده ایم لاجرم شما نسبت آن [illegible] آنچه مقصود است محجوب گشتند در باب سبب این خواب ادراک و فهم مقصود است انتها و انقطاع گشاده شد باعث ما برین موعظت و تذکیر نیکخواهی شماست چند [illegible] ورق می نویسید و می شمارید و خود را از آنچه مقصود است محجوب میدارید **ابو یعقوب کورانی** رحمه الله شیخ الاسلام گفت که من وی را دیده ام پیری روشن دل بود صاحب وقت کرامات پیوسته چوبی داشته در دست در دستره یعنی رومال بر میان آن بسته او را گفتند این بازی چیست گفت این هم فنی ست شیخ ابو معمر مالکی مرا گفت که روزی میگذشت جماعتی معدلان نشسته بودند بر ایشان خواند تحسبهم جمیعا وقلوبهم شتی درگذشت **خیر نساج** رحمه الله کنیت وی ابوالحسن است و نام وی بن محمد اسمعیل اصل وی از شامره است در بغداد نشستی با ابوبکر حمزه بغدادی صحبت داشته بود و از سری سقطی سوالات کرده

گرچه علمش بخود شود حاصل
بدگر جزوها بود جاهل

در میان آنکه آدمی کل است و سایر اشیا بمثابه اجزا

آدمی چیست برزخ جامع
متصل با دقایع جبروت
یک صفت نیست ز صفات خدا
همچنین از حقایق عالم
صورت نیک و بد نوشته و عم
بود عکس جمال حضرت پاک
خلق را در ظهور و پیدائی

صورت خلق و حق درو واقع
مشتمل بر حقایق ملکوت
که نه ذرات او بود پیدا
همه چیزی بود درو مدغم
سیرت دیو و دد فرشته درو
اگر ابلیس پی نبرد چه باک
هستی او ست علت [illegible]

نسخه مجمل است مضمونش
باطنش در محیط و جذب عرق
هم علیم است و هم سمیع و بصیر
خواهی افلاک خواهی ارکان گیر
گر نه مرآت وجه باقی بود
هر چه در گنج کنت کنز نهان
آنکه عرفان بود سبب آنرا

ذات حق و صفات بیچونش
ظاهرش خشک لب با جل [illegible]
متکلم مرید وحی و قدیر
خواه کان خواه نبات خواه حیوان گیر
از چه رو شد فرشته را مسجود
بود در وی خدا نمود عیان
اوست مظهر کمال عرفان را

و گفته اند که مرید سری بوده و از اقران جنید است از طبقه ثانیه و استاد نوری و ابن عطا و حریری است و ابراهیم خواص و شبلی هر دو در مجلس وی توبه کردند شبلی را بجنید فرستاد حفظ حرمت جنید را و جنید گفته است خیر خیرنا عمر وی دراز کشید و صد و بیست سال بزیست و در سنه اثنین و عشرین و ثلثمائة از دنیا برفت شیخ الاسلام گفت که وی کرباس بافتی جعفر خلدی گفته است که خیر نساج پرسیدم که پیشه تو بافندگی بود گفت نی گفتم پس چرا نساج گویند گفت با خداوند سبحانه و تعالی عهد کرده بودم که هرگز رطب نخورم روزی نفس بر من غالب شد مقداری رطب گرفتم چون یک رطب خوردم ناگاه دیدم که شخصی بر من نگریست و گفت ای خیر ای گریزپای و او را غلامی بوده است خیر نام از وی گریخته بود وی بر من افتاد پس مردمان گرد آمدند و گفتند والله که این غلام تست خیر من حیران ماندم و دانستم بچه گرفتار شدم و جنایت خود را شناختم پس مرا بآنجا که دیگر غلامان وی بافندگی میکردند برد و گفت ای بنده بدکار از خواجه خود میگریزی در آی و همان کار که پیش ازین میکردی میکن من پای خود در کارگاه جولاهگی و دستم در کرباس می بافتم چنانکه گویا سالها آن کار کرده بودم چهار ماه با وی بماندم و بافندگی میکردم شبی برخاستم و وضو ساختم و در سجده افتادم و گفتم خداوندا دیگر باز نکنم آنچه کردم چون بامداد شد شبه آن غلام از من برفت و من بصورت اصلی خود بازگشتم و خلاص شدم و این نام بماند پس سبب نام بافندگی بر من آن جنایت بود که خدای تعالی مرا بران عقوبت کرد و گویند وی او را دوست داشتی کسیکه وی را خیر نساج خواندی و گفتی روا نباشد که مسلمانی مرا نامی نهاده باشد من آنرا بگردانم و وی را پس از مرگ بخواب دیدند گفتند خدای با تو چه کرد گفت لا تسالنی عن هذا لکن استرحت من دنیاکم القذرة ابوالحسین مالکی رحمه الله گوید که در وقت نزع خیر نساج حاضر بودم وقت نماز شام در آمد وی را غشی افتاد و از هوش بشد چون چشم بگشاد بسوی در خانه اشارت کرد و گفت قف عافاک الله بایست ساعتی مرا امان ده که تو مامور خداوندی و من نیز مامور خداوندم و بنده فرمان وی آن فرمان که تو داری فوت نمیشود و من خود در قبضه توام اما نماز مرا فرمانست بوقت باز بسته ترسم که از من فوت شود پس آب طلب کرد و وضو ساخت و نماز شام بگذارد پس بخفت و چشم برهم نهاد و جان بداد رحمة الله تعالی **محفوظ بن محمود** رحمة الله تعالی از طبقه ثانیه است و قیل من الثالث از قدماء مشایخ نیشاپور است و از بزرگان ایشان از اصحاب ابوحفص است .... و بعد از ابوحفص با ابوعثمان خیری صحبت داشته

داود علیه السلام با حضرت حق سبحانه در مناجات گفت یا رب لما خلقت الخلق حضرت حق سبحانه در جواب وی گفت کنت کنزا مخفیا فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق لاعرف

گفت داود با خدای برار
گفت بودم پر از گهر گنجی
خواستم کان جواهر مکنون
همه یابند سوی هستی راه
گوهر حسن را کنند اظهار
چیست آن گنج گنج ذات خدا
داشت اسما جمال پنهانی

کای مبرا از افتقار [illegible]
مخفی از چشم هر گهر سنجی
بنمایم ز ذات خود بیرون
از خود و غیر خود شود آگاه
تا شود گرم عشق را بازار
وان جواهر جواهر اسما
لیک از در بهای امکانی

چیست حکمت در آفرینش خلق
خود بخود در خود آن همه گوهر
تا که بیرون ازین نشیمن راز
آفریدم گهر شناسی چند
روی خوبان بدان بیارایند
بود اسما نهفته اندر ذات
شد بیک جلوه آن جمال نهان

که از آن شد مراست بینش خلق
دیده بی توسط مظهر
گردد احکام شان ز هم ممتاز
تا گشایند از آن گهرها بند
عشق عشاق ازان بیفزایند
شد عیان از ظهور موجودات
ظاهر اندر مظاهر امکان.

تا از دنیا برفته در سنه ثلث او اربع و ثلثمائة و پهلوی ابو حفص در قبر است وی گفته التوکل ان یاکل العبد بلا
طمع و لا شره و هم وی گفته من اراد ان یبصر طریق رشده فلیتهم نفسه فی الموافقات فضلا عن المخالفات
محفوظ بن محمد رحمة الله وی بغدادیست یکی از سالکان طریق تصوف است وی گفته من ابصر محاسن
نفسه ابتلی بمساوی الناس و من ابصر عیوب نفسه سلم من رؤیة مساوی الناس هم وی گفته اکثر الناس خیرا
اسلمهم للمسلمین صدرا **ابراهیم بن عیسی قدس سره** از اصفهان بود و صحبت با معروف کرخی داشته
ابراهیم خواص قدس سره گفته است در بغداد بودم بر کنار دجله وضوی ساختم کسی را دیدم از جانب دجله
بر روی آب می آمد وی بر زمین نهادم و گفتم بعزت و جلال تو که روی بر ندارم تا این مرد را ندانم ابراهیم
بن عیسی را دیدم بیامد و مرا بجنبانید و گفت هرگاه بخواهی که کسی را از اولیای حق بشناسی این بگوی هو الاول
والآخر والظاهر والباطن و هو بکل شیء علیم وفات او در سنه سبع و اربعین و مائتین بوده باصفهان **ابراهیم بن
ثابت رحمه الله** کنیت وی ابو اسحق است از مشائخ بغداد بود و با جنید قدس سره صحبت داشته شیخ ابو عبد
الرحمن سلمی گفته است که وی را دیدم و گفتم مرادی نمای کن گفت اختیار تو آنرا که در تو نهاده اند در ازل به از معارضه
وقت و هم وی را گفتم مرا وصیتی کن گفت کاری مکن که از آن پشیمان شوی و وفات او در سنه تسع و ستین و ثلثمائة
بود **ابراهیم الخواص قدس الله سره** از طبقه ثانیه است و قیل من الثالثه کنیت وی ابو اسحق است یگانه بود
در طریق تجرید و توکل و کان وی احد المشائخ فی وقته استاد جعفر خلدی و سیروانی همین است و غیر ایشان گویند بغدادی
است و پدر وی از اهل بوده و از اقران جنید و نوری بود و پیش از ایشان برفته از دنیا در سنه احدی و تسعین و مائتین
اگر و رست شود و یوسف بن الحسین وی را شسته و دفن کرده در مسجد برفته بعلت شکم هر باری که فارغ گشتی غسل کردی
گویند آن روز که برفته از دنیا هفتاد بار اجابت کرده بود و هر بار غسلی آورده و سر را عظیم بود و پسین بار در آب برفت
قبر وی در زیر حصار طبراک است شیخ الاسلام گفته است که هرگز قبری ندیدم با آن هیبت و شکوه که گوئی شیر است
خفته که ناگاه فرا آن رسی فرو گیرد وی صحبت خضر علیه السلام یافته بود شیخ ابو بکر کتانی گوید وقتی خواص
از سفر آمد گفتم در بادیه چه شگفت دیدی گفت خضر علیه السلام بمن رسید گفت ای ابراهیم خواهی که با تو همراهی
کنم گفتم نی گفت چرا گفتم او در تسکین است ترسم که دل من با تو پیوندد شیخ الاسلام گفت که شیخ خرقانی مرا گفت

هر جمال و کمال فرخنده صفت علم را ببین مثلا	که بود در جهان پراگنده جلوه گر در مجالی علما	پرتو آن جمال دان و کمال علم حقت کامدست پدید	بهر تفصیل رتبهٔ اکمال لیکن اندر مراتب تقیید

اشارت بتقسیم علم بعلمی که مضاف بمرتبهٔ جمع است و بعلمی که مضاف بمرتبهٔ فرقست و علی هذا القیاس

علم یاد آرد استناد بحق قسم اول بود بنسبت ذات هر بتعلم که هست در قرآن	چون بود حق ز قیدها مطلق مستمر الثبوت و الاثبات قسم ثانی بود مصحح آن ذکر العلم مع کلام قسیه	یا بود مستند بحق زان رو نه شود متصف بقسم دگر ورنه قسم نخست از ادراک فرع و سائر الصفات علیه	که بر آید بصورت من و تو جز بوقت ظهور در مظهر از حدوث و عروض شد پاک

در بیان اندراج و اندماج شیون و اعتبارات فی اول رتب الذات و عدم تمایز ایشان از یکدگر لا علما و لا عینا و تمایز ایشان فی ثانی رتب الذات علما لا عینا و ظهور ایشان

در میان تنهائیها با من میگفت اگر با خضر صحبت یابی از آن توبه کن و اگر از بری درستی یکی روی از آن توبه
کن ابراهیم خواص گفته العلم کله فی کلمتین لا تتکلف ما کفیت و لا تضیع ما استکفیت یعنی رنج مکش در طلب آنچه
در قسمت ازلی برای تو کفایت کرده شده است و آن در قسمت و ضایع مگذار آنچه از تو کفایت آن طلب
کرده اند و آن اتقیا و احکام خداوندیست از اوامر و نواهی ابو الحسن علوی گوید که در مسجد دینوری شدم خواص را
دیدم در صحن مسجد در میان برف گفتم سلام علیک یا ابا اسحق بیا در پیش رویم که مرا بروی شفقت آمد گفت مرا
با مجوسیت میخوانی یعنی از تجرید یا بسبب بدن و از افراد با علاقت آمدن مجوسیت بود شیخ الاسلام گفت تا نشان و
دکانی بجاست مجوسیت بجاست ابو الحسن گوید پس خواص دست مرا بگرفت و بر تن خود نهاد در عرق غرق بود
نزدیک بود که از گرمی دست من بسوزد در من نگریست و بخندید و این دو بیت برخواند ضیع الطریق والیک
حقا ✤ فما احد لغیرک یستدل ✤ فان ورد الشتاء فانت کهف ✤ و ان ورد المصیف فانت ظل ✤ ممشاد دینوری
گوید که نیم خواب بودم در مسجد فرا من نمودی که خواهی دوستی از دوستان ما به بینی برخیز به تل توبه شو بیدار شدم برف
آمده بود آنجا رفتم خواص را دیدم مربع نشسته و گرد بر گرد وی مقدار سیری سبزی از برف و باد و جوا آنجا برف
آمده بود و در عرق غرق بود گفتم این منزلت بچه یافتی گفت بخدمت فقرا وقتیکه وی را دیدم در بیابان جیوه زده
فراغت نشسته گفت یا ابا اسحق اینجا چه نشسته گفت بر دار لطال اگر ملوک زمین بدانند که من اینجا در چه حالم شمشیر
بسر من می آویزانند وقتی در مسجد نشسته بود بر سر سجاده شخصی مشتی درم بر روی سجاده وی نهاده وی
برخاست و سجاده بیفشاند و آن درمها بر خاک و سنگ ریخت و گفت این نشستنگاه به بیش از این بر من آمده است آنکس گوید
هرگز کسی بغیر وی ندیدم که چنان کرد و بذل خود که آن سیم بر می چیدم از زمین فضل زالی را در صد هزار درم
میراث رسید آنرا بپاشید چون با خویشتن آمد از حال باعلم افتاد وی را ده درم مانده بود و گفت این را در تعلم بکار برم
آخر گفت اینچه بود که کردم از وجد با علم افتادم نزد ابراهیم خواص رفت و از وی پرسید که صد هزار درم میراث
یافتم بپاشیدم ده درم مانده در علم بکار برم خواص گفت این ترا از آن افتاد که در اول آن نان شربتی آب خورده بودی
چرا دست بان بر دی تا ترا آخر باین بگرفتند بعد از آن او سر بر دست وی زد و گفت فدای آن دستم که چرا
تنزل کرد از وجد باعلم افتادی یعنی با جهل بیفتاد شخصی از شبلی پرسید که از دویست درم چند درم زکوة بباید داد گفت

فی مراتب الکون متفرقه مفصله پس ظهور ایشان در رتبهٔ انسان کامل مجمعة وحدانیه کما فی اول رتب الذات و ذلک غایة الغایات و نهایة النهایات

بود جمله شیون حق ز ازل همه در ستر جمع متواری بعد از ان در تعین ثانی امتیازی ز روی علم فقط گر چه بودند باطن اندر ذات واجب از عکس صورت باطن ز اختلاف تنوعات ظهور	مندرج در تعین اول همه از فرق حکم او عاری شد حقایق شیون پنهانی امتیازات خارجی منحط ظاهر ذات بود چون مرآت منطبع شد به صنع هر ممکن شد مراتب عوالم مشهور	همه بالذات متحد باهم درمیان شان تعدد و تمییز شد حقایق ز یکدگر ممتاز وز پی آن حقایق مذکور عکس باطن نمود در ظاهر بود واحد بذات لیک نمود اولا عالم عقول و نفوس	همه در ضمن یکدگر مدغم خارجا منتفی و علما نیز امتیازی درون پردهٔ راز آمد از موطن بطون ظهور گشت امکان وجوب را ساتر متعدد به پیش چشم شهود در پی آن مثال پس محسوس

آن تو بگویم یا آن ویش گفت آن تو کدام است و آن من کدام گفت تراز دویست درم پنجدرم بباید داد مرااز دویست و دویست درم وپنجدرم گفت این دویست درم خود دانم آن پنج درم چیست گفت آن دویست درم که دارے بدہی وپنجدرم دیگر وام کنی گفتم این مذہب کیست گفت مذہب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ **ابو محمد حریری قدس اللہ سرہ** از طبقہ ثالثہ است نام وے احمد بن الحسین وگفتہ اند حسین بن محمد وگفتہ اند عبداللہ بن یحیے از کبار اصحاب جنید بود پس از جنید بجائے جنید ویرا نشاندند واز بزرگی وے از علمائے مشائخ قوم بود صحبت داشته بود با سہل عبداللہ تستری زربال ہیر در جنگ قرامط از تشنگی بمرد سنہ ثلثمائة درویشے دعشرہ وقتل سنہ اربع وثلثمائة درویشے میگوید که من آنسال بآن مردمان بودم از دست قرامط بجستم چون برفتند باز آمدم بنزدیک قافله شفقت الاسلام را تا جگر خسته بار در پایم وآب هم با نظاره کنم که حال پریشان چیست میان خستگان ہمی گشتم ابو محمد حریری را دیدم میان خستگان افتاده سال وے از صد درگذشته بود گفتم یا شیخ دعائے نکنی تا حقتعالے این بلا از کشف کند گفت گفتمش مرا جواب داد که آن کنم که من خواهم باز گفتمش دعائے کن گفت اے برادر این وقت دعا نیست این وقت رضا وتسلیم است دعا پیش از نزول بلا باید چون بلا آید رضا باید داد وی گفته التصوف عنوه لا صلح تصوف بصلح نیاید آن بجنگ بتاید نه بصلح شیخ الاسلام گفته که تصوف بطلب و صلح نیاید لکن قهر است آن تربیت چون برق از نور اعظم که از بالا آید تا که اندازند آنکه طالب آنست از وی گریزست وآنکه اہل آنست اگرچه گرانست آن بوے شتابانست وهم شیخ الاسلام گفت آن جنگ آنست که میگریزی وآن در تو مے آویزد نه آنست که دست بآن بیرنی و در دست نمی آید آنکس که این گفته از چاشنی گفته ولعیان گرفته نه از علم می گوید از علم چنین نیاید درویشے ابو محمد حریری را گفت بر بساط انس بودم درے از بسط بر من کشادند از مقام خود بلغزیدم واز ان محجوب شدم وراه بکم کرده خود یابم مرا برراہے که بآن برسانند دلالت سخن ابو محمد بگریست وگفته ای برادر همه باین در گرفتار ند وباین انواع مبتلا لیکن بر تو بیتی چند بخوانم که بعضی ازین طایفه گفته اند
ع قف بالدیار فهذه آثارهم * تبکی الاحبة حسرة وتشوقا * کم قد وقفت بها اسائل مخبرا * فاجابنی داعی الهوے فی سهبا * عن اهلها او صادقا ومشفقا * فارقت من تهوی فعد الملتقی * **غانم بن سعد رحمة الله** از بغداد بود وبا ابو محمد حریری صحبت داشته بود در ورع ومجاهده کامل بود ویرا پس از وفات بخواب دیدند گفتند

زین عوالم باسرها اسما	نشد الاحد احد اپیدا-	بود هر شخص شخص از اشخاص	زین عوالم باسم دیگر خاص
آمد آئینه جمله کون ولی	همچو آئینه بکرد جلے	همو داند رو توجه کمال	صورت ذو الجلال والافضال
زانکه بود این تفرق عددی	مانع از سر جمع احدی	گشت آدم جلای این مرآت	شد عیان ذات او به جمله صفات
مظهری گشت کلی و جامع	سر ذات وصفات از دلامع	متجلی شد اندرین مظهر	همه اسما برنگ یک دیگر
شد تفاصیل کون را مجمل	برمثال تعین اول	بوے این دائره تکمیل شد	آخرین نقطه عین اول شد
	مصحفے گشت جامع آیات	هستیش غایت همه غایات	

اشارت الی بعض بطون قوله تعالیٰ انا عرضنا الامانة علی السموات والارض والجبال فابین ان یحملنها واشفقن منها وحملها الانسان انه کان ظلوما جهولا

هیچ موجود نیست در عالم -	که شناسد حقیقت آدم	داند آدم حقیقت همه چیز	عین حق را حقیقت همه نیز-

حق تعالے با تو چه کرد گفت بر من رحمت کرد و به بهشت در آورد وگفتند بدان معاملتها باز نگریستیم هم آنجا ماندنی **عیلان سمرقندی رحمه الله** از اکابر مشائخ بوده با جنید صحبت داشته بود واز وے طریقت گرفته ودر معارف صاحب سخن بود وے گفته عارف از حق بحق نگرد وعالم از دلیل بحق وصاحب وجد از دلیل مستغنی باشد **عیلان الموسوس رحمه الله** وی را غیلان المجنون نیز گفتندے از متقدمان مشائخ عراق بود در خرابها بودے وبا کس نیا میختے از کس چیزی قبول نکردی وکس ندیدے که او چه خوردی محمد بن الحسین گفت عیلان را دیدم در ویرانهاے کوفه از وی پرسیدم که بنده از خفا غفلت کی رہد گفت آنگاه که بدانچه وی را فرموده اند مشغول باشد واز انچه نهی کرده اند غافل ودر حساب نفس خود عاقل **ابو العباس بن عطار رحمه الله** از طبقه ثانیه است نام وے احمد بن محمد سهل بن عطار الآدمی است بغدادیست از علمار مشایخ است واز ظریفان صوفیان ویراسخنان نیکو وزبان فصیح است در معنی قرآن صاحب تصنیف است قرآن را تفسیر کرده از اوائل تا آخر بزبان اشارت شاگرد ابراہیم مارستانی ست واز یاران جنید ابو سعید خراز وے را بزرگ مے داشت خراز گوید التصوف خلق ولیس لنا بدوو ما رایت من اهله الا الجنید وابن العطا بسبب حلاج کشته شده است در ذو القعده سنه تسع وثلثمائة وقیل سنه احدی عشر وثلثمائة در ایام خلافت القاهر بالله آن وزیر که حلاج را بکشت ابو العباس را گفت در حلاج چه گوئی گفت تو خود چندان داری که از ان باز پرسی بازے سیم مردمان باز ده وزیر گفت تعریض میکنی فرمود تا دندانهاے وی یگان یگان مے کندند ولبدی فرودی بردند تا کشته شد سئل ابن العطاء ما افضل الطاعات قال ملاحظة الحق علی دوام الاوقات وی گفته در تفسیر قوله تعالی ثم یمیتنی ثم یحیینی یمیتنی عنی ثم یحیینی به وهم وے گفته در تفسیر قوله تعالی ان الذین قالوا ربنا الله ثم استقاموا فقال ای استقاموا علی انفراد القلب بالله تعالے وهم وی گفته الادب الوقوف مع المستحسنات فقیل له وما معنی ذلک فقال ان تعامل الله بالادب سرا وعلانیة فاذا کنت کذلک کنت ادیبا وان کنت اعجمیا ع اذا نطقت جارت بکل ملیحة * وان سکتت جارت بکل ملیح * شیخ الاسلام گفت ادب آنست که با الله تعالے معاملت درگیری از سر آب خاک درعونت نفس برخیزی نگوئی که من وکردکوئی که او وتوفیق وعنایت او **ابو صالح المزین رحمه الله** از بزرگان روزگار خود بود با ابن عطا صحبت داشته بود وصاحب خلوت بود

بیند آن عین را بچشم عیان	گشته ظاهر بصورت اعیان	غیر از و در جهان نه بیند هیچ	آشکار ونهان نه بیند هیچ
لیکن این دولتی نه آسانست	بلکه خاص خواص انسانست	جانب آن اشارتیست نهفت	آن امانت که حضرت حق گفت
بر سموات وارض وما فیهن	قد عرضنا الامانة فابین-	لیس فی الکل کائنا ما کان	کافل حملها سوی الانسان
غیر انسان کسش نکرد قبول	زانکه انسان ظلوم بود وجهول	ظلم او آنکه هستئ خود را	ساخت فانی بقای سر را
جهل او آنکه هر چه جز حق بود	صورت او زلوح دل بزدود	نیک ظلمی که عین معدلتست	نغز جهلی که مغز معرفتست
ای نکرده دل از خلایق صاف	هر دن از دانش حقایق لاف	زانکه در عالم خدا دانی-	جهل علم ست وعلم نادانی

دربیان آنکه انسان کل افراد انسانست بنزا ناسے حیوانین که اولئک کالانعام بل هم اضل در شان ایشان است

حد انسان بمذهب عامه	حیوانیست مستوی القامه	پهن ناخن برهنه پوست زهوکے	بد دو پاره سر بخانه وکوی

وباکس نیامیختی سهل بن عبدالله گفته است که مرا آرزو بود که من سالی صحبت دارم وقتی وی را در حرم دیدم
وازوی صحبت خواستم گفت ای سهل اگر ابو صالح فردا بمیرد صحبت با که داری گفتم ندانم گفت اکنون همان
انکار وازچشم من ناپیدا شده ابو عباس ارزیزی رحمه الله شیخ الاسلام گفت که وی گفته که ابوالحسن عبادانی
گفته که من ودرویشی بصره آمدیم شش روز برآمد چیزی نخوردیم روز هفتم شخصی درآمد دو پاره زر آورد یکی
مرا داد و یکی یار مرا من آن خود را بوی دادم تا خوردنی آورد بخوردیم در وی براه نهادیم بکنار دریا
رسیدیم آن دیگر پاره زر را بملاح دادیم تا ما را در کشتی نشاند دو روز در کشتی بسر بردیم بسه دیدیم که درویشی در کنجی
سر فرو برده چون وقت نماز شدی نماز بگزاردی و باز سر فرو بردی پیش وی رفتیم و گفتیم ما یاران توایم اگر
چیزی بکار باشد بگوی گفت فردا نماز پیشین من از دنیا میروم شما از ملاح درخواهید تا شما را بکناره برد و اگر
ازین جامه من چیزی بوی باید داد بدهید چون کناره شوید درختستانی به بند در زیر درختی که بزرگتر است همه
ساز و برگ من نهاده بینید کار مرا بسازند و آنجا دفن کنید و این مرقع من ضایع مکنید برگیرید چون بجلد رسید
برنائی ظریف و لطیف این مرقع از شما باز خواهد بوی دهید دیگر روز نماز پیشین همان بکرد و سر در مرقع برد چون
پیش وی شدیم برفته بود ملاح کشتی را بر کناره برد و درختستانی دیدیم در آنجا درختی بزرگ آنجا شدیم
گور وی دیدیم کنده و همه اسباب نهاده کار وی بساختیم و دفن کردیم و مرقع برگرفتیم و روی بجلد نهادیم
برنائی پدیده آمد بران نشان که او داده بود ما را گفت آن ودیعت بیارید گفتیم چنین نکنیم گفتیم از بهر خدا
با تو سخنی گوییم گفت بگوئید گفتیم او که بود و تو کیستی و آنچه قصه است گفت او درویشی بود میراث داشت
و وارث طلب کردم مرا بنمودند اکنون شما میراث بمن بسپارید و بروید از او بوی سپردیم گفت شما اینجا باشید تا من
باز آیم از چشم ما غائب شد و آن مرقع در پوشید و جامه من پاک بیرون کرد و گفت این آن شماست و رفت
ما در مسجد حله شدیم دو روز آنجا بودیم چیزی فتوح نشد از جمله آن جامها چیزی بیار خود دادیم که طعام آرد تا بخوریم
ساعتی بودیم دیدیم که وی می آید و خلقی عظیم در وی در آویخته در آمدند و مرا بگرفتند وی کشیدند گفتیم آخر چه بوده
است با ما گویند گفتند امروز سه روز است که پسر رئیس ناپیدا است و جامه وی با شما است باهم ما را بردند پیش رئیس و
گفت که پسر من کو که جامه وی با شماست بگوئید قصه را از اول تا آخر باز گفتیم وی بگریست و [illegible]

هر کرا بنگرید کانسان است / می برندش گمان که انسان است
وانکه خود را گمان برد ز خواص / می فزاید برین معانی خاص
شیخ خودبین برون نادانی / ظن که آن شد کمال انسانی
که کند خانقاه و صومعه جای / واکشد باز باغ و زاغ سرای
کند اسباب شیخی آماده / بنشیند بروی سجاده
ابلهی چند گرد او کردند / تابع گرد و رد او کردند
بر خلایق مقدمش دارند / هرچه گوید مسلمش دارند
صد کرامت بنام او سازند / تا سلیمی بدامش اندازند
مقتدای زمانه خواجه فقیه / با درون خبیث و نفس سفیه
حفظ کرده دست چند مسئله / در پی افگند از خران کله
سینه پر کینه دل پر از وسواس / کرده ضایع بگفتگو انفاس
عمر خود کرده در خلاف امری / صرف حیض و نفاس و بیع شری
گشته مشغوف لا یجوز و یجوز / مانده عاجز بکار دین چو عجوز
با چنین کار و بار کرده قیاس / خویشتن را که هست اکمل ناس
همچنین نابدزری و جولاه / همه زین گونه اندروی آه
هر کسی را بخود گمان آنست / که همین اوست آنکه انسان است
لفظ انسان یکی ولی هر کس / زده از وی بقدر خویش نفس
جنبش هر کسی بجای ویست / روی هر کس بنکرداری ویست

باسمان کرد و گفت الحمد لله که از صلب من چون او یی بود که ترا شایست شیخ الاسلام گفت چون همه خلق زنده
از مرده میراث برند مگر این طائفه که مرده از زنده میراث برد و گفت هیچ کس از پیران میراث خداوندان ولایت
صحبت ندارد که نه چون او برد از احوال و ولایت وی چیزی میراث برد ابوالعباس دینوری رحمه الله
از طبقه خامسه است نام وی احمد بن محمد است و صحبت داشته با یوسف بن الحسین و عبدالله خراز و جریری و
ابن عطا و رویم را دیده بود نیکو طریقت بود و با استقامت به نیشاپور آمد مدتی آنجا اقامت کرد و مردم را موعظت
گفت بزبان معرفت بخوب ترین بیانی بعد از آن از نیشاپور بسمرقند آمد خواجه محمد حامد شاگرد ابوبکر وراق بود
بنزد وی آمد و بوسه بر رکاب وی داد شاگردان را خوش نیامد و بر آن گرفتند که چرا آن کردی گفت من شنیده ام
که او خداوند مرا نیکو می شناسد واز ترمذ بسمرقند آمد و آنجا برفت از دنیا پس از اربعین وثلثمائة ابوالعباس گفته
که خدای را بچه شناختند گفت بآنکه نه شناختم یعنی بعجز معترفم دهم وی گفته ادنی الذکر ان ینسی ما دونه
و نهایة الذکر ان تغیب الذاکر فی الذکر عن الذکر ویستغرق مذکوره عن الرجوع الی مقام الذکر و هذا حال
فناء الفانیة ابوالعباس احمد بن یحیی الشیرازی رحمه الله تعالی استاد شیخ ابو عبدالله گفته که
من چنان متحقق در وجد ندیده ام که او بود سکر تمام داشت چون بشیراز رفتی بانیه بازی کردی جنید و رویم
و سهل عبدالله را دریافته بود شیخ عبدالله گفته که شبی با شیخ احمد یحیی بودم و با اکدرسی که بود از اصحاب
که برای خواب او را بخانه خود می بایست رفت زمستان بود و آتش عظیم برافروخته و احمد یحیی بر پای بود و
وقت وی خوش شده بود در سماع بعضی اصحاب گفتند که قیمت که فلان کودک را بخانه خود رساند تعجیل جواب
نداد احمد بن یحیی و اخگر بزرگ برکف خود گرفت و آستین بآن فرو گذاشت و کودک را گفت برخیز و وی را بخانه
وی رسانید و ما روشنائی آن اخگر را از بالای خانه وی میدیدیم آن کودک که در خانه خود در آمد آن اخگر
را از دست بینداخت انگشت شده بود بعد از آن بمسجد در آمد و نماز میکرد بانگ نماز بامداد گفتند ابوالعباس
باوردی رحمه الله تعالی وی بزرگ بوده شبلی را دیده بود وی نیشاپوری بود و شیخ ابوبکر طمستانی
نیز به نیشاپور بوده و شبلی را دیده هر دو گفته اند که شبلی صاحب حال بوده ذره از توحید نداشته شیخ الاسلام
گفت چنانست که ایشان گفته اند شبلی در توحید مدعیانه سخن میگوید نه متمکنانه ابوالعباس بر [illegible]

حکایت نحوی و عامی و صوفی که هر کدام از الفاظ و عباراتیکه میان ایشان گذشت مناسب فهم و حال خویش معنی دیگر خواستند

نحوی گفت در میان عوام / کانکه ناقص است گاهی تام
تام از اسم بهره ور باشد / لیک همواره بیخبر باشد
وانکه ناقص بود خبر دار است / خبرش هیچ اسم ناچار است
عامی بانگ بر کشید که هی / مولوی قول منعکس تا کی
بی خبر را بعکس خواندنی تام / با خبر را بنقص رانی نام
تام آن کس بود که با خبر است / ناقص آن کز خبر نه بهره ور است
خبرت آمد دلیل آگاهی / جهل برهان نقص و گمراهی
پیش ارباب دانش و دستان / کی بود این تمام و آن نقصان
صوفی بود در نشسته / عقد صحبت ز خلق بگسسته
لب گشاد و در حقیقت سفت / گفت خوش نکته که نحوی گفت
کامل و تام آن بود الحق / که در اسم حقست مستغرق
ساخته حق ز اسم خویش بهره ورش / نیست از حال ماسوی خبرش
وانکه ناقص فتاد اسم خدای / نکندش بخبر ز غیر و سوای
نشود محو اسم غیر حق اثرش / باشد از اسم غیر حق خبرش

نام وے احمد بن محمد بن هارون البروعی العنوفی است از شیخ ابو بکر ابهری و مرتعش حکایت کند میگوید که مرتعش گفت که هر که دیدار وی ترا منفعت نکند سخن وی ترا نیز منفعت نکند و هم وے گوید که ابو بکر طاهر ابهری گفت لا یصلح الکلام الا لرجل اذا سکت خاف العقوبة بسکوته **ابو العباس السیاری** رحمه الله تعالی از طبقه خامسه است نام وے قاسم بن القاسم بن مهدی است دختر زاده احمد بن ساریه است از اهل مرو است شیخ ایشانست شاگرد ابو بکر واسطی و عالم بحقائق احوال دقیقه بوده و حدیث بسیار داشته و ویرا از پدر میراث بسیار بماند جمله بداد و دو تار موے پیغمبر صلی الله علیه وآله وسلم بخرید خداوند تعالی ببرکات آن موی ویرا توبه داد و بصحبت ابو بکر واسطی افتاد و بدرجه رسید که امام صنفی از متصوفه شد که ایشان را سیاریه خوانند و چون از دنیا میرفت وصیت کرد که تا آن موها را در دهان وے نهادند و قبر وے در مرو است و مردمان بحاجت خواستن آنجا شوند و کفایت جهات طلبند وے مجرب بوده در سنه اثنین واربعین و ثلثمائة برفته از دنیا وی گفته که التوحید ان لا یخطر بقلبک ما دونه توحید آن بود که دون حق را نزدیک تو خطر نباشد و خاطر مخلوقات را بر دل تو گذر نه و هم وے گفته که واسطی را بدر مرگ گفته اند که ما را وصیتے کن گفت احفظوا مراد الله تعالی فیکم **عبد الله الواحد بن علی السیاری رحمه الله تعالی** وی خواهر زاده ابو العباس است و شاگرد وی سراے خود را در مرو بر صوفیان وقف کرد سبب آن بود که دعوے کرد و صوفیان را رقص میکردند یکے در رقص بهوا بر شد و نا پدید گشت و هرگز پیدا نیامد در سنه خمسین و سبعین و ثلثمائة رفته از دنیا وے گفته از حال خود ابو العباس شنیدم که میگفت اگر روا بودے در نماز بجاے قرآن شعر خواندندی این بیت بودے ع تمنی علی الزمان محالا + ان تری مقلتای طلعة حرا ع **ابو العباس سهروردی** رحمه الله نام وی احمد است بمکه بوده با مشایخ وقت چون شیر دانی و غیر او وے گفته که بمنا بودم در مسجد خیف جمعے انبوه نشسته بودند و شیخ شیر دانی حاضر بود قوال چیزے برخواند شیر دانی برخاست و گریان برفت قوم گفتند آن چه بود که کرد و چه افتاد مر بسماع منکر شد شیخ ابو الحسن سهرکی حاضر بود گفت با خدا تعالی عهد کردم که اگر وی بسماع منکر شده باشد هرگز بسماع ننشینم شیخ ابو العباس سهروردی گفت من با تو موافقم دیگر روز این دو تن برخواستند با جمعی دیگر از مشایخ و بسلام شیر دانی شدند خواستند که از آن چیزے گویند وے گفت روزگاری من برگ میخفتیم و دست را بالین مے کردیم و نشان سنگ

متکلم سرو کلام یکے
نیست کس را درین مقام شکے
وین خلافی که میشود مفهوم
هر کسی زان کلام کامده پیش
هست ناشی ز اختلاف فهوم
معنی خواسته مناسب خویش

تمثیل حال انسان بگندم که باوجود آنکه گیاه سناست و خواص گندم از اغتذا و غیره در وی از قوت بفعل نیامده است اطلاق این اسم بروی مے کنند اما مجاز الا حقیقت

پیر دهقان چو دانه گندم
چون ازین حال بگذرد گچپند
نوی گردین همه احوال
ایک پوشیده نیست مردم را
نه از و نان پزد کسی و نه آش

جند بین بهر کشت ساز و گم
شو و از تربیت قوی و بلند
کند از هر سال خورده سوال
کانچه خاصیت است گندم را
نشود صرف در وجوه معاش

هفته را زیر اهل کثیف
بعد از آن خوشه آورد بر سر
کین چه چیز است در مقابل آن
هست در وی هنوز بالقوة
اسم گندم لبیت وزد تمیز

بر زند سر یکے گیاه ضعیف
دانه در وی هنوز تازه و تر
غیر گندم نیامدش بزبان
فهی بالفعل عنه محجوبة
تجوز کنند برو تجویز

بر پهلوے من بود بسماع غمے نشستم و اکنون بر فرش مے نشینم و شما چنان سوخته مرا کے احلال که ماه شما در سماع نشینم **ابو العباس نهاوندی** رحمة الله شیخ الاسلام گفت ویرا از طبقه سادسه داشته است نام وے احمد بن محمد الفضل است شاگرد جعفر خلدیست پیر شیخ عمو دستیخ ابو العباس ویرا بد نام کرده و عمو سالار بود شیخ الاسلام گفت که عباس فقیر مرد وے گفت که ابو العباس نهاوندی گفت هر که ازین علم سخن گوید که الله تعالی نه حجت او بود الله تعالی خصم او بود شیخ الاسلام گفت که سخن گفتن از حق سه است سخن گفتن از ذات او و سمع در آن اسناد یعنی شنیده از کتاب و سنت و سخن گفتن از دین او در کتاب و سنت و اجماع و آثار صحابه در آن اسناد و سخن گفتن از صحبت او هر که ازین سخن گوید و الله تعالی نه موجود وے بود که سمیع او بود که با او بشنود و بصر او بود که با او الله تعالی خصم او بود شیخ الاسلام گفت که نهاوندی گفت که آنان که خداوندان همت اند گروست چپ ایشان ایشان را از و مشغول دارد و بدست راست دست چپ خود را بر بند و هم شیخ الاسلام گفت که شخصے بود نفطه فروش نهاوندی و فقرا در دنیا از وے می آسودند آخر ویرا مجبور کردند و از او چیزے نمی شد نهاوندی را از آن سبب بر سیدند گفت خرسند شد ببرکت درویشان مال وے می افزاید مال وے بر فقرا حرام شد نهاوندی گفت که مرا در ابتداے که در این کار گرفت دوازده سال سر بگریبان فرو بردم تا یک گوشه دل من بمن نمودم بی گوید که همه عالم در آرزوے آنند که حق تعالی یکساعت ایشان را بود و من در آرزوے آنم که حق تعالی یکساعت مرا بمن دهد تا من بیندیشم که خود چه چیزم و کجایم و در سخنان شیخ ابو الخیر مذکور است که اصل آیه این حدیث آن باشد که مرد را باو باز نگذارند رسول صلی الله علیه وآله وسلم گفتے اللهم لا تکلنی الی نفسی طرفة عین ولا اقل من ذلک هر ایک ... نبود باز نگذارد نه کم از آن آن پیره زن را دیدم بمرد که سخنان استاد ابو علی دقاق شنیده بود میرشت و مے گفت گفته اند که ما را طرفة العین با باز گذار من خود دعا و زاری مے کنم که یا رب مرا خود طرفة العین من باز بگذار و تا خود را بدانم که کجا ایستاده ام و هم نهاوندی گفته که با خدا تعالی بسیار نشینید و با خلق اندک ترسائی شنیده که در میان مسلمانان اصحاب فراست می باشد بخانقاه شیخ ابو العباس قصاب در آمد شیخ گفت بیگانه در کوے آشنایان چه کار دارد ترسا باز گشت گفت که یکی معلوم شد از آنجا عزم خانقاه شیخ ابو العباس نهاوندی کرد چون بانجا در آمد شیخ هیچ نگفت چهار ماه با ایشان وضو میساخت و نماز میکرد

لیک چون پخته در رسیده شود
آدمی را شود طعام غذے
همچنین هر که از زمین وبال
نگر از تاب علم و آب عمل
شود اندر خداے هموار ه
لیک گر ما ز خواهی آن انسان

بسر او دکان کشیده شود
بلکه او را شود تمام غذے
نکشیده است سر باوج کمال
همه احوال او شود مبدل
چون غذا محو در غذی خود را
که بود فعل و سیرتش انسان

نام گندم مناسب ارزاق
هستی خود کند در و فانی
چو گیاهی فتاده بر خاک ست
گر دد از وی صفات نقصان گم
بر بنی نوع خود شود فایق
یابیش زیر گنبد دولاب

بحقیقت بر و که اطلاق
سر بر آرد ز جیب انسانی
نام مردم برون زاد کست
چون گیاهی میشود گندم
آنکه این اسم را بود لایق
همچو سیمرغ و کیمیا نایاب

در تاسف و تلهف بر نا یافت صحبت عزیزان که اذا ذکر الله نشان ایشان است و اولئک الذین انعم الله علیهم در شان ایشان

سالها شد که روی در دیوار
دل بر آرم بگرد شهر و دیار
تا بیابم نشان آدمے
کاید از وی نسیم محرمے

بعد از چهار ماه پای او از زر پای گرد که بر در شیخ گفت که جوالدوزی بود که چون حق نان و نمک افتاد بیگانه بپای
و بیگانه بروی ترسا مسلمان شد و آنجا متقاعد کرد و بعد از شیخ بجای شیخ بنشست **اخی فرج زنجانی رحمه الله**
مرید شیخ ابو العباس نهاوندی ست وز چهارشنبه غرهٔ رجب سنه سبع و خمسین واربعمائة از دنیا رفته است
قبر وی در زنجانست می گویند که وی را گربه بوده است که هر گاه جمعی مهمانان بخانقاه شیخ توجه کردندی آن گربه
بعدد هر یکی از ایشان بانگی کردی خادم خانقاه بهر بانگی یک کاسه آب در دیگ کردی یک روز عدد مهمانان بعدد
بانگ های وی یکی زیادت بود تعجب کردند آن گربه بمیان آن جماعت درآمد و یک یک را بوی می کرد بر یکی
از آنها بول کرد چون کردندی از دین بیگانه بود گویند که روزی خادم مطبخ مقداری شیر در دیگ کرده بود
که برای اصحاب شیر برنج پزد ماری سیاه گذر کرد در دیگ افتاده و آن گربه آنرا دیده گرد دیگ می گشت
و بانگ میکرد و اضطراب می نمود خادم چون از آن معنی غافل بود و بر آن گربه زجر میکرد و دور می انداخت
چون خادم هیچ نوع متنبه نشد گربه خود را در دیگ انداخت و بمرد چون شیر برنج را ریختند مار سیاه از آنجا
ظاهر شد شیخ فرمود که آن گربه خود را فدای درویشان کرد وی را در قبر کنند و زیارتی سازند می گویند حالا قبر
وی حاضر است و مردم زیارت آن میکنند **ابو العباس نسائی رحمه الله** نام وی احمد بن محمد بن
زکریاست باصل از نیشاپور بود و بمصر نشستی شیخ الاسلام گفت شیخ عباس فقیر هروی وی را بمصر دیده بود و
شیخ عمو بکه عباس گفت مرا گفت که همواره بر در سرای وی اسپان و ستوران بودی که بزیارت وی
خلایق دائم آمدندی وقتی مرا بر در فرستاده وکیل ستوران نگاه دار بر دل من گذشت که نیک کاری بدست
آورده ام که از خراسان بطلب آمده ام متصوفی کنم من خود آنجا فرا ختی تا شتم در ساعت کسی آمد و گفت که شیخ تو را
می خواند در شدم گفت هروی هنوز در گور نشده بزرگی که بر صدر نشینی و بر در سرای تو ستوران باز دارند و ترا
کسی باید که آنرا نگاه دارد شیخ الاسلام گفت آنچنان بود که آن شیخ گفت همواره بر در سرای عباس ستوران
بودندی سلطانیان آمدندی **ابو العباس سریج رحمه الله تعالی** نام وی احمد بن عمران بن
بن سریج است در سنه خمس و ثلثمائة برفته از دنیا وی را شافعی کهین می خواندند از بزرگی وی و فقیه عراق
بود در بغداد بوده و جنید را دیده و صحبت داشته و وقتیکه سخن گفتی در اصول و فروع بکلامی که خاطرها را شگفت

برو هم خاکپای او باشم   نقد جان زیر پای او پاشم
یک زبان یک زبان شوم با او   دو بگوییم دو بشنوم با او
چشم باشم چو مجلس آراید   گوش باشم چو نکته فرماید
دیدنش از خدا دهد یادم   کند از دیدن خود آزادم
سخنش را چو جا کنم در گوش   سازدم از سخن دری خاموش
وه که زین کس نشانه پیدا نیست   اثری در زمانه قطعا نیست
ور کسی را برم گمان که وی است   چون شود ظاهر آنچنانکه وی است
یا بود منتهی بخود مغرور   طورش از اهل دین و دانش دور
نه ازین کار در روش دردی   نه ازین راه بر رخش گردی
نه ز علم و دراستش خبری   نه ز سر و راستش اثری
سخن او بغیر دعوی نی   همه دعوی و هیچ معنی نی
کار او روز و شب خلاف هوا   ورد او صبح و شام نفی هوا
آن هوا را کند خلاف وی   که بود عشق حضرت مولی
دان هوا را کند به نفی زجای   که بود غیر او نه غیر خدای
طالبان را شود به توبه دلیل   بنماید بسوی زهد سبیل
توبه از آمدن بخانهٔ او   زهد از خوان لوبیانهٔ او
چون پی گفتگو نهد مجلس   تا شود مایه بخشش هر مفلس
بیکی لحظه ساندش روزی   مایهٔ غیبت شبا روزی

آمدی گفتی می دانید که مرا این سخن از کجاست از برکت مجالست ابو القاسم جنید است رحمه الله تعالی
عبد العزیز بحرانی یکبار مجلس ابو العباس سریج شد و از وی ازین طریقه سوالی کرد جواب نیکو شنید نعره
بزد و از هوش بشد چون بهوش آمد ابو العباس گفت که من روزگاری با پیر شما جنید بوده ام و صحبت داشته
ام اکنون مرا این فقها مشغول کرده اند اگر چنانچه شما خواهید روزی تعیین کنیم که خاصه شما را باشد و سخن
گوییم درین باب شیخ ابو عبد الله خفیف گفته است که پیش از آنکه ابن سریج بشیراز آمد اصحاب علم صوفیه
را همه جهال اعتقاد کرده بودند چون وی بشیراز آمد و بیان مرتبه و مقام ایشان کرد و بزبان ایشان
سخن گفت بفضل ایشان گواهی داد و بارها در مجلس علما گفت که ما دانند آدمی نشدیم گر بواسطهٔ صحبت ایشان
و ادب نیاموختیم مگر از ایشان آن زمان علماء صوفیه را بشناختند و ایشان را بزرگ داشتند **ابو العباس حمزه
بن محمد قدس الله تعالی روحه** از متقدمان مشایخ هرات است مرد ورع کامل بوده و مستجاب الدعوة
و سخاوت عظیم داشته رفیق احمد حنبل بوده و مذهب احمد بهراة وی آورده و صحبت با ابراهیم شیبه رحمه الله
داشته وی گفته که هر کرا صحبت اولیا و مشایخ مهذب نکند هیچ مهذب نشود و وفات او در سنه احدی و
اربعین و مائتین بود **حسین بن المنصور الحلاج البیضاوی قدس الله سره** از طبقهٔ ثالثه است
کنیت وی ابو المغیث است از بیضا بوده که شهریست از شهرهای فارس و نه حلاج بوده روزی بدکان
حلاجی بود که دوست وی بود وی را بکاری فرستاده گفت من روزگاری را بر دم بانگشت اشارت کرد پنبه
یک سو شد دانه از یک سو وی را حلاج نام کردند بواسطهٔ آن و در عراق بوده و با جنید و نوری صحبت داشته و
شاگرد عمرو بن عثمان مکی است مشائخ در کار وی مختلف بوده اند بیشتر او را رد کرده اند مگر چند تن ابو العباس
عطا و جنید و شبلی و شیخ ابو عبد الله خفیف و شیخ ابو القاسم نصر آبادی و ابو العباس سریج بکشتن وی ضد او
و فتوی ننوشت و گفت من نمی دانم که او چه میگوید و در کتاب کشف المحجوب است که جملهٔ متاخرین قدس الله ارواحهم
او را قبول کرده اند و هجر بعضی از متقدمان مشایخ قدس الله تعالی ارواحهم نه بسبب طعن اندر دین وی بوده بلکه معاملت
او در اصل نباشد و از متاخرین سلطان طریقه شیخ ابو سعید ابو الخیر قدس الله سره فرموده است که حسین منصور
حلاج قدس الله تعالی روحه در علو حال است در عهد وی در مشرق و در مغرب کسی چون او نبوده شیخ الاسلام گفت که

رهنما نیست او که راهزن است   بر سر راه خلق چاه کن است
چون شود که بسوی حق ره رو   است شیطان نعوذ بالله ازو
گر کسی را بود شکیبایی   وقت تنهایی است و یکتایی
خانه در کوی انزوا کردن   رو بدیوار عزلت آوردن
دل بیکباره با خدا بستن   خاطر از فکر خلق بگسستن
بر در دل نشستن از پی پاس   تا به بیهوده نگذرد انفاس
در زغوغای نفس اماره   از جلیسی نباشدت چاره
شود آنش کتابهای نفیس   انها فی الزمان خیر جلیس
مصحفی جوی روشن و خوانا   است چون طبع مردم دانا
در حدیث صحیح مصطفوی   ناشی از خلق و سیرت نبوی
نسخهٔ چون بخاری و مسلم   که زسقم و علل بود سالم
وز تفاسیر آنچه مشهور است   که ز تعریف مبتدع دور است
وز اصول و فروع شرع هدی   آنچه الیق نماید و اولی
در فنون ادب چه نحو و چه صرف   آنچه باید دران علوم شگرف
وز رسالات اهل کشف و شهود   وز مقالات اهل وقت و وجود
آنچه باشد بعقل و فهم قریب   که شود منکشف بفکر لبیب
وز دواوین شاعران فصیح   وز مقولات ناظمان ملیح
آنچه قبضت کند به بسط بدل   چه قصاید چه مثنوی چه غزل

من ویرا نه پذیرم موافقت مشایخ را در رعایت شرع و علم را در نیز نکنم شما نیز چنان کنید و ویرا موقوف گذارید و آنرا که ویرا بپذیرد دوست تر دارم ازان که رد کند ابو عبد الله خفیف ویرا گفته است امام ربانی شیخ الاسلام گفت که وی امام است اما با هر کسی بگفت و ویرا انبساطی حمل کرد و رعایت شریعت نکرد آنچه افتاد ویرا بسبب آن افتاد بآن همه معروفی هر شبانه روزی هزار رکعت نماز می گذارد و آن شب که روز آن کشته شد پانصد رکعت نماز گذارده بوده شیخ الاسلام گفت که ویرا بسبب مسئله الهام بکشتند و دران جور بود بر وی که گفتند اینکه وی میگوید پیغمبر نیست و نه چنان بود شبلی بر زیر دار بایستاد و گفت اولم ننهک عن العالمین آن قاضی که بکشتن وی حکم کرده بود گفت او دعوی پیغمبری میکرد و این دعوی خدائی میکند شبلی گفت من همان میگویم که او میگفت لیکن دیوانگی مرا برهاند و عقل او را در افگند در سرای جنید بزد گفت کیست گفت حق جنید گفت نه حقی بلکه بحقی ای خشبه تفند ها دیک کدام چوب دار است که بتو خراب شود گفتند که آنچه ویرا افتاد بدعای استاد وی بود عمرو بن عثمان یکی جزوی تصنیف کرده بود در توحید و علم صوفیان حلاج قدس سره آنرا بپنهان برگرفت و آشکارا کرده باخلق نمود سخن باریک بود در نیافتند بروی منکر شدند و مهجور ساختند وی بر حلاج نفرین کرد و را او گفت الهی کسی بر وی گمار که دست و پایش ببرد و چشم بر کند و بر دار کند و آن همه واقع شد بدعای استاد وی.

عبد الملک اسکاف رحمه الله شیخ الاسلام گفت که عبد الملک اسکاف شاگرد حلاج است و صد و بست سال عمر وی بود با شریف حمزه عقیلی می بود در بلخ وی و پدر من و پیر فارسی و ابو الحسن طبری و ابو القاسم حنانه همه یاران شریف حمزه بودند و شریف حمزه پدر مرا از همه بر داشت پدر من گفت که عبد الملک اسکاف گفت وقتی حلاج را گفتم ای شیخ عارف که باشد گفت عارف آن باشد که روز سه شنبه که شش روز مانده باشد از ماه ذو القعده سنه تسع و ثلثمایه ویرا بباب الطاق برند ببغداد و دست و پای وی ببرند و چشم وی بر کنند و نگونسار بر دار کنند و بسوزانند و خاک وی بر باد دهند عبد الملک گفت چشم بنا دم آن وی بود و آن همه که گفته بود با وی بکردند شیخ الاسلام گفت ندانم که او میدانست که آن وی را خواهد بود یا خود چنان میگفت آن خود ویرا بود و دو برا شاگرد وی بود هیکل نام او را هم با وی بکشتند و یرا شاگرد ابو الحسن نام کردند و ابو العباس عطار هم بسبب وی بکشتند **ابراهیم بن فاتک** رحمة الله و قیل احمد بن فاتک رحمه الله تعالی کنیت وی ابو الفاتک است بغدادی نسبت

چون تراجع کرد این اسباب	روی دل زاختلاط خلق بتاب	گوشه گیر و گوش باخود دار	دیدهٔ عقل و هوش با خود دار
بگذر از نفس و صاحب دل باش	حب لامکان مراقب دل باش	از کلام و حدیث غیر و هما	بهره وقت خود بگیر اتا
نه چنان کان بغفلت انجامد	دل بغیر خدای انجامد	نیست مانند عمر را مپسند	صرف آن جز بیار بی مانند
	حذر در صرف عمر کن حرفه	که زکوشش فزون بود صرفه	

در ترغیب به تلاوت قرآن و وصف مصحف که محل اوست

چون ز نقش و حدیثش آیی تنگ	بکلام قدیم کن آهنگ	مصحفی چو چو شاهد مهوشش	بوسه زن در کنار خویشش کش
شاهد گلعذار مشکین خط	چهره آراسته بعجز فقط	بلکه باغ بهشت و روضه حور	سبزه اش مشک تربتش کافور
جدولش چون چهار جوی بهشت	فیض بخش از چهار سوی بهشت	کرد جدول نقوش اعشارش	بسته گلهاست گرد انهارش
سورهایش همه قصار و طوال	قصرها زان بهشت فرخ فال	کرده هموار زان قصور شگرف	جلوه حوران قاصرات الطرف

با جنید و نوری صحبت داشته کلان انجمله یکی مرد وی نیز شاگرد حلاج بود و منسوب بوی گوید آن شب که وی را بر دار کردند الله تعالی را بخواب دیدم گفتم خداوندا انچه بود که با حسین منصور کردی بندهٔ خود گفت سر خود بر وی آشکارا کردیم با خلق باز گفت ویرا عطائی دادم رعنا غرور گشت خلق را با خود خواند شیخ الاسلام گفت که آن کشتن حلاج ویرا نقص است نه کرامت اگر وی تمام بودی ویرا آن نیفتادی سخن با اهل باید گفت تا سر او آشکارا نشود چون بر نااهل گوی بر وی تمل کرده باشی ترا ازان گزند و عقوبت رسد و نیز شیخ الاسلام گفت وی در انچه میگفت ناتمام بود اگر وی دران تمام بودی آن سخن مقام و نفس و زندگانی وی بودی بر وی کسی منکر نگشتی چیزی در می بایست دقت گفتن نبود و محرم نبود من سخنی می گویم به ازان که وی می گفت و عامه هم می باشند اما انکار نمی آرند و آن سخنی پوشیده می ماند زیرا که هر که اهل آن نه بود خود در نیابد شیخ ابو عبد الله خفیف گوید که بحیله بسیار در زندان شدم سرائی نیکو دیدم فرشی نیکو مجلسی نیکو ریسمانی بسته و منشفه بران افگنده و غلام نیکو روی ایستاده غلام را گفتم که شیخ کجاست می گفت در سقابه گفتم چند گاهست که خدمت شیخ میکنی گفت هژده ماه گفتم درین زندان چه میکند گفت با سیزده من بند آهنین هر روز هزار رکعت نماز نافله می کند آنکه گفت این درها که می بینی در هر یکی زندانیست دزدی یا خونی پیش ایشان میرود ایشان را نصیحت میکند و سبلت و موی ایشان می چیند گفتم چه میخورد گفت هر روز خوانی بالوان طعام پیش او می آریم نیم ساعتی در همه نگاه میکند و انگشت بران می زند و زمزمه میکند انگاه ازان هیچ نمی خورد از پیش وی بر می گیریم درین سخن بودیم که از سقابه بیرون آمد بهر دلی نیکو و قامتی زیبا صوفی سفید پوشیده و فوطهٔ رملی بر سر بسته بطرف صفه بر آمد مرا گفت ای جوان از کجائی گفتم از فارس گفت از کدام شهر گفتم از شیراز خبر مشایخ از من پرسید تا بحدیث ابو العباس عطار رسیدم گفت اگر او را ببینی بگوی زنهار آن رقعها را نگاه دارد دیگر گفت پیش من چون آمدی گفتم بمعرفت بعضی از لشکریان فارس درین سخن بودیم که امیر زندان در آمد و زمین ببوسید و بنشست گفت ترا چیست گفت دشمنان مرا پیش خلیفه غمز کرده اند که یکی از بزرگان را رها کرده و ده هزار دینار رشوه ستده و یکی از عامه بجای وی نشانده درین ساعت مرا برند که بکشند گفت برو و السلام چون وی برفت شیخ در میان سرای بدو زانو نشست و دستها

سر هر سوره بر مثال دری	که ازان در بران توان گذری	رسد از هر دری که و بیگه	طالبان را صلا که بسم الله
عشر او کرده نشر بر دو نوال	خمس او گشته شمس اوج کمال	آیتش غایت امانی و کون	وقف بر وی همه معانی کون
کلماتش مفرق ظلمات	حرفها ظرفهای فیض حیات	چون بروج نجوم سیاره	متحیر شده سبع پاره
جزو جزوش حقایق اسرار	هر یکی را دقایق بسیار	بکنار این نگار فرخ فر	چون دراری بغیر او منکر
صرف او کن حواس جسمانی	وقف او کن قوای روحانی	دل بمعنی زبان بلفظ سپار	چشم بر خط و نقطه عجم گذار
گوش از و معدن جواهر کن	هوش از و مخزن سرائر کن	در اداش مکن زبان کج مج	حرفهایش ادا کن از مخرج
دور باش از تهتک و تعجیل	کام گیر از تامل ترتیل	زعم طبع جهول و نفس عجول	جهد در عرض کن نه اندر طول
رخت خویش از میانه بیرون کش	پی بوحدت سرای چون بر	خویش را چون رخت سوی دان	کاملا از وی کلام حق بهبان
سمع عرفان کلم شرع قیاس	عین سمع خدای پاک شناس	گر کند جستجوی حجت کس	مصدر هو السمیع حجت بس

باسمان برداشت و سر در پیش انداخت و بانگشت سبابه اشارت میکرد ناگاه بگریست چندانکه از آب
چشمش زمین تر شد و مدهوش گشت روی بر زمین نهاد ناگاه امیر زندان در آمد وی باز نشست و گفت
چه بود ترا گفت مرا آزاد کرد گفت حال چون شد گفت مرا چون پیش خلیفه بردند گفت تا باین ساعت بر
سر آن بودم که ترا حالی بکشم درین ساعت دلم با تو خوش شد برو که عفو کردم پس شیخ خواست که روی
خویش پاک کند از وے تا آن ریسمان که منشفه بران بود بست گز بود دست فراز کرد و منشفه برداشت ندانم
که دستش دراز شد یا منشفه فرو تر آمد آنگاه بیرون رفتم و پیش ابن عطا شدم و پیغام بگذاردم گفت
اگر ویرا هیچ بگوئی اگر مرا [illegible] ازین شب با هفتاد مرید در کوه دار به بیت المقدس در آمد و در آنوقت قندیلها را
نشانده بودند رهبانان را گفت این قندیلها را که برافروزند گفتند سحرگاه گفت تا سحر دیر بود بانگشت سبابه
اشارت کرد و گفت الله نورے از انگشتش نوری بیرون آمد و چهارصد قندیلها بآن نور برافروخت و آن نور
بانگشتش باز آمد رهبانان گفتند تو بر کدام ملتی گفت بر ملت حنفیان کمتر حنفی ام از امت محمد صلی الله علیه وآله وسلم
آن رهبانان را گفت کدام دوست ترمیدارید نشستن من پیش شما و یا رفتن گفتند حکم تراست گفت یاران
گرسنه اند ولی نفقه سیزده هزار درم پیش شیخ آوردند هنوز صبح بر نیامده بود که جمله را صرف کرده بود آنکه بزن
رفت شخصی طوطی داشت و بمرد حلاج گفت خواهی که ویرا زنده کنم گفت خواهم اشارت کرد بانگشت طوطی
برخاست زنده ویرا پرسیدند که توحید چیست گفت افراد القدم عن الحدث شیخ الاسلام گفت دانی که
توحید صوفیان چیست نفی الحدث واقامة الازل

فارس بن علی البغدادی رحمه الله تعالے

کنیت وی ابو القاسم از خلفاء منصور حلاج است و کان فارس البغدادی رحمه الله من متکلمی مشایخ القوم
والمدققین فی العبارات له کلام حسن فی الاحوال والاشارات بخراسان آمد و از آنجا بسمرقند رفت و اقامت
کرد تا از دنیا برفت و معاشر شیخ علم الهدی ابو منصور ماتریدی بوده است و توفی الشیخ ابو منصور سنه خمس و
ثلثین وثلثمایة و فارس رحمه الله معاصر شیخ ابو القاسم سمرقندی نیز بوده است و قدم تاریخ وفاته و شیخ
ابو منصور در صحبت یکدیگر بوده اند و طریق مصاحبت پیموده اند تا آنزمان که مرگ ایشان را از هم جدا ساخت
و سنگ تفرقه درمیان انداخته و فارس بغدادی مقبول همه بوده است تصحیح حال وی کرده اند و سخنان ویرا

هست شیخ دگر ازین منبع / گشت سماله نبی لیسمع — بار خود دور کن که جز بارے / در میان نیست سامع و قارے
بزبان درخت و سمع کلیم / میکند عرض خود کلام قدیم — زین شهود آنچه سازدت مهجور / دیو رهزن بود مشو مغرور
بخدا بر ز شر دیو پناه / که خدا گفت فاستعذ بالله

در معنی آنکه استعاذت و حقیقت آن و بیان آنکه شیطان مظهر اسم مضل است پس استعاذت از وی باسم هادی و مظاهر آن باید کرد

هست حق را دو اسم کار گذار / هر یکی را مظاهر بسیار — مظهر آن خلاف مظهر این / آن سوے کفر خواند وی سوے دین
آن دو اسم اسم هادی و مضل / فاش گفتم که حل شود مشکل — مظهر آن نبی و اتباعش / مظهر این ابلیس و اشباعش
این هدایت کند بقصد و ثواب / وین ضلالت کند بکفر و حجاب — انبیا خواند بقرب و نزدیکے / ویت اند بعد و تاریکے
ردی آن در صیانت خاطر / روی این ز عمارت ظاهر — استعانت که امر کرد بدان / ایزدت در قرآت قرآن

در مصنفات خود آورده اند شیخ عارف ابو بکر بن اسحاق الکلاباذی البخاری رحمه الله در کتب خود
سخنان بے واسطه از وی بسیار روایت کرده اند شیخ عبد الرحمن سلمی امام قشیری بیک واسطه [illegible]
ایشان نیز فارس گوید که حلاج را پرسیدم که مرید کیست گفت هو الذی بادی قصده الی الله سبحانه فلا یعرج
حتی یقبل مرید آنست که از نخست نشانه قصد خود الله تعالی را سازد و تا بوی نرسد بهیچ چیز
نیارامد و بهیچ کس نپردازد و هم وے گفته که الناظر الحق هو الذی لا یجافیه شی شیخ الاسلام گفت که بر حلاج
بسیار سخنهای دروغ بسته اند و گویند و کلمات نامفهوم و نادرست [illegible] مجهول و [illegible]
منسوب دارند و آنچه درست شود از وے چنین بود که شعرهای فصیح بود والشعر للحلاج رحمه الله [illegible]

انت بین الشغاف والقلب تجری * مثل جری الدموع فی الاجفان * وتحل الضمیر جوف فؤادی * کحلول الارواح فی الابدان * لیس من ساکن تحرک * الا انت حرکته خفی المکان * یا بلالا بدا لاربع عشر * اثمان واربع واثنان *

حضرت احمد بن منصور الحلاج قدس سره

شیخ الاسلام گفت که از ابو عبد الله باکو شنیدم که گفت از احمد پسر حسین منصور شنیدم چنانکه گفت که پسین
شب پدر خود را گفتم مرا وصیتی کن گفت نفس خود را در شغلی افگن پیش از آنکه ترا در شغلی افگند گفتم اے پدر
چیزی بیفزا اے گفت وقتیکه همه عالم در خدمت کوشند تو در چیزی کوش که ذره از آن به و که از عمل
ثقلین باشد شیخ الاسلام گفت که ثقلین جن و انس بود پسر گفت که آن چیست گفت معرفت

ابو منصور گاو کلاه رحمه الله

شیخ الاسلام گفت که شیخ ابو منصور گاو کلاه بسرخس از مشایخ اهل ملامت بوده
وقتی فارغ بود که یاران وے بسفر شده بودند وی در [illegible] شد از آن کسی و چاه افگندن گرفت
آب رسانیدن چون تمام شد بیامد و پهلوی آن دیگری میکند و آن خاک را در چاه پیشین میکرد چون آن
تمام شد چاه دیگر کندن گرفت یکی وے را گفت که دیوانه نه مردونه این چرا میکنی گفت نفس خود را در
شغل مے افگنم پیش از آنکه او مرا در شغلی افگند و مشایخ ازین باب کرده اند ابو عبد الله دینوری در ربا
بماند مرقع خود را بریدن و دوختن گرفت تا بکلاهی باز آورد

ابو عمرو دمشقی قدس الله سره

از طبقه ثالثه است یگانه مشایخ شام بوده و از اجله ایشان و صحبت داشته بود با ابو عبد الله جلاد

اولا آن بود که از ره دل / رو بهادی کنی تو از اسم مضل — سر ذلت نهی بخاک نیاز / که توئی کارساز کارم ساز
زیر حکم مضل مفرسایم / آن من باش تا بیاسایم — ثانیاً آنکه از ره صورت / نکند نفس و دیو مغرورت
هرچه در وے ضلالتے بینی / دامن از وی تمام بر چینی — وانچه در وے هدایتے یابی / روی همت بسوی او تابی
ثالثاً آنکه این خجسته کلام / برزبان آوری بقصد تمام — تا زبان چون جوارح ارکان / استعانت کند بوفق جنان
نه که گوئی اعوذ و تازی تیز / سوی شیطان و نفس شور انگیز — نه که گوئی اعوذ داری روی / سوی هر سیرتان ناخوش خوی
تا ز هر بد عنانت کوته نیست / یک اعوذت اعوذ بالله نیست — بلکه آن پیش صاحب عرفان / نیست الا اعوذ بالشیطان
گاه گوئی اعوذ و گه لاحول / لیک خلوت بود بکذب قول — بر دهان جام زهر مرگ آمیز / بر زبان آنکه میکنم پرهیز
چند باشی بحیله و تلبیس / منزل دیو و سخره ابلیس — سوی خویشت وا سپه میراند / بر زبانت اعوذ مے خواند
طرفه حالی که دزد بیگانه / گشته همراه صاحب خانه — می کند همچو او فغان و نفیر / در بدر کو بکو که دزد بگیر

اصحاب ذوالنون در سنه عشرین و ثلثمایه از دنیا رفته وے گفته که چنانچه فریضه است بر پیغمبران اظهار آیات و معجزات عیان فریضه است بر اولیا پنهان داشتن کرامات تا خلق در فتنه نیفتند و هم وی گفته که التصوف رویة الکون بعین النقص بل غض الطرف عن کل ناقص بمشاهدة من هو منزه عن کل نقص و هم وے گفته که علامة قساوة القلب ان یکل الله العبد الی تدبیره فبالغه ولا یباله حسن الکلاه والرعایة والنبی صلی الله علیه وآله وسلم یقول اکل الی کلاءة الطفل الولید و هم وے گفته که اذا اصفت الارواح بالقرب اثرت علی الهیاکل انوار الموافقات **محمد ابن حامد ترمذی رحمه الله از طبقه ثانیه است** کنیت وی ابوبکر است از جوانمردان مشایخ خراسان ست احمد خضرویه را دیده بود و غیر او را نیز و پسر وے ابونصر محمد بن حامد یکی از فتیان خراسان بوده محمد بن حامد گفته است سرمایه تو دل تست و وقت تو چون مشغول کنی دل خود بهر ظن و کمال که در خاطر تو آید ضایع کنی اوقات خود را بآنچه نباید و نشاید پس کے سود تواند آنکه سرمایه بزبان آورد شیخ الاسلام گفت که صوفی دل ست و وقت و زندگانی اگر از صوفی وقت و دل و زندگانی برود وجه باند و هم وے گفته که چون وقتی از اوقات تو شالم گردد و از آفات غفلت غیور باش بران وقت از آنکه چیزے که مخالف آن باشد پیش گیری که آن علامت ناراستی باطن ست و هم وے گفته که الانسان فی خلقة احسن منه فی جدید غیره **عبدالله بن محمد الخراز رحمة الله از طبقه ثالثه** است از کبار مشایخ ری بوده کنیت وی ابو محمد است سالها بمکه مجاورت کرده با ورع حق گوینده بیباک و غالب و قوة ناک بوده با شیخ ابوعمران کبیر صحبت داشته و ابوحفص حداد را دیده بود و اصحاب بایزید را بزرگ میداشته اند مات قبل العشرین و ثلثمایه وی گفته که الجوع طعام الزاکرین والذکر طعام العارفین و هم وے گفته که خیانت الاسرار عن اللقات الی الاغیار من علامات الاقبال علی الله تعالی و هم وے گفته که العبودیة الظاهرة والحربیة الباطنة من اخلاق الکرام **یوسف بن الحسین** گفته است که من مثل عبدالله ندیده ام و عبدالله هم مثل خود ندیده وی میگوید که عبدالله خراز در مکه بود میگفت طریق نافتوتست نه قرائی چون از مجلس برخواست پیری از آنان که با وی بود گفت میخواهند که چیزے از فتوت شیخ خود با شما بگوئیم گفتم آری گفت بابست کس از مریدان خود که

استعاذت ازان گدا آموز خویش کا فگند بخبر کارش ترک چون ضعف حال کرد و بند	که سگ ترک چون شود کین توز کند از بخبر خویش آگاهش زاری و ابتهال او بیند	گه از سگ گریز گیرد پیش که خدا را برس بفریاد م- در جوار خودش پناه دهد	رو نهد سوی ترک نیک اندیش ورنه سگ میکند زبنیاد دم این ازان سگ سرش براه دهد

مناجات

ای خدا کمترین گدای توام نفس شیطان که خصم دین منند	چشم بر خوان کبریای توام چون سگان خفته در کمین منند از بداین سگان امانم ده	می رسم بر در تو هر روزه گر چنین خوار و بکیم نگرند هر چه آن کم بهست الهم ده	شیئ لله زنان بدریوزه پوست بر من چو پوستین بدرند

انتقال از استعاذه به بسمله

چون زبان و جنان و ارکان را	که تصرف در آنست شیطان را	بتعوذ چنانکه می دانی	پاک کردی ز لوث شیطانی

عزیمت مکه داشتند از ری بیرون آمدند چون بمنزلی رسیدند که تا مکه شهر ده میل مانده بود گفت یا اصحابی استودعکم الله گفتند ای استاد کجا میروی میان تو و مکه اندکی مانده است گفت من از ری تا اینجا به نیت مشایعه شما آمدم تا اینجا خاطر من بهمراهی شما خوش بود اکنون بری باز میگردم و از آنجا نیت حج میکنیم و بشما میرسم انشاء الله تعالی و ازان وقت تا موسم حج پنج ماه مانده بود **بنان بن محمد الحمال قدس الله تعالی** از طبقه ثالثه است و اسطی الاصل است اما بمصر نشستی و از آنجا برفته از دنیا در رمضان سنه ست عشر و ثلثمایه از کبار مشایخ مصر و کان من القایلین بالحق والآمرین بالمعروف له المقامات المشهورة والآیات المذکورة با جنید و بآن مشایخ که در آنوقت بودند صحبت داشته و از استادان ابوالحسین نوری بود شیخ الاسلام گفت وی نه حمال بود که وی امام بود و وقتی احتساب کرده بود وی را در خانه پیش شیر انداختند شیر وی را بوی میکرد و می لیسید چون وی را بیرون آوردند گفتند آنوقت که ترا شیر بوی میکرد و می لیسید در دل تو چه گردیده بود گفت فکر میکردم در خلافی که علما در آب دهان سباع کرده اند وی را پرسیدند از احوال بزرگترین صوفیان چیست گفت ورالثقة بالمضمون والقیام بالاوامر و مراعات السر والتخلی من الکونین بالتشبث بالحق تعالی وے گفته که در مکه بودم نشسته و نزدیک من جوانی شخصے کیسه و دران درمی چند پیش وی نهاد گفت مرا باین حاجت نیست آن شخص گفت بر مسکینان و فقیران قسمت کن چنان کرد شبانگاه وی را دیدم که در وادی برائے خود چیزی میجست گفتم کاشکے برای خود ازان درمها چیزی نگاه میداشتے گفت نمیدانستم که تا این زمان خواهم زیست و هم وی گفته که چند گاه چیزے نیافتم که قوت خود سازم و کار من بجهد ضرورت رسید دیدم که در راه قطعه از زر افتاده است خواستم که بردارم باز گفتم که لقطه است بگذاشتم باز یاد کردم حدیثی که روایت کرده اند از رسول صلی الله علیه وآله وسلم لو کانت الدنیا ما غبیطان لکان قوت المسلم منها حلالا پس آنرا برداشتم و در دهان خود نهادم و میرفتم دیدم که جماعتے از کودکان حلقه زدند و یکی از ایشان برزمینی بلند برآمد و با ایشان در تصوف سخن میراند بایستادم تا بشنوم چه میگویند یکی از ایشان پرسید که متی یجد العبد حلاوت الصدق گفت اذا رمی القطعة من الشدق آنرا از دهان بیرون کردم و انداختم و هم وے گفته که در مکه مجاور بوده ام ابراهیم خواص آنجا بود با وے آشنائی نداشتم اما هرگاه

رایت لا یمسه الا چون دیو رجیم رفیع ره	آدمی در شمار مشتشنا بسمل نفس کن به بسم الله باکه از بسمله است حرف نخست	مس دیو رجیم را یله کن این از دیو فارغ از شیطان به براتی ازان ترفع جست	بدل و جان مماس بسمله کن قرب حق را طلب بدین قرآن

اشارت بحرفیه الی البار

که ز رفعت گذشت خفض گزید پست شو پست تا بلند شوی چون خود از جیب کسر زد سر هر که دارد ز خصلتی مایه فقر خواهی با هل فقر نشین	بجنین رفعتی که خفض رسید بهره بفگن که بهره مند شوی آن صفت شد بجار او منجر اثر آن رسد بهمسایه همنشینی با هل فقر گزین	بتواضع چو ساخت خود را پست دانه اول فتاد پست بخاک زانکه مجرور خویش را جارست گر دگوئی بدین حدیث شعار تا کنی کسب ازان فراق آثار	حق گرفتش بدان ترفع دست تا ازان سر کشید بر افلاک خو گرفته ز جار ناچار است آنکه الجار گفت ثم الدار گر چه زان کسب خود دست خبری

که دبرامی دیدم هیبتی و شکوهی بمن درمی آمد چند روز برمن درگذشت و هیچ فتوحی نرسیده در مکه مردی
مزین بود تمام فقرا را دوست میداشت و طریقه او آن بود که چون فقیری بهر حجامت بوی رفتی وی گوشت
خریدی و طعام پختی تا آن فقیر بخوردی بدکان وی رفتم و گفتم میخواهم که حجامت کنم کسی را فرستاد
تا گوشت خرید و طعام پزد و در میان حجامت کردن نفس من اندیشه کرد که چون از حجامت فارغ شوم
طعام پخته میشود دانستم که آن خاطر نه نیکوست گفتم ای نفس با حجامت با طعام عهد کردم که ازین
طعام نخورم بعد از حجامت کردن برخاستم که بروم مزین گفت سبحان الله تو خود طریقه مرا میدانی
عذری گفتم و بمسجد حرام شدم آن روز چیزی نیافتم دیگر روز تا نماز نیز چیزی نیافتم چون بنماز دیگر
برخاستم بروافتادم و بیهوش گشتم مردمان گرد من درآمدند پنداشتند که دیوانه شدم ابراهیم خواص
آنجا بود مردمان را از گرد من دور کرد و پیش من بنشست و با من موانست نمود و حدیث آغاز کرد و
گفت چیزی میخوری گفتم شب نزدیک است گفت نیکو می کنند ای مبتدیان قدم استوار دارید تا فلاح
یابید پس برخاست و برفت چون نماز خفتن گذاردیم آمد و با خود کاسه عدس پخته و ده رغیف آورد و
گفت بخوریم گفت دیگر میخوری گفتم آری رفت و یک کاسه دیگر عدس و با دو رغیف آورد آنرا نیز بخوردم گفت
دیگر می خوری گفتم آری رفت و یک کاسه مثل آن آورد آنرا نیز بخوردم گفت دیگر می خوری گفتم نی
همین بسنده است پس در خواب شدم و تا صبح برنخاستم و نماز نگذاردم و طواف نکردم بعد از ان رسول
صلی الله علیه وآله وسلم را بخواب دیدم گفت بنان گفتم لبیک یا رسول الله گفت من اکل شرها اعمی الله
عین قلبه بیدار شدم با خود عزیمت کردم که دیگر هرگز سیر نخورم احمد بن مسروق گوید که بنان حمال گفت
که وقتی بعضی اصحاب را دعوت کردم این بیت بخواندند ؎ من دعانا فابینا فله الفضل علینا ÷
فاذا نحن اجبنا رجع الفضل الینا ÷ **اسحاق بن ابراهیم غزال رحمه الله** از بزرگان مشایخ
بوده است و کرامات ظاهر داشته و مقام وی با کوه لکام بوده یکی ازین طایفه گوید در کوه لکام راه گم
کردم ناگاه به پیری رسیدم پوستینه پوشیده چون مرا دید گفت الله اکبر همانا راه گم کرده گفتم بلی گفت سی سال
است تا هیچ آدمی ندیده ام عصائی بمن داد و گفت این عصا ترا راه نماید و مرا گفت برو ساعتی برفتم

طبع وزو ومار بهتر خوی
ازعمل یافت یک نفس حالی
روز قرآن الیه یصعد خوان
چون باوج بقا کنند صعود
آنچه مستخلف از ترفع شان
ورنه بی درمواضع دیگر
هرچه دارند اتصاف بدو

نافه گیر ز مشک اذفر بوی
ازعمل یافت منصب عالی
کش بود تاب یرفعه میدان
جز بقدر عمل نخواهد بود
داشت بنمود از خلیفه عیان
منخفض بود و نافراخته سر
ز اقتدار و نفاذ امر و غلو

عامل اندر حروف جمله ثبت
درجات رفیع در دو سرا
تا بدانی که طیب از کلمات
بی که بنشست در مقام الف
طول قد الف ازین معنی
پادشاهان خلیفگان حقند
وصفهای حق است عزوجل

غیرتی از حروف عامله نیست
مبنی بر عمل فتنا دترا
یعنی از روح ناجی از ظلمات
چون خلیفه بجای مستخلف
می نماید کنون ز صورت بی
در خلافت همین بی نسق اند
گشته ظاهر ولی لقلد محل -

اشارة حرفية الی الالف

الف اسم بیشتر از بار
بود بسیار ظاهر و پیدا
بی چو آمد پدید الف در بسم
مختفی گشت همچو جان در جسم

خود را بانطاکیه یافتم عصا بنهادم تا وضو کنم عصا گم شد این حکایت با اهل انطاکیه باز گفتم گفتند آن ابو اسحاق غزال
بوده است کم کسی او را میدید تاسف بسیار خوردم بنان عبدالله رحمه الله کنیت وی ابوالحسن است وی از
بزرگان مشایخ مصر است وی گفته است که هر که صوفی را دلش بغم رزق بسته بود وی را کسب باید فرمود شیبان
بن علی رحمه الله وی از متقدمان مشایخ مصر است مستجاب الدعوة بوده و بسیاری از مشایخ مرید وی بوده اند
و در علم طریقت وی را سخنان نیکوست گویند که یکی از مریدان پیش وی آمد و دستوری خواست که تجرد و
تجرید گفت اول دل خود را مجرد کن از سهو و غفلت و نفس خود را از حرص و از هوا و زبان خود را در لغو هرگاه ترا
این تجرید حاصل آمد خواه دنیا دار و خواه مدار **ابوالحسن بن محمد بن المزین قدس سره** از طبقه ثالثه است
نام وی علی بن محمد است از اهل بغداد است با جنید و سهل عبدالله صحبت داشته و با آنان که از طبقه
ایشانند و بمکه مجاور بوده و آنجا برفته از دنیا در سنه ثمان او سبع و عشرین و ثلثمایة وی است که از ابو یعقوب اقطع
حکایت کند شیخ الاسلام گفت که ابوالحسین مزین دو بوده اند یکی کبیر و یکی صغیر مزین کبیر از اهل بغداد است و
در بغداد مدفون است شاگرد وی گفته که وی گفته الکلام من غیر ضرورة مقت من الله تعالی بالعبد شیخ
الاسلام گفت که گرد گرد اگرد که از گفتار جز گرفتاری نیاید و مزین صغیر نیز از اهل بغداد است لیکن در مکه مدفون است
و بعضی گفته اند این دو مزین پسران خالد یکدیگر بوده اند مزین صغیر گفته که راهها بالله تعالی بیش از
عدد نجوم آسمانند و من آرزوی یکی از آن می نمایم شیخ الاسلام گفت که وی در موجود غرق بود ولیکن از عطش
سخن میگفت که وی از عطشان بود در این طریق چون مستقی است هرچند آب بیش یابد و سیری نیابد از آنجا
خبر نیست که روید هر که ترا بیش بیند بیش جوید هم صغیر گفته که من کسی را می شناسم که جای بلغزید و انگشت
وی جراحت شد نفس وی اندکی روغن زیت خواست دید که در پیش وی چشمه روغن زیت روانست با آن التفات
نکرد و هم وی گفته که در مکه بودم مرا عزیمت سفر خواست چون ببئر میمونه رسیدم که آنرا بئر میمونه گویند دیدم که
جوانی در جان دادن است گفتم که بگوی لا اله الا الله چشم بگشاد و گفت ؎ انا ان مت فالهوی حشو قلبی ÷
و بهذا الهوی یموت الکرام ÷ پس جان بداد کار وی بساختم و بروی نماز گذاردم و دفن کردم داعیه سفر
از خاطر من برفت باز گشتم و بمکه آمدم میگویند بعد از ان خود را سرزنش می کرد و میگفت که حجامی آمده است

بود پیش از وجود خلق جهان
بود وحدت ز کثرت ظاهر
ابنست آن سر که سائل آگاه

سر وحدت چنانکه بود عیان
گرچه بس ظاهر است بس قادر
از بی در حروف بسم الله

حکم کثرت چو یافت وصف ظهور
لیک شیطان بمکر و زرق و حیل
چون ز نابودن الف پرسید

سر وحدت شد اندران مستور
پوشد آن راز و دیده احول
گفت شیطانش از میان دزدید

در بیان معنی اسم الله تعالی

هر تعین که گشت لاحق ذات
در بود با تعینات تمام
فابتداء الکلام بسم الله
ختم بر ناس و ابتدا از ناس

هست معدود وز عداد صفات
اسم جامع همی نهندش جام
کان بالکامل الذی جاذاه
قدر انسان ازین میان بشناس
این بود شان و علت غائی

ذات با هر تعینی تنها
لفظ الله و صورت کامل
ابتدا و انتها که قرآن راست
وصف ولایزال و لم یزل است
جهد کن کین مقام را شائی

اسمی آمد ز جمله اسماء
اسم این اسم دان و زین مگسل
هر دو شرح کمال انسان راست
اول الفکر و آخر العمل است

واولیا خدا را تلقین شهادت میکند واشو قاة شیخ الاسلام گفت که ابو الحسن مزین بشیری رسید گفت
ثم اماته فاقبره شیر برجای بمرد چون بر سر کوه رسید گفت ثم اذا شاء انشره برپای خاست زنده شد
ابو الحسن ضایغ دینوری از طبقهٔ ثالثه است نام وی علی بن محمد بن سهل ست از کبار مشایخ
دینورست او بمصر بوده و آنجا برفته از دنیا در سنه ثلثین وثلثمایه و شیخ ابوسعید مالینی گوید که وی شب
برفته نیمه رجب سنه احدی وثلثین وثلثمایه شیخ وی استاد شیخ ابو الحسن فراقی ودقی و ابو عثمان مغربی ست ابو
عثمان مغربی گوید که هیچکس ندیده ام از مشایخ روشن تر و نوری تر از ابو یعقوب نهرجوری و با هیبت تر
از ابو الحسن ضایغ دینوری شاگرد ابو جعفر صیدلانی است وی گفته که دو بار از دنیا بیزار باید شد یکبار بیرون
آی خلق بقبول روی بتو نهند ناز با دنیا شوی نه باشغل و حرص چندانکه قبول خلق نبرد و بباطن ازان منقطع
باشی تا گناه ترک دنیا بزرگتر نباشد از گناه طلب آن زیراکه فتنه قبول خلق زیاده است از فتنه اقبال بر دنیا
وهم وی گفته که من فساد الطبع التمنی والامل وهم وی گفته که محبتک لنفسک هی التی تهلکها از وی پرسیدند
که مرید کیست و صفت وی چیست این آیه برخواند ضاقت علیهم الارض بما رحبت وضاقت علیهم انفسهم وظنوا ان
لا ملجأ من الله الا الیه ابو الحسن الصبحی رحمه الله تعالی علیه از طبقهٔ ثالثه است بعضی گفته اند نام وی
حسین بن عبدالله بن بکر ست و کنیت وی ابو عبدالله بعضی گفته اند نام وی احمد بن محمد است و کنیت وی
عبدالله ودرست آنست که اول گفته شد از اهل بصره بود و گویند که در سرای وی خانه بود در زمین کنده
سی سال از آنجا بیرون نیامد بمجاهده و عبادت مشغول بود و گفته اند که طعام نمی خورد و اهل بصره وی را از
بصره بیرون کردند بسوس رفت و همانجا وفات یافت و قبر وی آنجاست رحمه الله تعالی علیه شیخ الاسلام گفت
که وی روز آدینه بر در مسجد بصره ایستاده بود شاگرد خود را گفت این خلق را که می بینی همه آگین بهشتند این
کارک که ما را افتاده است مسجد بصره آن وقت چنان پر بود که از انبوهی خلق سجود نمی توانستند کرد بر زمین
روی بر پشت یکدیگر نهادند وی گفته که الغریب هو البعید عن وطنه وهو مقیم فیه وهم وی گفته که الغریب
هو الذی لا جنس له وهم وی بار دیگر گفته الغریب من صحبت الاجناس ابو الحسن سیوطی رحمة الله
شیخ الاسلام گفت که وی ازین طایفه بوده است شیخ ابو علی رودباری گوید که هارون گفت که صاحب سهل

در بیان معنی اسم الرحمن اسم الرحیم

هست اسم وجود حق رحمان	با عتبار العموم والاعیان	رحمتی در کمال بسط و سعت	مستفاد ازوی رحمتی وسعت
نیست غیر از وجود عام وحاصر	بر حقایق ز واجب فیاض	اسم رحمن ازو بود مشتق	لفظ او خاص معنیش مطلق
لفظ او لی وقوع سهو وغلط	میشود بر خدا مقول وفقط	لیک معنیش شامل وعام است	کون را گشته خوان انعام است
عکس آن هست حکم اسم رحیم	باعتبار الخصوص والتفهیم	هست اسم وجود حق اما	متخصص بموجب اشیا
بخشد از خوان رحمت اخص	طالبان وجود را حصه	لفظش افتاده بخلاف و شقاق	بر حق و خلق جایز الاطلاق

در انتقال از بسمله بتلاوت کلام الله

بتعوذ چو پاک کردی راه	متوصل شدی به بسم الله	وقت آن شد که شاهد لاریب	بر تو جولان کند ز حجابه غیب
بینی آن شاهد نگارین را	کرده در بر شعار مشکین را	آفتاب بلند از سایه	بسته بر روی خویش پیرایه

عبدالله گفت که با ابو الحسن سیوطی بودیم در بادیه چون گرسنه شدمی و زاد در راحله نداشتی ابو الحسن بانگ گرگ کردی
تا جای که سگی بودی آواز دادی وی بآن آواز دانستی که آنجا مردم ست یاران را چیزی آوردی شیخ
ابو علی رودباری گوید که هیچکس در عطف و مهربانی یاران مثل ابو الحسن سیوطی نبود شیخ الاسلام گفت باید
که خدمت یاران بر خود واجب دانی و در خدمت مقصود مبینی نه مخدوم یعنی نظر تو در خدمت بر مقصود حقیقی
باشد که حضرت حق است سبحانه نه بر آنکس که خدمت وی میکنی وقتی درویشی پیش شیخ شیروانی یا دیگری
گفت که این کار را برای من بکن نه بحکم دام بلکه بفضل شیخ شیروانی بانگ بر وی زد و گفت که نه نفیر است اگر
خدمت یار خود بر خود واجب نداند ابو الحسین بن شعره رحمه الله نام وی عمرو عثمان بن الحکم بن
شعره است از مشایخ صوفیانست شیخ ابو سعید مالینی در اربعین خود وی را آورده که از مشایخ مصر
بوده گویند که از گور وی آواز قرآن خواندن می شنوند هر که بزیارت شدی شنیدی ابو حامد زنگی
الاسود المعروف بزنجی رحمه الله وی از استادان ابو علی رودباری است شیخ الاسلام
گفت که ابن شعره در جامع مصر شده ابو حامد زنگی را دید که نماز می گذارد و گفت یا ابا حامد از بس
های بزرگ فرود آمدی گفت بشفاعت عاصیان فرود آمدم شیخ الاسلام گفت که ابو عبدالله رودباری
گفته که از حسن بن محمد الرازی شنیدم کنیت ابو عبید که گفت مرا سر باد گرسنگی دریافت در خواب شدم
هاتفی آواز داد که تو پنداری که عبادت همه نماز و روزه است صبر بر احکام الله تعالی از نماز و روزه
افضل است ابو الحسن مزین گفته است که ابو حامد اسود سی سال در مسجد حرام در برابر کعبه بنشست
که بیرون نیامد مگر برای طهارت و کس ندید که وی چیزی خورده باشد یا آشامیده و ابو حامد
هرگاه که وجد وی رسیدی سفید شدی و چون از وجد برفتی بسیاهی باز گشتی ابراهیم بن
داود القصاری رحمه الله از طبقهٔ ثالثه است کنیت وی ابو اسحق است از اجلهٔ مشایخ
شام است از اقران جنید و ابو عبدالله جلا وغیر ایشان عمر بسیار یافت و طبقهٔ سیم کشید و شیخ
سلمی وی را در طبقهٔ ثالثه ذکر کرده است در سنه ست وعشرین وثلثمایه برفته از دنیا صحبت وی با مشایخ
شام بوده و ذو النون را دیده و فقر را ملازم بوده بر تجرید و زندگانی نیکو داران و دوستی اهل آن

از اولو الایدیش سید شعار	بهر نظاره اولوا الابصار	در پی خلعت نبی الیاس	از حریر حروف کرده لباس
تا دران کسوتش ببینید هوش	چشم بنهاده بر دریچه گوش	ظهر و بطنش ترا شود مکشوف	چون کسی از سرش حریر حروف
ظهر و بطنیست جمله قرآن را	از پی یکدگر بجوی آن را	ظهر بطن است بطن بطن یقین	همچنین تا بسبع یا بسبعین
ظهر را هم ببطن چون نگری	همچنین قشر و مغز سان شمری	بطن سابق و قشر لاحق را	بطن لاحق چو مغز سابق را
تا بپای عمل ز قشر عبور	نکنی نو یدت بمغز عبور	هست مانند قشر داب و دواب	مغز جو مغز چون اولوا الالباب
ای بسا کس که بقشر نخست	باز ماند و بمغز راه نجست	چون بهایم بپوست شد خرسند	آدمی سان ز مغز پوست مکند
ز کلام خدا بلفظ رسید	لفظ دانست و لفظ خواند و شنید	ظهر و قرآن بر دنگر د ظهور	بطنها ماند بطون مستور
یافت گنجی طلسم او نه شکست	جز بنقش طلسم او ننشست	دیدار گنج خشت بر دیوار	خشت دیوار گنج کرده شمار
در عقلش نگشته راهنمای	که یکی خشت بر کند از جای	بگشاید رهی بجانب گنج	شود از نقد گنج گوهر سنج

شیخ الاسلام گفت که وے سی سال یک سفر کرده بود تا دل خلق را بقبول آرد و راست کند ازان بی ادبیها که بے ادبان کرده بودند وی آن همه را بصلاح آورد بنگر چه جوانمردی داشته و قبول با این قوم که همه عمر خود را در فرا کردن تدارک و اصلاح فساد کسانی را که باین قوم باز خوانند صرف کرده جزاه الله عن الاسلام والطریقة خیرا ابراهیم قصار گوید که قیمت کل انسان بقدر همته فان کانت همة الدنیا فلا قیمت له وان کانت همة رضاء الله فلا یمکن استدراک غایة قیمته ولا الوقوف علیها ابراهیم مردادی گوید که مردی پرسید ابراهیم قصار را که هل یبدی المحبة حبه او هل ینطق به کتمانه فانشاء به بقول متمثلا ؎ ظفر تم بکتمان اللسان فمن لکم + بکتمان عین دمعها الدهر یرزق + حملتم جبال الحب فوقی داننی + لاعجز عن حمل القمیص واضعف + وانشدنا شیخ الاسلام قال انشدنا الشیخ ابوعبدالله الطائی بیت خواند لبعضهم رحمه الله ؎ تبدو فاجهدانان اکاتم حبه رقیبین نے علامة الکتمان + خفقان قلبی وارتعاد مفاصلے + وغبار لونی وانعقاد لسانی + نمتی بک دینی شهود اربع + وشهود کل قضیة اثنان + وانشد ایضا لبعضهم حملتمونی علی ضعفے لفرقتکم + مالیس لحمله سهل ولا اجبل + ابراهیم قصار گفته است که بنده است که ترا از دنیا دو چیز بکے صحبت فقیری و یکی خدمت دوستی از دوستان او و هم وے گفته که من تعزز بشیء غیر الله فقد ذل فی عزه و هم وے گفته که در وقت مخلوق گفتن قرآن احمد حنبل در زندان بود خبر آوردند که ذوالنون مصری را بزندان می برند که قرآن را مخلوق گوید و من آوازهٔ او شنیده بودم که خلق بنظارهٔ وی می رفتند و آن زمان من کودک بودم من هم برفتم چون وی را بدیدم در چشم من حقیر آمد زیرا که وی بصورت ظاهر حقیر بود گفتم که باین آوازه و نام ذوالنون اینست فی الحال ذوالنون روی با من کرد از میان همه خلق و گفت ای پسر چون الله تعالی از بنده اعراض کند زبان وی بطعن در اولیاء الله دراز گردد و من بیهوش شدم و بیفتادم آب بر روے زدند تا بهوش باز آمدم برخاستم صوفی شیخ الاسلام گفت که چون توان دید کسے را که حق سبحانه و تعالی وی را بخود پوشیده بود همه خلق حجاب اویند او در حجاب است پیش دوستان خود فرداکه این قوم را به بیند هم نشناسند چنانکه اینجا می بینند و نے شناسند ترٰیهم ینظرون الیک وهم لایبصرون محمود سبکتگین بسر قبر بایزید شد در دیشی دید درانجا گفت ابن

حق ازان حبل خواند در قرآن
نه که آئی بمال و جاه فرو
تا بگیری بسان حبل آن را
از بلندی روی بچاه فرو
تو بدان دست و پای خود بستی
بدر آئی ز چاه نفس هوا
رسن آمد کزین نشیمن پست
وندرین تنگ جای بنشستی
کنی آهنگ عالم بالا
بدر آئی دران رسن زده دست

فی بیان قوله علیه السلام رب تال للقرآن والقرآن یلعنه

رب تال یقود بالقرآن
لعنتیست این که بهر لحجه و صوت
نشود به دل تو تابنده
حلق باید ز خلط بلغم پاک
مجلس ناکسان بیارائے
وهو یفضے به الی الخذلان
شود از تو حضور خاطر فوت
کین کلام خداست یابنده
گر بود معده پر حرام چه باک
تا بدان یک دو خرده بربائی
خواجه اینست جز تلاوت کار
فکر حسن غنا برو هوشت
باده نوشی مدام با او باش
لعنتست اینکه سازد بی بیم
خانه شان مزبله است قرآن نور
لیکن آن طرد و لعنت آید بار
متکلم شود فراموشت
تا شود صاف حلق تو زخراش
روز و شب با امیر و خواجه ندیم
دار این نور را ز مزبله دور

استاد شما چه گفتی گفت وی گفتی هر که مرا به بیند وی را نسوزند محمود گفت این هیچ نیست بوجهل مصطفے را صلی الله علیه وآله وسلم دید وی را بسوزانند آن درویش گفت ای امیر او برادر زادهٔ ابوطالب را دید نه پیغمبر خدای را و اگر نه وی را نسوختندے ابوجعفر حفار رحمه الله وی از اصحاب جنید است و کان قریب السن منه وکان الناس یعدونه من اقران الجنید وکان یعد نفسه من اصحابه شیخ الاسلام گوید که جنید گفته است که بجوانی در بغداد میگشتم در ویرانه شدم شیخ ابوجعفر حفار بغدادی را دیدم رنجه شدم که کراهت بوے رسید که من چرا آمدم در خجالت گفتم که ای شیخ سخنی بگوی تا بازگردم گفت چه گویم گفتم راه با وجوانست گفت بشارت ترا که اگر او نه خریدار تو بودی تو نه خریدار او بودی و اگر او ترا نه بایستی تو راه باو نمی بردی ابوجعفر سوبانی رحمه الله شیخ الاسلام گفت که وی ازین طائفه است وی گفته که صدیقک من حذرک من الذنوب ورفیقک من بصرک العیوب واخوک من سائرک الی علام الغیوب ابوجعفر صیدلانی رحمة الله تعالی وے استاد ابوالحسن صایغ دینوریست بغدادیست از اقران جنید و ابوالعباس عطا بمکه مجاور بوده و بمصر از دنیا برفته قبر وی پهلوی دقاق مصریست صحبت داشته با ابوسعید خراز از استادان ابن العربی است شیخ الاسلام گفت ابوالحسن صایغ دینوری گوید که استاد من ابوجعفر صیدلانی گفت که با دلی ارادهٔ مصطفے را صلی الله علیه وآله وسلم بخواب دیدم نشسته در صدر و جمعی مشایخ ازین طایفه گرد بر گرد وی مصطفے صلی الله علیه وآله وسلم بر نگریست در آسمان باز کشادند دو فرشته فرود آمدند طشت و ابریقی در دست پیش یک یک می نهادند و دست می شستند چون بمن رسیدند گفتند برگیرید که او نه ازینانست ابریق وار طشت برداشت و برفت من گفتم یا رسول الله من نه از ایشانم اما میدانی که من ایشان را دوست میدارم مصطفی صلی الله علیه وآله وسلم فرمود کسیکه اینان را دوست دارد ازاینانست طشت باز آوردند تا من دست بشستم مصطفے صلی الله علیه وآله وسلم درمن می نگریست و میخندید گفت ما را دوست داری یا با مائی ابوجعفر گفت که آن وقت صحبت من نه باین قوم بود ابراهیم ادهم گوید شبی بخواب دیدم که فرشته طوماری در دست داشت و چیزی می نوشت گفتم چه می نویسی گفت نام دوستان او گفتم نام من نوشتی گفت من نه از ایشانم نه

شرم بادت که بهر مزبله
نقد عمرت ز فکرت معوج
گر شود بدی از ادای تو کم
همچنین هرچه از کار عدا
معنے لعن چیست مردودی
گرچه ملعون نشد ز حق مطلق
سازی از نور قدس مشعله
خرج شد در رعایت مخرج
حرف نجم در دلت شود مدغم
جز خدا قبلهٔ دلست ترا
به مقامات بعد خشنودی
هست ملعون بقدر بعد از حق
لعنتست اینکه همت تو تمام
صرف کردی همه حیات تو
فوت کردی سعادت تا بد
موجب لعن مایهٔ طرد است
هر که ماند از خدا بیک سر مو
زانکه اندر مقام یکتائی
گشت مصروف لفظ و حرف کلام
در قرأت سبعه و عشره
غم نخوردی برابر یک مد
حبذا مقبلی کز آن فردست
آمد اندر مقام بعد فرو
نیست مورا مجال گنجائی

حکایت عاشق و معشوق که شبے در خلوتی نشسته بودند و در بر همه اغیار بسته ناگاه غلام آن عاشق که باریک نام داشت حلقه بر در زد عاشق گفت کیست گفت منم غلام تو باریک عاشق گفت بازگرد که اگر از باریکی موئی شده باشی ترا امشب درین خلوت راه نیست۔

دوست اویم اما دوست دوستان اویم ایشان را دوست دارم درین بودم که فرشته در رسید گفت طومار را از سر گیر و نام وی بر سر بنویس که او دوست دوستان من است ابوالعباس عطا گوید که اگر نتوانی که دست در روزنی در دوستان او زنی اگرچه در درجه با ایشان نرسی ترا شفیع باشند **ابوجعفر احمد بن علی سنان رحمه الله** از طبقهٔ ثالثه است از کبار مشایخ نیشاپور است صحبت داشته با ابوعثمان حیری و ابو حفص را دیده یگانه بوده در خوف و ورع و زهد در سنه احدی عشر و ثلثمائه برفته از دنیا وی گفته تکبر المطیعین علی العصاة بطاعتهم شر من معاصیهم واضر علیهم وهم وی گفته که جمال الرجل فی حسن مقاله و کماله فی صدق فعاله و هم وی گفته که علامة من انقطع الی الله علی الحقیقة ان لا یرد علیه ما یشغله عنه **ابوجعفر الفرغانی رحمه الله** نزیل بغداد من اصحاب الجنید و روات کلامه نام وی محمد بن عبدالله است وی گفته که التوکل باللسان یورث الدعوی والتوکل بالقلب یورث المعنی شیخ الاسلام گفت که ابوعبدالله باکو گفت ابوجعفر فرغانی خادم ابوعثمان حیری است روزی در نیشاپور در رکاب وی میرفت باران آمده بود و گل بسیار بود بر دل ابوجعفر گذشت که او بر اسپ چه داند که حال من چونست ساعتی گذشت ابوعثمان از اسپ فرود آمد و گفت بر نشین گفت ای شیخ زنهار این چه حالتست و بر خود می پیچید که بر نشیند دیگر بار گفت بر نشین فایده نکرد بر نشست ابوعثمان غاشیه بر گردن نهاد و در پیش وی میرفت و ابوجعفر بر اسپ سوار و خجل و بر هم زده آخر فرود آمد شیخ گفت ای فرغانی چون بودی بر آنجا گفت ای شیخ میرس شیخ گفت وقتی که من بر اسپ بودم و تو غاشیه بر دوش پیش من می رفتی هم چو تو من بودم وقتی که تو بر اسپ بودی و من پیش تو می رفتم وی را آن ادب کرد **ابوجعفر سایائی رحمه الله** وی گفته که وقتی میرفتم بکوه لبنان افتادم آنجا قومی از ابدال ان یافتم با ایشان جوانی بود که خدمت ایشان کردی شبانگاه دسته گیاه بدرودی و برای ایشان بپختی سه روز آنجا بودم روز چهارم بامدادم را گفتند زندگانی ما را دیدی برو که تو با ما زندگانی نتوانی کرد مرا دعا کردند و من برفتم بعد از چند گاه ببغداد افتادم آن برنا را دیدم که آنرا می کرد و من یزید می گفت عجب بماندم و در وی نگریستم که او باشد یا نه وی بجای آورد و بیکسو باز شد

مبتلای عشق بدخوئی	داشت باریک نام هندوئی	بعد عمری بشی ز بخت بلند	آمد آن صید وحشیش بکمند
بود با او بهم خوش و خندان	کامد آواز حلقه بر سندان	کیست گفتار درین شب تاریک	گفت کمتر غلام تو باریک
گفت روکز کمال نزدیکی	گرچه موئی شوی ز تاریکی	بسته امکان آنکه ره یابی	زین دران به که روی برتابی

در بیان آنکه حکم لعنت مخصوص بر تالیان قرآن نیست بلکه هر عملی که ناشی از عجب و ریا و سایر محبطات عمل می شود ازین قبیل است

حکم لعنت ز عمل بی اخلاص	نیست بر قاریان قرآن خاص	بس مصلی که در میان نماز	میکند بر خدا عرض نیاز
چون در صدق نیست باز برد	میکند لعنت آن نماز برو	این بود حال سائر قربات	چون صیام و قیام و حج و زکوة
هر چه اخلاص نیست اکسیرش	گر نه برناید کم ز مس گیرش	چیست اخلاص آنکه کسب عمل	پاک سازی ز شوب نفس و غل
نه در امتنان غرض باشی	نه ازان طالب عوض باشی	کیسهٔ خود ازو بپردازی	سایهٔ خود برو میندازی

و گفت چه می نگری گفتم بخدای بر تو که آن هستی که ترا دیدم بکوه لبنان گفت هستم گفتم این جا چون افتادی و این چه کاریست گفت روزی ماهی بریان میکردم در وقت قسمت بهتر را بسوی خود نهادم بدین جای افتادم **ابوجعفر حداد رحمه الله تعالی** شیخ الاسلام گفت که ابوجعفر حداد دو اند یکی صغیر و یکی کبیر کبیر بغدادیست و از اقران جنید و در دیه بود و ابوجعفر بن الکبیر حداد صغیر مصریست از اصحاب ابوجعفر کبیرست و با ابن عطا نشسته و شاگردی کرده و ابوتراب نخشبی را دیده و با او صحبت داشته شیخ الاسلام گفت که ابوجعفر حداد بمصر بوده هفده سال آهنگری میکرد و هر روز دینار ده درم عاید کردی و از آن هیچ برای خود داشتی در درویشان نفقه کردی و شبانگاه بدر سرای جنید شدی و نان پاره چند بستدی و بخوردی و بمسجد شدی و بخفتی و از هیچ سوال نکردی وی نگریستی و نظاره می کردی تا چه رفتی وی گفته که اذا رایت ضر الفقیر فی ثوبه فلا ترج فلاحه شیخ الاسلام گفت که ابوجعفر حداد در بادیه بود و بر سر چاهی در آب می نگریست ابوتراب آنجا رسید شیخ الاسلام گفت که این نه ابوتراب نخشبی ست این دیگرست گفت یا اباجعفر این جا چه میکنی گفت شانزده روز است تا آب نیافته ام اکنون بآب رسیده ام تشنه ام میان یقین و علم تا کدام غلبه کند تا بران بودم ابوتراب گفت یا اباجعفر ترا ازین شانی بود عظیم و برفت شیخ الاسلام گفت یقین آن بود که اکنون نه تشنه ام بآب حاجت نیست و صبر بنواختن کرد و علم آن بود که خدای را نشناید می باید پرهیزید و روا نبود که در خون خود شریک باشم آب بر باید گرفت شاید که آب نیابد ابوتراب سر او را دانست لاجرم ابوجعفر پنهان نداشت و بر وی آشکارا کرد **ابوجعفر معاذ مصری رحمه الله تعالی** استاد ابوالحسن شیروانی کهین است وی گوید که از ابوجعفر حداد مصری و از ابن البرقی که هر دو بمصر بودند پرسیدم که تصوف چیست هر دو جواب دادند که تصوف اثر او ست بر زمین گاه آشکارا کند و گاه پنهان شیخ الاسلام گفت که اگر زندگی یابی از مخلوق درینباب بهاز ازین نشنوی آسمان و زمین همه صنایع خود آشکارا باز نمود در هیچ چیز چنان آشکارا نیست که در دیدهٔ دوستان خود این جستن دوستان او و سفر و زیارت ایشان از بهر آنست روا نبود هیچ مرقع پوشی را که روز او شب شود تا این نداند بیدار

حول خود از میانه برداری	قوت خود تمام بگذاری	حول و قوت ز فضل حق بینی	گل حکمت ز باغ حق چینی
بخشش محض بینیش ز خدا	بر تو جاری شده ز وهب عطا	لیک با این همه خجل باشی	فعل ناکرده منفعل باشی
زانکه آن فعل گرچه فعل حق است	مبتنی بر قضای ما سبق است	مظهر آن توئی و بر ظاهر	سازی احکام مظهر و سایر
گرچه خالیست فعل حق ز خلل	ناقص آمد عمل ز نقص محل	آب باران که فصل فرو دین	آمد از آسمان بسوی زمین
بود شیرین ولی بعرصهٔ دشت	شور شد چو بخاک شور گذشت	بود جان بخش تو بی باش و کمال	نه در اندازه بهر لطف و جمال
	بر بیابان گر گذرد مرور	یافت اسم سموم ولعنت حرور	

در بیان آنکه مخلص بکسر اللام مادام که اخلاص را مضاف بخود می بیند در عین اشراف است والمخلصون علی خطر عظیم اشارت بدین تواند بود و چون بفضل حق سبحانه اخلاص از خویش دست داد و آن اخلاص را مضاف بحق سبحانه مشاهده کرد مخلص باشد

او روح در تن تو روح بود دیدار دوستان او در روح تو روح بود **ابو عبد الله البرقی رحمه الله**

از کبار مشایخ مصر است از متفرسان ایشان شیخ الاسلام گفت که ابو علی کاتب ابو عثمان مغربی را گفت که ابن البرقی بیمار بود و شربتی آب بوی آوردند نخورد و گفت در مملکت حادثه افتاده تا بجای نیارم که چه افتاده است نیاشامم سیزده روز چیزی نخورد تا خبر آمد که قرامطه در حرم افتاده و خلقی را بکشتند و حجر الاسود را بشکستند پس چیزی بخورد ابو عثمان مغربی گفت ابو علی کاتب را که این نه بس کاریست ابو علی گفت این نه بس کاری نیست تو بگو که امروز در مکه چه واقع است گفت امروز در مکه میخ است که همه در مکه زیر میغ است و جنگ است میان طلحیان و بکریان مقدم طلحیان مردیست بر اسپ سیاه با دستار سرخ آنرا بنوشتند بعد از آن پرسیدند همچنان بود که وی گفته بود ابو عثمان مغربی گوید که هر که حق را اجابت کرد مملکت وی را اجابت کرد و شریف حمزه عقیلی بلخ گفته است که عارف نبود آنکه در مملکت چیزی بجنبد و یا بزاید که وی خبر نبود شیخ الاسلام گفت این باطل ست عبودیت این بر نتابد بر بنده آن نهند که بر تابد بر بعضی و بعضی نه فلا یظهر علی غیبه احدا و ما کان الله لیطلعکم علی الغیب همه الله داند و بس **ابو جعفر المخدوم قدس الله تعالی**

از اقران ابو العباس عطاست غوث زمان بوده و غوث پوشیده بود بخیر یا بشر ابن خفیف گوید که از ابو الحسن دراج شنیدم که گفت در سفری از همراهان ملالت گرفت که میان ایشان نقار بسیار بود عزم کردم که تنها روم چون بمسجد قادسیه رسیدم پیری دیدم مجذوم و بر وی بلای عظیم چون مرا دید بر من سلام کرد و گفت ای ابو الحسن عزیمت حج داری بکراهیت و خشم گفتم آری گفت همراهی خواهی با خود گفتم از همراهان تندرست گریختم و بدست مجذومی افتادم گفتم نه گفت همراهی کن گفتم بخدای که همراهی نکنم گفت ای ابو الحسن یصنع الله سبحانه بالضعیف حتی یعجب القوی گفتم همچنین است و با نکار برفتم چون دیگر منزل رسیدم چاشتگاه وی را دیدم بفراغت نشسته گفت یا ابا الحسن یصنع الله سبحانه بالضعیف حتی یعجب القوی و هیچ نگفتم و برفتم اما در دل من نسبت بوی ترددی و وسواسی پیدا شد چون بتعجیل تمام وقت صبح را بمنزل دیگر رسیدم بمسجد در آمدم وی را دیدم بفراغت نشسته گفت یا ابا الحسن یصنع الله سبحانه بالضعیف حتی یعجب القوی پیش در وی رفتم و بر روی زمین افتادم و گفتم

بفتح اللام بلکه هم تخلص شده هم مخلص مفتوح اللام باعتبار اضافت فعل اخلاص بحق و مخلص بکسور اللام باعتبار مظهریت خویش مر فعل حق را سبحانه و لهذا مخلصین در شان انبیا علیهم السلام بر دو آیتین کسر و فتح لام نازل شده است

مرد مخلص گشته از خود پاک
نیست پیش محقق آگاه
بود مخلص بزان شود مخلص
که باخلاص خود شود حاضر

باشد اخلاص او همه اشراک
مخلصان را جز این خطر در راه
دهدش مخلصی نه خود مخلص
ببیند اخلاص حق ز خود ظاهر
مخلص و مخلص که در قرآن

النفس ها ز هر شرک شد صاف
چون رهاند حقش ز نفس غلا
بلکه خود چون ز نفس ناکس رفت
مخلص آید بحق دلی نه بخود
انبیا راست نازل اندر شان

دارد اخلاص را بخویش مضاف
کسر لامش شود بفتح بدل
کسر او فتح و فتح او کسر است
بحق آموز این سبق نه بخود

تمثیل

المعذرة الی الله و الیک و خدای را و ترا عذر میخواهم گفت مقصود تو چیست گفتم خطا کردم که گفتم همراهی نمی خواهم گفت تو گفتی که نخواهم و سوگند بخدای بردی مرا کراهیت می آید که سوگند ترا دروغ کنم بدان سبب همراه تو نمی روم گفتم پس چنان کن که در هر منزل ترا ببینم گفت قبول کردم رنج راه و گرسنگی از من برفت و مرا هیچ اندوهی و آرزوی نماند جز آنکه زودتر بمنزل رسم و وی را ببینم چون بمکه رسیدم صوفیان را ازین قصه بگفتم شیخ ابو بکر کتانی و ابو الحسن مزین گفتند که او شیخ ابو جعفر مجذوم است سی سال است که ما در آرزوی آنیم وی را ببینیم کاش او را باز توانی دید برفتم چون در طواف شدم وی را دیدم باز آمدم و ایشان را گفتم که وی را دیدم گفتند اگر این بار وی را ببینی وی را نگاه دار و با ما بانگ کن گفتم چنین کنم چون بمنا و عرفات بیرون رفتم وی را نیافتم روز رمی جمار کسی با من سخن گفت و گفت السلام علیک یا ابا الحسن دیدم که وی بود مرا از دیدن وی حالتی شد که فریادی کردم و بیخود افتادم وی برفت چون بمسجد خیف رفتم یاران را بگفتم روز وداع در پس مقام ابراهیم نماز گذاردم کسی از پس پشت من مرا بکشید و کسی بود گفت یا ابا الحسن هنوز بانگ خواهی کرد گفتم زنهار ای شیخ از تو التماس میکنم که مرا دعائی کنی گفت من دعا نکنم تو دعا کن تا من آمین کنم من سه بار دعا کردم و وی آمین گفت یکی خواستم که قوت من روز بروز بود چنان شد چندین سالست که برسن شبی نگذاشته است که چیزی برای فردا ذخیره کرده باشم دیگر خواستم که درویشی را بمن دوست کنی و اکنون بمن هیچ در دنیا از درویشی دوست ترنیست دیگر خواستم که فردا که خلق حشر کنی مرا در صف دوستان خود برانگیزی و بار دهی و امید میدارم که چنین شود شیخ الاسلام گفت که محمد شگرف حکایت کرد که پیش یار که سبکتگین پدر محمود غزنوی بهراة آمد یکی از لشکریان وی از روستایی خرواری کاه خرید و بهار تمام بداد و وی را بنواخت و گفت بار دیگر که کاه آری بمن آر و آن روستائی پسری داشت پیر لشکری بوی آمد و دوستی گرفت اتفاقا عرفه عید قربان رسید آن روستائی گفت که امروز حاجیان حج کنند کاشکی من نیز در آنجا بودمی لشکری گفت خواهی ترا آنجا برم بشرط آنکه با کس نگوئی گفت نگویم آنروز وی را بعرفات برد و حج بگزاردند و باز آمدند روستائی با وی گفت عجب میدارم

در عبارت بود دو صیغه دلی
جنبش خس اگر ز خس دانی
غرقه بحر موج وحیدی

در حقیقت بود دو یک معنی
رخش بدکوی شرک میرانی
خس و بارگاه تفریدی
عارف کاملی ز اهل طریق

خس و خاشاک بین ز رنگ یا
ورنه بینی بغیر جنبش باد
... همی جنبشش ز باد اتا
کرده منزل بدرنه تحقیق

میرود لحظه لحظه جای بجا
و ز خس جنبش نیاری یاد
دانی ان جنبش خشش پیدا

در بیان آنکه چون تال کلام حق را سبحانه بواسطه دوام مراقبه متکلم عز شانه دولت جمعیت خاطر و سعادت مشاهده دست دهد می باید که بملاحظه و تفاصیل معانی مشغول نشود تا از دولت مشاهده باز نماند بلکه بملاحظه اجمال اکتفا کند اگر نعوذ بالله آن معنی در حجاب شود و خواطر پراگنده مستولی گردد بتامل و

که باچنین حال درمیان لشکریان می باشی گفت چون منی نباشد درین لشکر چو تو ضعیفی یا عجوزی بیاید
وداد خواهد که در وی بنگرد و دادِ وی بستاند و اگر در غارت بزنی جوانان رسد وی را از دست ایشان که
رهاند من درین لشکر از بهر چنین کارهایم زینهار که باکسی چیزی نگوئی شیخ الاسلام گفت باید
که بچشم حقارت در کس ننگرند که دوستان وی پوشیده باشند و تا بصیرت فراست حق نداری
در خلق تصرف نکنی که بر خود ستم کنی خرقانی گفت چون امانت از میان مردم برخاست وی
دوستان خود را پنهان کرد و گفته من باشم که ترا دوست دارم و دوستان ترا دوست می دارم
ابو جعفر دامغانی رحمه الله تعالی از این طایفه گفته است که بمدینه بودم ناگاه مردی عجمی
بزرگ پیر دیدم که وداع پیغمبر صلی الله علیه وآله وسلم میکرد چون بیرون رفت از پی او رفتم تا
بمسجد ذو الحلیفه رسید نماز گذارد و تلبیه کرد و بیرون رفت و من از پی وی بیرون رفتم التفات
کرد و مرا دید گفت چه میخواهی گفتم میخواهم که در پی تو بیایم وی منع کرد و الحاح کردم گفت اگر لابد است
که می آئی قدم منه و الا بر جای قدم من گفتم بلی داو برفت و از پی او برفتم غیر راه مشهور پیش گرفت
چون پاره از شب گذشت روشنائی چراغی دیدم گفت این مسجد عائشه رض است تو پیش میروی یا من
پیش میروم گفتم آنچه تو اختیار کنی وی پیش برفت و من بخواب رفتم چون وقت سحر بمکه درآمدم و طواف و سعی
کردم و آمدم پیش ابوبکر کتانی رحمه الله و جماعتی از مشایخ پیش وی نشسته بودند بر ایشان سلام
کردم شیخ ابوبکر کتانی مرا گفت کی رسیدی گفتم همین ساعت از کجا می آئی گفتم از مدینه گفت چند
روز است که بیرون آمده گفتم دوش ایشان در یکدیگر نگریستند شیخ ابوبکر مرا گفت با که بیرون آمدی گفتم
با مردی که حال و قصه وی چنین و چنین بود گفت او شیخ ابوجعفر دامغانی است و این در جنب حالِ او
اندک است بعد از آن گفت برخیزید و وی را طلبید رفتم مرا گفت ای فرزند من دانستم که حال تو نیست و
پرسید که زمین را زیر قدم خود چون می یافتی گفتم مثل موج که در زیر کشتی در می آید **حضرت ابو الحسن
وراق قدس سره** از طبقهٔ ثالثه است نام وی محمد بن سعد است از کبار مشایخ نیشاپور بود و
قدمای ایشانست ز اصحاب ابو عثمان حیری عالم بوده است بعلم ظاهر و سخن وی در دقایق علوم

**و تدبیر در تفاصیل معانی بر وجهی که موافق شرع و سنت و مطابق اشارت
کبراء افت باشد و دفع آن خواطر بکنند و در مدسلت آنان نه بآن طریق و در معانی آن غور کنند**

ور تلاوت اگر بحجت شهود
بلکه بچشم شهود بر حق او دوز
باتو معشوق خفته در آغوش
چون رسد روز وصل دست بیار
لیک فکری که در سر اوچه روح
یوسف جانت با برقع حجب
بر تو تابد سرائر توحید

تکیه تر از غیب دست بهود
در رفع و عشق چراغ جان افروز
تو سپاری بنامه او هوش
نامه را جائی به سرو دستار
بگشاید هزار باب فتوح
برهاند ازین عیابه حجب
بر تو ریزد جواهر تفرید

مه از نقش ضلال و دیو مضل
خوش نباشد که یار پیش نظر
نامه در هجرت نزهت بهر ست
در شوی از جمال او محجوب
از عهود قدیم یاد دهد
شوق دیرینه را بجنباند
گنج اسرار را شوی گنجور

بتفاصیل لفظ و معنی دل
تو نظر افگنی بجای دگر
لیک یوم الطلاق درد سرست
فکر در نامه کردن آید خوب
صد در در فیض را گشاده بدر
رویت از ما سوی بگرداند
دست احرار را شوی دستور

و معاملات عیوب افعال مات قبل العشرین و ثلثمایة وی گفته که کرم در عفو آنست که یاد نکنی خیانت
یا خود را پس از انکه عفو کردی و هم وی گفته که حیات دل در یاد کردن زنده ایست که هرگز نمیرد و عیش
گوارنده زندگانی ست بالله تعالی نه بغیر آن و هم وی گفته که علامت دوستی الله تعالی متابعت دوست
او ست رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم **ابو الحسین دراج رحمه الله** از طبقهٔ ثالثه است بغدادیست
خادم ابراهیم خواص است و در سماع برفته از دنیا در سنه عشرین و ثلثمایة با شیخ ابو عمرو دمشقی و ابو عمران
مزین مصری رازی صحبت داشته شیخ الاسلام گفت که ابو الحسین دراج از بغداد بری آمد بزیارت یوسف
بن الحسین یوسف وی را گفت بری چه آمدی گفت از برای دیدار و زیارت تو گفت اگر در راه ترا کسی
همرائی آراسته و کنیزکی نیکو دادی آن ترا از زیارت من مانع آمدی یا نه گفت اگر بودی نمیدانم الله تعالی
مرحمت کردی بآن خود نیازمودم شیخ الاسلام گفت که جواب نغز نیکو بازداد و راخود از وی این می بایست
پرسید **بکیر الدراج رحمه الله تعالی** وی برادر ابو الحسین دراج بود و بغدادی بود و از ابو الحسین
فاضل تر و زاهد تر بود و بزرگ تر بود وی گفته تا من درین راه درآمدهام هرگز خطرهٔ فاسد بر من نگذشته
است **ابو الحسین سلامی رحمه الله تعالی** شیخ الاسلام گفت وی مرد بزرگ بوده و صاحب
تاریخ است وی گفته و عیسی موصلی راهب بوده وی گفته که بر مسلمانان آیتی فرود آمده ندانم که از پس
آن آیت الله تعالی چون انزا زند ما یکون من نجوی ثلثة الا هو رابعهم **ابو الحسین المالکی
رحمه الله** نام وی احمد بن سعید المالکی است بغدادیست فصیح بوده با جنید و نوری و آن طبقه
که بودند صحبت داشته بطرسوس بوده و آنجا برفته از دنیا. **ابو الحسین هاشمی رحمه الله تعالی** وی
گفته که از جنید پرسیدند که دل کی خوش بود گفت آن وقت که او در دل بود شیخ الاسلام که او سخن
با جوانمردان میگفت در دل یاد او بود و مهر او بود و صحبت او بود و گفت دل کی خوش بود که او ناظر
بود و کی خوش بود که او حاضر بود **ابوبکر الواسطی قدس الله سره** نام وی محمد بن موسی است و کان
یعرف بابن الفرغانی از قدمای اصحاب جنید و نوری ست از علمای مشایخ قوم بوده هیچ کس در اصول
تصوف چون وی سخن نگفته است عالم بوده است با صول و فروع و علوم ظاهر شیخ الاسلام گفت که

پی بدروازهٔ نجات بری
همه چون ابلهان بی فرجام
مید هند از کمال بی عقلی
خبر آنها ز روی عقل و دلیل
ابتنا بی تهی ز حزم و ظن
قدوهٔ این طریق بی توفیق
از کلام مجید کرد آگاه
بلکه گیرد بطالع میمون
بار دیگر چو پرد حضرت شاه

می زمیخانهٔ حیات خوری
که بزرق و فسون درین ایام
صد خبر از حوادث کونی
نه جدا نها ز کوی نقل سبیل
بلکه از بیت عنکبوت او هن
که بر دست شیوهٔ تحقیق
که فلان شاهزاده بعد شاه
چند کشور دگر ز شاه فزون
از خراسان گرفت عراق سپاه

نه کر از بحر عذب و وافی
دم خیرت ز علم جفر زنند
همه مستنبط از کتاب خدای
سر بسر زاقتضای فهم زدی
هیچ ازانها بوفق واقع نه
سالها محنت و عنا برده
وارث ملک و مال خواهد بود
و اندرین باب جعل آماده
گفت من بعد شاه فرخنده

مرغ کوری بآب شور افتی
تار تزویر گرد جفر تنند
همه مستخرج از بواطن آی
مبنی بر قواعد عددی
وز یکی نور صدق لامع نه
و اندرین فن کتابها کرده
عمر او دیر سال خواهد بود
گرد نه آورد همیشه شهزاده
بخراسان نمیرسد زناده

واسطی امام توحید است و امام مشرق در علم اشارت وی بجوانی از عراق آمده وی را آنجا سخن کم است
بمرو آمد گفت شهر به شهر می گردم در آرزوی دیدار کی نو شنده وی را گفتند چرا بمرو آرام گرفتی گفت ایشان را تیز
فهم تر یافتم و همانجا برفته از دنیا پیش از سنه عشرین و ثلثمائة و تربت وی آنجاست معروف و مشهور
شیخ الاسلام گفت که ازین طایفه کسی هست که با او فرومی نگرم و کسی ست که با اوی نگرم و کسی است که با
او بر نمی نگرم به یحیی معاذ رازی فرومی نگرم و بنصرآبادی باوی نگرم شیخ الاسلام گفت که واسطی گوید
که من و او و او و من دگر من و پاداش او و دعا من و عطا و اجابت او همه ثنویت است و دوگانگی
شیخ الاسلام گفت از زبان هیچکس در خراسان آن توحید نیامد که زبان واسطی آن وقت که از عراق می
آمد چون به نیشاپور رسید ابو عثمان حیری برفته بود شاگردان وی را دید و سخنان وی شنید از وی
برسید نه که چون یافتی ایشان را گفت صاحب ایشان ایشان را نیاموخته است مگر مجوسیت محض یعنی
دوگانگی من و او شیخ الاسلام گفت که ابو بکر قحطی از شاگردان ابو عثمان حیری ست یکی وی را به بغداد دید گفت
پیر شما را بچه دلالت میکرد گفت بگذاردن و تقصیر دیدن بمعصیت گفت که این کبری محض است در تصوف
توحید و یگانگی می باید شیخ الاسلام گفت که تقصیر آن وقت بینی که خود را گذارنده بینی چرا نه همه او بینی شیخ الاسلام
گفت که ابو طیب مصری گوید من لم یندرج له و فار العبودیة فی غیر الربوبیة لم تکشف له الربوبیة شیخ الاسلام
گفت که واسطی را یک استاد است و یک شاگرد استاد جنید است و شاگرد ابو العباس سیاری جنید را
بوی نامه ایست و سر نامه اینست بسم الله الرحمن الرحیم سلام علیک یا ابا بکر و رحمة الله و برکاته عافانا الله
و ایاک بالکرامات با خر گوید علما و حکما از الله تعالی بر خلق رحمت اند چنان کن در سخن خویش که خلق را
رحمت باشی و خود را بلا از حال خویش بیرون آی و با حال ایشان شو که با ایشان چون سخن میگوئی
بقدر طاقت و حال ایشان سخن گوئی و خطاب بران موضع نه که ایشان را بران هیابی فلهذا المعنی لکن
لهم حل لهم فی انفسهم قولا بلیغا شیخ الاسلام گفت جنید دانست که او نه بطاقت خلق سخن گوید وی را برفق
رحمت فرمود شیخ الاسلام گفت که واسطی گوید آنکه گوید نزدیکم دور است و آنکه گوید دورست در هستی او
نیست است تصوف اینست ابو بکر رزاق کبیر رحمة الله شیخ الاسلام او را از طبقهٔ ثالثه داشته است

شاه آمد به تخت بار دگر
هر دو حکمش خلاف واقع شد
نیک قطعا خجل نمی گردند
جفر اگر هست حکمت بنویست
جفر دان زمانه مست و خراب
چند حرفی نوشته بهلوی ام
مرد را وقت اهل دل را دق
قد زین است گند بین جفه مین
بجز ذکر مه در جهان شمرند

مرد شهزاده بیشتر زیدر
محنت و رنج و خواجه ضلع شد
زین صفت منفعل نمی گردند
مقتبس از چراغ مصطفویست
پیش بنهاده زین مقوله کتب
در عدد زیر شان نهاده رقم
چیست این جفر جفر صادق
هر دو ضدین غیر مجتمعین
این خارف از زین جهان بجزند

بعد از و شاه سالهای دراز
این و امثال این بهی احکام
شد مبین ز جرأت اینان
جز بنور متابعت حاشا
نه از احوال عاقبت ترسان
بسته با خود تخیل باطل
جفر صادق از تو بیزار است
طرفه تر آنکه اهل جاه و جلال
آن جواهر که فاضلان سفتند

زیست بر تخت گاه حشمت و ناز
منعکس شد ز گردش ایام
کالحیا شعبة من الایمان
که شود از جمال پرده کشا
نه ز اسباب عافیت پسان
یکسر از حیله و خرد عاطل
صادقان را ز کاذبان عار است
که ندارند در زمانه مثال
دان معارف که عارفان گفتند

نام وی احمد بن نصر است وی مصری است استاد ابو بکر زقاق صغیر است استاد ابو بکر دقی است
چون زقاق کبیر از دنیا برفت شیخ ابو بکر کتانی گفت انقطع حجة الفقراء فی دخولهم مصر ... از اقران و
واقران جنید بوده وی گفته نعت هذا الطریق روح الانسان و هم وی گوید این سخنان ... تا
شاید که سالها برای خدای تعالی بجان عزیز رفته بود ابو بکر زقاق صغیر قدس سره شیخ الاسلام
گفت که زقاق صغیر بغدادیست شاگرد زقاق کبیر است با بتدا او ست در حدیث داشت بحدیث می باوت
پس اهل طریقت و اهل حقیقت گشت یک چشم بود ابو بکر رازی گوید وی را گفتم که سبب چشم بشدن تو چه
بود گفت در بادیه شدم بر توکل گفتم از دست که اهل منازل هیچ نخورم ورع را یک چشم بر وی من
فرو دید از گرسنگی وی گفته که چهل سال است تا از جنید یک سخن شنیده ام در دنیا هنوز حاشیه آن
در جان من است ابو بکر الکتانی رحمه الله از طبقهٔ رابعه است نام وی محمد بن علی بن جعفر
البغدادی الکتانی است از اصحاب جنید بوده و بمکه مجاورت کرده سالها و آنجا برفته از دنیا در سنه
اثنین و عشرین و ثلثمائة در ان سال که عبد الواحد اصفهانی که کنیت او ابو الغریب است بطرسوس برفته
از دنیا ما نعش گوید که کتانی چراغ حرم است وی گفته که الصوفیة عبید الظواهر احرار البواطن شیخ
الاسلام گفت که وی صحبت با خضر بود علیه السلام وقتی خضر وی را گفت یا ابا بکر همه مردان از زیر بالعه
مرا می شناسند و من ایشان را می شناسم وی گفته که خضر در مسجد صنعا بودم بر یمن مردم بر عبد الرزاق حدیث
میخوانند و در گوشهٔ مسجد جوانی بود سر بگریبان فرو برده وی را گفتم مردم بر عبد الرزاق حدیث میخوانند تو
اینجا نشسته چرا نروی و از وی حدیث نشنوی گفت من اینجا از رزاق می شنوم تو مرا با عبد الرزاق
می خوانی گفتم اگر راست میگوئی من کیم گفت خضر و سر بگریبان فرو برد شیخ الاسلام گفت که آن طریق
خوبتر بودی که همچنان از رزاق می شنید از عبد الرزاق هم بشنیدی که از مشایخ آنان مه اند که ظاهر ایشان
چون ظاهر عام بود و باطن ایشان چون باطن خاص که شریعت بر نیست و حقیقت بر جان و سر وهم وی
گفته که من لم یتادب باستاد فهو بطال و هم وی گفته که کن فی الدنیا ببدنک و فی الآخرة بقلبک شیخ
ابو بکر رازی گفت که شیخ ابو بکر کتانی در پیری نگریست بیر سفید و موی سفید و سوال می کرد گفت

همه در گوش هوش شان باد است
چند خایدن قدیم کسان
مدعی کز جدید می لافد
هی نو و کهنه بر زمین مانده
لیکه آن آب صاف روشن بود
لب چو بگشاد سوی او بشتاب

طبع شان اجتناب از آن شاد است
لب بنو باده جدید رسان
تا بود پوره جدیدی با فد
هم از آن رانده هم از ین مانده
عکس آن استخوان در آب نمود
استخوان از دهان فتاد در آب

کهنه خوانند جمله را و قدید
من نه دانم که این جدید کی است
کهنه بگذار اگر تا رسید
سگکی شد استخوان بدهان
بر دریچه سگستان که مگر
نیست راستی تو هم کرده

لی بود در تو بد ذوق جدید
ذوق تو باده بدید کر است
کهنه را ریخته تو نکرده
کرده رکن ابدان
هست ... آب ... وان دگر
بهر آن نیست هست اگر کرد

قصهٔ کلنگی که او را چون باز شکار گردان کبوتر هوس کرد و بواسطه این هوس از گرفتن کرمهای
آبی باز ماند و بشکار کبوتر نرسید بلکه خود را شکار دیگری کرد

گازری در نواحی بغداد	بود در کارگاه گازری استاد	بر لب جایهٔ گازری کردی	روزی جمع را ز گازری جمعی

بذار حل اضلاع امر الله فی صغره حفظه الله فی کبره یعنی وی بخوردی وجوانی فرمان الله تعالی را ضایع کرد الله تعالی وی را در پیری فرو گذاشت خوار و ذلیل اگر وی در جوانی در فرمان او کوشیدی در پیری بدل سوال گرفتار نشدی که پیران اهل سنت هر چند مهتر شوند در چشم و دل خلق عزیزتر شوند شیخ الاسلام گفت ابو بکر کتانی را شاگرد مصطفی صلی الله علیه وآله وسلم می گفتند از بهر آنکه وی را بخواب دیدی معلوم بود که کدام روز یا شب خواهد بود از وی سوالها کردندی آن سوالها را از مصطفی صلی الله علیه وآله وسلم بپرسیدی وجواب بشنیدی وقتی مصطفی صلی الله علیه وآله وسلم وی را گفت هر که هر روز چهل بار

گوید یا حی یا قیوم لا اله الا انت چون دلها بمیرد دل وی نمیرد شیخ الاسلام گفت که شیخ ابو القاسم [illegible] سالمی گوید که از کتانی پرسیدم که تصوف چیست گفت کمینه آنست که تو در نیابی و یکی را ابو حفص پرسید صوفی کیست جواب داد که عوانی نپرسد که صوفی کیست شیخ الاسلام گفت که این علم سر الله است و این قوم صاحب اسرار اند یا سابقان را بار راز ملوک چه کار اصل این کار یافتند نه دریافت آن کار آن شناخت که کس نیافت نه بکوشش یابی و نه بطلب بلکه بکرمت یابی و باد بر سوال وسائلی از انکار است برین کار آنکس که ازین کار بوئی دارد او را با سوال چه کار انکار کمن که انکار شوم است و انکار او کند که ازین کار محروم است و قومی خود در سر این کار آنکه برین کار با نگاه است جز دو راست و آنکه در سر این کار است غرقه نور است ابو بکر عطا جحفی رحمه الله شیخ الاسلام گفت که وی گوید که بر بالای نشسته بودم دیدم که سیلی می آمد و عماری می آورد و مردی در آنجا بها بانگ می گفت لبیک اللهم لبیک و سعدیک

لئن ابتلیت لما عافیت وسیل می برد وی را تا بدریا و جحفه موضع سیلست وخود آنجا بهر آن جحفه خوانند که سیل در آید و هر چه در پیش آن آید آنرا برد و ببرد ابو بکر شقاق رحمة الله نام وی محمد بن عبد الله است صاحب ابو سعید خراز وی گفته که ابو سعید خراز گفته که روزی در صحرا میرفتم نزدیک بده سگی از سگان شبانان بر من حمله آورد چون نزدیک من رسید بمراقبه مشغول شدم ناگاه سگی سفید از میان ایشان بیرون آمد و بر ایشان حمله کرد وایشانرا از من دور گردانید و از من جدا نشد تا آن سگان دور رفتند بعد از آن باز نگریستم وی را ندیدم و هم وی گفته که ابو خراز گفت کن بذکر الله فان قویت حالک غبت عن ذکر الله ایاک شیخ الاسلام گفت زبان در سر

بر لب آبی همای دید
بجهان از جهان قناعت داشت
خوار ناکرده دل من طمعش
کرد سوی کبوتری آهنگ
[illegible] نسبت [illegible] کردن
چون [illegible] بر آن کلنگ [illegible]
با وی این کار و بار خویشتنم
بعد ازین همتی بکار کنم
این بگفت و گشاد بال چو باز

که کلنگی بزرگ می گردید
غیر آن جمله بادمی پنداشت
بود بی ذلت مع غبعش
نای او را گرفت سخت بچنگ
خوان نهادن ز مرد خود خوران
آتشی در نهاد او افتاد
که بگرمی چنین شوم دل گرم
لایق خویشتن شکار کنم
از زمین کرد بر هوا پرواز

کرکسی چون ز آب [illegible]
داشت با هر من [illegible] پیوند
ناگهان روزی از هوا [illegible]
از سر [illegible] بلند [illegible]
[illegible]
گفت [illegible]
همه عالم [illegible]
بجهان در دهم صلای کرم
از قضا او بکرکسان هوا

قول کردی و راز و بر [illegible]
بود پرواز کارش اوج بلند
تیز [illegible] بلند پرواز
[illegible] خورد و [illegible] بلند [illegible]
[illegible]
شیوه او [illegible]
چند باشم بکرکسی مغرور
خود خورم طعمه و [illegible]
شد [illegible] همامه پیدا

ذکر شود ذکر در سر بگوید و دل در سر مهر و مهر در سر نور و جان در سر عیان و عیان از بیان و در بهره حق رسید و بهره آدم با دم آب و خاک با فنا شد و وی گاتی با هم رجع الحق الی اصحابه وبقی المسکین فی التراب ابو بکر الشبلی رحمه الله از طبقه رابعه است نام وی جعفر بن یونس است و گفته اند که دلف بن جحدر گفته اند و اصل وی نیز گفته اند بر قیوی عید او جعفر بن یونس نوشته اند شیخ الاسلام گفت که وی ستروشنی است بغداد آمده ولی خیر نساج توبه کرد شاگرد جنید است عالم بوده و فقیه و مذهب مالک داشت و سوطی مفرط کرده لو و بیرون وی حاجب الحاجب خلیفه بوده و در طبقات السلمی از خراسانی الاصل بغدادی المنشا والمولد

واصله من اسروشنه من قریة بها و بعد اکمال حسن سامره جنید گفته است لکل قوم تاج و تاج هذا القوم الشبلی بالعین الی ما ینظر بعضکم الی بعض فانه عین من عیون الله تعالی شصت و هفت سال عمر وی بود در سنة اربع و ثلثین و ثلثمائة رفته از دنیا در ماه ذی الحجه همچنین جنید گفت که لکل قوم تاج و تاج هذا القوم الشبلی است و دوبار در بیمارستان بوده شبلی گفته که او در بی [illegible] شیخ الاسلام گفت که شیخ ابو سعید [illegible] صوفی این حکایت شبلی آورده که وی گفت این سرمایه وقت که دارید بر نمازدارید فردا این خواهید داشت و تا با و صحبت با وی این بیابید که شیخ الاسلام گفت که این جوابی باید بر کرفیه گوش منافقان که ارجعوا ورائکم فالتمسوا نورا شیخ الاسلام گفت او وصیت کرد که این حکایت بنویسید و یاد دارید که شما را از شبلی هیچ بهتر نیارند باز این حکایت فرداوقت تو نیارند که این وقت که اینجا دارید بهر آرند کسی شبلی را گفت دعاء کن این بیت بخواند

مضی زمن والناس یستشفعون بی
فهل لی الی لیلی الغداة شفیع

و وی را گفتند تا خوش فرهی نفر و مجتبی که دعوی مینکنی تقاضای لاغری می کند گفت

احب قلبی وما دری بدنی
ولو دری ما اقام فی السمن

و وی را پرسیدند که مردی سماع می کند و نمیداند که چه می شنود این چیست جواب داد و این ابیات

رب ورقاء هتوف بالضحی
ذات شجو صدحت فی فنن

ولقد اشکو فما افهمها
ولقد تشکو فما تفهمنی

غیر انی بالجوی اعرفها
وهی ایضا بالجوی تعرفنی

ذکرت الفا و دهرا صالحا
فبکت شجوا فهاجت شجنی

شیخ الاسلام گفت که این ابیات مجنون راست نه شبلی را ما دی النشا کرد شبلی عبد الرحمن خراسانی را گفت یا خراسانی هل رایت غیر الشبلی احدا یقول الله فقط قال فقلت وما رایت الشبلی احدا یقول الله تعالی فخر الشبلی مغشیا علیه عبد الرحمن خراسانی گوید که شخصی بدر سرای شبلی آمد و در بزد شبلی از درون

کرد بر روی بسان آهن کین
مانده در راهی و گل پر و بالش
برگرفتش روان و باوای شاه
این کلنگیست کو ده شهبازست
هرکه افزون ز کشته قدر زلیم

تا فرو گیرش بچنگال کین
شد باد و بار مبدل اقبالش
رو بخلوت برای خورش نهاد
خورده و زین سخن نه بازی
[illegible]

سرنگون شد ز بخت بد فرمانش
دیده ز شکاری بی نیخ
کرد شخصی سوال از و بتعنت
ساخته از پی شکار [illegible]
[illegible]

ور نه دیدی قضا در کل ناتای
گفت بخ بخ که گرم شد مطبخ
کین چه مرغست جو ابش گفت
کرده خود را شکار هیچ منی
جعد را جعد دار بودن به

رحم الله امرءا عرف قدره و لم یتعد طوره

فرخ آنکس که قدر خود شناخت
متقارب نهاد در ره گام
نرسیدش بجای مقصد دست

کار خود را [illegible] پرداخت
متجانب ز طفره [illegible] هم
گردن و پشت هر دو بشکست

شد بجنبش بمسند آزاد
هر که نه طفره از سر حرص
مرغ نو [illegible] گشته هیز شد

گام بیرون ز حد زد اندازه
تا بمقصد رسید یکسطره
می پرد ز اوج آشیانه بلند

سر برهنه و پای برهنه گفت که کرا میخواهی گفت شبلی را گفت نشنیده‌ای که با تست کافر اغلال رحمه الله شیخ الاسلام گفت که نفیر
خود را بگفت وقتی جمعی در خانه وی بودند در آفتاب نگریستند که بغروب نزدیک است گفت وقت نماز
است برخاستند و نماز دیگر گذاردند شبلی بخندید و گفت [illegible] است گفته آنکس که گفته است شعر نسبت
الیوم من فتنتی صداق * فلا دیکم فدای من عشاقی * قد ترک سیدی الکلی دستری * وهیهات ان رایته
شفار وانی * یکی ازین طایفه گوید که در مسجد مدینه بر حلقه شبلی بایستادم سایلی آنجا رسید و میگفت یا الله
یا جواد شبلی آهی کشید و گفت چه گونه توانم حق سبحانه را بجود ستایم [illegible] در مدح مخلوقی میگوید شعر تعود
بسط الکف حتی لو انه * اراد انقباضا لم تجبه انامله * تراه اذا ما جئته متهللا * کانک تعطیه الذی انت سائله * ولو
لم یکن فی کفه غیر روحه * لجاد بها فلیتق الله آمله * هو البحر من ای النواحی اتیته فلجته المعروف والجود ساحله *
بعد از آن بگریست و گفت بلی یا جواد [illegible] تلک الجوارح و بسطت تلک الهمم * ثم منت بعد ذلک علی
اقوام باستغنائهم * وعطائی ایدیهم بک فانک الجواد فانهم یعطون عن محدود و عطائک لا حد له و لا صفة
[illegible] شبلی گفته در تفسیر قوله تعالی قل للمؤمنین یغضوا من ابصارهم ابصار الرؤس
عن المحارم و ابصار القلوب عن ما سوی الله تعالی گفته اند که وی شنید که کسی میگفت که الخیار عشرة بدانق
فریاد کرد و گفت اذا کان الخیار عشرة بدانق فکیف الاشرار وی گفته که وقتی بخاطرم رسید که چیزی نخورم مگر حلال را
در بیابانها میگشتم تا با نخیری رسیدم دست دراز کردم تا بخورم از آن انجیر آوازی آمد که [illegible] نگاهدار و از من مخور که من
ملک یهودی ام از وی پرسیدند که کدام چیز عجیب تراست گفت دلی که خدا را شناسد و در وی عاصی شود
بکیر دینوری گوید که خادم شبلی گفت که نزدیک وفات خود گفت که بر من یک درم مظلمه است و چندین هزار درم
برای صاحب آن صدقه داده ام و هنوز در دل من هیچ شغلی از آن گرانتر نیست و هم بکیر گوید که در بیماری
گفت مرا وضو ده وی را وضو دادم و تخلیل لحیه فراموش کردم زبانش گرفته بود دست مرا گرفت و بمیان لحیه
خود در آورد پس جان داد و یکی از بزرگان آن را شنید گفت چه گویید در مردی که در آخر عمر ادبی از آداب شریعت
از وی فوت نشد و هم بکیر گوید که شبلی را روز جمعه در آن بیماری خفتی شد گفت بمسجد جامع میروم تکیه بر دست
من کرده بود و میرفت مردی ما را از راه پیش آمد شبلی گفت بکیر گفتم لبیک گفت ما را فردا با این مرد کاریست

می زند بر سر و بال و بال
طالب مقصد بلند کند
خوش نباشد که باز شه پر در
گویم ار کی ولی تخیم ازل
طالبان را بلطف کرد خطاب
ور گذاری ورد زبام روی
من نمیگویمت بکعبه مرو
ور نه غولی سوی بیابانی

میکند چرب گربه از چنگال
پی مقصود ارجمند کند
بهوای مگس کشاید پر
که بود حکم او بری ز خلل
گفت تا تو بیوت من ابواب
هدف طعن خلق و عام روی
همت خود ولی بکعبه کرد
هم ز کعبه هم از وطن مانی

در گوگوئی که همت عالی
از امور دنی به بیهوده
بد نماید که شیر آهو جوی
بهر هر مقصدی ره بپوید
گرتو از در روی مبارکباد
طشت رسوائیت فتد از بام
میروی زلو گیر در راحله جوی
بلکه فرسوده پای خود منزل

کز هوا و هوس بود خالی
نکند دامن خود آلوده
بشکار شغال آرد روی
سوی هر خانه دری بگشود
تاج فضلت کلاه تارک باد
دیگ اندیشه تو ماند خام
ره روز شب رفقای قافله بوی
باز گردی ز اولین منزل

قصه غوری و حج رفتن او بپای تنگ و بازگشتن او از منزل اول

پس برخاستم و نماز بگذاردم و بخانه باز آمدم شب فرا شد و گفتند در فلان موضع مردیست صالح که غسل مردگان
میکند حاضر آنجا شدم بدر خانه وی رفتم و آهسته در بزدم و گفتم سلام علیکم وی از درون خانه گفت شبلی بمرد گفتم
بلی پس بیرون آمد دیدم همان مرد که در راه مسجد پیش آمده بود متعجب گفتم لا اله الا الله گفت تعجب از
چه میکنی سبب گفتم پس سوگند بروی دادم که تو از کجا دانستی که شبلی بمرد گفت ای نادان از آنجا که شبلی
دانست که وی را با من امروز کار است ابوبکر یزدانیار ارموی رحمه الله تعالی از طبقه رابعه است نام
وی حسین بن علی بن یزدانیار است وی را طریقه ایست در تصوف که بآن مخصوص است و بعضی از مشایخ چون
شبلی و غیر وی بر وی انکار کرده اند و کان ینکر علی بعض مشایخ العراق * و او عالم بوده بعلوم ظاهری و
علوم باطنی و معارف شیخ الاسلام گفت که ابوبکر یزدانیار را الله تعالی بخواب دید گفت خداوندا حاجت دارم
گفت چه حاجت خواهی نه از آنکه ترا دادم نه ترا از دست بند صوفیان برهانیدم شیخ الاسلام گفت که دیده
ام جائی که پرسیدند که با دشنید الصوفیه گفت الحال المحال والاشارات الباطلة و یرا قصد ایست راز با صوفیان
و انکار بر ایشان و در آن اشکال است مردی بزرگ است و صاحب تلبیس است در ظاهر و محقق در باطن وی گفته که
الملائکة حراس السماء واصحاب الحدیث حراس السنة والصوفیة حراس الله شیخ الاسلام گفت که ابوالعباس نهاوندی
روزی پس از نماز بامداد صوفیان را همه دید گفت همه خسپید که او بگو شد یعنی در امر او و صحبت او و دوستی با او وهم وی
گفته که میبیند مرا که سخن میگویم با صوفیه والله که بر ایشان سخن نگویم مگر از جهت غیرت بر ایشان که اسرار
حق را سبحانه بغیر اهل آن گفتند و گر نه ایشان سادات اهل عالم اند و محبت ایشان تقرب میخواهم بحق سبحانه
و هم وی گفته که المعرفة تحقق القلب بواحدانیته و هم وی گفته المحبة [illegible] والمحبة هو الذی
یحیی محبوبه علی کل شیء و هم وی گفته که من استغفر و هو ملازم الذنب حرمه الله تعالی التوبة والانابة الیه
ابوبکر صیدلانی رحمه الله از اجله مشایخ و علماء قوم ایشان بوده است شبلی وی را بزرگ داشته است از
فارس بوده و در نیشابور وفات کرده وی گفته که صحبت با کسی دارید و اگر نتوانید صحبت با آنکس دارید که صحبت وی با
حق است مگر نه [illegible] از برکت صحبت وی شما را بوی رسانند و هم وی گفته که عاقل آنست که سخن بقدر حاجت
گوید و هرچه افزون بود از آن دست بدارد و هم وی گفته با حق تعالی بسیار نشینند و با خلق اندک یکی از مریدان

به تمنای سیر نیت گشت
صفت کعبه و فضیلت حج
غوری کش ز عشق لم یزلی
وصف خانه شنید مستانه
جنبشی لی که آب و گل جنبید
شعله برزد ز سینه آتش او
در کفش زاد نی و راحله نی
دو سه فرسنگ رفت بس بی‌تنگ
آتش شوق او نشست فرو

واعظی بر حدود غور گذشت
بر اهین بیان نمود و حج
بود سر در درون جان ازلی
خواست یا صاحب خانه
بل کز آب و گل تو دل جنبید
جانب کعبه شد عنان کش او
همره شکاروان قافله نی
وین جهان فراخ بر وی تنگ
شست از وصل کعبه دست فرو

بامدادان بمسجدی برخاست
نکته‌ها گفت جمله عشق آمیز
چون ز واعظ شنید این سخنان
چند باشی تو نیز افسرده
پای بیرون نه ازین گل و آب
کهنه کرکاد در برابر داشت
پرس پرسان که کعبه کو و کجا
پای وی آن پاره پای آبله شد
ای بسا آتشی که ناگه جست

بهر حضار مجلسی آراست
بیتها خواند جمله شوق انگیز
جست از جای خویش نعره زنان
جنبشی کن اگر نه مرده
روی در مستقر حسن مآب
[illegible]
[illegible]
معده از رنج جوع در گله شد
پرورش چون نیافت ز نشست

وی گوید که بعد از وفات وی برای قبر وی لوحی ساختم و نام وی بر آنجا نوشتم خراب کردند بار دیگر راست کردم باز خراب ساختند و همچنین چند بار هرچند راست کردم خراب کردند و با قبر هیچکس از دیگران نمی کردند و سر آنرا از استاد ابوعلی دقاق پرسیدم گفت آن مرد گمنامی در دنیا اختیار کرده بوده و حق سبحانه نیز وی را پنهان میخواهد تو میخواهی که وی را آشکار کنی این کی میسر شود ابو بکر الخباز البغدادی رحمه الله وی از استادان جریری است وی گفته که العیال عقوبة تنفید الشهوات لحلال ابو بکر بن عیسی المطوعی رحمه الله تعالی از ابهر است از اقران ابو بکر و بزرگ تر از وی ابو بکر طاهر بروی آمد و وی منتظر بود وی را گفت احسن ظنک بربک گفت با چون منی چنین سخن گویند اگر ما را بگذارند پرستش وی کنیم و اگر بخوانند فرمان وی بریم و ... مات سنه خمس و ثلثمایة ابو بکر طاهر الابهری رحمه الله تعالی از طبقهٔ رابعه است نام وی عبدالله ابن طاهر بن الحارث الطائی از کبار مشایخ جبل است از اقران شبلی بوده عالم بود و با ورع بود با ابو یوسف بن الحسین صحبت داشته رفیق مظفر کرمانشاهی شیخ مهلب مصری گوید و هو مهلب بن احمد بن المرزوق که با هیچکس صحبت نداشتم از مشایخ که مرا صحبت وی آن نفع کرده باشد که صحبت شیخ ابو بکر طاهر در سنه ثلثین و ثلثمایة برفته از دنیا روزی ابو بکر طاهر بدکان بزازی برگذشت پسر بزاز دوست وی بود چون شیخ را دید از دکان برخاست و در پی او برفت بزاز آمد پسر را ندید و در خشم شد و بر اثر پسر برفت وی را دریافت و لختی بر پیچید و از پیش ابو بکر وی را بدکان برد شیخ ابو بکر از آن همه شب رنجه بود دیگر روز بدر سرای آن بزاز برفت و کنیزکی داشت با خود ببرد و وی را بیرون طلبید و گفت دوش همه شب رنجه بودم از مال دنیا این کنیزک دارم اگر بپذیری بکفارت آن رنج تو بود هم و اگر نه پذیری آزاد کنم آن مرد در پای وی افتاد و گفت ای شیخ من جرم کرده ام تو عذر میخواهی گفت راست که تو جرم کرده اما مرا مانند پرسیدند از وی که حقیقت چیست گفت همه آن علم است و پرسیدند که علم چیست گفت همه آن حقیقت است و وی گفته که الجمع جمع المتفرقات والتفرقة المجموعات فاذا جمعت قلت الله واذا فرقت نظرت الی الکون و هم وی گفته که مردی را دیدم که وداع کعبه میکرد و میگریست و این بیت می خواند شعر الا رب من یدنو و یزعم انه ٭ یحبکم والنائی اود و اقرب ٭ ابو بکر بن سعدان رحمه الله از طبقهٔ رابعه است نام وی

شرری راکه جست زآهن و سنگ — بی فروزینه مشکل ست و درنگ
ور فروزینه چون بدو یابد — بهرهٔ از بقای خود یابد
در تو با همه آتشی پیوند — شعله گردد بقدر همه بلند
تا بجدیکه عالم افروزد — هر چه یابد ز خشک و تر سوزد
گیرد آنسان زمانه او زور — گر نماند نشان ندش مقدور
همچنین جذبهٔ که بیرون خیزد — بگریبان جان در آویزد
گرچه باشد ضعیف و زود زوال — یابد از تربیت جمال و کمال
ندشا رشحی از دست نگذاری — رو دی همت بسوی او آری
کوشی اندی ز شر اضداد وشش — نگهی زاهل جذب و اندایش
هر که یابی ازان بلند کلاهش — تاج سازی بفرق خاک رهش
خانه گیری بکوی و برزن او — نگذار از چنگ دامن او
یار از یار خلق و دزد و خوی — میوه از میوه رنگ گیرد و بو
پهلوان باش و داد کار بده — یا نه پهلو به پهلوانی نه
پهلوانی که از زبردستی — باشدش پای بر سر هستی

قصهٔ آن پهلوان که مخنثی را دید که در جوار کعبه خود را بر خاک انداخته بود و از خوف گناهان خود فریاد و زاری برگرفته گفت خداوندا این مخنث را بیامرز یا بار گناهان

احمد بن ابی سعد است بغدادیست از اصحاب جنید قدس الله سره از اقران رودباری عالم تر از مشایخ وقت خود بوده بعلوم این طایفه ابوالحسن فرین صدیق و ابوالعباس فرغانی گفته اند که نمانده است درین زمان ازین طایفه جز دو تن ابوعلی رودباری بمصر و ابو بکر بن سعدان بعراق و ابو بکر دریابنده تر است از ابوعلی وی گفته که هر که با صوفیان صحبت دارد باید که وی را نفس نبود و دل نبود و ملک نبود چون بچیزی نگرد از اسباب از بلوغ مقصود خود بیفتد و بآن نرسد و هم وی گفته که الصوفی هو الخارج عن النعوت والرسوم والفقیر هو الفاقد الاسباب فقد السبب اوجب له اسم الفقر وسهل له الطریق الی السبب و هم وی گفته من لم یتظرف فی التصوف فهو غنی ای جاهل شیخ ابو عبدالله خفیف گفته است که رویم در بغداد بعد نماز عید مرا گفت ابن ابی سعد را می شناسی گفتم آری گفت برو و بگوی که امروز ما را بمجالست و موانست خود مشرف گرداند برفتم وی را در خانه یافتم در دهلیزی که آنجا جز یک پاره بوریای کهنه هیچ نبوده وی بر آنجا نشسته بود او را سوال کردم گفت این سفره را بگیر و شخصی است بر بیرون بوی ده تا خوردنی بیارد گفتم مرا اجابت ابو محمد رویم نمی کنید گفت آری ولکن روی عن علی رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم دعی الی مائدة وهی التی لتهو بها ابو الهیم فتنا قم بنا یا علی البیت باکل کسرة لنحس هو اکلتنا مع الناس من سفره را بردم و بآن شخص دادم سه رغیف و کامخ آورده بخوردم و برفتم ٭ ابو بکر عطوفی رحمه الله نام وی محمد بن علی بن الحسین بن وهب العطوفی است شاگرد جنید است قدس الله تعالی سره توفی بالرملة سنه خمس و اربعین و ثلثمایة وی گفته که استاد من گفت جنید که اگر کسی بیند که ایمان دارد باین طایفه و این سخنان بپذیرد در بهار وی را گویید که مرا بدعا یاد دارد شیخ الاسلام گفت که حلاج در آخر کتاب عین الجمع گوید هر که باین سخنان ما ایمان دارد و از آن چاشنی دارد وی را از من سلام گوید و شیخ عمو گفت که شیخ شیروانی گفت اگر پای دارید بخراسان دوید بزیارت کسی که ما را دوست دارد و شیخ عباس گفت که شیخ شیروانی گفت که وصیت میکنم شما را به نیکوئی با کسی که این طایفه را دوست دارد ابو بکر سکاک رحمه الله تعالی وی گفته مشتاق بدر مرگ لذت بیش از آن یابد که زنده از شربت شهد شیخ الاسلام گفت که با آن خدائی که جز وی خدای نیست که بنده نیکبخت را هرگز روزی نیاید نیکوتر و با راحت تر و خوشتر

او بگردن من نه که از بیم تو بخواهد مرد

پهلوانی ز یزدان … — … طواف کعبه قدم
دید گریان مخنثی بر خاک — روی بنهاده بر زمین زره چاک
نوحه برگرفته عالم سوز — کای گنه بخش معذرت آموز
از گنه گرچه کوه البرزم — بکمال کرم بسی ارزم
پهلوان را بسوخت دل که خدا — … خداوندا بکه و بطحا
لطف کن واد این سنت ده — … گناهش بگردن من نه
ورنه از بیم تو بخواهد مرد — … حیران بگو نخواهد برد
گرچنین پهلوان … — سعدی از همرهان نشاید تافت
هر که یابی ز طور او … — … مذهب حق سر موی
رشته صحبتش ز کف مگذار — زانکه موئیست در سن بسیار
هر که تنها رود چون آن … — … گر نه بدر در نجور …

تتمهٔ قصهٔ غوری

مرد غوری گرسنه و تشنه — … در تنش حیاتش نه
لنگ لنگان بخانه روی نهاد — هر که پرسید از و جوابش داد

ازان روزی که عزرائیل بوی آید و گوید مترس بارحم الراحمین میشوی و با وطن خود میروی و بعید مهین
بیروی این جهان منزل است و زندان مومن است این بودن عاریتی است بهانه ایست بیکبار بهانه
را ببرد و دور کند و در حقیقت باز شود و مرد بزندگانی جاوید برسد ؎ موت التقی حیات لاانقطاع لها +
قدمات قوم وهم فی الناس + ابوسقی رحمه الله وی گفته که در کشتی بودم باد برخواست و موج دربرگرفت و
خلق بدعا کردن فریاد برداشتند و در کشتی درویشی بود سر در گلیم به پیچیده پیش وی رفتند و گفتند دیوانه خلق
در دعا و زاری اند تو هم چیزی بگوی سر از گلیم بیرون کرد و گفت عجبت لقلبک کیف ان القلب فی سر در گلیم کرد
گفتند چه دیوانه ایست اورا میگویند دعا کن او بیت میخواند باز سر از گلیم بیرون کرد و یک دیگر نیمه بیت بگفت
وشده حبک لی لم ذهب + آن باد و شورش لختی کم شده باز وی گفتند چیزے بگوی سر بیرون کرد و بیت
دیگر گفت ؎ واعجب من ذا و ذا اننی + اراک بعین الرضا فی الغضب + موج بیارامید و باد ساکن شد
شیخ الاسلام گفت که او دو بیت آورده بود من سیم آن دیده ام جای دیگر و آن اینست ؎ فان جدت
بالوصل حیینی + والافهذا طریق العطب + ابوبکر المصری رحمه الله نام وی محمد ابن ابراهیم است
استاد ابوبکر وقی و قرافی است و شاگرد زقاق کبیر است با جنید دلوی صحبت داشته توفی شهر رمضان سنه
خمس واربعین وثلثمایة مع ابوبکر الطوفی رحمه الله تعالی ابوبکر مصری گوید که با جنید بودم و ابوالحسن نوری و
جماعتے از مشایخ صوفیان جمع بودند و قوال چیزی میخواند نوری برخاست و رقص میکرد جنید نشسته بود
نوری فراسر جنید آمد و گفت برخیز و این آیت بخواند انما یستجیب الذین یسمعون جنید گفت وتری الجبال
تحسبها جامدة وهی تمر مر السحاب ابوبکر الدقی رحمه الله از طبقهٔ خامسه است نام وی محمد بن داود الدقی است
و گویند که باصل دینوریست اما بشام نشستی عمر وی صد و بیست سال بکشید از اقران ابوعلی رودباریست و غیر او
صحبت داشته بود با ابن جلا و بوی نسبت درست کند و شاگرد زقاق کبیر است جنید را دیده بود و با ابوبکر مصری
صحبت داشته بود مجرد جهان بود و از کبار مشایخ وقت با نیکوتر حالی سنه تسع وخمسین وثلثمایة رفته از
دنیا شیخ الاسلام گفت که ابوعبدالله باکو گفت غلام وقی گفت که وقی گفت العافیة والتصوف لا
یکون و حصری گفته که اللعافیة وللتصوفی صوفی را با عافیت چه کار شیخ ابوعبدالله رودباری برکنار دریا

گه زدم کام تو توانستم
از سه فرسنگ شد درودنم خوان

بازگشتم همین که دانستم
چون توانم هزار فتنه چون
چون نیامد بدست صحبت یار

که بکعبه نمی رسم امروز
بعد ازین کنج عزلت گیرم
داشتم باز صحبت اختیار

تا بکعبه بسی رهست هنوز
رو بدیوار محنتی میرم

در بیان آنکه چون پیری یا یاری طالب یافت نشود عزلت بهتر از صحبت نماید چنانکه در این روزگار را اختیار عزلت و ترک صحبت باید کرد

کل من کان یوثر العزلة
عزلت آمد کلید گنج شهود
عینش از علم وزی زهد شناس

حصل العزلة بلا مهلة
عزلت آمد علاج رنج وجود
یعنی اوراست علم و زهد اساس
یافت عز زین دو عزلت تو

چون بود عزلت صحبت به
اندر و عزلتی که متصل است
نیست بی عین علم جز ذلت
نیست بی این حرف جز لت تو

یار صحبت کنج عزلت نه
آن لت نفس عز جان و دست
نیست بی زای زهد جز علت

وسوسه داشت طهارت میکرد و بادی می آمد و دست و پای وی می ترقید و خون می آید وی درماند گفت الهی العافیة
آواز دادند که العافیة فی العلم یعنی فی الشریعة شیخ الاسلام گفت که ابوبکر دقی گفته بمضبین شدیم بمهالی سمیعے
وقت خوش بود و قوال خوش گوی و هیچ بیگانه نبود و هیچ ذوقی و حالی نمیشد همه آرمیده بودند سمیعے گفت وقت
طیب و قوال طیب و ما فینا ضد فما هذا الجمود و وی میگوید گفتم وانتفی فوق استمار سمیعی گفت چه میگوئی آنچه او
می خواند همه از من و قست همواره بگوش می آید که من و تو در تصوف من و تو کجا بودی صوفی را جز یکی نبود
حالی پدید شد و شوری برخاست که همگنان جامه دریدند وی افتادند و بانگ میزدند هیچکس نماند که جامه
ندریده بود شیخ الاسلام گفت که دقی وقتی در بادیه بزارید گفت الهی ازان حقیقت خود که مرا دادی بهره
من چیزے در دل من آشکارا گردان تا جان من بیارامد چیزی بروی بگشادند زاری بروی افتاد نزدیک بود
که تباه شود گفت الهی بپوش که طاقت ندارم آنرا بپوشیدند شیخ الاسلام گفت که پنهان کردن غیب از الله
تعالی رحمتی است که آن درین جهان نگنجد و هر چیزی که ازان جهان آشکارا شود آنکس را در وقت ببرد و یا
عقل آن کس طاقت آن نیارد احوال و رسوم وسے متغیر شود و آنچه غیب است و حقیقت پنهان بهتا بسر
آن شوی و در سرای غیب و حقیقت که این دنیا سرای بهانه است و زندان تاریک چون مدت بسر آید و زری
خورده شود در حقایق و غیب کشاده گردد وقی گفته است علامة القرب الانقطاع عن کل شیء سوی الله و هم
وی گفته که کلام الله تعالی اذا جار علی السرائر باشراقه زالت البشریة برعوناتها وسل عن سوء ادب الفقراء
مع الله فی احوالهم قال ذلک الخطار لهم من حقیقة العلم الی ظاهر العلم ابوبکر طمستانی رحمه الله
از طبقهٔ خامسه است از فارس بود شاگرد شبلی و ابراهیم و باغ شیرازیست از کبار مشایخ بود و صاحب
آیات و کرامات یگانه بود در حال وقت خود شبلی وی را بزرگ میداشته و قدر و محل وی را بزرگ می نهاده
با مشایخ فارس صحبت داشته بود وی را حرمتی عظیم میداشتند و شکر و محبت بر وی غالب بود و رموز کلام
عالی داشته در فارس سخن او کسی وقوف شنیدن نداشت مشایخ وقت صواب چنان دیدند که وے
بخراسان رود به نیشاپور آمد و آنجا برفت از دنیا بعد از سنه اربعین وثلثمایة وی گفته که ما الحیوة الا فی
الموت یعنی ما حیات القلب الا باماتة النفس شیخ الاسلام گفت که هیچ زنده زندگی نکند تا از خود نمیرد و

اشارت بآنکه عزلت بر دو قسم است عزلت مریدان و هی بالاجسام عن مخالطة الاغیار و عزلت محققان و هی بالقلوب عن ملاحظة الاکوان

عزلت سالکان بود بجسد
در با اهل زمانه دربند
بمقالات خلق دم نزنی
پیش ازان کت برد اجل همه
داکنی اندک اندیشه
هرچه بندی تو بندگی گردد

عزلت عارفان بهوش و خرد
جا بجز کنج خانه نپسندی
بملاقات شان قدم نزنی
ببرے رشته اهل ز همه
از همه تا شوی یکتا اندیشه
بندگی جمله زندگی گردد

آن بود عزلت جسد که تمام
پا ز نفرسای از خروج و دخول
خبر شان عین سو انکار
عزلت هوش آنکه غیر خدا
چون یک اندیشه کیست پیشه تو
بے نشان بنده شوی احد

گسلی از همه چه خاص چه عام
لب نیالائی از کلام فضول
بگل شان محض چه پنداری
در حریم دل نیاید جای
زدلت که هست همیشه بود
جان فشان زنده شود ابد

در بیان آنکه ارباب عزلت و اصحاب خلوت بر سه طبقه اند طبقهٔ اول آنکه نیت

او زنده نگردد کسی ابو بکر طمستانی را گفت که مرا وصیتی کن گفت الهمة الهمة فان علیها مدار الامر والیها یرجع الامر وهم وی گفته که بزرگترین نعمتی بیرون آمدن است از نفس زیرا که آنکه نفس بزرگ ترین حجابهاست میان تو و الله تعالی وهم وی گفته که ممکن نیست بیرون آمدن و رستن از نفس خود مگر از نفس خود با دتوان رست صحبت ارادت او را به صحبت صاحب ارادت حاصل است **ابو بکر الفرا قدس الله تعالی روحه** از طبقهٔ خامسه است نام وی محمد بن احمد بن حمدون الفراء است از اجلهٔ مشایخ نیشاپور بوده با فراست عظیم شیخ عمو وی را دیده بود گفت اگر من ابو بکر شبلی را … صحبت داشته با ابو علی ثقفی و عبدالله منازل و ابو بکر طاهر ابهری و مرتعش و غیر ایشان … طریقت نیکو داشت در سنه سبعین و ثلثمائة برفته از دنیا شیخ عمو گفت با جمعی قصد حج داشتم چون به نیشاپور رسیدیم اصحاب من گفتند که بزیارت ابو بکر فرا رویم که او گوید که با مادر و پدر رشد تو بازگردی الحق بپیچیدم آخر گفتم چیست که میکنم شاید که بازگردم دیدار نیابم بوی شدیم وی را در مسجد نیافتیم چون ساعتی برآمد وی را دیدیم از مسجد در آمد شوری در وی بود و پاره چند از پوستین در دست که از پوست کرده بود سلام کردیم گفت علیک السلام از کجائی گفتم از هرات گفت کجا میروی گفتم سوی قبله گفت پدری زادی گفتم دارم گفت بازگرد به پدر شو گفتم چنین کنم پیش یاران رفتم یاران چندان بگفتند که بر سر رفتن آمدم و ره را عطیه گرفت دیگر روز نیز دیک شیخ ابو بکر رفتم گفت نقضت عهد بشکستی گفتم ای شیخ توبه کردم گفت که من لم یوثر الله علی کل شی لا یصل الی قلبه نور المعرفة بحال وهم وی گفته که کتمان الحسنات اولی من کتمان السیئات فانک بذلک ترجو النجاة **ابو بکر الشبهی قدس الله تعالی سره** از طبقهٔ خامسه است نام وی محمد بن جعفر الشبهی است از جوانمردان مشایخ وقت بوده در نیشاپور با شیخ ابو عثمان قبری صحبت داشته پیش از سنه ستین و ثلثمائة برفته از دنیا وی گفته که الفتوة حسن الخلق وبذل المعروف **ابو بکر الطرسوسی الحرمی قدس الله تعالی سره** شیخ الاسلام وی را از طبقهٔ سادسه داشته است نام وی علی بن احمد بن محمد الطرسوسی است سالها بمکه مجاور بوده وی را طاوس الحرمین میخواندند از عبادت وی بزرگ بوده شاگرد ابو الحسین مالکی است صحبت یافته با ابراهیم شیبان گرمانشاهی و نسبت بوی درست کردی در سنه

ایشان در عزلت و خلوت اجتناب … ارتقا از ضرر خواص و عوام باشند

ای نشانی ز جهان فانی تو
کند از نفع و ضرشان حذر
ای مباکس که خوش نی اندر
…
بخردی که بخرد صفت
مار بد گر بینی سنگی
مار بد جز بعمر هاے بدید
یار بد از فسون و افسانه

گرد اسباب زندگانی تو
تا نه بیند ز شرشان شهری
جست ناگاه یک شراره و سوخت
آلت و کینه علت دلو
مار بد به زیار بد گفتست
جهد از خانه تو فرسنگی
ناید اندر سرا و خانه پدید
با تو همخوابه است و همخانه

آن یکی از همه جهان بجهد
رهد از خلق در سرا و چهار
دوستداران که نیکخواهانند
گاه در پنجه دوست سازند
مار بد جز بگرد تن نشد
رستن از یار بد از شود آ…
باشد آسان از و چو …
کی زهد دست رستن از …

تا ز آسیب گمرهان برهد
تا زید ایمن از شرار اشرار
روز دزدان و غمگسارانند
گاه در دام دیو اندازند
یار بد عقل و دین زین بکند
در به بندی در آید از دیوار
نقد جان از کفش بدر بردن
یا بدین پای جستن از قیدش

اربع وسبعین وثلثمائة برفته از دنیا بمکه شیخ سلمی وی را دیده اما در تاریخ نیاورده واز اقران شیخ شیروانی بوده شیخ الاسلام گفت که شیخ عباس فقیر مرا گفت که بمکه مهمان کسی بودم میزبان کنیزکی داشت که چیزی میتوانست خواند کنیزک بخواند که لامحتی فیک مشترک قلوا … درویشی برپای خاست وبانگی چند بزد وگفت که ملامت کرد در مهر تو مگر تو این حرف بگفت و بیفتاد وبرفت از دنیا شیخ الاسلام گفت که ابو عبدالله باکو گفت که ابو ب نجار در خانهٔ قزوینی جگه در سماع بود گوینده چیزی بخواند بپارسی وی برخاست باپشت راست آنگاه گفت که نفیر از تو بیفتاد و بیهوش شد وبرفت شیخ الاسلام گفت که ابو القاسم سایح با قومی در مهمانی بود گوینده برخواند که این بیت

انت ساکنة غیر محتاج السراج + وجهک المیمون حجتنا یوم یاتی الناس بالحجج لا اتاح الله لی فرجا یوم ادعو منک بالفرج + ابو القاسم سایح برخاست برآورد یک بانگ زد وبیفتاد بنگریستند که رفته بود از دنیا شیخ الاسلام گفت که یکی ازین طائفه گفته که در نیشاپور حادثه بود که مردم از شهر بیرون رفته بودند من در مسجد بودم در کنج آن مسجد درویشی دیگر بود گوینده در آمد درویش وی را گفت که چیزی بگوی وی بخواند الیست تبغی وبین الحب معرفة ولا یفنی ابدا ولا یقضی الا بدا لا اخرجن من الدنیا وحبکم بین الجوانح لم یشعر به احد آن درویش بیفتاد … بامیان دو تا ز آن گاه بیار امید وچون بنگریستم برفته بود شیخ الاسلام گفت که صوفی در شهر ابله که میان بصره و کوفه است میرفت بپای کوشکی رسید دبر آن کوشک مهتری بود و پیش وی کنیزکی مغنیه چیزی می خواند آن صوفی آواز وی بشنید که می خواند کل یوم تتلون غیر هذا بک احسن کل یوم تتحول غیر هذا بک اجمل درویش را خوش آمد و بر وی قسم خواند گفت یا جاریة بالله مولاک لا اعدت علی هذا البیت کنیزک تکرار میکرد خواجه گفت کنیزک را که چرا تکرار میکنی ومی گذاری گفت در زیر کوشک درویشی است وقت وی خوش گشته است از بهر وی میگویم خواجه سر فرو کرد آن غریب را دید خوش گشته است دبای میکوفت آخر نعره بگفت و بانگی بزد و جان بداد خواجه چون آنرا دید حال وی بگشت کنیزک را آزاد کرد و پیران شهر را بخواند و بر آن درویش نماز کردند و دفن کردند و پیران را گفت مرا شناسید من فلان بن فلان ام شما را گواه میکنم که هر چه مراست از ضیاع و املاک همه وقف کردم بر درویشان و کوشک سبیل کردیم و هر چه داشت از زر و سیم بداد و جامه بیرون کرد و ازاری دربست و مرقع در پوشید و دلو در را افگند و روی در بادیه نهاد و برفت و مردمان می نگریستند تا از چشم ایشان غائب شد بر و چشمها گریان شد

مار بد چون به بینیش دو ابی
مار بد خصم این جهان باشد
جهد کرده قوی ز جهل و عمی
هر دو با یکدگر چو یار شدند
غرق آتش جوارح و اعضا
بی روان در عتاب با آنان
یار ز نگر فتنی فلانی را
دور باش از در خداوندان

یار بد را شناخت نتوانی
یار بد خصم جاودان باشد
تا نگیرد ضعیف راه وفا
جاودان خار و خاک شدند
یلعن البعض منهم بعضا
در در لام حبا بکم خوانان
دل نیاز ز دمی جهانی را
راه هجرت گزین ز همرهان

بسکه خون جگر بباید خورد
آن شنی عمی که اهل نار کنند
شاید از آن خلاف این گردد
چون شود دور این جهان گیرا
سر دران رنج لی دان جرا
اظلم چو دست خونکران …
صافیست این سخن …
لذا نکه آسان ز شرشان …

تا شود آشکار چو هر مرد
همه از جهد و جهل باز کنند
بو نا این هوای آن کردی
همه از یکدگر شوند بری
قول لام حبا بهم گویان
رفتنی بر ره پیمبر فاش
روز قه آن بخوان یوم بعض
نه دست جز به جوری

تمثیل

پس ازان کسی ویرا ندید و خبر وی نشنید ابو الحسن دراج و فوطی حکایت کنند این را که دراج گو ما رایت احسن من ذلک الیوم شیخ عبد اللہ جلا گوید که بمغرب دو چیز دیدم عجیب یکی در جامع قیروان مردی دیدم که بصفها بر می گشت و میشگافت و از مردمان چیزے میخواست و میگفت ایها الناس کنت رجلا صوفیا فضعفت و دیگری دیدم آنجا یکی جبلہ نام و دیگرے زریق نام و هر یکے را ازانها شاگردان بودند و مریدان روزی جبله بزیارت زریق شد با یاران یکی از اصحاب زریق قرآن خواند یکی را وقت خوش شد بانگی بزد و جان بداد ویرا دفن کردند چون دیگر روز شد جبله بر زریق آمد و گفت کجا شد آن یار تو که ما را قرآن خواند ویرا بخواندند قرآن خواند جبله بانگے بزد و فریادی کرد خواننده بر جای بمرد جبله گفت واحد لواحد والبادی اظلم یکی بیکی و آنکه ابتدا کرد ظالم تر است شیخ ابو بکر السوسی رحمه اللہ علیه نام وی محمد ابن ابراهیم السوسی الصوفی نیست بشام بود در شهر رمله شیخ عمو و احمد کوفانی الصوفی ویرا دیده بود توفی بدمشق فی ذی الحجه سنه ثمانین و ثلثمائة شیخ الاسلام گفت که وی شبی گفت که ما را کسی باید که چیزی برخواند لحنی جستند نیافتند و شیخ ابو بکر همچنان طلب می کرد از بسکه وی بگفت یکی گفت ای شیخ کسی نمی یابم اما درین نزدیکی بر نالی است مطرب اگر آید بیاریم آنکس بطیب گفت شیخ گفت بیایید بروید و بیاورید رفتند و ویرا آوردند چیزی خورده بود ویرا بنشاندند و وے بخواند القوم اخوان صدق بینهم نسب من المودة لم یعدل به سبب الابیات کاری برخاست از نیکوئی و خوشی وقت همه خوش گشت و شیخ در شورید چون فارغ شدند از سماع مطرب را قذف افتاد بر سجاده شیخ قے کرد پیر گفت هیچ مگوئید همچنانش بسجاده در پیچید و گفت پراگنده شوید و جائے دیگر خواب کنید چون روز شد مطرب بهوش آمد خود را در سجاده پیچیده دید صفهٔ قندیلی آویخته متحیر بماند بانگ برآورد که از بهر خدای تعالی این چه حالت است وا اینجا چون افتادم یکی فراز آمد وی را از حال وی خبر کرد که چه چیز بوده و چه رفت وی پیرایهٔ خود بشکست و توبه کرد و جامه درید و مرقع در پوشید و از جمله اصحاب شد و چون شیخ از دنیا برفت به پیری در خانقاه وی بنشاندند از روزگار نیکو بود و معاملت ادب در زیده بود شیخ الاسلام گفت که نام وے محمد طیرانی بود و من پسر ویرا دیده ام که بهری آمد بخانقاه شیخ عمو جوالی بود نخت ظریف محمد طیرانی پیر شده بود و مشایخ بوی ے آمدند که ما را آن بیت بخوان و آن قصه باز بگو شیخ عمو با احمد کوفانی می گفت آن بیتها تمام یاد

گفت روباه بچه با روباه گفت ازان بار سر نه بینم به	کای زنگر سگان دہ آگاه که تو در دشت باشی او در ده بکشد ورنه حق شود یا در	یاری کن مراکنون تعلیم چشم وی بر تو چشم تو بر وے پوستینت ز پشت و پوست ز سر	که بدان از ستم نباشد بیم نفتد ورنه افتدت در پی

طبقهٔ ثانیه آنکه نیت ایشان اجتناب از انست که شر ایشان متعدی بغیری نشود و هذا ارفع من الاول فان فی الاول سوء الظن بالناس و فی الثانی سوء الظن لنفسه و سوء الظن بنفسک اولی لانک بنفسک عرفه

وان دگر خست بار برده لغار بحدیث رسول صدق ابذخی هیچ اذای که راه خلق خدای	وز صغار و کبار کرده کنار هست هفتاد شعبه ایمان بیش نیست بدتر ز نفس بد فرمای	نیتش آنکه هیچ آسوده هست ازانجمله شعبهٔ ادنا منصف و متصف بهوش و خرد	زو نگردد بهرزه فرسوده کردن از راه خلق دفع اذی خلق را نیک دید و خود را بد

نداری گفت نه این نیم بیت بیش یاد ندارم شیخ الاسلام گفت پس ازان کسی این بیتها بمن آورد و من خود نیز در کتابی یافته ام آنرا القوم اخوان صدق بینهم نسب + من المودة لم یعدل به سبب + تراضعوا درة الصهباء بینهم + و اوجبوا لرضیع الکاس ما یجب + لا یحفظون علی السکران زلته + و لا یریبک من اخلاقهم ریب + شیخ الاسلام گفت که ذو النون مصری و شبلی و خراز و نوری و دراج همه در سماع برفته اند رحمهم اللہ سه تن از ایشان سه روز بزیستند و غیر ایشان بوده اند نیز از مشایخ و مریدان که در سماع برفته اند چه در سماع قرآن و چه در سماع غیر قرآن زرارة ابن ابی اوفی رضی اللہ عنه قاضی بصره در محراب بود قرآن میخواند فاذا نقر فی الناقور الآیه وی بانگی زد و بیفتاد و مرد شیخ الاسلام گفت که سماعی که دیدار آنرا مدد بود مراد در گوش با او بود در دیده با او بود چه جای طاقت و هوش بود صاحب کتاب کشف المحجوب گوید که من معاینه درویشی را دیده ام که در جبال آذربائیجان میرفت و این بیتها میخواند ؎ واللہ ما طلعت الشمس و لا غربت + الا و انت منی و وسواسی و لا جلست الی قوم احدثهم + الا و انت حدیثی بین جلاسی + و لا تنفست محزونا و لا فرحا + الا و ذکرک مقرون بانفاسی + و لا همت بشرب الماء من عطش + الا رأیت خیالا منک فی الکاس + ناگاه بیفتاد و بمرد ابو بکر شکیر رحمه اللہ تعالی شیخ الاسلام گفت که وے در نیشاپور بزرگ بوده خداوند وقت و دل صافی خویشاوندان خواجه سهل صعلوکی بوده روزے خواجه سهل ویرا گفت خویشاوند چون بمن هیچ نیابی و گفت تو دائم مرا بر نخیزی و بمن ننگری یعنے که تکبر کنی که من درویشم بخواری در من نگری گفت بیا که برخیزم وقتے در سرای خواجه سهل شد برای وی بر پای خاست چون بیرون آمد بر نخاست ابو بکر باز گشت و این دو بیت برخواند ؎ انی و ان کنت ذا عیال + قلیل ما مال کثیر راض برزق ربی + حوائجی بینه و بینی + و بیرون آمد و هرگز بوی نرفت ابو بکر جوزقی رحمه اللہ تعالی از پیران خراسان است وی گفته که روزی که در بادیه می شدم دهانم از تشنگی خشک شده بود و طاقت برسیده بود پیری را دیدم که می آمد سلام کردم جواب داد نیکو گفت ایها الشیخ چه بوده است گفتم تشنه ام خیاری میخواهم که دهان تر کنم آن برنا گفت در دو چشم باز کن پیر گفت مرا سخن آن برنا ایمان بود باز نگریستم بستانی دیدم پر از خیار و خربزه در باد زرنگ در شدم و خیاری باز کردم و بیرون آوردم شیخ ابو سعید ابو الخیر گوید قدس اللہ روحه گفت که بدر سرای ابو بکر جوزقی رسیدیم او پیرے بشکوه بود در شدیم و سلام کردم و گفتم اے پیر ما را حدیث املا کن حدیث

همه کس را ز خویش بهتر دید	بد خود را ز خلق بپسندید بار خود را بدوش شان نگذاشت	تا کسے کم شد از وی بارے خار خود را ز راه شان برداشت	در دلم کم خلد از و خارے

سوال و جواب راهب

راهبی راه بے غبار گرفت بر در کوه خوش هم آواز است نقد کان بسته در کمر دایم حقتعالی که کرد خلق جبال راهب التصدیق بکوه فشرد روزی از صوب شهر و عرصهٔ دشت	دامن کوه و کنج غار گرفت پر دل و بر دبار و هم راز است در مقام کریمه بد قایم بهر اظهار کبریا و جلال نقد اوقات خود بکوه سپرد راز جوی بسوی کوه گذشت	نکشادش گره ز هیچ گروه تیغ تیزش اگر نهند بسر همچو او تا د بس قوی حالست قال فیها هدی و ارشادا نهادی ز کوه بیرون پای گفت کای کان حلم و کوه سکون	از قناعت نهاده پشت بکوه ننهند پا ز جای خویش بدر روز و شب مستقر ابدال است بهر یا بندگان راه هدای بلکه بودی چو کوه پا بر جای چند باشی نهان چو کان در کوه

باز کرد و گفت رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم گفته است که خداوند را سبحانه و تعالی دو لشکر است یکی
بآسمان و دیگری بزمین آنکه بر آسمانند فرشتگانند و ایشان را علامتهای سبز بود و آنکه بزمین اند لشکر خراسان
اکنون آن لشکر این ظالمان نباشند آن لشکر صوفیان باشند که همه خراسان و همه جهان باز خواهند گرفت نه بینی
جماعتی از ایشان در رباطی که میزدند و در بنگری پنداری که لشکری می آید این درست است آن خداوند
عزوجل مینماید بحقیقت این لشکر ایشانند و ایشانند مردان خداوند تعالی و برای طلبند و ویرا خوانند و ویرا
جویند و از دنیا اعراض کرده بخداوند خویش مشغول گشته اند آن دیگران هر کسی بیرون از خدای چیزی می طلبند
و میجویند ایشان جز او هیچ چیز نجویند و نخواهند ایشان امیران جهانند و پادشاهان روی زمین اند و این پوشیده
است بر بیشتر خلق ابوبکر الرازی رحمه الله تعالی مردی متورع و مجتهد بوده گفته اند که از مشایخ کس از وی
گریان تر نبوده مریدی مبتدی که ویرا دیدی اسیر و گرفتار وی شدی از کثرت عبادت و گریهٔ وی
صبری و حرقت و اضطراب وی در سماع در ابتدا کار خود بسفر مکه رفت مشایخ صوفیه را دید و یکسال مجاورت
کرد وی گفته که در مکه وقتی بر من تنگ شد همین رفتم مرا یک دینار فتوح رسید جامهٔ من خلق شده بود خواستم
که بآن پیراهنی بخرم چون بمکه باز گشتم و خواستم که بمکه درآیم آنرا جای در میان دو سنگ دفن کردم و علامتی بر آن
نهادم پس بمکه درآمدم چون از طواف فارغ شدم بر ابو عمرو زجاجی شدم و از وی مسئله پرسیدم گفت برو
و آن دینار که دفن کرده در سرای خود صرف کن رفتم و چنان کردم پس بوی آمدم آن مسئله را جواب داد
ابوبکر مفید رحمه الله تعالی نام وی محمد بن احمد بن ابراهیم است اما بزرگ بود و از شهر جرجرا یا جنید را و یوسف
ابن الحسین را دیده بود و با ابو عثمان حیری صحبت داشته بود در سنه اربع و ستین و ثلثمائه رفته از دنیا و عمر وی
دراز بکشید ادیب بود و شیخ بهمت و مستقیم الحال شیخ عمو وی را دیده بود و ویرا کتابی ست در آنجا آورده اند
که ابوسعید خراز را بوقت مرگ پرسیدند که چه آرزو داری گفت حسرت دارم بر غفلت و هم وی گفته که یوسف
ابن الحسین گوید که چنان شده ام که سخن من جز الله تعالی نمی شنود شیخ الاسلام گفت که این سخن بر آن چنان
شود که آن پیر گفت ابوبکر قصری رحمه الله تعالی از قصر هبیره بود ولیکن بشیراز نشستی بزرگ بوده و محقق
و اهل غیب را دیدی شیخ الاسلام گفت که ابوعبدالله خفیف گوید که روزی شیخ ابوبکر قصری مرا گفت خیز تا

قدم از کان خویش بیرون نه	گوهر خویش با رواجی ده
چون ز کان جلوه گر شود کان	قیمت او شود بشهر عیان
نا معلم سگی که روز شکار	کند از بهر خویش در زرش کار
کرده ام بند درین غارش	تا رهد عالمی ز آزارش
نیست اندر اصول دین داری	هیچ بدتر ز مردم آزاری
پاک شو پاک کین خس و خاشاک	اند در خرز طینت ناپاک
خیر و شر جهان سرشته	با بد و نیک خلق ساخته
گفت چون در میم پیش آید	ای سگ بدست جو بکشاید
ای که همت بسوی آن دادی	که نبوی نهره زنکوکاری

تا گهر جای کرد جز کانست	قیمت او ز خلق پنهانست
گفت دارم کشیده تنگ ببر	سگکی خویش از پلنگ بتر
میکنند پوست از دناکیشان	میدرد پوستین درویشان
خورد این سگ بکوه زخم پلنگ	بسکه آرد زخم خلق آهنگ
باشد آزار خلق غم فرسود	خار و خاشاک گشته از وجود
گفت با سگ کسیکه ای ز جهان	گشته قانع بیکدو لقمهٔ نان
بخصلت حرام زاده ترا	میشود از حلال زاده جدا
آنچه در راست چوب و سنگ کند	گه بجویم گهی بسنگ زند
خیر از نیست مباد اندیشم	که کم آزاریت شود پیشه

بصحرا رویم بیرون رفتیم قومی دیدیم که بر بام بازار نردی باختند شیخ ابوبکر برفت و با ایشان نشست و با ایشان
دست در بازی کرد و از خجالت آب از من می رفت که این چیست که میکند که مردمان می بینند آخر فرود آمد
رفتیم دیدیم که تنی چند شطرنج می باختند بسوی ایشان رفت و قطع ایشان برگرفت و بدرید و چوبها بیفگند
و دو تن از ایشان کار وی کشیدند قصری گفت کار وی راه دهید که تا بجوم ایشان شکوه داشتند بگذ رفتیم و من
با وی در خصومت که آن فراخ روی آنجا و این احتساب زشت اینجا چه بود که بجای آوردی گفت آن
وقت بنظر لذتی مینگریستم فرق ندیدم و اکنون بنظر علمی می نگریستم حکم بدیدم ابوبکر مغازلی رحمه الله تعالی
وی بمصر بوده استاد شیخ شیروانی ست وی گوید که از ابن خباز شنیدم که گفت روز عید اضحی نزدیک حجره
بودم مرویشی دیدم ایستاده بدست وی کوزه و رکوه و میگفت یا سیدی تقرب الناس الیک بذبائحهم
وقربانا کم ولست الملک الا نفسی المشتق تفتقه فها انت ابوبکر آشنانی رحمه الله تعالی شیخ ابوعبدالله خفیف
گوید که یکی از شاگردان من آمد که شیخ آشنانی از بام بیفتاد و پای وی بشکست برفت و آنچنان بود که
نوجوانی آمده بود و قوالی میکرد و ویرا پنهان از شیخ ابوعبدالله گفته بودند که چیزی بخوان وی بخواند ابوبکر
آشنانی در سماع خوش شد از بام بیفتاد و برفت شیخ ابوعبدالله گوید که آنجا رفتم گفتم چه می خواندند
گفتند این دو بیت وافی یذوب بدائه والموت دون بنانه ان عاش عاش منغصا او مات مات
بدائه آن کودک را گسیل کرد و گفت دیگر گرد وی مگرد ابوعبدالله خفیف چهار روز از خوف غایب
شد و ابوبکر آشنانی را در گور کردند و شیخ ابوعبدالله خفیف را خبر شد شیخ الاسلام گفت را آسایش
نباشد مگر در آب و گفت وفای دوستی و جهد در دوستی در چه فنی است و برفت ابوبکر مغازلی
رحمه الله تعالی استاد شیروانی بوده بمصر وی گوید که میخواستم که ابوالحسن مزین را بیازمایم بسری
وی شدم و در بزدم و گفتم یا اهل الدار و اسوئی بشئی ای خداوندان سرای با من بچیزی مواسا کنید وی
اهل خود را گفت ای مومنه چیزی فرا وی ده که اگر وی الله را شناختی بمن نیامدی اینجا یعنی آزمودن را چون
آن را شنیدم ایشان را بگذاشتم و برفتم ابوبکر قطیعی رحمه الله تعالی وی حافظ و امام بغداد بود در حدیث شاگرد
عبدالله بن احمد بن خلیل است جنید را دیده بود وی گفته که از جنید شنیدم که می گفت با من هو کل یوم هو فی

نه کم آزاری بدان آیین	که به بی غیرتی کشد در دین
شوی اندر جریدهٔ اشرار	بنده راضی کن و خدا آزار
اگر آزاد در کم آزاریست	چون بوفق شریعت باریست
در نباشد بوفق شرع خدای	باشد اندر رضای حضرت رای

حکم خالق رانهی یکسوی	برضای خلایق آری روی
بل کم آزاری طبیعت کو بها	بجز دو نیکت شمر لیست خوب
برساند بکنج امید است	برهاند ز رنج جاوید ست
آندهد موجب هزار ندم	بخشی بشهر هزار الم

در مذمت آنانکه بنای مذهب در کم آزاری نهاده اند و در ورطهٔ اباحت و الحاد افتاده اند

ترک آزار کردن خواجه	دفتر کفر است دیباجه
نفس محنت گریز راحت جوی	داروش وره اباحت روی
میشود مرتکب مناهی را	می فتد در عقب بلاهی را
نیست لاف و گزاف آن عادی	لیکن او را چو نیک واکاوی

منکر آمد ز بیش او معروف	شد بمنکر عنان او معروف
شد یکی بیش او حرام و حلال	می نبیند پیشه از نکال و وبال
گاه لاف از مذهب تجرید	گه گزارش ز مشرب توحید
مذهبش جمع فضه زر همست	مشربش شرب باده و عنب ست

شان اجعل لی من بعض شانک ای آنکه هر روز در کار دیگری بی بود که روزی در کار من کنی مات القطیعی ببغداد فی ذی الحجه سنه ثمان وستین وثلثمائه ابوبکر همدانی رحمه الله شیخ الاسلام .... گفت که حسین فقیه گفت که ابوبکر همدانی گفت که درویشی سه چیز است ترک الطمع والمنع والجمع طمع بچیزی نکنی و اگر چیزی بسر تو آید منع نکنی و چون بستانی جمع نکنی ابوبکر کفشیری رحمه الله تعالی الکفشیری ای است بشام وی گفته که در تیه بنی اسرائیل میرفتم مرا نان پرنده آرزو کرد و با قلی در وقت آواز با قلی فروش شنیدم در تیه که پیش من آور شیخ الاسلام گفت که نه کرامت است که در طریق تصوف مغاره است درویشی در بادیه تشنه شد وی را از آسمان قدحی فرو گذاشتند از زر پر آب کرده از آب سرد آن درویش گفت بعزت تو که نخورم آب مگر از دست اعرابی خورم که سیلی زند و شربتی آب دهد دیگری گفت مرا ماکم آب نباید از بیم غرور گفت قادری که آب در جوف من پدید آری یعنی کرامات ظاهر از مکر ایمن نبود شیخ الاسلام گفت حقیقت نه کرامات درست شود که حقیقت خود کرامات ست و کرامات ابدال دز هادر را بود و از مکر و غرور ایمن نباشد چون عطا ها که چون بآن نگری ترا آن باز گذارند از عطا معطی پسندی و از کرامات کردم و گفت که کرامات ناگاه مرد را از بن کار بیرون آرد چون موی از خمیر صوفیان کرامات را رد کنند آن خودشار بود بر ایام ایشان ابوبکر الداود الدینوری رحمه الله این داود دینوری بشام نشسته است و با ابن جلا رحمه الله تعالی صحبت داشته وی گفته معده محل طعام است اگر حلال در وی افکنی قوت طاعت یابی و اگر بشبهت بود راه حق پوشیده کند و اگر حرام باشد معصیت زاید و گویند صد سال بزیست و بدینور وفات یافت سنه خمس ثلثمائه ابوعلی الرودباری رحمه الله تعالی وی از طبقه رابعه است نام وی احمد بن محمد بن ابی القاسم است بن منصور از ابناء وروسا و وزرست و نسبت وی بکسری میرسد روزی جنید در مسجد جامع سخن می گفت گذر وی بر مجلس جنید افتاد جنید با مردی سخن میگفت با آن مرد گفت استمع یا هذا ابوعلی پنداشت که او را میگوید بایستاد و گوش با وی داشت کلام جنید در دل وی جای گرفت و اثر تمام کرد هر چه در آن بود ترک کرد و بر طریقت قوم اقبال نمود حافظ حدیث بوده و عالم و فقیه و ادیب و امام و سید قوم خال ابوعبدالله رودباری است شیخ ابوعلی کاتب گوید ما رأیت اجمع العلم الشریعة والحقیقة من ابوعلی رودباری رحمه الله تعالی هر گاه که ابوعلی کاتب ابوعلی رودباری را نام بردی گفتی که سیدنا شاگردان وی را از آن رشک می آمد گفتند این چیست که وی را سید خود میگوئید

نه ز احوال سابقش عبرت
ور داوا ز سیاحیان کهن
هر که درویش نه بود بیزار
اصطلاحات عارفان از بر
همچو جوز تهی نماید تغر
نشود پاک معنیش گرکین

نه ز احوال لاحقش خبرت
کس بیازار و هر چه خواهی کن
کی ز درویش آید این کردار
کرده وسکند بیان فرفر
لیک چون بشکنی نیابی مغز
نافه چین بغافه سرگین

از علامات عقل و دین عاری
نسبت خود کند بدرویشان
نیست درویش این که زندقه ایست
دلش از سر کار واقف نه
کرده و هم خیال بی باکان
نافه نکشاده مشک افشاند

مذهبش حصر در کم آزاری
دم زند وارادت ایشان
نیست جمعیت این که تفرقه ایست
معرفت مینمارو عارف نه
مندرج در عبارت پاکان
ورکشاید جهان بکنداند

در مذمت آنانکه شرع را بهانه آزار مسلمانان سازند و کارهای باطل را در صورت حق بپردازند

آنانکه شرع خدای از دست تباه
کار باطل کنند بصورت حق .

نیست گرباز بسر شرع آگاه
برده از شرع مصطفی رونق

کرده در کوی خانه و بازار
میکند پایه شریعت پست

شرع و دین را بهانه آزار
تا دهد مایه طبیعت دست

گفت آری او از شریعت بطریقت آمد ما از حقیقت بشریعت می آئیم شیخ الاسلام گفت نامرد را از پیشگاه با ستان نبرند مرد را که از آستان به پیشگاه می فرستند کیفیت بس سرد بود که از ناز با نیاز فرستند از نیاز با ناز آی و از طهارت بنماز شو ابو علی رودباری در بغداد با جنید و نوری و ابوحمزه و مسوحی و با آنان که در طبقه ایشان بودند از مشائخ قدس الله اسرارهم صحبت داشته و در شام با ابوعبدالله جلاء و از بغداد رفت بمصر مقیم گشته و شیخ مصریان و صوفیان ایشان بوده و از شعرای صوفیانست و وی گفته در وقت نزع ❀ و حقک لا نظرت الی سواکا * بعین مودة حتی اراکا * توفی سنه احدی و عشرین و ثلثمائه * و هم وی گفته ... ❀ و من لم یلن فانیا عن حظه * و عن الهوی و الانس بالاحباب * او تیمته صبابة جمعت له ما کان متفرقا من الاسباب * فکانه بین المراتب قائم * لمنال حظ او جزیل ثواب * شیخ الاسلام گفت که مراد درین شعر بروی حسد است که هیچکس را جائی باز نگذاشته که همه را بگفته و هم وی گفت که لا هم قبل اعمالهم و عادا هم بل اعماهم ثم جاراهم باعمالهم شیخ الاسلام گفته که گفت که کل عالم همه اینست و خلق غافلند از این خلق مشغول به پوست مغز نیابد یعنی حقیقت و هم وی گفته که اضیق السجون معاشرة الاضداد و هم وی گفته که فضل المقال علی الفعال منقصة فضل الفعال علی المقال مکرمة و هم وی گفته که علامة اعراض الله عن العبد ان یشغله بما لا ینفعه و هم وی گفته که ما لم تخرج من کلیتک لم تدخل فی حد الجنة وقتی بگرمابه رفت و در جامه خانه چشمش بر مرقعی افتاد و در فکر شد که تا از درویشان در گرمابه کیست چو در رفت درویشی را دید بخدمت بر پای ایستاده بر سر جوانی امرد که پیش حجام نشسته بود ابوعلی هیچ نگفت چون آن جوان امرد برخاست آن درویش آب بسر وی فرو گذاشت و خدمت نیکو بجای آورد چون غسل کرد و ازار خشک کرد و آورد آن جوان بیرون رفت آن درویش نیز در خدمت وی بیرون رفت ابوعلی بنظاره بیرون رفت آن درویش جامه بسر آن جوان فرو افگند و گلاب بر وی افشاند و عود بسوخت و مرمه برگرفت و او را یاد دیگر و آئینه پیش وی داشت و هر چه بتوانست از جهد و امکان بجای آورد و جوان در وی نمی نگریست چون جوان برخاست تا بیرون رود درویش را صبر برمید گفت ای پسر چه باید کرد تا تو که بمن نگری گفت بمیر تا بری و بتو بنگرم آن درویش بیفتاد و بمرد و آن جوان برفت ابوعلی فرمود تا درویش را بخانقاه بردند و کفن ساخت و دفن کرد پس از آن بمدتی شیخ ابوعلی بحج رفت آن جوان را دید در بادیه مرقعی خوش پوشیده ابو علی بوی نگریست گفت تو آن جوان هستی که آن درویش را گفتی بمیر تا بتو بنگرم گفت همانم ای شیخ و آن خطائی بود

میر بازار و شحنه شهر است
کو ز اسلام را وقایه کفر
فی المثل گر یکی ز عام الناس
اول از شرع دست موزه کند
کالهاش را بگرد نش ها ند
تا ستاند عسس بچوب از وی
خصم دین شد بحیله دوستان
خود چه حاجت که من دعا کنم
کای خدا هر که کرد نصرت دینا

شرع از داور شرع بی بهرست
کرد طبعش بلند پایه کفر
بفروشد سه چار گز کرباس
ز و سوال نماز روزه کند
گرد بازارها بگرداند .
بهر شحنه بهای شاهد وی
ای خداوند دین از و بستان
بر جگر ناوک و عازنم ....
درد و کونش نصیر باش و معین

شرع را تیره ساخت از توره
ساخت یکسان ز نفس شر انگیز
خالی از داغ صاحب تمغا
ساز داو را نکرده هیچ گنه؟
بعد از آتش سوی خانه
این و امثال این فراوانست
شرع را خوار کرد و خوارش کن
پیشتر زین مه ششصد و هفتاد
دانکه خذلان شرع خواست امروز

قند را شیره ریخت در شوره
دین حق را بتوره چنگیز
در همه شهر افگند غوغا
پشت و پهلو ضرب دره سیا؟
بفرستد برای جرمانه
که بر آن بر نهاد تا دانست
شرم بگذاشت شرمسارش کن
بدعایش سوال دست کشاد
دل و جانش بتیر خذلان دوز

که بر من رفت شیخ گفت اینجا چون افتادی گفت ازان روز باین کار در آمدم آن شب وی را بخواب دیدم مرا گفت بمردم هم بر من نگریستی کنون بارے بمن نگر از خواب در آمدم توبه کردم و بسر خاک وی شدم [illegible] بگردن افگندم و با خدای تعالی عهد کردم که تا زنده باشم هر سال حج بیشوم و بنام وی لبیک میزنم و حجی میکنم و بسر خاک وی مے آیم و با وے می سپارم کفارت گفت و کردار خود ابو علی الثقفی رحمه الله تعالیٰ از طبقه رابعه است نام وے محمد بن عبد الوهاب است ابو حفص حداد و حمدون قصار را دیده بود و در نیشاپور امام و مقتدا بود در اکثر علوم شرعی همه را فرو گذاشت و بعلم صوفیان مشغول گشت با ابو عثمان حیری و برا نیکو گفتی و کان احسن المشائخ کلاما فی عیوب النفس و آفات الاعمال در سنه ثلاث و عشرین و ثلثمائة از دنیا برفت وی گفته العلم حیات القلب من الجهل و نور العین من الظلمة و هم گفته که هر که صحبت دارد با بزرگان نه بر طریق حرمت حرام شود بر وے فائده ایشان و برکات نظر ایشان و از نور ایشان بوی هیچ چیز پیدا نگردد و از وی پرسیدند که عیش کدام کس صعب تر و ناخوش تر گفت عیش آنکه بر نومیدی زید شیخ الاسلام گفت که نومیدی در وے در کفر دارد و نومیدی از الله تعالیٰ کفر است لا ییأس من روح الله الا القوم الکافرون لا تقنطوا من رحمة الله روزی در محبت و احوال محبان سخن میگفت دران میانه این دو بیت را بخواند ے الی لم یکن الصدق کل ساعة + و کم لا تملین القطیعة والهجر + او ید یک ان الا فیه کفایة + لتفریق ذات البین فانتظر الدهر + و در اثنای مجلس خود بسیار گفتی اے همه را هیچ فروخته و هیچ را بهمه خریده ابو علی کاتب المصری رحمه الله از طبقه رابعه است از مشائخ مصر است صحبت داشته با ابو بکر مصری و ابو علی رود باری پیر او ابو علی مشتولیست صاحب کرامات ظاهر بود و ابو عثمان مغربی ویرا بزرگ میداشت و دویرا میگفت از رودباری از بزرگی و تمامی علم وی گوید که هر گاه که چیزی بر من مشکل شدی مصطفی را صلی الله علیه و آله و سلم بخواب دیدمی و آنرا پرسیدمی شیخ الاسلام گفت که شیخ ابو علی کاتب را معتبر یک مرید بود که چیزی بوی نه ادی وے بمرد شیخ بسر قبر وی شد گفت الهی میان من و تو این واسطه بود شکر که برفت و توحید من درست کرد بحق آنکه توحید من ترا درست شد برفتن وی که با وی نیکوئی کن وی گفته که الله جل جلاله و عم نواله گفته وصل الینا من صبر علینا شیخ ابو القاسم نصر آبادی میگوید که ابو علی کاتب را گفتند که بکدام یک مائل تری ازین دو بفقر یا بغنا گفت بانکه بلند تر است درجه و مرتبه آن پس این دو بیت خواند ے دست بغنا را لی جانب بفقر

خود چه خذلان ازین بتر که کسی	باغ رضوان بدل کند بخسی	روی در خلق و پشت بر مولی	دین فروشی کند بے دنیا
	بد بد دین و دنیا اندوزد	شمع دین بهر دنیا افروزد	

قصه زاهد و عارف

زاهدی میگذشت در راهی
گفت یا رب بگیر سخت اورا
عارفی آن دعا شنید از دور
چه بلا زین بتر تواند بود
گر ترا دست هست دستش گیر

فاسقے را بدید ناگاهے
ده بسیلاب فتنه رخت ورا
با دعاگوی گفت کای مغرور
که بود نزد خدای ناشنود
دست جان بر هوی پرستش گیر

در گناه عظیم افتاده
کشتیش فگن بموج خطر
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ره بسوی جحیم بگشاده
تا نپیچید ز خط حکم تو سر
[illegible]
[illegible]
[illegible]

طبقه ثالثه آنکه نیت ایشان در عزلت ایثار صحبت حق است سبحانه نه صحبت خلق

اذا کانت العلیا فی جانب الفقر + دانی الصبار علی ما ینوبنی + وحسبک ان الله اثنی علی الصبر + ابو علی مشتولی رحمه الله تعالیٰ نام وی حسن بن علی بن موسی بود شاگرد ابو علی کاتب و ابو یعقوب سوسی بود مشغول [illegible] وے آنجا بود در سنه [illegible] و ثلثمائة برفته از دنیا وے گفته که پیغمبر را صلی الله علیه و آله و سلم بخواب دیدم مرا گفت یا ابا علی می بینم ترا که دوست میداری درویشان [illegible] روی بمن کرد و گفت میخواهی که ترا بو کیلے درویشان و کفایت مهمات ایشان [illegible] روز [illegible] پیش آید که از دست من بر نیاید گفتم یا رسول الله [illegible] [illegible] کاری [illegible] در درویشان [illegible] آن [illegible] چون خواسته بود کفایت شود پیش استاد خود ابو علی کاتب آمد و آنرا [illegible] گرد [illegible] که ترا از میان درویشان بیرون کردند [illegible] شیخ الاسلام گفت [illegible] مصطفی صلی الله علیه و آله و سلم [illegible] نگرد [illegible] گفت [illegible] ابو علی کاتب باز گفت شیخ گفت من گمان مے بردم [illegible] ابا شیخ بگفت گفت رحمه الله تعالیٰ یا ابا علی مثله [illegible] للقیام [illegible] شیخ الاسلام گفت [illegible] مشغول ببصره شد بزیارت شیخ ابو یعقوب سوسی در بصره [illegible] فرود شد و کان علاجی دید شاگرد وی بر آن نشسته نزدیک او رفت و [illegible] حجره وے پرسید گفت [illegible] گفت آری گفت چون بوی شوی ترا خواهد گفت برو گرد کرد [illegible] که هر که بوی شد [illegible] بر وی [illegible] باز نهاد آواز آمد که دارا می در [illegible] گفت بیا بنشین [illegible] ابو علی رحمه الله تعالیٰ الشیخ الاسلام گفت [illegible] من خلقه [illegible] بنفسه [illegible] که حق تعالیٰ ترا از خلق وحشت دهد [illegible] ابو علی خیران رحمه الله تعالیٰ نام [illegible]

وان دگر آنکه صحبت مولی
کرد خالی ز خلق خود را
صحبت و گرفت تنگ [illegible]
[illegible]
[illegible]

کرد ایثار بر همه دنیا
داد یکبارگی بحق خود را
[illegible]
[illegible]
[illegible]
بس خود را ز [illegible]

روز و شب صحبت خدای گزید
و [illegible]
گر آنکس که [illegible]
خاک [illegible]
[illegible]
[illegible]

دل ز پیوند ما سوی ببرید
هر چه شد قید او ازو بگسست
[illegible]
[illegible]
[illegible]

قصه کلکی که در خانه معشوق خود مکوفت گفتند باز گرد [illegible] ست که موی نمی گنجد گفت
بهانه مجوی و در باز کن [illegible] موی نیز ندارم

کلکی بود عاشقے کلکے	شوخ و شنگ مشکبار کاکلے	[illegible]	[illegible]

حسین بن سالم بن خیرانست فقیه بوده شافعی جمع کرده بود میان فقه و ورع ویرا تکلیف کردند که قاضی القضاة شود قبول نکرد گویند که علی بن عیسی وزیر مقتدر بالله صاحب بلد را گفت که شیخ ابوعلی خیران را بیارید تا قضا را بروی عرض کنند وی بشنید و پنهان شد چند کس بر در خانهٔ وی موکل ساختند تا چون بر آب محتاج شود بیرون آید ده روز زیادت بیرون نیامد خبر بوزیر رسید گفت وی را بگذارید مقصود بآن بود که مردم بدانند که در مملکت ما کسی است که قضای شرق و غرب را بروی عرض کردند وی قبول نکرد وی گفته اذا استند الرجل نام عقله شیخ الاسلام گفت که چون دل بیدار بود مرد معلق بود **ابو علی سیرجانی رحمه الله تعالی** آورده اند که وی را مسافرے رسیده بود برای سوزنی هفتاد بار اورا بازار فرستاد که بهتر ازین می باید شیخ ابوعلی با بزرگی و پیری و ضعیفی خویش میرفت و دیگری می آورد تا هفتاد بار بعد از هفتاد بار سوزن گری بیاورد تا چنانکه او را باید سوزنی اختیار کند آن مسافر گفت دریغا که تم خادم بیش نبودی که دلت بگرفت و من از برای تجربه میکردم اگر سوزن گر را نیاوردی بمقصد بارت بخواستم فرستادن **عبد الله ابن محمد المعروف بمرتعش رحمه الله تعالی** از طبقهٔ رابعه است کنیت وی ابو محمد است نیشاپوریست از محلهٔ حیره ببغداد بوده یگانهٔ مشایخ عراقست و از ائمهٔ ایشان است از اصحاب ابوحفص حداد است و جنید را دیده بود گفته اند عجائب بغداد سه است رقعهٔ شبلی و نکتهٔ مرتعش و حکایات خلدی و مرتعش در بغداد بوده در مسجد شونیزیه و آنجا برفته از دنیا سنهٔ ثمان و عشرین و ثلثمایه و در قوت ثلث و عشرین و ابوحفص ویرا بسیاحت فرموده بود هر سال هزار فرسنگ سفری کرد پای برهنه و در هیچ شهری بیش از ده روز نبودی و گاه بودی که سه روز بودی ابراهیم بن مولد گوید که مرتعش برقه آمد ابراهیم قصار بوے طبقی نان و انگور فرستاد مرتعش را پوستینی بود و میزری میزر را ازار ساخت و پوستین را بفروخت و دشمن را نان و انگور خرید و با ابراهیم قصار فرستاد و گفت نان و انگوری نان و انگوری اگر ترا بالله تعالی حاجت هست بیرون ای ابراهیم مولد گوید که ابراهیم قصار مرا گفت که مادام اینجاست با وی سخن مگوئید و بروی سلام مکنید وی مدتے دراز در رقه اقامت کرد روزی بوی رسیدم گفتم یا ابا محمد تو هنوز اینجائی با اینهمه خواری که از جهت ما بتو رسید گفت بجهت این معنی من اینجا اینقدر اقامت کردم و گرنه من در شهرهاے دیگر چند روز بیش نه باشم مرتعش گفته که هرگز خویش را بباطن خاص ندیدم تا خود را بظاهر عام ندیدم از وی پرسیدند که

هر دو تنها پیش بنشسته
زد یکی در و نه بانگ که کیست
خلوت خاص و صحبت تنگست
گفت در باز کن بهانه مجوی

بر رخ غیر در فرو بسته
بانگ بو قت گردن از پی چیست
حلقهٔ زلف یار در چنگ است
زانکه من خود کلم ندارم موی

گلک از حال شان شنید خبر
نیست این در گشادنی برگرد
هر که در کوفت بادمی سنجد
موی را در میانه نبود راه

رفته و گستاخ حلقه زد بر در
گرنه سر وی بکوب آهن سر
زانکه مو در میان نمی گنجد
من ز مو عاریم بحمد الله

ذکر بیان آنکه عزلت و اقسام که مذکور شد یکی از ان چهار رکن است که ابدال بسبب مداومت بران مقام رسیده اند و آن سه رکن دیگر صمت و جوع و سهر ست چنانکه خواهد آمد

قدوهٔ عارفان کبیر قدهم
کرده نقل از زبان معتمدی
در خانه باین و آن بسته

قطب حق صاحب نصوص حکم
در حکایات اهل دل سندی
بر مصلای خویش بنشسته

قدس الله سره الاصفی
که شبی در درون خلوت خاص
چشم جان در شهود شاهد غیب

و بدا نا القسط الاوفی
بودم از گفتگوی خلق خلاص
پا بدامان کشیده سر در جیب

تصوف چیست گفت اشکال و تلبیس و کتمان و هم از وی پرسیدند که ای الاعمال افضل گفت رویة فضل الله پس این بیت بخواند ع ان المقادیر اذا ساعدت ٭ الحقت العاجز بالحازم ٭ و هم وے گفته افضل الارزاق تصحیح العبودیة بملازمة الخدمة علی السنة و هم وی گفته که اول کار من آن بود که من دهقان پسری بودم و روزی در خانهٔ خود نشسته ناگاه جوالی آمد برقعی در بر کهنه بر سر و بسوی من اشارت کرد بوجهی لطیف چیزی خواست با خود گفتم جوالی است تندرست ازین نمی دارد که سوالی می کند ویرا هیچ جواب ندادم بانگی بر من زد که از ان بسیار بترسیدم پس گفت اعوذ بالله مما حاضر سرک و اختلج بصدر که من بیخود شدم و بر در در افتادم خادمی از خانه بیرون آمده بود و سر من در کنار خود نهاده و مردم بسیار گرد من در آمده چون بعد از مدت با خود آمدم آن جوان رفته بود حسرت بسیار خوردم از انچه کرده بودم پشیمان شدم چون شب شد بغایت غمگین در خواب شدم حضرت امیر المؤمنین علی را رضی الله عنه در خواب دیدم و آن جوان با وی حضرت میر با من اشارت میکرد و سرزنش میکرد و میگفت ان الله تعالی لا یحب مانع سائله از خواب در آمدم و هرچه داشتم تفرقه کردم و روی بسفر آوردم بعد از پانزده سال شنیدم که پدرم مرده است به نیشاپور بازگشتم و از خداوند تعالی درخواستم که مرا خلاصی دهد از میراثی که بمن رسیده بود خدای تعالی عنایت کرد و از ان خلاص شدم و همیشه چشم آن جوان را بر خود می بینم و هرگز از شرمندگی وے خالی نه شده ام و نخواهم شد تا بآن وقت که بخدای تعالی برسم **عبد الله ابن محمد بن منازل رحمه الله تعالی** از طبقهٔ رابعه است کنیت وی ابو محمد است از بزرگان مشایخ نیشاپور بوده ویرا طریقتے است که بآن متفرد است صحبت داشته با حمدون قصار و طریقت از وے گرفته عالم بوده بعلوم ظاهر بزرگی گفته از مشایخ که من مردی و نیم مردی را شناسم نیم مرد نصرآبادی است که مردمان را به بدی نام نبرد و مرد تمام عبد الله بن منازل که مردمان را خود نام نبردی وے گفته که هرگز درین کار بزرگ در نیاید مگر که بضعف در آید قوی شود یعنی به نیاز و حرمت واردات در آید نه بدعوی و قوت و هم وے گفته که هیچ چیز نیست در ان کس که ذل کسب و ذل سوال و ذل رد چشیده باشد و هم وی گفته که هرکه لازم گرداند بر نفس خود را چیزے که بآن محتاج نباشد ضایع گرداند از احوال خود مثل آن از چیزهای که بآن محتاج باشد و از ان چاره نداشته باشد و هم وے گفته که اگر درست شود بنده را در همه عمر یک نفس که از ریا

ناگه آمد کسی درون در بود
زو هراسی فتاد در دل من
ثم قال اتق الله المتعال
که بپرسم از و بوجه سوال
عزلت و خامشی و جوع و سهر
خارج آمد ز حد فهم عقول
آید از حال و قوت اکمل
گویم آری ولی بدین تقریر
بتمثل چنان شوے قائل

آن مصلی که زیر پایم بود
زانکه در بسته بود منزل من
فی جمیع الامور والاحوال
گرچه ابدال گشته اند ابدال
کین بود عمدهٔ خصال سیر
که چنان بود آن حج و دخول
که مجرد شوند ازین هیکل
نشود راست انتقال حصیر
تا بدان قول حل شود مشکل

زیر پا یکی و دگر حصیر افگند
گفت ای ساده چیست هر یک
بود ز ابدال در دلم افتاد
گفت ازان چار خصلت مشهور
این سخن گفت و رو بمن آورد
گر تو گوئی تمثل ارواح
چون ملائک بخلع و لبس صور
هست جسم کثیف و ظلمانی
گر تو گوئی که کاملان راهست

که مصلی بغیر ازین مپسند
نه هراسید کس خدای شناس
آن دم از الهم سد لو و رشاد
که بقوت القلوب شد مسطور
در فرو بسته و حصیر بجای
بود آن فی تحول اشباح
متمثل شوند جاے دگر
نیست چیزی لطیف و روحانی
از خدا بر وجود اشیا دست

وشرک پاک باشد هرآینه برکات آن نفس در آخر عمر بوی سرایت کند ابو عبدالله حداد رازی رحمه الله تعالی
شیخ الاسلام گفت که وی گفت که هرکه حق الله تعالی را در جوانی فرو گذارد خدای وی را در پیری فرو گذارد و
یاری ندهد **عبدالله بن عصام المقدسی رحمه الله تعالی** شیخ الاسلام گفت که وی مصطفی را صلی الله
علیه وآله وسلم بخواب دید گفت یا رسول الله حقیقت این کار که ما در آنیم چیست گفت شرم داشتن از حقتعالی که چون
با خلق باشی از وی خالی باشی یعنی می باید که چون بظاهر با خلق باشی بباطن با حق باشی و شرم داری از وی که بباطن نیز
مشغول بخلق باشی رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم این گفت و برفت و بر اثر وی برفتم گفتم یا رسول الله بفرما
گفت بخشودن بر خلق وقتیکه با حق باشی یعنی وقتیکه بباطن بحق باشی سبحانه باید که بظاهر با خلق باشی در ایشان بخشایی
و حقوق ایشان را ضایع نگردانی **عبدالله بنازانی رحمه الله** شیخ الاسلام گفت که وی که مصطفی را صلی الله علیه
وآله وسلم بخواب دیدم گفتم یا رسول الله با کدام قوم نشینم گفت با آن قوم که بمهمانی شوند یعنی مهمان درویشان و نه با آن
قوم که مهمانی کنند یعنی توانگران **ابو الخیر التیناتی الاقطع قدس الله سره** از طبقه رابعه است نام وی حماد است
غلامی بوده بر تینات که نام دهیست به ده فرسنگی مصر و گویند که تینات او صیصه است از ولایت مغرب زنبیل بافتی
کس ندانستی که چون میبافت و دیگران دوست دیده اند که می بافد چون کسی نبودی با شیر موانست داشت قیل ابلغنا ان
السباع تانس بک قال نعم الکلاب تانس بعضها ببعض وی زنهار زمین بود و وقت خود و مشرف بر احوال خلق
در سنه اربعین وثلثمائه از دنیا برفته وی را آیات و کرامات بسیار ظاهر بود صحبت داشته با ابو عبدالله جلاد جنید و غیر ایشان
از مشایخ در ورع و تنفقه و توکل یگانه بودی وی گفته که هرکه عمل خود ظاهر کند مرائیست و هرکه حال خود را ظاهر کند مدعیست
وقتی یکی را دید که وی بر کنار دریا بود و آن مرد را بدید که بر آب میرفت گفت آنچه بدعتست باخشکی آی بمیرد و وقتی
دیگری را دید که در هوا میرفت گفت آنچه بدعت است فرود آی و میرو آخر بانگ بروی زد کجا میروی گفت
بحج گفت اکنون برو شیخ الاسلام گفت که کرامات فروش نادی را قبول کنند مغرور است و کرامات خر اگر چه بانگ
کند سگ است یعنی حقیقت نه کراماتست ورای آن چیزیست که زهاد و عباد و ابدال را خوش آید صوفی عارف از
کرامات نه است وی کرامات کراماتست شیخ الاسلام گفت که عباس بن محمد الخلالی گوید که از مرو میرفتم ابو الخیر
تیناتی مرا گفت که مرقع در گردن افگنده کجا میشوی گفت بطرسوس و بیت المقدس گفت چرا کنجی باز نه نشینی

شاید آنرا بقوت ایجاد	داخل خانه وصف هستی داد	خارج خانه اش وجود نبود	داخل خانه اش وجود فزود
آورم این نسبت خود بکجا رو	لیک باشد عظیم مستبعد	زانکه هرانچه آفریند شکل	گر شود لحظه از آن غافل
گشته از عرصه وجود قدم	رخت هستی برو بکوی عدم	این نشاید که کامل از هر سوی	آورد جانب حصیری روی
همه روی ازو نگردانده	چشم همت ازو بپوشاند	تا کند روزگار دور و دراز	تو نیاری بران ادای نماز
گر تو گویی سهر ز صاحب بید	که کند نقل آن بخلق جسد	در برون زود جود برباید	وز درون مثل آن مفیز آید
عرش بلقیس نقل آن با	این چنین گفت عارف دانا	در سرا کرد آن صفتش اعدام	داد جای دگر به هستی نام
ورنه یکماهه راه در یک آن	قطع کردن برون بود ز امکان	زانکه تجرید جسم و جسمانی	امر تدریجی است نی آنی
گویم این وجه بس قویم و قویست	گرچه بیرون ز حد وهم غویست	لیک کار خدا و خاص خدا	نیست محصور در مدارک ما
ای بسا کار کاید از ابدال	که بود پیش عقل خلق محال	باشد از خالق قوی و قدیر	کارشان خارق قوای بشیر

و روی با او نکنی شیخ الاسلام گفت آن گنج کجا بود گفت جای که تو باشی شیخ الاسلام گفت که ابو صالح
حدثانی که نام وی هارون است گفت که در خانه ابو الخیر تیناتی بزیارت شدم مرا گفت اکنون سفر کجا میکنی
گفتم بطرسوس گفت امسال بکجا نیت داری گفتم نیت نکرده ام گفت الله تعالی شما را چیزی حق داد آنرا نشنید
و آنرا نیکو نداشتید شما را در بادیه ها و دریا ها پراگنده ساخت گفت ای شیخ حج و غزا را میگویی گفت آری حج
و غزا را میگویم چرا نه وقت خود را غنیمت گیرید و آن بار نشنید شیخ الاسلام گفت مریدی پیش ابو القاسم
حال مروزی شد از وی دستوری خواست که بسفر شوم پیر گفت چرا میروی گفت اگر آب زود تیره گردد پیر
گفت چرا دریا نباشی که نه زود تیره نگردد یکی از اصحاب ابو الخیر تیناتی گوید که روزی شیخ نشسته بود گفت علیک
السلام گفتم با فرشتگان میگویی گفت یکی از فرزندان آدم در هوا میگذشت بر من سلام کرد او را جواب دادم
ابو الحسین قرافی گوید که بزیارت ابو الخیر تیناتی رفتم چون وداع وی میکردم تا در مسجد بیرون آمد و گفت یا
ابا الحسین میدانم که خود چیزی معلوم بر نمیداری لیکن این دو سیب را با خود بر گیر برداشتم از وی بستدم و در جیب
نهادم سه روز برفتم هیچ فتوح نرسید یکی از آن دو سیب بیرون آوردم و بخوردم بعد خواستم که دیگری را بیرون
آورم دیدم که هر دو سیب در جیب من است پس از آن سیبها میخوردم و باز در جیب من پیدا میشد تا بموصل
رسیدم بخاطر من رسید که سیبها معلوم من شده اند و توکل را بر من فاسد ساختند آنها را از جیب بیرون آوردم
و بنگریستم که درویشی که خود را در عبا پیچیده می گوید مرا سیب آرزوست هر دو را بوی دادم چون از وی
گذشتم در دل من افتاد که شیخ ابو الخیر آن سیبها را بوی فرستاده بود برگشتم و آن درویش را طلب کردم نیافتم
یکی ازین طایفه می گوید که پیش شیخ ابو الخیر تیناتی بودم با من از بدایت حال خود حکایت آغاز کرد از وی
پرسیدم سبب دست بریدن شما چه بود گفت دستی گناهی کرد ببریدندش مرا گمان آن شد که در جوانی کاری که
سبب دست بریدن باشد از وی واقع شده است دیگر هیچ نگفتم تا آنکه بعد از چند سال با جمعی از مشایخ بوی
رسیدیم با یکدیگر از موهبت و کرامات که از حق سبحانه نسبت با ایشان واقع شده سخن میگفتند تا سخن بطی
ارض رسید و در آنجا هر کسی سخنی میگفت ابو الخیر را خاطر از آن تنگ آمد گفت چند میگویید که فلان در یک شب
بمکه میرود و فلان در یک روز من غلام حبشی میشناسم که روزی در جامع طرابلس نشسته بود و سر در مرقع کشیده

هرچه فهم تو زان بود قاصر	مشو آن را ز ابلهی منکر	هرچه عقلت بران کند اقبال	مبر آنرا برون ز حد محال
معنی استحالت و امکان	باشد از اکثر عقول نهان	بسکه باشی مصدق و معترف	کان بود مستحیل و این ممکن
لیک نسبت بقدرت صانع	نبود هیچ یک از آن واقع	تا تو روزی طریقت ابدال	که شناسی حقیقت این حال
عزلت صمت و جوع و کم خوابی	پیشه کن تا مقام شان یابی	شرح عزلت گذشت و اسرارش	نیست حاجت دگر بتکرارش

اشارت برکن دوم از ارکان مقام ابدال که دوم صمت است

زان سه رکن دگر سخن بشنو	ترک انکار کن بدان بگرو	چون نشستی خموش نتوانم	بازی از خامشی سخن رانم
چون سخن لله و مع الله نیست	شیوه عارفان آگه نیست	باخدا گوی یا برای خدای	ورنه لب را ببند تا زهنمای
دل احرار گنج اسرار است	راه آن گنج چیست گفتار است	هر که این راه [illegible]	داد [illegible] نقد گنج مباد
تا زبان از سخن نفیر سود است	ای بسا [illegible]	چون [illegible]	[illegible]

خوشی حرم در خاطر او در آمد و در سر خود گفت کاش اکنون من در حرم بودی چون سر از جیب مرقع بیرون کرد خود را در حرم یافت آن جماعت در یکدیگر نگریستند و با یکدیگر بشارت گفتند که این ملامح چیست پس یکی از آن جماعت گستاخی کرده گفت که اصحاب می پرسند که سبب دست بریدن شما چه بود گفت دستی گناهی کرد و ببریدند گفتند مدتهاست که این سلوکی میخواهیم که سبب آنرا بگوئی گفت من مردی بودم از مغرب مرا هوای سفر خواست باسکندریه آمدم دوازده سال آنجا بودم سفر کردم دوازده سال دیگر در میان شطا و دمیاط اقامت کردم گفتند سکندریه شهریست معمور آنجا توان [illegible] بود اما در میان شطا و دمیاط هیچ نوع آبادی نیست چون معاش میکردی گفت بر کنار خلیج دمیاط خانگکی از نی ساخته بودم و در آن زمان راه گذریان بدمیاط بسیار فرو می آمدند چون شبانگاه چیزی می خوردند سفرهای خود را بیرون سرحی می افشاندند نان ریزه که می ریخت و ران با سگان مزاحمت میکردم و نصیب خود می گرفتم در تابستان قوت من این بود چون زمستان میشد در نواحی خانه من بردی بسیار بود از زمین می کندم و بیخ آنرا که تازه و سفید بود میخوردم و آنچه از وی سبز و خشک بود می انداختم این بود قوت من ناگاه روزی بسر من در دادند که ای ابو الخیر تو چنان گمان که با خلق در قوتهای ایشان شریک نیستی و دعوی توکل میکنی و حال آنکه در میان معلوم نشسته گفتم الهی سیدی و مولای سوگند بعزت تو که هرگز دست بآنچه از زمین رویانیدی دراز نکنم و هیچ نخورم جز آنکه تو بمن رسانی دوازده روز گذشت نماز فرض و سنت و نفل گذاردم بعد از آن از نفل عاجز شدم دوازده روز دیگر نماز فرض و سنت می گذاردم بعد از آن از سنت هم عاجز شدم دوازده روز دیگر فرض میگذاردم بعد از آن از قیام عاجز شدم دوازده روز دیگر نشسته می گذاردم بعد از آن از نشستن نیز عاجز شدم که دیدم فرض از من فوت میشد پس پناه بخدای تعالی بردم و در سر گفتم الهی و سیدی بر من خدمتی فرض کرده که از آن هم سوال خواهی کرد و رزق مرا ضمان شده که بمن رسانی بآن رزقی که ضمان شده بر من تفضل کن و بآن عهدی که بسته ام مرا مگیر ناگاه دیدم که در پیش من دو قرص پیدا شد و میان آن دو چیزی شیخ هیچ نگفت که آن چه چیز بود و از اصحاب هم کسی نپرسید پس دائم آن دو قرص را از این شب تا شب دیگر می یافتم بعد از آن اشارت چنان شد که بجانب ثغر باید شد [illegible] بجانب ثغر روان شدم تا بدهی رسیدم اتفاقا روز جمعه بود در صحن مسجد جامع شخصی قصه زکریا علیه الصلوة والسلام و در آمدن وی در درخت و نیمه

بر دو قسم است صمت اگر دانی / صمت پیدا و صمت پنهانی / هست قسم نخست صمت لسان / که ببندی زبان ز هم نفسان
وان دگر صمت دل ز [illegible] / نکند در درون نفس خبیث / هر کرا لب خموش و دل گویاست / خفت و ز خویش را جویاست
گرچه بر دلش حدیث نفس [illegible] / کی نویسد به وی فرشته گناه / جز بحکمت نمیکند گفت [illegible] / وانکه بر عکس این گذشت قرار
نزند جز بطبع صدق نطق / هر چه گوید صواب گوید و حق / هر کرا شد زبان و دل خاموش / معدن حکمت است و مخزن هوش
جان او در تجلیات قدم / یافته جاودان ثبات قدم / با خدا گوید از خدا شنود / یک نفس از خدا جدا نشود
[illegible] / سخره حکم نفس و شیطان است / قول او منحرف ز سمت است / فعل او متصف بصفت [illegible]
[illegible] / نزند جز بعد بلا و سخط / چون دهد جای در دل اندیشه / نبود دش بغیر باطل اندیشه
[illegible] نطق فروغ / هر سر باشد افتری و دروغ / شده سر خیلی اهل خذلانه / آتشه نائب مناب شیطانه
بلکه بگذشته کارش از شیطان / مانده شیطان بکار او حیران

کردن درخت باره و صبر کردن وی بران میگفت در نفس خود گفتم الهی و سیدی زکریا علیه الصلوة والسلام عزیز صابر بوده است اگر مرا نیز مبتلا گردانی به بلا صبر کنم پس از آنجا روان شدم تا بانطاکیه رسیدم بعضی از دوستان من مرا دیدند و دانستند که عزیمت ثغر دارم [illegible] شمشیری و سپر و دستی حربه آوردند پس بثغر رفتم و از خدای تعالی شرم داشتم که از ترس دشمن در پس دیوار بودم و سپر را آن بازی بنهادم و حوالی ساختم و شمشیر را حمایل کردم و تا روز نمازی گذاردم چون نماز صبح بگذاردم [illegible] اندر روزها نظر کردم چشم من بر درختی افتاد که بعضی میوه های وی سرخ شده و بعضی سبز بود و شعاع آفتاب بران افتاده بود می درخشید مرا خوش آمد عهد مرا بر من فراموش گردانید دست بران درخت دراز کردم و از میوه آن چیزی گرفتم و بعضی در دهن داشتم و بعضی در دست که عهد را فرایاد من دادند آنچه در دست داشتم بریختم و آنچه در دهان بود بینداختم و با خود گفتم که وقت محنت و ابتلا رسید و سپر و حربه را دور انداختم و بر جای نشسته دست بر سر خود زدم هنوز نیک قرار نیافته بودم که جمعی سواران و پیادگان گرد من در آمدند و گفتند برخیز و مرا بیرون بردند تا بساحل رسانیدند دیدم که امیری [illegible] سوار ایستاده است و گروهی سواران و پیادگان گرد بر گرد وی در جماعتی [illegible] کرده بودند پیش وی [illegible] بازداشته اند چون پیش امیر رسیدم گفت [illegible] تعالی پس از آن از سیاهان پرسید که وی را شناسید گفتند [illegible] گفت وی مهتر شماست خود را از وی میکنید پس حکم کرد که دستها و پایهای ایشان را ببرید یک یک را پیش می آوردند و از هر کدام یکدست و یکپای می بریدند چون نوبت بمن رسید گفتند پیش آی و دست خود را دراز کن دراز کردم ببریدند گفتند پای خود را دراز کن دراز کردم و روی بآسمان کردم گفتم الهی و سیدی دست من گناه کرده بود پای را چه گناه است ناگاه سواری که در میان ایستاده بود خود را بر زمین انداخت و گفت چه می کنید خواهید که آسمان بر زمین فرود آید این فلان مرد صالح است و نام مرا گفت آن امیر خود را از اسب بینداخت و دست بریده مرا برداشت و بوسه میداد و من [illegible] و میگریست که مرا بحل کن گفتم ترا بحل کردم [illegible] بود که گناه کرده بود [illegible] بعد از آن گریستم و گفتم کدام مصیبت از این عظیم تر که هم دست بریده شد و هم آن دو قرص از دست بشد شیخ الاسلام گفت که پیری بوده زهیر بن کبیر نام وی عالم بوده صاحب تصنیفات وی گوید که بروزگاری مرا موافق [illegible] ایشان

قصه مفسدی که در تحصیل اشتهای نفس حیله انگیخت که شیطان سوگند یاد کرد که هرگز این حیله بخواطر من خطور نکرده است

گشت بر باد مفسدی را بوق / بر و نفسش [illegible] عیوق / شد پی میل خویش تکاپوی / گرد صحرا و دشت و ریگ و پوی
اشتری یافت ناگهان [illegible] / بهر مقصود [illegible] آماده / خواست با او شود بزودی جفت / شتر از کار سر کشید و نخفت
چون میسر نشد تمنا [illegible] / [illegible] چون بعرض بر پایش / [illegible] آنجا نهاد [illegible] / [illegible]
[illegible] / [illegible] / [illegible] / [illegible]
[illegible] / از قوا این صورت رکیک شنیع / پیش از آن [illegible] / [illegible]
[illegible] / زاده ام وا آدمی شده ام [illegible] / هر گمی این [illegible] / [illegible]
بخدا تا من از عنا و جحود / خود زبی در چنین مکائد کام / من به تلقین او شوم بدنام

راکسی نداشتی مگر آنان را که باصل عرب بودند شبی در خواب دیدم ازین طائفه حلقه حلقه وجوق جوق تا بدر آسمان مرا گفتند ای پسر بگیر این همه که دیدی همه موالی اند از عجم در میان ایشان یک تن است از عرب شیخ الاسلام گفت که من سیزده ابوالخیر شناسم ازین طایفه همه موالی بودند سیدان جهان و چندین را نام برد ابوالخیر تینانی و ابوالخیر عسقلانی و ابوالخیر حمصی و ابوالخیر مالکی و ابوالخیر حبشی پسین ابوالخیر است **ابوالخیر حبشی رحمه الله تعالی** شیخ عمود شیخ عباس بدیار وی فخر میکردند وی بمکه مجاور بوده وقتی شخصی در مسجد حرام آمد و گفت کجایند ازانکه ایشان را جوانمردان می گویند پس اشارت بصوفیان کرد بر سبیل حقارت گفت جوانمردان اینانند ساعتی گذشت شیخ ابوالخیر حبشی می آمد با هیبت خشم تمام زردی بر روی وی پدید آمده آن سخن را که آن شخص گفته بود دانسته بود پس گفت کیست آنکه میگوید کجایند جوانمردان جوانمردی باید تا جوانمرد ببیند و گویند که وی همانست که قبر وی در ابرقوه است و نام وی اقبال بود و لقب وی طاوس الحرمین و کنیت وی ابوالخیر غلامی بود حبشی مر بعضی خواجگان جرجان را و در آوان بندگی نیز به بندگی حضرت حق سبحانه و تعالی اشتغال تمام داشت همواره خواجه بوی گفتی از من چیزی خواه وی هیچ نمیخواست روزی بروی الحاح بسیار کرد و گفت اگر میخواهی مرا خالصا لوجه الله آزاد کن خواجه گفت که چند سالست که ترا آزاد کرده ام و بحقیقت تو خواجه ای و من بنده پس خواجه خود را وداع کرد و روی ببغداد آورد و بقصد زیارت یکی از مشایخ چون بآنجا رسید آن شیخ مشرف بر موت بود چون سلام کرد گفت و علیک السلام یا ابا الخیر مشتاق بودم و ترا لقبی است شریف که در حجاز بآن لقب مشرف خواهی شد و بزیارت مجاورت حرمین شریفین زادهما الله شرفا کرد و گفت مقصود تو آنجا حاصل خواهد شد شصت سال مجاورت حرمین کرد که هرگز هیچ چیز از هیچکس طلب نکرد وی گفته که شصت سال در مکه و مدینه مجاورت کردم و سختیها بسیار کشیدم هرگز نخواستم که از کسی سوال کنم هاتفی آواز داد که شرم نمیداری که روی که بآن سجده ما میکنی آنرا پیش غیری خوار گردانی گفته اند که هرگاه که بروضه مقدسه مصطفی صلی الله علیه وآله وسلم در آمدی و گفتی السلام علیک یا رسول الله جوابش آمدی که علیک السلام یا طاوس الحرمین وی گفته که الحر من یوجب علی نفسه خدمة الاحرار والفتی من لا یری لنفسه علی احد منة ولا یری لنفسه استغناء عن احد هم وی گفته که بر تجارت احرارست و تواضع سود ایشان در سنه ثلث و ثمانین و ثلثمائه برفته از دنیا بالرحمة **ابوالخیر عسقلانی رحمه الله تعالی** ببغداد آمد و چندگاه اقامت کرد و با مشایخ

در بیان آنکه انسان را قابلیت جمیع صفات متقابله هست بهر کدام که میل میکند و ورزش آن بیشتر میگیرد و دران بکمال میرسد

آدمی را ز اصل فطرت آمد صاف	از صفا قابل همه اوصاف	هر صفت را که میشود طالب	میشود بر نهاد او غالب
گر بخوی فرشته آرد روی	زو و گردد فرشته سیرت و خوی	در زند فعل دیو از وی سر	شود از فعل بد ز دیو بتر
ای بگشته ز فطرت اول	فطرت خویش را مکن مبدل	جهد کن جهد تا بعالم دل	ملکات ملک کنی حاصل
نه سپاری عیان بجاه دلیر	نشوی بهر خانه دد و دیو	ور نماند ست فطرت تو سلیم	بل کز آفات نفس گشته سقیم
از هواهای نفس خود واکن	هر صفت را بضد مداوا کن	گر بخیلی بجود کوشش و کرم	بذل دینار پیشه ساز و درم
در حریصی بدل شو خرسند	جز قناعت شعار خود مپسند	نفس تو گر ز نطق یابد قوت	لب به بند از سخن بمهر سکوت
ور ز خاموشیش رسد افتاد	بایدت لب بگفتگوی گشاد	گفت و گوی کلیه صدق و صواب	نه که گردد مزید بعد و حجاب

صحبت داشت و از آنجا یکی از دهها رفت و متاهل شد و همانجا وفات کرد **ابوالخیر حمصی رحمه الله** بادیه کعبه را بارها بر قدم توکل قطع کرده توفی بعد العشر و ثلثمائة **ابراهیم بن شیبان شاهی القرمیسینی قدس الله سره** از طبقه رابعه است کنیت وی ابواسحق است شیخ جبل بود در وقت خویش و یرا مقامات بود در ورع و تقوی که خلق از ان عاجز اند از اصحاب ابو عبدالله مغربی و ابراهیم خواص است از عبدالله منازل پرسیدند که در وی چه گویی گفت ابراهیم حجة الله علی الفقراء واهل الآداب والمعاملات در سنه سبع وثلثین وثلثمائة برفته از دنیا وی گفته که هرکه حرمت مشایخ نگاه ندارد بدعویهای دروغ و گزافهای بی فروغ گرفتار شود و بآن فضیحت گردد و هم وی گفته که چون درویش گوید که نعلین من باید که در وی نگاه نکنی یعنی در صحبت باید که ترا ملک نباشد و هم وی گفته که پدرم مرا وصیت کرد که علم بیاموز از برای آداب ظاهر و ورع را پیشه گیر از برای آداب باطن و دور باش از آنکه ترا چیزی از خدای تعالی مشغول گرداند که کم افتد که کسی از وی روی بگرداند باز دولت آن یابد که روی بوی آرد **ابو یزید مرغزی خراسانی رحمه الله** شیخ الاسلام گفته که خواجه ابو یزید مرغزی فقیه خراسانی بحج میشد بکرمانشاهان رسید ابراهیم شیبان بآنجا یافت آن سال را حج بگذاشت و صحبت ویرا لازم بگرفت عمارت دل خود را پس از ان سه حج کرد چون خواجه ابو یزید از دنیا برفت آن روز بارانی عظیم بود بیرون نتوانستند برد و در خانه دفن کردند بعاریت که باز بیرون برند چون خواستند که بیرون برند در گور نبود شیخ الاسلام گفت که آن ولایت نه از فقه یافته بود بلکه از ان پیر و صحبت وی یافته بود و هم ابراهیم رقی میگوید که من در ابتدای امر خود قصد زیارت مسلم مغربی کردم چون بمسجد وی در آمدم امامتی کرد و الحمد را چند جای خطا خواند با خود گفتم که رنج من ضایع شد آن شب آنجا بودم روز دیگر بقصد طهارت برخاستم تا بکرانهٔ فرات شوم شیران در راه خفته دیدم بازگشتم بر اثر من می آمدند عاجز و فرو ماندم بانگ بر گرفتم مسلم از صومعه بیرون آمد چون شیران ویرا بدیدند تواضع کردند وی گوش هر یک بگرفت و بمالید و گفت ای سگان بفضل خدای تعالی نگفته ام شما را که با مهمانان من کار گیرید آنگاه مرا گفت یا ابا اسحق شما براست کردن ظاهر مشغول شده اید تا از خلق بترسید و ما براست کردن باطن مشغول شده ایم تا خلق از ما می ترسند **ابراهیم بن احمد المولد الصوفی الرقی رحمه الله تعالی** از طبقه رابعه است کنیت وی ابواسحق است از کبار مشایخ رقه است و فتیان ایشان با ابو عبدالله جلا و ابراهیم قصار رقی صحبت داشته در سنه اثنین واربعین وثلثمائة برفته از دنیا برادر وی

گر کند عقل و شرع حکم سخن	تو بطبع هوا خموشی مکن	ور نباشد سخن فروشی خوش	رخت بر ساحل خموشی کش

اشارت الی قوله علیه السلام من کان یؤمن بالله والیوم الآخر فلیقل خیرا او لیصمت

مصطفی کش جوامع الکلم است	که بدان سلک شرع منتظم است	بعد من کان مؤمنا بالله	وبیوم ینال فیه جزاه
گوهر صدق الی تفادت سفت	فلیقل خیرا او لیصمت گفت	خیر گو خیر ورنه خامش کن	هر چه جز خیر از ان فرامش کن
هر که دانا بود بآنکه خدا	هست بینا بهر کس و شنوا	دگر از خیر دم زند یا شر	کند او را سوال در محشر
	هر چه گوید بعقل گوید و هوش	ورنه باشد ز گفتگو خاموش	

در بیان آنکه قول خیر کدام است که بآن اشتغال نمایند و قول شر کدام است که از ان اجتناب کنند

قول صادر ز فاعل مختار	چار نوعست گوش با من دار	یا بود خیر سامع قایل	که از ان قرب حق شود حاصل
قایل از وی برفعت درجات	رسد و مجتمع بفوز نجات	همچو قول رسول با اصحاب	که گرفتند از طریق صواب

ابو الحسین علی بن احمد ویرا ابن ازو نبات وی بجواب بنوشت مرا وصیتی کن گفت علیک بالقلب فی الذلة الی ان
تلقی ربک که حقیقة الفقر ان لا یشتغل العبد بشی سوی الحق سبحانه وهم وی گفته که عجب آید مرا از کسی که بشناخته که ویرا
راهی است بخداوند تعالی وی چون زندگانی کند با غیر او و حال آنکه خدای تعالی می گوید وانیبوا الی ربکم و اسلموا له
ابراهیم گیلی رحمه الله تعالی از زمین گیل بود پیری بزرگ و باشکوه بوده با این طایفه وقتی صافی داشته شیخ
ابو الازهر اصطخری گوید که ابراهیم گیلی بعم زاویه خود مبتلا شد در ابزلی کرد بوی مشغوف شد چنانکه از بیقراری دوی
دے از نزدیک وی بر نتوانست خواست دقیقی با خود گفت این چه حیثیت که من در آنم اگر من با این حال به آخرت
روم من که باشم بشب برخاست و غسل کرد و نماز گذارد و برزارید و گفت الهی تو آن ازلی که بودی ول مرا آن ازوان زنا
در ساعت آن زن را تب گرفت در روز سوم برفت ابراهیم برفت ابراهیم وی را دفن کرد و اسیر وقت خود شد پای
برهنه و سر برهنه در بادیه درآمد ابراهیم دهستانی رحمه الله تعالی شیخ الاسلام گفت که شیخ محمد قصاب بدامغان
مرا گفت آن وقت که درین دیار اهل کلام پدید آمدند من از ان رنجه می بودم برخاستم و بر شیخ ابراهیم دهستانی رفتم
که از و بپرسم یعنی از مذهب و سخنان ایشان چون به پیش وی رسیدم هنوز باوی از ان چیزی نگفته بودم
مرا گفت محمد باز کرد یا یعرفه احد غیر الله عز و جل الله کسی نشناسد قول ذو النون است که العلم فی ذات الله جهل شیخ
الاسلام گفت که او را بتوان شناخت جز باو سخن او چون آیات القرآن و سنت شناسی او را شناخته باشی یعنی شناخت
تصدیقی و تسلیمی بعقل مجرد او را نتوان شناخت که عقل مخلوق است بر هیچ خودی دلالت کند هر که در او از دو با تو
سخن گوید بپذیر که او خود گوید عقل و قیاس خود مپذیر که ایمان سمعی است نه عقلی ابراهیم مرغیسانی رحمه الله تعالی
شیخ الاسلام گفت که وی گفته که آنچه گوش دریابد علم است و آنچه فهم دریابد حکمت است و آنچه باد بشنوی و باد
گوئی و باد وریابی حیات است ابراهیم بازویه رحمه الله تعالی کنیت وی ابو اسحق است از مشایخ نیشاپور
است ابو حفص را دیده و با ابو عثمان حیری صحبت داشته و ویرا در فتوت شانی بوده است عظیم نام وی ابراهیم
بن محمد بن سعید است اما از صورت نیکوی وی و خوش خواندن وی ویرا بازویه لقب کرده بودند مظفر کرمانشاهی
رحمه الله تعالی از طبقه رابعه است از کبار مشایخ جبل است و از فقرا صادق با عبد الله خراز صحبت داشته بود
و با بزرگتر از وی نیز صحبت کرده در طریقت خود یگانه مشایخ بوده استاد عباس شاعر است شیخ الاسلام گفته

یا گذارنده نبود تا ببیند -
امر تبلیغ یافت پیغمبر
هیچ وعظ مرانیان زبان -
یا نکو بیند ولی ننوشت بنده
نکند به زبان شان جریان
نیست زین چاره جز دو قسم نخست

گرچه باشد وبال بر سامع
کافران را فزود کفر نظیر
که نرستند از خیال و گمان
باشد از وی بخیر کوشنده
غیر تلماش و هزه و هذیان
کاید از مرد هوشیار درست

هیچ تبلیغ وحی بر کفار
یا بود خیر مستمع را لیک
راند واعظ بود ز عجب و ریا
چون مقالات خاص و عام امروز
بلکه کذب و نمیمه و غیبت
زان دو قسم دگر ببند زبان

که نمودند بر جحود اصرار
مرکز افتاده را نیفتد نیک
مستمع کاه بست یافت جزا
که بود زین قبیل تا هم امروز
هزل با نامش کنند و غیبت
ورنه هیچ ادب چه بی ادبان

در تحریص و تحریض در پاس داشتن انفاس و منع و زجر از تضییع و استعمال آن

هر نفس نو رسیده مهمانی است
خاصه اکرام این گرامی ضیف

پاس او دار اگر ترا جانیست
که بود حیف غفلت ازوی حیف

واجب آمد بموجب اسلام
هست ضیفی ز نعمت خانه غیب

حسب مقدور تحفه را اکرام
آمده خالی از آستانه غیب

که وی شب را سه بخش کرده بود یک بخش نماز کردی و یک بخش قرآن خواندی و یک بخش مناجات کردی بر خود
می زاریدی و این بیت می گفتی ~ قد لسعت حیة الهوی کبدی * فلا طبیب لها ولا راقی * الا الحبیب الذی
شغفت به * فعنده رقیتی و تریاقی * و هم وی گفته که العارف من حبل قلبه لمولاه و جسده لخلقه و هم وی گفته
که من صحب الاحداث علی شرط السلامة والنصیحة اداه ذلک الی البلاء فکیف بمن صحبهم علی غیر شرط السلامة
و هم وی گفته که باید نظر تو در دنیا برای اعتبار باشد و دست تو در وی بر حد اضطرار و ترک تو امر آنرا بر سبیل
اختیار از وی پرسیدند که فقر چیست گفت فقیر آنکه باو حاجتی نباشد شیخ الاسلام گفت از ان باو حاجتش نباشد
که حاجتش همه او باشد ابو الحسین بن بنان رحمه الله تعالی از طبقه رابعه است با ابو سعید خراز
صحبت داشته و نسبت خود بوی درست کند در تیه برفت از دنیا ابو عثمان مغربی گوید که ابو علی کاتب گفت که
وقتی ابو الحسین بنان در وجد و رقص بود ابو سعید خراز برای وی دست میزد ابو الحسین بنان گوید که همه خلق
در بادیه گفته باشد و بر کنار نیل و هم وی گوید که بزرگ ندارد و قدر دوستان الله تعالی را مگر بزرگ قدری
بزرگ همت ابو الحسین بن هند الفارسی رحمه الله تعالی از طبقه رابعه است نام وی علی بن هند
القرشی است از کبار مشایخ فارس است و با علمای آنجا صحبت داشته با جعفر حداد و بزرگتر ازین وی چون عمرو بن
عثمان و جنید و طبقه ایشان وی گفته که هر کرا خدای تعالی بر بساط قرب خود خواند و جای دهد ویرا راضی و
خشنود دارد و بهر چه بروی گذراند زیرا که بر بساط قرب بی رضائی و ناخشنودی نباشد و هم وی گفته که حسن
خلق با الله تعالی ترک شکایت است و با امرها و فرمانهای وی به نشاط دل و طیب نفس با آن قیام نما
و با خلق نیکوکاری و بردباری کنی و هم وی گفته که اجتهد ان لا تفارق باب سیدک بحال فانه ملجاء الکل فمن فارق
تلک السدة لا یری بعدها قرارا ولا مقاما و قال کنت من کربتی افر الیهم فهم کربتی فاین المفر شیخ ابو عبد الله
خفیف گفته که شیخ ابو الحسین هند با جمعی در شیراز در دعوتی بود و من در سفر بودم گفته بود که نصیب ابو عبد الله
بگذارید آن جماعت عذری گفته بودند دیگر باره گفته بود البته نصیب وی بگذارید بگذاشتند اتفاقا من رسیدم
در آمدم و سلام کردم ابو الحسین هند برخاست و جامه در زیر بغل گرفت و میگشت و میگفت قلوب المؤمنین
لا یکذب پس من گفتم شیخ خوردنی دارید که گرسنه ام آنچه گذاشته بودند آوردند ابو الادیان رحمه الله تعالی

چه آن کن کزین نشیمن از
قدرش از ذکر حق بلند شود
گر دلش ضعیف پاک تو زد
تو ز غیبت جنیبتش پستی
بلکه گفتی دریغ بر لذات
دامن آستان ازین ملک زد
گر بیاد خدا ز گوهر و در
صحن بازار زان شود گلشن
ملک احسنت گوید و شاباش

به ازان کامدت گردد باز
کنگر عرش را همسر شود
... اولا نعیمها معلول
در نمیمه نیمه پیوستی
با دریغ از برای ما هوات
که نه بینی درین معامله سود
سازی آن مخزن تهی ز پر
چشم بازاریان ازان روشن
شود از وی برتو گوهر پاش

قوتش ده ز سجن این سجن
بکشد جانت را بجذبه حب
ای بسا مهمان که بر تو فرود
هم ز حرص و هواش آلوده
از تجار دریغ و درد و دروغ
هر نفس چون خزینه ایست تهی
چون ببازار حشر بگشایند
حور و غلمان برند ازان مایه
ور ز قبح خصال و سوء افعال

تا برآید بر اوج علیین
سوی بالا ازین عبایه حب
آمد از آسمان قدس و علو
هم بعجب و ریاش فرسودی
بر دلش زآفتاب چهر دریغ
تا تو نقدی دران خزانه نهی
که دران آنچه هست بنمایند
حسن حور را کنند پیرایه
نهی اینجا ز جهل سنگ و سفال

کنیت وی ابوالحسین است و نام علی و ویرا از آن ابوالادیان گفتند که در همه دینها مناظره کردی و مخالفان را بشکستی وی بصریست در ایام جنید بوده و با ابو سعید خراز صحبت داشته عالم بوده و صاحب لسان و ویرا غلامی بود احمد نام وی گفته که روزی میان ابوالادیان و میان مجوسی سخنی می گذشت ابوالادیان گفت که آتش باذن الله تعالی کار میکند و مجوسی گفت که این چنین است که بطبع خود کاری کند اگر چنانچه بنمائی که آتش بفرمان خدای تعالی کاری کند بدین تو در آیم اتفاق بر آن کردند که آتش برافروزند و ابوالادیان در میان آتش آید و هیزم بسیار جمع کردند و آوردند و مردم بسیار حاضر آمدند چون هیزم تمام بسوخت اخگرها بر زمین پهن کردند ابوالادیان سجاده انداخته بود و نماز میکرد چون سلام نماز باز داد و برخاست و بر بالای اخگرها رفت چون بآخر رسید روی با مجوسی کرد و گفت این کفایت است یا نوبتی دیگر در آیم چون سخن بگفت روی در هم کشید مجوسی مسلمان شد احمد گوید چون شب در آمد پای ویرا می مالیدم و زیر انگشت پای وی آبله دیدم مقدار سیبی گفتم شیخا این چیست گفت چون بر سر آتش میرفتم غائب بودم چون بآخر آتش رسیدم حاضر گشتم و آن سخن بگفتم و این حضور اگر در میانه آتش بودی بسوختی شیخ الاسلام گفته که هرگاه که وی بحج رفتی از خانه خود لبیک زدی و از آنجا احرام گرفتی وقتیکه از حج باز آمد و زود لبیک زدن گرفت گفتند سردی مکن اکنون که باز آمدی باز لبیک می زنی گفت این بار لبیک نه حج را میزنم که لبیک او را میزنم یک هفته بر نیامد که از دنیا رفت **ابو جعفر محمد بن علی النسوی المعروف بحمد علیان رحمه الله تعالی** از طبقه رابعه است از کبار مشایخ نسا بود و از اجله اصحاب ابوعثمان حیری محفوظ گوید که وی امام اهل معارف است وی از نسا قاصد با ابوعثمان آمدی بپرسیدن مسائل از وی و در راه آب و نان نخوردی و خواب نکردی و بطهارت رفتی و چون وی بشکستی نرفتی تا طهارت نکردی شیخ الاسلام گفته که اگر با ابوعثمان رفتی روا بودی که طعام خوردن و بی طهارت رفتن اما و نه با ابوعثمان میرفت مقصود او چیزی دیگر بود وی گفته که هر که باختیار خواست خود اظهار کرامات می کند وی مدعی است و هر که بیخواست وی کرامتی ظاهر شود وی ولی است و هم وی گفته که چون دوست نداری کسی را که هرگز از احسان وی یک طرفة العین خالی نیستی و چون دعوی محبت کسی کنی که یک طرفة العین در مقام موافقت وی نباشی و هم وی گفته که هر که با غیر خدای تعالی آرام گیرد الله تعالی ویرا فرو گذارد و هر که با الله تعالی آرام گیرد طریق آرام با دیگران از وی ببرد

کشد آن سنگ بخت تو زاوبار … مبحث نار و قود بالاحجار
وان سفالت بسفل ساز و جا … ور کت اسفلت کند ماوا
در گدازی ز سستی اقبالی … همچنان آن خزینه را خالی
بر شود چشم تو ز اشک ندم … دانشت سر زند ز سینه علم
که چرا قدر ما نشناختیش … گنج در و گهر نشناختمش
تا کنون کردی شن اور آن … مرمتش سرای رضوان
بود صد گنج و گوهر آماده … همه در دست و پایم افتاده
من نخیدم ز فرط نادانی … لاجرم می برم پشیمانی

رفتن اسکندر در ظلمات و رسیدن بزمینی که سنگریزه داشت و گفتن سپاه را که این جواهر گران سنگ است و قبول کردن بعضی بر داشتن ایشان و انکار کردن بعضی و گذاشتن آن

چون سکندر بقصد آبحیات … کرد عزم عبور بر ظلمات
بر زمینی رسید پهن و فراخ … راند خیل و حشم در ره گستاخ
هر کجا پا شد از یسار و یمین … بود پر سنگ ریزه روی زمین
کرد روی سخن بسوی سپاه … کای همه کرده گم ز ظلمت راه
راه ورسنم سنگریزه بگذارید … بهره زین سنگریزه بردارید
اینهمه گوهر است بی شک و ریب … کیسه زان پر کنید و دامن جیب

ابوسعید الاعرابی رحمه الله تعالی از طبقه خامسه است نام وی احمد بن محمد است بصری الاصل است بمکه ساکن شده بود عالم بوده و فقیه ویرا برای این طائفه تصنیفها بسیار است با جنید صحبت داشته و با عمرو بن عثمان و ابو الحسین نوری و حسن مسوحی و ابو جعفر حفار و ابوالفتح حمال و قریب است بطبقه چهارم در سنه اربعین او احدی و اربعین و ثلثمائه برفته از دنیا در وقت خود شیخ حرم بود شیخ الاسلام گفت ویرا جزویست در نکتهامی توحید سخت نیکو در آنجا گفته که لایکون قرب الا و ثمه مسافة نزدیکی نگویند تا مسافت نبود شیخ الاسلام گفته که در قرب دوگانگی است که یکی بدیگری نزدیک بود پس چون نیک بنگری قرب باشد تصوف یگانگی است و وی گفته التصوف کله ترک الفضول والمعرفة کلها الاعتراف بالجهل و هم وی گفته که لایکون الشوق الا الی غائب شیخ الاسلام گفته که داود طائی را گفتند تو مشتاقی گفت من دورم غائب مشتاق بود و دوست من حاضر است و هم وی گفته که ابن العربی گفته است که الله تعالی بعضی از اخلاق دوستان خود با دشمنان داده تا آن بر دوستان وی تعطف میکنند و بآن سبب دوستان وی آسایند **ابو عمرو زجاجی رحمه الله تعالی** از طبقه خامسه است نام وی محمد بن ابراهیم است و گفته اند که نام وی ابراهیم است نیشاپوری الاصل صحبت داشته با ابوعثمان حیری و جنید و رویم و خواص گویند که چهل سال در مکه مجاور بود و در حرم بول نکرده و موی نینداخته تعظیم حرم را و نزدیک بشصت حج گذارده بود و از ابو عمرو زجاجی گوید که بمکه بودم مشائخ وقت چون کتانی و ابوالحسین مزین کبیر و صغیر و غیر ایشان از مشائخ حلقه می زدند و صدر همه ابوعمرو زجاجی بود و چون سخنی رفتی وی حکم کردی و بوی حوالت کردندی و پیوسته گفتی که من سی سال خلاهای جنید بدست خود پاک کردم بآن فخر میکردم در سنه ثمان و اربعین و ثلثمائه برفته از دنیا وی گفته لان ینقص من البشریة شیء احب الی من ان امشی علی الماء یعنی اگر از وجود بشریه من چیزی کم شود دوست تر از آن دارم که بر آب بروم و هم وی گفته که مادر من بمرد و از وی پنجاه دینار میراث بمن رسید بقصد حج بیرون آمدم چون ببابل رسیدم مرا شخصی پیش آمد و گفت با خود چه داری با خود گفتم هیچ بهتر از راستی نیست گفتم پنجاه دینار گفت بمن ده همیان را بوی دادم آنرا بشمرد و همچنان یافت که گفته بودم گفت و بستان که راستی تو مرا بگرفت پس از مرکب خود فرود آمد و گفت که سوار شو گفتم که نمیخواهم گفت چاره نیست و الحاح بسیار کرد سوار شدم گفت من هم بر اثر تو میرسم سال آینده بمن رسید در مکه و با من می بود تا از دنیا برفت گویند که در موسم حج عجمی پیش وی آمد که برات من بده حج گذارم و یاران تو مرا بتو نشان دادند که برات حج از تو بستانم شیخ

هر که برداشت تخم حسرت کاشت … وانکه کم برداشت اگرچه تقصیر کرد
وانکه بگذشت آتشی افروخت … که بدان جاودانه خود را سوخت
هر که بود تنک دیر اسکندر … آن حکایت نیامدش باور
گفت هیهات این چه بیهوده است … هر که گفته است یاوه بیهوده است
زیر نعل ستور لعل که دید … در و گوهر بر بگذر که شنید
زان محل درگذشت دست تهی … جهد و انکار را نمین دری
وانکه آیینه سکندر بود … سرجانش در و مصور بود
هر چه از وی شنید باور داشت … وانچه مقدور بود از آن برداشت
زود از آن سنگ پارهای نفیس … کرد پر آستین و دامن و کیس
چون برید ند راه تاریکی … تافت خورشیدشان ز نزدیکی
شد جدا رنگها ز یکدیگر … گهر از سنگ و سنگ از گوهر
در مساس آنچه سنگریزه نمود … چون بدیدند لعل و مرجان بود
برگرفتند آه و واویلی … زان تنک حسرت ز هر مژه سیلی
آن یکی دست می‌گزید که چون … زین گهر برنداشتم افزون
بود چرخ و جوال مشک و جراب … بر ستوران بی طعام و شراب
کاشکی کردمی تهی یک سر … کردمی پر از این در و گوهر
بود ظلمت هنوز سایه فگن … گفت اسکندر این خبر با من
گرچه بود آن خبر پسندیده … لیک نبود شنیده چون دیده

سلامتی صدر وسادگی وی را دید دانست که یاران بوی مزاح کردند بملتزم اشارت کرد گفت آنجا رو و بگوی یارب اعطنی البراة ساعتی برنیامد که آن عجمی بازگشت و بدست وی کاغذی و خطا سبز بر آن نوشته که بسم الله الرحمن الرحیم هذا برات فلان بن فلان من النار **ابراهیم بن یوسف بن محمد الزجاجی قدس سره** کنیت وی ابو اسحق است و الد ابو عمرو زجاجی است وی را در تاریخ امشایخ آورده اند که از کبار مشایخ اصحاب ابو حفص است و در طریق ملامت وخلاف نفس صاحب مذهب است از وی حکایت کنند که گفته است فی خلاف النفس علی دوام الآفات برکت وقد باعدت نفسی مرة فی خطوة فما الکنی تدارکها الی ستین **حضرت جعفر بن محمد بن نصیر الخلدی الخواص قدس الله تعالیٰ سره** از طبقهٔ خامسه است کنیت وی ابو محمد است بغدادی است و خلد محلتی است از بغداد وی حصیر باف بود شاگرد جنید و ابراهیم خواص است او با نوری و رویم و سمنون و جریری صحبت داشته بود با غیر ایشان از مشایخ وقت و عالم بوده بعلوم این طائفه و صاحب جمع کتب و تواریخ و حکایات و مشایخ بوده وی گفته که دو لیست دیوان دارم از مشایخ و دو هزار پیر شناسم ازین طائفه وی گفته که عجائب عراق سه چیز است سطح شبلی و نکتهٔ مرتعش و حکایات با من وی پیر شیخ ابو العباس نهاوندیست ببغداد برفته از دنیا در سنه ثمان واربعین وثلثمائة قبر وی بشونیزیه است نزدیک قبر سری سقطی و جنید شیخ الاسلام گفته که من یک تن دیده ام که وی را دیده بود و از وی حدیث داشت قاضی ابو منصور هروی وی را ببغداد دیده بود وی گفته که الفتوة احتقار النفس و تعظیم حرمة المسلمین و هم وی گفته کن شریف الهمة فان الهم تبلغ بالرجال لا المجاهدات و هم وی گفته در بیت المقدس بودم دیدم که مردی همه روز خود را در عبائی پیچیده بود ناگاه بر خاست و روی با آسمان کرد و گفت کدام را دوست ترمیداری آنکه دو عبا و پالوده دهی یا آنکه این قندیلهای خانه ترا در هم شکستم پس بجای خود نشست و بخلت من با خود گفتم که این مرد روستائی است یا از اولیاء الله است در میان آنکه من در فکر وی بودم دیدم که شخصی در آمد با زنبیلی بزرگ در دست و چپ می نگریست تا وی را دید آمد و بر بالای سر وی نشست و گفت بر خیز پس از زنبیل دو عبا و پالوده بیرون آورد آن فقیر نشست و بخورد چندانکه خواست پس گفت این باقی را بفرزندان خود بر آن شخص برخاست و برفت من در عقب وی برفتم و گفتم بخدا بر تو که این مرد را می شناختی گفت نه من هرگز وی را ندیده بودم غیر از امروز چند روز بود که فرزندان من از من دو عبا و پالوده خواسته بودند من مردی فقیرم

وان دگر خون همی گریست که آه	نفس شیطان نغوند بر من راه	خاک اینا شتم بدیده هوش	سخن راست را نکردم گوش
کاشکی بهر امتحان بارے	روی زان ذخیره مقداری	تا کنون نقد وقت من گشتی	وقتم اینسان بغبت بگذشتی
کاشکی گرگهر نکردم باز۔	بر سکندر نکردمی انکار۔	۱۳ نیفتادمی ازان تقصیر	در حجاب خجالت و تشویر۔

در بیان آنکه نسب حال مؤمنان وکافران با انبیا علیهم السلام همچون نسبت حال سپاه اسکندر راست با اسکندر

اینها بود حال کافر و مسلم	که درین تنگ موطن مظلم	چون رسید از خدا کتاب و رسول	آن برو پیش رفت و این بقبول
ترو نداز سر فساد و علو	کافران جز بر عنا و عتو	نیست گفتند صدق این و شن	پیش ما ان نظن الا الظن
هست اساطیر اولین بیقین	بلکه اینک قدیم و سحر مبین	مومنان کرده در جبین سرکے	هم سمعنا و هم اطعنا گوی
بهمه گفتهاش گردیده	حکمهایش همه پسندیده	آمنوا نقش لوح خاطرشان	عملوا الصلحات ظاهرشان

و حمالی میکنم گفتم اگر خدای تعالی فتوح رساند بکنم آنچه مے خواهید امروز یک دینار کسب کردم و حوایج آن آنچه بود خریدم و بخانه آوردم خواب بر من غلبه کرد و بخفتم هاتفی آواز داد که برخیز آنچه پخته بمسجد برو پیش آن مرد که خود را در عبا پیچیده است بنه که ما این را از برائے وی ساخته ایم آنچه از وی بماند بفرزندان خود آور از خواب بر آمدم فرزندان آن را پیش آوردند تا بخوریم برداشتم و اینجا آوردم چنانکه دیدی شیخ الاسلام گفته از جعفر خلدے پرسیدند که عارفان کیانند گفت هم ایشان نه ایشانند اگر ایشان ایشانند نه ایشانند هم ولو کانوا هم لما کانوا هم شیخ الاسلام گفته که معتر با من گفت که صوفی نبود اگر بود صوفی نبود و آنچنانست که وی گفت و آن نه بطاقت وی بود آنم که وی از که شنیده بود شیخ الاسلام گفته که سبحان الله سبحان الله شگفت تر از من که وید در جهان نیست و نیست پنهان شخصی در پیرهن در دان و می گویند که او نه آن کالبد و در دل کم و دل در جان در جان در ان که زنده با انست جاودان **ابو الحسن الصوفی القوشنجی رحمه الله تعالیٰ** از طبقهٔ خامسه است نام وی علی بن احمد بن سهل از یگانگان و جوانمردان خراسان بوده ابو عثمان حیری را دیده بود در عراق با ابو العباس عطا و جریری صحبت داشته بود در شام با طاهر مقدسی و ابو عمرو دمشقی صحبت داشته با شبلی در مسایل سخن گفته بود و هو اعلم مشایخ وقته بعلوم التوحید و علوم المعاملات واحسنهم طریقة الفتوة والتجرید وکان خلقا دینا متعهد الفقراء مات سنه ارجعین وثلثمائة از پوشنگ بوده و در نیشاپور نشسته و طریقت صوفیان نیکو دانسته و سفرهای نیکو کرده بود و لیست که عهد کرده بود که هرگاه که مرا احتلام افتد چیزے بدهم بدرویش که آن از خلل افتد در لقمه یا اندیشه زنا راست وقتی در بادیه بود وی را احتلام افتاد و تنها بود ازار از پای بیرون کرد در مغیلان انداخت تا هر که برسد بر دارد و وفا کردن عهد را وی را پرسیدند که تصوف چیست گفت اسم ولا حقیقة وقد کان قبل حقیقة ولا اسم ابو عثمان مغربی گوید که از وی پرسیدند که مرؤت چیست گفت الحقیقة فی ذاته واخلاقه وافعاله وتمایله من غیر تکلف ابو بکر رازی گوید که شنیدم که ابو الحسن قوشنجی میگفت که مردم سه گروه اند اولیا که باطن ایشان بهتر است از ظاهر ایشان و علما که ظاهر و باطن ایشان برابر است و جهال که ظاهر ایشان بهتر است از باطن ایشان خود انصاف نمیدهند و از دیگران انصاف می طلبند و هم وی گفته که لیس فی الدنیا شئ اسمج من محب بسبب و عوض **بندار بن الحسین بن المهلب الشیرازی رحمه الله تعالیٰ** از طبقهٔ خامسه است کنیت او ابو الحسین است از اهل شیراز است با ارجان بود و تربتش آنجا است عالم بوده در اصول

کرده زاتوا الزکوة سرمایه	ور اقیموا الصلوة پیرایه	توسن نفس را گرفت لگام	ور اتموا الصیام ساخته رام
کرده طے وادی لعل و لیت	گشته جازم بعزم حج ثبیت	حرکات همه موافق نقل	سکنات همه مطابق عقل
دائما فی السکون والحرکة	کرده اخلاق نیک را ملکه	روز حشر از رسوخ آن ملکات	همه خیرات دیده برکات
درجات بهشت و حور و قصور	شربت زنجبیل با کافور	طلح سدر منضد و مخضود۔	باد مسکوب و سایه ممدود
آن فرش آن ...	وان سروان کواعب اترابه	فالهات کثیر نا مقطوع	که نباشد ز متحق ممنوع
وان معد کرده چیزهای دگر	که نکرده گذر نقاب بشر	همچنین کل ما نیا فیها	از دد کبهای نار و ما فیها
همه اخلاق بوده و احوال۔	از فعل صادر از عمال	کرده آن را خدای عز و جل	در سرای دگر جزای عمل
بوده اینجا معانی پنهان	گشته آنجا ز جمله اعیان	بوده این جا عوارض زائل	گشته آنجا جواهر کامل
داری اینجاش سنگریزه گمان	یابی آن جاش لؤلؤ و مرجان	اندرین نشئه سنگ خورد خسیر	دندران گوهر بزرگ و نفیس

و ویرا در علوم حقایق زبانیست نیکو شاگرد شبلی است و با ابو جعفر حداد صحبت داشته و شبلی قدر وی بزرگ میداشت استاد عبدالله خفیف است و میان ایشان مفاوضات است در مسائل بسیار در سنه ثلاث و خمسین و ثلثمائة برفته از دنیا دران سال که شیخ ابو علی کاتب برفته از دنیا و شیخ ابو زرعهٔ طبری ویرا غسل داده وی گفته که نه از ادب است که از یار خود پرستی که از کجا میرسی و در چه کاری از وے پرسیدند که تصوف چیست گفت وفا به عهد شیخ الاسلام گفته که وفا بعهد آنست که هرچه بر دل گذشت که برای وی کی آنرا بکنی وقتی عیاری با صوفی گفت که فرق میان ما و شما آنست که هرچه بگوئیم بکنیم و شما هرچه بر دل بگذرد بکنید شیخ الاسلام گفته که مشایخ گفته اند که پیشین خاطر که بر دل گذرد از حق بود و شیخ ابو الحسن جهضم همدانی گوید که بندار آزرجانی گفت که الله تعالی از معرفت چیزے به بنده دهد از بندگان خود و آن بنده بموجب آن معامله نکند الله تعالی آنرا از وی باز نستاند و بوی بگذارد و حجت را تا فردا با وی بآن حساب کند اما زیادتی باز گیرد در زیادت در بند و شیخ الاسلام گفت که هر که نه در زیادتست در نقصانست و این صعب است این قوم را هم بندار گفته که من لم یترک الکل بسمائی جنب الحق لا یحصل له الکل حقیقة و هو الحق سبحانه **ابو عمرو بن نجید قدس الله تعالی سره العزیز** از طبقه خامسه است نام وی اسمعیل بن نجید بن احمد السلمی است جد شیخ عبدالرحمن السلمی است از جانب مادر وے از کبار اصحاب ابو عثمان حیری است و آخرین کسیکه از ایشان برفته از دنیا توفی سنه ست و خمس و ستین و ثلثمائة جنید را دیده بود و از کبار مشائخ وقت خود بود و ویرا طریقه خاص بود از تلبیس حال و نگاهداشت وقت و حدیث فراوان داشت و ثقه بود روزی ابو عثمان حیری از برائے خرج بعضے از ثغور مسلمانان چیزے طلبید هیچکس چیزے نداد ابو عثمان تنگدل شد چنانچه در مجلس بگریست چون شب ابو عمرو بعد از نماز خفتن کیسه دو هزار پیش ابو عثمان آورد و گفت این وجه را در آنچه میخواست صرف نماید ابو عثمان خرم شد و ویرا دعای خیر کرد چون بامداد شد ابو عثمان بمجلس نشست گفت ای مردمان ما با بو عمرو بسیار امیدوار شدیم که دوشینه دو هزار درم بجهت ثغری مسلمانان آورد جزاه الله خیرا ابو عمرو از میان مردمان برخاست و بر سر جمع گفت که آن مال از مادر من بود و وی بآن راضی نیست آنرا بمن باز دهید تا بوے باز دهم ابو عثمان بفرمود تا آن کیسه آوردند و بوی دادند چون شب در آمد باز آنرا پیش ابو عثمان برد و گفت چه شود که آن وجه را چنان صرف کنید که غیر ما کسے نداند ابو عثمان بگریست وی گفت که رب سکوت ابلغ من کلام و هم وے گفته که من کرمت علیه نفسه هان علیه دینه و هم وی گفته که تربیة الاحسان خیر من الاحسان و از وی پرسیدند که آن چیست که بنده را از ان چاره نیست گفت ملازمة

سوال و جواب

گر تو گوئی بحکم عقل روا — نیست قلب حقائق اشیا
گویم این نیست از مقوله قلب — تا تو تفتیش کنی بزموی سلب
روا بر مرتبه نمود اثرے — که ندارد نمود در دگرے
لیک اندر وجود ذهنی شان — نیست ز احکام نفس الامر نشان
لیکن اندر وجود نفس الامر — نیست در ذهن گرچه زید چه عمر
حکم اثبات لا قیام و قیام — ز اختلاف مراتبست و مقام
متعدد مواطن ست و رتب — که بود زان زهول مستغرب
وان مواطن وجود ذهنی و برزخ — نشاهٔ بهشت یا دوزخ۔

عرض آخر چسان شود جوهر — یا معانی بدل بذات صور
بلکه چون بر حقیقت واحد — در مراتب وجود شد وارد
در همه رهنما القول اضح — عین اشیا بود نه ظل و شبح
جوهر اندر وجود ذهنی خود — هست قائم بذهن اهل خرد
در وجود عین خویشتن دائم — گاه نا قائم ست و گه قائم
همچنین در وجود فی الاعیان — که وجودیست خارج اذهان
آن رتب چیست حس و روح و خیال — هر یکے عالمے باستقلال۔
یک حقیقت ز اختلاف ظهور — چون برانها کند مرور و عبور

العبودیة علی السنة و دوام المراقبة و هم وے گفته که الانس بغیر الله وحشة **عبدالله بن عبدالرحمن الرازی الشعرانی رحمه الله تعالی** از طبقهٔ خامسه است کنیت وی ابو محمد است باصل از ری بوده و به نیشاپور بزرگ شده با جنید و ابو عثمان و محمد بن الفضل و رویم و سمنون و ابو علی جوزجانی و محمد حامد و غیر ایشان از مشایخ قوم صحبت داشته و از کبار اصحاب ابو عثمان بوده و ابو عثمان ویرا بزرگ میداشت و ویرا ریاضت عجب است عالم بوده بعلوم این طائفه و حدیث داشت و ثقه و فقیه بود در سنه ثلث و خمسین و ثلثمائة برفت از دنیا وے گفته که عارف نه پرستد الله تعالی را بر موافقت خلق که وے کار کننده بود بر موافقت خالق و امر وی و هم وی گفته که معرفت حجاب بود میان بنده و الله تعالی و هم وی گفته که شکایت و تنگدلی از اندکے معرفت زاید **ابو الحسین سیروانی قدس الله تعالی سره العزیز** نام وے علی بن محمد السیروانی است بزرگ بوده و بدمیاط نشسته و شیخ ابو سعید مالینی آورده در اربعین مشائخ که ابو الحسین سیروانی کبیر گوید که سهل عبدالله تستری گفته کل من لم یکن لحرکته و سکونه امام یقتدی به فی ظاهره ثم یرجع الیه فی باطنه قطع به و هم وے گفته الرضا فوق الموافقة مع ما یرید و من العیب و هم وے از خواص طلب وصیت کرد خواص گفت که الزم الفقراء فان الخیر فیهم **ابو الحسین القرافی رحمه الله** نام وے علی بن عثمان نعمه القرافی است و قرافه دیهیست بمصر گویند که وے بدمیاط بود شاگرد ابو الخیر تینانی و ابو الحسین الصائغ الدینوری است صد و دو سال عمر وی بود در سنه اربعمائة و ثمانین برفته از دنیا شیخ الاسلام گفته که قرافی یگانهٔ دنیا و بے نظیر بوده در وقت خویش و بس حاد النظر و حاضر الوقت بود با عام سنی بود و خاص عارف و در خود موحد بود و در نشان وجود خود کم شیخ الاسلام گفته که عمر ده تن از مشایخ متاخرین اختیار کرده بود شیخ ابو الخیر تینانی و قرافی و حصری و علی بندار و صیرفی و نصرآبادی و سیروانی صغیر و نهاوندی و قصاب و خرقانی و طاقی وے میگفت اینها جدا اند وقتی قرافی را در کشتی احتساب کردند دست و پای او به بستند و در آب انداختند چون وقت نماز شد وی را در صف اول دیدند و جامه وی تر نا شده شیخ الاسلام گفته که زنده ادراکسے شد که او بروح دیگر زنده است شیخ الاسلام گفته که سید السادات قرافی گوید که چون ترا چیزے دهند بخلاف شریعت واجب بود که پنهان داری رحمه الله تعالی علیه شیخ الاسلام گفت که ابو سلیمان نیلی بقرافی آمد و بوسه بر سر قرافی داد که ابو سلیمان سخت جامه بود قرافی بوی نگریست و گفت یا با سلیمان ترا بس خلق جامه می بینم اما در میان دو ابروی تو حکومت می بینم و خشت زیر سر می نهی اما حاکمی در ان میان بعد از ان ویرا بس از صوفی گری بمغرب حاکم کردند ابو بکر جوقی بقرافی آمد

نیست پوشیده بر ذوی الافهام — که بر مختلف شود احکام۔
در یکے از معانی و اوصاف — که بر اعیان بود مفاض صفات
بنگر اندر حقیقت هستی — کوست اصل بلندی و پستی
گاه تابع بود گهے متبوع — گاه سامع شود گهے مسموع
هست یکجا بغیر خود قائم — جائے دیگر بذات خود دائم
پایهٔ عز ذات ازان بالاست — کش تو گوئی فرود یا خود کاست
دامن قدس ار کجا شاید

در یکے از مقوله رهنمات — باش کو دندران دگر ز ذوات
در دگر از شمارهٔ اعیان — که بود در مراتب امکان
که چسان در مراتب اطوار — مختلف می نمایدش آثار
که کند جلوه بالتبع چو صفات — که کند بالاصالة همچو ذوات
وین تغیر بفهم اهل ادب — در اضافات واقعست و نسب
جاودان در مقر اجلال ست — و ازل تا ابد بیک حال ست
کز خیال تغیر الابد

التفات من الغیبة الی الخطاب بلسان المناجات

یا جلی الظهور و الاشراق — کیست جز تو در انفس و آفاق
لیس فی الکائنات غیرک شی — انت شمس الضحی و غیرک فی

دی را گفت با بانگ اکنون ترا می گویند که مجرد تر در جهان توئی من ترا در بیابان دو گهواره می بینم پس از آن حسن بنیاد که زنی
خواست وی را دو فرزند آمد در میان دو گهواره نشسته بود و سخن قرآنی را یاد میکرد قرآنی را در فراست عجائب بسیار است
ابو سلیمان مغربی رحمه الله تعالی ازین طائفه است از مشائخ مغرب بیست که وقتی در کزستانی میشد بر خر نشسته
یکی خر انگیزید خر بجست و پای وی بر درخت کز آمد و افگار شد چوبی بر سر خر بزد و خر روی راپس کرد بزبان فصیح گفت
ده که بر دماغ میزنی و هو من اقران ابی الخیرات بدمشق **ابو القاسم نصر آبادی قدس الله تعالی سره العزیز**
از طبقهٔ خامسه است نام وی ابراهیم بن محمد بن محمویه است مولد و مقام وے نیشاپور بوده است شیخ اهل اشارت
و حقائق و لسان تصوف بوده در زمان خود عالم بوده بانواع علوم از حفظ سنن و علم تواریخ و مختص بعلوم حقائق شاگرد
ابراهیم سیبانست شبلی و واسطی را دیده بود و با ابو علی رودباری و مرتعش و ابو بکر طاهر ابهری و غیر ایشان صحبت داشته
آخر عمر بمکه رفت و ابو عثمان مغربی پذیره وے آمد و طیبت با وے استقبال کرد و گفت که بمکه چه جائی تست وی گفت
بلکه چه جائی تست جای نیست بسے برنیامد که سببے او فتاد که ابو عثمان به نیشاپور آمد و آنجا برفت از دنیا و نصر آبادی بمکه
مجاور شد و همانجا برفت در سنه اثنین و سبعین و ثلثمائة شیخ الاسلام گفته که اسماعیل پسر نصر آبادی گفت که مرا وے گفت
اذا بدا لک شیء من بوادی الحق فلا تلتفت بها الی خلیة و لا الی نار و لا تحفظ بها بالک و اذا رجعت عن ذلک الحال فعظم ما
اعظم الله تعالی و هم گفته الراغب فی العطاء لا مقدار له و الراغب فی المعطی عزیز **ابو بکر رازی بجلی رحمه الله تعالی**
نام وے محمد بن محمد بن عبد الله الرازی است به نیشاپور بود از کبار مشائخ خراسان است مرزوق بوده از ثقات مشائخ
استاد ابو عبد الرحمن سلمی تاریخ خود بنا بر تاریخ وے کرده شاگرد ابو بکر بکندیست شیخ الاسلام گفته که وی را وقتی بود
عظیم و قبول بسیار در نیشاپور در کار کودکی مبتلا شد وی را بوے متهم کردند و مهجور ساختند آخر معلوم شد که بخلاف آن
بود وی را دیگر بار قبول پدید آمد روزے در جامع نشسته بود شیخ علی بندار صیرفی با وی گفت یا ایها الشیخ این
چه بود که واقع شد و آن از کجا افتاد ترا گفت ای پیر اگر عظم ابراهیم و صدق و یقین موسی و عصمت عیسی و همت و صحبت
احمد عربی صلوات الله علیهم اجمعین کسی را بود و نگاهداشت وی نبود چون با فتنه جهد همه را باد بر دو دم در میان
آن بود شیخ الاسلام گفته که کسی ابو بکر رازی را گفت که در سماع چه گوئی گفت بس فتنه آمیز است که طرب انگیز خویش
را از فتنه گوشه میدار گفتش که نه مشائخ آن کرده اند گفت دوست پدر آن وقت که وقت تو چون وقت ایشان شود

فی چه باشد بغارسے سایه	سایه از زد شنے بر و مایه	سایه را در مواقع تعلیم	ضوء ثانی رقم زد دست حکیم
نور چون از صرافتش نازل	گشت نامش کنند فی باطل	دو جهان سایه است نور توئی	سایه را مایه ظهور توئی
این و آن صورتست و نی تو	نیست موجود صورتی بی تو	پردهٔ صورت از میان بردار	پیش ازین بند صورتم مگذار
بلکه بیرون ز صورت و معنے	روی بنا که طے شود دعوے	چیست دعوے تو هم من و ما	رویت غیر و اعتبار سوا
حرف ما من از دلم بتراش	محو کن غیر را و جمله تو باش	خود چه غیر و کدام غیر اینجا	هم ز تو سوے تست سیر اینجا
و در هدایت ز تست سیر بهجال	در نهایت بسوے تست مآل	اول ره توئی و آخر هم	بلکه سیر و سیر و سائر هم

اشارت الی معنی قوله تعالی قل انما ادعوا الی الله علی بصیرة انا و من اتبعنی فسبحان الله و ما انا من المشرکین۔

شاه این راه کز سر معنے	بود ادعوا الی اللّٰه دعوے	یافت ادعو چه اشتهاد بوے	کرد قیدے بعبیرة انبے

تو هم چنان کن **ابو بکر فالیزبان رحمه الله تعالی علیه** از نجد است و بعضی گفته اند از بخار است بزرگ بوده
جنید را دیده بود و عمر وے دراز کشیده شیخ الاسلام گفته که شیخ عمو با من گفت که در سنه سبعین و ثلثمائة بنجارا
شدم بزیارت شیخ ابو بکر فالیزبان وی را طلب کردم خانه بود دیگ در داشت وے در آنجا بود پیش وی درآمدم
و سلام کردم مرا بنشاند و سفره آورد و نان بود و جوز و نمک من گرسنه بودم دست دراز و میخوردم و در میان حجر زدن
بوی نگاه کردم وے میگریست من دست باز کشیدم مرا گفت بخور که من از شادی میگریم که ابو القاسم جنید مرا گفت زود
که این سخنان چنان شود که در گوئی که دو حجره بود در یکی ازان دو حجره ازین سخنان بود و در آن دیگر نبود آن کس را اگر آن
نکند که ازان حجره باین حجره آید و ازین سخنان شنود اکنون از هرات کسی به بخارا مے آید بطلب این کار هنوز
این کار نیک است **ابو الحسین الحصری رحمه الله تعالی** از طبقهٔ خامسه است نام وی علی بن ابراهیم البصری
است باصل از بصره بوده و ببغداد نشسته شیخ عراق است شیخ سلمی گوید که کسی ندیدم از مشائخ تمام حال تر از وے
نیکو زبان تر و بزرگ سخن تر از وے لسان الوقت بود و یگانهٔ مشائخ بعلم توحید مخصوص بود و کس در توحید و تفرید چون
وے سخن نگفتے حنبلی مذهب بود شیخ الاسلام گفت وی شاگرد شبلی ست شبلی را جز وے شاگردے نبوده سخن شنوان بسیار
بوده اند که سخن شنیده اند از وے اما این حدیث جداست یعنی میراث شبلی وی گرفته بود و حصری را استاد جز شبلی
نبوده و شبلی در کار وی و در رفز ابوده وی را گفت انت دیوانه مثلی یعنی دیوانگی تالیف ازلی حصری و ابو عبد الله
خفیف همتلائے یکدیگر بودند ابن خفیف با آن خفیف بالت تر بوده حصری بباطن تر شیخ الاسلام گفته که شیخ عمو حصری
را دیده بود وی گفت که من حصری را دیده بودم در سنه احدی و سبعین و ثلثمائة بمکه شدم گفتم که چون باز گردم
بزیارت حصری و ابو عبد الله خفیف روم همان سال خبر بمکه رسید که حصری ببغداد و ابو عبد الله خفیف بشیراز
برفت از دنیا توفی الحصری رحمه الله تعالی الجمعة من شهر ذی الحجه سنه احدی و سبعین و ثلثمائة وی گفته که الصوفی
لا یزعجه فی ازعاجه و لا یقر فی قراره و هم وے گفته که الصوفی الذی لا یوجد بعد عدمه و لا یعدم بعد وجوده و هم
وے گفته که سحرگاهی مناجات کردم و گفتم الٰهی از من راضی هستی که من از تو راضیم ندا آمد که ای کذاب اگر تو از ما
راضی بودی رضای ما طلب نکردی وی را گفتند ما را وصیتے کن گفت علیکم فی اول الامر بالانفراد ثم تنذرون المشایخ
فی المعارف ثم تقفون علی التفرید باسقاط الحدثان و هم وے گفته که وقتیکه اوقات و انفاس بر من تنگ شود

یعنی این دعوتم نه بر عمیاست	بینم آن را که از خدا بخداست	بلکه نه دعوتیست و داعی نیز	در هدی و ضلال ساعی نیز
خود بخود خویش را ز خود خواهد	خود کند هرچه خواهد و داند	گمرهان را درین نشیمن بیم	خوانم از اسم مشتقم بر جیم
من کیم مر خدائے را سایه	اسم هادی دهد مرا مایه	کیست گمراه ظل اسم مضل	ظل بود فی الحقیقت عین مضل
گرچه ما در شمار اسمائیم	لیک از روی ذات یکتائیم	من و هر کس گرفته است سبق	زمن اندر شهود وحدت حق
خلق را سوی حق چنین خوانیم	سیر این کار را چنین دانیم	دانم ادراز نقص شرکت پاک	بست ممن یقول بالاشراک

جواب دیگر بر سبیل تنزل از سوال لزوم انقلاب حقائق

زان سخن گوش کن جواب دگر	کہ جز این ست عین فعل و اثر	بلکه چون از کرر اعمال	اثرے ماند در دل عمال
روز محشر بقدرت قادر	در لباس صور شود ظاهر	نیست صورت بعینها معنے	روز صورت بسے ست تا معنے
آن باین منقلب نگردد لیک	کسوتے باشدش مناسب لیک	ملک خواب انگر که چپان	کند اظهار در خیال کسان

از هیچ چیز طلب راحت و خوشی نمی کنم مگر از فرا یاد آوردن انفاسی که پیش ازین بر من گذشته است و روقت صفای انس و
مودت بی آمیزش کدورتها و این بیت خوانده است ؎ ان دهرا یلف شملی بسلمی ٭ لزمان یهم بالاحسان ٭
ابوالحسین بن سمعون رحمه الله تعالی نام وی محمد بن احمد بن اسماعیل بن سمعونست و کان یلقب بالناطق
بالحکمة از مشایخ بغداد بوده و او را زبانیست نیکو درین علم مذکری کردی شیخ ابوبکر اصفهانی خادم شبلی گوید که روز جمعه
در مسجد جامع پیش شبلی نشسته بودم ابوالحسین سمعون کودک بود درآمد کلاهی درغایت تکلف بر سر نهاده بر ما بگذشت
... و سلام نکرد شبلی از پس پشت او نظر کرد و گفت یا ابابکر میدانی که خدای را چه ذخیرهاست درین کودک یکی ازین
طایفه در پای منبر وی نشسته بود ناگاه خوابش در ربود و ابن سمعون از سخن باز ایستاد چندانکه بیدار شد ابن سمعون
با وی گفت که رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم را بخواب دیدی گفت آری گفت من هم ازین سبب از سخن باز ایستادم
تا خواب بر تو نشورانم از آنچه در آن بودی بریده نشوی وی را گفتند مردم را بزهد و ترک دنیا می خوانی و خود بهترین جامها
می پوشی و خوشتر طعامها میخوری چونست ابن سمعون گفت وقتیکه حال تو با الله تعالی چنان باشد که میباید نرمی جامه
و خوشی طعام زیان نمی دارد شیخ الاسلام گفته که من با ابوالحسین بن سمعون نه نیکم که اوستاد من حصری را می رنجانید
و هر که استاد ترا رنجه دارد و تو از وی رنجه نباشی سگ به از تو بود شیخ الاسلام گفت که ابن سمعون صاحب کلام
بوده و حصری صاحب درد ابن سمعون گفته که هر سخن که از ذکر خالی است لغو است و هر خاموشی که از فکرت خالی
است سهو است و هر نظر که از عبرت خالیست لهو است توفی ابن سمعون سنه ست او سبع و ثمانین و ثلثمایة وی را
چون وفات کرد در سرای خویش دفن کردند و بعد از سی و نه سال خواستند که بگورستان نقل کنند کفن همچنان
تازه و نو بود و اثر کهنگی و فرسودگی در آن نبود ابونصر خباز و ابوالحسین سوهان رحمه الله تعالی نقل از ان
رحمهما الله تعالی علیهم شیخ الاسلام گفته که از مشایخ کارزگاه دو تن قدیم ترند یکی شیخ ابی نصر خباز مردی بزرگ
بوده و قومی از شاگردان وی بحج میرفتند بزیارت حصری شدند حصری از ایشان خواست که چیزی بخوانید اگر
توانید یکی از ایشان آواز بر آورد حصری بیقرار گشت در سماع گفت امسال شما را بازنیست بازگردید گفت نه شما
شاگردان ابونصر خبازید بدان کوه هری گفتند آری گفت بی دستوری از پیش وی بیرون آمده اید بازگردید و
نزدیک وی شوید هر که بازگشت بسلامت افتاد و هر که برفت بسموم بسوخت و بعرفات نرسید و دیگری از مشایخ کارزگاه

بهر هر معنی ز جنس صور
چون شوی فرج و بطن مشغول
خواب خود را این شیرین گفت
بانگ نی وقت تو زاکل و جماع
همچنین هر صفت ز نقص و کمال

کسوتی بس مناسب و درخور
از خرد گاه بر تو آید کوب
....
گشته اهل محله را مناع
که شود در تو راسخ از افعال
معنی عارضی بود ایجاد

چون شوی حرص و آز را مقهور
دید در خواب صاحب خردی
گفت ماه صیام قبل الفجر
از تو آن منع چون مقرر شد
رد نماید بقدرت خالق
صورتی جوهری شود فردا

موش بینی رقیق خود یا مور
که فم و فرج خلق مهر زدی
گفته فجر را اذان فی اجر
در خیالت چنین مصور شد
در قیامت بصورتی لائق

در بیان آنکه مرویست از حضرت رسالت صلی الله علیه وسلم که گفت ابراهیم لیلة اسری بی فقال
یا محمد اقرا امتک منی السلام واخبرهم ان الجنة طیبة التربة عذبة الماء وانها قیعان وان
غراسها سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اکبر رواه الترمذی۔

شیخ ابوالحسن سوهان آن بود که در مسجد جامع ما نشستی شیخ الاسلام گفت شاگرد وی با من گفت که پیر ما یسین شب
رمضان سجده کردی و تا صبح می زارید و می گفتی خداوندا آن روزه که داشتم برای تو و آن حج و نماز که کردم آن
تو و قرآن که خواندم همه توبه کردم مرا رایگان بیامرز و فرا پذیر شیخ احمد خراسانی رحمه الله تعالی وی آنست
که سی سال در روز در مکه مجاور بود و بر یک نهاری و آن وقت که برخواست بی نهار بود وی گفته که شیخ ابوالحسن معتمری گوید
که با حصری نشسته بود مردی وی را گفت مرا دعای کن گفت از وی همتک جهم رقی حاضر بود گفت یا شیخ دور افگندی
وی را حصری گفت اکیل علیه کما کانوا علی چنانکه بر من همی بودند بر وی همی بودم جهم رقی رحمه الله تعالی هو من
متاخرین الفتیان والمشایخ وکان من الفقراء الصادقین وکان مستهترا بالسماع والطیبات بین المجتهدین شیخ
الاسلام گفت که جهم رقی در گرمابه بود بیرون آمد مردمان را گفت که بیرون آیید همه بیرون آمدند در همان وقت گرمابه
فرود آمد و هم وی بود که روزی شخصی پیش وی بتکلف رقص میکرد وی برخاست و سر در میان دو پای آن شخص
کرد و وی را بر داشت و از دیواری بدیواری دیگر باز میزد تا از هوش ببرد وی را ابوالحسین الارموی رحمه الله
تعالی بزرگی بود ازین طائفه در ایام حصری و ابوعبدالله رودباری و ابن خفیف همه مشائخ وقت بوده باری
بوده اند و قبر وی آنجاست از وی پرسیدند که دعا چیست گفت آنچه از آن باز آمدی بآن باز نگردی گفتند
این خود عامست آن خاص چیست گفت آنکه بدانی که از بهر چه آمدی ابوعبدالله بن خفیف شیرازی رحمه الله
از طبقه خامسه است نام وی محمد خفیف بن اسفکشار الضبی است بشیراز بوده و مادر وی از نیشاپور است در وقت
خود شیخ المشائخ بوده و وی را شیخ الاسلام می خواندند شاگرد ابوطالب خزرج بغدادیست رویم را دیده بود و بکتانی
و یوسف بن الحسین الرازی و ابوالحسین المالکی ابوالحسین مزین و ابوالحسین دراج صحبت داشته و با طاهر مقدسی
و ابوعمرو دمشقی و غیر ایشان نیز از دیدار مشائخ مرزوق بوده عالم بوده بعلوم ظاهری و علوم حقائق شیخ الاسلام
گفت که هیچکس را درین علم چندان تصنیف نیست که وی راست اعتقاد پاک و سیرت نیکو داشته شافعی مذهب بوده در
سنه احدی و ثلثین و ثلثمائة برفته از دنیا شیخ الاسلام گفته که از وی دو سخن دارم که گر اکنند باز گویند یکی آنکه از وی
پرسیدند که تصوف چیست گفت وجود الله فی حین الغفلة و دیگر آنکه از وی پرسیدند که عبدالرحیم اصطخری با سگبانان
چرا بدشت میشود و قباهی بندد گفت لتخفیف ثقل ما علیه گفت میشود تا از آنکه در الست دمی زند تا از بار وجود بسکتر

یاد کن آنکه در شب اسرای
که بود پاک و خوش زمین بهشت
غرس اشجار آن بسعی جمیل
عرض فانی اند این کلمات
هر یکی را بصورت شجری

با حبیب خدا خلیل خدا
لیکن آنجا کسی درخت نکشت
سبحه و حمد راست بس تحلیل
نیست شایان ز ردوان بقا و ثبات
بنماید گرفته بار و بری۔

گفت گوی از من ای رسول کرام
خاک او پاک و طیب افتاده
هست تکبیر نیز ازان اشجار
لیک حق از کمال خلاقی
باغ جناب تحتها الانهار

امت خویش را ز بعد سلام
لیک هست از درختها ساده
خوش کسی کش جز این نباشد کار
سازد آن را جواهر باقی
بهره خرم شود ازان اشجار

اشارت برکن سوم از ارکان ولایت که جوع است

چون سوم رکن از ولایت جوع
مرور راست جوع راس المال
باید اندر گرسنگی زد چنگ۔

باشد اکنون بدو کنیم رجوع
زان کند اکتساب حسن آل
تا شود بر تو آن مجاری تنگ

جوع باشد غذای اهل صفا
مصطفی کف سیر و شیطان
کرد گوئی نهی بدین گفتار

محنت و ابتلای اهل هوا
همچو خون در مجاری انسان
بعموم تصرفش اشعار

گرد شیخ الاسلام گفت که در وجود لذت نبود که در وجود فرو شکستن و همه همت غلبه بود که در ان حواس مردم برسد دانشند بالغیره سے اریدلانسی ذکرها فکانما یتمثل لی لیلی بکل مکان * شیخ الاسلام ابو عبدالله خفیف گفته است که روزی زنی بمن آمد که فلان جای زنی دیگر است از روسار نواحی شیراز و از شیخ سوالی دارد و نمی تواند که خود بیاید شیخ گفته که من بنزدیک وی رفتم گفت مارا قصه عجب واقع شده که در حیرت آن مانده ایم در قبیله ما کودکی بود روزه افطار نمی کرد و با کس سخن نمیگفت و گوسفند چرانیدن از میان ما بیرون میرفت و گوسفندان را سر میداد و بیک جانب میرفت و نماز میکرد و در این روزها بیمار شد از برای وی بیرون قبیله سایه ترتیب کردیم که در ان جا خسپید ناگاه در میان روزی که مردان قبیله در حوائج خود پراگنده شده بودند دیدیم که از روی زمین بلند شد و در هوا می گشت چنانکه آسیا بگردد و مادرش چون آنرا بدید بدوید تا وی را بگیرد بوی نرسید وی بالا می رفت و ما بوی می نگریستم تا در هوا از نظر غایب شد مردم قبیله را خبر کردیم و پراگنده ساختیم گفتیم که شاید که در میان این کوهها و وادیها افتاده باشد هیچ جا از وی اثری نیافته اند شیخ گفت من متامل شدم آن زن گفت شاید که این راز از من باور ندارند جماعتی از زنان قبیله آورد همه بران موجب گواهی دادند شخصی در ان مجلس بود که شیخ این حکایت میکرد گفت ایها الشیخ این میتواند بود شیخ گفت ای نادان انجا کسی هست که منتظر این معنی باشد و هم شیخ ابو عبدالله خفیف گفته است که نوجوان از خراسان همراه حاجیان بشیراز آمد و بیماری سخت گرفتار شد و پیش ما مردی صالح بود و زنی داشت صالحه آن جوان را بخانه وی فرستادیم تا خدمت و رعایت وی کنند ناگاه روزی آن مرد آمد رنگ وی متغیر شده و گفت عظم الله اجرکم که آن جوان درگذشت گفتیم رنگ تو متغیر چراست گفت دوشینه آن جوان مارا گفت امشب حاضر من باشید که امشبی بیش ندارم عجوزه خود را گفتم اول شب تو واقف وی باش و بعد از ان مرا بیدار کن و تو در خواب شو چون آن عجوزه مرا بیدار کرد من تا سحر رعایت حال او می کردم مرا خواب در ربود ناگاه کسی آواز داد که در خواب میشوی و خدای تعالی در سرای تو نزول کرده است از خواب در آمدم و برخود لرزان و در سرای آوازی و حرکتی و روشنائی عظیم بود و آن جوان در نفس آخر بود چشم وی را بپوشانیدم و دست و پای وی را دراز کردم و جان بداد آن مرد را گفتم که سخن بکس مگوی و به تکفین و تجهیز وی مشغول شدیم **ابوالخیر مالکی رحمة الله تعالی علیه** نام وی بندار بن یعقوب

زانکه چون معده پر شود ز طعام	یکسر اعضا فتند در انام	ازمرهمه زنده ابلیس	ره بانسان بحیله و تلبیس
دست حکم خدای نپذیرو	آنچه نبود گرفتنی گیرو	پای راهی رود ره جهل و غرور	بمراحل ز صوب مقصد دور
باصره از دو دیده اش روشن	در حریم سخط کند روزن	سامعه هوش بر دریچه گوش	کذب و غیبت شنو نمیمه نیوش
ذائقه دائما چه چاشت چه شام	چاشنی گیر از حلال و حرام	لامسه بالعشی والاشراق	شاهدان را بسوده ساعد و ساق
باشد القصه در همه اندام	فعل ابلیسش را بصرف عام	آدمی را زبس فریب و فسون	در رگ و پی بود دونده چو خون
چون شود معده از طعام تهی	زان لعین و تصرفش بر هی	تنگ گردد همه مجاری او	شود ایمن ز حیله کاری او
معده سیر است هر یک از اعضا	جوید از مشتهای خویش غذا	در بود معده جامع و عطشان	بود آن عین سیری ایشان
باش بر جوع و صوم معده دلیر	تا شود ما بقی اعضا سیر	گرسنه تر بجیب صبر و ثبات	به که در کسب گردن شهوات
بد رسی همچو گرگ دیوانه	پوست بر آشنا و بیگانه	گرسنه پا بدامن ادبار	پشت بر خلق و روی بر دیوار

المالکی است از بزرگان مشائخ بوده و انواع علوم جمع کرده بود شیخ ابو عبدالله خفیف گفته است که بجوانی روزه میداشتم و وصال میکردم و شب در مسجد جامع می بودم و برای من یک قندیل می گذاشتند اتفاقاً شب باران آمده بود چراغ مرده یکی در مسجد را کوفتن گرفت خادم جواب نداد دل من تنگ شد رفتم و در باز کردم دیدم که ابوالخیر مالکی است در آمد و بنشست و از هیبت وی بر شدم ازار باز کرد و طعام بران نهاد و گفت بخور که من در خانه خود بودم این را پیش من آوردند نتوانستم که بخورم که خاطر پیش تو بود از هیبت وی نتوانستم گفت که در وصالم باوی چیزی خوردم چون فارغ شدم گفتم ایها الشیخ سوالی دارم گفت بگوی گفتم متی یطیب العیش مع الله قال اذا رفعت المنافقة من ازین سخن تعجب کردم چون بامداد شد آنرا با مشایخ گفتم تعجب کردند گفتند دگر خواستیم که از وی بشنویم از وی پرسیدند گفت ما یجری باللیل لا یذکر بالنهار و بآن اقرار نکرد **ابوبکر الشعرانی رحمه الله تعالی** شیخ ابو عبدالله خفیف گفته است که ما رایت زاهدا متخلیا من الدنیا اصدق ظاهرا من ابی بکر الشعرانی روزی قصد زیارت وی کردم در اصطخر و شب بوی در آمدم گفت یا ابا عبدالله امشب ببرکت صحبت تو طعام چرب خواهم خورد پس بخاست و دیگی سفالین برداشت و بر بار نهاد و پاره گوشت قدید خشک داشت در دیگ انداخت و آب در وی ریخت و اندکی نمک در انجا افگند و دیگ را بر جوش آورد و باره دیگر در ان رباط باوی بود وی را گفت هیچ نان پاره چند داری گفت آری دارم او چند پاره نان آورد و آنرا بریده کرد و از شوربای آن دیگ بر آنجا ریخت و گوشت را بر روی آن نهاد و گفت بخور من ازان ثرید می خوردم و وی میگفت گوشت بخور و پاره ازان گوشت گرفت تا مرا لقمه دهد گفتم نمی خواهم گفت شاید تو فلان و فلان طعام خواهی آن فردا خواهد بود بشهر در آییم و همه آنرا برای تو بگیریم چون بامداد شد بشهر در آمدم فقرا جمع شدند و طعامی حاضر کردند چیزی ازان طعام برگرفتم و بوی در آمدم گفت بگو که چه کار داری گفتم هنوز طعام چیزی نخورده ام از تو التماس می کنم که با من طعام خوری باهم خوردیم و من بشیراز روان شدم **ابو محمد العباذری رحمه الله علیه** وی یکی از استادان ابو عبدالله خفیف است وی گفته که هرگز کاسبی که حقیقت کسب را رعایت کند چون ابو محمد عباذری ندیدم هر روز نیم دانگ را کسب کرد و قوت وی ازان بود و حبه را نخاله میخرید و ازان دو نان می پخت به یکی افطار میکرد و یکی را صدقه می داد و هم وی گفته که روزی بروی در آمدم پیش وی جزوی بود که موش پاره پاره کرده بوده گفتم این چیست گفت این را موش پاره پاره کرده است و من نیز بموشان به تشویشم شب با بسر در وی

به که همچون سگان کهدانی	بهر لقمه دمی بجنبانی خانه دل گذاشتی بی نور	جوع تنویر خانه دل تست خانه گل چه میکنی معمور	اکل تعمیر خانه گل تست

قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یوجر ابن آدم فی نفقته کلها الا شیئا وضعه فی الماء والطین

مصطفی گفت هر که کرد نفاق	ببرد مزد خویش یوم تلاق	نگر آن هرزه کار بی حاصل	گر کند سعی بر عمارت گل
هرچه سازد در آب و خاک تلف	نایدش زان بغیر باد بکف	گر تو گوئی کسی که دست رسی	یافت سازد بنای خیر بسی
خانقاه و رباط و مسجد و پل	برکه و حوض بر ممر سبل	چون شود قصدش از ریا منفک	مزد یابد بران عمل بیشک
گویم آری ولی بوجه خراب	با تو گویم دقیقه در باب	قبله گاه توجهات همم	بر دو گونه است بر جمیع امم
با حظوظ نشیمن گل و آب	با حظوظ ریاض و حسن مآب	هر که می خواهد از عمارت گل	فسحت دار و نزهت منزل
یا تقاضای میانه اقران	که بنا کرد مسجد ویران	چون باخلاص همت عامل	متجاوز نشد ز عالم گل

من می دوید گفتم چرا چراغ روشن نه کنی گفت که چهل سالست که چراغ روشن نکرده ام که از حساب آن می ترسم که آنرا چند چیز باید تا میسر شود و همه را حساب است **جعفر الحذار رحمه الله تعالے** کنیت او ابو محمد است صحب الجنید و من فی طبقته و کان الشبلی یذکر مناقبه و یقول بفضله و از بندار ابن الحسین آرند که گفته است مردی تمام حال تر از ابو جعفر حذار ندیده ام و وی نزدیک من بزرگتر از شبلی ست و هم از بندار آرند که گفته وی مختصر بود شخصی بروی در آمد در لباس صوفیان وی گفت با طنهائے این طائفه خراب شد ایشان ظاهرهائے خود را بیار استند توفی سنة احدی و اربعین و ثلثمایة و قبر وی در شیراز است شیخ ابو عبد الله خفیف گفته است که روزی مؤمل خصاص مرا گفت برو و به بین که جعفر حذار را چه حالتست بروی در آمدم دیدم که بر بساط نشسته و گرداگرد وی بالشها نهاده اند و جامهٔ شیرازی در بر و طاقیه بر سر و سرائی در غایت خوبی سلام کردم و بنشستم وی مرا پرسید و من ویرا پرسیدم و هنوز نشسته بودم که حمالی در آمد و ادوات طبخ در آورد برخاستم که بروم گفت بنشین تا هم چیزے خوریم گفتم نیت روزه کرده ام بیرون آمدم چون پیش مؤمل رسیدم گفت چون دیدی جعفر را چنانکه دیده بودم گفتم مؤمل دست بر آورد و گفت خدایا مارا سلامت و عافیت ارزانی دار چون مدتے ازان گذشت باز مؤمل مرا گفت برو و بر جعفر در آی و حال ویرا ببین برفتم و بسرائے ویران در آمدم و جعفر را طلب کردم گفتند درین خانه است سه روز است که هیچ نخورده و نیا شامیده بآن خانه در آمدم ویرا دیدم روئے بر خاک نهاده و در بر جامهائے کهنه سلام کردم سر برداشت همه اطراف روی وے از اشک تر گفتم حال چیست گفت یا ابا عبد الله حال چه گویم چون ببینی باوے رفق و تلطف کردم اندکے تسکینے اهل منزل گفتند سوگند بخدائے بر تو که ویرا طعام بخوران که سه شبانه روز است که هیچ چیز نخورده بسیار جهد کردم تا ویرا اندک سویقے خوراندم چون پیش مؤمل آمدم گفت چون دیدی جعفر را آنچه دیده بودم باز گفتم مؤمل گفت اگر آن تنعم در توقف داشتی بدین مبتلا نشدے **هشام بن عبدان قدس الله سره العزیز** کنیت وی ابو محمد است شیخ عبد الله خفیف گفته است که چون هشام بن عبدان در نماز می ایستاد ویرا وجد و حال میگرفت در محراب پس و پیش میرفت و قرآن می خواندگاه بودے که از حسن نماز وی یهود و نصارے و مجوس جمع شدندی و نظارهٔ وی کردندی و ویرا یک گوسفند بود که شیر وی خوردی و ویرا برمید اشت برای چرانیدن بصحرا می برد روزے هشام در خواب شده بود چون بیدار شد دید در زراعت شخصی در آمده است

نفقاتش در آب و گل موضوع	ماند وا ز اجر آن مقطوع	بلکه در حج و عمره و صلوات	چون بود بهر عاجلت نفقات
همه ماند در آب و گل مرهون	ندهد اجر صانع بے چون	هر که را از عمارت گل و آب	هست مقصود کسب بے ثواب
چون ز گل در گذشت همت وی	نفقاتش همے رود در پے	نفقاتش چو قطع کرد این راه	عندکم بود و گشت عند الله

اشارت الی قوله تعالے عندکم ینفد وما عند الله باق کل ما کان عندکم ینفد دوام ما عند الله الی السرمد

وضع آن اندر آب و گل نبود	موضعش غیر جان و دل نبود	نشود ضایع آن ضایع	روز محشر شود باو راجع
خانهٔ تن خرابه ایست کهن	لله و فی الله ش عمارت کن	لقمه هائے که مشتهائی و ست	بهر این خانه مشتهائی گل ست
چون کفایت همیکند و سه ست	چند گل میکشی بگردون و مشت	گل مزن می نگویمت بگزاف	گل همی زن ولے بقدر کفاف
هست چندان پس از شراب طعام	که بطاعت توان بود قیام	در فزائی بران سرف باشد	که سرف مایهٔ شرف باشد

قال رسول الله صلے الله علیه وسلم یلغے ابن آدم لقیمات یقمن من جلبه

و میچر د و ویرا پیش صاحب زراعت برد و گفت ویرا بستان که زراعت تو خورده است صاحب زراعت گفت من ترا بحل کردم گفت مرا بآن حاجت نیست هر چند جهد کرد قبول نکرد بگذاشت و برفت شیخ ابو عبد الله خفیف گوید که روزے با هشام در دعوتی بودم صاحب دعوت یک جام حلوا آورد و پیش شیخ نهاد که شیخ بخورد گفتیم که نصیب ما هم بده گفت مرا اذن نکرد که شمارا بدهم هر چند گفتیم فائده نکرد از پیش وے بر بودیم و بخوردیم و قتے هشام را دهشتی و حیرتی رسید که یکسال از نماز باز ایستاد مردم ویرا تکفیر میکردند و قصهٔ وی بمشایخ مسجد جامع رسید روزی همه بروی در آمدند و ابن سعدان محدث با ایشان بود گفت مرا می شناسی گفت آری تو ابن سعدانی گفت چرا نماز نمی گذاری هشام گفت مرا عارضی چند روی می نماید و مانع من میشود از نماز گفت مثل چه هشام خاموش گشت و هیچ جواب نداد از شیخ عبد الله خفیف پرسیدند که سبب چه بود که هشام نماز نمی کرد گفت پیوسته مطالعه جمال غیبے کرد و امور غیبی بر دے غالب آمد و در مقام حیرت افتاد و از اعمال ظاهری باز ماند روزی مشایخ در مسجد جامع جمع شدند و هشام را حاضر کردند گفتند که شنیدیم که تو بمشاهده قائلی و هر که بدین قائل است ویرا توبه میباید داد یا ادب می باید کرد هشام گفت مرا تلقین توبه کنید تلقین کردند توبه کرد روزی دیگر بامداد آمد و در برابر مشایخ بالستاد و گفت گواه باشید که من از توبه دیروز توبه کردم مشایخ برخاستند و پاے وی بگرفتند و می کشیدند تا از مسجدش بیرون کردند **ابو محرز رحمه الله علیه** از نواحی شیراز است و از اصحاب ذو النون مصریست شیخ ابو عبد الله خفیف گفته است که ابو محرز گفته که نسا بعزیمت شیراز بیرون آمدم و با قائد سلطان و اتباع وے همراه شدم چون افعال و اقوال ایشان را مشاهده کردم در سر خود بر ایشان انکار کردم و ایشانرا دشمن گرفتم و قصد کردم که از ایشان مفارقت کنم ناگاه آوازے بر آمد که کمربند قائد گم شده است قائد سوگند خورد که همه قافله را تفتیش کند همه را تفتیش کردند همین من ماندم گفتند همه قافله را تفتیش کردیم هیچکس باقی نمانده است مگر این شیخ و مثل وے کسے را چون متهم دارد قاید گفت من سوگند خورده ام ازین چاره نیست مرقع مرا بالا برداشتند آن کمربند بر میان من بود گفتم تالله که مرا ازین علم نیست قاید گفت که این از دزدی وی عظیم تر است بعد ازان گفتند باوے چه میباید کرد هر کسی چیزے گفت قاید گفت ویرا بر سر قافله بنشانید تا هر که در قافله است یک یک بروی بگذرند و در روئے وی ویرا توبیخ و سرزنش کنند بعده ویرا بگذارند و باوے همراهی نکنند همچنان کردند و

مصطفے گفت آدمی زاده	که بخوردن حریص افتاده	باشدش چند لقمه گک کافی	که بابقائے او بود وافی
قامت او از آن نماند رست	بهر طاعت بپا تواند خواست	لقمه را دلیا مفقسر کرد	بعد از آن جمع فلتش آورد
	یعنی آندم که لقمه بینے کار	خورد باید بقدر کم بشمار	

در مذمت آنانکه همت ایشان تمام مصروف شراب ست و طعام

خواجه را بین که از سحر تا شام	دار د اندیشهٔ شراب و طعام	شکم از خوشدلی و خوشحالی	گاه پر میکند گہے خالی
فارغ از خلد و ایمن از دوزخ	جای او مزبله است یا مطبخ	کار او بهر نفس پروردن	روز و شب ید نست یا خوردن
معده فاسد ز اشتهای دروغ	مید هد تیز و میزند آروغ	زین دو باد عفن ز طبع کثیف	داد بر باد نقد شریف
شهوت بطن کان بود بطنه	تو هب بالنکار والفطنه	بسکه ز و معده پر دماغش دود	روزن عقل شد بر او مسدود
چون شود پرستان آب شکم	گردد از سینه علم و دانش کم	خود چه دانش بود دران سینه	که بود جای شهوت و کینه

مرا بر جای من بگذاشتند و برفتند و قصبه خلا پاک کردن ابوحفص و رسیدن ابومزاحم شیرازی را که پیشتر گذشت در مقالات شیخ ابوعبدالله خفیف نسبت بشیخ ابومحرز کرده است، نه بشیخ ابومزاحم والله تعالی اعلم عبدالرحیم اصطخری رحمه الله تعالی کنیت وی ابوعمرو است سفر حجاز و عراق و شام کرده بود و بارویم صحبت داشته و سهل بن عبدالله تستری را دیده بود طریقت وی ستر و اظهار شطارت بود جامهای شاطرانه پوشید و سگان داشت که بشکار میبرد و کبوتران نیز میداشت شیخ عبدالله خفیف گوید که چون برویم در آمدم مرا از حال عبدالرحیم اصطخری سوال کرد گفتم در همین سالها از دنیا برفت گفت خدای بروی رحمت کناد ما بسی ازین قوم در کوه لکام صحبت داشتیم از وی صابرتر ندیدیم گویند که وقتی بصید بیرون برفت چون بمیان کوه رسید سگان را بگذاشت و دراعه با خود داشت در پوشید و بر پای بایستاد و بذکر خدای تعالی مشغول شد آوازی در کوه برآمد که مرا تصور آن شد که هیچ شجر و حجر نیست مگر بموافقت وی ذکر می گویند در خانه وی یک پوست گاو بود که شاخهاش نیز بر آنجا گذاشته بود چون تابستان در آمدی شاخها را بگرفتی و آن پوست را بصحن سر کشیدی و چون زمستان شدی در خانه کشیدی جعفر حذا گفت باصطخر رفتم تا عبدالرحیم را زیارت کنم بدر سرای وی رسیدم دیدم که خراب شده و استن بروی در آمدم دیدم که در زاویه نشسته با کهنه خرقه که بروی بلائی که بمیران شدم و ترحم کردم مرا گفت چه شد گفتم و بحال حالی میبری داز جای خود برخاست و پایان سرافرود آمد و سنگی عظیم بود برداشت و بر بام برد و گفت برخیز ای قوی و این را فرود آر من عجب ماندم گفت امروز هفده روز است که هیچ نخورده ام بیرون رو و هر چه توانی بیار شاید که مرا اشتها زاید و با تو طعام بخورم من بیرون رفتم و از هر چه در بازار یافتم چیزی آوردم و پیش وی بنهادم در آن نگریست گفت بنشین و بخور شاید که مرا رغبت شود بنشستم و برغبت خوردن گرفتم در میان آنچه آورده بودم یک خربزه بود آن را ببریدم گفت از آن پارگکی بمن ده بوی دادم دندان در آن زد و خائیدن گرفت نتوانست که فرو برد بینداخت و گفت بردار که در بسته شده است وی را از پدر بیست هزار دینار میراث رسیده بود اما بر ذمه قومی بود ایشان را گفت ده هزار دینار بمن دهید و ده هزار دیگر شما را بحل کردم بوی دادند آن را در توبره کرد شب و باد و سوسه و تشویش داد گاهی میگفت بآن تجارت کنم و سود آن را بر فقرا نفقه کنم و گاهی می گفت در خانه بنهم و روز بروز بر فقرا نفقه کنم در میانه شب برخاست و توبره را بر بام برد و مشت مشت میگرفت و بهر جانب می انداخت تا توبره خالی شد چون بامداد شد

ور بود دانشی ز جهل گشت / زانکه از بهر فرج با شکم است
دانش خویش را چو هیچ کند / بهر شهوات بطن و فرج کند
هر کرا منگری ز دشمن و دوست / قیمت او بقدر همت اوست
هر که را همت او بود که رامم / رود و پیش در درون شراب و طعام
قیمت او اگر بپرسی باید / آن او بود کز دروان برون آید
چه ازین زشت تر بود بجهان / که طفیل شکم کنی دل و جان
دل دهان بهر آب و نان خورد / عقل و دین بهر این دو آن گاه
همت تو همه شکم باشد / هر چه غیر از شکم عدم باشد

مهمان شدن عارف معرف هر خردمند خدمتگزار را و گفتن خردمند هر عارف را که حضرت حق سبحانه اینهمه طعامهای گوناگون و میوه‌های رنگارنگ را از برای آدمی زاد آفریده است و جواب دادن عارف که اینها را خدای تعالی از برای آدمی آفریده و آدمی را از برای اینها نیافریده است

عارفی در طریق حق سندی / گشت مهمان صاحب خردی
میزبان بهر خدمتش برخاست / میهمان خانه را بخوان آراست
ساخت آراسته برسم کرام / خوان و خانه بگونه گونه طعام
صحن خانه شد از طبقها تنگ / همه پر میوه های رنگارنگ

همسایگان گفتند ببینید کرم حق سبحانه و تعالی را همانا دوش دراهم باریده است عبدالرحیم توبره را بیفشاند نیم درم بیفتاد با اصحاب گفت بشارت باد که نان و باقلی شد ایشان با هم گفتند این دیوانه را ببینید ده هزار درم پاشیده است و به نیم درم شادی می کند وقتی عبدالرحیم بعبادان رفت و بیست و یک روز آنجا اقامت کرد هر چه افطار وی می آوردند بامداد همچنان بجای می بود اهل عبادات مشغوف وی شدند چون آزاد دید از آنجا قصد سهل بن عبدالله تستری کرد بر وی در آمد و گفت مهمان توام گفت چه میباید کرد گفت سکباج می باید پخت سهل گفت چون کنم که اصحاب من گوشت نمیخورند گفت چه دانم که بضیافت من قیام نمائی سهل فرمود که سکباج پختند گفت همچنان دیگ را بیارید چون آوردند سائلی بر در برای خدای تعالی چیزی طلبید گفت دیگ را بوی دهید دادند و وی هیچ نخورد روز دوم سهل با وی گفت چه می خوری گفت همانچه وی بود سهل فرمود که آن را بپختند چون پخته شد گفت همچنان دیگ را بمن آرید آوردند غلام سهل ... ... سائلی باید که سهل را گفت غلام خود را بگو تا منع سائل نکند سهل غلام را منع کرد ناگاه سائلی سوال کرد گفت دیگ را بوی دهید دادند روز سوم گفت سهل که چه میخواهی گفت همان که پیشتر گفته بودم چون بپختند بیرون آمد و هیچ نخورد تا ماه تمام شد بعد از آن مردی را دید که چند نان پاره خشک دارد و بر لب آب نشسته و بآب تر می کند و میخورد وی را استدعا کرد با وی بنشست و بخورد حضرت مؤمل خصاص قدس سره مؤمل از کبار مشایخ شیراز و سافر الحجاز والعراق و کان احسن اللسان فی علم التوحید و علوم المعاملة ... شیخ ... سهل صفهانی بشیراز فرستاده بود و چون نماز بامداد بگذاردی بدرس قرآن مشغول بودی تا آفتاب برآمدی نماز چاشت بگذاردی و بیرون آمدی یکی ازین طائفه گوید که یکبار چون از نماز بیرون آمد و عقب وی برفتم بدر خانه وی رسیدم نزدیک به شصت تن از ارباب حوائج که آنجا جمع آمده بودند حاجت همه را گوش کرد و یاران خود را در قضای حوائج ایشان پراگنده ساخت و غلامان را گفت که دست فرزند فلان بگیر و جائی برید که من بشما رسم این همه کار بکرد من متحیر شدم روی بمن کرد و گفت ای فرزند مرا بامداد در مسجد دیدی این زمان خدا را ذاکر ترم از آنکه بامداد در مسجد بودم هر گاه که بکاری مشغول بودی با هیچکس زیادت از جواب سلام سخن نگفتی و گفتی که من مزدورم اگر جواب سلام واجب نبودی جواب نگفتی عبدالله خفیف گفته است که چون مؤمل خصاص بمکه در آمد پیش ابوالحسن مزین

مرد عارف تعللی می کرد / اندک اندک تناولی میکرد
دست می برد و دست می آورد / لیک کم میگرفت و کم می خورد
هر که از خوان حق غذا خواست / بر دلش خوردن غذا بارست
از غذای ابیت دارد قوت / زان ابا می کند ز لقمه دلوت
میزبان پی بجال مهمان برد / راه اکرام و احترام سپرد
گفت شیخا زکوة دندان را / رو مکن بذل مستمندان را
خوان ما را به پشت پای مزن / قرص نانی بدست خود بشکن
چون نشینی بخوان هیچ کسان / لب و دندان به نان شان بران
در نه داری بخوان و سفره نیاز / دست میکن بسوی میوه دراز
این همه میوه و طعام و شراب / که درین عالمست از هر باب
آفریدست حق برای شما / تا خورند یک بیک خورای شما
گفت عارف که هر چه هست ملی / بهر ما آفریده است و بی
خلق ما از برای اینها نیست / هستی ما غذای اینها نیست
حق چو ایجاد نیک و بد کردست / حق ما از برای خود کردست
خوانده باشی و ما خلقت الجن / گشته باشی بصدق آن مومن
لام تعلیل لیعبدون را داد / یا کلون را نکرد قطعاً یاد
در نعم که روی منعم دید / بنعم التفات نه پسندید
ساخت منعم بانس خود علمش / انس با او بدل شد از نعمش

رفت وسلام کرد و بنشست و گفت ایها الشیخ سوالی دارم و من مردی عجمی ام با من رفق کن گفت سهل
باشد بپرس مؤمل گفت هل ترتقی للفهوم ارتقاء المواجید ابوالحسن بوی نگریست و گفت از کجائی تو گفت از
شیراز بچه مشهوری گفت به مؤمل گفت ازان جا برخیز که جای تو نیست و وی را به پهلوی خود بنشاند و دائم با وی
می گفت انت رجلی اعجمی امی و میخندید و بعد ازان هر که مسئله پرسیدی اشارت بمؤمل میکرد و میگفت از شیخ بپرسید
و بوی حواله میکرد و هم شیخ عبدالله خفیف گفته است که عزیمت حج کردم و من هنوز خرد بودم و مؤمل خصاص
مرا وصیت کرد وقتی که بموقف بری پس قصد کوه عرفات کن و اولیا را آنجا طلب کن که جای ایشان آنجا می
باشد چون بموقف رسیدم زود گذشتم و مردمان را بگذاشتم و هیچکس را ندیدم بترسیدم خواستم که بازگردم باز ارادت
بر من غلبه کرد مقداری دیگر رفتم به نشیبی رسیدم دیدم که در وی ده کس ایستاده اند و سرها پیش افگنده و در میان
ایشان شیخی است بزرگ و شیخ من شیخ ابومحمد عطایدی با ایشانست چون مرا دیدند بشیخ من اشارت کردند پیر
پیش ایشان رفتم و سلام کردم جواب دادند شیخ من مرا به پهلوی خود خواند چون فارغ شدند همه بر همان هیئات
که بودند روان شدند و شیخ مرا گفتند که کودک را محافظت کن من در میان ایشان و شیخ خود میرفتم می شنیدم که از کلام
وی حرف سین بگوش من می آمد در خاطر چنان افتاد که استغفار می کنند چون بمزدلفه رسیدم شیخ من مرا گفت که
اصحاب خود را آواز ده آواز دادم جواب دادند پیش ایشان رفتم و آن جماعت بجانب مسجد الحرام رفتند و بایستادند
و نماز میگذاردند من قضاء حاجت خود کردم و با ایشان بازگشتم تا بامداد نماز می گذاردند چون از نماز فارغ شدند
غایب گشتند که دیگر ایشان را ندیدم **علی بن شلویه رحمه الله تعالی** شیخ ابوعبدالله خفیف گفته است که
میان علی بن شلویه و دیگری سخنی می گذشت علی بن شلویه گفت که من مردی را می شناسم که بر سر کوهی بود و وقت
نماز شد و آب بر کوه دیگر بود در برابر آن خواست که طهارت کند هر دو کوه سر فراهم آوردند پای خود را ازین کوه بر آن
کوه نهاد و طهارت کرد و نماز بگذارد و هم شیخ ابوعبدالله خفیف گفته از بس که علی بن شلویه در صحراها و کوه ها میبود
جماعتی از کردان مشغوف وی شده بودند دو کس از رؤسا ایشان پیش وی آمدند و گفتند هر کدام دختری داریم که هر
یک را چهار هزار گوسفند است میخواهیم که ایشان را بزنی کنی و آن گوسفندان از برای صادر و وارد و فقرا باشد دختران
را نکاح کرد روزی مؤمل وی را دید گفت این زمان بر ما تفضیل مکن تو هم مثل ما شدی گفت من این را برای خدا تعالی

	قوت و قوت زحق گرفت مدام	گشت مستغنی از شراب و طعام	
	اشارت به تقسیم جوع باختیاری و اضطراری		
جوع آئین سالک راهست مے نماید رونده مرتاض راهش آخر به مقصد انجامد اکل و شربش چه باشد انس بحق جان او در تجلی صمدے گر صمد را کسے کند تعریف گرنه رحمان کند وجود دهی	شیوه عارفان آگاه هست از مطاعم بقصد خویش اعراض چون بمقصد رسد بیارامد دایم او در حق ست مستغرق دارد حق تسلی ابدے فهو مالم یکن له تجویف ماند از معنی وجود تهے	جوع سالک باختیار بود تا دلش خوی با خوشی نکند مرد عارف چو یافت لذت قرب لقمه از خوان یطعمنی بینے حاجت خوردن از تهی شکمی ست وصف تجویف خاص امکانست ذات رحمن چو هست عین وجود	جوع عارف باضطرار بود نفسش آهنگ سرکشی نکند نه با کلش فتد کشش نه بشرب شربت از چشمه سار یسقینے مر صمد را تو خود بگو چه کمی ست بری او ز فیض رحمان ست خالی از خود کجا تواند بود

کردم مؤمل گفت ما نیز از برای خدای تعالی کرده ایم علی بن شلویه گفت من ایشان را همه طلاق کردم اگر شما هم راست
میگوئید طلاق گوئید مؤمل و دیگری گفت ما بیشوم نسبت السنة فی الطلاق **ابوبکر الاسکاف رحمه الله تعالی** شیخ
ابوعبدالله خفیف گفته است که ابوبکر اسکاف سی سال روزه داشت چون وقت نزع آمد پاره پنبه بآب تر کردند و بر
دهان وی بردند آن را بینداخت و بروزه برفت **ابوالضحاک رحمه الله تعالی** شیخ ابوعبدالله خفیف گفته است
که از ابوالضحی کشنیدم که گفت بر بام خانه نشسته بودم ابلیس را دیدم که در کوچه میگذشت گفتم ای ملعون چرا میکنی
پای از زمین بر داشتم و ببام بر آمدم هم افتادم پیلی بروی زدم و وی را بینداختم و ازان سالها گذشت و حج
مرا اتفاق حج افتاد چون بازگشتم بجوی رسیدم که پل نبسته بودند و آبی عظیم بود از گذشتن عاجز شدم ناگاه پیری
ضعیف دیدم که باب در آمد با خود گفتم که من ضعیف تر ازین نیستم برخاستم و در عقب وی در آمدم چون میان آب
رسیدم آن پیر پای خود بر کنار جوی نهاده بیرون رفت من در میان آب ماندم آب بر من غالب کرد و غرق شدم
و جامهای من تر شد و مرا آب می گردانید و هیچ تا آن زمان که خدا تعالی اعانت کرد و مرا آب بر کناره انداخت آن
ایستاده بود و نظاره من میکرد آن ابلیس بود چون خدای تعالی مرا نجات داد و من بیرون آمدم پیر گفت چون
دیدی یا ابا الضحاک توبه کردی که مرا سیلی نزنی **ابومحمد الخفاف رحمه الله تعالی** شیخ ابوعبدالله خفیف گفته
است که ابوالحسین مزین بما نوشت که شما را مرید نیست در دریای حقیقت که اگر نجات یابد زود باشد که برای
شما جواهر آرد و آن محمد خفاف خواسته بود و هم وی گفته است که ابومحمد خفاف با مشایخ شیراز یکجا جای نشسته
بودند سخن در مشاهده میرفت هر کس بقدر حال خود سخن گفتند و ابومحمد خفاف خاموش بود مؤمل خصاص وی را گفت
تو هم سخنی بگوی گفت هر سخنی خوب که هیچ نیاب بود گفتند مؤمل خصاص گفت بهر حال تو هم سخنی بگوی گفت آنچه
شما گفتید حد علم بود و نه حقیقت مشاهده و حقیقت مشاهده آنست که حجاب منکشف شود و وی را عیان ببینی وی را
گفتند تو این را از کجا می گوئی و این ترا چون معلوم شده است گفت در بادیه تبوک بودم فاقه و مشقت بسیار
رسید در مناجات بودم که ناگاه حجاب منکشف شد و وی را دیدم بر عرش خود نشسته سجده کردم و گفتم یا مولائی
ما هذا مکانی و موضعی منک چون قوم این سخن بشنیدند همه خاموش شدند مؤمل وی را گفت برخیز تا بعض مشایخ
را زیارت کنیم برخاست و مؤمل دست وی را گرفت و بخانه ابن سعدان محدث در آمدند سلام کردند ابن سعدان

در بیان آنکه چون سالک خلیع العذار در شهیات نفس و آرزوهای طبیعت افتاد علامت بعد و امارت طرد اوست از ساحت قرب			
بی بمقصود کی برد سالک می خورد و می چرد بهیمه دار می نهد پا برون ز حد حقوق هرچه باشد بیان حیات حظوظ هست بی آن بقای نفس محال نفس را باشد از قبیل حظوظ فعل خیرات ترک محظورات	تا شده نفس خویش را مالک می برد می رود و مشیع کردار عاشق است او بحظوظ چون معشوق یا قوام بدن بدان مربوط ترک آن را بکل مبند خیال هر که مرد ست ازان بود محفوظ اندرین فعل ترک صبر و ثبات	دل ... نفس و دایه وابست بر رخش باب قرب مسدود است بر حقوق اختصار ننماید از ضرورات نفس اندازش وانچه زاهد بود برین مقدار چون حقوقی بود طعام و شراب در حظوظی بود معاذ الله	گشت ازان دایه پایه او پست در حریم حضور مطرود است ره بکسب حظوظ پیماید در حقوق بدن شمار ندش زار زوهای نفس بدکردار نور زاهد ازان صدق و ثواب آید از وی نتیجه هاے تباه

تعظیم و ترحیب ایشان کرد و قبول گفت ایها الشیخ زیدان تردی لنا الحدیث المروی عن النبی صلی الله علیه وآله وسلم
انه قال ان للشیطان عرشا بین السماء والارض اذا اراد بعبد فتنة کشف له عنه ابن سعدان گفت حدثنی فلان عن
فلان واسند الی النبی صلی الله علیه وآله وسلم قال ان للشیطان عرشا بین السماء والارض اذا اراد بعبد فتنة کشف له
عنه چون ابومحمد این حدیث را شنید گفت یکبار دیگر اعاده کن اعاده کرد ابومحمد گریان شد و برخاست و بیرون
رفت و چند روز وی را ندیدیم بعد از آن آمد گفتیم در ایام غیبت کجا بودی گفت نمازهای را که از آن وقت گذارده بودم
قضا میکردم زیرا که شیطان را پرستیده بودم پس گفت چاره نیست از آنکه بهمان موضع که وی را دیده ام و
سجده کرده ام باز گردم و وی را لعنت کنم پس بیرون رفت و دیگر خبر وی را نشنیدیم حسن بن حمویه و صاحبه

ابوجعفر الحرار رحمه الله تعالی علیهم شیخ عبدالله خفیف گفته است که ابوجعفر حرار صاحبه و حسن بن حمویه
از اصطخر نزدیک ما آمد ابن زیدان گفت آرزوی آن دارم که امشب وی را از دیگ ما حاضر کنی و در مجلس وی حاضر کردم
در اثنا مجلس ابن زیدان حرار گفت دوست میدارم که از حکایت خود چیزی گوئی گفت مرا حکایتی خود نیست اما
اگر میخواهی آنچه از مشایخ دیده ام با تو حکایت کنم ابن زیدان گفت من هم این میخواهم حرار گفت من و جمعی دیگر
پیش حسن بن حمویه نشسته بودیم و وی سر پیش افگنده بود ناگاه صیحه زد و با آن صیحه از نظر ما غایب شد با یکدیگر
نگریستیم و با یکدیگر گفتیم که این قصه را با هیچکس نگوئید که خواهند گفت باز نادره دیگر آورد و چند سه روز بودیم که وی را ندیدیم
و از وی خبرے نشنیدیم و هر که از وی خبری پرسید میگفتیم که مشغول است بعد از سه روز ناگاه دیدیم که از در مسجد در آمد
متغیر اللون و از هیبتے که داشت کسی را با وی امکان سخن نبود و من همیشه با وی انبساط می کردم گفتم که ایها الشیخ
نزدیک ما مقدار پنیر تازه است اجازت می دهی که بیاورم و همیشه وی را پنیر تازه خوش می آمد گفت بیار آوردم
یک لقمه بخورد و پس بدست اشارت کرد که بخور شیخ ابوعبدالله خفیف گفته که ابن زیدان روی بمن کرد که هیچ
شک نیست که این مردیست صادق اما این حکایت باور نمیدارم حیله ساز که مرا باور شود گفتم از برای شیخ جامه
خواب بیندازند تا خواب کند و از رنج راه برآساید جامه خواب انداختند و وی در خواب شد من با ابن زیدان
نشستم و آنرا بیان می کردم تا آن وقت که گفت باور داشتم شیخ ابوعبدالله خفیف را پرسیدند که آن حال چگونه بود
گفت وی از مکان خود دور نشده بود اما وی را لباسی پوشانیده بودند که بآن لباس از ابصار غایب شد والله تعالی اعلم۔

ظلمت و غفلت و فساد و فجور	ریبت و غیبت و عناد و غرور	بر حقوق اختصار کردن به	ترک خط اختیار کردن به
سالها هرچه خواستی کردی	عمرها هرچه خواستی خوردی	چیست آخر از آن ذخیرهٔ تو	جز دل تار و نفس تیرهٔ تو
دو سه روزی به دندان گیر	راه مردان ارجمندان گیر	بهره های گلو و طبل شکم	چند باشی بچنگ غصه و غم
نانی خالی بس است و طبل تهی	چند و رنانی و طبل لقمه نهی	تا تو این نای را نسازی تنگ	نشوی در جهان بلند آهنگ
تا برین طبل تازه باشد پوست	نرسد صحبت تو بدشمن و دوست	پیش از آن کت اجل بگیرد نای	بزنی طبل از این سپنج سرای
	مشو علم در فنا و فقر قدم	نه یکی قدم طبل و علم	

در مذمت صوفی نمایان ظاهر آرای و معنی گذاران صورت پیرای

حذر از صوفیان شهر و دیار	همه نامرد مند و مردم خوار	هرچه دادی به دست شان خوردند	هرچه آمد ز دست شان کردند
کارشان غیر خواب و خوردن نی	هیچ شان فکر روز مردن نی	ذکر شان حرف بهر سفره و آش	فکر شان صرف در وجوه معاش

عبدالله القصار رحمه الله تعالی شیخ عبدالله خفیف گفته است که عبدالله قصار گفت که وقتی بعزیمت حج بیرون
رفتم مشایخ شیراز مرا گفتند که چون بر سهل بن عبدالله تستری در آئی سلام با وی برسانی و بگوئی که ما بفضل تو معترفیم
و هرچه می گوئی باور میداریم از تو چنین بما رسیده است که روز عرفه از جای خود بیرون می روی و بموقف عرفات
با بسیار حجاج حاضر می آئی اگر این راست است ما را خبر ده که ما این داریم عبدالله قصار می گوید که قصد وی کردم
و بر وے در آمدم و سلام کردم وی نشسته بود ازاری در خود پیچیده و نعلین از چوب پیش خود نهاده و چشم وے
باز مانده چون والهی حیرانی و هیبت بر من مستولی شد سخن نتوانستم کرد در میان آنکه نشسته بودم زنی آمد و گفت
ایها الشیخ مرا پسریست بر جای مانده وی را آورده ام تا دعائی کنی سهل گفت لم تحملیه الا عند ربه آن زن در جواب
گفت انت من عند ربه پس سهل بسوئے من بدست اشارت کرد برخاستم و دست وی بگرفتم برخاست و نعلین پوشید
روان شد و آن زن نیز روان شد و وی را ببرد تا کنار شط آن صبی را دید در سماریه سهل وی را گفت که دست خود بمن ده
آن زن گفت نمی تواند دست داد سهل آن زن را گفت دور شو آن صبی دست بوی داد گفت برخیز برخاست
و بکنار آمد سهل صاحب سماریه مرا گفت تو برو پس صبی را گفت وضو ساز و دو رکعت نماز بگذار چنان کرد پس آن زن
را گفت دست وی را بگیر بگرفت و با یکدیگر برفتند عبدالله گفت آنرا بدیدم هیبت من برفت انبساط کردم و رسالت
مشایخ رسانیدم سهل ساعتی سر پیش افگند و بعد از آن گفت یا دوست هؤلاء القوم یؤمنون بالله یفعل ما یشاء
قلت نعم قال فما لهم عن ذلک **ابراهیم المتوکل رحمه الله تعالی** شیخ ابوعبدالله خفیف گفته است که یکی از این
طایفه با من گفت که بصحرا بیرون رفتم دیدم که ابراهیم متوکل جامهای خود را شسته و در آفتاب انداخته وی را گفتم
بیا تا به شهر رویم تا چیزے خوریم پیراهن خود را همچنان تر پوشید و با من همراه شد چون مقداری راه رفتیم دید که اندکی
کنب الثعلب در راه افتاده آنرا برداشت و پاک بشست و بنشست و بخورد و گفت تو برو مرا همین بس است هرچند که
جهد کردم نیامد گفت همین کفایت است مرا یک شب وی را گفتم برخیز تا سحور کنیم برخاست گفتم آن سفره را فرود آر
گفت من این نمی کنم زیرا که این حرکت است در اسباب و من در اسباب حرکت نمی کنم یک شب وی را دیدم که سفره پیش
خود نهاده چیزے میخورد گفتم نگفتی که من در اسباب حرکت نمی کنم پس این چیست گفت والله که من در اسباب حرکت
نکرده ام از جای خود برخاستم مرد بسفره آمد و در پیش من افتاد امنیت که می خورم **حضرت ابوطالب**

هر یکی کرده منزلی دیگر	نام آن خانقاه و تالنگر	بهر نیل امانی و شهوات	کرده میل ارانی داد و دات
فرشهای لطیف افگنده	غرفهای نکو پراگنده	دیگ دان کنده دیگ نهاده	کرده آلات مطبخ آماده
چشم بر در که کیست کرده و شهر	یافته از طریق مردان بهر	گوشت یا آرد آورد و سه من	تا نشیند بصدر شیخ زمن
سر انبان لاف بگشاید	بر حریفان گزافه پیماید	نکند بس زهل و قلماش	تا بدان دم که پخته گردد آش
هرگز اسباب آش نادیده	نه کشاید بر آشنا دیده	بهر آش است آشنائی او	ز آتش دیگ روشنائی او
هرکجا مسندی مجالی یافت	کامروی راز شهر سر برتافت	کردیاد حضور درویشان	کز سرم خاک مقدم ایشان
سفره پر نان و فوطه پر خرما	کیسه پر نقل و کاسه پر حلوا	آمد از شهر تا بمنزل وی	امردک هم دوان دوان از پی
سر درون زد که السلام علیک	گیتی دائما اعیش لدیک	شیخ برجست در جواب سلام	گو علیک السلام والاکرام
درهم آویختند هر دو غسل	نه تمنای دست بوس و بغل	امردک نیز پیش شیخ دوید	روی بر دست و پای او مالید

خزرج بن علی رحمه الله تعالی شیخ ابو عبد الله خفیف گفته است که ابو طالب خزرج از اصحاب جنید بود بشیراز آمد و علت شکم داشت مشایخ گفتند که خدمت او را که اختیار میکند من اختیار کردم هر شب قریب شانزده بار و هفده بار بر می خاست یکی از شبها نشسته بودم و خیلی از شب گذشته بود چشم من گرم شد یکبار آواز داده بود نشنیده بودم دیگر بار آواز داد برخاستم و طشت پیش آوردم گفت ای فرزند وقتیکه خدمت مخلوقی را همچون خود نیکو نتوانی کرد خدمت خالق چگونه بجای توانی آورد و هم وی گفته که وقتی غایب بودم آواز داد که شیرازی من نشنودم و دیگر بار آواز داد و گفت شیرازی بین لعنک الله من بشناختم و طشت بوی بردم علی دیلمی از شیخ ابو عبد الله پرسید که تو آن لعنک الله را از وی چون شنیدی گفت چون یرحمک الله شیخ الاسلام گفته که فلاح نباشد مریدی را که ذل استاد و پیر نکشیده باشد و سختی های وی نخورده باشد و لعنک الله از شنیده باشد و یا یرحمک الله برنداشته بود و بدرود ناکامی زنده گشته باشد وی خود رشته باشد و لا یفلح نباشد که بی استاد و پیر و شیخی آواز پیغمبر آمد شیخ ابو طالب گفت این چه آواز بود ابو عبد الله خفیف گفت من در شبانه روزی یک باقلی خشک بر میخوردم و هر روز بالم سے آوردم تا اکنون به نوزده باقلی آورده ام در پای شیخ ابو طالب گفت ای شیرازی این انبار دار که آنچه مرا افتاد ازان افتاد که با ابو الحسن مزین در دعوتی حاضر شدم بره بریان بر مائده آوردند و من عهد داشتم که بریان نخورم دست ازان کشیده داشتم ابو الحسن مزین گفت کل بلاانت یعنی بخور بے آنکه خود را در میان زبینی من گمان بردم که حال چنانست که وی گوید یک لقمه بخوردم احساس کردم که ایمان از من بیرون رفت و من ازانوقت هر روز باز پس تری روم شیخ الاسلام گفته یعنی وی را پوشش واستتار افتاد که ایمان از وی معاینه بود و ایمان تو شهادت ست و ایمان عارف مشاهدت شیخ ابو عبد الله خفیف گفته است که هیچ چیز نیست مرید را زیانمند تر از مسامحه نفس اندر رخصت خواستن و قبول تاویلات کردن و هم شیخ عبد الله خفیف گفته که اول مجلسی ابو طالب در شیراز داشت پلاسی بود و عصای در دست گرفته آمد و بر کرسی نشست و من پهلوی او بودم بر مردم نگریست و گفت ندانم چه گویم که گناهکاریم میان گناهکاران و بگریست و مردم را بگریانید و فریاد گریه از مجلس برخاست وی را قبولی عظیم پدید آمد که خاک قدمهای وی را قبولی عظیم پدید آمد و خاک قدمهای وی را به نیت شفا بیماران می گرفتند بعد ازان سببی واقع شد که هیچکس بوی التفات نکرد و از وی همه کس اعراض کردند و از شیراز

او هم از رحمت مسلمانی کار نان چیست حالتان چو نیست کین پسر میشود ترا فرزند	بوسه بر زدش به پیشانی اهل و مال و عیالتان چو نیست بانه شاگرد ست و خویشاوند نسبتی دور دور کرد بیان	بعد ازان شیخ جای خود بنشست یک بیک را جواب نیک شنید گفت ازین هر چه نیست هیچکدام که ازان سر کار گشت عیان	پرسش و حال کار در پیوست رود ران شخص کرد و زو پرسید لیک ما باش نسبتی ست تمام
	حکایت بر سبیل تمثیل		
سائلی گفت با کسی تعجب دار داو بر درختها باغی	با فلانت چه نسبت ست و لقب بر یکی کرده آشیان زاغی تا مرا جای بودن این جا واست	گفت او هست ترک و من تاجیک هر که آن زاغ میکشد آواز گوش من بر صدای این آواست	لیک از یم خویشی نزدیک آمد آوای او بدین ماوا
	تتمهٔ سخن		

به نیشاپور رفت آنجا هم کسی التفات بوی نکرد ازانجا باصفهان رفت من بعضی اهل چیزی نوشته بودم در شرح محل و مقام وی کردی بعلی سهل در شیراز بعلی سهل ازدی عرض کرد و ازانجا بکوهستان عراق رفت و بهمدان در آمد و ابو علی وارجی عامل همدان بود وی را پرسید که حاجت تو چیست گفت ازوی وامی که دارم ابو علی آن را ادا کرد و پرسید که دیگر چه حاجت داری گفت در فلان موضع برای من رباطی بسازد رباطی مناسب بساخت با آنجا و آمد و آنرا سیاه ساخت و پلاس سیاه پوشید و در آنجا بود تا از دنیا برفت شیخ الاسلام گفته که جوانمرد آنست که چون وی را مصیبتی یا از وی چیزی فوت شود مصیبت را فرا سازد و حسرت و ندامت مبارک جوید نه آنکه مصیبت و فوت باشد و آنرا پنهان دارد و اظهار دعوی کند و بتمامی معزز گردد و شیخ ابو عبد الله گفته که شیخ ابو طالب گفت که جوانی از خراسان بزیارت جنید آمد عصا و کوزه وی بخانه برد در به بست و آن شب اصحاب را اجتماعی بود جنید گفت وی را با خود ببر و بامداد پیش ولیسے آورد به چون شب ...ند بطریق مزاح و طیبت انگشت بدن زدن آغاز کردند و اشارت بآن جوان کردند که موافقت کن وی با ایشان نمود و ایشان را تغیر کرد شبلی بوی نگاه کرد و گفت خاموش باش وگرنه بخنجرم و سرت از تن جدا کنم آن جوان خاموش گشت و هیچ نگفت و برفت روز دیگر این حکایت با جنید گفتند برخاست بخانه رفت تا عصا و کوزه را باز جوید نیافت بیرون آمد و با اصحاب گفت چند نوبت شد که شما را وصیت میکنم که چون غریبی اینجا رسد وی را خوار مدارید سوگند بخدای که عصا و کوزه از خانه برداشته است بی آنکه من بوی دهم و رفته است **حضرت ابو علی وارجی قدس الله تعالی سره** شیخ ابو عبد الله خفیف قدس سره گفته است که ابو علی وارجی بشیراز آمد و عمل و حکومت و از برای صادر و وارد و فقرا مائده نهادی بعد از نماز شام می آمد و با ما می نشست و با یکدیگر سخنان می گفتیم یکی از شبها ذکر ایام ارادت در میان آمد پیراهن خود را بالا داشت بر گردن وی نشانی بود بمقدار طوقی گفتم این چیست گفت در کوه لگام می بودم و پلاسی پوشیده بودم که گردن مرا بخورد چون ازانجا باز گشتم گوشت بر آورد و این نشان آنست که باقی مانده پس گفتم سبب در آمدن تو درین عمل چه بود گفت مادر من پیر و ضعیف شد و بر من وام بسیار جمع آمد محتاج شدم باین که میبینید **ابو الفضل جعفر الجعدی قدس سره** شیخ ابو عبد الله خفیف گفته است که بجعفر جعدی رسانیدند که ابو عمرو اصطخری گفته است که غسل می کردم ازار من گشاده شد دیدم که دو دست از پس پشت من پیدا شد ازار من محکم بر میان من بست جعفر جعدی برخاست و با اصطخر رفت

چون یکی لحظه گفت گو کردند پاره خوردند و پاره بگذاشتند بهر اهل فتوح فاتحه خواندند یک زبان از سخن نیار آمید از کرامات آن و حقایق نیز چون لبو باشی ز ذوق و حال آن	هر فتوحی که بود آوردند پاره بخش غایبان برداشت وز پی خاتمه معارف راند تا به نقل مشایخ انجامید وز مقامات این حقایق راند ذوق و حال کسان چه شرح دهی	شیخ ما الید و ستی پیش نشست نقل و نیز با بدست خود سره کرد گاه تفسیر گفت گاه حدیث گاهی از شیخ خویش راند سخن سخنان گفت جمله پخته و نغز خواجه را هیچ نه چه سود نغان	بر دلها زبان جلوا دست نام دارای غیب چهره کرد گاه فسولهای و نو خبیث گاهی از شیخ شیخ پیر کهن لیک از پوست بی نبرده بمغز که فلان داشت این و بهمان آن
	حکایت بر سبیل تمثیل		
با پسر گفت لوئی ورد ها بود حدی مرا کهن ساله	نیست چیزی ز نان گندم به یافته از زمانه اقبالی	گفت هرگز تو خورده بابا دیده بود او کسی حوالی شهر	گفت من خود نخورده ام اما که گرفتی ز نان و گندم بهر

دبخانهٔ ابو عمر و درآمد و پای وی بگرفت اصحاب ابو عمر برجستند گفت بگذارید که غضب وی لله است و دوازده فرسنگ راه پیاده آمده پس ابو عمر و بمقام اعتذار درآمده گفت چنان نگفته ام بلکه چنین و چنین گفته ام بعد ازان اصحاب را فرمود که وی را خدمت کار یهای نیکو کردند ابوالقاسم رحمه الله تعالی وی از کبار اصحاب جنید بوده شیخ ابو عبدالله خفیف گفته است روزی مرا گفت که مر الصحرا لئے بیرون کهی - بصحرا بیرون بردم بموضعی رسیدم که مصطبهٔ بود جماعتی نرد بازی میکردند با ایشان ببازی کردن بنشست من ازان متغیر شدم و خجل گشتم در وقت بازگشتن بجائے دیگر رسیدم جماعتی شطرنج میباختند ازان متغیر شد و پیش رفت و رقعهٔ ایشان را بیفشاند آن جماعت کاردها برکشیدند وی گفت کاردها را بمن دهید تا بخورم من ازین دو حال وے عجب ماندم از وی سوال کردم گفت وقتیکه بچشم لذتی نگرم چنان وقتیکه بچشم غیر لذتی چنین این سخن پیشتر گذشت اما آنجا شیخ الاسلام ابوبکر فرقی را گفته بود و در مقامات شیخ ابو عبدالله خفیف شیخ ابو القاسم قصریست و می شاید که وی را دو کنیت بوده باشد یا یکی بر سبیل سهو وقوع یافته باشد والله اعلم و هم شیخ ابو عبدالله خفیف فرمود که ابوالقاسم قشیری کثیر الاطراق بود و یعنے بسیار سر در پیش می انداخت از وی سبب آنرا پرسیدم گفت پیش ازین در قدیم الایام در هفت شبانروز یکبار چیزے می خوردم مردی از جن می آمد و بر من سلام میکرد اما وی را نمیدیدم یک روز وے را گفتم چه باشد که ظاهر شوی ناگاه دیدم که شخصے در خوب ترین صورتی بر من ظاهر شد گفتم چه کسی گفت من از مومنان جنیانم وقتیکه امثال شما را مے بینم دوست میدارم که وی را زیارت کنم و سلام گویم پس گفتم بعد ازین بر من ظاهر میشو و مرا دوست گرفت و با من انس تمام پیدا کرد و چیزها بمن می آموخت روزی وی را گفتم بیا تا بمسجد درآئیم و ساعتی بنشینیم گفت وقتیکه بنشینی و سخن گوئی و مردم ترا ببینند و مرا نه بینند ترا بوسواس نسبت خواهند کرد گفتم بیا تا در آخرهای مسجدے بنشینیم که هیچکس ما را نه بیند پس درآمدیم و بنشستیم گفت این مردمان را بمجلس چون می بینی گفتم بعضے را بخواب و بعضی را در خواب و بعضی را آگاه گفت آنچه بر سرهاے ایشانست می بینی گفتم نے چشمها مرا بمالید و دیدم که بر سر هر کسے غرابی نشسته است بعضی را بالها بچشم فرو گذاشته است و بعضی را بر سر نشسته است و بعضی را گاهی بوے فرود می آید و گاهی بالا میرود و گفتم این چیست گفت مگر نخوانده قول خدا تعالی را که و من یعش عن ذکر الرحمن نقیض له شیطانا فهو له قرین اینها شیاطین اند که بر سرهاے ایشان نشسته اند و بر سر هر یک بقدر غفلت وی استیلا یافته اند و آن جنی باین طریقت بمن می آمد و بر من

تتمهٔ سخن

به سخن شیخ روز را گذارند	بجیل چاشت را بشام رساند	ان حوایج که نقد گنجینه	بود زایندگان پیشینه
حاضر آورد یک دو کاسه طعام	داشت محسوب در وظیفهٔ شام	چون شد آن آش ماش خورده از	برگرفتند کاسها ز میان
نقلهاے ز خیره پیش کشید	نقل میگفت و نقل کے بچید	چون ز شب دو گذشت یکدو پاس	گفت بر نقل و نقل شکر و سپاس
جانب خوابگه قدم برداشت	بره و گرگ را بهم بگذاشت	گرگ بجید گرسنه بره زبون	چون بماند سلامت از وی چون
شیخ در خواب و مفسدک بیدار	شیخ بیکار و مفسدک در کار	ساخت اندر پناه لنگر شیخ	کار خود را که خاک بر سر شیخ
گر زنی طعن این بران غرزن	بر تو خواند که آن بعض الظن	بعض ظن گفت و حق بگفت آخر	صدق بعض ظنون بود ظاهر
این نه صوفی گری و آزادیست	بلکه کیدی گری و توادیست	شیخ و صوفی که گفتمش صد بار	میکنم زان گناه استغفار
آن فرومایه را چه استحقاق	کین اسامی بران کنند اطلاق	لقب و اسم پادشاهی چند	حیف باشد برین دعائی چند

ظاهر می شد تا روزی سخت گرسنه بودم و پیش من از نان صدقه بقیه بود و تا وقت افطار که عادت داشتم چهار روز مانده بود پارهٔ ازان نان گرفتم و بخوردم گرسنگی من ساکن شد ناگاه آن جنے درآمد و بر من سلام کرد اما ظاهر نشد گفت ما از بهر آن ریاضات و صبر بران می خواستیم شما را چون با تو امتحان کردیم بران صبور نبودی این بگفت و برفت و دیگر باز نیامد این سر پیش انداختن من ازان سبب ست عبدالعزیز بحرانی قدس الله تعالی سره العزیز شیخ ابو عبدالله خفیف قدس الله سره العزیز گفته عبدالعزیز بحرانی در زمستان سخت و سرد بشیراز آمد و جامهای کهنه داشت و هر فتوحی که وی را می رسد صرف فقرا میکرد و سه روز در شیراز بود بادی درین باب سخن گفتند گفت نفس من گریزد از جامهاے شما پس مرا گفت یا ابا عبدالله مرا ازین شهر بیرون کن که در نیت من نیست که درین جامه نو بپوشم گفتم کجا میروی گفت بناحیت بحران مشایعه وی کردم و بدروازه که بآنجانب بود بیرون رفتیم ناگاه دیدیم که ابوالخیر مالکی بر اشتر خود نشسته و پای می جنباند و ما را آواز می دهد و با خود خورشی همراه دارد بایستادیم تا با ما رسید گفت تفضل کنید ازین طعام با هم بخوریم پس بنشستیم و بخوردیم بحرانی برخاست و سجاده بر دوش خود انداخت ابوالخیر گفت کاش ازین طعام چیزے با خود برداری گفت مطبخ من پیش رفته است ابوالخیر گفت ما این طعام را چکنیم بحرانی گفت پیش سگان انداز و برفت ابوالحسین حکیمے رحمه الله وی گفته که از جنید شنیدم که روزی در مجلس سری سقطی بودم و آنجا مردم بسیار بودند و من خورد تر از ایشان بودم پرسید که چه چیز است که خواب را می برد هر کسے چیزی میگفت یکے از گرسنگی یکی گفت کم خوردن آب چون نوبت بمن رسید گفتم علم القلوب باطلاع الله تعالی علی کل نفس بما کسبت گفت احسنت یا بنی و مرا نزدیک خود بنشاند و ازان روز باز هر جا که هستم بر همه مقدمم و هم حکیم گفته است که حالی یکی از مشایخ از جنید پرسیدم که اقتدار شاید گفت که در روے پرهیزگاری و طلب قوت حلالی می یابی اقتدار شاید و گرنه او را بگذار شیخ ابوالحسین بن محمد الاکار رحمه الله تعالی وی از اصحاب شیخ ابو عبدالله خفیف است و استاد شیخ ابواسحاق گازرونی است قدس الله تعالی ارواحهم گویند که شیخ اکار بگازرون رسید مشایخ آنجا پیش وی جمع شدند و شیخ ابواسحاق هنوز کودک بود وی نیز با ایشان آمده بود وی را گفتند که این کودک قرآن نیک مے خواند وی را فرمود تا قرآن خواند وی را خوش آمد و تواجد کرد چون فارغ شد وی را از مشایخ طلبید و بشیراز برد و از مشایخ وقت شد و از اصحاب شیخ ابو عبدالله خفیف سماع حدیث فرمود با وی بعراق و حجاز مسافرت کرد و برکت صحبت وی

بلکه زان کس کش اینچنین کارست	حرف را رنگ لفظ را عارست	گلشن او را نمونه بودے	که من آنرا بخلق بنمودے
	تا بتمثیل و شرح سیرت وی	کردمی همچو آن عرب فردے	

حکایت بر سبیل تمثیل

مربه را که بود ساکن بر	جانب ری فتاد رای سفر	دید پیش دکانچهٔ طباخ -	چرب و دی نفیر زد گستاخ
بر تعجب که یا عجم ماذا	خذ فلوسا و اعطنی هذا	فلس از دلپته و زیجای نهاد	یک بدستی ازان بدستش داد
عرب اندر بغل نهاد و گذشت	گرد بازار و شهر و کو میگشت	ناگهانش میان شهر و غلو	چرب رو دار بغل فتاد فرد
چون ز نامش نداشت مسکین بهر	که سراغش کند ز مردم شهر	بغل از وی تهی و کیسه ز دانگ	جرزه بر کف نهاد و میزد بانگ
	ایها المسلمون ببلدة ری	اهل وجدتم بغل هذا شے	

دربیان سهر و بیخوابی که رکن چهارم ولایت مقام ابدالهاست

رسید تا بجه رسید و شیخ حسین بعد از ثلثمایه از دنیا برفته و قبر وے بر در روضهٔ شیخ ابو عبد الله خفیف است در شیراز **شیخ ابو اسحق بن ابراهیم شهریار کازرونی قدس الله سره العزیز** فارسی الاصل است و مولد و منشأ او ش نورونا حیه روز کازرون بوده و شهریار پدر شیخ مسلمان شد و ولادت شیخ و سائر اولادش در زمان اسلام بوده و انتساب شیخ در تصوف بشیخ ابو علی حسین بن محمد الفیروز آبادی الاکار بوده و بصحبت بسیاری از اصحاب حدیث رسیده بود در کازرون و شیراز و بصره و مکه و مدینه و از همه روایات حدیث و آثار داشت در مکه شیخ ابو الحسین علی بن عبد الله بن جهضم الهمدانی را دیده بود و از وی روایت کند که ذو النون گفت علیک بالقصد فان الرضا بتقلیل الرزق یزکی یسیر العمل یعنی بر تو باد که توسط احوال اختیار کنی یعنی بضرورت وقت قناعت کنی و طالب زیادت نباشی پس بدرستیکه رضا برزق اندک عمل اندک را پاک گرداند و هر آئینه عمل پاک شایستهٔ قبول حضرت پاک باشد یکی از وزرا با شیخ ارادت تمام داشت هر چند جهد کرد شیخ از وے قبول نکرد پیغام به شیخ فرستاد که هر چند جهد کردم از من هیچ قبول نکردی از بهر تو چند بنده را آزاد کردم و ثواب آن ترا بخشیدم شیخ قدس سره جواب فرستاد که رسالت تو بمن رسانیدند و شکر نیکوئی تو گفتم لیکن آزاد کردن بندگان مذهب من نیست بلکه مذهب من بنده گردانیدن آزادان برفق و احسان است شیخ قدس سره حضرت رسالت پناه صلی الله علیه و آله وسلم را بخواب دید پرسید که یا رسول الله ما التصوف رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم گفت التصوف ترک الدعاء و کتمان المعانی دیگر پرسید که ما التوحید رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم گفت کل ما یحس ببالک او یخطر ببالک فالله سبحانه بخلاف ذلک التوحید ان تنزه عن الشرک والشک والتعطیل دیگر پرسید ما العقل رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم گفت ادناه ترک الدنیا و اعلاه ترک التفکر فی ذات الله تعالی توفی رضی الله عنه فی شهر ذی القعدة سنه ست و عشرین واربعمایه **شیخ روزبهان البقلی قدس الله تعالی سره العزیز** کنیت وی ابو محمد بن ابی النصر البقلی الفسوی ثم الشیرازی سلطان عرفا بوده و برهان علما و قدوهٔ عشاق در بدایت حال سفر عراق و حجاز و شام کرده است با شیخ ابو النجیب السهروردی در استماع صحیح بخاری در ثغر اسکندریه شریک بوده است و خرقه از شیخ سراج الدین محمود بن خلیفه بن عبد السلام بن احمد بن سالبه پوشیده است و اشتغل بالریاضات الشدیدة فی اطراف شیراز و جبالها و کان صاحب ذوق استغراق و وجد کم لا تسکن لوعته و لا یرقا دمعته و لا یطمئن فی وقت من الاوقات و لا یسلو ساعة من الحنین و الزفرات شاهده کل لیلة بالبکاء و العلیل

خواب مرگ و حیات بیداریست	صلح مرگ از حیات بیزاریست	میگریزم ز زخم لشتهٔ مرگ	چه کنی روی در برابر مرگ
خواب و زدیست زندگی کالاه	نقد خود را ز دزد دار نگاه	مثل روشنیست برکه دمد	که سپردن به دزد کالا به
نگر این دزد از آن بود بالا	که سپردن توان باو کالا	باشد اے کرده روبراه طلب	نیم عمرے تو روز نیمی شب
شب تو چون همه گذشت بخواب	عمر تو نیمه شد بوقت حساب	بر تو خواهی دراز گرده روز	چیزے از شب بزد و برے دوز
فی المثل گر شود ز عمر تو کم	روزی افتی میان غصه و غم	صد شب از عمر خویش کم کردی	عمر آن از غرور کم خوراے
قصد شب گیر کن که بی شبگیر	نیست این راه انقطاع پذیر	شب وان رازره بریدن شب	گرچه باشد هزار گونه تعب
چون بمنزل شتر بخوابانند	آنزمان مرح شب روی خوانند	انما السائرون کل رواح	یحمدون السری الذی الصباح
روش سالکان معنوی است	نگاه ایمان بعیب شب روی است	ظلمات حجب گرفته تمام	از یمین و یسار و خلف و امام
با وجود هزار رهنماے	باشد اندر فضای محنت زای	بامدادان که سر زند ز زمین	پرتو انکشاف صبح یقین

مراو را سخنان است که در حال غلبهٔ وجد از وے صادر شده است که هر کسی فهم آن نرسد و از سخنان ویست ؎ آنچه ندیده است دو چشم زمان ٭ وانچه نشنیده است دو گوش زمین ٭ در گل بازار نمودست آن ٭ خیز و بیا در گل آن ببین ٭ و ویرا تصانیف بسیار است چون تفسیر عرائس و شرح شطحیات عربی و فارسی و کتاب الانوار فی کشف الاسرار و غیر آن که تعداد آن طولی دارد و در کتاب الانوار فی کشف الاسرار آورده است که قوال باید که خوبروی بود که عارفان در مجمع سماع بجهت ترویح قلوب بسه چیز محتاج اند روائح طیبه و وجه صبیح و صوت ملیح بعضی گفته اند از ین قوال اجتناب بهتر است زیرا چه این چنین کار عارفی را مسلم آید که طهارت قلب و بکمال رسیده باشد و چشم او از دیدن غیر حق پوشیده شده گویند که پنجاه سال در جامع عتیق در شیراز تذکیر کرد و وعظ گفت اول که بشیراز در آمد وی رفت تا که مجلس گوید شنید که زنی دختر خود را نصیحت میکرد که ای دختر حسن خود را با کسی اظهار مکن که خوار و بے اعتبار می گردی شیخ گفت ای زن حسن بآن راضی نیست که تنها و منفرد باشد او هم می خواهد که با عشق قرین باشد حسن و عشق در ازل عهدے بسته اند که هرگز از هم جدا نباشند بر اصحاب از استماع آن چندان وجد و حال عارض شد که بعضی در آن برفتند شیخ ابو الحسن کردویه گوید که در دعوت بعضی صوفیه با شیخ روزبهان جمع شدم و هنوز ویرا نمی شناختم در خاطرم آمد که من در علم و حال از وی زیاده ام بر سر من مطلع شده گفت ای ابو الحسن این خطره را از خود نفی کن که امروز هیچکس را با روزبهان برابری نیست و وے یگانهٔ زمانهٔ خود است و بدین معنی اشارت کرد درین نظم ؎ درین زمانه منم قائد صراط الله ٭ ز حد نور تا آستانه اقصی ٭ روندگان معارف مرا کجا بینند ٭ که هست منزل جانم بوادی ورے ٭ وی صاحب سماع بود و در آخر عمر از آن باز ایستاد با وی درین معنی سخن گفتند گفت انی اسمع الآن من ربی عز و جل فاستعرض مما سمعت من غیره و گویند که در آخر عمر فلجی دریافت ملکی از مریدان وی بے آنکه با وی بگویند بمصر رفت و از خزائن سلاطین قدری روغن بلسان خالص آورد برای مداوای وی چون پیش وی آورد گفت جزاک الله عن نیتک از در خانقاه بیرون رو آنجا سگی است گرگین خسپیده آن روغن را بروی بمال بدانکه روزبهان بهیچ روغن نیکو نمی شود این بندیست از بندهای عشق که خدای تعالی برپای وی نهاده است تا آن زمان که بسعادت لقای وی برسد شیخ ابوبکر بن طاهر که از اصحاب شیخ بوده گفته است که هر سحر بنوبت با شیخ قرآن می خواندم یک عشر وے و یک عشر من چون وی فوت شد دنیا بر من تنگ شد

برود از میانه ظلمت شب	اشرقت ارضهم بنور الرب	شب وی را شوند قدرشناس	بگشایند لب بشکر و سپاس
ترک پندار ما و من گویند	حمد من اذهب الحزن گویند	هرچه جز حق همه غمست و حزن	چه بر او و کان چه بیچه بیلا
بر تو باشد ز هر یک اندروی	له تجلی منیا در کوهے	لیک چون نفحهٔ ز حق گذرد	گرچه غم کوه بالود به برو
آن الله منزل البرکات	فی احایین دهر کم نفحات	متعرض شوید آنها را	قابل آن کنید جانها را
اے بسا نفحه آمد و تو بخواب	بر مشامت زود تو مست خراب	بدهد بوے گل نسیم سحر	لیک از آن مر نفحته ابر خیر
نفحه آمد ز حق پیند رفتے	نفحه آمد و باغ بگرفتے	نفحه آمد نصیب بیداران	نفحه آمد طبیب بیماران
آنکه بیداری نیافت نصیب	وانکه بیماریت نخواست طبیب	اے خدا نفحهٔ کرامت دار	که شوم از شمیم آن بیدار
باز لفرست نفحه دیگر	که نه بیداریم بود در خور	بعد ازان نفحه که من بیمن	بروم بوستان سوی گلشن
	گلشنے کان بود ادان العرض	جنة عرضها السماء والارض	

آخر شب برخاستم و نماز گذاردم پس بسر تربت شیخ بنشستم و آغاز قرآن خواندن کردم و گریه بر من افتاد که از وی تنها مانده بودم چون عشر تمام کردم آواز شیخ شنیدم که از قبر می آمد که عشر دیگر میخواند تا آن زمان که اصحاب جمع شدند آواز منقطع شد و مدتی حال بدین گونه بود روزی با یکی از احباب آنرا باز گفتم بعد ازان دیگر نشنیدم صاحب فتوحات مکیه رضی الله تعالیٰ می آورد که شیخ روزبهان در مکه مجاور بود و کان کثیر الزعقات فی حال وجده فی الله بحیث انه کان یشوش علی الطائفین بالبیت و کان یطوف علی سطوح الحرام و کان صادق الحال ناگاه بمحبت زنی مغنیه مبتلا شد و هیچکس نمیدانست که آن وجد و صیحهائی که در وجد فی الله میزد همچنان باقی بود اما اول از برای خدای تعالیٰ بود و این زمان از برای مغنیه است دانست که مردم چنان اعتقاد خواهد شد که وجد و صیحهات این زمان نیز از برای خدا است عزوجل بمجلس صوفیه حرم آمد خرقهٔ خود بیرون کرد و پیش ایشان انداخت و قصهٔ خود را با هر دم بگفت و گفت که نمیخواهم که در حال خود کاذب باشم پس خدمت مغنیه را لازم گرفت حال عشق و محبت وی را با مغنیه گفتند که وی از اکابر اولیاء الله است مغنیه توبه کرد و خدمت وی را پیش گرفت بعد ازان محبت مغنیه از دل وی زائل شد بمجلس صوفیه در آمد و خرقهٔ خود را در پوشید توفی الله تعالیٰ فی نصف محرم الحرام سنه ست و ستمایه

شیخ ابو الحسن کردویه رحمه الله تعالیٰ صاحب علم و تقویٰ بود شصت سال در خانه که در شیراز داشت منزل وی شد که جز بادای نماز جمعه و کفایت بعضی مهمات علی سبیل الندره بیرون نیامد و خضر علیه السلام احیانا بر وی ظاهر میشد و صحبت میداشت گفته اند که سبب وفات وی آن بود که شخصی بر وی در آمد و گفت [illegible] که می گوید که نفس من چون نفس عیسیٰ است علیه السلام مرده طبیعت را زنده می گرداند و من مرده بغفلت را زنده میکنم شیخ ابو الحسن آهی بر کشید و گفت یارب حیاتی مرا دادی عمری دراز و تا زمانی دریافتم که در وی مثل این سخنان می شنوم دیگر زندگانی نمی خواهم شکم وی درد گرفت و بهمان رفت فی آخر محرم سنه ست و ستمایه چون شیخ روزبهان بقلی بیمار شد شیخ ابو الحسن کردویه و شیخ علی سراج که مردی بزرگ عارف بود و اولاد شیخ روزبهان را غافل میشد بعیادت وی آمدند شیخ روزبهان روی با ایشان کرد و گفت بیائید که از قید این حیات جسمانی و زندگانی فانی بیرون آئیم و بحیات ابدی روحانی متصف شویم ایشان قبول کردند شیخ گفت من پیش از شما یاران میروم و تو ای ابو الحسن بعد از من پانزده روز میری و تو ای

اشارت الی بعض بطون قوله تعالیٰ وجنة عرضها السموات والارض

جل جلاله جنة الذات است	عرضها الارض و السماء است	ارض چه بود حقائق اعیان	مستقر در نشیمن امکان
آسمان چه صفات با اسما	متاثر ز حکم شان اشیا	بود اعیان با سرها و صفات	مندمج در نخست رتبهٔ ذات
وحدت صرف ذاتی ساذج	بود و اینها همه در و مندرج	امتیازی و اختلافی نه	اتفاقی و ائتلافی نه
ذات خود را چو کرد بر خود عرض	عرض آسمان شد و این عرض	لیک در علم خویشتن در عین	بود در علم مندمج کونین
بار دیگر چو عرض کرد آغاز	[illegible]	ارض شد ملک و آسمان ملکوت	هر دو در تحت سطوت جبروت
[illegible]	[illegible]	[illegible]	در شهادت ظهور کرد نمود
آنچه در وی تجرد و تاثیر	[illegible]	آسمانی و ایک روحانی	نه هیولانی و نه جسمانی
وانچه آمد مخالف از [illegible]	ارض و اجسام و باشد او [illegible]	طبقات است آن زمین ازان	باشد اطباق آسمان جهان

ابو علی بعد از یک ماه شیخ در نصف محرم برفت و شیخ ابو الحسن در آخر آن و شیخ علی در منتصف صفر رحمهم الله تعالیٰ علیهم

شیخ عبد الله بلیانی قدس الله سره العزیز کنیت او اوحد الدین است و از فرزندان شیخ ابو علی دقاق است و نسبت وی با شیخ ابو علی بدین گونه است که عبد الله بن مسعود بن محمد بن علی بن احمد بن عمر بن اسمٰعیل بن ابو علی الدقاق قدس الله تعالیٰ ارواحهم و استاد ابو علی دقاق را یک پسر بوده است اسمٰعیل و یک دختر فاطمه بانو منکوحهٔ شیخ ابو القاسم قشیری رحمه الله تعالیٰ و سلسلهٔ خرقهٔ وی چنین است وی خرقه از پدر خود دارد و ضیاء الدین مسعود و وی از عم خود امام الدین مسعود نیز می گویند و وی از شیخ اصیل الدین شیرازی و وی از شیخ رکن الدین سنجاسی و وی از شیخ قطب الدین ابهری و وی از شیخ ابو رشید ابهری و وی از شیخ جمال الدین عبد الصمد زنجانی و هر دو از شیخ ابو النجیب سهروردی رحمهم الله تعالیٰ علیهم وی گفته که در اوائل از خلق انفراد جستم و یازده سال در کوه بسر بردم چون از کوه آمدم باز آمدم بصحبت احمد ابو بکر همدانی رحمه الله تعالیٰ پیوستم و وی صاحب کرامت بوده فراستی صادق داشت و ورد وی آن بود که هر شب برخاستی [illegible] داشت [illegible] تا روز بر پای ایستادی من نیز از عقب وی بموافقت وی می ایستادم وقتی [illegible] باز پس کردی و غیرت آوردی و گفتی برو و بجای خود بخسب و در زمین [illegible] نشستم تا وی مشغول کار خود می شد دیگر برمی خاستم و موافقت وی می کردم تا آنگاه که حال وی بمن فرود آمد آنگاه تنهائی گزیدم و از احمد ابوبکر رحمه الله تعالیٰ اجازت مسافرت [illegible] داشت مرا اولی میگفت شنیدم که روزی می گفت که اولی آمد و از ما چیزی گرفت و برد نمیدانم که کجا [illegible] بعد از چندگاه پیش او رفتم فرمود که کجا بودی و چه آوردی تواضع نمودم و هیچ نگفتم ساعتی بنشستم زاهدی [illegible] جوابش این بود که گفتم و اندیشیدم [illegible] رحمه الله تعالیٰ علیه از من [illegible] که من غیر خدا [illegible] نیست زاهد گفت سخن منصور آوردی من گفتم [illegible] پیدا کنم چون این بگفتم زاهد عصا بگرفت و بر من انداخت از جای بجستم و آن عصا را رد کردم و زاهد را دشنامی غلیظ داد و گفت منصور را بر دار کردند [illegible] از نا تمامی منصور بود اگر نه [illegible] حق تعالیٰ و تقدیر [illegible] چون [illegible] زاهد گفت [illegible] گیاهی خورده گفتم آری خورده ام اما از مرغزار حقیقت زاهد گفت شاد خوردی بیا و بر سر سجاده بنشین آنجا

ذات حق را که جنت آمد هست	عرضها الارض و السماء نیست	چون عیان شد ز عین قدس قدم	عرض این هر دو شد به پیش از هم

در بیان معنی قوله علیه السلام الناس نیام فاذا ماتوا انتبهوا

قال خیر الوری علیه السلام	انما الناس هجع و نیام	فاذا جاء هم ازان کر هوا	سکرة الموت بعدها انتبهوا
آدمی زاده تا بود هر حال	بی نفس همواره همه سال	غیر تن پروری ندارد خوی	سری دانشوری نیارد وی
خواب غفلت گرفته چشم دلش	نگذشته نظر ز آب و گلش	بی خبر ده ز فرط نادانی	جز بلذات جسم و جسمانی
لذت او در آن بود محصور	همت او در آن بود مقصور	عرض او بود جنبش و کسب	اکتساب مراد نفس [illegible]
حرکاتش همه هوا و هوس	زده بی هوای نفس نفس	سکناتش برای نفس تمام	خود نگیرد بغیر نفس آرام
عقل و روح و قوی [illegible]	بهمه انقطاع کرده شیطان را	گشته هر یک به شغل دیگر بند	که نیارد گسست ازان پیوند
هرچه [illegible] کند شیطانش	نیست از وی مخالف امکان	در کفش مانده سخت مضطر و خوار	همچو آن زن بدست آن عیار

نقل است که بعد از آن زاهد گفت آنکه گفتی از ناتمامی منصور بود که نگریخت و او را بردار کردند چه دلیل گفتی گفتم دلیل آنست که هر سواری که دعوی سواری کند و اسپ بتازد چنانکه باید عنان از دست وی برود و اگر برود تواند که سر اسپ را باز گیرد راست گفته است که وی سوار چالاک است و اگر سر اسپ را باز نتواند گرفت او در سواری ناتمام است چون این گفتم زاهد تصدیق فرمود که راست گفتی من از تو دیده در ترکی ندیده ام و هم وی گفته است که مرا گفتند که یکی از اصحاب شیخ شهاب الدین سهروردی قدس الله سره که وی را شیخ نجیب الدین بزغش میگویند بشیراز آمده است بسیار خرم شدم از آن جهت که در مقامات و احوالات صوفیان آنچه دانسته بودم حاصل کرده بودم و طلب باقی میکردم و پدرم می گفت که من آنچه از خدای تعالی خواسته بودم آنرا بعبدالله داد آنچه بر من بمقدار دریچه گشادند بر وی بمقدار دروازه گشادند برخاستم و بشیراز رفتم و بخدمت شیخ نجیب الدین مشرف شدم و چیزی چند از احوال و مقامات و واقعات خود بوی بگفتم همه را یک استماع کرد هیچ جواب نگفت ساعتی بنشستم و از آنجا بیرون آمدم بعد از آن مرا بجهت ضروری عزیمت مراجعت شد با خود گفتم بروم و شیخ نجیب الدین را ببینم تا چه بگوید چون بدر خانه وی رسیدم گفتند وی در اندرون است بر در خانه بیرون که شیخ آنجا می نشیند بنشین تا بیاید چون آنجا بنشستم در پیش سجاده وی جزوی دیدم که هرچه باوی گفته بودم آنجا نوشته بود با خود گفتم که شیخ باین محتاج بوده است که نوشته است سؤال وی را بدانستم که تا کجاست بنشستم و بیرون آمدم چون بکازرون رسیدم بانگی بر خود زدم و خبر لی نبازکی در خود پیدا کردم و در خلوت نشستم و هرچه از خدای تعالی خواستم نتیجه روزه در آن خلوت بمن داد وی گوید که در شیراز بودم روزی ناگاه شیخ سعدی رحمة الله علیه در آمد شیخ سعدی یکمشت فلوس بیاورد و در نظر وی بنهاد و گفت بلذایذ تا درویشان این تبرک بسفره دهند وی گفت ای سعدی فلوس چه آوری نمیگوی برو آن ظرف قیچه بیار که شصت دو عدد دانقچه در آن نهاده تا درویشان بسفره دهند درحال شیخ سعدی برفت و آن بیاورد و همچنان که وی فرموده بود آنرا بفرستاد و از برای درویشان سفره تمام آوردند شیخ را مریدی بود طباخ در بازار آش پختی هرگاه که شیخ بدر دکان وی رسید کاسه آش ببستی و همچنان ایستاده بخوردی روزی کاسه آش در دست داشت که درویشی رسید و خرقه سفید مرقع متقشف پوشیده سلام گفت میخواهم که مرا بخدا رسانی تو ان از لنت کنی و بگوی که فائده چیست تا چنان کنم

حکایت بر سبیل تمثیل

داشت زرده متاع بیوه زنی | تازه روی و نازنین بدنی | بود در کنج خانه مالامال | یکی دو خم روغنش چو آب زلال
روزی افتاد حاجتش که بشهر | برد آن روغنها تا گیرد بهر | کرد از آن پر دو خیک و برخر بست | جست بالا و در میان بنشست
مردوار از گزند ره آزاد | شهر را رو بشهر روی نهاد | چون نه ده دو فرسنگ مقدار است | آمد از ره پدید عیاری
پیش زن آمد گرفت کای خواهر | بنده خورشید و ماه در چادر | از کجا میرسی چه داری بار | و اندرین شهر با که داری کار
گفت بالکس بشهر نامم نیست | زن از وی بجز اضطرابم نیست | بار من روغنست می کوشم | کس رسانم بشهر بفروشم
گفت بگشای بار خویش که من | نیز هم سوی شهر میبرم روغن | تا هم اینجا بهاش بشماریم | تو بده من بشهر روی آریم
زن فروبست بار خویش گشاد | خیکها هر دو پیش مرد نهاد | مرد یک خیک را دهان بدرید | روغنش بهر امتحان بچشید
داد و ... زد و گشاد شاید راه | زد و بگشاد خیک دیگر سر | داد هیچ پاره را بدست دگر

شیخ فرمود که کاسه آش که در دست داشت بوی داد و گفت از بنیاد کار این را بستان و بخور درویش آنرا بستد و بخورد چون از طعام فارغ شد گفت این دست به طعام آلوده هم بخرقه که پوشیده پاک کن و به گاه که چیزی میخوری چنین میکن گفت ای شیخ این نتوانم کرد بچیزی دیگر اشارت فرمای شیخ فرمود که چون این قدر نتوانی کرد چیز دیگر که از گویم هم نتوانی کرد برو که تو مرد این کار نیستی یکی از مریدان شیخ در کوه عزلت گرفته بود ماری در پیش وی رسید خواست که وی را بگیرد وی را بگزید و اعضای وی آماس کرد خبر به شیخ رسید جمعی را فرستاد تا وی را آوردند گفت آن مار را چرا گرفتی تا ترا زخم زد گفت شیخا تو گفته که غیر خدا نیست من آن مار را غیر خدا ندیده ام از این جهت دلیری کردم و ویرا بگرفتم شیخ فرمود که هرگاه حق تعالی را بلباس قهر بینی دگر بنزدیک وی مرو دگر نه چنین کند که این ساعت در آن افتاده دست در زیر سر وی کرد و ویرا باز نشاند و گفت من بعد گستاخی مکن تا وقتیکه ویرا نیک بشناسی آنگاه دعا کرد و باد بروی دمید آماس باز نشست و شفا یافت وی گفته است که درویشی نه نماز روزه است و نه احیاء شب است این جمله اسباب بندگیست درویشی نرنجیدنست و نرنجیدن اگر این حاصل کنی واصل گردی و هم وی گفته است که خدای دان باشید و اگر خدای دان نیستید خود دان نیز مباشید از برای آنکه چون خود دان نباشید خدای دان باشید پس فرمود که از این بهتر بگویم خدای باشید و اگر خدای نباشید خود مباشید اگر خود نباشید خدای باشید روزی بزیارت شیخ روزبهان بقلی قدس الله تعالی سره رفته بود و شیخ صدرالدین روزبهان بر سر تربت پدر نشسته بود چون شیخ عبدالله در برابر قبر بایستاد شیخ صدرالدین بتعظیم وی برخاست و مدتی بسیار بایستاد و بنشست و باز برخاست و دیگر مدتی بایستاد و شیخ عبدالله بوی التفات نکرد چون از زیارت فارغ شد گفته شیخا دیرگاهست که برپای ایستاده ام و شما هیچ التفات ننموده اید گفت شیخ روزبهان اناری بدست من داده بود بخوردن آن مشغول بودم و از جمله اشعار وی است ~ با جمله خدای پاک پاکیم + نی ز آتش و آب و باد و خاکیم + از هستی و نیستی همیشه + عریان شده ایم و جامه چاکیم + ~ حقیقت جز خدا دیدن روا نیست + که بیشک هر دو عالم جز خدا نیست + نمیگویم که او عالم شده نه + که این نسبت بدو کردن روا نیست + نه او عالم شده نه عالم او شد + همه او را چنین دیدن خطا نیست + ~ تا حق بدو چشم سر نه بینم هر دم + از پای طلب نمی نشینم هر دم + گویند خدا بچشم سر نتوان دید + آن ایشانند من چنینم هر دم + وفات وی در روز عاشوراست سنه ثمان و ستمائة

چون دو دستش ز خیک شد بسته | دست بر دوش بهر آهسته | کرد بیرون ز پای شلوارش | بست کالای خویش در بارش
زن بیچاره چون بدفع فساد | نتوانست دست خویش گشاد | زانکه گر شور و جنگ می انگیخت | خیک روغن بخاک ره میریخت
بضرورت نگار تن در داد | نام و ناموس را بگوشه نهاد | گر ز روغن فراغتش بودی | دامن عصمتش نیالودی
بگسستی ز خیک چنگ و بجنگ | کار را بر حریف کردی تنگ | ای بسا کس که لاف مردی زد | دم ز آئین ره نوردی زد
همچو آن زن بین و آن شد بند | خویش را زیر حکم دیو فگند | زیر فرمان دیو شد ساکن | شد فضیحت از آن سکون لیکن
غفلتش بست دیده ادراک | که ندارد از آن فضیحت باک | روز آخر که مرگ مردم خوار | کند از خواب غفلتش بیدار
شود از کار و بار خویش آگاه | که برو چون زده دیو راه | یادش آید که در جوار خدای | بارها زد بجرم عصیان رای
فعلهای قبیح ازو صادر | گشته حق بوده حاضر و ناظر | یادش آید که در فلان ساعت | دیو چون زد برو ره طاعت
بر رخ زعفران گذاری حق تافت | سوی قید و فریب دیو شتافت | هرچه در شصت سال یا هفتاد | کرد از شر دیو پیش افتاد

بود و قدس الله تعالی سره العزیز **شیخ جمال الدین محمد قدس الله تعالی سره العزیز** وکان سخیا وجیها بهی
المنظر ذا الخیر و له ریاضات و خلوات و اوراد کثیرة من العبادات والطاعات وله کلمات روحانیة واشارات حمانیة
شیخ عبد الله بلیانی قدس الله روحه فرموده است که در آن زمان که خرد سال بودم شیخ جمال الدین با کلنجار
رحمه الله تعالی در صحبت پدرم خواجه ضیاء الدین مسعود رحمه الله تعالی میبود و من پیوسته بذکر مشغول می شدم
و آواز خوش داشتم و از برای جمعیت خاطر خود وقتها در اثنای ذکر گفتن چیزی از اشعار بترنم می خواندم
شیخ جمال الدین گوش بآواز من میکرد و از آن وقت وی خوش می شد و من از این حال خبر نداشتم که گوش بمن
دارد آنچه میخواندم خاموش میشدم و دیگر بذکر مشغول میشدم در یکی از روزها شیخ جمال الدین نزدیک من آمد و گفت
ای شیخ عبد الله چرا چنین میکنی که در اثنای ذکر چیزی خوش میخوانی و ما گوش بتو داریم تو خاموش میشوی ما را
نیم بسمل میگذاری دیگر چنین مکن و خاطر های درویشان را بخر چون از تو این اوزها میخرند و پدرم نیز ضیاء الدین مسعود
همچنان فرمود سخن ایشان را قبول کردم و وی گفته است در قوله تعالی واعبد ربک حتی یاتیک الیقین یعنی یقین
نیست جز عیان عین قدیم بی صورت عمل عبادت است و نیتی که بهتر از عمل است اینست و صورت عمل بی
نیت عیان عین قدیم عبادت نبود بلکه رسم عبادت بود طالب آنست که مطلوب وی جز عیان عین قدیم نیست
و هر چه جز عیان عین قدیم ست وی محال و باطل است توفی رحمه الله سنه ست و خمسین و سبعمائة و قبر وی در شیراز
است **موسی بن عمران جیرفتی رحمه الله تعالی علیه** بزرگ بود بجیرفت پیر شیخ عبد الله طاقی است
شیخ الاسلام گفته که شیخ ابو عبد الله خفیف را با شیخ موسی بن عمران جیرفتی چیزی نقاری افتاد بوی نامه و پیغامی
فرستاد که من در شیراز هزار مرید دارم که اگر از هر یکی هزار هزار دینار خواهم شب را زمان نخواهند موسی بن
عمران جواب باز فرستاد که من در جیرفت هزار دشمن دارم که هر گاه بر من دست یابند مرا تا شب درنگ ندهند
و زنده نگذارند صوفی تو باشی یا من **خواجه علی بن حسن کرمانی رحمه الله تعالی علیه** شیخ کرمان بود
و متاخرین مشایخ آنجا و اردو خانه داشت و کار وی بنظام و مرید بسیار و معاملت نیکو و وی مرید شیخ عمو
کردی تا شیخ عمو از دنیا برفت وی شب بار نگذاشت یعنی در مسند ارشاد بنشست شیخ الاسلام گفته که در کرمان
میان خواجه علی بن حسن و میان خلیل عمازان نقار افتاد خلیل با خواجه علی نامه فرستاد و در آن نوشت

یک بیک پیش چشم او وا زند	آشکارا بروی او وا زند	بگذار نغز گنبد والا	بانگ یا حسرتا و وا ویلا
حسرت از جان او بر آرد دود	وان زمان چون ترش ندارد سود	بس که ریزد ز دیده اشک ندم	غرق گردد ز فرق تا بقدم
و آب چشمش شود ز ادان شیون	آتشش را بجا نشیت روغن	کاش این گریه پیش ازین بودی	غم این کار پیش ازین خوردی
وادی از خونبار دیده نهی	شمعی از جامه سیه رقمی	نم چه سود این زمان که گشت اثر	خشک گشت از تف هموم اثر
گریه روزی که بود فائده مند	از جهالت بخنده شد فرسند	چون زمان نشاط و خنده رسید	آبش از چشم و خون ز دل بچکید
حق چو فرمود فلیضحکوا قلیلا گفت	او زبس خنده همچو غنچه شگفت	جوی چشمش نشد ترشح جو	هرگز از چشمسار نلیبکوا
لاجرم روز ضحک و استبشار	خون نشاند ز دیده خونبار	همه عمرش بعیش و عشرت	او ز رنج و عنا عبوس و کدر

تنبیه للغافلین والایقاظ للنائمین

ای صبح خیز [illegible]	مانده در دست خواب غفلت	پیش از آن گشت اجل [illegible]	گر نه [illegible] ز خواب سر بردار

کز تو از با مداد تا چاشتگاه دارد و شربت دوغ و تا طعام نهوا نخورد از تنعم و مرا از بامداد تا چاشتگاه گرد باید گشت
تا چیزی بیابم که بخورم صوفی تو بی یا من مشایخ طعن میزدند وی پسندیدند قبول جستن و قبول داشتن خلق را از بهر
غرور که در آنست ایشان قبول مایه تو خوردند و نفس را عنا را معجب کنند تا از حد خود در گذرد اگر الله تعالی نگاه دارد
و این عقبهٔ عظیم ست این قوم را **امیر نیشاپوری رحمه الله تعالی** پیری بوده بزرگ از صوفیان و به نیشاپور
بود و رفت بزیارت یا بکاری دیگر خادم با وی بود در آنجا قبول عظیم خواست افتاد و مریدان بسیار پدید آمدند
وی از آن برنج می بود و شغل دل می افزود چون بازگشت خلق بسیار با او بیرون آمدند و بادی و رفتن
ایستادند از خادم پرسید که اینان که اند گفت بخدمت تو می آیند صبر کرد و هیچ نگفت تا بسر بالائی رسید بادی
سخت سخت بند شلوار بگشاد و بول آغاز کرد چنانکه جامهای ایشان را نیز پلید کرد آن قوم گفتند احسنت زهی
شیخ و زهی معاملت نیکو همه از وی منکر و بازگشتند و آن خادم که با وی بود پس وی میرفت دل پر از انکار که این چه بود
که وی کرد جمع مریدان بالاها تهای زاره و منظرهای نیکو با وی می آیند و بهین که وی چه کرد امیر میرفت تا
به آب رسید با مرقع و جامه به آب در آمد و جامها و تن خود پاک بشست و بیرون آمد و بر زمین ایستاد و روی بازپس
کرد و خادم را گفت باید کرا انکار کنی که آن فتنی بآن عظمت و فتنه و شغلی چنان بزرگ باین مقدار بولی از خود نتوان
کرد چه مؤنت آن باید کشید ایشان بچه کار آیند جز آنکه مردم را رعنا و معجب کنند و از مایه مردم خورند و شغل
دل افزایند و این قبول پیش اهل دل غیب باشد چون اندک عیبی پدید آید یا کاری نه بر مراد ایشان برود
همه منکر کردند شیخ الاسلام گفته دانی که آن چرا کرد از جهت آنکه طمع و نفس وی بآن خوش شده بود آن بر وی
واجب بود **ابو عبد الله الترو غندی رحمه الله تعالی علیه** از طبقهٔ خامسه است نام وی محمد بن محمد بن
الحسین است از اجلهٔ مشایخ طوس بود با ابو عثمان حیری صحبت داشته بود و بان مشایخ که از طبقهٔ وی بود
یگانهٔ مشایخ وقت خود در طریقت و کرامات ظاهر داشت مجرد بود بلند حال بزرگ همت بود در سنهٔ خمسین و ثلثمائة
برفته از دنیا وی گفته که طوبی لمن لم یکن له وسیلة الیه غیره و هم وی گفته که ترک الدنیا للدنیا من جمع الدنیا و هم وی
گفته که الله تعالی بنده خود را از معرفت خود چیزی ندهد با آن مقدار که زیر معرفت داده بود بلا برسی نمارد تا بقو
آن معرفت آن بلا را بر میدارد و هم وی گفته که دور باش از تمیز در خدمت زیرا که کسانیکه ایثار در خدمت ممتاز

چون ز مدح عاشقان بشفتند	تیجانی جنو بهم گفتند	چون نهی تن به بستر و بالشت	سر بر آور که نوبت شد زشت
دوست بیدار و عشق آئین	سر راحت نهاده بر بالین	یار هشیار عشق پرست	خفته در خوابگاه عشرت ست
پیش عارف که ره بحق برده	زنده حقست غیر حق مرده	زنده جاودان ترا بر سر	مردگان را چه میکشی در بر
حی قیوم پیش تو قایم	تو گرفتار مردگان دایم	چشم بر چشم تو خبیر و بصیر	چشمت از مردگان تتبع گیر
چند باشی درین معامله گرم	شرم بادت ازین معامله شرم	چون حیا شعبه ز ایمان ست	بیحیائی دلیل طغیان ست
هر که موقن بود بآنکه خدای	حاضر و ناظرست و رهبر جای	در و دیوار و حاجت ابواب	نیست پیدین خدای حجاب
در پس پردهای تو بر تو	کی تواند مخالفت با او	هر که داند که از اوج قمه عرشش	تا حضیض بساط خاکی فرش
از ملائک پرست و از ارواح	مطلع بر نهاکل اشباح	کی تواند جنبش و آرام	برامور قبیح کرد اقدام
هر که داند که کاملان بشر	کرنها نهند و زبان بشر	کون با هر بلندی و پستی	پیش ایشان بود کف دستی

گردانی ظاهر نمانده اند پس همه را خدمت کن تا مراد حاصل شود و مقصود فوت نشود **ابو عبد الله رودباری رحمه الله تعالی** از طبقهٔ خامسه است نام وی احمد بن عطا است شیخ شام است بصور نشستی و صور بر کنار دریاست و قبر وی هم آنجا بود و صوفی در صورت قرایان مادر وی فاطمه بانو خواهر شیخ ابو علی رودباری بنیره را گفتی هذا قرأ او قرا و خال کان صوفیان عالم بوده بعلم قرآن و بعلم شریعت و علم حقیقت و حدیث دانسته و برا اخلاق و شمائل نیکو بوده موصوف بوده بتعظیم فقر و دوستی درویشان و رفق کردن بایشان در ماه ذی الحجه سنه تسع و ستین و ثلثمائه برفته از دنیا و برا کتابی است در آداب فقر شیخ الاسلام گفته که ابو عبد الله رودباری آنست که شتر وی را در بادیه یک پای بریک فرو شد گفت جل الله شتر یک بار بزبان فصیح گفت جل الله شیخ الاسلام گفت که من دو تن را دیده ام که وی را دیده اند یکی ابو عبد الله باکو دوم شیخ ابو القاسم ابو سلمه مادر وی شیخ ابو عبد الله باکو گفت که ابو عبد الله رودباری گفت که التصوف ترک التکلف و استعمال التظرف و حذف التشرف و شیخ ابو القاسم ابو سلمه باوردی گفت که شیخ ابو عبد الله رودباری گفت که حدیث نوشتن جهل از عمر ببرد و درویشی کبر از مرد ببرد فاذا ختمنا فنا هیک نیلا شیخ الاسلام گفت که ابو سعید مقری گفت که با شیخ ابو عبد الله رودباری باقلی میخوردم باقلی پسندیده نیامد تا در جای دم شیخ گفت شیخ با جای منه چیزی که خود را نه پسندی در راه درویشی می نهی که بخورد شیخ الاسلام گفت که محمد شکر گفته در کلوخ خلاهم انصاف است **عبد الله بن مانک رحمه الله تعالی** شیخ الاسلام گفت که ابو عبد الله مانک بارنمان فارس بوده نام وی احمد بن ابراهیم مانک است شاگرد بندار ارغانی است شبلی را دیده بود و عمر وی صد ده سال بوده چون سخن گفتی دو کس بودندی و بر دو دست وی که آب دهان وی پاک میکردند که دندان نداشت و آب از دهان وی بیرون می افتاد شیخ الاسلام گفت که شیخ ابو نصر قباقی که پیر من است ابو عبد الله مانک را دیده بود و حدیث داشت و من بر وی حدیث خوانده ام وی گفت که مرا شیخ ابو عبد الله مانک گفت که شبلی روزی بر منبر گفت که حق جنید حاضر بود گفت که غیبت حرام است شیخ الاسلام گفت که ابو سعید حمز از بصره آمد وی را گفتند ای ابو سعید قوم چه سخن میگویند گفت ایشان که از حق غایب اند ذکر حق عیان غیب ست **ابو عبد الله قدس الله تعالی سره** وی از متاخران است بدو من می بوده و وی شوری داشته شیخ الاسلام گفته که خرقانی با من گفت که شاگرد ابو عبد الله رودباری با من گفته که شیخ نامست بزیست و مست بمرد شیخ الاسلام گفته که راست گفت شاگرد وی

از همه خوب و زشت آگه هند	لیکن افشای آن نمی خواهند	که تواند ز طبع دیو سرشت	دست بردن بفعل ناخوش زشت
هر که داند که مومن آگاه	متفرس بود بنور آله	خواند از لوحهای چهره عیان	هر چه باشد نهان ز خلق جهان
که تواند که در شب دیجور	کرده پنهان هزار فسق و فجور	بدر آید ز خانه وقت صباح	متر سم بر سم اهل صلاح
سخنش آنکه دوش یا بن پیش	دیده ام خواب آن واقعه این	یا نبی یا ولی شدم همدم	ساخت در راز خود مرا محرم
که فلان میر یا فلان دستور	یا فلان صدر افتخار صدور	خاصه با او برگزیده ماست	نام او ثبت بر جریده ماست
دولت او مدام خواهد بود	جاه او مستدام خواهد بود	سازدش اندرین غنیم و شهور	برا عادی مظفر و منصور
بافد القصه آن نخوش آمدها	صد ازین تار دیو و کذاف	رقد هر کسی مناسب او	که بود لایق مناصب او
طرفه تر آنکه این تنک خردان	گردند از کمال حرص بدان	هر چه بر استداد جاه و جلال	باشد از نوم و یقظه او دال
یک بیک را کنند از او باور	نه پسندیدگان شود دیگر	طبع انسان بر او شود مجبول	که کند هر چه خیر اوست قبول

خرقانی گفت که من گفتم که آن ابو بکر شبلی بود که مست بزیست و مست بمرد که من شبلی را دیده ام بیش خویش که در هوا رقص میکرد و مرا شکر میگفت شیخ الاسلام گفت که ابو عبد الله دونی را پرسیده اند که فقر چیست گفت اسم واقع فاذا تم فهو الله و گفت نایست افتاده چون تمام شود او ست شیخ الاسلام گفت که ابو عبد الله دونی قرآن فراوان میخواندی و سماع آن دوست داشتی چون آیت زکوة یا صدقه رسیدی خوش شدی چیزی از خود بیرون کردی یکی را گفتی پدر بیرون بر و نه باز گرد تا هر کس که برسد بر گیرد **ابو عبد الله مولی رحمه الله تعالی** وی در هرات می بود در ایام پیر ابو سعد و دونی زاهد روزی در مسجد جامع هنوز پیر ابو سعد نیامده بود وی در سخن آمد نخستین سخن بگفت پس گفت اگر توحید صرف میباید اینک بگفتم و اگر علم و کفج و کدو میباید فردا ابو سعید بیاید دستار اگو بیلد شیخ الاسلام گفت که از اول این کار همه گویندگان یک سخن می گویند یکی با اندام ترمی گوید و میرید و یکی بی اندام تر میگوید و می آویزد آن چیست که ابو عبد الله مولی میگفت کودکان از پس وی در می آمدند و می گفتند ابو عبد الله مولی وی میگفت ای دوست ابو عبد الله بگذار و مولی میگوی شیخ الاسلام گفت که ابو عبد الله مولی این کار را در یک سخن آورده و آن آنست که همه وقتی گرسنه بود وی را آرزوی آن شد که دو نان گرم بود و دوشاب که بخورد در آن گرسنگی در مسجد جامع بخفت یکی از مریدان وی بانجا رسید وی را خفته دید بر سجاده دوست در زیر سر کرده باخود گفت که شاید وی گرسنه بود ببازار رفت دو نان گرم بستد پاره دوشاب برین نان کرد و بیاورد و در زیر سجاده وی بنهاد بوی نان گرم بوی رسید بیدار شد آن را دید که آزرده کرده بود روی بآسمان کرد و گفت الهی کار کی ترا باید بتوانی ساخت یعنی اگر عنایت بود کار دوستان خود بی سبب جهد میسازی شیخ الاسلام گفت که از جهد ما و طلب ما هیچ چیز نیاید و هیچ چیز نرسم مگر آنکه او را عنایتی باشد یکی **ابو عبد الله مقری رحمه الله تعالی** از طبقهٔ خامسه است نام وی محمد بن احمد بن محمد المقری است صحبت داشته با یوسف بن الحسین و عبد الله خراز رازی و مظفر کرمانشاهی و رویم و جریری و ابن عطا وی از جوان مردان مشایخ بوده و سخی ترین ایشان پنجاه هزار دینار میراث بوی رسید و رای ضیاع و عقار از همه بیرون آمد و بر فقرا نفقه کرد بر وحدت و تجرید او ام حج بست به آنکه هنوز در حداثت سن بود در سنه ست و ستین و ثلثمائة برفته از دنیا وی گفته الفقر الصادق الذی یملک کل شئ و لا یملکه شئ و هم وی گفته که من تعزز عن خدمة اخوانه ورثه الله سبحانه ذلالا انفکاک منه ابدا هر که او خدمت از

هر خوش آمد که گویدش بدروغ	گیردش نفس از آن فروغ فروغ	گرچه باشد همه خطا و غلط	نه کند رد آن بهیچ نمط
	کند اذعان بصدق گوینده	همچو آن ساده مرد خربنده	

قصهٔ روستائی که دراز گوش پیر لنگ پشت ریش ببازار خرفروشان برد دلال فریاد برآورد که میخرد خر جوان روان تن درست روستائی جوان بشنید باور داشت از فروختن دراز گوش پشیمان شد

ساده مردی ز عقل دور ترک	داشت در ده یکی ضعیف خرک	خرکی پیر و سست و لاغر و لنگ	که ز رفتی دو روز یک فرسنگ
بسکه از روزگار دیده خروش	نه دم او بجای مانده نه گوش	هرگز از ضرب کو نیاسودی	راه را جز به گز نه پیمودی
بود داغم ز زخم مرد سلیم	سرخ کیمخت او برنگ ادیم	گر رسیدی بجوی باریک	همه عالم بر او شدی تاریک
در شدی راه هم ز بویش گل	بودی از گل گذشتنش مشکل	روزی آن ساده سوی شهرش برد	بحریفان خر فروش سپرد

یاران و برادران دریغ دارد او را دنی وهند که هرگز از آن نرهد و هم وے گفته که ماقبل منی احد شیئا الا رأیت له منته علی یمکننی القیام بواجبها ابدا و هم وے گفته که فتوت نیکو خواهی است با آنکه وی را دشمنے داری و بذل مال از برائے آن کسی که دل تو از وے کراهت دارد و حسن صحبت و معاشرت با آنکه ملیح ترا از وے نفرت باشد و هم وی گفته که چون بصحبت عبداللہ خراز رسیدم گفتم ایها الشیخ مرا چه ذ زبانی گفت لبسیر چیز حرص بر اداے فرائض بتمام ترین جهدی و طاقتی و حرمت داشتن جماعت مسلمانان و متهم داشتن خاطرهائے خود مگر آنچه موافق حق باشد ابو القاسم رحمه اللہ تعالےٰ از طبقه خامسه است نام وی جعفر بن احمد بن محمد المقریست برادر عبداللہ مقری است از بزرگان مشائخ خراسانست یگانه بود در وقت خود و در طریقت خویش و عالی حال و شریف همت بود شیخ سلمی گوید لم تلق احدا من المشائخ مثله فی همته و وقاره و جلسه صحبت داشته بود با ابن عطا و جریری و ابو بکر بن سعدان و ابو بکر ممشاد و ابو علی رودباری در سنه ثمان و سبعین و ثلثمائه از دنیا برفت در نیشاپور وے گفته که عارف آنست که وی را معروف وے مشغول نگرداند از آنکه بخلق نگرد بچشم ... قبول و هم وی گفته که اوائل برکه الدخول فی التصوف ان مصدق الصادقین فی الاخبار عن انفسهم و عن مشائخهم ابو محمد الراسی رحمه اللہ تعالےٰ از طبقه خامسه است نام وے عبداللہ بن محمد الراسی البغدادیست صحبت داشته با ابن عطا و جریری از کبار مشائخ بغداد است بشام رحلت کرده باز ببغداد آمده و آنجا برفته در سنه سبع و ستین و ثلثمائه وی گفته که اعظم حجاب بینک و بین الحق سبحانه اشتغالک بتدبیر نفسک و اعتمادک علی عاجز مثلک فی اسبابک و هم وے گفته که الهموم عقوبات الذنوب و هم وے گفته که لا یکون الصوفی صوفیا حتی لا تقله ارض و لا تظله سماء و لا یکون له قبول عند الخلق و یکون مرجعه فی کل الاحوال الی الحق تعالےٰ روزی نزدیک وے ذکر محبت میرفت گفت المحبة اذا ظهرت افتضح فیها المحب و اذا کتمت قتل المحب کمدا. الشد ۔ ولقد فارقه باظهار الهوی عمدا لیته سره اعلانه * و ربما کتم الهوی اظهاره * و لربما قتل البلیغ لسانه * کم قد رأینا قاهرا سلطانه * للناس ذل بحجة سلطانه * ابو عبداللہ الدینوری رحمه اللہ تعالےٰ از طبقه خامسه است نام وے محمد بن عبد الخالق الدینوری و هو من اجل المشائخ و اکبرهم حالا و افصحهم فی علوم هذه الطائفة و بازگشت وی بصحبت فقرا و التزام آداب آن و محبت اهل آن بود سالها در وادی القری اقامت کرد پس بدینور بازگشت و آنجا وفات کرد چنین است در طبقات سلمی و شیخ الاسلام گفته است که وے باخر عمر بوادی القری بمسجدی درآمد مردمان برفتند وی را مهمان نداشتند و چیزے

یکی از جمع فروشانه
بهر آن کار ریش زو شانه
بانگ میزد که کیست در بازار
که خرد بهر خود خرے رهوار

خرنگو استری جوان و روان
سخت در راه و تند در میدان
جهد از جا اگر شد بمثل
سایه تازیانه اش به کفل

بلکه از سایه اش گر آید پیش
کام‌ها بگذرد ز سایه خویش
می جهد همچو باد جای بجای
میرود همچو آب در گل و لاے

جست جوی بزرگ و نهر عظیم
پیش او کم ز جدول تقویم
خلق از آن گفتگوی میخندید
لیکن آن ساده مرد چون بشنید

سر فراگوش خرفروش آورد
کای ببازار خرفروشان فرد
اگر این قصه راست می گوئی
راه این عرصه راست می پوئی

سخنے گویمت بمن کن گوش
بمنش یا زده بکس مفروش
دیر شد کین چنین ستوده الاغ
که تو گفتی کنم بشهر سراغ

ای عجب کان خر دآن من بود ست
روز و شب زیر ران من بود ست
یار در خانه دیگر و جهان
من طلبگارش آشکار و نهان

پاسخش داد کای سلیم القلب
کرده دهر از تو فهم و دانش سلب
بلکه هرگز ترا نبود ست آن
گر تو گویم کسی ربود ست آن

سالها شد که راکب اوئے
قصه او ز من چه مے جوئی
بگزافی که بر زبان دوسه باز
راند از بهر گرمی بازار

خوردنی نداد ندشب از گرسنگی بمرد روز آمدند وی را کفن کردند روز دیگر در مسجد درآمدند کفن را دیدند در محراب نهاده کاغذی در میان کفن و در آن نوشته که دوستی از دوستان ما بشما آمد وی را مهمان نداشتید و طعام ندادید و از گرسنگی بکشتید کفن شما را نمی خواهیم شیخ الاسلام گفته که ابو عبداللہ دینوری گفته که اللہ تعالےٰ خود بر قفا سلام میکند و می گوید در قرآن فقل سلام علیکم گویند که وے سالے در کشتی بماند که با وے جست مرقع خود باز مے کرد و می دوخت تا به کلاهے باز آمد گفت نفس خود را مشغول می کنم پیش از آنکه مرا مشغول کند وی گفته که صحبت خردان با بزرگان از جمله توفیق اللہ است مر خردان را و از بزرگی ایشانست و رغبت بزرگان بصحبت خردان علامت خذلان بزرگان است و حماقت و بی خردی ایشان و هم وے گفته که مر بعضے اصحاب خود را الا تعجبک ما تری من هذه اللبسة الطاهرة علیهم فما زینوا الظواهر الا بعد ان خربوا البواطن شیخ الاسلام گفت که من اصحاب خود را عمارت باطن آموختم نه خورده ظاهر و آرایش خانه خدائے تعالےٰ خشنود مباد از آنانکه این کار کردند اما همین آرایش خانه و مرقع و میان و سجاده بر کتف و مانند آن کردند و معانی و صفای باطن نه با هر که به دید پندارد که این کار همه آنست و بس و آن کسانیکه خداوندان معانی و باطن نیکو زندگانی اند خود دل آن ندارند و طاقت آن نیارند که در ای او بچیزے دیگر مشغول باشند و هم وے گفته که در بعضے سفرها خود لنگے لنگے دیدم که بیک پائے خود برمے جست گفتم سفر ترا چه ضرور است که آلت آن نداری گفت تو مسلمانے گفتم آری گفت این آیت را بخوان که حملناهم فی البر و البحر چون حامل دوارنده ویست می شاید که بے آلت بردارد کسے بر وے در آمد و گفت کیف اصبحت این بیت بخواند ۔ اذا اللیل اغشی ثوبه * تقلب فیه فتی موجع * ابو الحسن الشیروانی الصغیر قدس سره العزیز از طبقه سادسه است نام وے علی بن جعفر بن داؤد است از شروان مغرب بوده شاگرد شروانی کبیر است صاحب خواص بمصر بوده بلکه مجاورت کرده و آنجا برفته از دنیا و شاگرد معاذ مصریست و ابو بکر موازینی و جنید و شبلی و ابو الخیر تنیانی و کتانی و ابو علی کاتب و ابو بکر مصری و غیر ایشان را از مشائخ وقت خود دیده بود و شیخ حرم بود و در وقت خویش و یگانه مشائخ در روزگار خود شیخ سلمی وی را در تاریخ صوفیان ذکر کرده و گفته که عمر وی صد و بست و چهار سال بکشید و باخر عمر مقعد شد هر گاه که مؤذن قد قامت گفتی وی بر پائی خاستے و چون نماز بکردی باز مقعد شدی و در حال سماع نیز همچنان بود شیخ عمو و شیخ عباس فخر میکردند بدیدار وے و چه کردندی که فخر نکردندی که لاف ایشان فرض بود بآن پیر از وی پرسیدند که تصوف چیست گفت الافراد و الانفراد

در صفحهای این متاع سقط
از جهالت چه او فتی بغلط
خواجه را بین که عمرهای دراز
بوده در بخل و حرص و خست دمساز

غیر جمع درم نور زیده
گرد کسب کرم نگردیده
گرکنندش ز کام سی دندان
به ازان کز دهانش یک لب و دندان

گرکنندش ز پنجه پنج انگشت
ندهد حبه بر آن از مشت
در ورم داری از کفش ببرند
بکه دیناری از کفش ببرند

چون نهد خوان در آفتاب بیش
گیرد از دست ترس سایه خویش
گمے افتدش بکاسه درون
نا کیده بیفگند بیرون

کرده در خاطر آن مبرد خوش
نخورد چون کسانی و اخنش
صرف دینار و درهم مجموع
بیش او هست مطلقا ممنوع

بس که میداردش ز کس نگاه
نیست کس را بکسری از وی راه
با چنین سیرت از کند بمثل
مدح او طامعے حسیس و غل

صرف را چون ندیده غیر خورش
صرفی از نحو ساخت صرف خورش
کای چو حاتم بجود کشته سمر
پیش تو صد چو معن بسته کمر

صیف جود کف تو در عالم
طعن معن ست و ماتم حاتم
ذکر حاتم بعهد تو تا کے
شد ز نام تو نامه او طے

پیش تو یاد معن بے معنی ست
هر گدائی ز جود تو معنی ست
زاهلی گوش سوی او دارد
گشته اش جمله راست پندارد

یگانه داشتن همت و یگانه زیستن از خلق وی گفته که الصوفیه مع الواردات لا مع الاوراد شیخ الاسلام گفت که فتح حاجی گفت که وی گفت که صوفی از مقامات و احوال برگذشته آن همه زیر قدم قدویست و همه در حال، وی جمع شیخ الاسلام گفته که عمو گفت که شیخ شیروانی گفت که آخر ما یخرج من رؤس الصدیقین حب الریاسة و عباس گفت که شیروانی گفت که شما را وصیت می کنم به نیکوئی بکسانی که شما را دوست می دارند و عمو گفت که وی گفته که اگر من پلی داشتمی بخراسان می آمدمی یارت کسیکه شما را دوست میدارد و حاجی گفت که شیروانی گفت که کسی بود که بزرگان در وی می نگرند و مقام وی به بینند و او خود نداند که هیچ چیز دارد و شیخ شیروانی گفته که من طلب غرا باطل اورثه الله ذل الحق و هم وی گفته که التصوف ترک الخلق و افراد الهمة و در عقب آن گفته که الخلق محنة ما و خلوا فی شیء الا افسدوه و هم وی گفته که من ترک تدبیره عاش طیبا و هم وی گفته که ما آفة الناس الا الناس و هم وی گفته که الفقراء هم ملوک الدنیا و الآخرة استعجلوا الراحة و هم وی گفته که الفقیر ابن وقته فاذا تطلع الی وقت ثان فقد خرج من الفقر و هم وی گفته که از جنید شنیدم که گفت هر که بوی فاقه رسد و بروی جامه بود افزونی که از آن بسر شود آن از بخیلی بوی رسیده بود و هم وی گفته که حثونا علی الطلب و هو للیجیی بالطلب و هم وی گفته که مرتعش گفت و لو لعب الفقیر عشرین سنة ثم صدق ساعة لنجا پس شیروانی گفت حاشا هم من اللعب انما اراد به قلة التصون و هم شیروانی گفته که از ابوالحسین تنیانی شنیدم که گفت مرا شرابی دادند بر دوزخ بیشتر اهل آن اصحاب الزکوة و مرقع دیدم پس شیخ شیروانی گفت که مستوجب آن نشدند مگر از آنکه یقین ابوالحسن بن جهضم همدانی قدس الله سره العزیز از طبقه سادسه است نام وی علی بن عبدالله ابن الحسین ابن جهضم الهمدانی بزرگ بود و شاگرد ابوبکر و جعفر خلدیست شیخ حرم بوده وی را کتابی است معتبر مسمی بهجة الاسرار در ذکر حکایات و احوال و مقامات این طایفه و فی تاریخ الیافعی انه توفی در سنه اربع عشر و اربع مایة شیخ احمد کوفانی وی را دیده بود شیخ الاسلام گفت من کسی را می شناسم که بزیارت ابوالحسین جهضم شد بمکه و حج نکرد که من بزیارت وی آمده ام از بزرگی وی حج با آن نیامیخت و آن نیز حج اسلام بود شیخ الاسلام گفت که زیارت مشایخ و خدمت ایشان برین طایفه فرض است شیخ الاسلام گفت که عقیل بستی از بست بحج میرفت گفت بزیارت شیخ ابوالعباس شوم و از وی شلواری خواهم که شلوار نداشت چون بوی شد شیخ شلواری

زاغ عجب اندر آشیان دماغ هرگز آن ابله سفر پیشه همه کذبست و افترا و نفاق روز و بهتان ز جانب ما وح	نهد ش بیضه زان فسانه دلاغ نکند در دل خود اندیشه ندهد بوی از وفا و وفاق که بود در کمال دین قا وح	از خیالش نهند نهانی سر کانچه گفت آن مناقح طامع نخوت آرد ز جانب ممدوح باشد القصه هر دو را مشئوم	کس بود کبر برگ و نخوت بر نیست قطعاً مطابق واقع که کند سد بابهای فتوح زان بشرع هدی بود مذموم

قال رسول الله صلی الله علیه و سلم احثوا التراب فی وجوه المداحین کذا فی صحیح مسلم رحمه الله و فیه ایضاً مدح رجل الله عند النبی صلی الله علیه و سلم قال ویحک قطعت عنق صاحبک

گوش بر مدح مدح گو کم نه مدح گوی تو در برابر تو چو گفت ویحک قطعت عنق اخیک	بلکه احث التراب فی وجه خاک او بار ریخت بر سر تو ساختی روز روشنش تاریک	هر چه بر تو ز نفس شور انگیز پیش خیر البشر نکو سیرے مدحت یار خویش بگزیدی	ریخت بر دارد برزخ آویز گر در رزی ستایش ذکری گردن یار خویش ببریدے

بوی داد و گفت در پوش و باز کرد و گذاشت که بنشیند در هر منزلی شلواری می یافت نگذاشت تو نیز شوم شیخ ابوالحسین جهضم را پسری بود نه بهنجار و پدر از وی در رنجه بود روزی بمیان مسجد حرام میگذشت یکی با شیخ شیروانی گفت ای شیخ این پسر شیخ ابوالحسین است چه ملامت در رنج که بدان پیر است ازین پسر شیخ شیروانی گفت رنج از پیر است بر پسر نه از پسر بر پیر گر نه بزرگی پدر وی بودی کرا یاد پسر آمدی از بزرگی پدر او است که پسر در زبان خلق افتاده است و انگشت نمای گشته ابوالحسین طرزی رحمه الله تعالی شیخ الاسلام گفت که طرزه جائیست بفارس وی بزرگ بود و بزرگ میداشت درویشان را و اصحاب وی با ادب و صیانت بودند شیخ الاسلام گفت که ابونصر حاجی مرا گفت که شیخ ابوالحسین طرزی را دیدم که پای تابه درپیش داشته بود و در سر و روی خود می مالید شیخ الاسلام گفت که قومی بودند که ایشان می بودند خداوندان دل در وشن از من درخواستند که مالی الشیخ عبدالله طاقی بر بیاز دی دستوری خواستم و ایشان را بوی بردم گفتم میخواهند که ایشان را وصیتی کنی گفت متا بانند گفتم آری گفت نکتب گفتم آری گفت سخت نیکو باشد کار کی میکنند و اهل خود را نیکو می دارند و شبانگاه هر کسی بهره خود را از طعام بر میگیرند و با یکدیگر می آرند و با هم میخورند و ساعتی می باشند آنگاه پراگنده میشوند ایشان را دعا کرد و برخاستم من آن شیخ عمو را گفتم شیخ عمو گفت که اصحاب عبدالله و ابوالحسین طرزی چنین میکردند تا بر جای بودند ابوالحسین سرکی رحمه الله تعالی وی بمکه مجاور بوده با مشایخ بهم چون شیخ شیروانی و ابوالعباس بهرردی و شیخ ابواسامه و ابوالخیر حبشی و ابوسعید شیرازی و شیخ محمد ساخری همه یاران یکدیگر بودند و مشایخ وی را تعظیم تمام میداشتند شیخ الاسلام گفت که شیخ ابوالحسین سرکی در بادیه بود با یاران چون شیخ ابوسعید شیرازی و شیخ ابواسامه الهراة و شیخ محمد ساخری و جمعی دیگر که ناگاه سموم برخاست ابوالحسین سرکی گفت ترسید که این کار ما را افتاده است من بروم و شما همه برهید و سیراب شوید چنان بود وی برفت و میغ در آمد و باران در ایستاد ایشان همه سیراب گشتند و سیل در آمد و وی را برگرفت و ببرد شیخ الاسلام گفت که زنده وی را شربت آب نداد و تشنه و گرسنه گشت وی را فرا آب داد با دوستان خود چنین کرد و کنند شیخ الاسلام گفت که ابوالحسین قزوینی یافتی روزی در مسجد حرام میان صوفیان از درویشی سخن میرفت وی گفت که چندین چه میگوئید از درویشی اگر درویشی را بر دیوار بنویسند یکی از ما بآنجا نگذرد و هر کسی که می گوید درویشم قوم بشوریدند گفتند این چیست که وی میگوید که الکون از درویشان

گرچه کردی بلند مقدارش باشد او را درین سپنج سرای ظاهر اگرچه زنده اش خوانی لیک علمی که با شدت قائد بروت زین حیات حسن امید همه را ظل ذات او بینی گر کسی گویدت ثنا و مدیح نخوت و کبر بر تو ره نه زند مدح تو حمد حق بود یکسر	کشتی از تیغ عجب و پندارش زندگانی و زندگی بخدای باطناً مرده است تا دانی که بدان سوی حق شوی عائد زنده سازدت بحق جاوید جلوه گاه صفات او بینی به بیان بدیع و لفظ فصیح آفت عجب گر تو نه بیند لیک ظاهر بصورت مظهر	جان قدسی که جسم و خاک وی است از خدا چون شود شود محجوب انما الناس کلهم موتی پرده از دیده تو بردارد تا بدیدت نه بیش چشم ذوق شهود چون بذات و صفات خود نگری گرچه بر تو روی شود واضح در توهم لب بنطق بگشائی نبود باعث تو حرص و طمع	عجب و پندار وی هلاک وی است مدت مرگ بروی آرد کوب نیست جز اهل علم مستثنی جز حقیقت به پیش دیده نگذارد غیر حق قدیم وی وجود بی بآن ذات و آن صفات بری دانی آن را ز حق بحق راجع که کسی را به مدح بستائی ازپی رفع جوع و جذب شبع

جولاهی آمده ما را از درویشی بیرون میکند آنچه مشایخ بودند گفتند چنانست که وی میگوید جنگ و نقار برخاست
وقت عمره آمد ابو الحسین سرکی بعمره بشد و باز آمد و نماز بکرد و جماعت همه حاضر بودند ابو الحسین برخاست و فقرا هر
یکی می شد و بوسه بر سر وی میداد و عذری میخواست یکی از مشایخ وی را برادر خوانده بود و گفت سخنی حق گفتی و
مهمانان مشایخ با تو یار بودند اکنون وا زان برگشتی بقول سفیهی چند گفت من از آن برگشتم اما من هرگاه که
بعمره می شدم در راه چند آیتی قرآن بخواندی در دل بسیار امروز در راه با خودی گفتم که او چنین گفت و من چنین
گویم همه راه در خصومت بودم اکنون آمدم تا خود را باز رهانیدم ایشان خواه برحق باشند و خواه بر باطل من دل
خود را دوا کردم یعنی فارغ ساختم فراغت دل بخصومت بیهوده در شود کسی را که دلی باشد **شیخ محمد**
ساخری رحمه الله تعالی شیخ الاسلام گفت که شیخ محمد ساخری آنست که بسر قبر مصطفی صلی الله علیه و
آله وسلم آمد و گفت من میهمان نو آمده ام یا رسول الله یا آنست که امیرکی با این قندیلها در هم شکنم یکی بوی
در آمد وی را بخانه برد و خرما و خوردنی ساخته بود وی را سیر کرد و گفت چه گفته بودی رسول خدا را صلی الله علیه وآله وسلم
وی میخندید آنچه گفته بود وی گفت تو از کجا میگویی گفت خفته بودم مصطفی صلی الله علیه وآله وسلم را بخواب دیدم
گفت مرا مهمانی بس بد خوی برو وی را بخانه بر و سیرکن او را و وی را بگوی که جای بدل کن که اینجا جای آرزو نیست **شیخ**
احمد جوالگر رحمه الله تعالی شیخ الاسلام گفت که وی نیز از یاران الیمانی است در صحبت یکی بکر ابو بوده نزد از
فرغانه بوده و در حرم مجاور شیخ الاسلام گفت که شیخ عمو گفته که وقتی در مکه تنگی افتاده از صوفیان قومی متاهل شدند
و زن خواستند و دلیهاسر دادند مال نزرخ گذشتند و بر معلوم افتادند شیخ احمد جوالگر هم زن خواست چون شب بگذشت
روز دیگر بطیبت با صوفیان گفت که نه نخل آمد جانب من که این چنان خوش نبود و چندین گاه با من بگفتند شیخ الاسلام
گفت که شیخ احمد جوالگر تنها نان خوردی گفت برای آنکه روزی با پیر هم کاسه بودم پارهٔ گوشت برداشتم پسندیامد
باز جای بنهادم وی بانگ بر من زد و گفت چیزیکه خود را نه پسندی در دهن باز نه از آن وقت باز تنها طعام
میخورم تا با ادب شوم شیخ عمو گفت پس از آن وی را بخراسان دیدم هم تنها طعام می خورد **ابو الحسین**
حداد هروی قدس الله تعالی علیه شیخ الاسلام گفت که وی بزرگ بوده درویش مجرد ظریف از ظرفای
صوفیان او هم بمکه مجاور بوده با مشایخ و از مکه بشیخ ابو العباس قصاب آمد و پرسید که جوانمردی چیست وی جواب

بر چنین مادح و چنین ممدوح	کند این مدح فتح باب فتوح	همچو مدح ابوفراس شهیر	بفرزدق بر صغیر و کبیر
	بر امامی که عابدین را زین	بود احسن علی سبیل حسین	

هشام عبدالملک در طواف کعبه بود هر چند خواست که حجر الاسود را استلام کند بواسطهٔ ازدحام
طائفان میسر نه شد بجای بنشست و مردم را نظاره می کرد ناگاه حضرت امام زین العابدین علی
بن الحسین بن علی رضی الله عنهم حاضر شده و بطواف خانه اشتغال نمود چون بحجر الاسود رسید
همه مردمان بیک جانب شدند تا تقبیل حجر الاسود کرد یکی از اعیان شام که همراه هشام بود پرسید که
این چه کس ست هشام گفت نمی شناسم از ترس آن که مبادا اهل شام بوی رغبت نمایند فرزدق
شاعر آنجا حاضر بود گفت من می شناسم و در جواب سائل قصیده انشا کرد بیت بیت کما یلیق
در تعریف و تمدیح امام زین العابدین رضی الله تعالی عنه

داد که بگویم ای ابو الحسین جوانمردی آن بود که هریسه بر یاران سرد کنی بر هوای دل و همانا که شیخ ابو الحسین
بجهت اشتغال به بعضی کارها و مهمات خود یاران را انتظار داده بوده است و هریسه بر ایشان سرد کرده شیخ
الاسلام گفت که در جبهٔ من از شیخ احمد کوفانی یک حکایت ست که چیزی از رو گفت که ابو الحسین در آخر عمر
در استرآباد میبود یکی بادی گفت که آن شبی که ترا میزبانی نبود بخانهٔ من آئی گفت این خود گاهی میبود
و آن مرا برای خود میباید و هم احمد گفته است که ابو الحسین بآخر عمر از بعض احوال صوفیان رسمی اظهار ملالت
کرد و گفت که مرا برگ آن نمی بود از ام گرفت الهی مرا پیش خود بر پس از آن دعا سه روز بزیست که و چهارم
بجوار رحمت حق پیوست **ابو المظفر ترمذی رحمه الله تعالی** وی از طبقهٔ سادسه است نام وی
جبال بن احمد است امام بوده و زاهد و حنبلی مذهب بترمذ کری کردی شیخ وقت خویش بود و خضر علیه السلام
در مجلس وی می بودی که وی سخن میگفتی شاگرد محمد بن حامد ترمذی است و شاگرد ابوبکر وراق و پیر پیر
شیخ الاسلام و وی را سخن بسیار است و حکایات نیکو در معاملات زهد و ورع و تقوی شیخ الاسلام گفت که ابو
المظفر ترمذی و استاد وی محمد بن حامد و استاد وی ابوبکر وراق ترمذی مگس از خود باز نمیکردند ابوبکر وراق
گوید تا مسلمانی نشسته باشد مگس از خود باز مکن که برخیزد و بروی نشیند معلوم میشود که آن وقت مگس بازنه
نمی گردد که کسی بودی و گویند که ایشان کوشیدندی هیچ مگس ندیدندی بروی نشسته الله تعالی شغل ایشان را
کفایت کرده بود بآن نیت نیکو **امیرچه سفال فروش رحمه الله تعالی** شیخ الاسلام گفت که پدر من
گفت که امیرچه سفال فروش کژدم را از دوکان برداشتی و بباره بردی و آنجا بگذاشتی شیخ الاسلام گفت که
پدرم همچنین هیچ جانور نکشتی این مذهب ابدال است و ایشان از ابدال بودند و اهل کرامات مردی او وقت
نزع گشت فرشتهٔ خود را دید وی را گفت چه باید کرد که مردم شما را نبینند گفت هیچ جانور را نباید آزرد آن مرد
هیچ جانور را نمی آزرد و فرشته می دید روزی مورچه وی را بگزید چیزی زد مورچه بمیتاد پس از آن هرگز فرشته
ندید شیخ الاسلام گفت که وقتی امیرچه سفال فروش بر دوکان بود و پیش وی نشسته بود عجوزی آمد و گفت
این ای رزاق فلان کس برفت بجنازهٔ وی نمی آئی در وقت امیرچه به پیشان دکان در رفت ساعتی گذشت بیرون
نیامده آن مرد باز بدکان در رفت وی را ندید بعد از آن امیرچه بیرون آمد آن مرد گفت کجا بودی گفت در پیشان دکان

پور عبدالملک بنام هشام	در حرم بود با اهالی شام	میزد اندر طواف کعبه قدم	لیکن از ازدحام اهل حرم
استلام حجر ندادش دست	بهر نظاره گوشه بنشست	ناگهان نخبهٔ نبی و ولی	زین عباد بن حسین علی
در کسار بهار حلهٔ نور	بر حریم حرم فگند عبور	هر طرف میگذشت بهر طواف	در صف خلق می فتاد شگاف
زد قدم بهر استلام حجر	گشت خالی ز خلق راه گذر	شامی کرد از هشام سوال	کیست این با چنین جمال و جلال
از جهالت دران تعلل کرد	و ز شناسائیش تجاهل کرد	گفت نشناسمش ندانم کیست	مدنی یا یمانی یا مکی ست
بوفراس آن سخن در نادر	بود در جمع شامیان حاضر	گفت من می شناسمش نیکو	ز و چه پرسی بسوی من کن رو
آنکس ست این که مکه و بطحا	زمزم و بوقبیس و خیف و منا	حرم و حل و بیت و رکن و حطیم	نا دوان ز مقام ابراهیم
مروه و مسعی صفا حجر عرفات	طیبه کوفه کربلا و فرات	هر یک آمد بقدر او عارف	بر علو مقام او واقف
قرة العین سید الشهداست	زهر شاخ دوحهٔ زهراست	میوهٔ باغ احمد مختار	لالهٔ راغ حیدر کرار

گفت من در آہم ترا ندیدم گفت آن عجوزه را دیدی که اینجا آمد و گفت فلان کس برفت بیمن کسے برفته بود برفتم و بروے نماز گذاردم پارهٔ جزع یمانی داشت گفت این در راه افتاده بود میخواهی بمن داد امیر چه سفال فروش گفته وقتے ببلخ مے گذشتم در ہوا قبه بسته بود بر قبه خنیاگری چیزے میزد و این بیت میخواند ۔ بیت ۔ چون علم شیری برکرد ز باد ✦ گفتی عشقم و سیم توانی زاد ✦ من این را یاد گرفتم وقتے یکے بوئے رسید گفت این قراہا ... که میفروشی میدانی که چه میکنند وے گفت تو پس آن برو و ببین که چه میکنند شریف حمزه عقیلی رحمه الله تعالی ہروی بوده و به بلخ مقیم گشته صاحب کرامات و مقامات و صحبت دار خضر بود علیه السلام و مستجاب الدعوات و پیر پیر شیخ الاسلام است و یاران داشت همه بزرگان و خداوندان راز و کرامات چون پیر فارسی و عبدالملک اسکاف و ابوالقاسم حنانه و حسن طبری و عارف عیار و پدر شیخ الاسلام ابومنصور محمد بن علی الانصاری رحمهم الله تعالی شیخ الاسلام گفته که پدر من گفت که ابوالمظفر ترمذی گفت که هر که بجائے تو نیکو کردی ترا بستهٔ خود کرد و هر که با تو جفای کرد ترا رستهٔ خود کرد رستهٔ به از بستهٔ شیخ الاسلام گفت که در آسمان و زمین از هر که رسته باشی سود کنی بیزے حکایت کرد مرا از پیری دیگر که محمد عبدالله کارزورا با بتدا ارادت بایست سفر خاست نیشاپور رفت روزی در مسجد بود پیری در آمد یا آن گفت کجا میروی گفت بسفر گفت معلوم داری گفت نے گفت پس چگونه کنی گفت چون ضرورت شود بخواهم گفت کرا دست تر داری آن که ترا چیزے دهد یا آنرا که ترا چیزی ندہد گفت آنرا که چیزے دہد گفت ہنوز نارسیده آن را دوست تر باید داشت که ترا چیزی ندہد آنکه ترا چیزے دہد ترا از و بخود میخواند یعنے دل، تو بوی مے گراید و آنکه ترا چیزے نه دہد ترا بوی میفرستد پس نه این را از ان دوست تر بباید داشت که ترا از خود با دراه بنماید گفت باز گردم تا خود را باین راست بکنم پائے افراز دریای کرد و آمد بہری و پس از ان ہو دانچه بود دہم آن ہر کا ... کرد که پیرے گفت به نیشاپور که پیر معتبر قہندزی اینجا آمد گفت که گرد جہان بگشتم نه رسته دیدم و نه خود رستم عارف عیار رحمه الله تعالی به بلخ بود و از اصحاب شریف حمزه عقیلی است نام وے منصور است وی روزی گفته است که میگوید که علی مرتضی رضی الله عنه در خیبر برکند اگر باری الله تعالی بمن دہند و مشاہدهٔ مصطفی صلی الله علیه و آله وسلم و ذوالفقار مارا باشد اگر من کوه قاف برکنم بر من تاوان باشد شیخ الاسلام گفت که این نه نقص است رشان علی کرم الله وجهه که این گواہی است علی با آن سه چیز ابوالحسن سالبه بن ابراهیم رحمه الله تعالی و یرا شیخ الشیوخ می خواندند بشیراز بوده بزرگ و یگانهٔ زمان روزگار خود بود

چون کند جای در میان قریش
دزده عزت ست منزل او
جداو را بمسند تمکین
طلعتش آفتاب بزم افروز
از حیا نایدش پسندیده
نیست او سبقت تبسم او
همه عالم گرفت پر تو خور
بر بکو سیر تا ز بدکاران
هست ازان معشر بلند آئین

رود از فخر بر زبان قریش
حامل دولت رسالت محمل او
خاتم انبیاست نفس نگین
روشنائی فزای ظلمت سوز
که کشاید بروی کس دیده
خلق را طاقت تکلم او
گر ضرری ندید ازان چه ضرر
دست او ابر موہبت باران
که گذشتند روح علیین ۔

که بدین سرور ستوده شیم
از چنین عز و دولت ظاهر
لائح از روی او فروغ ہدی
جد او مصدر ہدایت حق
خلق از و نیز دیده خوابانند
در عرب در عجم بود مشهور
شد بلند آفتاب بر افلاک
بلکه آن ابر بر ہمه عالم
حب ایشان دلیل صدق و وفاق

بنهایت رسید فضل و کرم
هم عرب هم عجم بر و قاصر
فائح از خوی او شمیم وفا
از چنان مصدری شده مشتق
کز مہابت نگاه نتوانند
گو بدانش مغفلے مغرور ۔
بوم ازان گر نیافت بہره چه باک
گر بریزد نے زگردد کم ۔
بغض ایشان نشان کفر و نفاق

پیر عباس ہروی است مشائخ جہان بخانقاه وی آمدندی از اصحاب شیخ ابومسلم نسوی است در شیراز خانقاہے داشت سی سال بخدمت فقرا مشغول بودی و اطعام صادر و وارد کردی و جمعے کثیر از علما و صلحا مجاور خانقاه وی بودند توفی سنه ثلث و سبعین و اربعمائة و دفن فی خانقاه چون شیخ محتضر شد خادم خود عبدالله بن عبدالرحمن را فرستاد تا ما ترتیب کفن وے کنند ببازار رفت و دو کفن خرید و تجهیز دو میت کرد چون باز آمد شیخ رفته بود شیخ را در بر گرفت و الله گفت و جان بداد و ویرا در پہلوی شیخ دفن کردند وے گفته است که مرید را در حکم گریه بودن ہزار بار قدر است از آنکه در حکم خود بودن زیرا که صحبت با غیر از برائے خدا بود و صحبت با خود از برائے برون ہوا شیخ عمران رحمه الله تعالی ثلث و بیست نزدیک بمصر وی آنجا مے بود و شیخ الاسلام گفت که طریق ابراهیم علیه السلام آن بود که بے مہمان چیزے نخوردی خانه ویرا ابوالضیفان میخواندندے و شیخ عمر گفت که نہاوندی دیگ پختی تا مہمان نبودی نخوردے و شیخ عباس فقیر ہروے گفت که عمران ثلثی چیزے نخوردی بروز بے مہمان چون مہمان رسیدے چیز بادی بخوردے و چون نرسیدی روزه داشتے روزی بگاه بود کس نرسیده بود و نیت روزه کرده بود روز نزدیک نماز شام رسیده ناگاه مہمان در رسید ویرا حدیث می داشت تا روزه وی تمام شود که شب نزدیک بود آن شب حق تعالی را بخواب دید که وی را گفت عمران تو با ما عادتے داشتی نیکو و با تو سنتے داشتیم نیکو چون تو عادت خود بدل کردی ما نیز سنت خود بدل کردیم بیدار شد رنجه و اندیشه مند دیرے برنیامد که والی مصر بدیه ثلث که ملک عمران بود عاملی را فرستاد تا حساب وی کند و آن عامل ترسا بود و بروی زور کرد ویرا از انجا بایست گریخت شیخ الاسلام گفت که شیخ عباس فقیر گفت مرا که بشیراز بودم پیش ابوالحسین سالبه در خانقاه که یکے در آمد ما نشناختیم که وی کیست و شیخ ابوالحسین در وی نگریست و گفت عمران توئی گفت بلی شیخ برخاست و ویرا استقبال کرد و در بر گرفت و بر جای خود برو بنشاند خجندهٔ دید که در چشم وی میرفت شیخ گفت این چیست که در چشم تو میرود گفت و فی عینی شی در چشم من چیز نیست از ان بیخبر بود عباس گفت که شیخ مرا گفت که ہروی نرود ویرا بگرمابه بر بگرمابه بردم شیخ جامهٔ تن خویش بیرون کرد و بگرمابه فرستاد چون از گرمابه بیرون آمد جامهٔ شیخ در وے پوشانیدم و بخانقاه آمدم آن شب دعوتے ساختند بشکوه که شیخ ابوالحسین بخانهٔ وی بسیار بوده و گفت که ہر سال ہمه مشائخ یکبار بخانهٔ وی آمدند بمصر بآن دیه ثلث و وی دعوت کردی شیخ گفت باری نزدیک

قرب شان پایهٔ علو جلال
اندران قوم مقتدا باشند
بر بان کواکب و انجم ۔
ذکر شان سابق است در افواه

بعد شان مایهٔ عتو و ضلال
و اندران خیل پیشوا باشند
ہیچ لفظے نیاید الاهم
بر ہمه خلق بعد ذکر الله
ختم ہر نظم و نثر را الحق

گر شما ند اہل تقوے را
گر بپرسید ز آسمان بالفرض
ہم غیوث الندی اذا وہبوا
سہر ہر نامه را رواج فزای
باشد از مین نام شان رونق

طالبان رضای مولے را
سائلے من خیار اہل الارض
ہم لیوث الشری اذا نہبوا
نام ایشانست بعد نام خدا

تمام شد انشار قصیدهٔ فرزوق در مدح امام زین العابدین رضی الله عنه و غضب کردن ہشام بر فرزوق و حبس کردن وی

چون ہشام آن قصیدهٔ غرا
بر فرزوق گرفت حالی دق؛

که فرزوق ہمے نمود انشا
ہمچو بر مرغ ہوش نوا عقعق

کرد آغاز تا باخر گوشش
ساخت در چشم شامیان خر ارش

خونش اندر رگ از غضب زد جوش
حبس فرمود بهر آن کارش

من باشید تا بعضی از آن خدمتها که وی کرده قیام نمایم دیگر روز بامداد عمران پای افراز خواست شیخ گفت میروی گفت آری شیخ رنجه شد گفت روزی چند اینجا بنشین تا برآسایی گفت میروم که من مردی معاتبم مبادا که مرا در تنعم بیفکنند نه پسندند بروم سر بجنت خود باز نهم تا خود چه شود شیخ عباس گفته .... که پس از آن وی را در مصر یافتند در ویرانه مرده و موشی یک گوش وی خورده **ابوالحسن مروالرودی** رحمه الله تعالی وی شبلی را دیده بود و گفته که شبلی را پرسیدم که اکرم الاکرمین که بود گفت آن بود که وقتی گناه کسی را آمرزیده بود هرگز کسی را آن گناه عذاب نکند که این آن گناه است که من فلان دوست و بنده را بیامرزیدم شیخ الاسلام گفت که شاهدوان کرم بازگستر و گناه اولین و آخرین کم گردد **حضرت ابوحامد دوستان** رحمه الله تعالی بمرد بود شیخ الاسلام گفته که من یک تن را دیده ام که وی را دیده و احمد حشنی دو وقتی دیگر گفت که احمد حشنی گفت که ابوسعید مالینی گفت و این درست تر است که ابوسعید مالینی ابوحامد را دیده بود سقط الحشمة شیخ الاسلام گفت که حشمت چیزیست میان هیبت و وحشت چون صحبت قدیم شود وحشت و حشمت برخیزد و هیبت بماند و شیخ الاسلام گفت که ابوسعید مالینی را دیده بود اما نشناخته بود که طفل بود و کسی تعریف نکرد همانا آن یک تن که دیده بود ابوحامد را دیده بود و یرا میگفت که شیخ الاسلام گفت که احمد حشنی گفت که ابوحامد دوستان در مرو بر دکانی نشست سقائی آب بوی داد ساعتی آب را در دست نگاهداشت سقا گفت ای شیخ چرا نمیخوری گفت کسی آب میخورد و صبر میکنم تا وی آب بخورد که دوستان او برحمت چیزی نخورند شیخ الاسلام گفت که برحمت خوردن آن بود که چیزی میخوری و برد بگری ایثار میکنی ایثار ظاهر تا وی خیره نبود و آنکه از وی بیشتر خوردی آن خود شره بود یا ایثار پنهان کن یا میانه خورد در شرح تعرف مذکور است که تعظیم حق سبحانه بر ابوحامد دوستان چنان غالب شده بود که چون بنماز ایستادی و گفتی الله اکبر از آنکه اکبر گفتی بیهوش شدی و بیفتادی سالها عمر وی برین گذشت و هم برین وفات کرد و گویند که وی هرگز بخود جامه نپوشیدی بلکه مریدان وی جامه در وی پوشانیدندی و اگر کسی را آن حاجت بودی فرصت نگاهداشتی چون پیش وی کسی نبودی جامه از وی برکشیدی و پوشاننده و کشنده را نگفتی که چرا چنین میکنی ابوحامد دوستان با رفیقی میرفت در راهی آن رفیق گفت مرا اینجا کسی است تو اینجا باش تا در شوم و صله رحم بجای آرم وی در شد و ابوحامد بنشست آن مرد آن شب بیرون نیامد و برفی عظیم آمد دیگر روز آن مرد بیرون آمد ابوحامد را در میان برف دید که می جنبید

اگرش چشم راست بین بودی / راست کردار و راست دین بودی
دست بیداد و ظلم نگشادی / جای آن حبس خلعتش دادی
ای بسا راست بین که شد ز حسد / از حسد خس او و شد احول
آنکه احول بود ز اول کار / چون شود حالش از حسد [illegible]
آفت دیدۀ حسد رمد است / رمد دیدۀ خرد حسد است
از حسد دیدۀ خرد شد کور / وز رمد دیدۀ حسد بی نور
جان حاسد ز داغ غم فرسود / وز غم آسوده خاطر محسود
وانکه را طبیعت فاسد / بر خدا معترض بود حاسد
که چنان مال یا منال چرا / مر فلان را دهد نه مرا
گر بدانم میکند خوش دل / کاش از و نیز داردش زایل
حسد المرء یاکل الحسنات / و ان اعتاد کسبها سنوات
نکشد از سر شرر هیزم / آن ضرر کز حسد کشد مردم
[illegible] / می برد از گزیدگان خدا
جای ایشان مقرب و صاد / جای آزان جحیم بعد و نکال
تا آسمان [illegible] / بر زمین [illegible]
[illegible] / بر زمین کور می شود خفاش

خبر یافتن امام زین العابدین [illegible] فرزدق و دوازده هزار درهم فرستادن برای وی

و برف از وی می ریخت آن مرد گفت تو اینجا بودی ابوحامد گفت که تو گفته بودی که اینجا باش دوستان وفای دوستان را بجای آرند **باب فرغانی** رحمه الله تعالی نام وی عمر است بفرغانه بوده و درویشان آن دیار مشایخ بزرگ را باب خوانند مردی صاحب کرامات ظاهر بوده صاحب کتاب کشف المحجوب گفته است که وی از اوتاد الارض بود شیخ الاسلام گفته که شیخ عمو وی را دیده بود وی گوید که روزی پیش وی نشسته بودم یکی درآمد و گفت دعای بکن که مرکب باز آمد و مرکب امیری بود که جنگ آمده بود باب فرغانی بر کنار آتشدان نشسته بود جورب در پای آفتابه آنجا نهاده بود پای بر آفتابه زد و گفت انگشتری مرکب فی الحال بر در شهر از اسب سر نگون بیفتاد و گردنش بشکست و هم شیخ عمو گوید که یکی درآمد و گفت ای باب دعا کن تا باران آید دعا کرد باران درآمد دیگر بار بعد هفته همان مرد آمد گفت دعا کن که باران باز ایستد دعا کرد باران باز ایستاد و صاحب کشف المحجوب گوید که باب را عجوزه بود نام وی فاطمه چون قصد زیارت باب کردم و نزدیک وی رسیدم گفت بچه آمدی گفتم تا شیخ را ببینم بصورت و وی بمن نظری کند بشفقت گفت ای پسر من خود از فلان روز ترا میبینم و تا از نظر غائب نگردانند خواهمت دید و آن روز را حساب کردم آن روز ابتدای توبه من بود پس گفت ای پسر بریدن مسافت کار کودکانست پس ازین زیارت بهمت کن که شخص گرای آن نکند که زیارت وی کنند و اندر حضور اشباح هیچ چیز نیست پس گفت ای فاطمه آنچه داری بیار تا این درویش بخورد طبق انگور تازه بیاورد وقت آن نبود و بران رطبی چند بفرغانه رطب ممکن نبود **ابوالمنصور معمر بن احمد الاصفهانی** قدس الله سره العزیز شیخ الاسلام گفته که وی شیخ اصفهان بوده و بزرگ و امام و عالم بعلوم ظاهر و علوم حقائق یگانه و مشایخ در وقت خود حنبلی مذهب بود شیخ احمد کوفانی وی را دیده بود وی را گفتم که از وی سخنی یاد داری گفت نه [illegible] سخنان مجلسی گفت که الفقیر عزیز وی را گفتم که تمام بود از پیر یک سخن **ابونصر سراج** قدس سره العزیز وی را طاوس الفقرا گویند در فنون علم کامل بود و در ریاضت و معاملات شانی عظیم داشت صاحب کتاب لمع است و وی را تصانیف بسیار است جز لمع آن در علم طریقت و حقیقت و مسکن وی طوس بوده است و قبر وی آنجاست و مرید ابومحمد مرتعش است و سری سقطی و سهل تستری را دیده بود گویند که در ماه رمضان ببغداد رسید و در مسجد شونیزیه وی را خلوتخانه دادند و امامت درویشان بوی تفویض نمودند تا عید امامت کرد و در تراویح پنج ختم کرد و هر شب خادم قرصی بخانه وی آوردی و چون روز عید شد برفت

و گفتن فرزدق که من اشعار بسیار گفته ام و مدایح دروغ آورده این ابیات بهر کفارت بعضی از آنها گفتم برای خدای عز و جل و در وقت فرزند رسول صلی الله علیه و سلم

قصۀ مدح بوفراس رسید / چون بدان شاه حق شناس رسید
از درم بهر آن نکو گفتار / کرد حالی [illegible] دوازده هزار
بوفراس آن درم نکرد قبول / گفت مقصود من خدا و رسول
بود از آن مدح فی ذات الله / زانکه عمر شریف را [illegible]
همه جا از برای بهر بهجه / کرده ام صرف در مدیح هجی
تا فهم سوی این مدیح [illegible] / بهر کفاره‌ها چنان سخنان
قلته خالصا لوجه الله / لا لان استفیض بالعطاه
قال زین العباد زین العباد / ما نود به عوض لا زیاده
زانکه ما اهل بیت احسانیم / هرچه دادیم باز نستانیم
ابر جودیم بر نشیب و فراز / قطره از ما بابر دو باره
آفتابیم بر سپهر علا / نفکند عکس او اگر سوی ما
چون فرزدق بآن سخا و کرم / گشته بینا قبول کرد درم
از برای خدای بود و رسول / هرچه آمد از وچه رد چه قبول
بود از آن مهر و قصه‌اش الحق / میکنم من هم از فرزدق

خادم نگاه کرد قرصها همه بر جای بود در آن شب زمستان برود آتش در آتش دان میسوخت در معارف سخن میرفت شیخ را حالتی پدید آمد روی بآتشدان کرد و در میان آتش دان خدای را سجده آورد و روی وی از آتش آسیبی نرسید شیخ را از آن سوال کردند گفت کسیکه بر درگاه او آبروی خود ریخته بود آتش روی وی را نتواند سوخت

ابونصر سراج قدس سره گوید که الناس فی حفظ الادب علی ثلثة طبقات الطبقة الاولی اهل الدنیا وادبهم فی البلاغة والفصاحة وحفظ العلوم وسمار الملوک واشعار العرب والثانیة اهل الدین وادبهم فی ریاضة النفوس وتادیب الجوارح الحدود وترک الشهوات والثالثة اهل الخصوصیة وادبهم فی طهارة القلوب ومراعاة الاسرار والوفاء بالعهود وحفظ الاوقات وقلة الالتفات بالخواطر واستواء السر والعلانیة وحسن الادب فی مواقف الطلب واوقات الحضور ومقامات القرب از وی آرند که گفته است که هر جنازه که پیش خاک من بگذرانند مغفور بود و بحکم این بشارت اهل طوس جنازها را پیش خاک وی آوردندی و زمانی بداشتندی انگاه ببردندی

شیخ ابوالفضل بن الحسین السرخسی قدس سره نام وی محمد بن الحسن است وی مرید ابونصر سراج است و پیر شیخ ابو سعید ابوالخیر هرگاه که شیخ ابوسعید را قبضی بودی قصد خاک پیر ابوالفضل کردی و خواجه ابوطاهر فرزند شیخ ابوسعید گوید که روزی شیخ ما را قبضی رسید در میان مجلس گریان شد و همه جمع نیز گریان شدند گفت هرگاه ما را قبضی بودی روی سوی خاک پیر ابوالفضل کردی به بسط بدل شدی ستور ما را زین کنند در همان وقت ستور بر ستور نشست و جمله اصحاب با وی برفتند چون بصحرا رسیدند شیخ گشاده گشت و وقت را صفت بدل شد درویشان انبوه ناله و فریاد بر آمدند و شیخ را از هر معنی سخنی میرفت چون بسرخس رسید از راه بسر خاک پیر شد و از قوال این بیت درخواست ع معدن شادیست این و منبع جود و کرم + قبله ما روی یار و قبله هر کس حرم + و شیخ را دست گرفته بودند و گرد آن خاک طواف می کرد و نعره میزد و درویشان سر و پای برهنه در خاک می غلطیدند چون آرام پدید آمد شیخ گفت این روز را تاریخ سازید و بهتر ازین روز نبیند بعد از آن هر مریدی را که اندیشه حج بودی شیخ وی را بسر خاک پیر ابوالفضل فرستادی و گفتی آن خاک را زیارت کن و هفت بار گرد آن خاک طواف کن تا مقصود حاصل شود صاحب کتاب کشف المحجوب بزرگی را نام می برد و میگوید که وی بسرخس رسید از وی شنیدم که گفت کودک بودم و بمحلتی رفته بودم بطلب برگ توت از برای کرم پیله و بر درختی شده بودم و در شاخهای آن درخت

رشحهٔ زان سجال لطف و نوال
صادقی از مشایخ حرمین
که جزا یابش ز دفتر حسنات

که رسیدش از آن خجسته مآل
چون شنید آن کشید دور از شین
بر نیاید نجات یافت نجات
زانکه نزدیک حاکم جابر

زان حریفم اگر رسد حرفی
گفت نیل مراضی حق را
مستعد شد رضای رحمن را
کرد حق را برای حق ظاهر

بندم از دولت ابد طرفی
بس بود این عمل فرزدق را
مستحق شد ریاض رضوان را

در بیان آنکه مدح اهل بیت رسول الله صلی الله علیه وسلم در حقیقت مدح مادح است و مناسبت با ایشان

مادح اهل بیت در معنی
انجی بادر اعتقادهم پاک
جوهر من ز کان ایشانست

مدحت خویشتن کند یعنی
نیست از طعن گیج نهادم باک
رخت من از دکان ایشانست

مومنم مومنم خدای شناس
دوستدار از رسول و آل ویم
همچو سلمان شدم ز اهل بیت

وز خدایم بود امید و هراس
دشمن خصم بد خصال ویم
گشت روشن چراغ من زان زیت

نیز دم شیخ ابوالفضل را زان کوی گذشت و مرا اندیشه شک کرد که از خود غائب بود بحکم انبساط سر بر آورد و گفت بار خدا یکسال بیش است که مرا دانگی نداده که موی نو دبستر اشتم با دوستان چنین کنند گفت در حال همه اوراق و اغصان اشجار همه در خان زرین دیدم که شدند آنگاه گفت عجب گشایش دل را با تو سخن نتوان گفت و هم صاحب کتاب کشف المحجوب گوید که روزی لقمان سرخسی بنزدیک پیر ابوالفضل بسرخس آمد دید ویرا جزوی اندر دست گفت ابو الفضل اندرین جزو چه میخواهی گفت همانکه تو اندر ترک آن گفت پس ازین خلاف چراست گفت خلاف تو می بینی که از من میپرسی که چه میخواهی از مستی هشیار شو و از هشیاری بیدار گرد تا خلاف برخیزد و بدانی که من و تو چه می طلبیم شیخ ابوالفضل بن سرخسی وقتی از هوا در آمد و بر درختی نشسته است یکی آنرا بدید شیخ ابوالفضل گفت چه می نگری این طاهم می باید گفت آری گفت ازان یابی که باید یعنی من طلب نکردم شیخ ابوسعید ابوالخیر گوید که چون پیر ابوالفضل بگذشت گفتند ایها الشیخ ترا کجا دفن کنیم جواب نداد گفتند فلان گورستان بهشت گفت الله الله مرا آنجا مبرید گفتند چرا گفت برای آنکه آنجا خواجگانند و امامانند و بزرگانند بار سی کنیم گفتند پس کجا دفن کنیم گفت بسر تل ما گور کنید که آنجا مقامر اندو گناهکارانند و خراباتیانند و ذوالیانند مرا آنجا دفن کنید که در خور ما ایشانند و طاقت آن دیگران نداریم ما با این گناهکاران منزیم که ایشان برحمت او نزدیکتر باشند و هم شیخ ابوسعید فرموده سمعت الشیخ ابا الفضل محمد بن الحسن شیخ وقته بسرخس یقول الماضی لایذکر والمستقبل لاینتظر ما فی الوقت یعتبر وهذه صفة العبودیة ثم قال حقیقة العبودیة شان الافتقار الی الله تعالی وهذا من اصل العبودیة وحسن القدوة برسول الله صلی الله علیه وآله وسلم وهو الذی لیس للنفس فیه نصیب ولا راحة چون شیخ ابوالفضل از دنیا برفت یاران وی مرقع بیگانه در روی پوشانیدند دیگر روز در مسجد نشسته بودند که کسی در مسجد را باز کرد و مرقع را در مسجد باز انداخت و گفت این مرقع بیگانه شما را نمیخواهیم و برفت رحمة الله علیه

خالوی نیشاپوری رحمه الله تعالی نام وی احمد است بسرخس بوده و بسرخس برفته از دنیا بزرگ بوده با ولایت ظاهر و کرامات بسیار و ویرا مریدی بود محمد بن حسن نام همه دنیای خود بر وی باشیده بود و شیخ الاسلام گفت که پیر را یک مرید تمام بود و سخن را یک گوش تمام بود تا همه جهان روشن شود یک صبح تمام بود خالوی فراوان با محمد بن حسن حکیم گفتی انچه فرا من میدهند تازه فرا تو میدهم تازه شیخ الاسلام گفت که محقق آن بود که سخن تازه فرا وی میدهند و وی تازه فرا مریدان میدهد وقتی که خالوی نیشاپوری از دنیا میرفت کار سازی کفن وی میکردند گفت من کفن شما را

انا مولی لهم ومولی القوم
چون بود عشق صادقان درهم

کان منهم ولا اخاف اللوم
کی ز قید منافقان ترسم
رفض اگر هست حب آل نبی

[illegible] عشقند عاشقان ز دیم
این نه رفضست محض ایمانست
رفض فرضست بر ذکی و غبی

لا یخافون لومة اللائم ز
رسم معروف اهل عرفانست

وللشافعی رضی الله عنه لو کان رفضا حب آل محمد فلیشهد الثقلان انی رافضی

شافعی آنکه سنت نبوی
گر بود رفض حب آل رسول

ز اجتهاد قویم اوست قوی
با تو لا انجاندان بتول ز
کیش من رفض و دین من رفضست

بزبان فصیح و لفظ متین
گو کر اباش آدمی [illegible]
رفع من نقض و ما بقی خفض

گفته در ربطی شعر سحر آئین
که شدم من ز [illegible]

در بیان آنکه مذموم بودن مذهب رفض بواسطه بغض اصحاب رسول است صلی الله علیه وسلم نه بواسطه حب اهل بیت رضوان الله علیهم اجمعین

نخواهم که او خود مراد در کنار عنایت بگرفت این بگفت و جان بداد شیخ ابوالعباس القصاب آملی رحمه الله تعالی نام وے احمد بن محمد بن عبد الکریم است شیخ آمل و طبرستان بوده مرید محمد بن عبد الله طبری است و وی مرید ابو محمد جریری صاحب کرامات عظیم و فراست تیز بوده و قبله و غوث زمان خویش بوده تا زنده بود همه را رحلت بودی بود وے گفته این بازارک ما آخر با خرقانی افتد پس از وے بخرقانی افتاد و ویرا گفتند که شیخ سلمی طبقات کرده مشائخ را گفت نام من در آن میان نیاورده گفتند نه گفت هیچ نکرده وی امی بوده اما کلام و نکتهاے عالی داشته یکی از ائمه طبرستان گفته که از فضل خدائے تعالے یکی آنست که کسی را بے تعظیم و تعلم چنان گرداند که چون مارا در اصول دین و دقائق توحید چیزے مشکل شود از وی پرسیم و آن ابوالعباس قصاب است شیخ الاسلام گفت که وی در ایام من بوده است همواره با شیخ عمو میگفتم که من میخواهم که سه پیر را زیارت کنم یکے شیخ ابوالعباس را آمل و شیخ احمد نصر را به نیشابور و شیخ ابو علی سیاه را بمرو وے گفته که من نهار بخواهم رفت و ترا با خود ببرم اونبود مرد در وی نبود لیکن بیوسته کسے می آمدی از نزدیک وے بخانقاه شیخ عمو و من احوال وی و سخن وے از وی پرسیدم هیچکس را احوال وی و سخن وے چنان معلوم نیست که مرا و وے گفته که وقت کیمیاست شیخ احمد کوفانی گفت که وی همه شب فریاد میکردی و سخن میگفتی با خر میگفتی ای یکے تنی و بس کنند شی یعنے ملے ای شی شیخ الاسلام گفت که من دو تن دیده ام که از وے سخن با تمام باز نتوانستندی گفت یکے شیخ ابو علی کار از حکایت آن جوان و سگ که دید گفتند کار نماینده است نه بیننده وی گفته که از وے و دیگر شیخ محمد قصاب آملی شاگرد وے شیخ الاسلام گفت که ابوالفارس کرمان شاهی کس فرستاد بشیخ ابوالعباس که اینجا قحط افتاده است دعا کن شیخ سبب آنجا فرستاد و باران آمد و قحط برخاست شیخ ابوالعباس نماز بسیار کردی وقتے نماز میکرد یکے از درویشان درزی گری میکرد و جامه میدوخت و بهانا تکلف میدوخت هر زمانیکه شیخ ابوالعباس سلام نماز باز دادی با در دید که هر درزی که راست نیامده بودی باز میکردی شیخ گفت ان هذه صنمک یعنے آن بت تست که آنرا می پرستی شیخ ابو سعید ابوالخیر گوید که شخصے بنزدیک شیخ ابوالعباس در آمد و از وی طلب کرامات کرد شیخ ابوالعباس گفت نمی بینی چیست که آن نه از کرامات است که پسر قصابی بود از پدر قصابی آموخته بود چیزے با وے نمودند و او را بر بودند ببغدادش تاختند پیش شبلی و از بغداد بمکه تاختند و از مکه بمدینه تاختند و از مدینه به بیت المقدس و خضر را علیه السلام با وے نمودند و در دل خضر افگندند تا ویرا قبول کرد و صحبت وے اینجا باز آوردند و عالمے را بوے روے نهادند تا از

روش فی بدء حسبال عیاست
از وطنها مهاجرت کردند
بلبنے ورضها بدا ایمال
همه آثار وی دیده از و
ور رضهه منصب ایشان
هر که باشد پسند خالق پاک
قدر اصحاب از ان بود برتر
هر که برروی مه فشاند تف

بدگیا آن زبعض اهل فساست
برا لهم با مصابرت کردند
بذل ارواح کرده و اموال
همه اسرار دین شنیده از و
برتری از همه رضا کیشان
گرنه باشد پسند خلق چه باک
که ز لعن خسان شود دیگر
یاد مد در چراغ انجم پف
ورنه بر آسمان مهر و انجم

بعض آنانکه مقتدا بودند
پایه دین بلند از ایشان شد
در سفر هم رکاب او بوده
رضی الله عنهم از سوی حق
چون همه مرضی خداوندند
لعن گر رافضی شود واقع
ذره عرش از ان شود بالا
روے خود را ز تف بیالاید
فارغ اند از تف و لعن مردم

سابقان ره هدے بودند
کار شرع ارجمند از ایشان شد
در حضر هم خطاب ولد بوده
بهر ایشان بشارت مطلق
چه غم از عمر دو زید پسندند
شود آن لعن هم بدو راجع
که بهیچ ذان رسد آنجا
وز تف انفاس خود لغرساید

خرابهاے می آیند و از ظلمهای بزار میشوند و تو میکنی نعمتها فداے کنند و از اطراف عالم سوختگان می آیند و از مال او را میجویند کرامات بیش ازین چه بود آن مرد گفت ای شیخ کراماتے باید که ببینم شیخ گفت نیک بین که رم او است که پسر برکشی در صدر گاه بزرگان نشیند و بزمین فرو نشود و این دیوار بر وی نیفتد و این خانه بسر وے فرو نیاید بے ملک و ملک ولایت دار و بی آلت کسب وزی خورد و خلق را خوراند این نه از کراماتست شیخ ابو سعید گفته که در آمل بودیم که مردے از مصر بآمل بیامد که حدیث ابوالعباس شنیده بود و وی گفت ای تا دان بود از مصر با آمل آمد بود تا صوفی گری آنرا شیخ را از جای ببرد چون در آمد سلام نکرد و لیکن افزاید در سخن نکرد و در طهارت جای شد کوزها بود که آن دست و روی شستندی بر همه گرفت و همه بشکست تا هیچ نماند شیخ خود با گویند با کلا آورد و ایشان کوزه ها کلا گفتند ای شیخ گفتند گفت دیگر کلا بر دی گفتند هر چه اینجا بود همه را بشکست گفت از بازار بیاورید در ساعت آوردند آن غافل از طهارت جای بیرون آمد و گفت چرا کلا نیاوردید اگر کلا نیاورید شیخ را بگوئید تا بیاید ریش عمو فراهم دهد تا بدان استنجا کنم شیخ این بشنید زجای بجست و محاسن دراز داشت و سفید بر دو دست خود نهاد و میرفت و می گفت کار قصاب پسر بدینجا رسید که ریش او استنجا را شاید آن غافل از جای بجست و در پای شیخ افتاد و گفت ای شیخ از تو مسلمانی میشوم روزی بر وے اشتری را زمام گرفته بود بازارگران و در بازار آمل می کشید گل بود پای اشتر از جائی بشد و بیفتاد پای اشتر بشکست مردمان قصد آن کردند که بار از وے فرو گیرند شیخ از آنجا میگذشت گفت اینجا چه بوده است حال را باز گفتند زمام اشتر را گرفت و روی سوی آسمان کرد و گفت پاے این اشتر را درست کن و اگر درست نخواهی کرد چرا دل قصاب را بگریستن این ترک بسوختی در حال شتر برخاست و در رفتن آمد وے گفت که همه عالم اگر خواهند یا نه باشند و ناخوے باید کرد و در رنج باشند زیرا که چون خوی یادی کنی در بلا مبتلی بینی بلا بر تو بلا نباشد و رنجه دل نکردی که خداوند تعالے برضا تقدیر خود را متغیر نکند پس رضا بحکم موجب راحت است هر که با وی خوی کند دلش با راحت شود و هر که از وے اعراض کند بور و قضا رنجه دل گردد شیخ احمد رحمه الله تعالی وے از کبار مشائخ بوده معاصر شیخ ابوالعباس قصاب و حصری را دیده بود در ان وقت که شیخ ابو سعید ابوالخیر از میهنه بعزیمت زیارت و صحبت شیخ ابوالعباس کرده بود شیخ احمد نصر در شهر نیشاپور در خانقاهے که بالاے شهر است بر کنار گورستانی که خاک مشائخ و تربت بزرگان آنجا

در مذمت آنانکه صحابه کرام را رضی الله عنهم مذمت می کنند و بیان آنکه مذمت جاهل در حقیقت محمدت و محمدت او مذمت

هر کرا از فضل خلق بپسند خلق ست
چه تبرز آنکه جاہلے ز سفه
آنکه باشد دعاش بفرین کوی
ز بهر قدح جنس بید ازوا بهرح
نقص باشد ز هر و صاحب تل
از بهر نشود و جاهل

نه خلق بلکه ننگ ما خلق ست
گوید اندر حق صحابه تبه
چون بود گر کند بنفرین رضے
لیک باشد ز روی معنی مدح
که بود هم طویلهٔ جاهل
از سماعت فضیلت ست و کمال
عذر آن کرده ام بیان زین پیش

چه تبرز آنکه ابلہے ز عوام
آنکه باشد مدیحش از دم کم
مدح جاهل بصورت ار مدح ست
زانکه مدح از مناسبت خیزد
قدح کردن ز جنی و انستی
مدحت رافضی باین و خلے
او از انجا کشای نقل خویش

لب گشاید بسب صحب کرام
چون بود گر برارد از دم دم
گر بمعنے نظر کنی قدح ست
جنس در مدح جنس آویزد
هست بر آن بقدر ناجنسے
دانما بر علی و آل علی

چون استاد ابوعلی دقاق رحمة الله علیه به نیشاپور آمد بزیارت تربت مشایخ صوفیان را بقعه نبود آن شب بخفت مصطفی را صلی الله علیه وآله وسلم بخواب دید [illegible] بود که تربت صوفیان بقعه بسازد که اکنون خانقاه است اشارت کرد و خطی گرد آن کرد [illegible] ساخته بامداد استاد ابوعلی برخاست بران موضع آمد آن خط که مصطفی صلی الله علیه وآله وسلم کشیده بود همچنان ظاهر بود و همگنان بدیدند و استاد بران خط خانقاه نهاده تمام کرد و در گورستان بران کوه که پهلوی آن خانقاه است تربت چهارصد پیر است از کبار مشایخ و مشاهیر اولیا بدین سبب نسا را شام کوچک گفته اند یعنی چنانکه بشام تربت انبیاست صلوات الرحمن علیهم اجمعین بنسا تربت اولیاست قدس الله تعالی ارواحهم که ابوعلی دقاق آنجا خانقاهی بنا کرده است باشارت مصطفی صلی الله علیه وآله وسلم چون شیخ ابوسعید نزدیک شهر نسا رسیده بشهر نسا در نیامده [illegible] ناگاه شیخ احمد نصر [illegible] که دران خانقاه [illegible] با جمیع صوفیان که آنجا بودند گفت هر کرا [illegible] باید که شاه باز طریقت [illegible] بسم [illegible] اسرار وحقایق این طایفه چیزی در عبارت اصحاب طامات باز گفت و دویست و هشتاد تن از پیران حرم بودند گفتند تو این سخن چرا گفتی وی را از حرم بیرون کردند در همان ساعت حصری از خانه خود در بغداد بیرون آمد و خادم را گفت آن جوان خراسانی که هر سال می آید چون بیاید راهش ندهی چون احمد ببغداد آمد بدر خانه حصری شده خادم گفت شیخ در فلان روز فلان وقت بیرون آمد و گفت وی را راه ندهی احمد چون آن بشنید بیهوش افتاد و آن چند شبانه روز بگذشت آخر روزی حصری بیرون آمد احمد نصر را گفت آن ترک ادبی که بر تو گذشت غرامت آن را باید که بدم شوی و یکسال روزه داری خوکبانی کنی و شب آنجا در طرسوس که کافران از مسلمانان گرفته اند و ویران کرده تا بروز نماز کنی زنهار یکساعت نخسپی شاید که دلهای پیران ترا قبول کنند احمد چون صادق بود فی الحال بآنچه شیخ فرمود قیام نمود بعد از ان بدر خانه شیخ آمد خادم گفت زود بیا که امروز هفت بار شیخ بطلب تو بیرون آمده است ناگاه شیخ بیرون آمد و گفت یا احمد و یا ولدی و قرة عینی وی از شادی لبیک زد و روی بحرم نهاد پیران حرم استقبال وی کردند و گفتند یا ولدنا و قرة عیننا

شیخ ابوعلی سیاه رحمه الله تعالی وی از اکابر مشایخ مرو بوده و با ابوالعباس قصاب و احمد نصر وغیره هم از این طایفه معاصر بوده و با استاد ابوعلی دقاق صحبت داشته بود و در ابتدا دهقانی

در تفسیر قوله تعالی انما یرید الله لیذهب عنکم الرجس اهل البیت ویطهرکم تطهیرا

معنی انما یرید الله — آن بود پیش عارف آگاه — که خدا را ز لوث رجس فسار — هست تطهیر اهل بیت مراد
نیست پوشیده بر اولوالافهام — که بود رجس بدترین آثام — چون بود رجس [illegible] — نیست تطهیر آن بجز غفران
پس همه اهل بیت مغفورند — وز عقوبات آخرت دورند — از گنه چون بری ست [illegible] — نتوان بهر آن بذمت شان
از معاصی بهار شان معصوم — وز [illegible] شان مذموم — از کی گر جریمه دانی — کش نهفتن بشرع نتوانی
بر وی انتقام شرع اجرا کن — آنچه مشروع [illegible] کن — بطبیعت مکن وران مدخل — دین خود را مکن بدان مختل
ور شود [illegible] تعصب [illegible] — در مقام جفا [illegible] ادبی — زان حکایت [illegible] — باری از حکم شرع گوی سخن
لب بگفتار ناسزا مگشای — [illegible] — به تعصب مگوی دشنامش — جز به حسن ادب مبر نامش
[illegible] آن کلام فضول — [illegible] — تو مواخذ شو [illegible] هذیان — که ترا یافت بر زبان جریان

کردی گویند سی سال روزه داشت که کس ندانست هر روز بامداد چون از خانه بیرون آمدی دو نان بردی و گفتی با شریک خود بصحرا بخورم و در راه بدرویشان دادی اگر در صحرا شریکان با وی گفتندی که چیزی خوری گفتی بخانه خورده ام وی گفته که در صحرا هر بیلی که بزمین فرو بردمی دیگران را خاک و گل برمی آمدی و مرا همه نور دل برمی آمد شیخ الاسلام گفت که مردی وی را گفت که هیچ کس بود که عیب خلق داند گفت بود گفت پس الله تعالی ساتر العیوب نبود شیخ علی با وی گفت خویشتن را از من بپوش فی الحال آن مرد بیاماسید و جامه بر تن وی پاره شد و وی برهنه گشت پیش شیخ تضرع و زاری کرد تا دعا کرد و آن مرد بحال خود باز آمد وقتی شخصی را دید از دیه خویش کاغذی در دست گفت این چیست گفت فتوی است که امام ابوعلی که مفتی آن وقت بود جواب کرده است گفت آنرا پیش امام باز بر که در جواب خطا کرده است او باز پیش امام ابوعلی مفتی کاغذ را برد و ماجرا ظاهر کرد چون امام تامل کرد دانست که خطا کرده است از ان شخص پرسید که این فتوی بشیخ داده بودی و وی آنرا بخواند گفت شیخ خط نمی تواند خواند امام ابوعلی برخاست و بپیش وی آمد و گفت اگر آن ابوعلی نبودی این ابوعلی باتش دوزخ رسیده بودی وفات وی بمرو بوده در شعبان سنه اربع و عشرین و اربعمائة

استاد ابو علی دقاق قدس الله تعالی سره العزیز نام وی حسن بن محمد الدقاق است زبان وقت بود در نیشاپور و امام فن خود بود و در زمان خود بی نظیر بیانی صریح گشاده و لسانی فصیح داشت مشایخ بسیار دیده بود و مرید نصرآبادی بوده تذکیر کردی در نیشاپور برفته از دنیا در ماه ذو القعده سنه خمس و اربعین و خمسمائة شیخ الاسلام گفته که وی هر سال جایی رفتی و بشهر دیگر مقام کردی و آخر باز آمدی استاد ابوالقاسم القشیری داماد وی بود و شاگرد وی مجالس وی جمع کرده بود دقاق شوری داشت و گرم بود وی میگفتی بیا یا که بنجیابان هری کور کنم یعنی بانگ زنم که وی در کار هری کان دور فرا رفته بود گفتند بهری شو ترا بنعره بکشند زیرا که هر که در مجلس وی نعره زدی وی در برابر آن نعره زدی شیخ الاسلام گفت که شیخ عمو گفت که در مجلس دقاق بودم کسی وی را از نزول حق سبحانه پرسید باین دو بیت جواب داد ع خلیلی هل ابصرتما او سمعتما * باکرم من رب تمشی الی عبد * اتی زائرا من غیر وعد و قال لی * اصونک من تعلیق قلبک بالوعد * و در مقامات شیخ ابوسعید ابوالخیر این بیت دیگر مذکور است ع و کم قلت شوقا لیتنی کنت عنده * و ما قلت اجلالا للبیت عندی * وی گفته که چون مدعی به بیند دامن وی محکم بگیرد و معنی داران و محققان برفتند صاحب کتاب کشف المحجوب گوید که از پیر وی شنیدم که گفت روزی بمجلس وی در آمدم

اهل بیت طهارت اند ایشان — نور چشم بصارت اند ایشان — اختر برج شرع ایمان اند — گوهر درج صدق و احسان اند
بهره مند اند از نبی و نسبیه — کالولد گفته اند سر ابیه — همه جزو اند زان چراغ سبل — هست در جزو شمه از کل
آمد آن شمه مایه تاثیر — جزو همچون کل ست آن اکسیر — چون ز اکسیر زو نماند اثر — مس اگر کوه هاست گردد زر
کشته ز اکسیر زر ناب این مس — گرچه می نماید اندر حس — پیش حس مس و پیش عقل زرست — پیش آن سنگ و پیش این گهرست
لیکن از حس زرد گهر او — که اغالیط حس ندارد حد — گر زر ناب از مس آلاید — قیمت زر از آن نفرساید
رنگ مس نیست برزخ زر غش — بهر بیگانگان بود زرکش — آن بود غش که زرگر قلاب — مس نماید بصورت زر ناب
تا بدان ابلهی فریب خورد — گیرد آن مس قلب زر شمرد

در مذمت آن طایفه شقاوت مآل که خود را آل نبی و اهل بیت شمرند صلی الله علیه وآله وسلم و حال آنکه نباشند قال صلی الله علیه وسلم لعن الله الداخل فیها بغیر نسب والخارج عنها بغیر سبب

به نیت آنکه از توکل بپرسم وی دستار طبری نیکو بر سر داشت دلم بآن میل کرد گفتم ایها الشیخ توکل چه باشد گفت آنکه طمع از دستار مردم کوتاه کنی این بگفت و دستار بمن انداخت ابو علی دقاق گفت هر کرا دکنند برود باز نیاید میدان خالی ماند شیخ الاسلام گفت که نه رواست تاراست باز آری که قصه دراز است و هم ابو علی دقاق گفته که درخت خودروی که نه کسی او را نه پرورده باشد برگ بر آرد ولی بار نیارد و اگر آرد بے مزه آرد پس گفت من این طریق را از نصر آبادی دارم و از شبلی و او از جنید هرگز پیش نصر آبادی نرفتم تا که غسل نکردم روزے بری رسید یکے وی را بشناخت و گفت این استاد ابو علی دقاق است بزرگان آمدند و استدعائے درس کردند قبول نکرد الحاح بسیار کردند و منبر نهادند تا وعظ گوید بمنبر بالا رفت و اشارت براست کرد و گفت الله اکبر و روی بقبله آورد و گفت رضوان من الله اکبر و بجانب چپ اشارت کرد و گفت والله خیر و ابقی خلق بیکبار بهم بر آمدند و غریو برخاست و چند کس بجای بمردند استاد در میان آن مشغله از منبر فرود آمد و برفت بعد از آن وی را طلب کردند نیافتند مریدی داشت از بزرگان بیمار شد بعیادت وی آمد و پرسید گفت شب برخاستم برای آنکه وضو گذارم تابے بر پشت من افتاد و روی سخت پدید آمد و تب در پیوست استاد گفت ترا باین فضولی چه کار که نماز شب کنی ترا مردار دنیا از خویشتن دور می باید کرد کسی را که سر درد کند و طلا بر پا نهد هرگز به نشود و چون دست نجس کرد آستین را بشوید هرگز پاک نگردد و هم استاد ابو علی گفته در مناجات خویش که خداوندا مرا رسوا مکن که بسی از تو لافها زده ام بر سر منبر و اگر رسوا خواهی کرد پیش مجلسیانم رسوا مگردان همچنین در مرقع صوفیان رها کن در کوزه بشکن ستم ده و عصا بر دیگر دست که من شیوه صوفیان دوست میدارم آنگاه مرا با رکوه و عصا و مرقع سر بوادی از وادیهای دوزخ در ده تا ابد الابدین خونابه فراق میخورم و دران وادی نوحه می کنم و بر نگونساری خویشتن میگریم و ماتم بازماندگی خویش میدارم تا باری اگر قرب توام نبود نوحه توام بود و هم وے گفته خداوندا دیوان خود از گناه سیاه کردیم و تو موی ما را بروزگار سفید کردی اے خالق سیاه و سفید فضلی بکن و سیاه کرده ما را در کار سفید کرده خویش کن استاد ابو القاسم قشیری پس از وفات وی را بخواب دید که بسیار بیقراری میکرد گفت ای استاد چه بوده است اگر بازگشتن بدنیا ے بایدت گفت آری ولی نه از برائے مصلحت دنیا و نه برائے مجلس گویم بلکه از بهر آنکه میان در بندم و عصا بر گیرم و همه روز بیک بیک در بشوم و حلقه و عصا بر در میزنم و بفرق خود خاک میریزم و میگویم

همچو این جاهلان جاه وطلب — که غلو کرده در علو نسب
پدر و مادر از نسب عاری — پسر افتاده در نسب قاری -
وی پسر از ازل فرو دے — پسر امروز سید علوی
مادرش گوئی و پسر لالا — اوزند دم ز حیدر و زهرا
ساز داو آل مصطفی خودرا — دار داز نسل مرتضی خودرا
گوید این لیک خلق و غل فتنش — میکند دم بدم دروغ زنش
پسرے کش پدر مغیره بود — مرنبی را چسان منیره بود
کی بود ز اهل بیت آن نااهل — که گریز د ز جهل او بوجهل
ز دخری لاف باخران دگر — که مرا رخش رستم است پدر
داد از انها یکے جوابش باز — که گواه تو بس و گوش دراز
پشک در نافه شد که من مشکم — میدهد بوے خوش ز دا شکم
نافه را چون فتگافت مشک فروش — شد سیه تان گزاف گفتن وش
روبهی گفت باشتر که عمو - — از کجا میبری درست مگو
میروم گفت حالی از حمام — شسته ام ز آب گرم سر اندام
گفت ار دبه که شاهد اینت — بس بود دست و پای پرگینت
اثر شستن تن همه اعضا - — هست بر پاشنه ترا پیدا
ے ندانم که باولی و نبے — اینچه گستاخی است و بے ادبی
ناکسان چون کنند و بیباکان — نسبت خویش با چنان پاکان

گوکه نگوئید آنچه نمیدانید که از کیسه باز سے مانید اگر از خویشتن بیزار می شوید باوی متصل شوید نه بنیاوات و ریاضات کوشیدن گویند در آخر عمر چندان درد بر استاد پدید آمده بود که هر آخر روزی بر بام برآمدی و روی با آفتاب کردی و گفتی ای سرگردان مملکت امروز چون بودی و چون گذاشتی هیچ جائے بر اندوهی این حدیث تافتی هیچ جائے از زیر و زبر شدگان این واقعه کسے را خبر سے یافتی هم ازین جنس میگفتی تا آفتاب فرو شدی و گویند که سخن وے در آخر حیات چنان شد که کس فهم میکرد و طاقت نمیداشت مردم اندک هفده یا هژده کس بمجلس وے آمدندی شیخ الاسلام گفته است که چون ابو علی دقاق را سخن عالی شد مجلس او از خلق خالی شد وقت غروب شدن آفتاب بزاری میگفتی -

ای مهر که نیست چون تو در عالم گردی + زین ره رویم بده تو ره آوردی + امروز کرا دیدی کاندر ره عشق بود ش گرد سے و بجانش دردی

ابو علی الشبولی المروزی قدس الله تعالیٰ سره نام وے محمد بن عمر بن شبویه است

کان لسان الوقت بناحیته و عدیم النظیر بها انه اصحاب ابو العباس سیاری ست و فی تاریخ مشائخ الصوفیه القاسم بن القاسم بن ابو العباس بن نیت الامام احمد بن ساری المروزی که لسان فی علوم لحقائق و احد من بقے من جملة من صحبته محمد بن محمد بن عمر بن شبویه و فی انساب السمعانی ابو علی الشبوئی یروی عن عبد الله محمد بن یوسف العزیزی شیخ ابو الخیر گوید قدس الله تعالیٰ سره العزیز که استاد ابو علی دقاق بنزدیک پیر شبوئی آمد ما بمرو بودیم شبوئی صحیح بخاری یاد داشت و ما صحیح بخاری از وی سماع داریم و پیر را ازین معنے آگاهی تمام بوده است و استاد ابو علی دقاق باین سخن وے می آورد پیر شبوئی استاد ابو علی را گفت که ما را ازین معنے نفسی زن استاد ابو علی گفت این سخن بر ما بسته است کشاده نیست گفت روا بود ما نیاز خویش حاضر کنیم تا ترا بر نیاز ما سخن بگشاید آن معنے آتش است و نیاز ما سوخته استاد ابو علی اجابت کرد و مجلس نهاد و دیر اسر منبر سخن نمے کشاید که مردم اهل آن نبودند پیر شبوئی از در مسجد آمد استاد را چشم بروی افتاد سخنش بکشاد چون مجلس بآخر رسید پیر شبوئی گفت تو آنی که بودی این ما بودیم نیاز باید که هیچ راهے از خدائے تعالیٰ از نیاز نزدیک تر نیست اگر بر سنگ خارا افتد چشمه آب بکشاید روزے در تابستان در گرم گاه روز که نماک و گرد بود ابو علی شبوئی را دیدند که میرفت گفتند ایها الشیخ کجا میروی گفت بفلان خانقاه میروم که آنجا درویشانند و من نوشته دیده ام که در روزے صد و بست رحمت از آسمان بر درویشان بارد و بتخصیص در وقت قیلوله اکنون میروم آنجا که قیلوله کنم باشد که از آن رحمت نیز بر من بارد و بزرگان گفته اند خویشتن را در میان ایشان در خزان و خویشتن را ز ایشان و از دوستان ایشان فرا نمای اگرچه دانی

مایه رزق و قبلی و دغلے — چون بود نقد مصطفی و علی
مرغ با اهل بدانه تلبیس - — چون بود ز آشیانه تقدیس
میوه بد مزاق تلخ سرشت — چون بود حاصل از درخت بهشت
کے چو نافه خریطه سرگین — فتد از ناف آهوی مشکین
هذیان مسیلم کذاب — چون بود زاده حدیث و کتاب
چون بود موجب مقدمتین — سلب شر کست در نتیجه دشین
می دهد سلب و نتیجه نشان — که نشد آن ز موجبات عیان
لعن الله تارکالادب — داخلا بینهم بغیر نسب
باد لعنت بر آنکه مهره خر — کرد پیوند سلک در گهر
باد لعنت بر آنکه دیده بدوخت — خاک تیره بترخ مشک فروخت
باد لعنت بر آنکه روی اندود — کردمش راو همچو زر بنمود
پیش ازین فاضلان بسے بودند — که زکسب هنر نیاسودند -
بود در هر زمان و در هر حال — هیچ شان در مزید فضل و کمال
هنری جا نکرد در دل شان — که بکوشش نگشت حاصل آن
نسب اهل بیت برخواندند — لیک در نسب آن فرو ماندند
باکمال جلی و قدر سنے — لی حسینی شدند و لی حسنے
حبذا قابلان این دوران — کز حسب آنچه بود در امکان -
عمر در جستجو بسر بردند — تا ز امکان بفعلش آوردند

که چگونه رسوائی عاشق نمائی خویشتن را اگرچه چنین نه تا فردا گویند تو کیستی گوئی من از دوستان ایشانم و چون سخن ایشان شنوی اگرچه معنے ندانی سرے در جنبان تا فردا گوئی از سر جنبانان ایشانم گویند بیا که ترا حقے است لگر بدان سبب بهی

سه با عاشقان نشین وهمین عاشقے گزین ✽ با هر که نیست عشق که هرگز مشو قرین ✽ **شیخ ابو القاسم بشره یاسین رحمه الله تعالے** از جمله مشاهیر علماء عصر وکبار مشایخ دهر بوده است ونشست وی در مهنه بوده است و آنجا از دنیا رفته است ودر سنه ثمان وثلثمایة شیخ ابوسعید ابوالخیر قدس الله تعالی سره گفته است که در کودکی دران وقت که قرآن میخواندم پدرم ابوالخیر مرا بنماز آدینه می برد در راه پیر ابوالقاسم بشره یاسین پیش آمد گفت ای ابوالخیر این کودک از آن کیست پدرم گفت از آن ماست پیر ابوالقاسم نزدیک ما آمد وبر سر پای نشست وروی بروی من باز نهاد وچشم وی پر آب گشت وگفت یا اباالخیر من نمی توانستم رفت ازجهان که جائی خالی می دیدم ودرویشان ضایع می ماندند اکنون که فرزند ترا دیدم ایمن گشتم که ولایتها را ازین کودک نصیب خواهد بود پس پدرم را گفت که چون از نماز بیرون آئی او را بنزدیک ما آر چون از نماز فارغ شدیم پدرم مرا نزدیک ابوالقاسم برد چون در صومعهٔ وے شدیم وپیش وی بنشستم طاقی بود بلند دران صومعه پیر ابوالقاسم پدرم راگفت که ابوسعید را بردوش گیر تا قرصی دران طاقست فرو گیرد پدرم مرا برگرفت دست دراز کردم آن قرص را ازان طاق فرو گرفتم قرصی بود جوین گرم چنانکه دست مرا از گرمی آن خبرے بود شیخ ابوالقاسم آن قرص از ما بستد وچشم پر آب کرد وآن قرص بدو نیمه ساخت ویک نیمه بما داد وگفت بخور ویک نیمه خود بخورد وپدرم را هیچ نصیب نداد پدرم گفت ای شیخ چه سبب بود که مرا ازین تبرک نصیب نکردی شیخ ابوالقاسم گفت ای ابوالخیر سی سال ست که این قرص برین طاق بنهادیم ومارا وعده کرده اند در دست آن کس که گرم خواهد شد جهانی بوی زنده خواهد گشت وختم این حدیث بروی خواهد بود اکنون این بشارت ترا تمام باشد که آن کس این پسر تو خواهد بود. شیخ ابوسعید قدس الله تعالی سره گفته است که روزی پیش پیر ابوالقاسم بشر یاسین بودم مرا گفت ای پسر خواهی که با خدا تے سخن گوئی گفتم خواهم چرا نخواهم گفت هر وقت که در خلوت باشی این بگوی وبیش ازین مگوی سه من بے تو دمی قرار نتوانم کرد ✽ احسان ترا شمار نتوانم کرد ✽ گر بر تن من زبان شود هر موئی ✽ یک شکر تو از هزار نتوانم کرد ✽ **شیخ لقمان سرخسی قدس سره العزیز** وے در ابتدای مجاهده بسیار داشت ومعامله باحتیاط ناگاه کشفی افتادش که عقلش برفت گفتند

بعدازان پای سعی فرسودند نسبت خویشتن بدان کردند شد زجولا یکے وبال گری آن خسان کین مجال میطلبند تاچنان کاولین زنفس جهل	درنسب اکتساب بیمودند گوهر خویش راعیان کردند حال شان منقل بآل کری زر در روئی آل مے طلبند کر وجد در زوال آل رسول شوید از آب تیغ دمیغ ابن عار	ازنسب نامهای آل رسول ساختند آل خویش را بستم لیک باشد بحکم عقل محال بفرست ای خدای جلجلے کند این آخرین بدانش دم اشعار جمال آن این عار	پریشان که اوفتاد قبول همچو استاد آل گربه بقسم که گلیم سیاه گردد آل کز برسرآور ز معدلت تاجے دفع این زادگان شر وفساد

در بیان باعث آنانکه خودرا ازجمله آل واولاد رسول صلی الله علیه وسلم می دانند ونیستند حب ریاست است

باعث مدعی برین وسواس	نیست جز حب جاه عند الناس	تا بیابد زعام وخاص قبول	میکند خویش را از آل رسول

لقمان آن چه بود واین چیست گفت هرچند بندگی پیش کردم بیش میبایست درماندم گفتم الهی بادشاهان را چون بنده پیر شود آزادش میکنند تو پادشاه عزیزی در بندگی تو پیر گشتم آزادم کن گفت ندائی شنیدم که گفتندی لقمان آزادت کردیم نشان آزادی آن بود که عقل از تو برگیرم پس وی از عقلاء مجانین بوده است وشیخ ابوسعید ابوالخیر بسیار گفته است که لقمان آزاد کردهٔ خدایست سبحانه از امر ونهی وهم شیخ ابوسعید ابوالخیر گفته که شبی جماعتی خفته بودند در خانقاه بسته بود وما با پیر ابوالفضل بر سر صفه نشسته بودیم وسخنے میرفت در معارف مسئله مشکل شد لقمان را دیدیم که از بام خانقاه در پرید ودر پیش ما بنشست آن مسئله را بگفت چنانکه اشکال برخاست باز پرید وبام بیرون شد پیر ابوالفضل گفت ای ابوسعید مرتبه این مردی بینی گفتم مے بینم گفت اقتدا را نشاید گفتم چرا گفت از انکه علم ندارد از شیخ ابوسعید پرسیدند که در سرخس ظریف کیست در شهر شما لقمان گفتند سبحان الله در شهر ما هیچکس از وی ژولیده تر وشوخگین تر نیست شیخ گفت شمارا غلط افتاده است ظریف پاکیزه بود وپاکیزه آن باشد که با هیچ چیز ش پیوند نباشد وهیچکس از وی بے پیوند تر وبے علاقه تر وپاکیزه تر نے بینم او در همه عالم با هیچ چیز پیوند ندارد ونه با دنیا ونه با آخرت ونه با نفس وهم شیخ ابوسعید گفته است که در سرخس بودیم پیش پیر ابوالفضل سرخس یکے درآمد وگفت لقمان مجنون را بیماری پدید آمده است دو فرمانده وگفت ما را بفلان رباط برند سه روز است تا آنجا است وهیچکس هیچ سخن نگفته است امروز گفت پیر ابوالفضل را بگوئید که لقمان میرد پیر ابوالفضل چون آن سخن بشنید گفت آنجا برویم با جماعت آنجا شدند چون لقمان او را بدید تبسمی کرد پیر ابوالفضل بر بالین او بنشست وی در پیر میمنگریست ونفسی گرم میزد وهیچ لب نمی جنبانید یکے از جمع گفت لا اله الا الله تبسمے کرد وگفت ای جوان مرد ما خراج داده ایم وبرات شده وباقی بر توحید داریم آن درویش گفت آخر خویشتن را با یاد می بایدداد لقمان گفت ما را عربده میفرمائی بر درگاه حق پیر ابوالفضل را خوش آمد گفت همچنین است ساعتے بود نفس منقطع شد وهمچنان در پیر مے نگریست وهیچ تغیر در نظرش پدید نیامد بعضی گفتند تمام شد وبعضی گفته اند تمام نشده است هنوز نظرش راست ودرست است پیر ابوالفضل گفت تمام شده است ولیکن تا ما نشسته ایم وی چشم فراز نکند چون ابوالفضل برخاست لقمان چشم برهم نهاد **شیخ محمد قصاب آملی قدس الله تعالی سره** وی هم استاد ابن ابی بوده است شیخ الاسلام گفته که شیخ محمد قصاب شاگرد ابوالعباس قصاب بوده نبدنا گری کردی شیخ ابوالعباس پیر از

چون ندارد قرابت دینی بود بوطالب آن تهی زطلب	دم زند از قرابت طینے مرنبی را عم وعلی را اب هیچ سودی نداشت آن نسبت	نسبت جان ودل چو باشد ست خویش نزدیک بود با ایشان شد مقر در سقر ابولهبش	نسبت آب وگل چه سود درست نسبت دین نیافت با خویشان

در بیان آنکه چون کسی را با حضرت رسالت صلی الله علیه وسلم نسبت دینی درست نباشد دعوی نسبت طینی سودی ندارد

شیخ مهنه که در فضای وجود پادشاهانه مجلسے ساخت شوکت وجاه شیخ را چو بدید باچنین رفعت نسب که مراست	کس ازو به شود ز اهل شهود نرد صحبت بهر کسے میباخت شوک آن شوکتش بسینه خلید این بزرگی نصیب شیخ چراست	بود صافی ز زنگ کبر وریا بر در روزی ز ذوق را دری گفت هستم من آل پیغمبر هرخیالے که در مقابل شیخ	تافت زو عکس کبریای خدا ره بدان جمع سید علوی این بزرگے مرا بود درخور کرد اندیشه یافت بردل شیخ

مجلس حراشتن باز داشته بود که عام راسخن نگوید سخن وی بلند بود وی بزرگ بوده همه امخان جسد بود و وی رد رح
آن وهم شیخ اسلام گفت که اگر خرقانی و محمد قصاب بجلئے بودندی من شمارا بوی فرستادمی نه بخرقانی
که وی شمارا سودمند تر بودی از خرقانی یعنی خرقانی منتهی بود مرید از وی بهره کم یافتی شیخ الاسلام گفت
که محمد قصاب با من گفت که هر یوکان صفاتی باشند یعنی برحمت وعفو و کرم گرایند بیش از صفات نه بینند و معامله
صوفیان با ذات است یا معطی است نه با عطا و هر چه جز اوست حجاب است از و حضرت شیخ ابو الحسن
خرقانی قدس الله تعالی سره نام وی علی بن جعفر است یگانه وغوث روزگار بود و قبلهٔ وقت که در روزگار
وی رحلت بوی بود شیخ ابو العباس قصاب گفته بود که این بازارک ما با خرقانی افتد یعنی رحلت و زیارت
پس از وفات وی بخرقانی گشت چنانکه گفته بود و انتساب شیخ ابو الحسن در تصوف بسلطان العارفین شیخ ابو یزید
بسطامی است قدس الله سره و تربیت ایشان در سلوک از روحانیت شیخ ابو یزید است و ولادت شیخ ابو الحسن
بعد از وفات شیخ ابو یزید بمدتیست و شیخ ابو الحسن شب سه شنبه روز عاشورا سنه خمس وعشرین واربعمایة از دنیا
برفته روزی با اصحاب خود گفت که چه چیز بهتر است گفتند شیخا هم تو بگو گفت دلی که در وی همه یاد کرد او بود از وی
پرسیدند که صوفی کیست گفت صوفی بمرقع و سجاده صوفی نبود و صوفی برسوم وعادات صوفی نبود صوفی آن بود که
نبود و هم وی گفته که صوفی روزی بود که بآفتابش حاجت نبود و شبی که بماه و ستاره اش حاجت نبود و نیستی است
که هستی حاجت نبود و هم از وی پرسیدند که مرد چه داند که وی بیدار است گفت بآنکه چون حق را یاد کند از
فرق تا قدمش از یاد کرد حق خبر داشته باشد واز وی پرسیدند که صدق چیست گفت صدق آنست که از دل سخن
گوید یعنی آن گوید که در دلش بود واز وی پرسیدند که اخلاص چیست گفت هر چه برای حق کنی اخلاص است و هر چه
برای خلق کنی ریاست واز وی پرسیدند که کرا رسد در فنا و بقا سخن گفتن گفت کسی را که بیک تار از آسمان آویخته
باشند باد [illegible] در یا انباشته کنند و همه در یا انباشته کنند و یرا از جایگاه نتواند جنبانید و وی گفته
[illegible] وی گفته اند وه طلب کن تا آب چشمت پدید آید که
حق گرینده [illegible] وی گفته [illegible] مرده ی بگوید و بآن حق را خواهد بهتر از آن بود که قرآن خواند
[illegible] رسول صلی الله علیه وآله وسلم آنکس بود که بفعل رسول صلعم اقتدا کند نه آن بود

شیخ آیینه است [illegible]
هر چه ظاهر شود ز جمله جهات
کانچه باشد بدان دل تو کز و
ساده نه لوح خویشتن پیش پیر
[illegible] شیخ با علو وی
کز نسب یافتی سر افرازش
مصطفی را ز فضل ربانی ۔

رویش از زنگ اجتناب ز وی
منعکس گردد اندران مرآت
بر دل شیخ افگند پر تو
تا شود از دبیر حرف پذیر
کای فروغ چراغ مصطفوی
بولهب نیز بودی انبازش
گشته ام در متابعت فانی
هستی ام در وجود او رسید

گشته در مرکز جهان مذکور
پیش از ین شیخ را گر روی نهان
گر بود زشت آه واویلا ۔
تا بود لوح تو حریف حروف
از نسب یافت آنچه جد تو یافت
من هم این از نسب نیافته ام
بره سنتش فروشده ام
حق بمحبوبی خودم بگزید ۔

رو بری جهانیان شب و روز
خاطر از دشت و خوب خالی دار
در بود خوب سادگی اولی
کی به تحریر او شود موصوف
از نسب کس بقرب حق نشتافت
بلکه در پی روی شتافته ام
تا بجدیکه جمله او شده ام

تفسیر قوله تعالی قل ان کنتم تحبون الله فاتبعونی یحببکم الله

کردی کاغذ سیاه کند شبلی گفته است که آن خواهم که نخواهم وی گفته که این هم خواستست و هم وی گفته که امرد جهل
سالست تا در یک وقتم و حق بدلم می نگرد جز خود را نمی بیند بالقی فی نعیر الله حق و ان فی صدد ی نعیره قرار و هم وی گفته است
که چهل سالست که نفسم یک شربت آب سرد میخواهد یا شربت دوغ ترش میخواهد هنوز وی را نداده ام و هم وی گفته که علما
و عباد در جهان بسیار اند ترا از آن باید بود که روز بشب آری چنانکه حق پسندد و هم شب بروز آری چنانکه حق پسندد و هم وی
گفته که روشن ترین دلها آن بود که در آن خلق نبود و بهترین کارها آن بود که در آن اندیشه مخلوق نبود و حلال ترین نعمتها
آن بود که بجهد تو بود و بهترین رفیقان آن بود که زندگانیش با حق خود شیخ عبد الله الداستانی رحمة الله تعالی
علیه نام وی محمد بن علی الداستانی ست و لقب وی شیخ المشایخ عالم بوده بانواع علوم و از محتشمان درگاه حق بوده
و ویرا کلامی مهذبست و اشارت لطیف از اقران شیخ ابو الحسن خرقانی بوده است و نسبت ارادت وی بیک واسطه
بشیخ عمی بسطامی که برادر زادهٔ سلطان العارفین و مرید ویست میرسد و در ماه رجب سنه سبع عشر واربعمایة برفته از دنیا و
عمر وی پنجاه و نه سال بود صاحب کشف المحجوب گوید که من از شیخ سهلکی که از اصحاب وی بود شنیدم که می گفت که وقتی
اندر بسطام ملخ آمد و کشتها و درختها از بسیاری آن سیاه شد مردم خروش بر آوردند شیخ مرا گفت این چه مشغله ایست
گفتم ملخ آمده است و مردمان بدان رنجه دل می باشند شیخ برخاست و ببام بر آمد و روی بآسمان کرد در حال همه ملخها
برخاستند تا نماز دیگر هیچ نمانده بود و هیچکس را یک شاخ تلف نگشته زیان نشد شیخ ابو سعید ابو الخیر قدس الله
تعالی سره نام وی فضل الله بن ابی الخیر است سلطان وقت خود بوده و جمال اهل طریقت و مشرف القلوب در وقت
وی همه مشایخ ویرا مسخر بودند پیر وی در طریقت شیخ ابو الفضل بن حسن السرخی است شیخ ابو سعید گفته روزی می آمدیم
بر در شارستان سرخس تل خاکستر بود و لقمان مجنون بر سر آن نشسته قصد وی کردیم و بر آن بالا شدیم وی پاره پوستین
میدوخت با وی می نگریستم و حضرت شیخ چنان ایستاده بوده است که سایه وی بر پوستین لقمان افتاده چون آن پاره
بر پوستین دوخت گفت یا ابا سعید ماترا با این پاره برین پوستین دوختیم پس برخاست و دست ما بگرفت و می برد
تا بخانقاه پیر ابو الفضل بن حسن رسید و وی را آواز داد و وی بیرون آمد و گفت یا ابا الفضل این را نگاه دارید
که از شما است پیر مرا دست بگرفت و در خانقاه برد و در صفه بنشست و جزوی برگرفت و در آنجا نظر میکرد ما را چنانچه
عادت دانشمندان بود طلبی در سینه پدید آمد که در آن جزو چیست پیر بدانست گفت یا ابا سعید صد و بست و چهار هزار

یا نبی گفت ایزد متعال ۔
مایهٔ قرب حق متابعت است
هر که جان در متابعت در باخت
ذره کنج خانه جای بجای
وانکه ره دور از ان نشانه سپرد
هر که دربند آن رعایت بیش
ز آفرینش نخست مطلوب اوست
خویشتن زاهد [illegible]

که بامت رسان بلطف مقال
بی ره آن ز اسبق متابعت است
حکم یحببکم اللهش بنواخت
ماند بر خاک از و نشانه پای
گم شد و راه بگنج خانه سپرد
بهره زان گنج بیش گیر و بیش
لم یزل لا یزال محبوب دست
تا شود [illegible]

ان تحبو الاله فاتبعون ۔
هر که در اتباع من سست گم
مقبلی ناکشیده محنت و رنج
هر که دیده بران نشانه نهاد
کنج جذب خدای فو والمنن است
مصطفی کز مقام مجذوبی
هر که با او مشارکت خواهد
[illegible] راه دیگر د

نیست کار از متابعت برتر
سر ز و آخر ز جیب یحببکم
بر دوش اقبال و بخت تا سر گنج
دولتش ره بکنج خانه کشاد
ره سوی او رعایت سنن است
شد کرم بنام محبوبی
جان ز) براه متابعت کاهد
و ز سرش تا قدم فرا گیرد

در بیان آنکه هر چیزی را که با معشوق از هر گی مشابهت باشد بقدر مشابهت عاشق ،

پیغام بر که بخلق فرستادند گفتند با خلق بگویید که الله. و چون ایشان آمدند و این بگفتند کسانیکه این کلمه گفتند درین کلمه مستغرق شدند گفت این سخن آن شب ما را در خواب نگذاشت پیش از آفتاب برآمدن از پیر دستوری خواستم و بدرس تفسیر پیش ابوعلی فقیه چون بنشستم خواجه ابوعلی را... درس این آیت بود که قل الله ثم ذرهم فی خوضهم یلعبون دران ساعت دری در سینه من گشادند بسماع این کلمه و مرا از ما بستدند خواجه ابوعلی آن تغیر در ما بدید گفت دوش کجا بوده گفتم بنزدیک پیر ابوالفضل بن حسن سرخسی گفت برخیز و باز آنجا شو که حرام بود ترا ازانجا و ازان معنے باز ماندن باز نزد پیر ابوالفضل شدیم واله و متحیر همه این کلمه گشته چون ابوالفضل ما را بدید گفت یا ابا سعید مست شده همی ندانی پس و پیش * هان کم نکنی تو این سر رشته خویش * گفتم ای شیخ چه فرمائی گفت درآی و بنشین و این کلمه را باش که این کلمه با تو کارها دارد و چون پیر ابوالفضل برحمت حق پیوست و مرا در مدت حیات وی هر اشکال که بودی بوی رجوع افتادی و حل اشکال از میمنت نبود الا شیخ ابوالعباس بآمل رفتیم نزدیک شیخ ابوالعباس و یکسال پیش وی بودیم گویند که شیخ ابوالعباس را در جماعت خانه صوفیان موضعی بود که چهل و یکسال آنجا نشسته بود درمیان جمع اگر شب در دیشے نماز افزون کردی گفتی ای پسر تو بخسپ که این پیر هرچه میکند برای شما میکند که ویرا این هیچ کارے نیست و بدین حاجتے ندارد و هرگز دران یکسال شیخ ابوسعید را نگفت که تو بخسپ یا نماز مکن چنانکه دیگران را و ویرا در برابر خود خانگی داده بود یکشب شیخ ابوالعباس از صومعه بیرون آمد و فصد کرده و رگش گشاده شده بود شیخ ابوسعید ازانحال خبر داشت برخاست بزود از زاویه خود بیرون و پیش شیخ آمد دست وی ببست و بنشست و جامه ازدم پاک کرده جامه خویش پیش وی داشت شیخ بستد و درپوشید پس جامه شیخ را بشست و نمازی کرده همه ریسمانے انگند و هم در شب خشک شد بیاورد و در نوردیده پیش شیخ آورد و شیخ اشارت کرد که ترا در باید پوشید شیخ ابوسعید درپوشید و بزاویه خود رفت چون بامداد شد جماعت برخاستند و حاضر شدند و در شیخ ابوالعباس نگریستند و جامه ابوسعید دیدند و بر شیخ ابوسعید جامه شیخ ابوالعباس دیدند و در تعجب ماندند شیخ ابوالعباس گفت آری دوش نثارها رفت و همه نصیب این جوان مهنگی آمد مبارکش باد شیخ ابوسعید گفته است روزی دو کس پیش شیخ ابوالعباس درآمدند و بنشستند و گفتند ما را با یکدیگر سخنے رفته است یکی میگوید اندوه ازل و ابد تمامتر و یکے میگوید شادی ازل و ابد تمامتر شیخ چه میگوید شیخ دست بر روی فرود آورد و گفت الحمد لله که منزلگاه پسر قصاب نه اندوهست و نه شادی لیس عند ربکم صباح و لا مساء اندوه و شادی

هر که در راه عاشقی روزی	غوره باشد غم دل افروزی	هرچه هم رنگ یار او باشد	از دل و جان شکار او باشد
مه برآید بسوی او نگرد	حسن و خوبی ز روی او شمرد	سرو بیند بقد او نازد	صفت سرو نازش آغازد
وقت گل سوی باغ بشتابد	بو که از باغ بوی او یابد	دامن گل ز خون دل شوید	بوی پیراهنش ز گل جوید
نرگس مست را بخواباند	که بچشمان مست او ماند	سر زلف بنفشه تاب دهد	سبزه را ز ابر دیده آب دهد
کان ز زلف کجش بود تارے	وین ز خط خوشش نموداری	بالب غنچه خنده ساز کند	جعد سنبل کشد دراز کند
کان ز لعلش بود شکر خنده	وین ز جعدش بود سرافگنده	چون ببیند بکوه کبک دری	که کند در خرام جلوه گری
سر نهد پیش او بصد خواری	که تو رفتار یار من داری	چون سوی دشت تیز پای شود	بر غزالان غزل سرای شود
یا وان چشم خوابناک کند	چشم شان از غبار پاک کند	بر تهی منزلی که روزے یار	خانه کردست یا فگنده گزار
بگذرد زان مرابع و اطلال	تا نسازد ز گریه مالامال	ریزد از ابر دیده چندان خون	که شود دامن من گلگون

صفت تست و هرچه صفت تست محدث است و محدث را بقدیم راه نیست پس گفت پسر قصاب بنده خدایست در امر و نهی و زپسے مصطفی صلی الله علیه و آله و سلم در متابعت سنت اگر کسے دعوی راه جوانمردان میکند گو همچنین است چون آن دو کس بیرون شدند پرسیدم که این دو کس که بودند گفت که یکے ابوالحسن خرقانی است و دیگر عبدالله داستانی و هم شیخ ابو سعید گفته که چون یکسال بنزدیک شیخ ابوالعباس مقام کردیم گفت بازگرد و با مهنه شو تا مدتی چند این علم بر در سرای تو زنند ما بحکم اشارت او باز آمدیم با هزار خلعت و فتوح پیرے بوده است هم از مشائخ ماوراءالنهر و نام وے محمد بن ابوحفص حلبی بود و هرگز شیخ را ندیده بود وقتے خواجه ابوبکر خطیب که از ائمه مرو بود در مرو شیخ را دیده بود بجهت شغلے قصد نیشاپور کرد محمد حلبی بنزدیک وی آمد گفت شنیدم قصد نیشاپور داری مرا سؤالیست میخواهم که از شیخ ابوسعید بپرسی و جواب باز آری ولیکن باید که او نداند این سؤال من کرده ام گفتم آن سؤال چیست گفت از وی بپرس که آثار را محو بود گفتم این یاد نتوانم داشت بر کاغذی بنویس بنوشت بوی داد خواجه ابوبکر خطیب گفت که چون به نیشاپور آمدم و در کاروانسرای فرود آمدم دو غلامی درآمدند و آواز دادند که خواجه امام ابوبکر خطیب درکاروان سرے کدام مرد است آواز دادم که منم گفتند شیخ ابوسعید سلام میرساند و میگوید که ما آسوده نه ایم که تو در کاروانسرای فرود آمدی بباید که بنزدیک ما آئی گفتم بگرمابه شدم و غسل کنم آنگاه بیایم و ان اوان سلام و پیام حالتے عظیم برمن آمد که یقین دانستم که کسے وی را خبر نداده است بگرمابه شدم و غسل کردم چون برآمدم آن دو درویش را دیدم که ایستاده اند با عود و گلاب گفتند شیخ ما را بخدمت تو فرستاده است چون پیش شیخ آمدم شیخ مرا دید گفت اهلاً بالسعدی بالرسول و حبذا وجه الرسول لحب وجه المرسل سلام کردم جواب داد گفت اگر تو رسالت آن پیر را خوار میداری سخن او بنزدیک ما عزیز است تا از مرو بیرون آمد ما منزل بمنزل میشماریم بیا تا چه داری و آن پیر چه گفته است از هیبت شیخ سؤال از خاطر من رفته بود کاغذ را بیرون آوردم بشیخ دادم شیخ گفت اگر جواب اکنون گوئیم بر تو لازم شود که بازگردی شغلے که داری بگذار و چون بروی جواب گوئیم تا در نیشاپور بودم هر شب پیش شیخ میبودم وقت بازگشتن جواب سؤال پیر طلب کردم گفت آن پیر را بگوی لا تبقی و لا تذر عین نمیماند اثر از کجا ماند سر پیش افگندم و گفتم که مفهوم نشد گفت این در میان دانشمندی نیاید این بیتها یاد گیر و باوی بگوی * جسمم همه اشک گشت و چشمم بگریست * در عشق تو بے جسم همی باید زیست * از من اثری نماند این عشق از چیست * چون من همه معشوق شدم عاشق کیست * گفتم لابد شیخ بفرمایند تا بر جائے ثبت کنند حسن مؤدب را فرمود تا بنوشت چون

گر بیابد یکی شکسته سفال	قدحی گیر وش خجسته بفال	پاره عشق و شوق نوشد ازو	همچو میخوارگان خرد شد ازو
گاه با دیگران شود دمساز	گاه با خیمه پاره گوید راز	گاه سازد ز خاک و خاکستر	بهر خواب پسین خود بستر
اثر پای ناقه اش بوحل	آورد عاشقانه رقص جمل	هرچه بیند بعالم القصه	کز جمال ویش بود حصه
کند از جان و دل بدو میلی	همچو مجنون بجانب لیلی	هر کجا بیند آن جمال افزون	گیرد از پیش جاذب عشق جنون

قصه خلاص کردن مجنون آهو را از دست صیاد بسبب مشابهت بودن وے لیلی را۔

صید جوئی بدشت دام نهاد	آهو وحشیش بدام افتاد	بست پایش چو بود در دل وی	کش برد زنده در نواحی حی
نانهاده ز دشت پا بیرون	شد دوچار وی از قضا مجنون	دید آن پای بسته آهو را	خواست از جان خسته آه او را
پیش آن صید پیشه باز دوید	ناله و آه جان گداز کشید	کای حزین صید را چه آزاری	دست و پا بسته اش چرا داری
او بصورت مشابه لیلی است	گر بلیلی بجنس اولی است	نرگسش را نداد سرمه جلی	ورنه بودی بعینه لیلی

برو آمدم دران وقت پیر محمد حلبی بیامد قصه را اجمله باوی بگفتم وآن بیتها بر خواندم چون بشنید نعره زد و بیفتاد ازان جا دو کش
اورا بیرون بردند تا هفتم روز در خاک بود شیخ قدس سره گفته است ؎ بر رسته دگر باشد و بربسته دگر + آنچه از علوم تعلق
بتقریر زبان دارد متمسک این طائفه انا وجدنا آباءنا علی امة است بربسته است تا حیات عاریتی زبان بتحریک مدد میکند
در بیابان غرورش سرابی مینماید چون ناصیه ملک الموت پدید آید پیرایه عاریت از سر زبان بردارند و رسوائی او ظاهر شود
آنچه تعلق بدل دارد و بر رسته است ازوی توقع ثمرات بسیار در دین و دنیا روزی قوالی در پیش شیخ این بیت میخواند ؎
اندر غزل خویش نهان خواهم گشتن + تا بر لب تو بوسه زنم چونش بخوانی + شیخ گفت این بیت که گفته است گفتند عماره
گفت برخیزید تا بزیارت وی شویم شیخ بجمع بزیارت وی شدند و این رباعی بر زبان حضرت شیخ گذشت ؎ در راه
یگانگی نه کفر است و نه دین + یک گام ز خود برون نه و راه ببین + ای جان جهان تو راه اسلام گزین + با مار سیه نشین و با خود
منشین + و هم حضرت شیخ فرموده اند که این ابیات را بر زیر جنازه ما بر خوانند ؎ خوبتر اندر جهان نیست ازین هیچ کار +
دوست بر دوست شد یار بنزد یار + آن همه اندوه بود این همه شادی نمود + وان همه گفتار بود این همه کردار بود +
شیخ را پرسیدند از معنی این خبر که تفکر ساعة خیر من عبادة سنة شیخ گفت اندیشه یکساعت در نیستی خود بهتر از عبادت
یکساله در اندیشه هستی خود بعد ازان گفت که ؎ تا روی ترا بدیدم ای شمع طراز + نه کار کنم نه روزه دارم نه نماز + چون با تو
بوم مجاز من جمله نماز + چون بی تو بوم نماز من جمله مجاز + استاد ابو صالح که مقری شیخ بود بیمار شد حضرت خواجه ابوبکر مؤدب
راکه ادیب فرزندان شیخ بود بخواند و بفرمود که دوات و قلم و پاره کاغذ بیا تا برای ابو صالح چیزے بنویسیم دوات و قلم کاغذ
آورد شیخ گفت بنویس ؎ حور ابنظاره نگارم صف زد + رضوان زتعجب کف خود بر کف زد + یک خال سیه بران
رخان مطرب زد + ابدال زبیم چنگ در مصحف زد + خواجه ابوبکر مؤدب آنرا بنوشت و بنزدیک ابو صالح بردند و بروے
بستند در حال صحت یافت و همان روز بیرون آمد روزے شیخ ابو سعید بیرون آمده در زیر درختی نشست که برگ آن
درخت زرد شده بود این بیت بخواند ؎ تو از مهر زرد و من از مهر زرد + تو از مهر ماه و من از مهر و ماه + شیخ را گفتند فلان
کس در هوا میپرد گفت زغنی و مگسی در هوا میپرد گفتند فلان کس بر روی آب میرود گفت سهل است وزغی و صعوه
نیز بر آب میروند گفتند فلان کس در یک ساعت از شهر بشهر میرود گفت شیطان نیز در یک نفس از مشرق بمغرب میرود
این چنین چیزها بس قیمتی نیست مرد آن بود که در میان خلق نشیند و داد و ستد کند زن خواهد و با خلق در آمیزد و یک لحظه

گردنش را نسوده عقد گهر
رام شد صید پیشه زلفونش
بوسه بر چشم و گردن او داد
لاله میچید بجاے خار و گیاه
تا ز لیلی ترا بود بوئے

ورنه با لیلے آمدی هم سر
داد رشته بدست مجنونش
رشته از دست و پای او بگشاد
و زخدا مزد خویش می خواه
کم مبادا ز وجود تو موئے
شاد زی از عنایت مولے

خواند از شوق یار فرزانه
دست خود طوق گردن او ساخت
گفت ای دد و فدای لیلی باش
سبزه می خور بگرد چشمه و جوی
که چرا کرده در زمین حرم
در حمای حمایت مولے

صد از ینسان فسون و افسانه
بزبان تفقدش بنواخت
همچو من در دعای لیلے باش
بهر سر سبزیش دعا میگوی
که غذا خورده از ریاض ارم

اشارت بآنکه تقریب سخن به عشق و محبت رسیده بود و در خاطر چنان بود که بقدر وسع
شرح و بسط اصل و فرع آن کرده شود اما بموجب امر بعضی عزیزان که بحکم عشق و
محبت امتثال امر او واجبست اشتغال بامر دیگر بعد ازین معلوم شود واقع شد

از خدای خود غافل نباشد شیخ را پرسیدند که تصوف چیست گفت آنچه در سر داری بنهی و آنچه در کف داری بدهی و آنچه
بر تو آید نجهی هم شیخ گفته که الله بس و ما سواه هوس وانقطع النفس و هم شیخ گفته که حجاب میان بنده و خدا زمین و آسمان
نیست و عرش و کرسی نیست منی تو حجابست از میان برگرفتی و بخداوند رسیدی شیخ فرموده است که در سفر بودیم بدیهی
رسیدیم گفتیم اینجا هیچ کس از پیران بوده است گفتند پیرے بوده است که وی را دادی گفته اند گفتیم هیچکس هست که او را
دیده باشد گفتند اینجا پیریست دیرینه که وی را دیده است کسی فرستادیم تا آن پیر بیامد مردے بشکوه بود پرسیدیم که او را
دیده گفت کودک بودم که وی را دیدم گفتم که از وی چه شنیدی گفت عمر او وقت آن نبود که سخن وی دانستمے لیکن یک سخن
یاد دارم از وی روزی مرقع داری از راه رسیده بنزدیک وی در آمد و سلام کرد و گفت پای افزار بیرون کنم یا شیخ
که بتو بیاسایم که گرد همه عالم گشتم نه خود آسودم و آسوده نیز ندیدم پیر گفت چرا از خویش دست نداشتی تا تو خود را بیاسودی
و خلق هم بتو بیاسودندی من گفتم این سخن تمام است که آن پیر گفت برتر ازین سخن بهتر نباشد و هم شیخ فرموده
که اصل این حدیث آن باشد که مرد را با او بازنگذارند رسول صلی الله علیه و آله و سلم گفته اللهم لا تکلنی الی نفسی طرفة عین
ولا اقل من ذالک مرا یک چشم زدن بخود باز نگذار و کم از ان + هم شیخ فرموده که با مرد بودیم صراف با وی بودیم گفت ای
شیخ در همه عالم هیچ کس را نگذارد تا شربت آبی بمن دهد یا بر من سلام کند همه خلق میخواهند تا سلطنت از خود برهند
و من میخواهم که بدانم که یک ساعت کجا ایستاده ام با آخر عمر و آتشے در وی افتاده بسوخت و هم شیخ فرموده و لذکر الله
اکبر ذکر خداوند بزرگتر است نه چنانکه تو او را یاد کنی چنانکه او ترا یاد کند و ذکر خداوند بزرگتر بود و ذکر پیدا بود که تا کجا بود ترا
نباید جست این حدیث را بجد فرا پیش باید گرفت آن مرد گفت بآن پیرزن که خدای را کجا جوئیم گفت دوست ما را
کجا یافتی چنین که نیافتی هر کجا که جوئی یابی من طلب وجد هر کس جست یافت و هر که جوید یابد و هم شیخ فرمودند که جوانی
بر در پیرے شد و گفت ای پیر مرا سخن بگوی پیر ساعتی سر فرو برد و تفکر کرد پس سر بر آورد و گفت ای جوان انتظار
جواب می بری گفت آری پیر گفت هر چه دون حق است جل جلاله بگذار که این سخن بکند و هر چه سخن حق است عز و جل
بعبارت در نیاید ان الله تعالی اجل من ان یوصف بوصف او یذکر بذکر یکی ازین طایفه گفته است که بدلی پیش
شیخ ابو سعید بودم خواستم که ببغداد در روم مرا گفت ببغداد در روی ترا پرسند که چه دیدی چه فائده گرفتی چه خواهی
گفت گوئی که روی درویشی دیدم گفت یا شیخ چه فرماید شیخ گفت هر که تازی داند ازین بیتها بر خواند ؎

قصه عاشقان خوشست ای یار
هر زبان هوای صد زبانم باد
لیک چون دل بشرح عشق کشید
پیک آمد ز کشور جانان
آنکه عشاق پیش او میرند
هست ازین مردگی مراد همه
شوی از ما و من بکلی صاف
هم ز نو وا رهی و هم ز کهن
زانکه هر کس که از منی دور است

سخن عشق دلکش است ولے
هر جهان جای صد دهانم باد
نوبت گفتگو بعشق رسید
قاصد نامه وفا داران
سبق زندگی از او گیرند
آنکه خواهند صوفیان بفنا
نشود با تو هیچ چیز مضاف
نگذرد بر زبانت گاه سخن
یک من و او هزار من بارست

تا مرا هوش و مستمع را گوش
هر زبانی بصد بیان گویا
رهروی از دیار عشق آمد
کیست جانان امان خسته جانها
تا نمیری نباشی از زنده
نه فنائیکه جان ز تن برود
نزنی هرگز از اضافت دم
کفش من تاج من عمامه من
صد منش بار بر سر گردن

بست ازین قصه کی شوم خاموش
تا کنم قصه های عشق املا
رشحه از چشمه سار عشق آمد
از همه دردها و درمان ها
که با نفاس او شوی زنده
بل فنائیکه او و من برود
از اضافت کنی چو تنوین رم
رکوه من عصا و جامه من
به که یک بار بر زبانش من

قالو ساخران خرجت + شئی لیس فی جمال ثانی + فقلت لاتنکر ومحاسبه + فطلع الشمس من خراسان + وهرکه تازی نداند این رباعی بروی خوان ۵ سبزی بهشت ونوبهار از تو برند + آنی که بخلد یادگار از تو برند + در چینیان نقش و نگار از تو برند + ایران همه فانی روزگار از تو برند + خدمت شیخ از استاد ابو علی دقاق پرسید که این حدیث بردوام بود استاد گفت نه شیخ سر در پیش انداخت ساعتی دیگر سر برآورده گفت ای استاد این حدیث بردوام بوده است گفت نه شیخ دیگر پیش انداخت وساعتی دیگر سر برآورد وگفت ای اُستاد این حدیث بردوام بود گفت نه دیگر بار سر در پیش افگند ساعتی دیگر سر برآورد وگفت ای استاد این حدیث بردوام بود گفت اگر بود نادر بود شیخ دست برهم زد گفت این ازین نادرهاست وخدمت شیخ شب جمعه وقت نماز خفتن چهارم شعبان سنه اربعین واربعمائه از دنیا رفت وعمر ایشان ... ماه بوده است شیخ ابوالقاسم گرگانی قدس الله تعالی اسمه نام وی علی است در وقت خود بی‌نظیر بود وکرمان خود بی‌بدل نسبت وی بسه واسطه که شیخ ابوعثمان مغربی وشیخ ابو علی کاتب وابو بکر نساج به سید الطائفه جنید میرسد وی را حالتی قوی بوده است چنانکه همه را روی بدرگاه او بوده ودر کشف واقعه مریدان آیتی بوده است ظاهر صاحب کتاب کشف المحجوب گوید که وقتی مرا واقعه افتاد وطریق حل آن برمن دشوار شد قصد شیخ ابوالقاسم گرگانی کردم وی را در مسجد یافتم که بر در سرای وی تنها بود وواقعه مرا عینها باستونی میگفت من نا پرسیده جواب خود یافتم گفتم ایها الشیخ این واقعه من است گفت ای پسر خدای تعالی این ستون را درین ساعت با من ناطق گردانید تا ازمن این سوال کرد روزی شیخ ابوسعید وشیخ ابوالقاسم قدس الله سره تعالی ارواحهما در طوس باهم نشسته بودند بر یک تخت وجمعی درویشان پیش ایشان ایستاده بر دل درویشی گذشت آیا منزلت این بزرگ چیست شیخ ابوسعید روی بآن درویش کرد وگفت هر کرا میباید که دو پادشاه را بهم بیند در یک وقت بر یک جای وبر یک تخت گو درنگر آن درویش چون بشنید دران هر دو بزرگ نگریستن کرد حق تعالی حجاب از پیش چشم وی برداشت تا صدق سخن شیخ بر دل وی کشف گشت وبزرگواری ایشان بدید پس بدلش بگذشت که آیا خداوند تبارک وتعالی را امروز زمین هیچ بنده هست که بزرگوارتر ازین هر دو کس باشد شیخ ابوسعید روبآ درویش کرد وگفت مختصر ملکی بود که هر روز دران ملک چون ابوسعید وابوالقاسم هفتاد هزار فرا رسد وهفتاد هزار برسد خواجه مظفر بن احمد بن حمدان قدس الله تعالی روحه کنیت وی ابو محمد است خدای تعالی در بالش ریاست در این قصه بروی بگشاد وتاج کرامت بر سر وی نهاد وپیرا بیانی نیکو بوده وعبارتی عالی

دربیان آنکه شیخ ابوسعید ابوالخیر قدس سره از خود بایشان تعبیر کردے وکلمهٔ ماومن هرگز بزبان نراندے

شیخ مهنه که بود پیوسته رفتی اندر صفت صفاکیشان لفظ ایشان که خاص غایبست خاصه او غایبی که ماند دور	ازمن وما خویشتن رسته بر زبانش بجای من ایشان جامه بود بر قد او راست جاودان در حریم قرب حضور که بجو سید به سالهائے دراز	صدحکایت زخویش واگفتی بود بروی شهود حق غالب خرد آن ساده را کند تعبیر بکشد رخت خود زشهر وجود اثر خویشتن نیابد باز	لیک هرگز نه من نه ما گفتے دید خود راز چشم خود غایب که زغایب بمن کند تفسیر بنشیند بگوشه نابود

دربیان آنکه نکته چه بوده باشد که حضرت شیخ قدس سره از خود بکلمه ایشان تعبیر کرده نه باد که غایب واحد است

در فنا وبقا شیخ ابوسعید ابوالخیر قدس سره فرموده‌اند که ما را بدین درگاه از راه بندگی آوردند وخواجه مظفر را از راه خداوندی یعنی ما بمجاهدت بمشاهده یافتیم ووے اندر مشاهده بمجاهده آمده صاحب کتاب کشف المحجوب گوید که من از وی شنیدم که گفت آنچه بندگان را بقطع وادی ومفاوز وفیافی روی زد من در چار بالش وصدر یافتم واصحاب رعونت این قول را از وی بدعوی بردارند وآن از نقص ایشان بود وهیچ حال عبارت از صدق حال دعوی نباشد خاصه که با اهل آن روزے خواجه مظفر در نوقان میگفت که کار ما با شیخ ابوسعید همچنانست که در پیمانهٔ ارزن یک دانه شیخ ابوسعید است وباقی من یکے از مریدان شیخ ابوسعید قدس سره الله تعالی در آنجا حاضر بود از سرگرمی برخاست وپای افزار کرد وپیش شیخ آمد آنچه از خواجه مظفر شنیده بود بگفت شیخ ابوسعید گفت برو وخواجه مظفر را بگو که این یکے هم توی ما هیچ نیستیم معشوق طوسی قدس الله تعالی سره نام وے محمد است از عقلاء مجانین بوده است وسخنان بزرگوار وصاحب حالت بکمال در شهر طوس میبوده است وقبر وے آنجاست دران وقت که شیخ ابوسعید ابوالخیر از مهنه عزیمت نیشابور کرده بود یکے از دیه‌ها که در نواحی طوس بوده رسید درویشی را دید او را گفت که بشهر طوس باید رفت بنزدیک خواجه محمد معشوق وباوے گفت که دستوری هست که بشهر ولایت تو درآییم چون درویش برفت شیخ بفرمود تا اسپ را زین کردند وبر اثر وی سوار شدند وهمه صوفیان در خدمت شیخ چون بیک فرسنگی شهر رسیدند بموضعی که از آن جا شهر را بتوان دید اسپ شیخ بایستاد وهمه جمع بایستادند چون آن درویش پیش معشوق رسید وپیغام شیخ بگذارد معشوق تبسم کرد وگفت برو بگوی تا درآید چون معشوق این سخن بگفت شیخ از آنجا اسپ براند وجمع روان شدند در راه آن درویش بشیخ رسید وسخن معشوق باز گفت شیخ هم از راه پیش معشوق آمد ووی شیخ را استقبال کرد ودر بر گرفت وگفت فارغ باش که این نوبت که اینجا زدند مدتی چند بر درگاه تو خواهند زد عین القضاة همدانی در بعضے از رسائل خود نوشته است که محمد معشوق نماز نگزاردی سعد الدین خواجه محمد حمویه واز خواجه احمد غزالی رضی الله تعالی عنهم شنیده شد که روز قیامت صدیقان را همه این تمنا بود که کاشکی خاکی بودندی که روزی محمد معشوق قدم بران خاک نهاده بودے ابن محمد ترک قبا بسته بود یک روز در جامع طوس آمد شیخ ابوسعید ابوالخیر قدس سره مجلس میداشت این محمد یعنی محمد معشوق بهزی در قبا زرد شیخ ابوسعید را فراموش کرد وزبانش بربست چون ساعتی برآمد شیخ ابوسعید ابوالخیر گفت ای سلطان خصر وای سر در وقت خود نه قبا کنیادی که بجای بسته آسمان وزمین نهادی امیر علی عبور رحمه الله تعالی علیه عین القضاة همدانی در بعضی مکتوبات نموده در بیان آنکه هیچ حال

گر تو گوئی که شیخ دین زچه رد پیش چشم شهود دیده وران نیست مشهور جز هویت او لیک چون در عدد شود ساری سر وحدت برو شود غالب	لفظ ایشان وظیفه ساخت او محو باشد هویت دگران لا هو فی الوجود الا هو رو نماید تعدد طارے وصف کثرت ازو شود غایب	گویمت زانکه لفظ او مطلق در عبارت چو او هو واند دان هویت که واحدست احد بتگ وپوچو مر وحدت جوی چون شود دور کثرتش زنظر	هست اشارت بشی مجهول حق غرض آزادن هو بمعوداند برتر از زینه وکثرت شد از تعدد ونمد بوحدت ... لفظ ایشان بود در خور تو

سوال وجواب

در فو گوئی که کاملان بسیار من وما بر زبان چرا رانند غیر مشهود خود ندانند هیچ	ما ومن آورند وگفتار غرض از ما ومن کرا دانند بجز آن بر زبان ندارند هیچ	بیشک ایشان بسی شناخته‌اند گویم آنکس که شد زخویش خلاص نشود زانش ما ومن مانع	ز من وما خود ... ساخته‌اند شد بسر ... ووحدت ... هر که گوید بدان شود واقع

حضور و غیبت یکسان نبود بلکه دل با وجود قرب القلوب تقاضای قرب الابدان هم کند میگوید که امیر علی عبو پیرے بزرگ بوده مریدے داشت او را محمد شهرآبادی نام بود یک روز این مرید را بفرستاد تا از بازار چیزے آورد این مرید بیرون رفت و همانا چیزے حاضرش نبود در وقت خود را بفروخت و آن چیزے که پیر خواسته بود بخرید و بوی فرستاد و چون چند روز بدین واقعه برآمد آنکس که آن مرید را خریده بود دیگر واقف شد بر حقیقت کار او را کسیل کرد تا پیش پیر آمد چون در آمد امیر علی باو گفت ای جوانمرد چندین هزار سال جان ما در غیب در عشق آفرینش تو بسوخت این بس نبود که این فراق ظاهر نیز دربایست یک هفته قرب ظاهر هم بباید و هم وے گفته که در بیابان حال جماعتے که بے راهبرے راه نامسلوک رفتند بعضے از ایشان را مغلوبی در پناه خود نگاه داشت و مستی سایبان سر ایشان مغلوبی شد و هر که با تمیز بود سرش برداشتند و از جمله مغلوبان آن دو ترکمان بودند که حسین قصاب از ایشان حکایت کرد که با کاروانی عظیم در راه میرفتیم ناگاه دو ترکمان از میان آن کاروان بیرون شدند و راه نامسلوک را پیش گرفتند با خود گفتیم این دو ترکمان مگر راهے میدانند نزدیک تر ازین راه معهود پی در پے ایشان نهادیم میرفتیم و کاروان را همچنان بگذاشتیم شب در آمد چون پاره راه برفتیم ناگاه روی ماه پوشیده شد با بری سیاه من راه گم کردم و لیکن چاره نے دانستم جز رفتن چون نیم شبے شد دیگر باره ماه از ابر بیرون آمد و اثر قدم آن جوانمرد باز یافتم چون صبح شد کوهے پدید آمد آن دو ترکمان مردوار قدم بر آن کوه نهادند و بیکساعت بران بالا شدند و من نیز جانی میکندم ساعت میفتادم و ساعتے میرفتم آخر بر سر آن کوه شدم آفتاب طلوع میکرد لشکرگاهے عظیم دیدم خیمهاے بے نهایت زده و دران میان خیمه دیدم عظیم پرسیدم که این خیمه از آن کیست گفتند از آن سلطان است پائے راست از رکاب بیرون آوردم آوازے بگوشم رسید که سلطان در خیمه نیست بر نشسته است و بشکارگاه شده مرا عقل زائل شد پائے چپ در رکاب بماند و پائے راست باز آورده هنوز در انتظار آنم که سلطان باز گردد و عین القضاة گوید که آن دو ترکمان یکے محمد معشوق است و یکے دیگر امیر علی عبو قدس الله اسرارهم

شیخ ابو عبد الرحمن السلمی النیشاپوری رحمه الله تعالیٰ

نام وے محمد بن حسین بن محمد موسی السلمی است صاحب تفسیر حقائق و طبقات مشائخ است و غیر آن مصنفات دیگر بسیار دارد مرید شیخ ابو القاسم نصرآبادی است و خرقه از دست وی دارد و نصرآبادی مرید شبلی است و شیخ ابو سعید ابو الخیر بعد از وفات پیر ابو الفضل بصحبت وی رسیده و از دست وی خرقه پوشیده شیخ ابو سعید گفته که نزدیک شیخ عبد الرحمن

من چه گوید مرادش از من اوست
تکلم ز خود چو گوید از تو
قطره چو بحر ساخت تا خیرش

دست چون مغز نطقها همه پوست
جز من و ما گر چه گوید باز
که تواند ز بحر بیز سشر
گر چه آرد هزار طوفان در

بلکه حق بر زبان او گویاست
قابل من چو نیست جز ذو المن
من و ما اگر شود گویا
نفتد در شهود بحر فتور

نطق حق از زبان او پیداست
غیر ذو المن کجا بود آن من
من و مایش بود همه دریا۔

در بیان آنکه کاملان و عارفان را ملاحظه صورت کثرت از مشاهده وحدت باز نمیدارد

خواجه بندگان کار آگاه
تافت از التماس شاه جهان
خواجه میراند باز کے شتاب
سر به زیر رکاب او بودند

قبله مقبلان عبید الله
از همه دوقنا سوی مردعنان
چون فرشته که راند از خوشاب
بر رکابش چنین همی سودند

روح الله روح اسلافه
شاه با کبریا و جاه و جلال
شاه و گردنکشان لشکر شاه
همه فارغ ز خود پسندی خویش

طول الله عمر اخلافه
رفت ز سنگها باستقبال۔
که همی سودشان بچرخ کلاه
داده داد نیازمندی خویش

السلمی در شدم اول کرت که او را دیدم مرا گفت شمارا تذکره نویسم بخط خویش سمعت جدی اباعمرو بن نجید السلمی یقول سمعت ابا القاسم جنید بن محمد البغدادی یقول التصوف هو الخلق من زاد علیک بالخلق زاد علیک بالتصوف و احسن ما قیل فی تفسیر الخلق ما قال الشیخ الامام ابو سهل الصعلوکی الخلق هو الاعراض عن الاعتراض صاحب کتاب فتوحات مکیه قدس الله تعالیٰ سره فی الباب الحادی و الستین و مائة فی المقام الذی بین الصدیقیة و النبوة میگوید که در محرم سنه سبع و تسعین و خمسمائة باین مقام در آمدم و من در سفر بودم در بلاد مغرب حیرت بر من غالب شد و بسبب تنهائی و انفراد وحشتی عظیم روی نمود نمیدانستم که نام آن مقام چیست با وجود آنکه مرا حاصل بود پس با آن حیرت و وحشت از آن منزل که بودم رحلت کردم و بعد از نماز دیگر بخانه شخصے که میان وی و موانست تمام بود فرود آمدم و از آن حیرت و وحشت با وی سخن میگفتم ناگاه دیدم که سایه شخصے ظاهر شد از جای خود برجستم گفتم شاید که کسے باشد که نزدیک وی مرا فرجے حاصل شود مرا معانقه کرد چون تامل کردم شیخ ابو عبد الرحمن سلمی است که روح وے در صورت جسدانی متمثل شده است و حق سبحانه و تعالیٰ بجهت رحمت وی را بر من فرستاده با وے گفتم که ترا درین مقام مے بینم گفت که درین مقام قبض روح من کرده اند و درین مقام از دنیا بعقبے رفته ام و همیشه درین مقامم پس ذکر وحشت و عدم موانست خود درین مقام کردم گفت الغریب مستوحش پس گفت بعد ان سبقت لک العنایة الالهیة بالحصول فی هذا المقام فاحمد الله یا اخی و راضی باش آنکه با خضر علیه السلام درین مقام مشارک باشی وی را گفتم یا ابا عبد الرحمن این مقام هیچ نمیدانم که با آن نامش خوانم گفت هذا یسمی مقام القربة فتحقق به شیخ عبد الرحمن گفته است الذی لا بد للصوفی منه ثبات الصدق فی جمیع الاحوال و الادب فی المعاملات و فی تاریخ الیافعی انه توفی السلمی رحمه الله تعالیٰ سنة اثنی عشر و اربعمائة

حسین بن محمد بن موسی السلمی رحمه الله تعالیٰ

وی پدر شیخ ابو عبد الرحمن السلمی است از مشائخ کبار است با ابا عبد الله منازل و ابو علی ثقفی صحبت داشته است و سلمی را دیده بود و مجاهده دائم داشت و در علوم معاملات کامل بود چون شیخ ابو عبد الرحمن متولد شد هر ملکے که داشت بفروخت و همه صدقه داد او را گفتند ترا پسر آمده است هیچ برای او باز نگرفتی گفت اگر صالح بود و هو یتولی الصالحین و اگر مفسد بود من آلت فساد وی نداده باشم توفی رحمه الله تعالیٰ سنة سبع و اربعین و ثلث مائة

ابو سهل الصعلوکی رحمه الله تعالیٰ

نام وے محمد بن سلیمان الصعلوکی الفقیه کان امام وقته فی علوم الشریعة و واحد زمانه و المتفق علی تقدمه لسان الولی و العدو و الصحبة الشبلی و المرتعش و ابا علی الثقفی و رافق ابا الحسن

همه آورد از بلندی راے
لیک خواجه که کوه آهن بود
کرد ناگه بدین کمینه ندی
دین همه شعلهای گوناگون
حالش این بود بلکه صد چندین
پائے تا سر اگر زبان گردم
قرنها در آسمان گردد
پے این خواجه گیر کین خواجه
بلکه زده ز جود زود نه دیر

شرط تعظیم و احترام بجای
بلکه کوه وقار و تمکین بود
که نباشد فنی برین معنے
نبرد مرد را ز خود بیرون۔
رغم سعدت پرست ظاهربین
نتوانم که گرد آن گردم۔
تا چو او اختری عیان گردد
دفتر فقر راست دیباجه
دیده حرص طامعان همه سیر

جای آن داشت گر ز جاه و شکوه
با همه بے همه فرس میراند
کین همه هاے و هوی پیش و پس
الحق آن شاه مسند ارشاد
هم من از شوق میکنم سخنے
هیچ او لی سزد معروف او
عمر اگر ابر کرمت بارد
پائے او تا سپرده نطع طمع
بر درش حلقه حلقه اهل نیاز

رفتی از جای خویش آنجا که
در معارف گهر همی افشاند
نکند ذره اثر در کس
خبر از حال خویشتن میداد
ورنه مدحش چه حد همچو منے
وین زمان در جهان چه اولی کو
تا چو او گوهرے پدید آرد
کرده از کائنات قطع طمع
حلقه ناکوفته در او باز۔

و ابا القصد ... نیشابوری و کان من اسماء و طبیب الوقت شیخ ابو عبد الرحمن سلمی گوید که ابو سهل صعلوکی را از
سماع پرسیدند گفت مستحب لاهل الحقائق مباح لاهل العلم مکروه لاهل الفسق والفجور وی گفته که هرگز دست در جیب
نکرده ام و گره بر چیزی نزده ام ... نموده است وهم وی گفته که قد تعدی من تمنی ان یکون لمن
... گفته است ... چنین گفت که این به است قد تجنی من تمنی ان یکون
... شیخ الاسلام گفت این عبارت به است ... که من گفته ام که اور الطلب نیا نه اما الطلب باید
وتوفی ابو سهل الصعلوکی النیشابوری فی ذی القعده سنه تسع وستین وثلثمائه وتوفی ابنه ابوالطیب سهل بن محمد بن سلیمان
الصعلوکی الامام فی رجب سنه اربع واربعمائه شیخ الاسلام گفت که سهل صعلوکی گفت من تصدر قبل اوانه فقد تصدی
لهوانه روزی سهل الصعلوکی در درس گفت که مجید یعنی اهل وی گفت که در همه قرآن مرا این شگفت ترمی آید
که حق تعالی با وی گفته و جعلناک ... شیخ الاسلام گفت که مرا سهو است برین سخن که وی گفته است شیخ
ابوالقاسم قشیری رحمه الله تعالی نام وی عبد الکریم بن هوازن قشیری است صاحب رساله و تفسیر
الاشارات ... وغیر آن ... و تصانیف لطیف مرید ابو علی دقاق است و استاد ابو علی
فارمدی توفی فی ربیع الآخر سنه خمس وستین واربعمائه صاحب کشف المحجوب که امام قشیری را از ابتدای حالتش
پرسیدم گفت مرا وقتی سنگ می بایست از بهر دندان خانه هر سنگی که می گرفتم گوهری شدی می انداختم و این از آن
بود که هر دو نزدیک من یکسان بود بلکه جواهر خوارتر بود که مرا ارادت آن نبود و ارادت سنگ داشت و هم صاحب کشف
المحجوب گوید که از وی شنیدم که گفت مثل الصوفی کمثل البرسام اوله هذیان وآخره سکون فاذا تمکنت خرست و هم قشیری
گفته است التوحید سقوط الرسم عند ظهور الاسم وفنای الاغیار عند طلوع انوار وتلاشی الخلائق عند ظهور الحقائق و فقد
رویة الاغیار ... الشده لنفسه سقی الله دقیا کنت اخلو الوجوه بکم والجفون سواک شیخ
ابوالعباس شقانی قدس الله تعالی سره نام احمد بن محمد است در فنون علوم چه اصول و چه فروع عالم
بوده و مشایخ بسیار دریافته و در ... اهل تصوف بود صاحب کشف المحجوب گوید که مرا با وی انسی عظیم بود و برا
بر من شفقتی ... بود ... استاد من بوده هرگز از هیچ صنف کسی ندیدم که شرع را نزدیک وی تعظیم بیشتر بود
از آنکه نزدیک او و برا از دنیا و عقبی نفور بودی و وی میگفتی اشتهی عدما لاعود له و بپارسی گفتی هر آدمی را بایست

چنبر چرخ حلقهٔ در او
اهل حاجت چو حاجیان پیوست
دست فیاض او بر شح قلم
رشحهٔ او بهر که شد واصل
سائلان را مفیض برد نوال
کرد صافی بلطف غفلت آمیز
آری او هست ابر رحمت بار
هر که یابد ز جنس تا وزرات
چشمه ها را کند ز آب زلال

حلقهٔ قدسیان ثناگر او
زده در حلقه در او دست
شسته از لوح ملک حرف ستم
آیتی یافت ز آسمان نازل
قابلان را مفید علم و کمال
عالم از دود دودهٔ چنگیز
ابر اشست شوی باشد کار
کاهل دین را بود ز محظورات
در زمین های شوره مالامال

روی او قبلهٔ عبادت ها
برده از جویبار فضلش بهر
صورت کلک او کلید نجات
باشد آن چون نشان شاه مطاع
ساخت حکم شریعت و دین را
عیش از ذیل دین برای رست
چون ببارد بکوه با هامون
همه را شوید از بلند مغاک
نم او چون رسد بزیر زمین

کوی او کعبهٔ سعادت ها
چه خراسان چه ماوراء النهر
معنی خط او کفیل نجات
مایهٔ دفع ظلم و رفع نزاع
طوق گردن همه سلاطین را
داغ تمغا ز روت پر غوش شست
آرد آلودگی از و بیرون
خاک را سازد از پلیدی پاک
برو ماند ز گل گل نسرین

محالی باشد و مرا نیز بایست محالی است که بیقین نخواهد بود و آن آنست که میباید که خدای تعالی مرا بعدمی برد که هرگز
آن عدم را وجود نباشد زیرا که هرچه هست از مقامات و کرامات جمله حجاب و بلا اند و آدمی عاشق حجاب خود شده
نیستی در دیدار بهتر از آرام بحجاب و چون حق تعالی هستی است که عدم بر وی روا نباشد چه زیان دارد و در ملک
وی که من نیستی کردم که هرگز مر آن نیستی را هستی نباشد و هم صاحب کشف المحجوب گوید که روزی پیش ابوالعباس
در آمدم وی را دیدم که میخواند ضرب الله مثلا عبدا مملوکا لا یقدر علی شیء و می گریست و نعره میزد و پنداشتم که از دنیا بخواهد رفت
گفتم ایها الشیخ این چه حالتست گفت یازده سالست تا وردم اینجا رسیده است و از اینجا در نمیتوانم گذشت روزی شیخ
ابو سعید ابوالخیر در نیشاپور در خانقاه خود نشسته بود و سید اجل که از اکابر سادات نیشاپور بود بسلام شیخ آمده بود و در
پهلوی شیخ نشسته ابوالعباس شقانی در آمد شیخ او را بالای سید اجل بنشاند سید اجل از آن رنجه شد و اثر آن در اندرون
وی پدید آمد شیخ روی بر سید اجل کرد و گفت شما را که دوست دارند برای مصطفی صلی الله علیه و آله وسلم دوست
دارند و اینها را که دوست دارند برای خدا دوست دارند شیخ ابوالعباس گوید که روزی بخانهٔ خود آمدم سگی زرد دیدم
بجای خفته پنداشتم که از محله در آمده است قصد راندن وی کردم بزیر دامن من در آمد و ناپدید شد ابوالفضل رحمه الله
تعالی وی غیر شیخ ابوالفضل بن حسن سرخی است وی در بیت الجن وفات کرده است که دهی است بر سر عقبه نزدیک
دمشق صاحب کشف المحجوب گوید که اقتدای من در طریقت با وی است عالم بوده بعلم تفسیر و روایات مرید حصری بود
و صاحب سروی در ز اقران ابو عمرو قزوینی و ابوالحسن سالبی شصت سال بحکم عزلت بگوشه ها می گریخت و نام خود
اندر میان خلق گم کرده بود و مشتر بجبل لکام بودی عمر نیکو یافته آیات و کرامات وی بسیار است اما لباس و رسوم
متصوفه نداشتی و با اهل رسوم بود و من هرگز از وی هیبت ترمردی ندیده ام از وی شنیدم که گفت الدنیا یوم لنا فیها
صوم دنیا یک روز است و ما را در آنجا وظیفهٔ روزمره است وقتی من بر دست وی آب میریختم بر خاطر من گذشت که
چون کارها بتقدیر و قسمت است چرا آزادگان بندگی پیران کنند بامید کرامتی مرا گفت ای دانستم آنچه اندیشیدی
هر حکمی را سببی است چون حق تعالی خواهد که عوان بچه را تاج مملکت دهد نخست وی را توبه دهد و بخدمت دوستی
مشغول کند تا این خدمت کرامت وی را سبب گردد و وقتی دیگر از بیت الجن قصد دمشق داشت باران آمده بود و ما در
گل بدشواری میرفتیم نگاه کردم نعلین شیخ خشک بود با وی گفتم که نعلین شیخ بگل ترنمیشود گفت آری تا من تهمت

ابر را چون نباشد از اوصاف
ابلهان راز ند سر از خاطر
چون نشد سبزه ... خرم
غیر زین نیستش ز ابر اثر
گرمی مهر را شود پرده
دود در خانه که راه کند
اینکه زان تیرگیست نیست خبر
بلکه چون ابر بر سرت بارد
تیرگی چیست دود هستی تو

نیست او ابر جز بدعوی ولاف
انه عارض لهم ممطر
چون نشد چشمه از و پر نم
که کند منع پرتو مه و خور
که فتد بر یتیم افسرده
در و دیوار آن سیاه کند
هست بر تیرگی گواه دگر
و مدران تیرگیست نگذارد
بخویش بینی و خود پرستی تو

دود خیز و زخانه یا گلخن
اگر این ابر قطره افشانست
دم آبی به تشنه نرساند
مانع مه شود که در وطنی
آه زین ابرهای جانفرسا که
در و دیوار تو شدست سیاه
خیز و در بر تو کسی کن جا
تیرگی های تو فرو شوید
تیره گردی ز دود هستی توی

بر فلک بر رود که ابرم من
قطره اش چون ز دیده پنهانست
شعلهٔ آتشی کسی ننشاند
بر فروزد چراغ بیوه زنی
بلکه زین دودهای ابر نمای
لیک از آن تیرگی نه آگاه
کت بآن تیرگی کند بینا
و ز گل تو گل صفا روید
خیز و رد کن در ابر هستی شوی

ازراه توکل برداشته ام باطن خود را از راه وحشت نگاهداشته خداوند تعالی قدم مرا از وحل نگاهداشته و هم وے گفته
که شیخ من ابوالفضل بن حسن رضی الله عنه پنجاه و شش سال یک جامه داشت پارها بے تکلف بر آن میگذاشت
و هم صاحب کشف المحجوب گوید وی گفت وقتے اولیاء خدای تعالی را اجتماعی بود در بادیه پیر من حصری مرا با خود برد
گروهے را دیدم که هر یک بر نجیبی مے آمدند حصری با ایشان التفات نکرد تا جوانے دیدم که می آمد با نعلین گسسته و
عصای شکسته و پای افگار شده سر برهنه اندام سوخته نحیف و نزار گشته حصری بر جست و پیش وے باز آمد و وی را
بدرجه بلند بنشاند من متعجب شدم بعد از آن مشایخ برسیدم که آن که بود گفت ولی است از اولیاء خدای تعالی که
متابع ولایت نیست بلکه ولایت متابع ویست و بکرامات التفات ننماید **علی بن عثمان بن ابی علی الجلابی الغزنوی**
رحمه الله تعالی کنیت وی ابوالحسن است عالم و عارف بوده و مرید شیخ ابوالفضل بن حسن ختلی است و بصحبت
بسیاری از مشایخ دیگر رسیده است و صاحب کتاب کشف المحجوب است گفته است که از کتب معتبره مشهوره
درین فن است از وی که لطائف و حقائق بسیار دران کتاب جمع کرده است وی گفته است که از شیخ المشایخ ابو
القاسم گرگانی قدس الله سره پرسیدم که درویش را کمترین چیز چه باید تا اسم فقر را شاید و سزاوار گردد گفت سه چیز
باید و کم از سه چیز نشاید یکی باید که پاره راست بداند دوخت و دیگر سخنے راست بداند گفت و شنود و دیگر پای راست
بر زمین بداند زد گروهے از درویشان با من حاضر بودند که این سخن بگفت چون بمنزل خود باز آمدیم گفتیم بیائید
تا هر کسے درین سخن چیزے بگوییم هر یکے چیزے گفتند و چون نوبت بمن آمد گفتم پاره راست دوختن آن بود که
بفقر دوزند نه بزینت چون بفقر دوزے اگر نا راست دوزی راست باشد و سخن راست آن باشد که بحال گوید و شنود
نه بمنیت و بجد و جد دران که تصرف کنند نه بهزل و زند و بزندگانی مر آنرا فهم کنند نه بعقل و پای راست بر زمین زدن
آن بود که بوجد بر زمین زنند نه بلهو و این سخن را بعینه پیش آن بزرگ نقل کردند گفت اصاب علی خیره الله تعالی
و هم وے گفته وقتے بمهینه بر سر قبر شیخ ابوسعید نشسته بودم تنها کبوتری دیدم سفید که بیامد و در زیر آن فوطه شد
که بر گور فگنده بودند چون برخاستم و نگاه کردم در زیر فوطه هیچ نبود روز دوم همان بدیدم و روز سوم نیز در تعجب آن
فرو ماندم تا شبی وی را بخواب دیدم و از وی آن واقعه پرسیدم گفت آن کبوتر صفای معامله نیست که هر روز بمنادمت
در گور من مے آید **خواجه احمد بن حماد سرخسی رحمه الله تعالی** صاحب کشف المحجوب گوید که وی مبارز العباد

کیست آن ابر گفته شد زین پیش
ابر خود کیست بل کزان هم بیش
او محیط است و گر دو اصحاب
ابر جو و محیط گوهر شو
فیض کش فیض بخش همچو سحاب
ابرها سایلند از کف او

اشارت به بعضی از اوصاف و اخلاق حضرت خواجه و اصحاب ایشان ابقاهم الله تعالی ما بین البقاء و رقاهم باتیسر الارتقاء

زده اصحاب خواجه حلقه بهم
حبذا حلقه که فوج ملک
جای شان دور حلقه گردون
وصف شان حلیت عیب انفصال
غائبان از خود و بحق حاضر

چون نگین اند حلقه در خاتم
حلقه در گوش آنست اوج فلک
لیک زان حلقه سیر شان بیرون
او ملوک کسا هم اطمار
معرض از خلق و سوی حق ناظر

راز دانان که راز دین دانند
همچو حلقه ز خود تهی یکسر
مائز بالقلوب عرشیون
بانشان مرغ آشیانه عرش
بلباس ملوک ارزنده -

اسم اعظم از آن نگین خوانند
رفته از حلقه سپهر بدر
محرف بالجسوم فرشیون
جسم شان نقد گنج خانه فرش
لیک خود را نهفته در ژنده

وقت بود مدتے رفیق من بود از روزگار وے بسی عجائبها دیدم روزی از وی پرسیدم ابتداء کار تو چگونه بود گفت
وقتے من از سرخس برفتم و بیابان در آمدم بر سر اشتران و مدتے آنجا بودم و پیوسته دوست داشتمے که گرسنه
بودمی و نصیب خویش بدیگرے دادمے و قول خدای تعالی در پیش دل من تازه بودی که یؤثرون علی انفسهم
ولو کان بهم خصاصه و بدین طایفه اعتقاد داشتم روزی شیری از بیابان بر آمد و اشتری را از آن من بشکست
و بر بلندی شد و بانگ بکرد هر چه اندران بیشه سباع بودند از انواع چون بانگ وے بشنیدند بروی جمع
شدند وے بیامد و اشتر را از هم بدرید و هیچ نخورد و باز بر سر بالا شد سباع بجمله از گرگ و شغال و روباه و امثال
ایشان در افتادند و سیر بخوردند و وی می بود تا همه باز گشتند آنگاه بیامد و قصد کرد لختی از آن بخورد روباهے
از دور پدید آمد شیر باز گشت و بر بالا شد تا آن روباه چندانکه ایست بخورد و برفت شیر فرود آمد و لختے بخورد
و من از دور نظاره می کردم بوقت رفتن بزبانی فصیح مرا گفت یا احمد ایثار لقمه کار سگان است و ایثار مردان
درین باشد من این برهان از وے بدیدم دست از همه شغلها باز داشتم و ابتدای توبه من این بود
ادیب کمندی رحمه الله تعالی وی از معاصران صاحب کتاب کشف المحجوب است گویند که بیست
سال بر پای ایستاده بود که جز به تشهد نماز نه نشستے از وی پرسیدند که چرا نمی نشینی گفت مرا هنوز درجه آن
نیست که اندر مشاهده حق بنشینم **ابوالحسن مثنی رحمه الله تعالی** نام وی علی ابن مثنی است شیخ ابوسعید
ابوالخیر گوید که من جوان بودم باستر آباد نزدیک ابوالحسن مثنی آمدم و او پیرے با فضل و شکوه بود و با شبلی صحبت داشته
بود و میان ایشان نقارها افتاده در برابر من درویشی نشسته بود مرا گفت از پیر ابوالحسن بپرس تا ما را از شبلی حدیثے
بگوید من گفتم ایها الشیخ ما را از شبلی حدیثی بگو گفت چرا از نخست از حضرت رسول صلی الله علیه و آله و سلم نگوئی
که بگو من گفتم از هر دو بگوی او گفت که رسول صلی الله علیه و آله و سلم گفته است که اگر بر من و بر امت من هیچ سوره
فرو نیامدی مگر سورة الکهف خود تمام بودی و هم شیخ ابوسعید گوید که از شیخ ابوالحسن شنیدم که گفت در جامع بغداد
بر کنار مجلس شبلی بایستادم شخصے آنجا رسید در کسوت این قوم پرسید که ایها الشیخ ما الوصل شبلی روی بوی کرد و
گفت ایها السائل عن الوصل اسقط العطیفتین فقد وصلت سائل یا ابابکر ما العطیفتان شبلی گفت قام ذروة بین
یدیکم محجبکم عن الله پس سائل گفت ماتلک الذروة گفت الدنیا و العقبی کذا قال ربنا منکم من یرید الدنیا و منکم من

از شریعت شعار ظاهر شان
فی المثل گر هزار دل مرده
یاد وقتی که وقت من خوش بود
تشنه لب بودم و پریشان حال
سوی هر قطره چون شتافتمے
وای آن ماهی که در تف و تاب
خسته و پاشکسته در صحرا
وای او صد هزار بار هزار
نماید رهش بسوے گله

بر طریقت قرار ظاهر شان
از هواهای نفس افسرده
دولتم سوی شان عنان کش بود
پیش ایشان نهاد آب زلال
زندگانی تازه یافتمے -
باز مانده ز نهرهای خوش آب
مانده از گله و شبان تنها
که نیاید شبان و آخر کار -
کندش همچنان بگرگ یله

سر ایشان ز قیدها مطلق
بگذرد از حریم محفل شان
هر دم آنجا گذار مے کردم
گرد شان گشتمی و هر روزه
وای آن تشنه که خشک دهان
وای آن گوسفند وخسته
روز نزدیک شام هر طرفی
در نیاید دل پریشانش
ما درین دشت گرگ خیز جهان

در حقیقت همیشه مستغرق
زنده گردد ز مردگی دل شان
آب از آن چشمه سار میخوردم
کردمی قطره قطره دریوزه -
دور مانده ز چشمهای روان
پایش از زخم سنگ بشکسته
زده گه گاه برای شام سفی
تر با قدر ز جنگ ایشانش
گوسفندیم و حفظ حق چوبان

یریدالآخرة فاین من یرید الله بعد ازان شبلی گفت اذا قلت الله فهو الله واذا سکت فهو الله یا الله یا الله یا من هو هو ولا یعلم احد الا هو سبحانه وحده لا شریک له بعد ازان غش کرد و بیفتاد بیخود که وی را بر داشته بخانهٔ وی بردند **شیخ احمد نجار استرآبادی رحمه الله تعالی** شیخ الاسلام گفته که وی شیخ خراسان است و با شبلی دم نقش صحبت داشته شبلی وقتے شارب وی باز کرده بود وی گفته که هرگز پس ازان باز نیابست کرد **شیخ ابوذرعه قدس الله تعالی سره** نام وے احمد بن محمد است شیخ الاسلام گفت که من سیزده تن دیده ام که وی را دیده اند شاگرد شبلی است وی را گفتند همه روز طیبت میکنی گفت من هیچ مایه ندارم بغیر ازین که درویشان از سخن من خندند شیخ الاسلام گفت که پس از مرگ وی را بخواب دیدند گفتند حال تو چون شد گفت مرا خداوند تعالی گفت توئی که زره در پوشیدی در دین من با خلق من گفتم آرے گفت بلا وکلت خلقی الی وقبلت بقلبک علی چرا خلق مرا با من نگذاشتی و روے دل با من نداشتی **شیخ ابوذرعه اردبیلی رحمه الله تعالی** نام وے عبد الوهاب بن ایوب الاردبیلی است عالم بوده و زاهد سفر بسیار کرده بود و عمر بسیار یافته با شیخ ابوعبدالله خفیف در راه حجاز تا مدینه همراه بوده گویند که شیخ ابوعبدالله خفیف عزیمت سفر کرده بود و پیش ابوزرعه مقدارے گوشت پخته بوی گرفته آورد شیخ نخورد چون بسفر با اصحاب بیرون رفت در بیابان راه گم کردند و چهار روز گرسنه ماندند که هیچ نخوردند شیخ اصحاب را گفت طلب کنید شاید که صیدی بیابید ناگاه سگی دیدند حیله بسیار کردند تا وی را بگرفتند و بکشتند بر مذهب امام مالک قسمت کردند سر وی نصیب شیخ افتاد هر کسی نصیب خود بخوردند و شیخ در خوردن آن تفکر می کرد تا شب بگذشت چون وقت سحر شد سر آن سگ بسخن آمد و گفت این سزاے کسے که گوشت را بوی گرفته از سفرهٔ ابوذرعه نخورد شیخ برخاست و اصحاب را بیدار کرد و گفت بیائید که پیش ابوذرعه رویم و از وی استحلال کنیم پس بشیراز بازگشت و از وی عذر خواست آنگه بسفر بیرون باز آمد گویند که ابوذرعه در آخر عمر بر صوفیه بیرون آمد در ایشان افتاد شاید که این نسبت ببعضے بوده باشد که مستحق آن بوده باشند توفی سنه خمس و عشر و اربعمائة **ابوعبدالله المشهور بهانونی قدس الله تعالے سره العزیز** قبر وی از مزارات مشهوره شیراز است گفته اند که وے گفته اینست کرد یا ام صحبت عربیاد قصه وی آن بود که وی یکے از کردان بود روزی ببعضے از مدارس شیراز در آمد بدید که طلبهٔ علم مدرس و مباحثه مشغول اند از ایشان سوالی کرد

روز عمر آمده بشام اجل	ما نچیده هنوز دام اهل	گرگ شیطان و نفس بدکردار	کرده بر جان ما کمین صد بار
ملکه اهل زمانه خرد و بزرگ	کرد آصف کشیده اند چو گرگ	ما نیفتاده ایم از گله دور	گرگ بر جان ما نیارد زور
در دمی از گله جدا مانیم	ایمن از زخم او کجا مانیم	گله چه بود جماعت یاران	درره جذب عشق هم کاران
زین جماعت اگر جدا فتی	در نخستین قدم ز پا افتی	گر توان دور ازین جماعت زیست	پس یدالله علی الجماعة چیست
مرکب خود سوی جماعت ران	مظهر حفظ حق جماعت دان	حفظ اگرچه ز حق بود در خود	مظهر آن جماعتست کرد۔
	نادرست آنکه مرد تنها رو	حفظ حق افگند در در تو	

حکائیت بر سبیل تمثیل

خسروی را که بود فرزندان	وقت رفتن رسید از زندان	هر یکے را بحیله کاری و فن	داد تیرے که زور کن بشکن
یک بیک را چو قوت تن بود	زور کردن همه شکستن بود	تیرها رسته کرد دیگر باز	نه فزون و نه کم ازان بشمار

همه بخندیدند گفت من نمیخواهم که از علم شما چیزے بیاموزم گفتند اگر میخواهی که دانشمند شوی امشب بسمانی از سقف خانه بیاویز و پاسی خود را در آنجا محکم به بند و چندانکه توانی بگوی که کز بره و غضفره که ابواب علوم بر تو گشاده خواهد شد وی ندانست که با وی سخریت و استهزاء مے کنند برفت و همچنان کرد و بحسن نیت و صدق یقین آنچه تلقین کرده بودند همه شب تکرار می کرد و وقت سحر حضرت حق سبحانه و تعالی بر دل وی ابواب علم لدنی بگشاد و سینه وے بانوار قدس منشرح شد و ولی شد عالم که از مسئله غامض جواب گفتی و بر معارض و معاند غلبه کردی **شیخ ابوعبدالله باکو رحمه الله تعالی قدس سره العزیز** نام وی علی بن محمد بن عبدالله است المعروف به ابن باکو متبحر بوده است در علوم در جوانی شیخ ابوعبدالله خفیف را دیده بوده است بعد ازان از شیراز سفر کرده بود در نیشاپور با استاد امام قشیری و شیخ ابو سعید را ملاقات کرده بود و با شیخ ابوالعباس نهاوندی مدتی مصاحب بوده و میان ایشان در طریقت سخنان بسیار گذشته بود شیخ ابوالعباس بفضل و سبق وے اعتراف نمود و بعد ازان بشیراز مراجعت کرده و در مغارهٔ کوهے که نزدیک است بشیراز منزوے شد و همه مشایخ صوفیه و علما و فقرا ملازمت صحبت وی میکردند توفی سنه اثنین و اربعین و اربعمائة دران وقت که شیخ ابوسعید ابوالخیر در نیشاپور بوده که استاد امام ابوالقاسم قشیری از ایشان استدعا نموده بودند که در هفته یکبار در خانقاه ایشان مجلس گویند منبر نهاده بودند و جامه بران پوشیده و مردم مے آمدند و می نشستند و شیخ ابوعبدالله باکو هر سه دن استاد امام آمده بود چون بنشستند و یکدیگر را پرسیدند شیخ ابوعبدالله گفت این چیست استاد امام گفت که شیخ ابو سعید مجلس خواهد گفت بنشین تا بشنوی ابوعبدالله گفت من او استلم یعنے نا معتقدم شیخ ابوعبدالله به نشست استاد امام گفت گوش دار که این مرد مشرف است بر خاطرها هیچ حرکت مکنی و هیچ میندیشی که او حالی باز نماید پس شیخ ابوسعید در آمد و بر منبر شد مقریان قرآن برخواندند و شیخ دعا بگفت چون بسخن آمد ابوعبدالله باکو هیچ بر یاد کرد و پنهان و آهسته با خود گفت بس باد که در دریوزه باد است هنوز این سخن تمام نیندیشیده که شیخ ابوسعید روی بسوی وے کرد و گفت آری ز باد معدن باد است این کلمه بگفت و باز بر سر سخن رفت چون شیخ در سخن گرم شد شیخ ابوعبدالله آن حالت بدید و آن سلطنت و اشراف وی بر خواطر مشاهده نمود اندیشه کرد که چندین وقت موقف بتجرید بایستادم و چندین مشایخ را دیدم از کودکی باز خدمت ایشان کردم سبب چیست که این همه برین مرد ظاهر مے شود و بر ما هیچ ظاهر نمی شود شیخ

نتوانست کس که زور زند	دستهٔ تیر را بهم شکند	گفت باشد اگر بهم پشت	نشکند زود پشت خصم درست
در ماربد ازانکه گفتم دست	دو دو آن اوفتد ز خصم شکست	مثل یک انگشت اگر دهی تخسے	که بود زور او کم از تو بسے
تا بد انگشت تو چنان بشتاب	که در آن تافتن ز دور تو تاب	ور بهر پنج تابیش پنجه	دستش از تافتن کنی رنجه
جمع راهست قوت معتاد	که نباشد بسیر از آحاد	بنگر در نماز وقت عمل	که جماعت دراو بود افضل

در بیان سر فضیلت نماز بجماعت بر نماز منفرد

زانکه در اجتماع قوم و امام	می نشود انتشار نماز تمام	یکے از قوم اگر شود ز غرور	در نمازش ز سهو لهو قصور
باشد از رای همت عالی	دیگری را نماز ازان خالی	در یکی را شرائط و ارکان	نبود بی تفاوت و نقصان
دیگرے هم بود که آن اعمال	کرده باشد او بوجه کمال	در یکی زان میان ایشان دل	باشد از فکرهای بے حاصل
دیگرے از خیال دور بود	غرق جمعیت حضور بود۔	یک نماز از همه شود حاصل	که بمیزان دین بود کامل

ابوسعید در حال روی بوسه کرد و گفت ای خواجه تو چنانی که ترا بخت چنانست و چنان + من چنینم که مرا بخت چنین ست و چنین + وصلی الله علی محمد و آله اجمعین و دست بروی فرود آورد و از منبر فرود آمد و پیش استاد امام ابوالقاسم و ابوعبدالله باکو شد چون بنشستند شیخ ابوسعید استاد امام قشیری را گفت این خواجه را بگوی که با ما دل خوش کند ابوعبدالله گفت دل خوش آن وقت کنم که هر پنجشنبه بسلام من می آئی بعد از ین نیائی شیخ ابوسعید گفت بسیار مشایخ بزرگ را چشم بر تو افتاده است ما بدان نظرهای آئیم نه برای تو چون شیخ ابوسعید این بگفت گریستن و خروش از جمع برآمد و شیخ ابوعبدالله نیز بسیار بگریست و آن انکاره داوری از درون وی برفت و صافی شد و جمله جمع خوشدل برخاستند چون شیخ ابوعبدالله را آن انکار نماند بسلام شیخ ابوسعید میرفت اما هنوز بر رقص و سماع ایشان انکاری عظیم میداشت و گاه گاه اظهار آن و شبی در خواب دید که هاتفی وی را گفت قوموا وارقصوا لله بیدار شد و گفت لا حول و لا قوة الا بالله العلی العظیم این خواب شیطانیست دیگر بار بخفت باز همین در خواب دید که هاتفی میگوید قوموا وارقصوا لله باز بیدار شد و لا حول و لا قوة کرد و ذکری بگفت و سوره چند از قرآن بخواند و سوم بار بخفت همان خواب دید دانست که آن خواب شیطانی نیست و بسبب آن انکار است که بر شیخ ابوسعید دارم بامداد بخانقاه شیخ ابوسعید آمد چون بدر خانقاه شیخ رسید شیخ ابوسعید در اندرون خانه می گفت قوموا وارقصوا لله شیخ ابوعبدالله را دل خوش شد و انکار وی تمام رفت **شیخ مؤمن شیرازی قدس الله تعالی سره** شیخ الاسلام گفت که اسمٰعیل و ناس گفت که نیت حج کردم بشیراز رسیدم بمسجدی درآمدم شیخ مؤمن را دیدم نشسته درزی می کرد سلام کردم و بنشستم مرا گفت چه نیت داری گفتم نیت حج دارم گفت مادر داری گفتم مادر دارم گفت بازگرد و پیش مادر شو مرا خوش نمی آید که گفت چه می بیچی من پنجاه حج کردم سر برهنه و پای برهنه بی زاد و همراه ترا دادم تو شادی دل مادر فرا من ده **شیخ الشیوخ ابواسحاق شامی رحمه الله تعالی** بسیار بزرگ بوده است و قبر وی در عکه است از بلاد شام از اصحاب شیخ علوی دینوریست و وی از اصحاب شیخ هبیره بصری و وی از اصحاب خذیفه مرعشی و وی از اصحاب ابراهیم ادهم قدس الله تعالی اسرارهم و این شیخ ابواسحاق شامی بقصبه چشت رسیده است و خواجه ابواحمد ابدال که مقدم مشایخ چشت است صحبت وی را دریافته است و از وی تربیت یافته **ابواحمد ابدال چشتی قدس الله سره** وی پسر سلطان

کامل از بود آن بود بیشک	که بود بیش فضلش از هر یک	اثر آن به همگنان برسد	چون اثرهای فیض جان بخشند
همه زان فیض زندگی یابند	ذوق آداب بندگی یابند	شود از هم دلی و هم کاری	ذوق هر یک بدیگران ساری
	پیش رو شند لان نیک خصال	هست روشن سرایت احوال	

حکایت که بخدمت ارشاد مآب مولانا و مخدومنا سعد الملة والدین الکاشغری از شیخ خود مولانا نظام الدین خاموش رحمهم الله نقل میفرمودند

گفت اصحاب سعد دین و دل	منتهی در طریق علم و عمل	دلش از نسبت دو عالم دور	نسبت او بکاشغر مشهور
گفت از پیر خود نظام الدین	که بخاموش داشتی تعیین	که بوقت صفای آهسته	سوی مسجد شدم یک آدینه
چون ز مسجد پس از ادای نماز	سوی ماوای خویش گشتم باز	دیدم اندر دکانچه تنها	نوجوانی بحسن بی همتا
عشقش آورد بر من انسان	کز دل و جان من برآمد شور	ماندم از حال خویشتن حیران	که دلی را که جمله کون و مکان

فرسناست که از شرفای و امیر آن ولایت بوده وی را خواهری بود بغایت صالحه شیخ ابواسحاق شامی بخانه وی آمدی و طعام وی خوردی روزی شیخ وی را گفت که برادر ترا فرزندی خواهد بود که وی را شانی عظیم باشد میباید که محافظت حرم برادر خود کنی تا در ایام حمل چیزی که در ان حرمتی و شبهه بود بخورد آن ضعیفه صالحه بموجب فرموده شیخ ابواسحاق بدست خود ریسمان رشتی و باز از فرستادی و بفروختی و مایحتاج حرم برادر خود مهیا داشتی تا در تاریخ سنه ستین وتین که زمان خلافت معتصم بالله بود خواجه ابواحمد متولد شد و همان صالحه او را در خانه خود از وجه حلال پرورش میداد و گاه گاه شیخ ابواسحاق بخانه وی آمدی و در آوان صغار خواجه ابواحمد را بدیدی گفتی که ازین کودک بوی آن می آید که از وی خاندان بزرگ ظاهر گردد و احوال عجیبه و آثار غریبه مشاهده افتد وقتیکه خواجه ابواحمد به بست سالگی رسیده بود همراه پدر خود بسلطان فرسنامه بقصد شکار بجانب کوه رفت و در اثنای شکار از پدر و اتباع وی جدا افتاده و میان کوهی رسید دید که چهل تن از رجال الله بر سر سنگی ایستاده اند و شیخ ابواسحاق شامی در میان ایشانست حال بروی بگشت از اسپ فرود آمد در پای شیخ افتاد اسپ و هر چه داشت بگذاشت و پشمینه در پوشید با ایشان روان شد هر چند پدر و اتباع وی او را طلب کردند نیافتند بعد از چند روز خبر آمد که وی با شیخ ابواسحاق در فلان موضع از ان کوهها بوده است پدرش جمعی را فرستاد تا وی را آوردند هر چند پند دادند و بند نهادند وی از آنچه در ان بود نتوانستند آورد گویند پدرش رامخانه بود روزی فرصت یافت آنجا در آمد و در آنرا محکم ببست و خمها را شکستن گرفت پدرش را آگاه کردند تا بر بام برآمد و از غایت غضب سنگی بزرگ برداشت که از روزنه بالای بام بروی زند روزنه فراهم آمد و سنگ را بگرفت یا سنگ در هوا معلق بایستاد و وی را هیچ نوع آفتی نرسید چون پدرش آن حال مشاهده کرد بر دست وی توبه کرد و از وی امثال این کرامات خوارق عادات نه چندان ظاهر شده است که بتفصیل ادای آن توان کرد توفی رحمه الله تعالی سنه خمس و خمسین و ثلثمائة **خواجه ابومحمد بن خواجه ابی احمد چشتی رحمه الله تعالی** وی بعد از وفات پدر قائم مقام وی بود بموجب فرموده پدر با آنکه بیست و چهار ساله بیش نبود تحصیل علوم دینی و معارف یقینی کرده بود و زهد و ورع تمام داشت و در معرفت و محبت همتا نداشت و از دنیا و اهل آن بغایت مجتنب بود وی همواره بزهد و ترک دنیا تحریص مینمود و میگفت چون اول و آخر ترک دنیا خواهد بود خود را از غرور و فریب وی نگاه باید داشت وقتی که سلطان محمود سبکتگین بغزو سومنات رفته بود خواجه را در واقعه نمودند که بمددگاری وی میباید رفت در سن هفتاد

لم بود در فروع معرفتش ۔	چون بود مهر ذره صفتش	قطره را چه زهره و یارا	که تواند احاطه دریا
هر کجا تافت آفتاب قدم	کی تواند نهاد سایه قدم	ناگهان زد مقابل آنماه	دید افتاد بیدلی در راه
از دل و دیده غرق آتش و آب	از تپ عشق آن جوان شتاب	روشنم شد که آن محبت درد	در دل من از و سرایت کرد ۔
من ازان عشق هستم آزاده	پرتو اوست بر من افتاده	چند گامی از و چه بگذشتم	زان هوا و هوس تهی گشتم
همچنین نقل کرد از وی که می	نشدی خالی از غم و المی	روز و شب رنجه بودی از اوضاع	گاه تب داشتی و گاه صداع
گفت روزی که ریختهای گران	این همه برنت از دگران	من چو کلم همه جهان اجزا	بلکه من شخص و دیگران اعضا
رنج بر جزو چون بود جاری	اثر آن بکل شود ساری	گفت ناقل که این حدیث بلند	در من انکار گو نه افکند
زید را طبع منحرف گردد	چون به تب عمرو متصف گردد	میزند بر دماغ بکر بخار	چون زند خالد بر صداع قرار
بود با من رفیق خبازی	در خلا و ملا هم آوازی	آتش انداخت در تنور سحر	شعله او زد از درونم سر

سالگی بادر ویشے چند متوجه شد چون آنجا رسید بنفس مبارک خود با مشرکان وعبدهٔ اصنام جهاد کردن روزے مشرکان غلبه کردند ولشکر اسلام پناه به بیشه آوردند ونزدیک بود که شکست برایشان آید خواجه را در چشت مریدی بود آسیابان محمد کاکو نام اورا آواز داد که کاکو دریاب در حال کاکو را دیدند که اضطراب میکرد ومحاربه می نمود تا لشکر اسلام نصرت یافتند وکافران هزیمت کردند ودرهمان وقت کاکو را در چشت دیده بودند که لکملکه آسیا را برداشته بود وبردر وبردیوار آسیا میزد از وے سبب پرسیده بودند همین قصه گفته بود **استاد مردان رحمه الله تعالی از قصبهٔ سنجان خواف** از مریدان خواجه است وسالها کلوخ استنجا وآب وضوی ویرا مهیا میداشت روزیکه ویرا بمراجعت بوطن امر کردند بگریست وگفت من طاقت شما کجا دارم خواجه کرم نمود وگفت هر وقت که ترا آرزوی دیدار ما باشد حجابهای جسمانی ومسافتهای مکانی مرتفع گردد مارا هم از انجا به بینی و همچنان بود دائم استاد مردان میگفتی که من از سنجان چشت را می بینم توفی رحمه الله تعالی سنه احدی وعشر واربعما **خواجه ابو یوسف بن محمد سمعان رحمه الله تعالی** وی خواهرزاده خواجه محمد بن ابی احمد است ومرید وتربیت یافتهٔ وی خواجه محمد تا شصت وپنج سال متاهل نشده بود همشیره داشت که خدمت وی کردی وخوردن وپوشیدن وے از دست رشتهٔ وی وے بودی ودرسنه وی بچهل رسیده بود وبسبب خدمت برادر واشتغال بطاعت خدای تعالی میل تزوج نداشت شبے خواجه محمد پدر بزرگوار خود خواجه ابو احمد را در خواب دید که گفت در ولایت شام فلان مردیست محمد سمعان نام بتحصیل علوم کرده در روزگار بصلاح گذرانیده خواهر خود را بادی عقد کن خواجه ویرا طلب داشت وهمشیره را باوے عقد کرد وهم وے در چشت متوطن شد خواجه یوسف از ایشان متولد خواجه محمد بعد از شصت سالگی متاهل شده بود واما ویرا هیچ پسر به بزرگی نرسیده بود خواجه یوسف را بمنزلهٔ فرزند میداشت وتربیت میکرد وبتحصیل علوم وسلوک راه خدای تعالی دلالت مینمود بعد از وفات وی قائمقام وے خواجه یوسف را بعد از پنجاه سالگی میل انزوا وانقطاع شد خواست که نزدیک بمزار خواجه حاجی مکے که بسیار بزرگ بوده وشیخ ابو اسحاق شامی که زیارت ایشان را بسیار میکرد چله خانهٔ در زمین بکند باشارت هاتف غیبی آن موضع را که حاله چله خانه ولیست اختیار کرد چون بیل وکلند آوردند زمین بغایت محکم بود چنانکه هیچکس نتوانست کند خواجه کلند برداشت وبدست مبارک خود از چاشتگاه تا نماز پیشین آنرا تمام رسانید ومدت دوازده سال در آنجا بسر

چون دهان تنور او آتش
که تواند که حالت دگرے

از دهانم زبانه میزد خوش
کند اندر کس دگر اثرے
رنگ انکار از دلم بزدود

آتش او چو شعله زد از من
همت پیر آمد اندر کار
در اقبال بر زخم بگشود

سخن پیر شد مرا روشن
آتشم زد بخرمن انکار

در بیان آنکه شرط محبت آنست که همه اصحاب در معرض آن باشند که چون دریکدیگر عیبے بینند بقول یا بفعل دفع آن بکنند

مرد باید که یار جوے بود
گر نشیند بدامنش گردی
یار چشمت اگر ز شهوت وخشم
زانکه در دیده موی ناهنجار

یار چون یافت یار شوی بود
باشد آن گرد بر دلش بردرد
موی افتاده بینی اندر چشم
مایهٔ مویه گردد آخر کار

شوید از آب لطف وابر کرم
تازدامانش آن بیفشاند
زود آن موی را ز چشم بچین
خار بست مژه بگرد بصر

از ضمیرش غبار غصه وغم
پا بدامان کشید نتواند
موی در دیده زاهل بصیرت
برخس وخار بست راه گذر

بود وچندان سکر ودهشت وولوله وحیرت بروی غالب شده بود که گاه بودی که چون خادم آب وضو بر دست وی ریختے در اثنای وضو از خود غایب شدی ویکساعت کم وبیش ازان غیبت بماندی وباز حاضر شدے ووضو را باتمام رسانیدی دران وقت که شیخ الاسلام ابو اسماعیل عبدالله الانصاری الهروی قدس الله سره بمزار چشت رسیده بود وبا وی ملاقات کرده است وبعد از معاودت در مجلس ومحافل استحسان وی مے کرد توفی رحمه الله تعالی فی سنه تسع وخمسین واربعمائه وعمروی هشتاد وچهار سال بود ودر وقت فوتش پسرش خواجه قطب الدین مودود را بتحصیل علوم وصیت کرد وقایم مقام خود گردانید **خواجه قطب الدین مودود چشتی رحمه الله تعالی علیه** وی در سن هفت سالگی تمام قرآن را با واضح آن حفظ کرده بود وبتحصیل علوم اشتغال میداشت چون بسن بست وشش سالگی رسید والد بزرگوار وے خواجه یوسف از دنیا برفت وویرا بجای خود بنشاند وے بخصال حمیده موصوف بود وبافعال پسندیده معروف ومردم آن ولایت همه در مقام اعتقاد ومحبت وانقیاد وارادت وی بودند وتوفیق شرف صحبت ودولت تربیت شیخ الاسلام احمد النامقی الجامی قدس الله تعالی روحه نیز یافته بود ودران وقت که حضرت شیخ الاسلام از ولایت جام بهرات تشریف آورده بود خواص وعوام مشاهدهٔ کرامات وخوارق عادات که از ایشان ظاهر شده نمودند وهمه مرید ومعتقد وی شدند واین قصه در اطراف واکناف ولایت انتشار یافت واز نواحی هرات متوجه بمزار متبرک چشت شد خبر آمد که خواجه مودود چشتی مریدان بسیار جمع کرده است می آید تا شیخ الاسلام را از ولایت بیرون کند اصحاب شیخ الاسلام احمد آن را پوشیده می داشتند ووے خود از همه بهتر می دانست چون روزی بامداد سفره درآوردند گفت ساعتی صبر کنید که جماعت رسولان در راهند چون ساعتے برآمد آن جماعت رسیدند ایشان را در آوردند وسلام گفتند وجواب شنیدند وطعام خوردند وسفره برداشتند شیخ الاسلام احمد گفت که شما می گوئید یا ما بگوئیم که شما بچه کار آمده اید ایشان گفتند که حضرت شیخ بفرماید فرمود که خواجه مودود شما را فرستاده است که احمد را بگوئید که بولایت ما بچه کار آمده بسلامت باز گردد وگرنه چنانچه باز باید گردانید ترا باز گردانیم رسولان تصدیق کردند پس فرمود که اگر مراد از ولایت این ده هاست این خود ملک مردمانست نه از آن اوست ونه از آن من واگر مراد از ولایت این فرمانند ایشان خود رعایای سنجرند پس شیخ الشیوخ سنجر باشد واگر مراد از ولایت آنست که من میدانم واولیاء خدای عزوجل میدانند

کز برون رنج وآفتے ناگاه
دفع کن هر اداکه از هر سوی
موی افزونی آفتی ویست
بلکه صد پے بکندنش چاره
خودپسندان ناپسندیده
زاتش کیدشان بکش دامن
اول اظهار اعتقاد کنند
در بازارشان براری دست
کانچه آید ازان کف وپنجه

بسواد بصر رسید بدراه
سوی او چشم روشن آرد روی
دیده زد هر دم آفتی دیگرست
گر کنی بر بد دگر بار ره
موی افزونی اندر دیده
بیش ازان دم که سوزوت خرمن
دم تسلیم وانقیاد زنند
گر حلن خود کنند پیش تو پست
حاش لله که کس شود رنجه

یار چون چشم شد تو مژگان باش
لحظه لحظه ز خست وزدونے
گر گذاریش دیده کور کند
نه بکندن توانی از وی رست
دیده از دیدشان نگه میدار
آتش کید بر فروخته اند
هر کجا پا نهے براه گذر
گر زنی سنگ گوهرش خوانند
محنت تو کلید راحت ما

گر دراو شو بیا چو مژگان باش
مخراشش چو موی افزونے
ور کنی درد ورنج زور کند
نه بآزار او صبور نشست
ور نه بینی زدیدشان آزار
خرمن بس کسان سوخته اند
بارادت نهند آنجا سر
برسر خود چو تاج بنشانند
ذلت تو مزید دولت ماست

فردا با ایشان بنمائیم که کار ولایت چیست و چونست چون این سخن بگفت ابرے عظیم برآمد و شبانه روزے بباریدو هیچ منقطع نشد روز دیگر بامداد شیخ الاسلام احمد فرمود که ستوران مباح کنید تا برویم اصحاب گفتند امکان ندارد که درین دو سه روز بعد از انکه دیگر نبارد هیچ ملاحی از آب توان گذشت شیخ فرمود سهل باشد امروز ما ملاحی کنیم پس روان شدند چون بصحرا بیرون آمدند شیخ الاسلام احمد نگاه کرد و دید که جمعی انبوه سلاحها پوشیده همراه ایشان نشد پرسیدند که اینان کیانند گفتند مریدان و محبان شمایند شنیده اند که جماعتی بعداوت شما مے آیند فرمود که پنهان را باز گردانید که تیغ و تبر کار سنجر است و سلاح این گروه سلاح دیگر است شیخ الاسلام با تنی چند روی براه نهادند چون بکنار آب رسیدند آب بسیار بود شیخ الاسلام گفت که امروز قرار آنست که ما ملاحی کنیم سخن از معارف آغاز کردند چندان ذوق بدلها رسید که همه واله و حیران شدند پس فرمود که چشمها هم نهید و بگوئید که بسم الله الرحمن الرحیم تا سه بار تکرار کرد هر کس که چشم زود باز کرد و پلے او از تر گردد و هر که دیر گشاد خود را بران طرف آب یافت پلے او از خشک چون رسولان مشاهده کردند بتعجیل پیش خواجه مودود آن حال را باز گفتند کس باور نداشت خواجه مودود با دو هزار مرید سلاح بسته متوجه شدند و در راه بشیخ رسیدند چون نظر شیخ بروی افتاد از اسپ پیاده شد و بوسه بر پلے شیخ داد شیخ دست بر پشت وی میزد و می گفت کار ولایت چون می بینی ندانسته که ولایت مردان حشم و سلاح نباشد برو و سوار شو که وے دانستی که چه میکنی چون بدیه در آمدند شیخ الاسلام احمد با اصحاب خود ...... در محله فرود آمدند و خواجه مودود با مریدان در محله دیگر روز دیگر مریدان خواجه مودود گفتند که ما آمده بودیم که شیخ احمد را از ولایت بیرون کنیم امروز با ما در یکدیه نشسته درین معنی بهتر ازین اندیشه باید کرد خواجه مودود گفت مارا صواب آنست و چنان مینماید که امداد برخیزیم و بخدمت وی رویم و اجازت خواهیم که کار و تیغ بقوت بازوی ماست مریدان گفتند با هم مشورت کردیم صواب آنست که چاشتگاه که حالنیم که چون قیلوله خلوت شیخ شود و پیش وے کس نباشد تنے در خدمت او برویم و بسلاح فدیا و کنیم و دعا کردیم بر آریم و دران میان چیزے روے زنیم خواجه مودود گفت این صواب نیست که وے صاحب کرامات و ولایت است اما فائده نداشت چون وقت قیلوله شد و اصحاب وے متفرق شدند خادم خواست که جامه خواب بگستراند تا شیخ قیلوله کند فرمود بکساعت توقف کنی که کارے در پیش است ناگاه کسے در بکوفت خادم چون در بگشاد خواجه مودود را دید که با جمعی انبوه در آمدند

لله وفی الله است یاری ما	بغرض نیست دوستداری ما	از رنج و محنت ز دوستان خدا	هست راحت فزای رنج زدا
داغ شان باغ و رنج شان گنج ست	گنج شان از کرم گهر سنج ست	باز آزار شان نیاز اریم	قهر ایشان بلطف برداریم
قهر شان بهر امتحان باشد	امتحان فضل امتنان باشد	ور زر خالص نکه دار و سنگ	زند از بهر امتحانش محک
بر محک چون بود تمام عیار	خردران را به قیمت بسیار	بے محکها درین سرای مجاز	سره از قلب کی شود ممتاز
از مریدان کنند [illegible]	که فلان مرد بود مردانه	صبر بر امتحان شیخ نمود	در دولت بروی خود بگشود
زین مقوله هزار کذب و گزاف	با تو گویند و تو ز خاطر صاف	همه را راست گوی پنداری	کند بهاشان [illegible] بیدار
بنشینی و ریش پهن کنے	بگشائی زبان بخوش سخنے	همه را راز دار خود سازے	راز دل با همه بپردازے
با همه خواه خواجه خواه فقیر	کنی آمیزشی چو شکر و شیر	چون برآید برین نسق بکچند	شود از طرفها دو قوی پیوند
لیکن از آزمون گوناگون	آید از پرده حیلها بیرون	آن غرضها که بود شان در سر	گردد از قول و فعل شان ظاهر

و سلام گفتند و آغاز سماع نهادند و نعره زدن گرفتند شیخ الاسلام احمد سر بر آورد و بی بی مهلا کجائی و این مهلا مردے بود سرخسی از عقلاے مجانین و صاحب کرامات و پیوسته در خدمت شیخ الاسلام بودے هم در لحظه حاضر شد و بانگ بر ایشان زد ایشان نفس ایشان دوستان گذاشته بیکبار بختند همین خواجه مودود مانند غلیظ خجل برپای خاست و باستغفار سر برهنه کرده گفت شما را روشن است که این نوبت من با این رضا نداشتم شیخ الاسلام گفت راست میگوئی اما با ایشان در آمدن چرا موافقت کردی خواجه مودود گفت بد کردم عفو فرمائید شیخ الاسلام گفت عفو فرمودم برو این قوم را باز گردان و در خدمت خود تا [illegible] نگاهدار و سه روز توقف کن چنان کرد پس پیش شیخ الاسلام آمد و گفت چنانکه بر اعتقاد بر دم دیگر چه میفرمائید تا چنان کنم شیخ الاسلام فرمود که اول مصلا را بر طاق نه و برو و علم آموز که زاهد بے علم مسخره شیطان است گفت قبول کردم دیگر چه میفرمائید فرمود که چون از تحصیل فارغ شوی احیاء خاندان خود کن آبا و اجداد تو بزرگ بوده اند و صاحب کرامات خواجه مودود گفت چون مرا باحیاء خاندان میفرمائید شما بر وجه تبرک و تیمن مرا اجازت فرمائید شیخ الاسلام احمد فرمود که پیشتر آی پیشتر آمد دست وی بگرفت و بر کنار چهار بالش خود بنشاند و سه بار گفت بشد و تعلیم [illegible] روز در خدمت شیخ الاسلام فواید گرفت و نوازشها یافت و باز گشت و بعد از ان باندک فرصتی بجهت تحصیل علوم و تکمیل معارف بجانب بلخ و بخارا تشریف برد و مدت چهار سال بقدر وسع و امکان دران باب اجتهاد نمودند و دران دیار هر جا از وی آیات غریبه و کرامات عجیبه که تفصیل آن بتطویل انجامد ظاهر شد و بعد از ان بچشت مراجعت کرد و به تربیت مریدان و مستفیدان مشغول شد و از اطراف طالبان روی ارادت بصحبت و خدمت وی آوردند و دولت معرفت و منزلت ولایت بیمن نفس ایشان حاصل شد و مثل حضرت خواجه حاجی شریف زندنی قدس سره بسیار صاحب ولایت و معرفت و بزرگ بود مرید و تربیت یافته ایشانست شاه سنجان علیه الرحمة که لقب وے رکن الدین محمود است و از دیه سنجان خواف است شرف صحبت خواجه را دریافته بوده است و چند وقت در چشت اقامت نموده و میگویند که در وقت اقامت هرگز در چشت بنفس طهارت نکرده چون خواستی که طهارت کند سوار شدی و از چشت بیرون آمدی و در رفتی و طهارت ساختی و مراجعت نمودے میگفتی که مزار چشت منزل مبارک و مقام متبرک است روا نباشد که آنجا بے ادبی کنند و گویند که بیشتر پیرا خواجه سنجان می گفتند خواجه مودود وی را شاه لقب نهاده وی همیشه آن می نازیدی

شود احوال ظاهر ایشان	یوم تبلی السرائر انسان	خبث سیرت ز صورت دیما	بر تو گردد یگان یگان پیدا
چون غرضها شود ترا روشن	دوستان را شوی بجان دشمن	غرض آنجا که یار بخشاید	دوستی را محال تنگ آید
رخت بندند ز دل [illegible]	خانه گیرد بسینه بغض و نفاق	لیک بهر حقوق پیشینه	داری آنرا نهفته در سینه
شرمت آید که از پس یاری	لب کشائی ببغض و کین داری	دل تو از نفاق گیرد هم	کز نفاقت رسد هزار الم
دم بدم حیله برانگیزے	که از ایشان بحیله بگریزی	صد دغا و دغل به پیش آرند	حیلهاے تو باد انگارند
هر طرف صد وسیله انگیزند	تا دگر باره با تو آمیزند	بگذری تو از ان جفا کیشان	وین عجب گر تو نگرند ایشان
	هیچ از ایشان رهید نتوانی	چون شتادر بخرس فرمانی	

قصه آن خرس که آبش می برد شخصی تصور کرد که خیکیست پربار رفت که آنرا بگیرد خرس در وی آویخت آن شخص بوی درماند دیگری از کناره فریاد کرد که خیک را بگذار و بیرون آی

دمفاخرت میکردے وفات خواجه مودود در سنه سبع وعشرین وخمسمائة بوده است ووفات شاه در سنه تسع وتسعین وخمسمائة خواجه احمد بن مودود بن یوسف الچشتی رحمه الله تعالی وی بسیار بزرگ بوده وبعد از پدر بمقام وی نشسته ومقبول همه طوائف بوده ودر کافهٔ انام شفقتی علوم ظاهری تمام داشته است گویند که شبی حضرت رسالت پناه را صلی الله علیه وآله وسلم در واقعه دید که فرموده که ای احمد اگر تو مشتاق مائیستی ما مشتاق توایم چون بیدار شد سه یار موافق اختیار کرد ومجهول وار چنانکه کسی او را نشناسد بزیارت حرمین الشریفین زادهما الله تعالی تشریفا وتکریما متوجه شد چون اقامت ارکان ومناسک حج کرد بحرم محترم مدینه در روضهٔ شریفهٔ حضرت مصطفی صلی الله علیه وآله وسلم علی زوارها تحف التحیات توجه نمود وبمدت شش ماه مجاورت کرد وگویند که بمداومت ومواظبت وی بر مجاورت آن حرم خادمان را گران آمد خواستند وی را برنجانند از روضهٔ شریفه آواز آمد چنانچه همه حاضران شنیدند که وی را مرنجانید که از جملهٔ مشتاقان ماست وبعد از مراجعت از مدینه ببغداد رسید ودر خانقاه شیخ شهاب الدین سهروردی قدس الله تعالی سره فرود آمد شیخ وی را تعظیم واحترام بسیار کرد وی وخلیفه بغداد بنا بر خوبی که دیده بود وی را طلب کرد ووظائف اکرام واحترام بجای آورد ودوستی خلیفه را نصائح جهانگیر ومواعظ دلپذیر گفت ودر محل قبول افتاد وفتوحی آورده بجهت استمالت خاطر خلیفه محقری برداشته وچون بیرون آمد بر فقرا قسمت کرد وبخراسان توجه نمود وولادت وی در سنه سبع وخمسمائة بوده ووفات وی در سنه سبع وسبعین وخمسمائة بوده است رحمه الله علیه وعلی آبائه الکرام رحمة واسعة **ابو الولید احمد بن ابی الرجا قدس الله تعالی روحه** وی از قریهٔ آزادانست که متصل است بهرات عالم بوده بعلوم ظاهری وباطنی از شاگردان امام حنبل است رحمه الله علیه وبخاری در صحیح خود از وی حدیث روایت کرده است ودر اوائل مال بسیار داشته همه را در طلب حدیث وحج وغزا صرف کرده است از هرات سفری کرد وهر گاه مال وی برسیدی بهرات مراجعت کردے وبعضی از املاک خود بفروختی وباز بسفر رفتی تا جمله مال خود را بدین طریق نفقه کرد گویند که یکی از دوستان وی بچهار هزار درم محتاج شد پیش وی اظهار آن کرد چون بخانهٔ خود رفت ابو الولید چهار هزار درم در صره کرده بوی فرستاد چون آن دوست کفایت مهم خود کرد مدتی برآمد آن مبلغ را نقد ساخته در صره کرد وبوی فرستاد ابو الولید قبول نکرد آن دوست نزدیک وی آمد وسلام کرد ابو الولید گفت اگر نه جواب سلام واجب بودی جواب تو

	گفت من او را گذاشته‌ام او مرا نمیگذارد		
خرسی از حرص طمع بر لب رود	بهر ماهی گرفتن آمده بود	تا کشد از آب ماهیی بر جست	بهر وی حاصلی بصید ماهی دست
پایش از جای شد در آب فتاد	بهر همین زان خطا در آب نهاد	ای بسا کس که حرص زد آتش	آب شد بهر گفت در چاهش
آب بهر حیات خود طلبید	لیک زان جز هلاک خویش ندید	آب بس تیز بود وپهناور	زان مسکین در آب شد مضطر
دست وپا زد بسی سود نداشت	عاقبت خویش را به آب گذاشت	از بلا چون بحیله توان رست	باید آنجا ز حیله شستن دست
همچو خیکی که پشم ناکنده	باشد از رخت بخت آگنده	بر سر آب چون ز تن میرفت	دست شسته ز جان وتن میرفت
دو شناور رود بر لب آب	بهر کاری همی شدند شتاب	چشم شان ناگهان فتاد بر آن	از تحیر شدند خیره در آن
کان چه چیز است مرده یا زنده است	پوستی از قماش آگنده است	آن یکی بر کنار منزل ساخت	وان دگر خویش را در آب انداخت
آشنا کرد تا بآن برسید	خرس خود مخلصی همی طلبید	در شناور دو دست زد محکم	باز ماند از شنا شنا در هم

باز ندادی آخر چهار هزار درم را چه قدر باشد که آنرا باز فرستی توفی رحمه الله تعالی سنه اثنین وثلثین ومائتین وقبر وی در قریهٔ آزادانست بزار وی تبرک **به حضرت ابو اسمعیل خواجه عبد الله بن ابی منصور محمد الانصاری الهروی قدس سره** لقب وی شیخ الاسلام است هر جا که درین کتاب مطلق شیخ الاسلام واقع وی است چنانچه در صدر کتاب بآن اشارت رفته است وی از فرزندان ابو منصور مت الانصاری ومت الانصاری پسر ابو ایوب الانصاری است که صاحب رحل رسول صلی الله علیه وآله وسلم در آن وقت که بمدینه هجرت کردند بوده ومت الانصاری در زمان خلافت امیر المؤمنین عثمان رضی الله عنه با احنف بن قیس بخراسان آمده بود ودر هرات ساکن شده شیخ الاسلام گفته است که پدر من ابو منصور در بلخ با شریف حمزه عقیلی میبوده است وقتی زنی با شریف گفت که ابو منصور را بگوی که مرا بزنی کند او بموجب اشارت وی آن زن گفت که پدر من گفته که هرگز زن نخواهم وآن را رد کرد شریف گفته که آخر زن بخواهی وترا پسری آید اما چه پسری چون بهرات آمده وزن خواسته من بزمین آمده ام شریف در بلخ گفته است که منصور را بهری پسری آید چنان نوین وجامع مقامات که او را شیخ الاسلام میگویند این کلمهٔ آفرین است که همه نیکیها در ضمن آنست یعنی چنانچه صفت نتوان کرد از غایت نیکوئی وهم شیخ الاسلام گفته است که بقهندز زاده ام وآنجا بزرگ شده ام وولادت من روز جمعه بوده است در وقت غروب آفتاب الثانی من شهر شعبان سنه ست وسبعین وثلثمائة وهم وی گفته است که زمین هم بتی در وقت بهار زاده ام وبهار را سخت دوست می دارم آفتاب بهفدهم درجهٔ ثور بوده است که من زاده ام هنگام آفتاب بآنجا رسد سال من تمام گردد وآن میان بهار بود وقت گل ورياحين وهم وی گفته که ابو عاصم پیر وخویشاوند من است من در کودکی بودم وقتی بوی شدم نان واسکره کاسهٔ پیش من نهادند وقوالی کرد وچیزی بر خواند خاتون وی عجوزه بود بخت محتشم وخداوند ولایت گفت پیر من یعنی خضر علیه السلام عبد الله را دید گفت وی کیست گفتم فلان کس است گفت از مشرق تا مغرب همه جهان از وی پر شود یعنی از آوازهٔ وی شیخ الاسلام گفت که این پرسیدن من وی است خود دانند اما پرسد بانوی عالیه زنی بود با شکوه وسهمگن چون شیخ الاسلام بزمین آمد خضر علیه السلام وی را گفت آن کودک را دیدی در هری که از مشرق تا مغرب از وی پر شود وهم بانوی عالیه گفت که پیر من یعنی خضر علیه السلام گفت در شهر شما بازاری زاده ایست هفده ساله که نه پدر داند که او کیست نه وی چنان شود که در همه روی زمین کس از او

اندر آن موج گشته از جان سیر	گاه بالا شد وشدی گه زیر	یار چون دید حال او ز کنار	بانگ برداشت کای گرامی یار
گر گرانست پوست بگذارش	هم بدان موج آب بسپارش	گفت من پوست را گذاشته‌ام	دست از پوست باز داشته‌ام
پوست از من همی ندارد دست	بلکه پشتم بزور پنجه شکست	جهد کن جهد ای برادر لوک	پوست دانی ز خرس خیک وخوک
خبری خرس را ز دور گمان	پوستی بر قماش ورخت گران	نکنی خوک را ز جهل خیال	خیکی از شهد ناب مالامال
گر تو گوئی ستوده نیست بسی	که نهی خرس وخوک نام کسی	گویم آری ولی بد اندیشی	کش نباشد بجز بدی کیشی
جز بدی ودوی نداند هیچ	مرکب بجز دوی نداند هیچ	خرس یا خوک اگر نهندش نام	باشد آن خرس وخوک را دشنام
ور گر بود درین اقوال	زان دو بایدت از وی استحلال	ای خدا دل گرفت ازین سخنم	چند بیهوده گفتگوی کنم
زین سخن مهر بر دهانم نه	هر چه مذموم از آن زبانم ده	از بدی وددی مده سازم	از بدان وددان رهان بازم
هر که دل زار زو وا خوش نیست	بزبان گفتگوی او خوش نیست	چون یاد دوستان کردن	دل از آن یاد بوستان کردن

به نبود باز گفت که از مشرق تا مغرب از وی پر شود و احوال این بانوی عالیه آن بود که دختر کی داشت یک و نیم ساله او را
چون خواست که بحج رود دختر را بگذاشت و بحج شد شیخ ابو سامه که شیخ حرم بود بدیره وی آمد که عم وی بود
بود و این بانوی عالیه مجره داشت که در پیران ببشد که مرا چیزی از وی بیاموز یعنی از حق تعالی بر این کاغذ نویسید
شیخ الاسلام گفت که اول مرا در دبیرستان زی کردند گفتند زبان دار و چون چهار ساله شدم مرا در دبیرستان
بالبنی کردند و چون نه ساله شدم املا نوشتم از قاضی ابا منصور و از جارودی و چارده ساله بودم که مرا بمجلس
بنشاندند و من در دبیرستان ادیب خورده بودم که شعر میگفتم چنانکه دیگران را بر من حسد می آمد و هم وی گفته
که پسرکی از خویشان وندان خواجه یحیی عمار با من در دبیرستان بود و من در بدیهه شعرهای تازی میگفتم و هر چیزی
که کودکان از من خواستی که در فلان معنی شعری بگوی بگفتمی زیاده از انکه آنکس خواسته بودی وقتی آن پسر
پدر خود را گفته بود که وی در هر معنی که خواهد شعری بگوید پدر وی فاضل بود گفت چون بدبیرستان شوی از
وی خواه که این بیت را تازی کند ع روزیکه بشادی گذرد روز آنست * و آن روز دگر روز باندیشان است
من در وقت گفتم شعر ع یوم الغنی ما عاش فی مسرته * و سایره یوم التفکر عصیب * ام الوصل مارمت
السامه غالدجی * ایقص عیش الاکرمین رقیب * و این مصرع را از وی خواستند که تازی کن ع زآب رفته باز آید
بجوی * گفتم شعر ع عهدنا المارنی نهر فاجوا * کما زعمو رجوع الماء فیه * و هم وی گفته که کودکی در دبیرستان یکی
ردی ابو احمد نام یکی گفت برای وی چیزی بگوی من این بگفتم ع لابی احمد وجه قمر اللیل غلامه * وله نخلة غزال تشق
القلب سهامه * و هم وی گفته که مرا شش هزار بیت تازی بیش است بر وزن را است در دست مردمان و بدبیشت
اجزای من و هم وی گفته است که وقتی قیاس که چند بیت یاد دارم از اشعار عرب هفتاد هزار بیت بیش یاد داشتم
و وقتی دیگر گفته است که من صد هزار بیت تازی از شعرای عرب چه از متقدمان و چه از متاخران بتفاریق یاد دارم
و هم وی گفته است که بامدادگاه بمقری شدمی بقرآن خواندن چون باز آمدی بدرس شدمی شش ورق
بنوشتمی و از بر کردمی چون از درس فارغ گشتمی چاشتگاه بادیب شدمی و همه روزه بنوشتمی روزگار خود را بخش
کرده بودم چنانکه مرا هیچ فراغت نبودی از روزگار من هیچ بسر نیامدی بلکه هنوز در بایستی و بیشتر روز بودی که
تا پس نماز خفتن بر نهار بودمی و هم وی گفته است که بشب که در چراغ حدیث بنوشتمی فراغت نان خوردن

حیف باشد حکایت دشمن	گفتن از بوستان سوی گلخن	چون حدیث خسان بیهوده است	باز گردم بآنچه مقصود است

رجوع بآنچه پیش ازان اشارتی رفته بود

پیش ازین ذکر قاصد و نامه	ده بلوح رقم بیان خامه	خواجه بود بس عظیم الشان	قرة العین خواجه مرسلان
حاصل نامه آنکه می باید	چند بیتی روان بنظم آید	در بیان عقائد اسلام	کافی اندر بیان آن تمام
آن عقاید که ضبط آسانست	بندران خاص و عام یکسانست	هر که هست اهل سنت و دیندار	باشد او را ز حفظ آن ناچار
	اینک او را همی کنم املی	مستعینا بربنا الاعلی	

آغاز اعتقاد نامه

بعد حمد خدا و نعت رسول	بشنو این نکته را بسمع قبول	که نخستین فریضه بر عاقل	عاقلی کز بلوغ شد کامل
نیست بیرون ازانکه بپذیرد	در دل و جان خویشتن گیرد	بعد ازان بی تردد و انکار	بر زبان هم زند دمی اقرار

نبودی مادر من نان پاره لقمه کردی و در دهان من نهادی در میان نوشتن و هم وی گفته است که حق تعالی
مرا حفظی داده بود که هرچه در سمع من بگذشتی حفظ شدی و هم وی گفته که من سی صد هزار حدیث
یاد دارم با هزار هزار اسناد و هم وی گفته که آنچه من کشیده ام در طلب حدیث مصطفی صلی الله علیه و آله و سلم
هرگز کس نکشیده باشد یکمنزل از نیشاپور تا دنباله باران می آمد من در رکوع میرفتم جزوهای حدیث بشکم
با نهاده بودم تا تر نشود و هم وی گفته که مرا آن نیست از کارها باول علم آموختن بوده از وی یعنی نه طلب
دنیا بود بلکه نصرت سنت مصطفی را بوده صلی الله علیه و آله و سلم و هم وی گفته که بروزگار من هیچکس آن
نکرده که من اگر من دست بر اندام خود نهادمی گفتندی که این چیست آنرا حدیثی داشتمی و هم وی گفته که
من از سی صد تن حدیث نوشته ام که همه سنی بودند و صاحب حدیث نه مبتدع بودند نه صاحب رای
و هیچکس را این میسر نشده و هم وی گفته که بسی اسنادهای عالی که بگذاشته ام و ننوشته ام که مردی صاحب
رای بود یا از اهل کلام که محمد سیرین گفته ان هذا العلم دین فانظروا عمن تاخذونه و در نیشاپور قاضی ابوبکر حیری
را دریافته و از وی حدیث ننوشتم که متکلم بود و اشعری مذهب اگرچه اسنادهای عالی داشته و هم وی گفته که
من در تفسیر و تذکیر قرآن شاگرد خواجه امام یحیی عمارم اگر من وی را ندیدمی دهان باز ندانستمی کرد یعنی در تذکیر
و تفسیر من چارده ساله بودم که خواجه یحیی قهندز بان را گفت که عبدالله را نباز دارید تا از وی بوی امامی آید
خواجه یحیی بن عمار الشیبانی رحمه الله تعالی وی شیخ ابو عبدالله خفیف را دیده بود بشیراز و وی را
مجلس نهاده بود شیخ الاسلام گفته که سیستان بهراة خواجه یحیی آورد و مجلس داشتن و دین احمد با سنت موافق
از دین سبب وی تازه گشت قاضی ابو عمرو بسطامی بهرات آمد بمجلس خواجه یحیی عمار چون مجلس تمام گشت فرود
آمد و پیش وی برفت برخاست و گفت از شرق تا الغرب در بر و بحر بگشتم و دین تر و تازه بهرات یافتم و در نیشاپور
با بزرگان گفته بود طفت الدنیا شرقا و غربا فوجدت الدین عفینا بهرات و قاضی ابو عمرو بزرگ بود و امام و یگانه
جهان و فی التاریخ الامام یافعی رحمه الله تعالی انه فی سنة ثمان و اربعمایة توفی ابو عمر البسطامی محمد بن حسین
الشافعی قاضی نیشاپوری و شیخ الشافعیة بها رحل و سمع الکبر و درس المذهب و املی علی الطبرانی و طبقة اهل و هم
شیخ الاسلام گفت که وقتی خواجه یحیی عمار بیمار شده بود چون بهتر گشت مجلس کرد و بر کرسی خود غلام دست وی

کآفریننده الست آدم را	بلکه ذرات جمله عالم را	کز عدم شان دهد وجود نمود	جاودان هست بود و خواهد بود
هست بی تهمت شماره یکی	نیست اندر یگانگیش شکی	کرد بعثت محمد عربی	تا بود خلق را رسول نبی
هرچه ثابت شود بقول ثقات	که محمد علیه الف صلوة	واد آرا خبر بموجب آن	واجب آید بآن ازان ایمان
	این بود مجمل سخن بی قیل	شرح آن گوش کن علی التفصیل	

فی وجوده سبحانه

هر کرا عقل خورده بین باشد	بیشوی این سخن بیقین باشد	کاسمان و زمین هرچه درو	باشد از جسم و جان چه کهنه چه نو
نیست آگاه ز صانعی چاره	که بود فیض بخش همواره	خانه بی صنع خانه ساز که دید	نقش بی دست خامه زن که شنید
هرچه آورده سوی هستی پی	یافته هستی و بقا از وی	نه عرض ذات او و نی جوهر	هرچه بندی خیال ازان برتر
همه محتاج او نشیب و فراز	او مبرا ز احتیاج و نیاز	اول او بود کائنات نبود	یافت ز و جمله کائنات وجود

گرفته بود و بر منبر برده گفت یحیی عمار همه عمر خود ازین سر چوب یافته یعنی منبر و کرسی ولیکن اکنون نمیتوانم پس گفت شنیدم که گفته یحیی عمار را بپای درکشیدند چنانچه مصطفی را صلی الله علیه وسلم بپای درکشیدند ابوبکر بجای وی بنشست و ابوبکر را بپای درکشیدند عمر بجای وی بنشست و عمر را بپای درکشیدند عثمان رضی بجای وی بنشست و عثمان رض را بپای درکشیدند علی رض بجای وی بنشست رضوان الله علیهم اجمعین مرا بپای کشیدند عبدالله انصاری بیاید و بجای من نشینند برانجا و بر دل غ لحدان و بند عان میزند شیخ الاسلام گفت که من آن روز بپای کرسی نشسته بودم خواجه اشارت بمن کرده بودند که عبدالله آن کودک است پس از آن شیخ عمو مرا گفت که اے عبدالله آن تو بودی و کلمه که چنان بود و فی التاریخ الامام یافعی رحمه الله ان سنه اثنین و اربعمائه توفی الامام لواعظ یحیی بن عمار الشیبانی السجستانی نزیل هرات شیخ الاسلام گفت که دیدار مشایخ مهینه نسبت است این طایفه را بیشین مرتبه که این قوم را گویند آنست که گویند فلان پیر را دیده و با فلان شیخ صحبت داشته و گفت قدس الله تعالی سره که دیدار مشایخ را غنیمت باید گرفت که دیدار پیران اگر از دست بشود آنرا در نتوان یافت و آن همیشه نبود و عرفات همیشه بود و دیدار ایشان بود فایت آنرا تدارک نبود و در نتوان یافت و شیخ الاسلام گفت قدس الله سره که مشایخ من در حدیث و علم شرع بسیار اند اما پیر من درین کار یعنی در تصوف و حقیقت شیخ ابوالحسن خرقانی است قدس سره اگر من خرقانی را ندیدی حقیقت ندانستمی همواره این با آن درمی آمیختی یعنی نفس با حقیقت و گفت قدس سره که وی پیر نیست نیک سخن که گفت که اینکه میخورد و مے خسپد چیزی دیگر است مرا ازین ندے پس هیچ چیز نماند که علم حقیقت مرا دیده و دیده و دانسته شد و گفت قدس سره که عزیمت حج الاسلام کردم تازی برفتم و قافله را در آن سال بار نبود در بازگشتن بصحبت خرقانی رسیدم مرا بدید گفت درآی من باش که تو یعنی معشوقه نوازد را آمدی جزاه الله تعالی نداند که آن چه بود که وی گفت از غیب و گفت قدس سره که مرا از کرامات وی آن تمام بود که هر آنچه گفته از در یاآمدی و از علم و سے آنکه گفت اینکه زغوره دستے خسید چیز دیگر است و گفت قدس الله سره که چون با وی سخن شنیدمی خرقانی من بودمی مرا تعظیمی که بیدا نشست کسے را نمیداشت در میان سخن میگفت این مرا تو چنان تو عظیمه ودین جا علم من هیچکس را ندیده ام نشنیده ام ازین دو تن بجز خرقانی خرقان و طاقی هراة را هیچکس نشنیده ام و ندیده ام کراین دو تن را چنان تعظیم داشتند که مریدان خرقانی مرا گفتندی که ما بر سیستان بادی صحبت بجد از هر کس ایشان تعظیم نکرد که ترا چنان نیکو نداشت که از شیخ الاسلام

آخر او ماند و نماند کس	کنه او را جز او نداند کس	از همه در صفات و ذات جدا	لیس شیء کمثله ابدا
	فی وحدت سبحانه تعالی		
واحدست او بذات خویش احد ساحت عزتش بود ز ان پاک گر خدا بودی از یکی افزون همه عالم عدم شدی باهم	وحدت برتر از شمار و عدد که کند کس توهم اشراک کے باندی جهان بدین قانون بلکه بیرون نهادی ز عدم سلک جمعیت از نظام افتد	هر سو وحدتش شود مشهود ره باو کمان تافت هیچ تاثیر در فیض جود بسته شدی داند آنکس ز عقل باشد بهر رخنه در کار خاص و عام فتد	از عدد فارغست و از معدود تنگنای محال شد جایش تا رو بود دبقا گسسته شدی که دو شه را چو جا شود یک شهر
	اشارت الی صفات سبحانه تعالی		
بصفات کمال موصوفست	بنعوت جلال معروفست	باشد اسمار او چنان بسیار	که بود برتر از قیاس و شمار

والمسلمین گفت زیرا که مرا بوی فرستاده بود و گفت قدس الله سره که باوے گفتم که اے شیخ سوالی دارم گفت بپرس اے من باشو که تو از وی پنج سوال کردم سه بزبان دو بدل همه را جواب گفت و دو دست من در ران خود گرفته و از ان بیخبر و نعره میزد و آب چون جوی از دو چشم وے میرفت و با من سخن میگفت ابو عبدالله قدس الله سره نام وے محمد ابن الفضل بن محمد الطاقی السجستانی الهروی است مرید موسی بن عمران جیره فتی است عالم بوده بعلوم ظاهر و باطن شیخ الاسلام گفت که وے پیر نیست و استاد من در اعتقاد حنبلیان ندانستمی و هرگز هیچ حضرت را ندیده ام یا بهیبت تر از طاقی و من وی را نابینا دیده ام و مشایخ وی را تعظیم میداشتند و وے خداوند کرامات و ولایت بود و فراست نیز داشت و ندیده ام که وی در کار هیچکس چنان دور فرا بوده باشد که در کار من از تعظیم و نیکو داشت و مرا گفته بود که عبدالله با منصور گفت سبحان الله آن چه نور است که الله تعالی در دل تو نهاده شیخ الاسلام گفت که چهل سالست بر بایست آمد که تا من بدانستم که آن نور چیست که وی میگفت و توفی الشیخ ابو عبدالله الطاقی قدس الله تعالی سره فی غره صفر سنه ست عشر و اربعمائة شیخ الاسلام گفت مرا بچشم و دل محمد قصاب بزرگ نمودند اما خرقانی مرا بشناخت و محمد قصاب مرا تعظیم داشت و با من ببازار آمد که یار من برای پدر خود دستار چه میخرند با من موافقت کرد و گفت سی سالست تا اینجا یم و بدین بازار نرسیده ام شیخ الاسلام که شیخ ابو عبدالله بن باکو الشیرازی سفرهای نیکو کرده بود و مشایخ جهان همه دیده بود و حکایت بسیار یاد داشت از ایشان من خود از ان حکایات بانتخاب سی هزار حکایت نوشته ام و سه هزار حدیث شیخ الاسلام گفت که وے ملک بود بهانه تصوف و از همه علوم با نصیب و وی مرا تعظیم می داشت که کسی را نمیداشت هرگاه که پیش وے در آمدمی بر پای خاستی و مشایخ نیشابور را چون ابن ابی الخیر و جز او بر پای نمی خاست و فراست عظیم داشت شیخ الاسلام گفت که چون از ری بازگشتم بخانقاه شیخ عبدالله باکو در آمدم سه دوست بود مرا در خانقاه وی یکے شیرازی و یکی ابوالفرج و دیگر ابو نصر ترشیزی شیخ آواز داد که اے ابوالفرج وی از خانقاه بیرون دوید گفت لبیک شیخ گفت چون دانشمند ازین خانقاه بیرون شد من چه گفتم ترا گفت گفتید وے بسفر می شود و وی نه سفر است و سفر نه بابت وی است وی آن راست که حلقه کرد و وی در نشیند و وی از و میگوید من گفتم کاش باری این سخن آن وقت بگفتی تا این همه رنج و سفر سود آمدے لیکن خرقانی را می بایست دید یعنی سفر امن از برای آن بود شیخ ابوالحسن بشری سنجری رحمه الله تعالی شیخ الاسلام گفت که وی از پیر من است ازین مشایخ

در خبر گرچه هست صد کم یک	هست نسبت بآنجناب اندک همه پاک از شر و بری از شین	ور چه باشد هزار و یک مشهور همه با ذات او نه غیر نه عین	هست اندر هزار و یک محصور
	اشارت بحیات سبحانه		
از صفاتش یکی حیات بود	که امام همه صفات بود او بخود زنده است و پاینده	نه حیاتش بروح و نفس و تنست زندگان دگر باو زنده	بلکه او زنده هم بخویشتن است
	اشارت بعلم		
هست بعد از حیات علم و شئون ذره نیست در مکین و مکان	علمی از سبق جهل و فکرت دور که نه علمش بود محیط بآن همه نزدیک او بود ظاهر	متعلق بجمله کلیات عدد ریگ دربیابانها همه در علم او بود حاضر	متجاوز از آن بجزئیات عدد برگها به بستانها

که من دیده ام شش تن مه بودند خرقانی وطانی و هر دو جاسوس القلوب بودند و ابو الحسن بشری و وے ثقه بود و دو ابا بکر
صوفی بود و مشایخ بسیار دیده بود چنانکه میبایست دید و سخن و سماع از ایشان یاد داشت گفت مشایخ حرم دیده
بود چون شیخ شیروانی و سرکی و ابو الحسن جهضم و ابوبکر طرسوسی و ابو عمرو نجید و دیگر مشایخ وقت شاگرد شیخ شیراز
و ابو عبد الله خفیف بود و حصری و نوری و ابوذر عه طبری را نیز دیده بود **کاکا ابو القصر بستی رحمه الله تعالی**
شیخ الاسلام گفت وی مرد بزرگ بود در ایام من بود اما نه بابت پدر من بوده مرا بوے نبرده و من خرده بودم
که روز آدینه مرا پدر من پیش پیران بردے تا دست بسر من فرمود آوردندی و پیش کاکا ابو القصر نبردی و وی
هم در مسجد بودے زیرا که مردی ملامتی بوده و پدر من فرا نیامدی امام شیخ ابو الحسن تیشه ساد برادر وے شیخ ابو
محمد خادمان و مریدان کاکا ابو القصر بودند و پیران روشن و بالغرهاے عظیم بودند و همه مریدان ابو القصر چنان
بودند که ایشان را نغرهاے عظیم بوده و هر دو از وی حکایت کردندی **کاکا احمد سنبل و برادر وی محمد خواجه رحمهما**
الله تعالی علیهما شیخ الاسلام گفت که کاکا احمد سنبل مه از برادر خود بود و محمد خواجه باطن نیکو داشت و برادر وی
باآلت تر بود و در ظاهر و با نام تر بود و وے درویش بود بغایت و خداوند کرامات و ولایت و در کار من و در فرا رفته بود
ابو المنصور محمد الانصاری رحمه الله تعالی وی پدر شیخ الاسلام است و مرید شریف حمزه عقیلی و خدمت
ابو المظفر ترمذی کرده بود شیخ الاسلام گفت که شیخ احمد کوفانی مرا گفت که این همه بگردی و گرد عالم بگشتی چون پدر
خود ندیدی شیخ الاسلام گفت که من هفتاد و اند سال علم آموختم و نوشتم و رنج بردم در اعتقاد اول آن همه از
پدر خود آموخته بودم لیکن قمر ابو صادق و متقی و بادرع که کس آنچنان نتوانستی بود و نتوانستی در زید شیخ الاسلام
گفت که پدر من در من سری داشت عظیم مرا گفته بود که عبد الله جنید گوئی فضیل عیاض و ابراهیم ادهم که از تو
بوے فضیل آمد و ابراهیم ادهم وی مرا خوابی دیده بود با من نہی گفت امامی گفت هر روز تعبیر اے کنم
راست می آید شیخ الاسلام گفت که پدر من در مجرد وی وقت صافی داشته بود و فراغت دل چون در زن و فرزند افتاد
بود و آن از دست وے بشد همواره اظهار ملالت میکرد و تنگدلی مینمود با ما و فتنے دران تنگدلی گفت میان من و شما
در دریاے آتش بادا ما چه گناه کرده بودیم وے زن خواست و فرزندان آمدند و روزے دران تنگدلی از دکان
برخاست و سبحانک اللهم بگفت و دست از دکان برداشت و به بلخ رفت پیش پیر خود شریف حمزه عقیلی ابو منصور

	اشارت بارادت		
وز پے آن بود ارادت خواست گر ارادی بود چو فعل بشر نخلد بے ارادتش خاری گر نباشد چنان ارادت او	خواستی لایزال بے کم و کاست در طبیعے بود چو میل حجر نگسلد بے مشیتش خارے نتوان کاستن سر یک مو نه بے ارادت او سود	فعلهائی که از همه اشیا منبعث جمله از مشیت اوست فی المثل گر جهانیان خواهند ور همه در مقام آن آیند نتوانند ذره افزود	نو بنو در جهان شود پیدا منتهی بر کمال حکمت اوست که سر موئی از جهان کاهند که بران ذره بیفزایند
	اشارت بقدرت		
بعد ازان قدرتے بود کامل	مر مرادات را همه شامل اثر آن بهر علم که رسید	در همه کار و در همه حالت رخت باخطه وجود کشید	کار او بے توسط آلت

سوخته رحمه الله تعالی شیخ الاسلام گفت که با منصور سوخته پیرے بود در قهندز وقتی خویشتن را فرا سوختن
داد از بهر او نه بسوخت او را سوخته نام کردند مردے صادق بود و با صلابت **شیخ احمد چشتی و برادر او خواجه اسمعیل**
چشتی رحمهما الله این شیخ احمد چشتی غیر خواجه ابو احمد ابدال است که شیخ الاسلام وی را ندیده زیرا که وے متقدم است
و غیر خواجه احمد بن خواجه مودود است که وی از متاخرانست و شیخ الاسلام را ندیده این شیخ احمد چشتی برادر خواجه اسمعیل
را شیخ الاسلام دیده شیخ الاسلام گفت که من هیچ کس در طریقت امامت قوی تر و تمامتر از احمد چشتی ندیده ام و چشتیان
همه چنان بودند از خلق بیباک و در باطن پاک در معرفت و فراست چالاک همه احوال ایشان با خلاص و ترک ریا بود
هیچگونه در شرع سستی روا نداشتندی شیخ الاسلام گفت که احمد چشتی بسیار بزرگ بود و حرمت و تعظیمی که مرا میکرد هیچ
کس نکرده است کیسکه موی خود را در پای من میمالید وی بود و برادر وی اسمعیل چشتی رحمه الله علیه نیز مرا تعظیم داشتی
من هیچکس را بدیدار و فراست وی ندیدم وے خدمت من میکرد و در قهندز مجلس میکردم و از مجلسیان من یکے با وی
صحبت میداشت و سخنان مرا با وے میگفت و وی میگفت که این دانشمند شما از کوی ماست خداوندگار ازان سخن او در
سر من چیست یعنی از طمع و آن سخن وی مرا یاد البست پس اگر دست کرد و همه دنیائی خود بر من پاشید و لیس الی
در سرما و برف به بیناوران شدیم وے مرا ببرد و هم کار را زا بجا بود ابو لقمه سوهانگر رحمه الله تعالی سوهانگر از
یاران چشتی بود وے صاحب فراست عظیم بود و آن وقت که نباذان رفتیم زمستان بود و شصت و تن از مشایخ
نواحی همه آنجا جمع آمده بودند چهل دانزر و من سخن میگفتم ایشان را در بعد و افشای علم حقیقت دل از آنجا بود و هیچکس
با من برابر نرفت و همه خداوند ولایات و کرامات و فراست بودند و تا ایشان زنده بودند هیچ ترکمان بخراسان نیامد چون
با حفص بغاوردان که چشم و گوش فرا سخن من داشته بود و وی خداوند کرامات ظاهر بود و بیجد شیخ الاسلام گفت که اگر
بو حفص بغاوردان زنده بودی شما جامه خود از وی درکشیدید و در وی نگریستی و من وی را دیده و بزرگ میدیدم با کرامات ظاهر
و فراست عظیم و دوستی اند دستان او بود و دوستان او پوشیده باشد از غیر او تا دوستی بمود از دوستان او و دوستان او را
نشناسد چون ابو بشه کواشانی که کبوترخان به سخن وی فرود آمد و چون احمد مر جانه و احمد کابدستانی که بر شاخ توت
رقص میکرد چهل اندروز آنجا بودم هر روز مهمان کسے و هزار و دویست جامه فتوح رسید و بود ازان جز کهنه سجاده بجانه
نیاوردم روزی دران ایام سماعے میکردم و دران شور کردم و جامه میکردم چون از سماع بیرون آمدم بمسجد جامع

	اشارت بسمع و بصر		
هر یک از وصف سمع و وصف بصر بشنود نواه دور یا نزدیک	هست جز علم معنی دیگر بیند از روشن است تا تاریک گر سوال و طلب هر انچه بود	نیست از گوش سر شنیدن او حال بر ممکنی بکتم عدم بر زبانش یگان یگان شنود	نیست موقوف دیده دیدن او بیند و داند و نه بیش و نه کم
	اشارت بکلام		
دا خرین وصف کان کلام بود حق تعالی چولی عبارت حرف	نه بخلق و زبان و کام بود با عدم گفت نکتهائی شگرف	بر کلامش سکوت سابق نے عدم آمد ز ذوق آن سخنان	تهمت خامشیش لاحق نے همه قصهاے وجود رقص کنان
	اشارة لے قضایا		
حادثات جهان شر و چه خیر	همه تقدیر او بود لا غیر	فعلها خواه زشت خواه نکو	یک بیک هست آفریده او

آمدم درخمار سماع بودم که یکے از ایشان فراز آمد مرا گفت آن جوان که بود که با تو در سماع همیگشت گفتم چه گونه گفت نوجوانے شاخ نرگس دراز در دست با تو مے گشت در سماع هر گاه که آن نرگس را فرا بینی تو داشتی تو در شوریدی وبطاقت ترشدی، در سماع گفتم کسی مگوی دیگر پس از ان هنوز باهم نرسیدیم مگر باشخص که بوداع من دوستان آمده بود که بخواست رفت از دنیا و دران هفته برفت و بوبشر کواشانی در مجلس املاے ابن اسحق حافظ مرا گفت دانشمند از آنجا اینجا آمدے بنشین که من نیز اینجا توام و در سخن بر من بسته شد و حرفے گفته نیابد با خود میگفتم که آن چه بود هرگز دیگر چنان باشد تا در و باین آیت رسید و من الناس من یتخذ من دون الله اندادا او سخن بکشاد و پیوسته شد شیخ احمد حاجی رحمة الله تعالے شیخ الاسلام گفت که شیخ احمد حاجی از پیران منست شیخ حصری را دیده بود و ابو الحسن طرزی وغیر ایشان را و از ایشان حکایت میکردی وبرا گفتم که از حصرے هیچ یادداری گفت با یکے از مشائخ بر حصری درآمدیم چیزے نبود از خوردنی شیخ میگفت سخن دو ایک با سیدی دو دست برهم میزد شیخ الاسلام گفت دران منکر که بعلف حاجت داشت دران نگرکه بغیر از و هیچکس حاجت نداشتن شیخ ابوسلمة بادروی رحمة الله تعالے شیخ الاسلام گفت که شیخ ابوسلمه بادروی خطیب صوفی سیاح از پیران منست پیرے همین بوده ومشائخ بسیار دیده چون عبد الله رودباری وعباس شاعر و بوعمر نجید و ابو یعقوب نهرجورے رحمة الله تعالے علیهم ابو علی کیال رحمة الله تعالے شیخ الاسلام گفت که من شیخ ابو علی کیال را دیده ام اما خرد بوده ام ویرا نشناختم بزرگ بوده شیخ سیستانست طریق ملامت داشته ویرا کرامت ستایش نتوانکردی خود مرا از کرامات بود شیخ آید نصر و شیخ ابوسعید مالینی هرسه در صفه صفائی سرائے صوفیان بوده اند من آنجا حاضر بودم بوعلی زرگر رحمة الله تعالے شیخ الاسلام گفت که بوعلی زرگر از پیران منست از پیران همین صوفی بود شاگرد ابو العباس قصاب املی از وی حکایت کردی شیخ ابو علی بوته گر رحمة الله تعالے شیخ الاسلام گفت که وے نیز از پیران منست مرد جواد بود شیخ حصری را دیده بود و از وی حکایت کردے شیخ ابو نصر رحمة الله تعالے شیخ الاسلام گفت او سفرهائے نیکو کرده بود و مشائخ بسیار دیده شیخ ابو عمرو اسکاف را دیده بود و خدمت کرده بارودن و ابو عمر نجید را دیده بود شیخ ابو نصر ابو عبد الله مالک را نیز دیده بود بارعمان فارس شاگرد شبلی بوده حکایت کرده مرا از ایشان شیخ اسمعیل دباس رحمة الله تعالے شیخ الاسلام گفت که وی پسر مهینه شیخ ابو القاسم نصر آبادی است از وی حدیث دارم و حکایات از پدر وی شیخ ابو منصور کازر

نیک و بد گرچه مقتضای قضاست	این خلاف عنادان برضاست عدل او فضلست سوی او منسوب	هر چه خواهد کند ز منع و عطا ظلم باشد ز فضل او مسلوب	نیست کس را مجال چون و چرا

اشارت بوجود ملائک

زانکه از علم آمده بعیان متصف نی بماندگی و نری بعضے اندر شهود حق دائم دیده بر غیر حق میندازند کرده هر یک بموجب تقدیر نه فتد قطره نم باران -	صف اول صف ملایکه دان دوز ناشوهری همیشه بری در جمال و کمال او هایم - با خود و غیر خود نه پردازند در همیا کل تصرف تدبیر نه ابر بر شهر و دست و کهساران	بندگانند جمله فرمان بر همه از وصمت عناد مصون بجز زانکه در نشیمن بود قسم دیگر مدبر اشباح گردش آسمان از ایشان است که نه با آن فرشته آید	ناکشیده بکفر و عصیان سر مستقر در مقام لا یعصون عالمی هست و آدمی موجود متصرف دران صلاح و رواج جنبش جسم و جان از ایشان است کس بر آنجا برد که می باید

رحمة الله تعالے شیخ الاسلام گفت که وے درویش باشکوه بود مرا از عمو بو شیخ احمد بخارا سنز آبادی را دیده بود و مشائخ بسیار دیده بود ابو نصر سراج صاحب لمع را دیده بود شیخ محمد رحمة الله تعالے شیخ الاسلام گفت که اسمعیل دباس از پیران منست پیرے روشن ضمیر بود محدث شیخ مومن شیرازی را دیده بود از وی حکایت میکرد ابوسعید معلم رحمة الله تعالے شیخ الاسلام گفت که ابوسعید معلم پیرے روشن بود و نیکودل و صادق و مرقع سفید پوشیدی شیخ ابراهیم کیل را دیده بود شیخ محمد ابو حفص کورتی رحمة الله تعالی شیخ الاسلام گفت که شیخ محمد ابو حفص کورتی بزرگ بود خداوند وقت عظیم و از پیران منست وقتی ورا بیمارے افتاد و قوم بنزدیک وی شدند سخنی می رفت کسی دعوی کرد پیش وی طاقت آن نیاورد غیرت بوی درآمد برجست وگفت حق حق چون ساعتی گذشت با خود آمد گفت استغفر الله استغفر الله استغفر الله ضعیف شده ام و عذر خواست شیخ عمو رحمة الله علیه کنیت او ابو اسمعیل است و نام وی احمد بن محمد بن حمزه الصوفی است شیخ الاسلام گفت که شیخ عمو خادم خراسان بود وی پیر استاد من ست یعنی آداب و رسوم صوفیان از وے آموخته ام و عمو مریدمن بود و بامریدے من و یرا من هم کار بودمی و چون وی نبودے من بر جائی وی بودمی و چون بسفر بودی نامها همه بمن فرستادی مشایخ جهان دیده بود و شیخ ابو العباس نهاوندی و یرا عمو لقب نهاده بود چنانکه گذشت و شیخ ابو بکر فالیزبان را دیده بود به بخارا و وے جنید را دیده بود و شیخ ابو بکر فرار را دیده در نیشاپور سفر اول و حج با شیخ احمد نصر طالقانی کرده بود و شیخ ابو بکر مفید را دیده بود و وی جنید را و با شیخ شیروانی صحبت داشته بود و با همه مشائخ حرم چون ابو الحسن جهضم همدانی شیخ ابو الخیر حبشی و محمد ساحری حوال گرد و شیخ ابو اسامه و ابو الحسن سرکی و ابو العباس نسائی و ابو العباس قصاب وغیره ایشان مشایخ وقت را دیده بود و ویرا نواخته بودند و وے خدمتهای نیکو کرده بود و ایشان را احتیار سانیده و شیخ ابو الفرج طرسوسی را دیده بود در رجب سنه احدی و اربعین و اربعمایة برفته از دنیا و عمر وی نود و دو سال بود شیخ احمد کوفانی رحمة الله تعالی شیخ الاسلام گفت که شیخ احمد کوفانی خادم عمو بود و پیران بسیار دیده بود و سفرهائے نیکو کرده و مرا گفت که ما از تو بدانسته ایم که ما کرا دیده ایم یعنے تو ایشان را شناخته بحقیقت ابو الحسن بخار رحمة الله تعالے شیخ الاسلام گفت که وے درودگری بود در قهندز مردی باشکوه بود بزرگ کس ویرا می شناخت وقتی ویرا در مکه دیده اند پنجاه رکوه دار با وی بودندی از مریدان وے مرا

ندهد برگ تازه از شاخ از ملائک چهار مشهور اند کافل رزقهاست میکائیل دو بر ورزند بادی و دو بشام مینوانند پیش چشم بشر	در چمنها و دشتهاے فراخ که با سمای خویش مذکور اند قابض روحهاست عزرائیل بر یمین و یسار کرده مقام که نمایند خویش را بصور	که نه جمع فرشته را بشمل وحی و تنزیل کار جبرئیل است چار دیگر موکل بشر که کاتب الخیر آن یکی زیمین خاصه در چشم بادیان سبل	باشد اندر وجود او بدخل نفخ در صور از اسرافیل است که نویسندگان خیر و شر شر و عصیان رقم زنند دومین از اولوا العزم انبیا و رسل

اشارت الی الایمان بالانبیاء علیهم السلام

انبیا برگزیدگان حق اند نفس و شیطان بقصد جرم گناه پیش ارباب شرح و دین اهم	برده از کل ما خلق سبق اند نتوانند رو بر ایشان راه مشتمل بر مصالح است و حکم	بر سوی خود از لب آدم در بفرض محال یا نادر آدم آندم که خورد گندم را	فضل دارند و بر ملایک هم از یکی زلتے شود صادر تخم می کاشت نسل مردم را

حکایت کرده از هلال خادم حصری آنکه حصری گفت لا تطلع الشمس الا باذنی شیخ الاسلام گفت که قاضی ابراهیم باخرزی مرا گفت الله تعالے را بخواب دیدم گفتم خداوند بنده کے بتو رسد گفت آنگاه که او را هیچ ملتفے نماند که او را از من باز دارد شیخ الاسلام گفت که مرا دیدار شیخ ابو علی سیاه روزی نبود اما چون از خرقانی باز گشتم قصد را شیخ عمو را دیدم که از وی باز گشت بود مرا حکایت میکرد از وے و من از خرقانی و ابو علی سیاه مروی بزرگ بود و صاحب سخن و کرامات و ولایات عظیم بوده بمرد شیخ الاسلام گفت که پیر محمد کشور تائب بود و صادق و دیدار یافته است و وصال کردی وقتے در وصال بود و من بادی بودم تا بچهل روز مرا گفتند که وے آنرا هشتاد روز تمام کرده بعضے گفتند صد روز والله اعلم مرا گفته بود که اگر برین بمانی در شرق و غرب چون تو نبود شیخ الاسلام گفت که من دو بار با ابوسعید ابوالخیر بوده ام و وی دستار از سر خود فرو گفته و گلیم مصری خود بمن داده و شلغم جوشیده در دهان من نهاده چون نزدیک وی شدم برای من بر پای خاست تمام و وے مرا تعظیم داشته که اندک کسی را داشتی لیکن مرا با وے نقاری از بهر اعتقاد است و دیگر در طریقت نه طریقت مشایخ ورزیدے بعضی مشایخ وقت با وی نه نیک بودند شیخ الاسلام گفت که احمد خضرویه روزی پیش بایزید گفت یارب امید های ما از خویشتن بریده بکن شیخ الاسلام گفت آنچه احمد گفت عام راست و آنچه بایزید گفت خاص راست که امید علت است امید بر ناموجود بود و بر یافت امید کے بود ابوبکر دقی گفته است العافیة والتصوف لا یکون شیخ الاسلام گفت که اگر صوفی احوال خویش را متهم کن که دعوی است و افعال خویش را متهم کن که ریاست و اقوال خویش را متهم که بی معنے است جوانمردی در بادیه مضطرب شد گفت اگرم بسلامت بیرون آری هرگز ترا از یاد نه کنم چون از بادیه بیرون آمد کسی وی را بخانه برد طعام سیر بخورد و بمرد شیخ الاسلام گفت که اگر وی نزیستے و یاد نکردی شریعت تباه شدے و اگر یاد کردی عهد تباه شدے صادق بود شغل وی را کفایت کرد و وی نه استهزاء و خواری گفت که یاد نکنم از تنگ یاد خود او را چنان گفت شیخ ابو علی سیاه بمرو گفته که از هر چه چیزی بماند مگر شریعت که چون چیزے از آن بشود هیچ نماند شیخ الاسلام گفت سخت نیکو گفته است و آن همچنانست شریعت چون همگی خواهد زیادت در شریعت نقصانست شریعت چون آب است آب بمقدار باید اگر بیفزاید ویران کند و اگر بکاهد سیراب نکند مرتعش گوید که هرگز خویش را بباطن خاص ندیدم تا خود بظاهر عام ندیدم شیخ الاسلام گفت که معنی آنست که حقیقت من درست

دانه را که خود از ان شجره	شد وجود من داشش ثمره	هست بر مقتضای فضل ازل	بعض از بعض افضل و اکمل
	اشارة الی افضلیة نبینا صلے الله علیه وسلم		
وز همه افضل احمد عربیست گر شود جمله مجتمع باهم	که ز حق سوی ما رسول و نبی است همه باشد ز فضل احمد کم نیست افضل پیش شرع شناس	آن فضایل که انبیا را بود هر نبی را که حصه دادند غیر احمد کسی بکافه ناس	وان شمائل که اصفیا را بود جانب امتی فرستادند
	اشارت الی ختمیته صلی الله علیه وسلم		
خاتم الانبیاء و الرسل است چون در آخر زمان بقول رسول	دیگران همچو جزو او چو کل است کند از آسمان هیچ نزول وین همین شرع دین او داند	از پی او رسول دیگر نیست پیرو دین و شرع او باشد همه کس را بدین او خواند	بعد از و هیچکس پیمبر نیست تابع اصل و فرع او باشد

نیاید تا شریعت من صافی نشد شیخ الاسلام چنان بود که هر چه شنیده بودی از خصال حمیده و افعال پسندیده چه در حدیث و چه در حکایت مشایخ البته خواستی که آنرا بکردی و وی گفته است که چون سنتی بشما رسد از پیغمبر صلے الله علیه وآله وسلم اگر نتوانید که آنرا ورد کنید و دائم بورزید بارے یکبار بکنید تا نام شما را از زمرهٔ سنیان کنند و همچنین از معاملت نیکو و احوال و اخلاق مشایخ که ما را بآن فرموده اند که بر پے ایشان بروید و سیرت ایشان بگیرید اگر همه نتوانید باری چیزی بکنید وقتی نهاده است میرفتم درویشی سوگند بمن داد که مرا شلوار بباید داد مرا حکایت آن امام یاد افتاد که سوار می آمد درویشی بروی سوگند داد بخدای تعالے که مرا شلوار دهی آن امام از اسپ فرود آمد و شلوار بوی داد مردمان گفتند که این چه کردی که این گدایان همه دروغگوی و درزاق اند گفت من دائم امام را روا نبود که وی سوگند بخدا اے بر من دید من از وی بر گذرم و دیدار روے نه بینم و مرا دوی باز ندهم شیخ الاسلام گفت که من نیز آن کار کردم شلوار بآن درویش دادم من بے شلوار مجلس داشتم شیخ الاسلام گفت که من بسیار با جامهٔ عاریتی مجلس کرده ام و بسیار بگیاه خوردن بسر برده ام و بسیار خشت زیر سر نهاده ام و آنوقت یاران داشتم و دوستان و شاگردان همه سیم داران و توانگران بوده اند هر چه من خواستے بداد ندے اما من نخواستمی و بر ایشان حاجت خود ظاهر نکردمے و من گفتمی چرا خود ایشان ندانند که من هیچ ندارم و از کسے چیزی نخواهم من خرد بودم هنوز که پدرم دست از دنیا بداشت و دنیا همه بپاشید و ما را در رنج افگند و ابتدای درویشی و محنت ما از آن وقت بود شیخ الاسلام گفت که من بزمستان جبه نداشتم و سرمای عظیم بود و در همه خانه من بوریا یکے بود که بران خفتمے و نمدپاره که بر خود بپوشیدمی اگر پای را بپوشیدمے سر برهنه شدی خشتے که بر زیر سر بنهادمی و منجے که جامهٔ مجلس بیرون کردمی و بیاویختمے روزی عزیزی درآمد مرا چنان دید انگشت در دندان گرفت و در گریه ایستاد و ساعتے بود دستار از سر فرو گرفت و بنهاد و برفت شیخ الاسلام گفت که مراد ستر وی آن بنوده که قاریان مجلس را چیزی دادمی و از کسی نخواستم و بر دل من از آن بار بود شخصے دانیال پیغمبر را علیه السلام در خواب دید که گفت فلان دکان را بعبد الله گذار تا سیم آن دکان را بقاریان دهد دانیال آن شغل را کفایت کرد و آن مرد سیم آن دکان را بقاریان میداد شیخ الاسلام گفت کششش من نان بطسوسی می بود و من سفاناخ می خوردم شیخ الاسلام گفت که هرگز در همه عمر خود الله تعالی

	فی شریعته صلی الله علیه وسلم		
شرع او ناسخ شریعتهاست	هر شریعت که غیر است بپایست لکن آنرا متابعت اصلا	اگر فتد حکم شرع آن سرور نیز از آن رو که شرع اوست روا	متفق با شریعت دیگر
	اشارة الی معراجه صلی الله علیه وسلم		
برد بدیدار حق شب از بطحا بر سموات یک بیک بگذشت چون شد اطباق آسمانها طی بلکه جائے که جا نبود آنجا	تین او را بمسجد اقصے باهمه انبیا لاقی گشت ماند در سدره جبرائیل از وی محرمی جز خدا نبود آنجا روی از انجا بجای خویش آورد	کرد از انجا مقر به پشت براق دید هنگام عرض خلد جحیم رفت از انجا بیاری ز حرف دیدنی ها بدید آنچه بدید خوابگاهش هنوز نا شده سرد	متوجه بقطع سبع طباق هر که بود اندران وجای مقیم به مقامی ز بیشتر اشرف آنچه بود از شنیدنی بشنید

مرا نیم روز در طلب دنیا ندیده و اکنون بر من میکشایند امام از آنچه میدهند اگر نه پذیرم کافر باشم و اگر آن را بر دل من هیچ قدر و خطر باشد کافر باشم تا بآن وقت که از ان نرسم و بایست آن از من نبرد ند آنرا بر من نگشادند و اگر ملک سلیمان باشد مرا از ان چه هر چیز که من دیده بودم و مرا خوش آمده بود بایسته و بروزگار بچشم و دل من گذشته بود آن مرا نقد می کنند که می گویم این آنست که فلان وقت در وی دیده بودم و بر دل من گذشته بود و آن وقت که مرا بایست آن ندادند و اکنون می دهند ترکی بود که ملازمت مجلس شیخ الاسلام میکرد پس سر شیخ الاسلام مقداری سر نور میدید روزے با شیخ احمد کوفانی گفت تو آن سر نوری بینی بر پس سر خواجه گفت می بینم شیخ الاسلام گفت که احمد کوفانی نمیدید اما بر نتافت آنرا که آن ترک بحج رفت و باز آمد پس از ان آن نور ندید شیخ الاسلام گفت آن ترک گفت که اکنون آن نور نمی بینم سبب چیست گفتم تو اکنون خود را بیام رزیدهٔ خود را در چشم بزرگ می آری که حج کردم و حاجی ام آن وقت خداوند نیاز و تشنه ما بودی شیخ الاسلام گفت که هر کسی را بتی است یعنی معشوقه وقت بهارست نست که من بهار را دوست می دارم وقتی هوا گرم شده بود و گلها همه برسیده مرا می بایست که گل بینم تا چشم من بیاساید بگازرگاه میرفتم در باغچهٔ لاله دیدم مقدار سکره نخت نیکو ممکن نبود که بیش از ان لاله بود شیخ الاسلام گفت وقتی سنگدل بودم صعب در نزد سرای خود نشسته بودم اندیشه ناک بسبب امری با دیجبت و کاغذی هشت سوز بر در فرو افتاد بخط سرخ بران نوشته که فرج فرج شیخ ابو الخیر تمناتی هشت سال در مکه مجاور بود سوال نکرد و این صعب بود که کسی چیزے ندارد در مکه و سوال نکند وقتی هشت شبانه روز چیزی نخورده بود بیماری با گرسنگی بپیوست سست شد بحیله خود را بمقام ابراهیم علیه السلام افگند که دو رکعت نماز بکند از سستی در خواب شد الله تعالی را در خواب دید که با وی گفت چه خواهی گفت اشراف بر مملکت فرمود که بدادم دیگر چه خواهی گفت حکمت گفت بدادم بیدار شد شیخ الاسلام گفت که از اشراف وی بر مملکت یکی آن بود که گفتی بر سرها می بینم بخط سپید که سعید و بر سرها مے بینم بخط سیاه که شقی و دیگر گفتے که همه گه از اقلیمی روی بحج آرد و برا مے بینم شیخ الاسلام گفت که مرا آن نباید که بدانم که شقی کیست که دران چه کرامت باشد که غم هر کسے بباید خورد و من در بدکم بجای آرم اما در خبر نه و بجاے آرم و بینم و بمقام مرد بگویم که بنزدیک حق تعالے مقام وی تا کجاست بیک نگریستن اما شقاوت ندانم و نخواهم که بدانم یعنی اگر خواهم که بدانم شیخ الاسلام گفت که مرا بگذارند که جدا کنم اهل ولایت را از دیگران

	اشارة بمعجزات انبیا علیهم السلام		
خرق عادت از نبی و ولی باشد آن معجزه بعرف امام بمعجزائی که انبیارا بود.	هست بر فضل شان دلیل علی ورنه آمد کرامت آنرا نام مثل آنها رسول مارا بود	اگر اظهار آن میان امم از ولی خارق که مسموعست لے بسا معجزه که او را هست	هست با دعوی نبوت ضم معجزان نبی متبوع است که نداد ست انبیا را دست
	اشارت بکتابهای خدای تعالی		
هست حق را کتابها بسیار هر کتابی که کرد حق انزال دیگر انجیل کامدست فرود معنی و لفظ آن بود معجز۔	گشته نازل بر انبیای کبار باش مومن بران علی الاجمال بر مسیح و زبور بر داود۔ نامد از خلق مثل آن هرگز	صد و چارست در خبر مذکور همچو توریت آن کتاب کریم جامع این چهار قرآن است فصحای عرب اگر تمام	ایک آنرا دران مدان محصور بر کلیم و صحف بر ابراهیم که محمد مبلغ آن است سحر ورزند در ادای کلام

وقتی گفتم که جدا کنم مرا نگذاشتند و شیخ الاسلام گفت که کس بود که بگوید بفراست و داند که چه میگوید و آنچه میگوید مے بیند و این دیدار بفراست و ویرا دایم باشد و کس باشد که ویرا این دیدار وقتی نباشد و وقتی باشد و در وقت غلبه و صولت بگوید و بود که آن سخن بزبان وے برود آن حقیقت باشد و فراست راست و وی از ان آگاه نے بنزدیک شما یان کدام به است پس آن پیشه که آن فراست و ویرا دایم است اهل ولایت است و آن پیشتر ابدالی و ابرار و زهاد را بود و آن بسینه محقق است که وقت باشد که بروی پوشیده بود و گاه باشد که آشکارا بود و اگر بهزل گوید آن حقیقت باشد و اگر در غفلت گوید چون آنرا پاس دارند همچنان باشد که وے گوید جامع مقامات شیخ الاسلام گوید که شیخ الاسلام چنین بود شیخ الاسلام گفت که ابو الحسن درج بارزوی یوسف بن الحسین بری آمد از هر حال ویرا پرسید گفت بآن زندیق چه کار داری چون بعد از ماهی بری در آمد بر الفقت هیچ بیت دانی گفت دارم بیتی تازی یاد داشت بخواند یوسف بن الحسین در حال شد بشورید و طوفان از چشم وے روان شد گفت ای ابو الحسن عجب مدار که ما هست که در دری میگردم همه ما من مے پرسی میگوید که بآن زندیق چه کار داری از وقت صبح تا این دم قرآن میخواندم اشکی از چشم من نیامد برین یک بیت که تو خواندی ببین که چه حال ظاهر شد شیخ الاسلام گفت که از اول ویرا شناخته رنگ زری میکرد یعنے تلبیس و نه گفت تا آنگاه که در غلبهٔ حال بگفت یا خود در ان غلبهٔ حال بجای آورد و این مه است از پیشین تفصیل حکمتها و نکتها ے که بر زبان شیخ الاسلام گذرانیده اند متعسر است بلکه متعذر است بسیاری از ینها گذشته است و شاید که بعضی دیگر بیاید ان شاء الله تعالی و اینجا برین مقدار اختصار افتاده وفات آنحضرت یعنی شیخ الاسلام روز آدینه بوده است بست و دوم ماه ذی الحجه سنه احدی و ثمانین و اربعمایة و عمر وی هشتاد و شش سال بود **شیخ ابو اللیث رحمه الله تعالے** ابو اللیث قوشنجی بزرگ بوده و عارف و پای برهنه رفتی وے گفته که از قوشنج بهرات آمدم بآن سبب آنجا بماندم که بخیابان می گذشتم بر گورستانی زنی بگوری نشسته بود و می گفت جان مادر یگانه مادرم از ان حالی پیدا شد شیخ الاسلام گفت که ابو وائل شقیق بن سلمه الکوفی از بزرگان تابعین است نوحه شنیدی دیگریستی یکے از ین طایفه گفته است التلذذ بالبکاء ثمن البکاء و شیخ الاسلام گفت که باز مانده از صحبت تو از اشک

عاجز آیند و قاصر و مضطر	یکسر از مثل سورهٔ اقصر	چون کتاب خدا کلام خداست	از صفات کلام بنده جداست
	اشارت بانکه کتاب الله قدیم است		
لیکن از حق گران چو مصرلے باشد آن پیش خرده شناس	لایزالیش دان و لم یزلے مر کلام قدیم را چو لباس	حرف و صوتیکه نو بنو حادث دم بدم گر شود لباس بدل	می شود نیست چون ز دان لابث شخص صاحب لباس را چه خلل
	اشارت بفضیلت امت و شرف آل و اصحاب او		
امت احمد از میان امم رهبران ره هدی باشند در میان همه نبود حقیق بعد فاروق جز بذی النورین	باشد از جمله افضل و اکرم بهتر از غیر انبیا باشند بخلافت کسی به از صدیق کار ملت بیافت زینت و زین	اولیائی کرامت او بند خاصه آل پیمبر و اصحاب وز پی او نبود از ان احرار بود بعد از همه بعلم و فنا	پیرو شرع سنت او بند گر همه بهترند در هر باب کس چو فاروق لایق این کار اسد الله خاتم الخلفا

حسرت لذت میباید یافت تو چه یابد قبر ابو اللیث فوشنجی بکجا بانست چون وصیت اولیاران بودند بر سر قبر وی خانگی ساختند و بر بام خانه چهار طاقگی و دران ببیوند تا یک یکسه میرفتند و بپهلوی وی دفن گردیدند رحمهم الله تعالی علیهم شیخ عمو گفت که این قبر فلان بار فروش است و این از فلان و فلان بن بیمودی قبرهای او یاران وی از شیخ الاسلام راخوش مے آمد و می پسندید موافقت و اتفاق ایشان را و گفت که محمد عبد الله گازر گفت که همه میدانی که خود را مے بینم بسبب آن دانم که ابو اللیث فوشنجی با من رازی کرد مزه آن در حلق من فرو شد ابو اللیث فوشنجی وقتی در رود هرات غرق شد طپید گفت الهی اکنون مرا گرفتی برگ آمدن ندارم اگر بسلامت بیرون آری سه بار قل هو الله احد بخوانم و گفت ازان بر ستم که نه سالست که تا دانم که بخوانم نمیتوانم که هر که گویم احد مولے گوید آنم که تو مے گوئی دانی که احد کیست هم ابا سر برد محمد بن عبد الله گازر هروی رحمه الله تعالی بزرگ بوده است ازین قوم در هرات و صاحب کرامات دیرا در تاریخ آورده محمد بن عبد الله القصار الهروی من فتیان مشایخ الهراة من افتی المشایخ فی وقته و احسنهم ... خلقا و طریقة و خواجه ابو عبد الله بوذهل بوی ارادتی داشت عظیم برای وی کارها کرده بود وقتے او را گفت خواجه این همه میکنی آخر تو مرا از شهر بیرون خواهی کرد گفت من گفت تو آخر او زگاری بر آمد وی رئیس هری بود محمد بن عبد الله گازر سخنے بگوئی در معاملت ترکی نیاورد و لها اثر میکرد و مردان دست بداشتند دار املاک خود بیرون آمدند خواجه عبد الله بوذهل وی را از شهر گسیل کرد وی گفت بباید رفت از شهر بجوالی شهر جائی که خواهی میرو که سخن تو مردمان را زیان میدارد ... از دنیا بدارد و رسم و سیم سلطان بریده گردد و خواجه ابو عبد الله بوذهل چهار سال خدمت شبلی کرده بود بے سوالی عظیم بروی نفقه کرد شبلی وی را جواد خراسان گفتی و خود حافظ بود و ثقه و مگر فرتیخ رحمه الله تعالی شیخ الاسلام گفت که پیرے بود درویش و بزرگ خداوند ولایت و فراست ... بگازرگاه ... قبر ... خواجه ... بوذهل ... دید که ترا فرود نشانند و مرا بر نشاندند خواجه هشیار بود دانست که مرد بزرگست گفت اے شیخ نخواهد بود که ترا بر نشانند و مرا فرو نشانند گفت پسر بوذهل مرنج چه مزه داشته باشند که مرا بر نشانند و ترا فرو نشانند گفت یک هفته بر نیامد که امیر خراسان وی را بگرفت و بقلعه برد و در طاقی کرد و در برآوردند تا آنجا برفت خواجه خیر چه رحمه الله تعالی شیخ الاسلام گفت که خیر چه غلام بود بگازرگاه در قبرست خواجه وے از وی چیزها میدید و کرامات عظیم از وی مشاهده میکرد وی را آزاد کرد و بگازرگاه آمد

جز بآل کرامش بسبب عداوتم	سکهٔ دین نبی بیافت نظام	نام شان جز باحترام مبر	جز بتعظیم سوی شان منگر
همه را اعتقاد نیکو کن	دل زانکار شان بیکسو کن	هر خصومت که بود شان باهم	بتعصب مزن در انجا دم
برکس انگشت اعتراض مزن	دین خود رایگان ز دست مده	گو آن قصه با خدای گذار	بندگی کن ترا بحکم چه کار
وان خلافیکه داشت باحیدر	در خلافت صحابه ...	... بدست حیدر بود	جنگ باد خطا و منکر بود
آن خلاف از مخالفان مپسند	لیک از طعن و لعن ...	گر نبی را خدای لعنت کرد	نیست لعن من و تواش ز نود
	در باحسان و فضل شد ممتاز	لعن با جز ما نگردد باز	

اشارت بآنکه تکفیر اهل قبله جایز نیست

هر که شد ز اهل قبله بر تو پدید	که بآوازه ... نبی گردید	گرچه صد بدعت و خطا و خلل	بینی او را ز روی علم و عمل
مکن او را بسرزنش تکفیر	مشمارش ز اهل نار و سعیر	ور نه بینی کسے ز اهل صلاح	گر رود در ره دین صلاح و رواح

دآنجا خانگی ساخت و مقام کرد شیخ الاسلام گفت که پیر خواجه وی را دیده ام و ما از وی حکایت کرده وی گفت که وقتے سیل آمده بود وی بر سر تل سنگ شده بود و میگفت خداوندا مرا گر سیم باید سیم ده و هر کرا زر باید زر ده و هر کرا غلام و زمین باید غلام و زمین ده و هر کرا هر چه باید بده و خیر چه را تو بس شیخ الاسلام گفت که مال آن کرا محل غیر نیست اما اختیار حق سبحانه بندگان را نه بسبب علت ست بلال را آنکه غلامی بود حبشی بخواند و بوجهل و عتبه و شیبه را که سادات مکه بودند و قرشی براند وی چکرد وانیان چه کردند همه بعنایت چه کردند همه بعنایت و قسمت او بازبسته است و کس را دران سخن نرسد شیخ الاسلام گفت که چون کسے بیمار بودی و یا دردی داشتی بخیر چه شدی تا وے الحمد لله برخواندی و بدمیدی و به شدی وقتی دانشمندی را درد دندان بود بوی شد و الحمد بخواند و بدمید به شد آن دانشمند گفت خیر چه الحمد غلط می خوانی نه است میتوانی آنرا بد نواست گفت نه تو دل خود را راست کن شیخ الاسلام گفت که من از خرقانی الحمد لله شنیدم که وی امی بود الحمد لله نمیتوانست خواند وی سید و غوث روزگار خود بود ابو عبد الله احمد بن عبد الرحمن نصر المالینی رحمه الله تعالی وی از مهینان مشایخ هرات است از اقران شیخ عمو باوی حج کرده بود و مشایخ حرم را دیده بود و صحبت داشته عالم بوده بعلوم ظاهر و باطن و در زهد و ورع یگانه بود و تجرید و ترک دنیا سخن کردی و سخن وے در دلها کمال اثر داشتی صاحب کرامت و ولایت بوده یکے از اصحاب ابی عبد الله بن محمد بن عبد الرحیم بوده است وی گفته که شیخ من ابو عبد الله احمد نصر روزی گفت ... فلان کس ... که چنین و چنین کن من گامے چند برداشتم خود را بمکه یافتم و آن پیغام بگذاردم ... آمدم آن وقت که آنجا رسیدم خواستم که بجا گذارم آنکس که پیش وے رفته بودم گفت ... شیخ را خلاف مکن دیگر نه باز نتوانی گشت و سه ماه در راه بماندی تا قبر وے در مالین هراتست شیخ الاسلام ... رفتی ابو نصر محمد بن ابی جعفر بن ابی اسحٰق الهروی الخانیچه قدس الله تعالی سره وی ابو نصر محمد بن احمد بن ابی جعفر عالم بوده بعلوم ظاهر و باطن و فقیه روزگار و با صل از کرمان بوده و سبب توبه وی آن بود که روزی شخصے فتوی آورد که چه فرمایند ائمه دین درین مسئله که شخصے ... چند از روی غضب بر در از گوشتی رو در از گوش روی باز کرد و گفت ای خواجه این خشم تیز که بر من مظلوم رانده که فرزند ... این خشم راندن چون بیرون خواهی آمد اکنون بست سالست که آن شخص

از مناهی شود بکل یکسوی	بادام نهد بکلی روے	کنند از فرضها و نوافلها	سوی عقبی روانه تا قافلها
بیقین ز اهل جنتش مشمار	ایمن از روز آخرش بگذار	مگر آنکس که از رسول خدا	شد میسر بجنت المأوی
گرچه ده کس بود بدان مشهور	اندران ده مدار شان محصور	زانکه جمعی ز آل پاک بشر	هم بشارت رسید شان به بهشت

اشارت بعذاب قبر و سوال منکر و نکیر

هر کرا زیر خاک شد منزل	دو فرشته بصورت هایل	پیشش آیند ز ایزد متعال	امتحان را ازو کنند سوال
که خدای تو کیست نبی تو کیست	زان همه دین که بود دین تو چیست	که بگوید جواب شان بصواب	برهد از غم عقاب عقاب
فسحت قبر او ...	ره در ای از بهشت بگشاید	گردد او را عیان چه صبح و شام	که کجا دارد از بهشت مقام
ور نگوید جواب شان بنور	آهنین گرز آیدش بر سر	ناله او بوقت گرز خورے	بشنود غیر آدمی و پرے
آدمی و پری اگر شنوند	همه از خواب و خور نفور شوند	تنگی گورش آنچنان افشرد	که دو پهلوی او ز هم گذرد

میگر بد آب چشم وے بخون بدل شده است حکم باطهارت و نماز وی چون باشد چون شیخ ابونصر این فتوی بخواند
از هیبت آن سخن بیہوش شد چون بهوش آمد حرام صحبت آن شخص بست چون بمنزل وے رسید دے
دران گریه و اندوه از دنیا رفته بود پیرے دید بار وی الورای و موی سفید و خون از دیدهٔ وی و دیده و بر و ی
وی خشک شده امامیخند ابونصر را از خندهٔ وی عجب آمد وتکفین وتجہیز وی کردند و نماز گزاردند چون ابونصر از انجا
بازگشت گریان پیرے بوی رسیده گفت ای جوان چرا میگریی مگر آیتے از کتاب الله بتو رسیده که بآن کار نکرده
اما این گریستن بگریستن دامن سوختگان می ماند نه دل سوختگان چون آن پیر این بگفت و بگذشت شیخ ابونصر را
درد بر درد و سوز بر سوز بیفزود وانه هرچه دران بود بیرون آمد و سفر و سیاحت پیش گرفت و گویند که سیصد پیر را
خدمت کرد و صحبت خضر علیه السلام را دریافت و در حرم مکه و مدینه و بیت المقدس و غیر اینها ریاضات کشید
و عبادات کرد و در آخر عمر بهرات مراجعت نمود و عمر وی بصد و بست و چهار سال کشید و در سنه خمس مایه از دنیا
برفت و قبر وے در خانچه یاداست بزارو بیترک به سلطان مجدالدین طالبه قدس الله تعالی سره
گویند که وی از اہل عسکر بود و در ترک بتجرید و توکل یگانه بوده درویش محمد چرکی که از ابدال بود در جامع هرات
بسر میبرد روزے در مسجد خفته بود و کوزهٔ آب وی ریخته بود خادم مسجد آنجا رسید پنداشت که وی بول کرده
است ویرا چنان بزد که اعضاے وی مجروح شد چرکی آهی بزد و برفت مسجد از چوب بود آتشی پیدا شده مسجد
بسوخت وی از آنجا ببازاری که آنرا بازار چله فروشان گفتندے درآمد سلطان مجدالدین طالبه را ازان
خبر کردند و عقب چرکی روان شد چون بوے رسید گفت چرا اگر شهر مسلمانان را چرامی سوزی چرکی بازگشت و آب
چشم خود بر آتش فرو مرد و این رباعی بگفت ؎ آن آتش دوشین که برافروخته بود ✽ او سوختن از دل من
آموخته بود ✽ گر آب ز چشم من نکردی یاری ✽ چه چله فروشان که هری سوخته بود ✽ گویند که وقتے سیل آمد نزدیک
شد که هرات را ببرد خبر بسلطان مجدالدین طالبه بردند گفت خرقهٔ مرا پیش سیل نهید چنان کردند فی الحال سیل
بازگشت امام فخرالدین رازی رحمه الله در وقت وی بوده است و بصحبت وی بتبرک و تقرب جستی چون وی را
وفات رسید در اندرون شهر هرات تلانذه خشک و فیروز آباد دفن کردند و شیخ محمود اشنوی رحمه الله تعالی که صاحب
رسالهٔ غایت الامکان فی معرفة الزمان والمکان ست در گنبد مقبرهٔ وی مدفون ست و این شیخ محمود از اصحاب

بگشایند روزنے زسقر	تا دران بنگرد بشام وسحر چون شود نوبت جهان آخر	جای خود را ببیند اندر دوزخ در قیامت نشانها آخر	آوخ از حالت چنین آوخ
	اشارت به نفختین		
نشنود و یافت هیچکس بجهان زان دمیدن خلایق عالم باز دیگر زحق شود مامور گرچه ابدان شود پراگنده	کالله الله بر آیدش بزبان همه میرند چون چراغ از دم که کند نفخ صور صاحب صور همچو آتش شود بدم زنده	مر سرافیل را دهد دستور عمرها دیر گنبد دوار در دمد در قوالب وابدان از پی نفخ صور نوع بشر	حقتعالی که دم دمد در صور نبود از جنس آدمی دیار بیکے دم زدن هزاران جان چون شود حشر کرده در محشر
	اشارت بنظایر صحایف		
سوی شان بعد از انتظار گران	نامهای عمل کنند پران	سعد آزاد مند بهر شرف	نام از سوی دست است بکف

و تلامذهٔ مولانا شمس الدین محمد بن عبدالملک دیلمی است رحمه الله تعالی که از اکابر مشایخ و محققانست
و سخن در حقیقت زمان و تحقیق آن چنانچه در مصنفات وی مذکوراست در مصنفات دیگران کم یافت شود ابو
عبدالله بن محمد بن احمد الهروی رحمه الله تعالے وے از بزرگان مشایخ هرات است جامع بوده بلسان
علم باطن و علم ظاهر صاحب کرامات و ولایت بوده است که در لوح قبر وے چنین یافته اند که در سنه سبع و سبعین
و ثلثمایه برفته از دنیا وی گفته است که طعام چنان خور که نوترا خورده باشی نه او ترا که اگر تو او را خوری همه نور شود
و اگر او ترا خورد همه دود گردد جامه چنان پوش که رعونت و فخر و خیلا را در نهاد تو بسوزد نه آنکه آتش آن علتها را
برافروزد و هم وے گفته که در هر کارے که باشی چنان باش که اگر عزرائیل ترا دریابد ازان کار ترا بکار دیگر نباید
شد و دران کار همه حالات تو با تو باشد اگرچه طعام خوردن باشد یا عمل مباح و باید که در باطن خالصاً لله بود و نیت
تو دران فعل رضاے حقسبحانه و نگاهداشت شرع و زوی گفته که اصل عبودیت آنست که چنان بظاهر که از تو همه
شرع ظاهر بود و چنان باشی بباطن که در تو یاد غیر را گنجائی نبود و ویرا اصحاب بسیار بوده اند همه صاحب ولایت و
کرامات چون ابوعلی بن مختار العلوی الحسینی رضی الله عنه و از وی کرامات بسیار و خوارق عادات بیشمار منقولست
و وی بسیدامام مشهور بوده و قبر وے در پایان پلے ابوعبد مختار است و چون فقیه ابوعثمان مرغزی رحمه الله که از
نهایت شوق و سوختگی ویرا شوق سوخته میگفتند و ویرا وقائع غریب و عجیب بوده است گویند آن روز که سیدامام
را در هرات وفات رسیده وے در مروالرود بوده ویرا آنجا در باطن مصیبتے عظیم افتاد چنانکه بے طاقت شد و بهرات
آمد گویند که در همان وقت دیدم وفات یافته بوده است و اضطرابے که در باطن ویرا پیدا شده بود بسبب آن بوده است
و چون شوق سوخته رحمه الله تعالے وفات یافته ویرا در گورستان چنانچه باد در پایان پای عبدالواحد بن مسلم در
خاک کرده اند رحمهم الله تعالے شیخ ابو در نوزجانی رحمه الله تعالے شیخ الاسلام گفته که من یک تن دیده ام
که ابوذر بوزجانی را دیده بود صیاد گورگیر گفت که در فورجان مرا رنجے عظیم رسید و طلب بسیار کردم تا ابوذر را یافتم و دیدم
که بوذر خداوند کرامات ظاهر بوده گویند که بوزجان مدرسه بود که شیخ ابوذر ساکن آن آنرا اولیا میخواندند یک روز بر در مدرسه
چسپیده بود خادم از مدرسه بیرون آمد گفت اولیا در چه کارند خادم گفت امروز خوردنی نیافته اند دران مدرسه
درختے توت بود خادم را گفت برو و آن درخت را بیفشان خادم آن درخت را بیفشاند هر برگ که بیفتاد زر

	اشقیا را صحیفها در مشت	از سوی جیب نهند یا پس پشت	
	اشارت بمیزان		
وضع میزان کنند اپی آن	تا بسنجند طاعت و عصیان وان کس افزود پله عصیان	آن کش افزود کفه حسنات خون گری که ماند در خسران	شاد زی کو که شد ز اهل نجات
	اشارت بصراط		
چون ز میزان وزن آن بنهند تیز چون تیغ بلکه افزون هم مومنان را رسد زحق تایید دوزخ از نور او کند پرهیز	برجهنم پلے عجب بنهند عرض آن موی نازک و مبهم لیک بر قدر قوت توحید بگذرد همچو برق خاطف تیز	پلے آنسان که از قدم تا فرق هر که باشد ز مومن و کافر هر کرا بطریقت نبوے یا چو مرغ پران و باد وزان	عابران را بود در آتش غرق بر سر پل کنند شان حاضر چون نبود ست غیر راه روے یا چو چیز دگر فروتر از ان

خالص بود پیش شیخ آوردند گفت ببرد برائے ایشان طعام بخر روزی سبکتگین پدر سلطان محمود که وفات وے
در سنه سبع وثمانین وثلثمائه بوده است بدیدار وی آمده بود وی نصیحتهائے درشت کرد و سلطان محمود هنوز کودک
بود وی را پیش شیخ آوردند لطف نموده وی را بر کنار خود نشاند واین از اشعار ویست ؎ بغیر فنا من کان ثمن
حسبنا ❊ وسائر الناس لنا منکرون ❊ وهم از اشعار ؎ تو بعلم ازل مرا دیدی ❊ دیدی آنگه بعیب بخریدی ❊
تو بعلم آن ومن بعیب همان ❊ رد مکن آنچه خود پسندیدی شیخ الاسلام احمد النامقی الجامی قدس الله
تعالے سره کنیت او ابونصر احمد بن ابوالحسن است ووی از فرزندان جریر بن عبد الله البجلی است رضی الله تعالے
عنه که در سال وفات رسول صلے الله علیه وآله وسلم ایمان آورده است قال رضی الله عنه ماحجبنی رسول الله
صلے الله علیه وآله وسلم منذ اسلمت و لا رانی الا تبسم فے وجهی ووے بسیار بلند قامت وجمال بوده است وامیر المومنین
عمر رضی الله عنه وی را یوسف این امت نام نهاده است حضرت شیخ را حق سبحانه وتعالے چهل و دو فرزند داده است
سی ونه پسر وسه دختر وبعد از وفات وی چهارده پسر وسه دختر باقی مانده واین چهارده پسر همه عالم وعامل و کامل
وصاحب تصانیف وصاحب کرامات وصاحب ولایات ومقتدا و پیشوا خلق بوده اند وی امی بوده است و در سن
بست و دو سالگی توفیق توبه یافته وبکوه رفته و هژده سال ریاضت کرده در چهل سالگی وی را بمیان خلق فرستاده
اند وابواب علم لدنی بروے کشاده شد زیاده از سیصد تای کاغذ در علم توحید ومعرفت وعلم وسر وحکمت در روش
طریقت واسرار حقیقت تصنیف کرده است که هیچ عالم وحکیم بران اعتراض نکرده است ونتوانسته واین تصنیفات
همه بآیات قرآن و اخبار رسول الله صلے الله علیه وآله وسلم مقید و موید است حضرت شیخ قدس الله تعالے
سره در کتاب سراج السائرین آورده است که بست و دو ساله بودم که حق عز شانه بلطف وکرم خود مرا توبه کرامت
کرد وچهل ساله بودم که مرا بمیان خلق فرستاده اکنون شصت و دو ساله ام که این کتاب بفرمان حق تعالے جمع میکنم
تا این غایت صد و هشتاد هزار مرد است که بر دست ما توبه یافته اند وبعد ازان بسیار سال دیگر شیخ ظهیر الدین عیسے
که یکے از فرزندان ایشانست در کتاب رموز الحقایق آورده است تا آخر عمر بدوست پدرم شیخ الاسلام احمد قدس
الله تعالے سره سیصد هزار کس توبه کردند واز راه معصیت بطریق طاعت باز آمده اند شیخ ابوالخیر را قدس الله
تعالی سره خرقه بود که دران طاعت کردی وچنین گویند که آن خرقه از ابوبکر صدیق رضی الله عنه میراث مانده بود

وانکه ضعفی بود در ایمانش۔	نتوان زان گذشتن آسانش لیک یابد خلاصی آخر کار	بلکه در رنج آن گذرگه تنگ گرچه بیند مشقت بسیار	باشد او بقدر ضعف درنگ
	اشارت بموقف عرصات		
پنجه آمد مواقف عرصات هرکه گوید جواب خود بصواب	که مطیعان بایستند و عصات طے بهر موقفی کند بشتاب	گرده آماده خالق داور۔ ورنه در هر یکے زسختی حال	بهر هر موقفی سوال دگر رنج بیند هزار سال و وبال
	اشارت بخلود کفار در نار و خروج بعض عصات بشفاعت		
هرکه افتد بدوزخ ازکفار باخود او را شفاعت شفعا	جاودان جای او بود در نار برهاند ازان سزا و جزا۔	ور بود مومن فتاده زراه در درے از شفیع بگشاید	شود آنجا بقدر جرم گناه ارحم الراحمین ببخشاید
	اشارت بحوض کوثر۔		

تا نوبت شیخ ابوسعید و وی را نموده اند که آن خرقه را باحمد تسلیم کن فرزند شیخ ابوطاهر را وصیت کرد که بعد از وفات من
بچند سال جوانی نوخط بقد بلند بالا وچشم ازرق بنام احمد از در خانقاه تو در آید و تو در میان یاران نشسته باشی بجائے
من زنهار که آن خرقه را بوے تسلیم کنی چون کار شیخ بآخر رسید شیخ ابوطاهر را آرزوی آن میبود که ولایتی که حضرت
شیخ را بود بوی سپارد شیخ چشم بگشاد و گفت ولایتے که شما طمع میدارید بدیگری سپردند وعلم شیخی با در خرابات زدند و
کارے که مارا بود بدو تسلیم کردند کس ندانست که حال چیست تا آنکه بعد از چند سال از وفات شیخ شبے شیخ ابوطاهر
در خواب دید که شیخ ابوسعید با جمعے از یاران بتعجیل میرفت ابوطاهر پرسید که یا شیخ چه تعجیل است شیخ گفت تو نیز برو که
قطب الاولیا میرسد شیخ ابوطاهر میخواست که برود بیدار شد و دیگر روز شیخ ابوطاهر در خانقاه نشسته بود جوانے
بآن صفت که شیخ گفته بود در آمد شیخ ابوطاهر بدانست وی را اعزاز بسیار کرد اما چنانچه مقتضائے بشریت است اندیشه
ناک شد که خرقه پدر را چون از دست دهم آن جوان گفت الخواجه در امانت خیانت روا نباشد خواجه ابوطاهر را وقت
خوش شد برخاست و آن خرقه را که شیخ ابوسعید بدست او داده بود بر سر میخے نهاده بود و تا آن روز آنجا بود بیاورد و
بسر آن جوان فرو انداخت وگویند که آن خرقه را بست و دو تن از مشائخ پوشیده بودند و در آخر بشیخ الاسلام احمد
حواله شد بعد ازان هیچکس ندانست که آن خرقه کجا شد بزرگان گفته اند که چهل مرد ولی شدند که ارادت ایشان بشیخ
بود قدس الله تعالے از انجمله یکے شیخ الاسلام احمد بود و یکے خواجه ابوعلی وهمانا که مراد ابوعلی فارمدیست و هر دو
معروف ومشهور شدند در عالم او یکے ازین طائفه گفت که خواجه ابوعلی را بر خاطرها واقف کردند و باظهار آن ماذون
نبود و شیخ الاسلام احمد را هم بر خاطرها واقف کردند وهم بظاهر باحالم و باظهار آن ماذون بود از حضرت شیخ الاسلام
احمد پرسیدند که مقامات مشائخ شنیده ایم وکیفیت ایشان دیده از هیچکس مثل این حالات که از شما ظاهر میشود
ظاهر نشده است فرمود که ما در وقت ریاضت هر ریاضتی که دانستیم که اولیاء خدا تعالے کرده بودند بجای آوردیم
و بران مزیدی نیز کردیم حق سبحانه بفضل وکرم خود هر چه پراگنده با ایشان داده بود یکبار باحمد داد و در هر چهار
صد سال چون احمد شخصے پدید آمد آثار عنایت ایزد تعالے در باب وی این باشد که همه خلق ببینند هذا من فضل
ربی جامع درویشی در مقامات حضرت شیخ گوید که از هدایت حال ایشان سوال کردم فرمودند که بست و
دو ساله بودم که حضرت حق سبحانه وتعالے مرا توبه کرامت فرمود و سبب توبه من آن بود چون دو را اهل فسق

چون زدوزخ کنند خلق گذر	شست وشوئی کنند در کوثر	دود دوزخ زخود فروشویند	سوی جنت همراه خود پویند
	اشارت بدرجات بهشت و خلود آن و رویت حق سبحانه و تعالے		
درجات بهشت باشد هشت جاودان در مقام خود باشند که ببینند خدائے را به بصر	که بقول ثقات ثابت گشت هرگزش دل زغصه نخراشند چون شب چارده مه انور	هر کسے را بقدر علم و عمل نعمت او بود برون زشمار هست دیدار حق اجل نعم	دهد آنجا خدا مقام و محل برتر از جمله نعمت دیدار و به انتهی کلام و تم ❊
	گفتار در ختم دفتر اول از کتاب سلسلة الذهب آنچه تعریف سخن بآن رسیده بود بدفتر دیگر		
چون شد این اعتقاد نامه درست سررشته کشیده بود بعشق هرگز آن رشته را خلل مرساد	باز کردم بکار و بار نخست دل و جان آرمیده بود بعشق تا بحشرم بهار بینے باد	کار من عشق و یار من عشقست بسر رشته خود آییم باز آن نه رشته سلاسل ذهبیست	حاصل روزگار من عشقست سخن عاشقی کنم آغاز نام رشته بران نه آزادیست

وفساد بمن رسید شحنه نامتی غایب بود و حریفان در طلب ی اشتند من گفتم شحنه غائب است چون باز آید دوری دیگر بدهم
حریفان گفتند با توقف نمی کنیم شاید که او دیرتر آید گفتم سهل است چون شحنه باز آید دوری دیگر بدهم چون شحنه باز آمد
مضایقه کرد و دورے دیگر طلب داشت چون بوثاق من آمدند و طعامی بکار بردند کس بخمخانه رفت تا خمر آرد تمام
خمها تهی یافت و دران خمخانه چهل خم بود تعجب ها کردم تا این چه تواند بود و آن حال را از حریفان نهان داشتم و
از جائی دیگر خمر آوردم و در پیش ایشان نهادم و من بتعجیل تمام دراز گوشی در پیش کردم و بجانب زر روان شدم
که آنجا خمر داشتم تا زودتر بیاورم برفتم و دراز گوش را باز کردم و دراز گوش در رفتن کندی میکرد من وی را سخت
می رنجانیدم تا زودتر باز آید که دل بحریفان متعلق داشتم ناگاه آوازی سخت بگوش من رسید که احمد این حیوان
را چرا رنجه میداری ما او را فرمان نمیدهیم تا برود از شحنه عذر خواهی قبول نمیکند از ما چرا عذر نخواهی تا از تو قبول
کنیم روے بر زمین نهادم و گفتم الهی توبه کردم که بعد ازین هرگز خمر نخورم فرمان ده این دراز گوش را تا من
بروم تا در روی آن قوم خجل نگردم در حال دراز گوش روان شد چون خمر پیش ایشان بردم قدحے پیش
من داشتند گفتم من توبه کرده ام ایشان گفتند احمد برای خندی یا بر خود الحاح میکردند ناگاه آوازے
بگوش من رسید که احمد بستان و بچش و ازین قدح همه را بچشان بستدم و بچشیدم شهد شده بود بامر حق سبحانه
و تعالے همه حاضران را بچشانیدم در حال توبه کردند و از هم پراگندند و هر کس روی بچیزے نهاد و من حاله
وار روی بکوه آوردم و بعبادت و ریاضت و مجاهدت مشغول شدم چون یکچندی در کوه بودم تا در خاطر من داد
که احمد راه حق چنین روند که تو میروی قومی صاحب فرضان رها کرده که حق ایشان در ذمه تو واجب ست وایشان
را ضایع گذاشته بعد ازان در خاطر من نیز در آمد که در خانه تو بیرون از چیزهائے دیگر چهل خم است که دران
خمر بوده است هرچه دارند که بر خود خرج کنند چون دانستی که چیز دیگر نمانده است آنگاه بغم خوارگی ایشان مشغول
شو چون ساعتے بر آمد بخاطر من فرو دادند که یا احمد نیکو رونده باشی در راه حق سبحانه و تعالے که توکل بر خم خمر میکنی
راه غلط کرده چرا توکل بر کرم حق سبحانه و تعالے نکنی تا او صاحب فرضان ترا از خزانه فضل خود روزی رساند که رزق
بحقیقت او ست تو تکیه بر خم خمر کنی نیکو باشد صفرائے عظیم بر سر من زد بیخود از کوه در آمدم و در خمخانه رفتم و عصا در
گردانیدم و خمها را شکستن گرفتم شحنه ده خبردار شد که احمد از کوه در آمده است و جنون بروی غالب شده خمها

بهر شیران بود سلاسل زر — هر که شیر ست ازان نه بیچد سر — این مسلسل سخن که میخوانی — هم ازان سلسلست تا دانی
تا نه جوشد ز سینه عشق سخن — نتوان داد شرح عشق کهن — میزند جوش عشقم از سینه — تا دهم شرح عشق دیرینه
لیک بیم ملال بے ذوقے — که ندارد بشرح آن شوقے — میکند بند راه شرح بیان — می نهد مهر خاموشی بدهان
پس همان به که لب فرو بندم — بیش ازین گفتگوی نه پسندم — گر بود کار من شود توفیق — که کنم درس عشق را تحقیق
بهر آن دفترے ز نو سازم — داستان دگر به پردازم — در بماند جواد عمر از سیر — ختم الله لی بما هو خیر

تمام شد دفتر اول سلسلة الذهب باسمه سبحانه آغاز دفتر ثانی مثنوی ملقب بسلسلة الذهب
المتوسل بها الی اعلی مقصد و اجل مطلب

بشنو ای گوش بر فسانه عشق — از صریر قلم ترانه عشق — قلم اینک چو نی بلحن صریر — قصه عشق می کند تقریر
عشق مفتاح مخزن جود است — هرچه بینی بعشق موجود است — هیچ جنسے ز سافل و عالے — نیست از عشق و حکم او خالی

میشکند و میریزد شحنه کس فرستاد و مرا از خانه بیرون آورد و در پایگاه اسپان باز داشت من بر سر آخر اسپان نشستم
و دست برهم میزدم و این بیت میگفتم ؎ اشتر بخراس مے بگرد و صد گرد ✦ تو نیز ز بهر دوست گردی در گرد ✦ اسپان سر
از علف بر داشتند و سر بر دیوار زدن گرفتند و آب از چشمهای ایشان روان شد ستوریان بدید برفت و شحنه را گفت
دیوانه آورده و در پایگاه اسپان باز داشته تا اسپان دیوانه شدند و دهان از علف بر داشتند و سر بر دیوار میزنند شحنه آمد
و مرا بیرون آورد و از من عذرها خواست من بجانب کوه باز گشتم و چند سال بیرون نیامدم و حق سبحانه و تعالے از خزانه
فضل خویش هر بامداد هر یک از صاحب فرضان مرا یک من گندم بدادے که در زیر بالین ایشان پیدا آمدی چنانکه همه
را کفایت کردی و اگر مهمانان نیز رسیدندی همه را فرا رسیدی بلکه چیزے زیاد بسر آمدی ابو القاسم کرد مردی بزرگ بوده از
دار و با خبر دے گفت که مرا جاو در افتاد که هرچه داشتم تکلی از دست من برفت حال من با ضطرار رسید عیال بسیار داشتم
و هیچ کسے را امید نداشتم پیوسته بخدمت علما و مشایخ و مزارها میرفتم و استمداد همت میکردم که در وقت احتیاج بخلق نداشتم
روزی در مسجد نشسته بودم غمی عظیم تنگدل پیرے در آمد و دو رکعت نماز بگذارد پس بنزدیک من آمد و بر من سلام کرد
و هیبت از پیرهن ستوے شد که بس نورانی و هیبت بود پس پرسید که چرا تنگدلی قصه خود با وے بگفتم گفت احمد
بن ابو الحسن را که درین کوه هست میشناسی گفتم مراد دست دیرینه است گفت برخیز و نزدیک وی رو که مردی صاحب
کرامت و همت باشد که درد خود را ازو درمان یابی روز دیگر برخاستم و پیش وے رفتم و سلام کردم جواب داد و
پرسید که حال تو چیست گفتم مپرس و قصه خود را با وی بگفتم فرمود که چند روز است که خاطر با توے کشیده داشتم
که ترا کارے افتاده است بر تو خاطر مشغول بود حق تعالے سهل گرداند قبول کردم که امشب وقت مناجات در حضرت
حق سبحانه و تعالے عرضه دارم تا چه جواب آید دیگر روز بامداد بخدمت او رفتم چون چشم مبارک او بر من افتاد گفت
بیشتر آئی حق سبحانه و تعالے کار تو راست آورد پس فرمود که هر روز کفاف ترا چند باید گفتم چهار دانگ فرمود
که هر روز چهار دانگ ترا ازان سنگ حواله کردند می آئی و مے بری و بعضے از افاضل دران باب گفته است ؎ ابو
القاسم کرد شد چون یکسر مضطر ✦ بکشاد او کرامت احمد در ✦ کردند حواله کفافش بحجر ✦ هر روز چهار دانگ می آئی
بر ✦ پیش آن سنگ رفتم پاره زر دیدم از سنگ بیرون آمده بر داشتم و بخدمت شیخ رفتم و گفتم من پیر شدم
و اطفال خرد دارم چون من نمانم حال ایشان چگونه بود فرمود تا خیانت نکند از فرزندان تو هر که آید بردارد و بجا

حق چو بر خویشتن تجلی کرد — یافت خود را دران تجلی فرد — دید ذاتی بوصفهای کمال — متصف در حریم عز و جلال
وصفهائی همیشه لازم ذات — کسب کرده ز روی بقا و ثبات — هرچه دارد ز نام غیر نشان — نیست و خلقش باتصاف بان
چون وجوب وجود و قدس قدم — بے نیازی ز عالم و آدم — آنکه دارد ز علم و دانش کام — نهد آنرا کمال ذاتی نام
لیک در صحن آن کمال دگر — دید موقوف بر ظهور اثر — عیش اهل شعور دانائی — لقب آن کمال اسمائی
وان ظهور حق ست در اطوار — مختلف در خصایص و آثار — بس شهود و تطورات ظهور — کش بآنها بود شعور و حضور
وین ظهور و شهود را دانا — مے شمارد جلا و استجلا — آمدن در صور کمال جلاست — دیدن آن کمال استجلاست
حق چو حسن کمال اسما دید — آنچنانش نهفته نه پسندید — خواست اظهار آن کمال کند — عرض آن حسن و آن جمال کند
خواست تا در مجالی اعیان — سر مستور او رسید میان — چون ز حق یافت انبعاث این خواست — فتنه عشق و عاشقی برخاست
هست یا نیست عشق در پی هست — نیست نشان عشق نقش هستی قست — نیست چون فیض او رهستی یافت — روی همت بتتبع آن تافت

از وے فرزندانش بمیرندی یکی از فرزندان خیانت کرد دیگر نیافتند وقتی حضرت شیخ را عزیمت هرات شد چون بده شکیبان رسیدند جمعی از بزرگان که همراه بودند پرسیدند که حضرت شیخ بهرات درخواهند آمد شیخ فرمود که اگر ببرندی که مشایخ ماضی شهر هرات را باغچهٔ انصاریان گفته اند این خبر بجابر ابن عبدالله رسید گفت ما برویم و شیخ الاسلام احمد را بر دوش گیریم و بشهر آریم پس فرمود تا محفهٔ پدر روے شیخ الاسلام عبدالله انصاری را قدس سرهٔ بیرون آوردند و در شهر منادی کردند که همه اکابر باستقبال شیخ الاسلام احمد بیرون آیند چون بده شکیبان رسیدند و بخدمت حضرت شیخ درآمدند و نظر مبارک وی برایشان افتاد بر جای خود نماندند و حالتهاے عظیم پیدا آمد زود در محفه درآوردند و استدعا کردند که قرار بآنست که شما را بدوش گرفته بشهر بریم کرم فرمائید و در محفه نشینید حضرت شیخ الاسلام احمد اجابت کرد و در محفه نشست و دو بازوی پیش محفه را شیخ جابر بن عبدالله و قاضی ابو الفضل یحیے برگرفتند و دو بازوی پس را امام ظهیر الدین زیاد و امام فخر الدین هیصم برگرفتند و روان شدند و هیچکس دیگر نمیداند حضرت شیخ خاموش مے بودند تا ساعتی برفتند پس فرمودند که محفه را بنهند تا سخنی بگویم چون محفه را بنهادند فرمود که شما میدانید که ارادت چیست گفتند بفرمائید گفت ارادت فرمانبرداریست همه گفتند بلے فرمود که چون چنین است سوار شوید تا دیگران محفه بردارند تا هر کسے را نصیبے باشد اکابر سوار شدند و دیگران محفه برگرفتند چندان خلق از شهر و روستا بیرون آمده بودند که بسیار کس بود که نوبت محفه بوی نرسید چون بشهر رسیدند در خانقاه شیخ الاسلام عبدالله انصاری نزول فرمودند در شهر هرات مردی بود نام او شیخ عبدالله زاهد بوده مدت سی روزه وصال داشته بود و مشهور و معروف و صاحب قبول بود و یکے از خواجگان فرزند خود را از راه ارادت بحکم وی کرده بود و دوازده سال بکربالمه بود چون شیخ الاسلام احمد بهرات رسید آن زاهد ضعیفهٔ خود را گفت که جامهٔ من بیار تا بنزدیک شیخ احمد روم که میگویند مردی بزرگست تا بنگرم که حال او چیست ضعیفه گفت زنهار اگر از راه امتحان خواهی رفت مرو که او نه آن مرداست که تو تصور کردهٔ اگر دل داری که آنچه او میفرماید فرمانبری و بجای آری برو و گرنه گرد او مگرد که زیان خواهد شد گفت برو و جامه بیار که تو ندانی جامه در پوشید و بخدمت حضرت شیخ احمد آمد و سلام کرد حضرت شیخ جواب داد و فرمود که چون عزم سلام ما کردی میدانی که آن عورت باتو چه گفت فرمان خواهی برو زاهد گفت چون راست میگوئی چون فرمان بزم فرمود

	سایهٔ و آفتاب را باهم	نسبت جذب عشق شد محکم	

اشارت بآنکه نسبت هرچند از جانبین است اما اصل دران محبت حضرت حق است مر بنده را چنانکه آیهٔ کریمه یحبهم و یحبونه ازان خبر می دهد

عشق هرچند بین مین آمد
تا بر اہل طلب خداے مجید
ذات حق باهمه صفات بهم
لیک پرده زروی خود نکشاد
علم و دانش ازان یکی دمسر

میل وجذبی زجانبین آمد
متجلی نشد باسم مرید
جز وجوب و وجود نعت قدم
هیچ جا جز بقدر استعداد
فعل و قدرت نمود ازان دیگر
تافت بروی جمال عز و قدم

لیک عشق حق است اصل دران
بارادت کسی نشد موصوف
از حقایق باهمه اسماء است
آن یکی مستعد و دانا نے
شد یکی مظهر ارادت و خواست
در رهٔ عاشقی نهاده قدم

پرتو آن افتاده بر دگران
بمحبت کسی نشد معروف
در مجاری جسم و جان جاریست
[illegible] دگر قابل توانائی
شیوهٔ عاشقی ازو برخاست

که بازگرد و گذر بر کوی سنگین کن بر دکان محمد قصاب مروزی که دران گوشت بر فناره آویخته بستان و قدری دوشاب و روغن از بقال بستان و در دست گیر و بخانه که من حمل سلقه فقدیری من الکبر بگوی تا ازان گوشت قلیه سازند و ازان روغن و دوشاب شربتی کنند و با آن عورت افطار کن و آنچه درین دوازده سال بر تو واجب بوده است بجاے آر و بحمامی فرو رو و غسلی برآر و هم درساعت هرچه چندین سال طالب آن بوده و نیافته اگر ترا حاصل نیاید بیا و دامن احمد بگیر تا از عهدهٔ آن بیرون آمد چون شیخ این بگفت زاهد باخود گفت که مرا عجب کاری میفرماید که در وسع من نیست و من درین سی سال درخود هیچ قوت ندیده ام با زن بکر چه قوت دخول کنم حضرت شیخ دانست که زاهد چه مے اندیشد فرمود برو و سهل باشد مترس اگر حاجت افتد از احمد مدد خواه زاهد خواست و آنچه شیخ فرموده بود بجای آورد و قلیه و حلوائی ساختند و باهم افطار کردند در میان طعام خوردن حرکتی در زاهد پیدا آمد و خواست که بمباشرت مشغول شود زن گفت چندان توقف کن که از طعام خوردن بپردازیم چون از طعام فارغ شدند زاهد خواست که بمباشرت رود در خود قوت آن نیافت از حضرت شیخ استمداد کرد شیخ در میان جمع نشسته بود تبسم فرمود و گفت یا زاهد کار را باش و مترس که راست آمد زاهد را مقصود بحاصل پیوست و روی بحمام نهاد چون غسل تمام کرد و درساعت هرچه درون چار دیوار شهر بود تمامی بروے کشف شد و چون بخدمت شیخ گفت احمد را چه جرم چون همت تو بیش ازین چهار دیوار نبود اگر عوض چهار دیوار شهر چهار دیوار دنیا همت بودے کشف شدی روزے حضرت شیخ را از خانقاه شیخ الاسلام عبدالله الانصاری بجائی میبردند چون خادم کفش شیخ راست بنهاد شیخ فرمود که ساعتے فرصت باید کرد که کاری در پیش است بعد از ساعتے ترکمانی با خاتون خود درآمد و پسرے دوازده ساله در غایت جمال اما بدو چشم نابینا در آوردند و گفتند ای شیخ حضرت حق سبحانه و تعالے ما را مال و نعمت بسیار داده است و فرزند بیش ازین ندارم و حقتعالے هیچ ازوی دریغ نداشته است مگر روشنائی چشم وی را در اطراف عالم گردانیدم هر جا بزرگی و مزاری و طبیبے شنیدم آنجا بردیم هیچ فائده نداشت ما را چنان معلوم شده است که تو هرچه از خدا تعالے میخواهی راست می شود اگر نظرے در کار فرزند من کنی تا چشم وے روشن شود هرچه داریم فداے تو کنیم و ما بندهٔ مولای تو اگر مقصود ما حاصل نشود خود را درین خانقاه بر زمین می زنیم تا هلاک شویم شیخ فرمود که عجب کاریست مرده زنده کردن و نابینا گردانیدن و ابرص را علاج کردن

اشارت بملائکهٔ مهیمنین که ازل در شهود جمال حضرت حق مستهلک اند و مستغرق

از ملایک جماعتی هستند
برده از خلق در وجود سبق
زادمی زاده نیز بسیارند

کز پے عشق جاودان هستند
در شهود حق اند مستغرق
که ازان شیوه بهره دارند
دل بریده ز دینی و عقبے

بی زخودی ز خلق شان خبرے
عارفانے که راه دین گویند
جان شان در مجاهده قایم
کرده از هر دو روی در مولے

بی بخودی بخلق شان نظرے
نام ایشان مهیمنین گویند
چشم شان در مشاهده دایم

سلطان العارفین بایزید بسطامی قدس الله سره در بادیه کلهٔ دید بروی نوشته که خسر الدنیا والآخرة از زمین برداشت و بوسه داد که سر صوفیست که دو جهان را از براے خدا در باخته

بحر بس ژرف دیم بسطامی
آیتے ثبت بود کش معنی

قطب حق بایزید بسطامے
بود خسران عقبے و دینے

بود روزی ببادیه گذران
چون بران سر نوشته را نگریست

دید فرسودهٔ کلهٔ ویران
بوسها زد بران و زار گریست

معجزه عیسی است علیه السلام احمد کیاسی این حدیث است پس بپای خاست و دوان شد مرد و زن خود را در میان سرای برزمین زدن گرفتند شیخ چون بمیان دالان خانقاه رسید حالتی عظیم بروی ظاهر شد و بر زبان وی گذشت ما کنیم تا چنانکه چند کس از آئمه که حاضر بودند آنرا شنیدند پس حضرت شیخ بازگشت و بخانقاه در آمد و بر کنار صفه بنشست و فرمود که آن کودک را پیش من آرید آوردند ابهام را بر دو چشم کودک نهاد و بکشید و گفت انظر باذن الله عز و جل کودک در حال بهر دو چشم بینا گشت جمعی از آئمه سوال کردند که اول بر زبان مبارک شما رفت که احیای موتی و ابرار اکمه و ابرص معجزه عیسی است علیه السلام و بار دوم بر زبان شما گذشت که ما کنیم تا این دو سخن چون بهم راست آید شیخ فرمود که اول گفته شد سخن احمد بود و جز آن نتواند بود اما چون بدالان رسیدیم بسر ما فرو دادند که احمد باش مرده را زنده عیسی میکرد و ابرار ابرص اکمه عیسی میکرد ما کنیم بانگ بر من زدند و گفتند بازگرد که ما روشنائی چشم آن کودک را در نفس تو نهاده ایم این حدیث بر دل من چندان زور آورد که بزبان بیرون آمد پس آن قول و فعل همه از حق بود اما بر دست و نفس احمد ظاهر شد روزی اکابر هرات بحضرت شیخ در آمدند و میان ایشان در توحید و معرفت سخن می رفت شیخ فرمود که شما بتقلید این سخن میگوئید ایشان از این سخن عظیم متغیر شدند و گفتند ما هر یک را بر اثبات هستی صانع جل شانه هزار دلیل حفظ باشد ما را مقلد می خوانی شیخ فرمود که اگر هر کدام ده هزار دلیل حفظ دارید که جز مقلد نیستید ایشان گفتند ما را برین سخن برهانی باید شیخ خادم را گفت که سه دانه مروارید و طشتی حاضر کن او حاضر کرد شیخ با ایشان گفت اصل این مروارید چه بوده است گفتند قطرات باران نیسانی که صدف گرفته است و در حوصله وی بقدرت کامله حق سبحانه و تعالی مروارید شد شیخ الاسلام احمد گفت آن مروارید ها در طشت افگند و فرمود که هر که از سر تحقیق روی فرا این طشت کند و بگوید بسم الله الرحمن الرحیم این هر سه مروارید اگر آب گردد و در یکدیگر دوواد محقق باشد ایشان گفتند این عجب باشد شما بگوئید شیخ فرمود که نخست شما بگوئید چون نوبت بمن رسید من نیز بگویم ایشان بنوبت بگفتند مروارید همچنان برقرار بود چون نوبت بشیخ رسید حالتی بروی ظاهر شد روی فرا طشت کرده گفت بسم الله الرحمن الرحیم هر سه مروارید آب گشت و در یکدیگر دوید و در طشت میگشت حضرت شیخ گفت اسکن باذن الله تعالی فی الحال یک مروارید ناسفته منعقد شد همه متحیر شدند و بآنچه حضرت شیخ فرموده بود اعتراف نمودند ولادت حضرت شیخ در سنه احدی و اربعین و اربعمایة بوده است

کین سر صوفیت افتاده ای خوش آنکس کش شد بی این سود	دو جهان از برای حق داده بزبان کاری جهان خوشنود هر چه بودش ز جنس دنی و دین	برگزیده زبان هر دو سرای از دو عالم همین خدا طلبید باخت در عشق حق خلیل آیین	تا بودش از میانه سر خدای دو جهان او دو یکخدای خرید

اشارت بقصه ملایکه و ابراهیم ع و در باختن آنچه داشت از مواشی و غنم و اموال و نعم در محبت حق سبحانه و تعالی

چون خلیل الله آن امام کرام شد پی رهروان صاحب دل کوه و در بر مواشی و نعمش روز بودی بشغل مهمانی	یافت از حق موائد و انعام بر دل پاک او صحف نازل شهره و پر حواشی خدمش شب در اندیشه خداخوانی	افسر دولتش نهاد بسر کثرت مالش از عدد بگذشت لیک با اینهمه نمی آسود در مقام مجاهدت قایم	خلعت خلتش فکنده ببر رمه و گله اش ز حد بگذشت پی کسب رضای حق می جود در عبادت قدم زدی دایم

وفات وی در سنه ست و ثلثین و خمسمایة شیخ ابو طاهر کرد قدس الله سره وی صحبت دار خضر بوده است علیه السلام و شیخ الاسلام احمد گفته روزی نفس از من زرد آلو خاست گفتم اگر سال تمام روزی ترا زرد آلو دهم قبول کرد چون سال تمام شد نفس گفت من آن وعدهٔ خود بجای آوردم تو نیز وعدهٔ خود وفا کن آمدم بزری که از پدر میراث رسیده بود در رفتم دیدم که شغال زرد آلو خورده بود و همچنان درست افگنده برداشتم و پاک کردم نفس فریاد بر آورد که احمد پاک چه میکنی خواهی کرد گفتم ترا خواهم داد تا بخوری با تو زرد آلو قرار داده ام این هم زرد آلوست بیش از این نیست که برو ده جانوری گذر کرده است نفس گفت با تو عهد کردم که بعد ازین از تو هیچ آرزو نخواهم این مرا بده گفتم راست آمد اکنون زرد آلوی چند از درخت باز کردم و تا ئی چند بخوردم و تای چند در آستین نهادم و بخدمت شیخ ابو طاهر که هر صحبت من بود در رفتم و پیش او نهادم او ساعتی در آن نگریست پس گفت احمد زرد آلوی وقت آورده گفتم ای شیخ وقف نیست از درخت ملک خود بدست خود باز کرده ام گفت احسنت زرد آلوی وقت می آری و به ملک بر ما می بندی ما را نابینا می بینی من از ادب گوش داشتم و خاموش ایستادم بباطن با حق سبحانه مناجات میکردم که خداوندا تو میدانی که از درخت ملک خود بدست خود باز کردم و آن درخت از پدر میراث دارم این حال بر وی کشف گردان ساعتی بود پسر را بخواند و فرمود که برو دو گوسفندی از رمه بیار و بکش و بگو شوربائی سازند که احمد را صفرا و گرسنگی بر سر دماغ زده است نمیدانند که چه میکند و چه میگوید من خاموش میبودم چون طعام آوردند بدل من در دادند که گوشت و شوربا مخور که از وجه حلال نیست من نان میخوردم شیخ ابو طاهر گفت گوشت چرا نمیخوری گفتم این پسندیده است الحاح کرد که راست بگوی آنچه بدل من در داده بودند گفتم پسر را طلبید و احوال گوشت پرسید گفت رمه در رفته بود از فلان قصاب گرفتم قصاب را طلب کردند گفت آن گوشت از گوسفندی بود که شحنه بظلم گرفته بود من آن را بکشتم نیمه شحنه برد و یک نیمه مانده بود شیخ زاده آمد و برداشت شیخ ابو طاهر سر در پیش انداخت من برخاستم و در آن نزدیکی صومعهٔ بود که بآنجا در آمدم گریستن بر من زور آورد مناجات کردم که خداوندا مرا با هیچکس انس نگذاشتی پیری داشتم که ساعتی با او صحبت میداشتم چنان کردی که از شرم دیگر بخدمت وی نمیتوانم رفت ساعتی بود شیخ ابو طاهر در آمد و بنشست من بدل مناجات میکردم که خداوندا همچنان که حال گوشت بروی ظاهر گردانیدی حال زرد آلو نیز بروی کشف گردان درین مناجات بودم که خضر علیه السلام در آمد و فرمود یا ابا طاهر ملک احمد را وقف

حال او را چو قدسیان دیدند کان از ان جد و جهد مبدء مشر عشق بتجلیات آن و اسمای فعل معشوق و وصف او مثل در بود عشق منبعث از ذات	جز بمیزان ظن نه سنجیدند نیست جز در مقابل نعمش نیست او عشق ذات شیدائی چون با ضداد خود شوند بدل باشد آن عشق را بقا و ثبات گر رضا باشد آن صفت ور قهر	نی ز پیمانه گمان خوردند عشق نعمت نوست رهبر وی عشق کان منتشی نه از ذاتست عاشقان را فسرده گردد دل ذات با هر صفت شود پیدا جان عاشق ز هر دو یابد بهر	طعن بحال وی آنچنان بردند عشق منعم نبرده سوی پی هدف تیرهای آفاتست گرمی عشق شان شود زایل عاشق از عشق آن شود شیدا

اذن کردن حقتعالی ملائکه در امتحان کردن ابراهیم

حق چو آن وهم و آن گمان دانست خلعت از صورت بشر کردند	چاره او در امتحان دانست سبحه گویان بر و گذر کردند	بهر نقد خلیل خواست محک بانگ تسبیح و نکته تحلیل	داد فرمان که فرقه ز ملک برگرفتند در خور تحلیل

نام کردی و گوشت شبهه را حلال از که آموخته، ترا از احمد هیچ باز خواست نرسد که وے پایه زرین میرود **شیخ علی فارمدی قدس الله تعالی سره** نام وی فضل بن محمد است شیخ الشیوخ خراسان بود در وقت خود و منفرد بود بطریقت خاصه خود در تذکره و موعظت شاگرد و الغاد امام ابوالقاسم قشیر است و انتساب وی در تصوف بدو طرفست یکی بشیخ بزرگوار ابوالقاسم گرگانی طوسی و دیگر بشیخ بزرگوار ابوالحسن خرقانی که پیشوای مشایخ و قطب زمان خویش بوده است شیخ ابوعلی فارمدی گفته است که در ابتدای کرد ابتدا جوانی در نیشاپور بطلب علم مشغول بودم شنیدم که شیخ ابوسعید ابوالخیر قدس سره آمده است و مجلس مے گوید من برفتم تا وی را ببینم چون چشم من بر جمال وے افتاد عاشق گشتم و محبت این طائفه در دل من بیشتر شد یک روز در مدرسه در خانه خود نشسته بودم آرزوی شیخ در دل من پدید آمد وقت آن نبود که شیخ بیرون آید خواستم که صبر کنم نتوانستم و بیرون آمدم چون بسر چهار سو رسیدم شیخ را دیدم با جمعی انبوه میرفت من هم بر اثر ایشان برفتم بے خویشتن شیخ بجائے رفت و جمع هم در رفتند من نیز در رفتم و در گوشه شدم چنانکه شیخ مرا نمیدید چون بسماع مشغول شدند شیخ را وقت خوش گشت و وجد بر وے ظاهر شد و جامه شق کرد چون فارغ شدند از سماع شیخ جامه بیرون کرد و پیش وے پاره میکردند شیخ یک آستین بهم جدا کرد و بنهاد و آواز داد که ای ابوعلی طوسی کجائی جواب باز ندادم گفتم مرا نمے بیند و نمیداند مگر از مریدان شیخ کسے را ابوعلی طوسی نام دارد شیخ دیگر آواز داد و جواب ندادم سوم بار آواز داد جمع گفتند شیخ میداند برخواستم و پیش شیخ آمدم شیخ آن تریز و آستین بمن داد و گفت این ترا باشد و تریزان جامه را بستدم و خدمت کردم و جائے عزیز نهادم و پیوسته بخدمت شیخ مے آمدم و مرا در خدمت شیخ بسیار فائده و روشنائی پدید آمد و حالها روئے نمود چون شیخ از نیشاپور برفت من پیش استاد ابوالقاسم قشیری آمدم و حالے که پیدا می آمد با وی گفتم و او میگفت برو ای پسر بعلم آموختن مشغول باش و هر روز آن روشنائی زیادت میبود و سه سال دیگر به تحصیل مشغول بودم تا یک روز قلم از محبره برکشیدم سفید برآمد برخواستم و پیش امام رفتم و حال با وی گفتم استاد امام گفت چون علم دست از تو بداشت تو نیز دست از وی بدار بکار را باش و بمعامله مشغول گرد و برفتم درختها از مدرسه بخانقاه آوردم و بخدمت استاد امام مشغول شدم روزے استاد امام در گرمابه رفته بود تنها و من برفتم و دلوی چند از آب گرمابه ریختم چون استاد برآمد و نماز بگذارد و گفت این که بود که آب در گرمابه ریخت من با خود گفتم که بے خردی کردم خاموش بودم دیگر بار هم گفت جواب ندادم چون سه بار گفت گفتم من

زان نوا و صدای جان افزا — عقل و هوش خلیل رفت از جا
نام جانان شنید و جان افشاند — آستین بر همه جهان افشاند
ای خوش آن نغمهای پرده میر — که بود ذوق بخش و شور انگیز
بر کند عقل را ز بیخ و ز بن — نو کند در درونه عشق کهن
چون شنید آن نوا گروه سرای — خامش از سبحهای هوش ربای
باخود آمد خلیل و داد آواز — کین نوا را ز نو کند آغاز
جان من از سماع ناشده سیر — بر خموشی چرا شدید دلیر
حالت صوفیان نگشته تمام — بر مغنی بود سکوت حرام
نیست در مذهب مسلمانی — جز با تمام رنج قربانی
مرغ را از کف تو ماندکش است — نیم بسمل رها کنی نه خوش است
یا مکن قصد هیچ جنبنده ای — یا چو کشتی تمام کش باری
نیم کشته که مرده نی زنده است — جان عاشق بآن ار زنده است
حال اهل ضلال در عقبی — لایموت آمده است در یحیی
قدسیان گوهر ادب سفتند — در جواب خلیل حق گفتند
تا کی این ذکر رایگان گوئیم — کار کردیم مزد آن جوئیم
کار خواهی بمزد بگشا دست — گره از کار مزد بگشادست
کار بے مزد هیچکس نکند — مزد دیده ز کار بس نکند
آنچه دارم ز مال گفت عقار — مے کنم بر شما دو دانگ نثار

بودم استاد گفت ای ابوعلی هرچه ابوالقاسم در هفتاد سال نیافت تو بیک دلو آب یافتی پس مدتی بمجاهده پیش امام نشستم یک روز حالتے بمن در آمد که دران حالت گم شدم آن واقعها با استاد امام بگفتم گفت ای ابوعلی تا رتبت من ازینجا فراتر نیست هرچه ازین فراتر بوده راه فرا آن ندانم من با خود اندیشه کردم که مرا پیرے بایستے که مرا ازین مقام فراتر بردی و آن حالت زیادت میشد و من نام شیخ ابوالقاسم گرگانی شنیده بودم روی بطوس نهادم و جایگاه وی نمیدانستم چون بشهر رسیدم جائے او را پرسیدم نشان دادند برفتم با جماعتے از مریدان خویش در مسجد نشسته بود و من دو رکعت تحیت نماز مسجد بگذاردم و پیش وی در آمدم وی سر در پیش داشت سر بر آورد و گفت بیا اے ابوعلی تا چه داری من سلام بگفتم و بنشستم و واقعهای خویش بگفتم شیخ ابوالقاسم گفت آری ابتدارت مبارک باد هنوز بدرجه رسیده اما اگر تربیت یابی بدرجه بزرگ رسی من با خود گفتم پیر من اینست پیش او مقام کردم و بعد ازان که مرا مدتی دراز بانواع ریاضت و مجاهدت فرموده بود بر من اقبال کرد و عقد مجلس فرمود خویش را بحکم من کرد و هم خواجه بوعلی فارمدے گوید که پیش از آنکه شیخ ابوالقاسم عقد مجلس فرماید شیخ ابوسعید از مهنه و طوس آمده بود بخدمت وی رفتم گفت ای ابوعلی زود باشد که چون طوطیکت را در سخن آرند بسے بر نیامد که شیخ ابوالقاسم مرا عقد مجلس فرمود و سخن بر من کشاده گشت **شیخ ابوبکر بن عبدالله الطوسی النساج رحمه الله** وے نیز از اصحاب شیخ ابوالقاسم گرگانی ست و با ابوبکر دینوری نیز صحبت داشته است از وی پرسیدند که دیدار مطلوب را بچه توان دید گفت بدیده صدق در آئینه طلب وی فرموده که تصور آب تشنگی بنشاند و فکرت آتش گرمی بخشد و دعوی طلب مطلوب نرساند و هم وے گفته تا هستی موهوم سوخته نشود دیده دل بسوزن غیرت از غیر او دوخته نشود و خلوت خانه جان بشمع تجلیات جانان افروخته نگردد زیرا که تخم در زمین کاشته نگارند و نقش بر کاغذ نگاشته نگارند گویند که بدایت طلب مجاهده بسیار کشیده و مجاهده وے بمشاهده نه انجامید بدرگاه خداوند تعالی بنالید پس پرسش ندا کردند که نساج باور و طلب کن ترا یافت چکار هم وی گفته توکل آنست که منع و عطا جز از خدایتعالی نه بینی عین القضاة همدانی در مصنفات خود آورده است که شیخ احمد اعرابی گفت که شیخ من یعنے ابوبکر نساج در مناجات گفت الهی ما الحکمة فی خلقی خداوندا در آفریدن من چه حکمت ست جواب آمد الحکمة فی خلقک رؤیتی فی مرآة روحک ومحبتی فی قلبک گفت حکمت آنست که جمال خود را در آئینه روح تو بینیم و محبت خود را در دل تو افگنم حجة الاسلام محمد بن

بار دیگر کنید بهر خدا — این نوای طرب فزای ادا
به بیان بلیغ و لفظ فصیح — بر گرفتند قدسیان تسبیح
بانگ قدوس و نعره سبوح — شد براهیم را مهیج روح
دل و جانش در اهتزاز آمد — وجد و حال گذشته باز آمد
وجد و حالی چنانکه هست جمال — درک آن پیش عقل و وهم خیال
بلکه وارسته از خیال و گمان — نیست ادراک آن ترا امکان
قدسیان باز لب فرو بستند — زان صدا و خموش بنشستند
بانگ برداشت آن ستوده سیر — که فدا میکنم دو دانگ دگر
باز این ذکر را اعاده کنید — سوزش و وجد من زیاده کنید
جان من ماهی است و ذکر حق آب — صبر ماهی ز آب نیست صواب
ماهی از آب صبر نتواند — ور کند صبر زنده کے ماند
هرچه از آب بر کنار بود — آن نه ماهی که سوسمار بود
سوسمار است زیر ریگ روان — ماهیش می برند خلق گمان
سبحه خوانان که مزدجو شدند — مزد دیدند و سبحه گوی شدند
ای که دعوی فکنده در ملکوت — ذکر ذوالکبریا و الجبروت
شد خلیل از سماع آن بیخویش — ساخت خالی پرده وجود از پیش
کرد بر خود لباس هستی شق — سر برون زد ز جیب هستی حق
چون دگر باره زمره ملکوت — بر لب خود زدند مهر سکوت

محمد الغزالی الطوسی قدس الله روحه کنیت وی ابوحامد است و لقب وی زین العابدین انتساب وی
در تصوف بشیخ ابا علی فارمدیست و وی گفته لقد سمعت الشیخ اباعلی الفارمدی قدس الله تعالی عن شیخه
ابو القاسم الکرانی قدس الله تعالی روحه انه قال ان الاسماء التسعة والتسعین تصیر اوصافا للعبد السالک و
هو بعد فی السلوک غیر واصل و در ابتدا در طوس و نیشابور بتحصیل علوم و تکمیل آن اشتغال
نمود بعد از آن بانظام الملک ملاقات کرد و قبول تمام یافت و با جماعتی از افاضل که در صحبت نظام الملک
بودند در مجالس متعدد مناظره و مجادله کرد و بر ایشان غالب شد تدریس نظامیه بغداد را بوی تفویض کردند
در سنه اربع و ثمانین و اربعمائة ببغداد درفت همه اهل بغداد و عراق شیفته و فریفته وی شدند قدری بلند و منزلتی
ارجمند یافت بعد از آن همه را باختیار ترک کرد و طریق زهد و انقطاع پیش گرفت و قصد حج کرد و در سنه ثمان و
ثمانین و اربعمائة حج گذارد و بشام مراجعت نمود و مدتی آنجا ببیت المقدس رفت و از آنجا بمصر و مدتی در اسکندریه
بود بعد از آن بشام مراجعت کرد و آن قدر که خواست آنجا بود و بعد از آن بوطن باز گشت و بکار خود مشغول شد و از خلق
خلوت گزید و کتب مفید تصنیف کرد چون کتاب احیاء العلوم و جواهر القرآن و تفسیر یاقوت التاویل چهل مجلد و مشکوة
الانوار و غیر آن از کتب مشهوره و بعد از این همه به نیشابور عود کرد و در نظامیه نیشاپور درس گفت و بعد از چندگاه ترک
کرد و بوطن باز گشت و از برای صوفیه بنای خانقاهی کرد و از برای طلبه علم بنای مدرسه و اوقات خود را بر وظائف
خیر توزیع کرد از ختم قرآن و صحبت ارباب قلوب و تدریس علوم تا از آن زمان که بجوار رحمت پیوست در رابع عشر جمادی
الاخری سنه خمس و خمسمائة یکی از اکابر علما گفته است که روزی میان نماز پیشین و نماز دیگر بمسجد حرام در آمدم و چیزی
از وجد احوال فقرا مرا گرفته بود که نتوانستم که بایستم و بنشینم جایی میطلبیدم که ساعتی استراحت کنم بجماعت خانه
رباطها که در حرم داشت درآمدم و بر پهلوی راست در برابر خانه بیفتادم و دست خود را بر وی ستون ساختم تا مرا
خواب نگیرد و طهارت من منتقض نشود ناگاه یکی از اهل بدعت که بآن مشهور بود آمد و مصلا بر در آن جماعت خانه
بینداخت و از جیب خود لوحی بیرون آورد گمان می بردم که از سنگ بود و بر آنجا چیزها نوشته بود و آنرا بوسید و بر
پیشانی خود مالید و باز بوسید و در جیب نهاد و چون من آنرا دیدم مرا از آن کراهیت بسیار شد با خود گفتم چه بودی
که رسول صلی الله علیه وسلم زنده بودی تا این مبتدعان را خبر دادی از شناعت آنچه میکنند و با این تفکر خواب را

ناله شوق بر گرفت خلیل	کانچه دارم من از کثیر و قلیل	جمله را می کنم فدای شما	تا از هم نگسلد نوای شما
مے نشنید از این سروه خموش	که شدم در سماع آن همه گوش	باز آغاز آن نوا کردند	ورد تسبیح خود ادا کردند
شد خلیل از نوای ایشان سیت	داد یکبارگی جهان از دست	وقت خوش یافت زان اندوخت	دست همت فشاند صوفی وش
هرچه بودش ز ملک و مال بهیج	جمله ز پای مضطربان افگند	هر سماعی که دردی از سر شوق	نفشانده حریق شعله شوق
بر خود و خلق آستین وداع	کرد خود و نشستن است آن سماع	ز آتش امتحان چو ابراهیم	خالص آمد چو زر تاب سلیم
قدسیان پیش او شدند عیان	که رسولیم از خدای جهان	آدمی نیستیم ما ملکیم	نقد پنهانی عزا محکیم
آمده بهر امتحان تو ایم	نافه مخزن نهان تو ایم	لله الحمد که مدی بیشمار	چون زر دوده ده تمام عیار
تو خلیلی و در تو عشق خدای	متخلل شده ز سر تا پای	جزو جزو تو از قدم تا فرق	گشت در خلعت محبت غرق
بنده منعمی نه بند نعم	از نوات نعم تراچه الم	گر نعم فی المثل نعم کرده	نیست عشق تو آنکه کم کرده

از خود دور میکردم تا طهارت من فاسد نشود ناگاه از حس غائب شدم در میان خواب و بیداری دیدم که عرصه ایست
بسیار گشاده مردم مردم بسیار استاده اند و در دست هر یک کتابیست مجلد و همه پیش شخصی در آمدند از حال ایشان
سوال کردم گفتند حضرت رسالت صلی الله علیه وسلم نشسته است و اینها اصحاب مذاهب اند میخواهند که عقائد مذاهب
از کتب خود بر رسول صلی الله علیه وسلم خوانند و تصحیح مذاهب و عقائد خود کنند شخصی در آمد گفتند ابو حنیفه است رضی
الله عنه و در دست وی کتابی بمیان حلقه در آمد و بر رسول صلی الله علیه وسلم سلام گفت و رسول صلی الله
علیه وسلم جواب داد و مرحبا گفت ابو حنیفه پیش وی بنشست و از کتابی که داشت مذهب و عقائد خود خواند و بعد از وی
شخصی دیگر در آمد گفتند شافعی است رضی الله عنه و در دست وی کتابی پهلوی ابو حنیفه نشست و از آن کتاب مذهب و
اعتقاد خود خواند و همچنین یک یک از اصحاب مذاهب می آمدند تا باقی نماند مگر اندکی و هر که عرض مذهب خود می کرد
وی را پهلوی دیگری می نشاندند چون همه فارغ شدند ناگاه یکی از روافض آمد و در دست وی اجزوی چند جلد
ناکرده و در آنجا ذکر عقائد باطله ایشان و قصد کرد که بمیان آن حلقه در آید و آنرا بر رسول الله صلی الله علیه وسلم خواند
یکی از آنانکه پیش رسول الله صلی الله علیه وسلم بود بیرون آمد و ویرا منع کرد و جزوها از دست وی گرفت و بینداخت
و ویرا براند و اهانت کرد من چون دیدم که قوم فارغ شدند و کسی نماند که چیزی خواند پیش آمدم و در دست من کتابی
بود مجلد آواز دادم و گفتم یا رسول الله این کتاب معتقد من و معتقد اهل اسلام است اگر اذن فرمائی بخوانم رسول الله
صلی الله علیه و آله وسلم فرمود چه کتاب است گفتم کتاب قواعد العقائد است که غزالی تصنیف کرده است مرا بقرائت
آن اذن داد بنشستم و از اول کتاب خواندن گرفتم تا باینجا رسیدم که غزالی میگوید والله تعالی بعث النبی القرشی
محمد صلی الله علیه وسلم الی کافة العرب والعجم والجن والانس چون باینجا رسیدم اثر بشاشت و تبسم در روی مبارک
وی صلی الله علیه وسلم ظاهر شد چون بنعت و وصف وی رسیدم بمن التفات کرد و گفت این الغزالی غزالی آنجا
ایستاده بود گفت غزالی منم یا رسول الله صلی الله علیه وسلم و پیش آمد و سلام گفت رسول الله صلی الله علیه
وسلم جواب داد و دست مبارک خود بوی داد و غزالی دست وی را صلی الله علیه وسلم می بوسید و روی خود را
بر آنجا می مالید بعد از آن بنشست رسول صلی الله علیه وسلم بقرائت هیچکس چندان استبشار نکرد که بقرائت
من قواعد العقائد را چون از خواب در آمدم بر چشم من اثر گریه بود از آن کرامات و احوال که مشاهده کرده بودم شیخ ابو النجیب

جز دلت از خدای نشکیبد	تاج خلعت همین تراز یبد	هر گدائی که داشتیم ترا	گشت روشن که سهو بود و خطا
عشق تو فانیست نه عرضی	گشت صافی ز شوب هر غرضی	عشق چون بر جمال ذات بود	حاشا لله که بی ثبات بود

اشارت به تقسیم محبت ذاتی و صفاتی و افعالی و آثاری

یا بود عشق منبعث از ذات	یا بود منبعث ز حسن صفات	یا ز افعال یا ز آثارش	می شمر منحصر درین چارش
عشق ذات آن بود که باشد دل	سوی حق خالی از غرض مایل	باز باید ز خویشتن طلبی	گر نباشد ز معنیش سببی
لشتی خیزد از درون جان	که عبارت از آن کشش نتوان	هم عبارت بود از آن کوتاه	هم اشارت ز بیان بود گمراه
گر ببری که کیست محبوبت	زین نگه مپوی چیست مطلوبت	خوابت از چشم اشکبار که برد	عبرت از جان بیقرار که برد
رو بر و داشت جان آگاهت	چون فتاوی که رهت در راهت	در جواب و سوال ماند لال	دم نیارد زد از حقیقت حال
	هرچه بر خاطرش شود ظاهر	باشد از حسب حال او قاصر	

شاذلی قدس الله تعالی روحه که قطب زمان خود بود از واقعه که دیده چنین خبر داده است که حضرت رسالت صلی الله علیه وسلم با موسی و عیسی علیهما السلام مفاخرت و مباهات کرده است بغزالی رحمه الله تعالی و حضرت رسالت بتعزیر یکی از منکران غزالی را امر فرمود چنانچه اثر سوط تا وقت مردن بر تن وی ظاهر بود و من کلامه رضی الله عنه فی مکتوب الی بعض اصدقائه روح هست نیست نمایست که کس را بدو راه نبود و سلطان و قاهر و متصرف وی بود و قالب اسیر و بیچاره ویست هرچند بیند از قالب بیند و قالب ازان بیخبر کل عالم را با قیوم عالم همین مثال است که قیوم عالم هست نیست نمایست که هیچ ذره را از ذرات عالم قوام وجود نیست بجز بل بقیومی ویست وقیوم هر چیزے بضرورت با وی بهم باشد و حقیقت وجود ویرا بود و وجود مقوم از وے بر سبیل عاریت بود و هو معکم اینما کنتم این بود ولیکن کسے معیت ندانند الا معیت جسم با جسم یا معیت عرض با عرض یا معیت عرض با جسم و این هر سه در حق قیوم عالم محال باشد این معیت فهم نتواند کرد و معیت قسم رابع است بلکه معیت بحقیقت این ست و این نیز هست نیست نماست کسانے که این معیت را نشناسند قیوم را بجویند و باز می نیابند و ایضاً منه گردبادی که در هوا صافی از زمین برخیزد و بر صورت مناره مستطیل بر خویشتن مے پیچد کسے در نگرد پندارد که خاک خود را می پیچاند و میجنباند ورنه چنان ست که با هر ذره ازان هوا است که محرک ویست لیکن هوا را نتوان دید خاک را توان دید پس خاک در محرکے نیست هست نماست و هوا است نیست نمای خاک را در حرکت جز مسخرگے و بیچارگی نیست در دست هوا و سلطنت همه را هوا است و سلطنت هوا نا پیدا شیخ احمد غزالی قدس الله تعالی روحه از اصحاب ابو بکر نساج است تصنیفات و تالیفات معتبره و رسائل بے نظیر دارد و یکے ازانها رساله سوانح ست که لمعات شیخ فخر الدین عراقی بر سنن آن واقع ست چنانچه در دیباچه لمعات میگوید اما بعد این کلمه چند در بیان مراتب عشق بر سنن سوانح زبان وقت املا کرده و یکے از فصول سوانح اینست معشوق بهمه حال معشوق است پس استغنا صفت اوست و عاشق بهمه حال خود عاشق ست افتقار صفت اوست و عاشق را همیشه معشوق در باید پس افتقار همیشه صفت اوست و معشوق را هیچ چیزے در نمے باید که خود را دارد لاجرم صفت او استغنا باشد رباعی همواره تو دل ربوده معذوری + غم هیچ نیازموده معذوری + من بے تو هزار شب بخون در بودم + تو بے شبے نبوده معذوری + روزی در مجلس وعظ وی قاری این آیه بخواند که قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسهم لا تقنطوا من رحمة الله الآیه وے گفت شرفهم بیاء الاضافة الی نفسه بقوله یا عبادی

حکایت

داشت شاهی برانس و جان غالب — دختری بلکه اختری ثاقب
از قضا روزی آن یگانه عصر — سر فرو کرده از کناره قصر

حبشی زاده‌ای بدید از دور — دلربا همچو خال چهرهٔ حور
قامت آن سیاه چرده ردان — چون الف گرد منزلش دجان

با سواد رخ و جبین و عذار — ساخت جا در دلش سویدا وار
ماندش آن صورت پسندیده — همچون سیاهی دیده در دیده

گرچه بودی سیه بماه وشی — سوخت جانش بداغ آن حبشی
عجب افسانه و خوش لاغی — که زند بر زند روبه زاغی

لیک ایهام عشق نیست شگفت — خود چه گل کان زباغ او نشگفت
عشق ور بند حسن احسان ست — عشق بنده است حسن سلطان ست

هر کجا حسن مینماید روی — می‌نهد سر بسجده عشق آنسوی
حسن بود آنکه در لباس ایاز — خواند محمود را بکوی نیاز

حسن بود آن بکسوت لیلی — قیس را داد سوی او میلی
حسن بود آن ز صورت عذرا — عذر وامق نهاد بر صحرا

حسن بود آن کز آن سیاه نمود — که از آن ماه صبر و دین بربود
صبر و دین بود کان ستوده غلام — برد از آن ماه هرچه داشت تمام

ثم انشد شعر و هان علی اللوم فی جنب حبها و قول الاعادی انه لخلیع اصم اذا نودیت باسمی و اننی اذا قیل یا عبدها لسمیع و ز از وے از حال برادرش حجة الاسلام پرسیدند که وے کجاست گفت وی در خون است سائل او را طلب کرد و در مسجد یافت از قول شیخ احمد تعجب کرد و قصه را با حجة الاسلام گفت گفت راست گفت من مسئله از مسائل مستحاضه فکر مے کردم یکے از صوفیان از قزوین بطوس رسید و پیش حجة الاسلام در آمد وی را از حال برادر خود شیخ احمد پرسید آنچه می داشت بیان نمود و گفت با تو از کلام وے هیچ هست گفت آری جزوی داشت پیش آورد و در آن تامل کرد و گفت سبحان الله آنچه ما طلب کردیم احمد یافت گویند وقتیکه محتضر بود چهار پایان وی کشاده شدند و رم کردند پیش وی گفتند یا بالفراسة دانست گفت ما چون فرود آمدیم هر که خواهد که سوار شود سنه سبع عشر و خمسمائة از دنیا برفته و قبر وے در قزوین ست خواجه یوسف همدانی قدس الله سره کنیت وی ابو یعقوب است امام و عالم و عارف ربانی صاحب الاحوال و المواهب الجزیلة و الکرامات و المقامات الجلیلة در ابتدا ببغداد رفت و ملازمت مجلس شیخ ابو اسحاق شیرازی کرد و کار وی بالا گرفت و بر اقران خود در علم فقه و غیر آن خصوصاً در علم نظر فائق آمد و شیخ ابو اسحاق ویرا با صغر سن بر بسیاری از اصحاب خود تقدیم میکرد و از جمع کثیر در اصفهان و سمرقند حدیث سماع کرد بعد ازان ترک همه کرد و طریق عبادت و ریاضت و مجاهده پیش گرفت و مشهور آنست که انتساب وی در تصوف بشیخ ابو علی فارمدیست و گفته اند که با شیخ عبد الله جوینی و شیخ حسن سمنانی نیز صحبت داشته است در مرو ساکن شد و از آنجا بهراة آمد و چندگاه اقامت کرد و بعد ازان اهل مرو از وی التماس مراجعت بمرو کردند بمرو آمد باز بهراة رفت بعد ازان عزیمت مراجعت بمرو کرد و در راه فوت شد در شهور سنه خمس و ثلثین و خمسمائة همانجا فوت شد دفن کردند و بعد از چندگاه بمرو نقل کرده شد و مزار وے در مرو ظاهر ست و مشهور ست شیخ محی الدین العربی قدس الله تعالی سره در بعضے از مصنفات خود میگوید که در سنه اثنین و ستمائة شیخ اوحد الدین حامد کرمانی در شهر قونیه در منزل من بود وی گفت در بلاد ما خواجه یوسف همدانی رحمه الله تعالی که زیادت از شصت سال بر سجاده شیخی و ارشاد نشسته بود روزی در زاویه خود بود که خاطر بیرون رفتن در دل وے خطور کرد و عادت وی آن نبود که در غیر جمعه بیرون آید و آن بروے اگران آمد و نمیدانست که کجا مے باید رفت بر مرکبے سوار شد و سر ویرا بگذاشت تا هر جا که خدا تعالی خواهد ویرا ببرد آن مرکب ویرا از شهر بیرون برد و ببادیه آورد

هرچه از جنس هستیش هست — دید برد و بجای آن بنشست
یکسر از بیخ خویشتن برهید — غیر معشوق خویش هیچ ندید

چند اعاشقی که رست از خویش — هرچه جز دوست برگرفت از پیش
یکدل و یک جهت شد و یکرو — روی همت بتافت از همه سو

دست داشت دوست دید و شنید — هرچه جز دوست ازان ببرید
دختر القصه ماند بیخور و خواب — دل بر آتش ز عشق دیده پر آب

لب فرو بست از پرستاران — مهر بگسست از وفاداران
پشت بر بزم عیش و شادی کرد — رو بدیوار نامرادی کرد

همه حیران کار او ماندند — سخن از کار و بار او راندند
آن یکی گفت کاه او زده دیو — ساخت دیوانه اش بحیله و ریو

وان دگر گفت با پری شد یار — کارش از یاری پری شد زار
وان دگر گفت ساحران بستند — خورد و خوابش بساحری بستند

وان دگر گفت خوبی بتمام — داشت چشمش رسید از ایام
وان دگر گفت هیچ ازینها نیست — آفتش غیر عشق و سودا نیست

دلبری دیده دل بدو داده — در غمش در کشاکش افتاده
بود با او همیشه یک دایه — از فسون و فسانه پرمایه

کند و پیری که تا جوان بوده — هدف تیر این و آن بوده
زنده بعد از هوای گذران — دست در کارسازی دگران

تا در مسجد ویرانی رسانید و بایستاد و شیخ فرود آمد و به مسجد در آمد دید که شخصی سر در کشیده بعد از ساعتی سر بالا کرد و جوانی بود باهلیت گفت یا ابو یوسف مرا مسئله مشکل شده است و ذکر کرد شیخ آنرا بیان فرمود بعد از آن گفت ای فرزند هر گاه که ترا مشکلی شود بشهر درآئی و از من بپرس و مرا در رنج میفکن شیخ گفته است که آن جوان بمن نظر کرد و گفت هر گاه مرا مشکلی شود هر سنگی مرا ابو یوسفی ست مثل تو شیخ ابن العربی میگوید من از آنجا دانستم که مرید صادق بصدق خود تحریک شیخ بجانب خود میتواند کرد شیخ نجیب الدین برغش شیرازی قدس سره فرموده که وقتی جزوی چند از سخن مشایخ بدست من افتاد مطالعه کردم مرا بغایت خوش آمد طالب آن میبودم تا بدانم که آن تصنیف کیست از کلام وی چیزی دیگر بدست آورم شبی بخواب دیدم که پیری باشکوه و وقار محاسنی سفید بغایت نورانی تا بدرون خانقاه در آمد و بوضو خانه رفت تا وضو سازد و جامه سفید نیکو پوشیده بود و بر آن جامه بخط درشت بآب زر آیة الکرسی نوشته چنانکه سر تا پای جامه را گرفته بود در عقب وی برفتم جامه را بیرون کرد و بمن داد و در زیر آن جامه سبز پوشیده بود بنکوتر از آن و بهمان طریق آیة الکرسی بران نوشته آنرا نیز بمن داد و گفت نگاه دار تا وضو سازم چون وضو ساخته گفت ازین جامه یکی بتو میدهم کدام را میخواهی من اختیار ادب نکردم گفتم هرچه تو خواهی بده گفت این جامه سبز را در من پوشانید و سفید را خود پوشید پس گفت مرا می شناسی من مصنف آن جزوها ام که طالب وی بودی ابو یوسف همدانی و آنرا رتبة الحیوة نام است و ما مصنفات ست از آن خوبتر مثل منازل السائرین و منازل السالکین چون از خواب در آمدم عظیم خرم شده بودم چنین گویند که وقتی در نظامیه بغداد وعظ میگفت فقیهی معروف بابن السقا در مجلس برخاست و مسئله پرسید گفت بنشین که در کلام تو بوی کفر می یابم و شاید که مرگ تو نه بر دین اسلام باشد بعد از آن بمدتی نصرانی باسم رسالت از پادشاه روم بجانب خلیفه آمد ابن سقا بجانب وی رفت و از وی التماس مصاحبت کرد و گفت میخواهم که دین اسلام بگذارم و در دین شما در آیم نصرانی آن را قبول کرد و با وی بقسطنطنیه رفت و به پادشاه روم پیوست و نصرانی شد و بر نصرانیت بمرد و گویند که ابن سقا قرآن حفظ داشت در مرض موت از وی پرسیدند که هیچ قرآن یاد تو مانده است گفت هیچ باقی نمانده است الا این آیه که ربما یود الذین کفروا لو کانوا مسلمین و بعضی قصه ابن سقا را بر غیر این وجه حکایت کرده اند چنانکه در ذکر شیخ محی الدین عبد القادر گیلانی قدس الله سره بیاید ان شاء الله تعالی خلفای خواجه یوسف همدانی قدس الله تعالی سره چهار اند خواجه حسن اندقی و خواجه احمد یسوی و خواجه عبد الخالق غجدوانی

چون امش در فسون بجنبیدی
گرچه از بهر سبحه داشت نقش
درچه میکرد نفس حیله گرش
دایه چون حال دختران را دید
حق چو نشو و نمای سر تو جست
ابرویت را بوسمه پیوسته
بود روشن رخت چو قبله دم
هر شب از بحر خواب تا بسحر
حق خدمت لبی گزارده شد

بر خود افسون گران بلرزیدی
مهره چند کرده در گردن نه
وصله وصله مرقعی بر پشتش
بروی آن رو وضع نه پسندید
درکنارش منش نشاند نخست
نقش تو کالک صنع تن بسته
در شب تار موی مشکین کم
از حریرت نگنده ام بعضی
تا هلال تو ماه چهارده شد

در زبان در فسانه بگشادی
بود چون سبحه اش برحم درست
بود اولی ز دهر خونخواره
پیش دختر نشست کای فرزند
لب تو کای چنین شکرشکن است
تا نگردم ابر مه دست دراز
تا ربستم مقول روی ترا
چون شده سیر نرگس تو ز خواب
بار دیگر مکن ز رنج و ملال

مالش صد فسانه خوان دادی
خرویر مهرهای گردن و پشت
چون مرقع تنش بصد پاره
که بود با تو روح را پیوند
پرورش یافته ز شیر منست
بدوشمت تهی ز سرمه ناز
کس ندیده آشکارا روی ترا
گل روی تو شسته ام بگلاب
هر کل این ماه چارده بهلال

قدس الله تعالی اسرارهم و بعد از خواجه یوسف هر یکی ازین چهار در مقام دعوت بوده اند و خلفاء دیگر الطریق ادب در خدمت وی بوده اند و چون خواجه احمد یسوی بطرف ترکستان عزیمت کرد همه یاران را بمتابعت خواجه عبد الخالق دلالت کرد و همچنین است در رساله بعضی از متاخران مشایخ این خاندان نور الله ... حضرت خواجه عبد الخالق غجدوانی قدس سره روش ایشان در طریقت جهت همه صادقان و مریدان راه صدق و صفا متابعت شرع و سنت مصطفی صلی الله تعالی علیه و سلم و مجانبت ... بدعت و هوی مشهور شده اند و احوال پاک خود را از نظر اغیار پوشیده اند ایشانرا نسبت ذکر دل و سبق آن از حضرت خواجه خضر علیه السلام است و در آن مواظبت نموده و خواجه خضر ایشانرا بفرزندی قبول کرده ... لا اله الا الله محمد رسول الله چنان کردند و این سبق را گرفتند و بکار مشغول شدند و یافتند از اول حال تا آخر حال روزگار ایشان بنزدیک همه خلق مقبول و محمود بوده بعد از آن شیخ الشیوخ عالم و عارف ربانی خواجه امام یعقوب همدانی قدس الله تعالی روحه به بخارا آمدند خواجه عبد الخالق صحبت ایشان را دریافتند و ملازمت کردند که ایشانرا هم ذکر دل بوده است و صحبت ایشان میبوده اند تا مدتی که در بخارا بوده اند گفته اند خواجه خضر پیر سبق ایشانست و خواجه یوسف پیر صحبت و خرقه و بعد از خواجه یوسف خواجه عبد الخالق بریاضت مشغول شده اند و احوال خود را پنهان میداشتند ولایت ایشان چنان شد که در یک وقت نماز بکعبه میشدند ... و در شام ایشانرا ... بسیار بوده آمد و خانقاه و آستانه پیدا شد در ایام عاشوره انجمنی انبوه در خدمت خواجه نشسته بودند و ایشان در معرفت سخن میگفتند ناگاه جوانی در آمد بر صورت زاهدان خرقه در بر و سجاده بر کتف و در گوشه بنشست حضرت خواجه بوی نظر کردند بعد از ساعتی آن جوان برخاست و گفت حضرت رسول صلی الله علیه و سلم فرموده است اتقوا فراسة المؤمن فانه ینظر بنور الله عز و جل سر این حدیث چیست خواجه رحمه الله تعالی فرمودند سر این حدیث آنست که زنار ببری و ایمان آری آن جوان گفت نعوذ بالله منها که مرا زنار باشد خواجه بخادم اشارت فرمود خادم برخاست و خرقه از سر جوان برکشید در زیر خرقه زناری پیدا شد آن جوان فی الحال آن زنار ببرید و ایمان آورد و حضرت خواجه فرمودند ای یاران بیائید تا ما نیز موافقت این نو عهد زنارها قطع کنیم و ایمان آریم چنانکه وی زنار ظاهری ببرید ما نیز زنار باطن را که عبارت از هواست ببریم تا چنانکه وی آمرزیده شد ما نیز آمرزیده شویم حالتی عجب بر یاران شد و قدمها

محنت روزگار نام زده
دیده عمری بروی تو خوش زیست
یا به بیداریت کسی زد راه
که بود گرچو مه براوج بلند
چون فسون فریب بندم کار
آن به بد از فسون من بر بد
نام و ناموس را بگوشه نهاد
دایه گفته کفایت این کار
این سخن عرض کرد بیگم و کاست

گل رویت چرا است پژمرده
زلف تو اینچنین مشوش چیست
در تو بربود صبر دل ناگاه
آرم او را فرو به خم کمند
خواهد از کار من فلک زنهار
زین بجهد از فریب من بجهد
پرده از روی کار خود بگشاد
بکنم دل ز غصه فارغ دار
مهر مو عود خویشتن بر خواست

بود مقصود دل ز قد تو راست
حال خود باز گو چه حالست این
مهر خاموشی از لبت بگشای
ور چو ماه بود به خم در دان
گر بود زاهدی بخود مغرور
دختر از دایه آن فسون تا شنید
حال خود آنچنان که بود بگفت
بهم درکشت رکھا ... ترا
سینه سوزان ز داغ آن حستی

این زمان قد تو خمیده چراست
اثر خواب یا خیالست این
سوی آن به ز مهر بی همتا
آرم او را بشست مکر برون
با حکیمی ز خود پرستی دور
بهتر از سنگ هیچ چاره ندید
بی تکلف بدایه باز نمود
دور دار هم ز عار نام ترا
گرد هر جا چراغ آن احشی

خواجه می افتادند و تجدید توبه می کردند روزی درویشی پیش خواجه می گفت اگر خدایتعالی مرا مخیر گرداند میان بهشت و دوزخ من دوزخ اختیار کنم چه من در همه عمر بر مراد نفس رفته ام و دران حال بهشت مراد نفس من بوده و دوزخ مراد حقتعالی خواجه این سخن رد کردند و فرمودند که بنده را با اختیار چکار هر کجا گوید که رو رویم و هر کجا که گوید باش باشیم بندگی اینست نه آنکه تو میگوئی آن درویش گفت شیطان را بر روندگان راه هیچ دست باشد خواجه فرمودند که هر رونده که بسر حد فنای نفس نرسیده باشد چون در خشم شود شیطان بروی دست یابد اما آن رونده که بفنای نفس رسیده باشد وی را خشم نبود و غیرت بود شیطان بگریزد و اینچنین صفت آنکس را مسلم شود که در راه حق دارد و کتاب خدای را عزوجل بدست راست گیرد و سنت رسول را بدست چپ گیرد و در میان این دو در روشنائی راه سلوک کند روزی مسافری از راه دور بهرات آمده بود ناگاه جوانی خوب صورت بحضرت خواجه آمد و طلب دعا کرد خواجه دعای فرمودند آن جوان ناپیدا شد آن مسافر پرسید که این جوان چه کس بود خواجه فرمودند فرشته بود که مقام وی در آسمان چهارم بود بسبب تقصیری از مقام خود دور افتاده بود بآسمان دنیا آمده با فرشتگان دیگر گفت چکنم که حقتعالی مرا باز بهمان مقام رساند فرشتگان وی را باینجا نشان دادند و دعا درخواست کرد و دعا کردیم گفت اجابت شد و بمقام خود باز رسید آن مسافر گفت خواجه ما را بدعای ایمان مدد کنید باشد که ازین دامگاه شیطان جان بسلامت ببریم خواجه فرمودند که وعده آنست که بعد از فرائض هر کس که دعا کند مستجاب شود تو بکار باش و ما را بدعای خیر یاد کن بعد از فرائض و ما نیز ترا یاد کنیم باشد که درین میان اثر اجابت ظاهر شود هم در حق تو هم در حق من خواجه عارف ریوکروی رحمه الله تعالی خواجه عبدالخالق را خلیفه بوده است خواجه احمد صدیق و خواجه عارف ریوکروی و خواجه اولیاء کلان و سلسله نقشبندی آنست که ارادت خواجه بهاؤالدین نقشبند رحمه الله تعالی ازین جماعت بخواجه عارف میرسد **خواجه محمود رحمه الله تعالی** وی از خلفاء خواجه عارف است **خواجه علی رامیتنی قدس سره** وی از خلفاء خواجه محمود است لقب ایشان درین سلسله حضرت عزیزانست و ایشان را مقامات عالیه و کرامات ظاهره بسیار بوده و بصنعت بافندگی مشغول بوده اند و این فقیر از بعضی اکابر چنین استماع دارد که اشارت بایشانست آنچه مولانا جلال الدین رومی قدس الله سره در غزلیات خود

عاقبت یافت منزل او را	دید موزون شمایل او را	کرد با او بدوستی پیوند	شد یکی مادر و دگر فرزند
خانه خویشتن نشانش داد	راه آمد شدن بر او بگشاد	هیچ شامی نبودی و سحری	که نکردی بسوی او گذری
یکشب او را به پیش خویش نشاند	بروی از بهر خواب افسون خواند	آن چنان خفت بر سر بستر	که نماندش ز حال خویش خبر
گر بدندان لبش کسی کندی	چین در ابروی خود نیفگندی	در دو صد پیش پای کرده دراز	نکشیدی بجانب خود باز
خواب او را چو دایه دید گران	بست بر پشت خادمیش دامن	بر وی چون تنگ مشک یا عنبر	یکسر او را بخانه دختر
نیکبخت آن کسیکه رفت بخواب	چشم حس بست از جهت اخراب	جذب معشوق گشت حامل او	برد تا پیشگاه محمل او
	شب رو آن رنج بین و محنت کش	او بصد وصال خرم و خوش	

حکایت ذوالنون مصری و بایزید بسطامی قدس سره

داد ذوالنون به بایزید پیام	کای گرفته بخواب خوش آرام	سر برآورد که وقت بیگه گشت	پای در نه که کاروان بگذشت

فرموده است ؎ گر نه علم حال فوق قال بودی کی شدی + بنده اعیان بخارا خواجه نساج را + و قبر ایشان در خوارزم مشهورست یزار و تیبرک به از ایشان پرسیدند که ایمان چیست گفت که کندن و پیوستن و نیز از ایشان پرسیدند مسبوق بالقضاء و مسبوقانه کی برخیزد فرمودند که پیش از صبح و از ایشان منقولست که میفرموده اند اگر در روی زمین یکی از فرزندان خواجه عبدالخالق عجدوانی قدس الله سره بودی منصور هرگز بر سر دار نرفتی خواجه محمد بابا سماسی رحمه الله تعالی وی خلیفه حضرت عزیزانست و خدمت خواجه بهاؤالدین را نظر قبول بفرزندی از ایشان بوده است و ایشانند که بارها بر قصر هندوان میگذشتند و می فرمودند که ازین خاک بوی مردی می آید و زود باشد که قصر هندوان قصر عارفان شود تا روزی از منزل سید امیر کلال که از خلفای ایشانند بطرف قصر عارفان متوجه شدند و فرمود که آن بوی زیاده گشته است همانا که آن مرد متولد شده است چون نزول فرمودند از ولادت حضرت خواجه سه روز گذشته بود جد ایشان معامله بر سینه ایشان گذاشت و به نیاز تمام بخدمت خواجه محمد بابا بردند فرمودند که وی فرزند ماست و ما او را قبول کردیم و توجه باصحاب کردند و گفتند این آن مردست که ما بوی وی شنیده بودیم مقتدا روزگار شود و امیر سید کلال را فرمودند که در فرزند من بهاؤالدین تربیت و شفقت دریغ نداری و ترا بحل نکنم اگر تقصیر کنی امیر فرمودند که مرد نباشم اگر در وصیت خواجه تقصیر کنم حضرت خواجه بهاؤالدین میفرمودند که چون خواستم که متاهل شوم جد من مرا بحضرت خواجه محمد بابا سماسی فرستاد که برکت قدم ایشان بما هم منازل برسد چون بلقای ایشان مشرف شدم اول کرامتی که مشاهده شد آن بود که دران شب در من نیاز و تضرعی پیدا شده بود برخاستم و در مسجد ایشان در آمدم و دو رکعت گذارده سر بسجده نهادم و تضرع و نیاز تمام نمودم در اثنای آن بر زبان من گذشت ..... که الهی قوت کشیدن بار بلای خود و تحمل محنت و محبت خود مرا کرامت فرمای چون بامداد بحضرت خواجه رسیدم فرمودند ای فرزند در دعا چنین می باید گفت که الهی آنچه رضای تو در آنست این بنده ضعیف را بدان دار بفضل و کرم خود اگر خداوند تعالی بحکمت خود بدوستی بلا فرستد بعنایت خود آن دوست را قوت تحمل آن بار دهد و حکمت آنرا بروی ظاهر گرداند باختیار طلب بلا دشوارست گستاخی نباید کرد بعد از ان طعام حاضر شدن بخوردیم نان بخوردیم نان قرصی بمن دادند در خاطر من گذشت که اینجا سیر خوردیم و همین ساعت بمنزل خواهیم رسید این نان ما را بچه کار آید چون روان شدند من در رکاب بنیاز تمام

بایزیدش جواب داد که مرد	آن بود در سرای صلح نبرد	که رود شب بخواب از همه پیش	بامدادان رسد بمنزل خویش
سر ببالین نهد بفرقت یار	بسحرم پیش او شود بیدار	لیک در مجمع طلب کاران	باشد این خواب خواب بیداران
	هر که عمری ز خواب دیده نبست	ندهد خواب یکدم او را دست	

حکایت شاه شجاع کرمانی قدس الله سره

شاه کرمان آن مطیع مطاع	که بمیدان عشق بود شجاع	هر شبی دیده بر نمک کردی	جگر خود بدان نمک خوردی
ساختی آب دیده را نمک آب	پاک شستی ز دیده سر خواب	بعد عمری که چشم او نغنود	یکشبی خواب راحتش بربود
روی جانان بخواب دید آنشب	میوه وصل یار چید آنشب	تخم بیخوابیش رسید به بر	آمدش بر جمال یار نظر
گر بهبیخوابیش نبودی روی	بوی اینخواب کی نمودی روی	چون بمقصود خود بخواب رسید	هیچ مقصود به ز خواب ندید
بعد از ان چون روی براهی کام	یا گرفتی بمنزلی آرام	داشتی بالشی ز تنها خویش	که گرش آمدی مجالس پیش

میر فتیم واگر تفرقه در خاطر من پیدا مے شدمی فرمودند خاطر را نگاه میباید داشت در راه بمنزل یکے از محبان رسیدند
او به اشتافت و نیاز تمام پیش آمد چون نزول فرمودند دران فقیر اثر اضطرابی مشاهده نمودند گفتند حقیقت حال
آنچه هست برسبی باز نمای گفت بغیر شیر حاضر است و لے نان نیست خواجه توجه بمن کردند و فرمودند که آن قرص را بیار
که مراقبت بکار آمد و مرا از مشاهده آن احوال یقین بحضرت ایشان زیادت شد امیر سید کلال رحمة الله تعالے
وی خلیفه خواجه محمد بابا مذکور است و خدمت خواجه بهاؤالدین را نسبت صحبت و تعلیم آداب سلوک طریقت و تلقین
ذکر از ایشان است روزی مجمعی عظیم بود خدمت امیر خواجه را طلبیدند و روی با ایشان کردند و گفتند فرزند بهاؤالدین
نفس حضرت خواجه محمد بابا سماسی قدس الله تعالے روحه در حق شما تمامے بجای آوردیم گفته بودند که آنچه از تربیت
در حق تو بجای آوردم تو در حق فرزندم بهاؤالدین بجا آری و دریغ نداری چنان کردم و اشارت بسینه خود
کردند و گفتند پستان ابرای شما خشک کردم و مرغ روحانیت شما از بیضهٔ بشریت بیرون آمد تا مرغ همت شما
بلند پرواز افتاده است اکنون اجازت است هر کجا که بوی بمشام شما میرسد از ترک و تاجیک طلبید و در طلب کاری
بموجب همت خود تقصیر نکنید چنین آورده اند حضرت خواجه که فرمودند چون این نفس از خدمت امیر رحمة الله ظاهر شد
آن واقعه بنا بر آن شد که اگر بر همان صورت بمتابعت امیر میبودیم از ابتلا دورتر و بسلامت نزدیکتر بودیم روزے
خدمت امیر خواجه را گفتند که چون استاد شاگرد را تربیت کند هر آئینه خواهد که از تربیت خود در شاگرد مشاهده کند تا
ویرا اعتماد شود بر آنکه تربیت وی جا گیر افتاده است و اگر خللے در کار شاگرد بیند آن خلل را اصلاح نماید آنگاه فرمودند
فرزند من امیر برهان حاضر است و هیچکس را تصرف بروے ننهاده است و تربیت معنوی نکرده است در نظر
من بتربیت وی مشغول شوید تا اثر آن را مطالعه نمایم و مرا بر صنعت شما اعتماد شود حضرت خواجه مراقب نشسته
بودند و متوجه خدمت امیر سید شده و از غایت رعایت ادب در امتثال آن امر متوقف گشته خدمت امیر فرمودند توقف
نمے باید کرد حضرت خواجه امتثال امر ایشان کردند و متوجه باطن امیر برهان شدند و بتصرف در باطن وی مشغول شدند
در حال آثار آن تصرف در باطن و ظاهر امیر برهان پیدا گشت و حالی بزرگ در وی پدید آمد و اثر سکر حقیقے
از وی ظاهر شد قثم شیخ رحمه الله وے از مشایخ ترکست از خادمان خواجه احمد یسوی خدمت خواجه بهاؤالدین بر
موجب آن نفس که امیر کلال با ایشان گفته اند که اکنون اجازت است که هر کجا که بوی بمشام شما میرسد از ترک و تاجیک

زیر پهلو ز خار خس رفتے	سر ببالین نهادی خفتے	خوش بود خوابهای بیداران	خوش بود خوابهای بیکاران
دیده مشغول خواب و دل بیدار	دست فارغ ز کار دل رکود	یار برچشم سر چو گشت عیان	گر بود بسته چشم سر چه زیان
	ور بود چشم هم ازو شد سود	گر بود چشم سر کشاده چه سود	

تتمهٔ قصهٔ دختر و حلیتی رجوع بتمامی قصه

باز گردم بقصهٔ دختر	که شدش خون ز انتظار جگر	یار خفته بخواب او بیدار	چون شود از وصال برخوردار
دایه را گفت خوب او بکشای	رنگ حرمان ز خاطرم بزدای	خفته مردست و عشق با مرده	نیست جز کار جان افسرده
چشم او فارغ از کرشمه و ناز	گوش او بیخبر ز عرض نیاز	نه زبانش به نطق گوهر ریز	نه دهانش ز خنده شورانگیز
قامت او که سرو آزاد است	بر زمین همچو سایه افتاده است	من ازین سرو سایه دار شدم	بیخود و خواب سایه دار شدم
کار با سایه کس نساخته است	عشق با سایه کس نباخته است	دایه لب در فسون بجنبانید	حال او از فسون بگردانید

طلبید و در کار تقصیر نکنید بنزدیک قثم شیخ رفتند در اول ملاقات خربزه می خورد و پوست خربزه را سوی ایشان انداخت
ایشان از غایت حرارت طلب آن پوست را بجان بر سبیل تبرک تمامی خوردند سه بار در آن مجلس همچنین واقع شده
در همان مجلس خادم شیخ در آمد و گفت سه شتر و چهار اسب غائب کرده ام شیخ اشارت بحضرت خواجه کردند و بترکی
گفته اند بخشے تو توکیر یعنی این را نیکو بگیر پس چهار کس از مریدان چنان بهیبت در ایشان افتادند که گوئی خونی درمیان
ست حضرت خواجه اقدس سره فرمودند هر که را شناخت صفت مشایخ ترک نباشد هر آئینه از آن طریقهای ایشان
بکلی از ایشان نومید شود و معترض شود خواجه در مراقبه بدو زانو در آمدند و متوجه گشتند بعد از ادای نماز شام
خادم در آمد و گفت شتران و اسپان خود آمدند خدمت خواجه دو سه ماه کم و بیش در ملازمت و متابعت قثم شیخ
رحمه الله بودند آخر الامر ایشان را تشریف داد و گفت مرا بسر نده هم توئی و تو بر همه مقدم و سالها چون کسے از نواحی
نخشب ببخارا آمدی خواجه رعایت او کردندی و گفتے این صفت طلب کاری که در تو مے بینیم در هیچ کس از طالبان
و صادقان مطالعه نکرده ام و این قثم شیخ از غایت انقطاع و کمال بے تعلقی که داشت در آخر حیات بیکے از بتیهای
بخارا در آمد و انواع سوداها کرد و بیرون آمد و آثار صحت بروی ظاهر بود در بر دکانچه بنشست و آنانکه با وی می بودند از
فرزندان و متابعان همه را بخواند و گفت مر زنان نقل ما رسیده است کلمهٔ توحید را بر موافقت بگوئیم و دیگران هم بگفتند
و در حال جان بحق تسلیم کرد خلیل اتا رحمه الله خدمت خواجه بهاؤالدین فرمودند که شبے در اوائل این کار در خواب
حکیم اتا را رحمه الله تعالے که از کبار مشائخ ترک اند مرا بدرویشے سفارش مے نمایند چون بیدار شدم صورت آن
درویش در خاطر من بود و مرا جده بود صالحه والده پدر من آن خواب را با ایشان گفتم فرمودند اے فرزند ترا از
مشایخ ترک نصیبه خواهد بود و من دائم طالب آن درویش می بودم تا روزے در بازار بخارا با او ملاقات واقع
شد او را شناختم پرسیدم نام او خلیل اتا بود و دران وقت با او مجالست و مکالمت بسر نشد چون از بازار
رفتم شب سید قاصدی بیامد که درویش خلیل اتا ترا مے طلبد و ایام تیر ماه بود پاره میوه برگرفتم و نزدیک او
رفتم چون او را دیدم خواستم که آن خواب را با او بگویم بزبان ترکی گفت آنچه در خاطر تست بیش من عیانست
حاجت گفتن بیان نیست حالت من دیگر شد و میل خاطر بصحبت او بسیار شد در صحبت او احوال شگرف و
چیزهای غریب و عجیب مشاهده می شد از و بعد از مدتی او را پادشاهی مملکت ماوراء النهر شد و مرا ملازمت خدمت

خواب او شد بدل به بیداری	مستیش منقلب بهشیاری	سرو آزادش از زمین برخاست	چون زمین صحن خانه را آراست
لب لعلش کشاد بار دگر	لعل و مرجان ز حقه گوهر	کرد چشمش ز روی مردم باز	در رحمت که کرده بود دراز
خانه دید همچو قصر بهشت	پس و پیشش بتان حور سرشت	در میان شان یکی بمسند ناز	خوش نشسته ز دیگران ممتاز
از همه در جمال و جاه فره	در همه در جمال و خوبی به	همه پیشش بخدمت استاده	داد خدمت گزاریش گواده
نو نشسته بجری و خوشی	چشم و دل وقف کرده بر خوشی	حبشی نیز روی او می دید	دمبدم دیده را همی مالید
کان مبادا خیال و خواب بود	آب پندار و سراب بود	تا دم صبح زر کشاکش بود	گاه خوش بود و گاه ناخوش بود
خوشی شد آنکه در جهان جاتی	فارغ از وحشتی و غوغائی	دید چیزی که هیچ چشم ندید	هیچ گوشی حدیث آن نشنید
بلکه در خاطر کسی نگذشت	در دل هیچ آفریده نگذشت	ناخوشی آنکه آن جمالی و حال	بود در معرض فنا و زوال
دید کان راحتی که روی نمود	با غم و محنتی نه خواهد بود	آری آری درین سرای سپنج	با هم آمیخته است رحمت و رنج

دی می بایست نمودن و در اوقات ملازمت نیز چیزهای بزرگ ازو مشاهده می افتاد و با من شفقت بسیار
میکرد و گاهی بلطف و گاهی بعنف مرا آداب خدمت در می آموخت و از ان جهت فوائد بسیار بمن رسید و مقام
سیر و سلوک درین راه قوی بکار آمد و مدت شش سال برین طریق در خدمت او بودم که در ملا رعایت آداب
سلطنت ادمی نمودم و در خلا محرم صحبت خاص او بودم در مملکت شش سال مصاحب او بودم و بسیار وقت
در حضور خواص بارگاه خود میگفت هر که از جهت رضای خدای تعالی مرا خدمت کند در میان خلق بزرگ
شود و مرا معلوم میشد که مقصود او کیست بعد ازین مدت چون مملکت مجازی او را زوال آمد و در لحظه آن ملک
و خدم و حشم منثور شده بتمامی کار دنیا بر دل من سرد شد به بخارا آمدم و در زیورتون که از دیههای بخاراست ساکن
شدم خواجه بهاء الدین نقشبند قدس الله تعالی سره نام ایشان محمد بن محمد البخاری ست ایشان را نظر
قبول بفرزندی از خدمت خواجه محمد بابا سماسی و تعلیم آداب طریقت ایشان بحسب صورت از سید امیر کلال ست
چنانکه گذشت اما بحسب حقیقت ایشان اویسی بوده اند و تربیت از روحانیت خواجه عبد الخالق غجدوانی یافته
اند چنانچه میفرموده اند که شبی در مبادی احوال و غلبات جذبات بسر مزار متبرکه از مزارات بخارا رسیدم بهر مزاری
چراغی دیدم افروخته و در چراغدان روغن تمام و فتیله اما فتیله را اندک حرکتی میبایست داد تا از روغن بیرون
آید و بتازگی بر افروزد در مزار آخرین متوجه قبله نشستم و در ان توجه غیبتی افتاد مشاهده کردم دیدم که دیوار قبله
شق شده و تختی بزرگ پیدا شد پرده سبز در پیش روی کشیده و گرداگرد آن جماعتی نشسته خواجه محمد بابا را میان
ایشان شناختم دانستم که ایشان از گذشتگانند از ان جماعت یکی مرا گفت بر تخت خواجه عبد الخالق اند و آن جماعت خلفای
ایشان و بهر یک اشارت کرد خواجه احمد صدیق و خواجه اولیای کلان و خواجه عارف ریوگردی و خواجه محمود الخیر فغنوی
و خواجه علی رامیتنی اقدس الله تعالی ارواحهم و چون بخواجه محمد بابا رسید گفت ایشان را خود در حال حیوة خود دا
دریافته شیخ تواند و ترا کلاهی داده اند و ترا آن کرامت کرده اند که بلای نازل شده از برکت تو دفع شود آنگاه آن
جماعت گفتند گوش دار و اینکه بشنو که حضرت خواجه بزرگ سخنان خواهند فرمود که در سلوک راه حق سبحانه و تعالی ترا
از ان چاره نباشد از ان جماعت درخواستم که بر حضرت خواجه سلام کنم و بجمال مبارک ایشان مشرف شوم پرده از پیش
من برگرفتند پیری را دیدم نورانی سلام کردم جواب دادند آنگه سخنانی که ببدایت سلوک و وسط و نهایت تعلق دارد

مرغ زیرک چو در زمین بیند
تا دگر مرغکان غفلت کیش
در بهشان که دانه رنج و ملال
هیچ از آسیب دانه نهراسیم
در نگوید کسی که آن دام ست
نیست این قصه های قرآنی
آن اهانی که کام ایشان شد
نه که آن افسانه خوانی
از نبی قصه ها بشنفتند

دانه را دام در کمین بیند
سوی دانه روند از وی بیش
ره نهد در گریز فارغ بال
بلکه دانه ز دام نشناسیم
دام بهر عذاب و ایلام ست
که ز پیشینیان می خوانی
آخر الامر دام ایشان شد
در ریاست بهانه ولانی
از تعنت بیکدگر گفتند

یک زمانی بجرم کار کشند
گر نیاید گزندشان از دام
ما درین دامگاه خونخواره
دام بینیم دانه پنداریم
بر غرض گردد این سخن محمول
که فلان قوم در فلان ایام
جز پی آنکه فهم اگر داری
همچو آن کافران پیشینه
نه ز اخبار راستین ست این

صبر از دانه اختیار کنند
کنند او نیز سوی دانه خرام
کم ازان مرغکیم صد پاره
دانه را جز فسانه نشماریم
نشود بهره ور ز حسن قبول
میزند از پی الملمنی کام
حصهٔ خود ز قصه برداری
که پر از کینه بود شان سینه
بل اساطیر اولین ست این

با من در میان آوردند و گفتند آن چراغها که بآن کیفیت بتو نمودند اشارت و بشارت ست ترا باستعداد و قابلیت این راه اما
فتیله استعداد را در حرکت می باید آورد تا روشن شود و اسرار ظهور کند و دیگر فرمودند و مبالغه نمودند که در همه احوال قدم
بر جادهٔ امر و نهی و عمل بعزیمت و سنت بجای آری و از رخصتها و بدعتها دور باشی و دائما احادیث مصطفی
صلی الله علیه و آله وسلم و صحابه کرام رضی الله عنهم باشی و بعد ازین سخنان آن جماعت مرا گفتند شاهد صدق حال
تو آنست که فردا علی الصباح فلان جا بروی و فلان کار بکنی و تفصیل آن در مقامات ایشان مذکور ست و
گفتند بعد ازان متوجه نسف شو بخدمت سید امیر کلال خوی چون بموجب فرموده ایشان بنسف رفتم و بخدمت
امیر قدس سره رسیدم خدمت امیر الطاف نمودند و التفاتها فرمودند و مرا تلقین ذکر کردند بطریق نفی و اثبات بطریق
خفیه مشغول ساختند و چون در واقعه مامور بوده بعمل بعزیمت بذکر علانیه عمل نکردم کسی از ایشان سوال کرد که در
شما امور دنیوی هست نا گفتست ایشان فرمودند بحکم جذبة من جذبات الحق توازی عمل الثقلین باین سعادت مشرف
گشتم باز از ایشان پرسیدند که در طریقه شما ذکر جهر و خلوت و سماع میباشد فرمودند نمی باشد پس گفتند بنا طریقه بر چیست
فرمودند خلوت در انجمن بظاهر با خلق و بباطن با حق سبحانه و تعالی ع از درون شو آشنا و از برون بیگانه باش *
این چنین زیبا روش کم می بود اندر جهان * رجال لا تلهیهم تجارة و لا بیع عن ذکر الله اشارت باین مقام ست گویند که
حضرت خواجه را هرگز غلام و کنیزک نبوده است ایشان را ازین معنی سوال کردند فرمودند بندگی با خواجگی راست نمی
آید کسی از ایشان پرسید که سلسلهٔ حضرت شما بکجا میرسد فرمودند که از سلسله کسی بجایی نمیرسد و میفرمودند نفسهای
خود را تهمت و متهم دارید که هر که بغایت حق سبحانه نفس خود را ابدی شناخته باشد دیگر و کید او را دانسته نزد او این عمل
سهل ست از روندگان این راه بسیار بوده اند که گناه دیگری را بر خود نهاده اند و بار آن کشیده میفرموده اند قوله
تعالی یا ایها الذین آمنوا آمنوا بالله اشارت بآنست که در هر طرفة العین نفی این وجود طبیعی میباید کرد و اثبات
معبود حقیقی می باید نمود شیخ جنید قدس سره می فرموده اند نفی و اثبات وجود نزدیک ما اقرب طریقست و لیکن
جز بترک اختیار و دیده قصور اعمال حاصل نمیشود و میفرمودند تعلق بما سوی رونده این راه را حجاب بزرگ ست
ع تعلق حجابست و بیحاصلی * چو پیوندها بگسلی واصلی * اهل حقیقت ایمان را چنین تعریف کرده اند که الایمان
عقد القلب بنفی جمیع ما توهمت القلوب الیه من المنافع و المضار سوی الله تعالی و میفرموده اند طریقه با صحبت

تو هم این قصه ها چو می شنوی
گر ترا هم این یقین بودی
هر که گوید ترا که معلوم ست

ز بان خوش بآن همی گردی
کار و بار تو کی چنین بودی
که فلانی طعام مسموم است
سیکند حیله تا ازان ببرد

نیک حالت بود بکذب بگفت
بگذشتی ز دانش و خبرت
لیک ازان میخوری بحرص و شره
طمع خلق را و خود بخورد

آشکارست بود خلاف نهفت
برگرفتی ز دیگران عبرت
گفت او را دروغ دانی به

خواب کردن حبشی و باز بردن دایه او را بخانه او

شب چو نزدیک شد بوقت سحر
دایه او را چو دید چابک و چست
چشم مالید هر طرف گردید
نه ازان همدمان شب چیزی

حبشی برد سوی بالین سر
باز بردش بخوابگاه نخست
زانچه شب دیده بود هیچ ندید
نه ازان شادی طرب اثری

خشم حسن ست از نهان خراب
بخود افتاد تا بلندی چاشت
دید ازان منزلی چو علیین
نه ازان آفتاب جاه و جلال

داد نقد خرد بغارت خواب
چاشتگاه بلند سر برداشت
رخت خود در نشیمن سجین
ایچ چیزش بدست غیر خیال

ست و در خلوت شہرت ست و در شہرت آفت خیریت در جمعیت ست وجمعیت در صحبت بشرط نفی بودن در یکدیگر و آنچه آن بزرگ فرمودہ است کہ تعالی تو من ساعۃ اشارت بانست کہ اگر جمعے از طالبان این راہ بایکدیگر صحبت دارند دران خیر و برکت بسیارست امیدست کہ ملازمت و مداومت بران منتہے بایمان حقیقی شود دمی فرمودہ اند کہ طریقہ ما عروۃ الوثقی ست چنگ در ذیل متابعت حضرت رسالت صلے اللہ علیہ وسلم زدنست و اقتدا باثار صحابہ کرام رضی اللہ تعالے عنہم کردن ست و درین طریقہ باندک عمل فتوح بسیارست اما رعایت متابعت سنت کاری بزرگ ست ہر کہ از طریقہ ما روی گرداند خطر دین دارد دمیفرمودند طالبے باید کہ در زبانی کہ با دوسی از دوستان حقتعالے صحبت میدارد واقف حال خود باشد و زمان صحبت را با زمان گذشتہ موازنہ کند اگر تفاوت یابد بحکم اصبت فالزم صحبت آن عزیز را غنیمت داند ومیفرمودہ اند لا الہ نفی الہ طبیعت ست الا اللہ اثبات معبود بحق جل جلالہ محمد رسول اللہ خود را در مقام فاتبعونی در آوردن ست مقصود از ذکر آنست کہ بحقیقت کلمۂ توحید حقیقت کلمۂ آنست کہ از گفتن کلمۂ ماسوی بکلی نفی شود و بسیار گفتن شرط نیست ومی فرمودہ اند کہ حضرت عزیزان علیہ الرحمۃ والرضوان مے گفتہ اند کہ زمین در نظر این طائفہ چون سفرہ ایست و ما می گوئیم چون روی ناخنی ست ہیچ چیز از نظر ایشان غائب نیست ومیفرمودند بسر توحید مے توان رسیدن اما بسر معرفت رسیدن دشوارست وقتے حضرت خواجہ بسفر مبارک حج مے رفتہ اند یکے از بزرگ زادگان خراسان را تعلیم ذکر کردہ بودند در وقت مراجعت با ایشان گفتند کہ فلان کس بتکرار سبق ذکر کہ تعلیم گرفتہ بود کم مشغولی دفرمودند کہ باکے نیست پس از وی پرسیدند کہ ما را در خواب دیدے گفت آری فرمودند کہ ہمین بس ست ازین سخن معلوم میشود کہ ہر کہ را اندک رابطہ باین عزیزان مے باشد امیدست کہ آخر الامر ملحق بایشان گردد و آن سبب رفع درجات وے شود شخصی در خدمت حضرت ایشان گفت فلان کس رنجورست توجہ خاطر شریف دریوزہ مے دارد فرمودند کہ اول بازگشت خستہ می باید آنگاہ توجہ خاطر شکستہ از خدمت ایشان طلب کرامت کردند فرمودند کرامات ظاہرست باوجود چندین بار گناہ بر روے زمین می توانیم رفت ومی فرمودہ اند کہ از شیخ ابو سعید ابو الخیر قدس سرہ پرسیدند کہ در پیش جنازہ شما کدام آیۃ خوانیم فرمودہ کہ آیت خواندن کار بزرگیست این بیت خوانیدہ

ے چیست ازین خوبتر در ہمہ آفاق کار ❊ دوست رسد نزد دوست یار بنزدیک یار ❊ پس حضرت ایشان

رہ بمقصود خود ز پیر و جوان
دوستی حال او بد انسان دید
ز درہ من بعشوہ ناگاہے
گر کسی نعت و نام او پرسید
مولدش خلج ست یا فرخار
چشم او سر ناک افتاد است
گیسویش چون کمند تافتہ است
لعاش آب حیات تشنہ لبان
شد ز تیغ ستمگیش ہر یہ ستہ

جست چندان کہ داشت تاب و توان
موجب آنچہ دید اندو پرسید
دلپذیری بحسن و دل خواہے
یا محل و مقام او پرسید
مسکنش تبت ست یا تاتار
یا خود از سحر ناک افتادہ ست
یا پی دام و بند تافتہ است
یا ہلاک مراد دل طلبان
بر جہان راہ عافیت بستہ

ناشدہ بر مراد خود فیروز
گفت بس حال مشکلے دارم
عقل را در صفات حسنش لال
ور بگوید کجاست خانہ او
شاہ اقلیم و ماہ کشور کیست
نخل قدس کہ صنع حق جست
رخش از نقش خال و خط سادہ ست
ابروی او کہ در جہان طاق ست
یا کشادہ است رخنہ گاہ بلا

مانی در گرفت عالم سوز
غرق گشتہ بخون دلے دارم
عقل را در صفات حسنش لال
خانہ کیست آشیانہ او
خصم جانسوز و یار مخمور کیست
معتدل یا بلند یا جست ست
یا خود آن زیب دیگر نہ دادہ ست
قبلہ عاشقان مشتاق ست
باز کردہ بروے اہل ولا

فرمودند در پیش جنازہ ما این بیت خوانند ے مفلسانیم آمدہ در کوے تو ❊ شیئاً للہ از جمال روی تو ❊ از خدمت مولانا جلال الدین خالدی رحمہ اللہ تعالے پرسیدند کہ نسبت سلوک و طریقہ خواجہ بہاؤ الدین از متاخران مشائخ بطریقہ کہ مناسبت دارد فرمود کہ سخن از متقدمان گویند دو بیست سال زیادہ است کہ تا این نوع ظہور آثار ولایت کہ بر خدمت خواجہ بہاؤ الدین بعنایت الٰہی ظاہر شدہ ہست بر ہیچ کس از مشائخ طریقت متاخران نشدہ است شیخ قطب الدین نام پیرے از اصحاب خواجہ بخراسان تشریف آوردہ بودی گفت کہ من خرد سالی بودم حضرت خواجہ مرا فرمودند کہ بفلان کبوترخانہ رود کبوتر بچہ چند بیارد چون کبوتر بچگان آوردم مرا خاطر بآن میل کرد کہ کبوتر بچہ زندہ گاہ داشتم و بحضور خواجہ نیاوردم چون کبوتر بختند و بر حاضران قسمت کردند مرا دادند و گفتند فلان کس نصیب خود زندہ گرفتہ است وفات ایشان در شب دوشنبہ سیم ماہ ربیع الاول سنہ احدی وتسعین وسبعمائۃ بودہ است قدس اللہ تعالیٰ روحہ خواجہ علاء الدین عطار قدس اللہ تعالیٰ روحہ نام وی محمد بن محمد البخاری ست از کبار اصحاب خواجہ بہاؤ الدین بودہ است وحضرت خواجہ در ایام حیات خود حوالہ تربیت بسیاری از طالبان حوالہ بایشان مے کرد ومیفرمودند کہ علاؤ الدین خیلی بار بر ما سبک کردہ است لاجرم انوار ولایت و آثار آن علے وجہ الاتم والاکمل از ایشان بظہور پیوستہ است و ہمین صحبت و حسن تربیت ایشان بسیارے از طالبان از پایگاہ بعد و نقصان بہ پیشگاہ قرب و کمال رسیدند و مرتبۂ کمال و تکمیل یافتند این فقیر از بعضے عزیزان شنیدہ است کہ قدوۃ العلماء المحققین و اسوۃ الکبراء المدققین صاحب التصانیف الفائقۃ والتحقیقات پیشواء الرائقۃ السید الشریف امام الجرجانی رحمہ اللہ تعالے کہ توفیق انخراط در سلک اصحاب ایشان یافتہ بودہ است و نیاز و اخلاص تمام بخادمان و ملازمان ایشان داشتہ بارہا میگفتہ کہ تا من بصحبت شیخ زین الدین رحمہ اللہ تعالے نرسیدم از رفض نرستم و تا بصحبت خواجہ علاؤ الدین عطار قدس سرہ نپیوستم خدائے را نشناختم بعضے از کلمات قدسیۂ ایشان را کہ در مجالس صحبت مے فرمودہ اند خدمت خواجہ محمد پارسا قدس اللہ روحہما در قید کتابت آوردہ بودند و چندے ازان بہ نیت تبرک در اینجا مذکور میگردد ومی فرمودند سابقۂ عنایت ازلی الٰہی را مے باید دید و از امید واری بآن عنایت بی علت و در طلب آن عنایت لحظہ غافل نے باید بود و از استغنا خود را می باید نگاہ داشت و اندک حق سبحانہ و تعالے بزرگ مے باید شمرد و ترسان و لرزان باید بود از ظہور استغناے حقیقی و خاموشے از سہ صفت باید کہ خالی نبود یا نگاہ داشت

از دہان و میان ہیچ نشان
ہر چہ زین نکتہا خیال کنند
زانکہ من در جمال آن دلبر
نور آن برق پردہ سوز افروخت
پیش من نیست خط زرخ ممتاز
ہر دو در ذوق من بود یکسان
من صفت بہر ذات میخواہم
من صفت بہر ذات تابع او
ہر صفت کس تو عاشقی بمثل

ہیچکس یافت آشکار و نہان
از من خستہ دل سوال کنند
معنے دیدہ ام برون ز صور
سر بسر پردہ ہای صورت سوخت
زلف از رو نمی شناسم باز
نیست این مشکل و دگر آسان
نہ برای صفات می خواہم
نہ درین عشق ذات تابع اوست
چون شود با نقیض خود مبدل

یا خود آن سر مختفے برموز
جز خموشی جواب دیگر نیست
گرچہ آن معنے ز صورت فرد
محو معنے فارغ از صورم
گر کشد چشم او بہ تیغ ستم
ذات من نیست جز محبت ذات
چون ز دل برق عشق شد لامع
چون کنی میل ذات بہر صفات
عشق تو نیز رو نہد بزوال

نیست مستور سر غریب ہنوز
جز ندانم سخن میسر نیست
در لباس صور تجلے کرد
نیست از جلوۂ صور خبرم
در دہد لعل او نوید کرم
واب بر من ز دوست کہ نہ صفات
ذات متبوع شد صفت تابع
ہست معشوق تو صفات بذات
بلکہ گیرد بہ نفرت استدلال

خطرات یا مطالعهٔ ذکر دل که گویا گشته باشد یا مشاهده احوال که بر دل گذرد خطرات مانع را نبود احتراز از آن نشود باشد اختیار طبیعی که مدت بیست سال در تفحص آن بودیم ناگاه به نسبت خطره گذشت اما قرار نیافت و خطرات منع کردن کار قوی ست و بعضی برآنند که خطرات را اعتبارے نیست اما نباید گذاشت تا ممکن باشد سعی باید کرد که متمکن نگردد که بتمکن آن شدت در مجاری فیض پدید آید بنابرین دائم متفحص احوال باطن باید بود و خود را بنفس زدن تهی کردن ظاهر با مرشد در حضور یا در غیبت برای نفی خطرات ست که تمکن یافته است در باطن و سبب آنست که هر معنے در لباس صورتی بود بهر وقت خود را بنفس زدن از خطرات مواضعے که تمکن یافته است تهی باید کردن در خود رفتن ست و از خود رفتن و اصل معتبر در راه اینست و علامت در خود رفتن ست غنیمت از خود و حضور با حق سبحانه بقدر عشق ست و نتیجهٔ محبت مفرط است عشق هر که بیشتر غیبت از خود با معشوق بیشتر چون ملک و ملکوت بر طالب پوشیده شود فراموش گردد فنا بود و چون هستی سالک هم بر سالک پوشیده شود فنا ر فنا بود و بعد از هر نمازی از پنج نماز و بعد از مذاکرهٔ علم بیست بار کلمهٔ استغفار را گفتن مدد ست در سعی و توجه که ذکر کرده شد صیقل بر روے آئینه باید نه بدسته آهنه یا بر پهلو و پشت آئینه فائده ندهد و درین زمان بذکر خفیه که مشغول میشوند مے گویند نه بدل مقصود و بسیار گفتن نیست و در یک نفس سه کرت گوید لا اله الا الله از طرف راست آغاز کند و بدل فرود آرد محمد رسول الله از جانب چپ بیرون آرد بلی مجاهده نمی شود و پیش از صبح و بعد از شام در خلوت و فراغت از خلق شیخ عطار رحمه الله مے گوید صد هزاران قطرهٔ خون از دل چکید تا نشان قطرهٔ از آن یافتم و در یک نفس باید نه کرت لا اله الا الله گوید یا بیست و یک کرت اگر نتیجه ندهد از سر گیرد و از مزارات مشائخ کبار روح الله الله تعالے ارواحهم زیارت کنند بهمان مقدار فیض مے توانند گرفتن که صفت آن بزرگ را شناخته است و بهمان صفت توجه نموده و دران صفت در آمده اگرچه قرب صوری را در زیارت مشاهده سه آثار بسیار ست اما در حقیقت توجه بارواح مقدسه را بعد صوری مانع نیست و در حدیث نبوے که صلوا علی حیث ماکنتم بیان و برهان این سخن ست و مشاهده صور مثالیه اهل قبور کم اعتبار دارد و در جهت شناختن صفت ایشان دران توجه دوران زیارت و با این همه خواجه بزرگ قدس الله روحه میفرمودند که مجاور حق سبحانه بودن احق و اولی ست از مجاورت خلق حق عز و جل و این بیت بر زبان مبارک ایشان بسیار گذشتی که تو تا کی گور مردان را پرستی بگرد کار مردان گرد رستے

سوال آن پسر صاحب جمال از پدر صاحب کمال جوابی از سوال

با پدر گفت نازنین پسرے
از یمین و یسار اهل نیاز
وان دگر خون ز دیده افشاند
نه ندانم چه صورت انگیزم
آن یکی گفت از آن رخ ساده
وان دگر گفت کان خط نوخیز
وان دگر گفت کان خم ابرو
وان دگر گفت دانه آن خال

کای ز هر نیک و بد ترا خبرے
دعوی عشق میکنند آغاز
شور دل آب دیده بنشاند
با که آمیزم از که پرهیزم
رنج بی‌جوهم منقش افتاده
ز خطم بر صحیفه پرهیز
ساخت پشتم ز بار عشق دوتو
در دلم کشت تخم رنج و ملال

چون بهم زلستانه بیرون نای
آن یکے آه دردناک زند
هر یک از درد عشق و سوز جگر
گفت از هر یکی بپرس جدا
وان دگر گفت از آن لب میگون
وان دگر گفت کان قد و رفتار
وان دگر گفت زان چه غبغب
وان دگر گفت زان دو نرگس مست

شور و غوغا بر آید از همه جا
جیب جان را ز درد چاک زند
به زبان دگر دهند خبر
کز جمالم چه روز دست ترا
چشم من پر ز نست و دل پر خون
برده است از دلم شکیب و قرار
جان سپر منیم آمد ست بلب
دل من همچو جام باده شکست

که مقصود از زیارت مشاهده اکابر دین رضی الله تعالے عنهم اجمعین است نه باید که توجه بحق بود سبحانه و روح آن بزرگ را بحق را وسیله کمال توجه گردانیدن بحق باید گردانید چنانکه در حال تواضع با خلق باید که هر چند تواضع با با خلق بود بحقیقت با حق سبحانه و تعالے باشد زیرا که تواضع با خلق آنگاه پسندیده افتد که خاص خدائے را باشد عز و جل بآن معنے که ایشان را مظاهر آثار قدرت و حکمت بیند و الا آن صنعت بود نه تواضع طریقهٔ مراقبه از طریقهٔ نفی و اثبات اعلے و اقرب ست بجذبه از طریق مراقبه بمرتبهٔ وزارت و تصرف در ملک و ملکوت میتوان و اشراف بر خواطر بنظر موهبت نظر کردن و باطنے را منور گردانیدن از دوام مراقبه است از ملکهٔ مراقبه دوام جمعیت خاطر و دوام قبول دلها حاصل است و این معنی را جمع و قبول مے نامند حضرت عزیزان را رحمه الله تعالی سوال کرده اند از ذکر علانیه فرموده اند باجماع علما در نفس اخیر بلند گفتن و تلقین کردن جائز ست و درویش را هر نفسے نفس اخیر ست وفات حضرت خواجه علاء الدین قدس سره بعد از نماز خفتن شب چهار شنبه بیستم رجب سنه اثنین و ثمانمائة بوده است در روضه مطهرهٔ ایشان در ده توجفانیا ست در روضه خواجه محمد پارسا بخاری قدس سره نام ایشان محمد بن محمود الحافظ البخاری ست قدس الله سره ایشان نیز از کبار اصحاب خواجه بزرگ اند قدس الله سره و حضرت خواجه بزرگ در حق ایشان فرموده اند بحضور اصحاب خود با ایشان خطاب کرده اند که حقی و امانتی که از خلفاء خاندان خواجگان قدس الله تعالے اسرارهم باین ضعیف رسیده است و آنچه درین راه کسب کرده است آن امانت بشما سپردیم چنانچه برادر دینی مولانا عارف سپرده قبول مے باید کرد و آن امانت را بخلق حق سبحانه میباید رسانید ایشان تواضع نمودند و قبول کردند و در مرض اخیر در غیبت ایشان و در حضور اصحاب و احباب در حق ایشان فرموده اند مقصود از ظهور ما وجود اوست او را بهر دو طریق جذبه و سلوک تربیت کرده ام اگر مشغول میشود جهانے از و منور مے شود و در مجلسی دیگر بصفت برج بنظر موهبت او را کرامت کردند و قصه برج رضی الله عنه در کتاب قوت القلوب مذکور ست و در مجلسے دیگر بنظر موهبت او را نفس بخشیدند تا هر چه گوید آن شود و در مجلسی فرمودند هر چه او می گوید حق تعالی آن می کند بحکم حدیث صحیح ان من عباد الله من لو اقسم علے الله لابره میگوییم بگوے او میگوید و در مجلسے دیگر او را تلقین ذکر خفیه فرموده اند و او را اجازت داده اند جمیل بر موجب آنچه دانند از دقایق و حقایق آداب طریقت و تعلیم آن الی غیر ذالک من التشریفات التی لا تعد و لا تحصے و چون در محرم سنه ثنتین

وان دگر گفت معنی بیچون

دیده‌ام از پرده صورت بیرون
فارغ از زلف و غافل از رخ و لبم

شد دلم مبتلای آن معنے
من ندانم چه چیز مے جویم

نیست هم جان برای آن معنے

جواب گفتن پدر مر پسر را

پدر این قصه از زبان پسر
لیک آن پر که مرغ حسن و جمال
خم ابرو که خوانیش مه نو
خط فیروز رنگ زنگاری
چون دمد ریش و بینیش بر تیغ
چون نشان سم ستور براه

چون نیوشید گفت جان پدر
زند از روی سوی عدم پر و بال
شود از ریش داس عمر درو
آورد روی در سیه کاری
مثل بعر البطاء حول الشیخ
از نم بول او دمیده گیاه

نیست پوشیده پیش اهل ادب
گرچه خیزد همی ز روی ذقن
قد که باشد نهال تازه و تر
خال مشکین که بر جبین عذار
وانچه میخوانیش چه سیمین
لب و سبلت چنان بهم کز موی

که بود ریش پر بعرف عرب
زود از روی لطافت همه تن
خشک چوبی شود سزای تبر
نقطهٔ مشک بود بر گلنار
بینی آن را بچشم عبرت بین
لای پالای برد ها به سبوے

وعشرین وثمانمایة به نیت طواف بیت الحرام و زیارت نبی علیه الصلوٰة والسلام از بخارا بیرون آمدند و از رحم
تسف بصفانیان و ترمذ و بلخ و هراة القصد دریافت مزارات متبرکه روان شدند همه جا سادات و مشایخ و علما
مقدم شریف ایشان را مغتنم شمردند و باکرام و اعزاز تمام تلقی نمودند بخاطر مے آید که چون از ولایت جام می
گذشتند و بقیاس چنان مے نماید که در اواخر جمادی الاولے یا اوائل جمادی الاخری بوده از سائل مذکور
پدر این فقیر با جمعے کثیر از نیازمندان و مخلصان بقصد زیارت ایشان بیرون آمده بودند و هنوز عمر من پنج سال
تمام نشده بود یکے از متعلقان را گفت که مرا بر دوش گرفته پیش محفه محفوف بانوار ایشان داشت التفات نمودند
و یک سیر نبات کرمانی عنایت فرمودند و تا امروز از آن شصت و دو سال ست هنوز صفائی طلعت منور ایشان
در چشم منست و لذت دیدار مبارک ایشان در دل من و همانا که رابطهٔ اخلاص و اعتقاد و ارادت و محبتی که این فقیر را
نسبت بخاندان خواجگان قدس الله تعالے ارواحهم واقع ست ببرکت نظر ایشان بوده باشد و امید می دارم که همین
همین رابطه در زمرهٔ محبان و مخلصان ایشان محشور گردم بمنه و جوده چون به نیشاپور رسیدند بواسطه حرارت
هوا و خوف راه در میان اصحاب سخن مے گذشته است و فی الجملة فتورے بعزیمتها راه یافته بوده است و دیوان
مولانا جلال الدین رومی را قدس الله سره بفال کشاده اند این ابیات بر آمده ؎ رو ید لے عاشقان حق
باقبال ابد ملحق ✤ روان باشد همچون مه بسوی سعودی ✤ مبارک باد تا این ره بتوفیق و امان الله ✤ بهر شهرے بهر
جلئے بهر دشتی که بپیودی ✤ از انجا این مکتوب بخارا فرستاده اند باسمه سبحانه نوشته شد این مکتوب در روزی که بیرون
آمده شده بود از نیشاپور حمیت وسائر بلاد المسلمین عن الآفات والمخافات و آن روز یازدهم بود از جمادی الاخری
سنه اثنین و عشرین و ثمان مائة در حال صحت و سلامت و رفاهیت و وثوق تمام بفضل و کرام الٰهی جل ذکره و قوت قلب
و قوت یقین بفیض فضل نامتناهی بحکم اشارت و بشارت کان رسول الله صلے الله علیه وسلم یتفاءل ولا یتطیر و علیه
صحبته شعر لم یبق بعدی من النبوة الا المبشرات ...... المؤمن او تری له و هذا حدیث متفق علے صحته یا نبی الهدی حدثیک غوثے
و اعتصامی بابک والتجائی و چون در کنف صحت و عافیت و رفاهیت بمکه محترمه رسیده اند و ارکان حج تمام گذارده اند
ایشان را مرضی عارض شده است چنانکه طواف وداع در عماری کرده اند از انجا متوجه مدینه شدند در راه اصحاب طلبیده
اند و الا فرموده بسم الله الرحمن الرحیم جابی سید الطائفة الجنید قدس الله تعالے سره فی صحوة یوم السبت التاسع

رود القصه حسن را اندریش
پس باین خال و خط مشوّش
هر که او دل درین صورت بست
چون صوریت امین تغییر
حسن صورت محل تغییر است
هر چه گفتی بجان نیوشید
روی او را چو روشن آینه یافت
ذره بود او ز نور هستی حق
روی در روی یکدگر کرده

گل و هدجای خویشتن بخشیش
باش ز آلایش رعونت دور
بگذر از وی که همتش پست ست
دامن عاشقان معنے گیر
عارف عشق آن گران گیر ست
زهر داوی روان نیوشیدی
که بران نور حق معاینه یافت
ذره در نور بود مستغرق
باده در جام یکدگر خورده

چه خشیشی که آب گل ببرد
کین همه زیب و زینت صورت
پی آن رو که عارف معنی ست
حسن معنی چه جاودان پاید
چون شنید این سخن بسر بر دید
چشم و دل بر رضای او میداشت
عارف تیز چشم معنے بین
واتما در تجلی آن نور
حبذا آن دو ناظر و منظور

چه گیا ہے که گاو خر بخورد
حال صورت زمان زمان دگر ست
مرد عارف بد و ستی ابد ست
عشق آن اعتماد را شاید
کرد بیرون غرور حسن ز سر
گوش بر حکم و رای او میداشت
کش شهود خدا بدش آئین
بود در چشم خویشتن مستور
هر دو ز آلودگی شهوت دور

عشر من ذی الحجہ سنه اثنین و عشرین و ثمانمائة عند انصرافنا من مکة المبارکة زادها الله تعالے تکریما و برکاتا و نحن نسیر مع
الرکب و انا بین النوم والیقظة فقال رحمه الله تعالے فی زیارته و بشارة القصد مقبول فحفظت هذه الکلمة و سررت
بها ثم استیقظت من الحالة الواقعة بین النوم والیقظة الحمد لله علے ذلک و بعد از ان کلمات دیگر هم بعبارت عربی
املا فرموده اند که ترجمه جمله آن این مے شود که این کلمهٔ واحد که از سید الطائفه قدس سره واقع شد کلمه ایست جامع
تامه و بشارتی ست شامله عامه مارا و اولاد و اصحاب و احباب حاضر و غائب مارا زیرا که قصد ما درین مشاعر عظام
و ادعیه که کرده شد بهر موقف و مقام مصالح دینی و دنیوی همه آن بود و آن قصد بمقتضای این بشارت مقرون
بقبول شده و الحمد لله سبحانه حمدا طیبا مبارکا یوافی نعمه و یکافی مزیده و روز چهار شنبه بیست و سیم بمدینه رسیده اند
و از حضرت رسالت صلی الله علیه وسلم بشارتها یافته و آن مسوده املا را طلبیده اند تا بران زیادت کنند چون مطالعه
کرده اند که همین ها ست و زیادت ننوشته اند و روز پنجشنبه بجوار رحمت حق پیوسته اند مولانا شمس الدین فناری رومی و اهل
مدینه و قافله بر ایشان نماز گزارده اند و شب جمعه در ان منزل مبارک نزول فرموده اند و در جوار قبه شریف امیر المومنین
عباس رضی الله دفن کرده اند و خدمت شیخ زین الدین الخوافی رحمة الله تعالے از مصر سنگ سفید تراشیده آورده است
و لوح قبه ایشان ساخته و بآن از سائر قبور ممتاز ست یکے از ثقات که از مخصوصان والد بزرگوار ایشان خواجه برهان الدین
ابونصر پارسی رحمة الله تعالے بوده است چنین گفته است که خدمت برهان الدین ابونصر چنین فرموده اند که در ان
وقت که خدمت والد من فوت شدند بر بالین ایشان حاضر نبودم چون حاضر شدم روی مبارک ایشان را کشادم تا نظرے
کنم چشم بکشادند و تبسم نمودند و قلق و اضطراب من زیادت شد بپایان پائے ایشان آمدم و روی خود بر کف پائے
ایشان نهادم پائے خود را بالا کشیدند چون جسد ایشان که در مدینه رسول صلے الله علیه وسلم نقل کردند بعضے از اکابر
عجم و سید نعمة الله رسید این عبارت فرمودند که هما نجا باشند یکے از مریدان و معتقدان حضرت خواجه گوید که چون
حضرت خواجه قدس سره عزیمت حجاز مے کردند در وقت وداع گفتیم خواجه شما رفتند فرمودند رفتیم و رفتیم و از انفاس
متبرکه ایشانست که یکے از اصحاب نوشته بود که خاطر این فقیر دائما نگران احوال ظاهری و باطنی شما مے باشد
علی الدوام به نسبت آن برادر منتظر نظرات سبب علت الهی بیعود سید الطائفه جنید قدس الله تعالی روحه فرموده
است ان بدایات عین من الکرام الحقت الاحقین بالسابقین و با این همه اصل معتبر ست نزد کبرا دین قدس

حسن این آفتاب عالم سوز
حسن سیرت گرفت باهم میش
عاقبت چون نهاده بزوال
حسن شخص است و عشق چون سایه
آنکه دائم ز عشق لاف زدی
برگرفتے ز دور راه گریز
گرچه عشقش نماند همچو نخست

عشق آن آفتاب صبح فروز
لیک با مرد عارف از همه بیش
زان پس آفتاب حسن و جمال
سایه از عشق می برد مایه
در محبت در گزاف زدی
پائے خود در گریز کردی تیز
نشد آئین آشنائی سست

سینه آن چو دامن این چاک
بود یکچند از ان دو مهر گذار
عشق عشاق نیز رخت به بست
چون در آمد وجود شخص ز پاے
ناگهانش براه گردیدے
غیر عارف که ره دمید اشت
عشق اگر رفت دوستداری ماند

دامن آن چو دیده آن پاک
گر سودای عشق را بازار
آتش اشتیاق شان بنشست
بست ممکن بقای سایه بجای
بی بهانه ز راه گردیدے
سر آن رشته را نگه میداشت
در میانه طریق یاوے ماند

پرسیدن پسر از سبب نقصان عشق عارف که عاشق معنی بود بواسطه نقصان حسن صورت

روزی آن نوجوان بعارف گفت
کای شناسای رازهای نهفت
چون ترا دل اسیر معنے بود
عشق معنے ز صورت ادنی بود

الله تعالی ارواحهم اجمعین آنکه کوشش را بگذار و بخشش را چشم میدار حضرت خواجه پارسا قدس الله تعالی سره
سوال کردند که طریقت چه توان دریافت فرمودند که بشرع و دیگر بعد التمنا فعلیه امر الوسط فی الطعام لا فوق
الشبع ولا الجوع المفرط در تقابل مقام علی طریق الاعتدال المزاج کوشیدن علی الخصوص احیا بین العشائین
و قبل الصبح بحیث لا یطلع علیه احد توجه در خود رفتن و نفی خواطر علی الخصوص خاطر نفسی به نسبت حال و ماضی
و استقبال نیک موثر ست فی رفع الحجب عن القلب و دیگر از سکت اللسان عن فضول الکلام نطق القلب مع
الله سبحانه و اذا نطق اللسان سکت القلب و الصمت علی قسمین صمت باللسان و صمت بالقلب عن خواطر الاکوان
فمن صمت لسانه ولم یصمت قلبه خف وزره و من صمت لسانه و قلبه ظهر له سره و تجلی له ربه عزوجل و من لم یصمت
بلسانه ولا بقلبه کان مملکة للشیطان و سخرة له اعاذنا الله من ذلک و من صمت قلبه ولم یصمت لسانه فهو ناطق
بلسان الحکمة ساکت عن فضول الکلام رزقنا الله تعالی ذلک بفضله و کرمه خواجه برهان الدین ابو نصر
پارسا قدس الله سره و بعد از وی به جای وی ثمره شجره طیبه وی بود خواجه حافظ الدین ابو نصر محمد بن محمد بن
محمود الحافظ البخاری رحمه الله تعالی که پایه علوم شریعت و رسوم طریقت را بوالد بزرگوار خود رسانیده بودند و در نفی
وجود و بذل موجود کار را [illegible] گذرانیده و در ستر حال و تلبیس بشان بود که هرگز از ایشان ظاهر نشدی که درین راه قدمی
نهاده اند و از علوم این طائفه از سائر علوم چیزی دانسته اگر از ایشان سوال کردندی فرمودی که به کتاب
رجوع کنیم چون کتاب بگشادی با همان محل بر آمدی که آن مسئله بودی یا یکدو ورق پس یا پیش کم ازین تخلف
کردی روزی در مجلس شریف ایشان ذکر شیخ محی الدین بن العربی قدس سره و مصنفات وی میرفت از
والد بزرگوار خود نقل کردند که ایشان میفرمودند که فصوص جان است و فتوحات دل و نیز میفرمودند هر که فصوص را
نیک میداند وی را داعیه متابعت حضرت رسالت صلی الله علیه وسلم قوی میگردد توفی رحمه الله تعالی شهر محرم
سنتین و ثمانمائه و قبر ایشان در هری ست حضرت خواجه حسن عطار قدس سره ایشان فرزند خدمت خواجه علاء الدین
عطار اند و ثمره شجره ولایت ایشان جذبه قوی داشته اند و بصفت جذبه بر هر کدام هر که میخواستند تصرف میکرده اند
و وی را از مقام حضور و شعور بآن عالم بکیفیت بیخودی و بیشعوری میرسانیده و ذوق غیبت و فنا که بعضی از
ارباب سلوک را علی سبیل الندرة بعد از مجاهده بسیار میسر میشود می چشانیده در همه ماوراء النهر و خراسان کیفیت

حسن معنی [illegible] شود سپری
[illegible] عارف چو آن سوال شنید
[illegible]
[illegible]
هر چه [illegible]
[illegible] نقد [illegible]

خسرو آن باشد از زوال بری
از جواب سوال چاره ندید
عشق [illegible] صور بخیل است
[illegible]
حلیه خویش را [illegible]
گه ز آئین عشق ورزی هیچ

عشق تو چون فتاد در کم و کاست
گفت آنجا که جلوه معنی است
هر کرا [illegible] بجمال [illegible]
رخ ز هر صورتی که بنماید
[illegible] اوگردد
آن کی از حجاب [illegible] هیچ

خاطر تو [illegible] رسیده چراست
[illegible] نقص و زوال راز نیست
دست تغییر از آن ابد کوتاه
بجمال خودش بیاراید
[illegible] وفای او گردد
غیر صورت دگر نه بیند هیچ

اشارت ست بجمالی [illegible] که شهرت [illegible] بجمال معنی نبرده اند

[illegible]
[illegible]

[illegible]
روی هر یک [illegible]

[illegible]
[illegible]

بحجاب صور گرفتار اند
نیست ممتاز صورت از معنی

تصرف ایشان در طالبان و زائران اشتهار تمام دارد هر که بدست بوس شریف ایشان مشرف شدی از پای
در افتادی و دولت غیبت و بیخودی دست دادی چنین استماع افتاده است که یک روز بامداد از خانه بیرون آمده
اند و کیفیتی غالب داشتند هر که را نظر بر ایشان افتاده همه را کیفیت بیخودی دست داده بخود بیفتادند بعضی از
درویشان ایشان بعزیمت سفر مبارک بهرات رسید آثار جذبه و غیبت و بیخودی و حیرت از وی ظاهر بود که
کوربازارها می گذشت چنان [illegible] که ویرا امری باطنی فرو گرفته است و به آمد و شد خلق و گفتگوی ایشان
چندان شعوری ندارد و عزیزی از این سلسله که این فقیر بخدمت ایشان می رسید میفرمود که کار من در وقتی
ازین نیست که علی الدوام صورت خواجه حسن را مراقب می باشد و نگاه میدارد و به برکت این نگاه داشت
صفت جذبه ایشان بوی سرایت کرده و خدمت خواجه حسن چنانکه طریقه سلسله خواجگان است دارند گاهی
بزیر بار بیماران در می آمده اند و بعضی از ایشان بر می داشته اند و در وقتی که بعزیمت سفر مبارک بشیراز رسیده
بودند یکی از اکابران آنجا را که نسبت با ایشان ارادت و اخلاص تمام واقع شده بوده است مرضی طاری
گشته بود خدمت خواجه بزیر بار وی در آمده بوده اند آن عزیز شفا یافته و خواجه بعضی شده اند و [illegible] نقل فرموده
اند و نقل ایشان در شب [illegible] عید قربان سنه ست و عشرین و ثمانمائه بوده است و نعش مبارک ایشان را
از شیراز بصغانیان که مدفن والد بزرگ ایشان ست دفن کرده اند مولانا یعقوب چرخی رحمه الله تعالی وی
در اصل از چرخ بوده اند که یکی از دیههای غزنین ست و از اصحاب خواجه علاء الدین عطار اند بلکه از اصحاب خواجه بزرگ
قدس سره بوده اند و بعد از وفات خواجه بزرگ بصحبت خواجه علاء الدین قدس سره بوده اند در رساله خود آورده اند [illegible]
فرموده اند که اول بار بصحبت خواجه بزرگ قدس سره رسیده بودم بعد از وفات خواجه بزرگ بصحبت خواجه علاء الدین
رسیده ام و از وی آورده اند که اول بار که بصحبت خواجه بزرگ قدس سره رسیدم فرموده اند که ما خود [illegible]
ببینیم اگر ترا قبول می کنند ما نیز قبول کنیم خدمت مولانا فرموده اند که هرگز شبی از آن بر من سخت تر نگذشته بوده که
در فکر آن بودم که این در بر من بقبول گشایند یا رد کنند چون بامداد پیش ایشان رفتم فرمودند که قبول کردند ما تو
در صحبت خواجه علاء الدین مقصود و مراد خود خواهی یافت بعد از آن من بولایت بدخشان افتادم و خدمت خواجه
علاء الدین بعد از وفات خواجه بزرگ بصغانیان آمدند و متوطن شدند پس کسی پیش من فرستادند که حضرت خواجه

نشناسند قشر را از لباب
قشر خوار است ایشان چو دواب
چشم شان از صور چو مانده دور
دل و جان شان [illegible]

اشارت بجمال جماعتی ست که پی بمعنی برده اند با شراب عشق آن جمال از جام صورت خورده اند و [illegible]
انداز صورتی خاص ناشده و به یکی گرفتار نشوند [illegible]

وان دگر گر چه عاشق صورت است
هست در دیده حسن معنی جام
نیست بیرون ز شیشه رنگین

ایکه شوق از [illegible] دگر است
نیست بی صورتش ز معنی کام
نور بیرنگ [illegible] آئین
[illegible]

حسن معنی [illegible] دیده در صورت
سوی صورت نظر کرد [illegible]
میکند سوی [illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]

شیخ شمس الدین تبریزی [illegible] شیخ اوحد الدین کرمانی را که [illegible] پرسید که
در چه کاری گفت آفتاب را در طشت آب می بینم گفت اگر [illegible]

فرموده بودند که تو در صحبت ما خواهی بود پیش ایشان رفتم و مادام که حیات ایشان بود در صحبت ایشان بودم و جناب مخدومی ارشاد مآبی خواجه ناصر الدین عبید الله ادام الله تعالے ظلال ارشاده علی مفارق الطالبین بصحبت ایشان رسیده اند فرموده اند که در هرات بودم مرا داعیهٔ خدمت مولانا یعقوب پیدا شد متوجه ولایت صغانیان شدم و محنت و مشقت بسیار بآنجا رسیدم و از سخنان ایشان چنان معلوم مے شد که آن راه را اکثر بادیه رفته بودند فرمودند که چون بصحبت ایشان مشرف شدم بر روے مبارک ایشان اندک بیاضی که موجب نفرت طبیعت می باشد بود و با من در لباس سیاست و درشت گوئی ظاهر شدند و چندان سیاست نمودند و درشت گفتند که نزدیک بود که باطن ما از ایشان منقطع شود مرا یاس تمام حاصل گردد بسیار محزون و مغموم شدم بار دیگر که در مجلس شریف ایشان رسیدم بر من بصفت محبوبی چنان ظاهر شدند که هرگز هیچکس را چنان محبوب ندیده بودم و باطن لطف بسیار نمودند و درینوقت که خدمت خواجه این سخن مے فرمودند در نظر این فقیر بصورت عزیزی بر آمدند که مرا رابطه و ارادت تمام بہ نسبت وی چندگاه بود که از دنیا رفته بود و فی الحال صنیع آنصورت کردند مرا تصور آن شد که شاید آن صورت همین در خیال من بوده باشد بعد ازان از بعض همراهان شنیدم که وی هم آنرا مشاهده کرده بود و عقیدهٔ این فقیر آن ست که آن خلع و لبس صورت بشعور و اختیار ایشان بود و اثبات آن معنے را که از خدمت مولانا یعقوب می فرمودند که طالبے که بصحبت عزیزی مے آید چون خواجه عبید الله می باید آید چراغ مهیا ساخته و روغن و فتیله آماده کرده همین گوگردی بآن می باید داشت خدمت خواجه عبید الله می فرمودند که خدمت مولانا یعقوب با شیخ زین الدین خوافی رحمه الله تعالے پیش مولانا شهاب الدین سیروانی هم سبق بوده اند روزے از من پرسیدند که می گویند شیخ زین الدین بحل وقائع و تعبیر منامات مشغولی مے نمایند و دران باب اهتمام تمام دارند گفتم آرے چنان ست ساعتی از خود غایب شدند و طریقهٔ ایشان چنان بود که ساعة فساعة از خود غائب می شدند چون حاضر شدند این بیت را خواندند ؎ چو غلام آفتابم هم از آفتاب گویم ✤ نه شبم نه شب پرستم که حدیث خواب گویم ✤ خواجه علاء الدین عجدوانی رحمه الله تعالے خواجه عبید الله فرموده اند که خواجه علاء الدین عجدوانی از اصحاب خواجهٔ بزرگ بود و حضرت خواجه ویرا بصحبت خواجه محمد پارسا فرموده بودند و استغراق تمام داشت و بغایت شیرین سخن بود و گاه بودے که در میان سخن از خود غایب شدے و وقتیکه

شمس تبریز دید کاوحد دین سر بد بر د آشکار و نهفت گفت بیهات آنچه لی بصر سیت سر زلبتی بسوی بالا کن	کرد نظارهٔ بتان آئین گفت ای شیخ در چه کاری گفت داست بین باش آنچه کج نظر سیت سوی خورشید چشم خود واکن	در دمشق از هوای غمزه زنان چشمهٔ آفتاب مے بینم به قفا گر نه دلست ترا ذات خورشید بر فلک طالع	گرد هنگامهاست طوف کنان لیک در طشت آب می بینم کار بهر چه مهمل ست ترا تو بعکسی چرا شدی قانع

اشارت بحال جماعتیکه اگرچه بمشاهدهٔ جمال صورت گرفتار اند اما دران نمانده اند بلکه آن سبب ترقی ایشانست بمشاهدهٔ جمال معنے

وان دگر گرچه بود عشق مجاز بود آنرا رخت چند گذشت بره تو مجاز قنطره ایست	رهزن عقل و دین از و اغاز جرعه زان قدح چشید گذشت نکند کس فراز قنطره ایست	عاقبت حرف عاریت ابتر د سخن خوب نکته سر و گفت زود بگذر که سالکان سبل	رو بسر منزل حقیقت برد عارفی کالمجاز قنطره گفت کم اقامت کنند بر سر پل

خواجه محمد پارسا بسفر مبارک میرفته اند و وے را نیز می برده اند یکی از اکابر سمرقند گفته که از خدمت حضرت خواجه محمد پارسا درخواست کردم که خواجه علاء الدین بسیار پیر و ضعیف شده است از وی نمے آید اگر ویرا ازین سفر معذور دارند دور نمی نماید خواجه فرمودند که با وے هیچ کار نداریم جز آنکه چون ویرا می بینیم از نسبت عزیزان یاد مے آید مولانا نظام الدین خاموش رحمه الله تعالیٰ وے از اصحاب خواجه علاء الدین عطار ست خواجهٔ بزرگ را در آوان تحصیل در صحبت یکی از علماء نواحی بخارا دیده بوده است و بعد ازان بصحبت خواجه علاء الدین رسیده و پیش از رسیدن بصحبت ایشان بانواع ریاضات و مجاهدات مشغول بوده است و در تزکیه نفس و تصفیه دل جهدی بلیغ مینموده می گفته اند که اول بار که عزیمت صحبت خواجه علاء الدین کردم یکی از اصحاب خواجهٔ بزرگ بیرون منزل ایشان نشسته بود چون مرا دید گفت مولانا نظام الدین وقت شد که از زهد های پاکیزگیهاے خود بگذری آن بر خاطر من گران آمد چون بنزدیک خواجه در آمدم ایشان نیز همین عبارت فرمودند اما بر خاطر من گران نیامد خدمت مولوی مخدومی مولانا سعد الدین الکاشغری رحمه الله تعالے میگفته اند که پیوسته پیش جامهٔ ایشان چرب می بود مرا مشکل مے نمود که سبب آن چیست آخر چنان معلوم شد که در اثناے طعام چون بجهت غلبه حال که داشتند چمچه از دست ایشان می افتاد و شوربائی که می خوردند بر جامهٔ ایشان می ریخت و چرب می شد و هم ایشان مے گفته اند چون در صحبت خواجه علاء الدین آثار جذبه و غلبهٔ حال بر ایشان ظاهر شده بوده است خدمت خواجه خواسته اند که ایشان را ازان باز آرند تا بغرا پزند و خدمت خواجه فوطه بسته بودند و خود بآن اشتغال می نمودند چون وقت بغرا انداختن رسیده مولانا نظام الدین را طلبیده اند و شوشه بدست وی داده اند که بغرا انداز و بحکم وی چون بغرا انداخته اند مغلوب شده اند و شوشه از دست ایشان افتاده خواجه فرمودند که مولانا نظام الدین برخیز که کسے را که حق سبحانه و تعالے بخود مشغول گردانیده باشد نتوانیم که ویرا ازان باز آریم و هم ایشان گفته اند که مولانا نظام الدین فرمودند که روزی خدمت خواجه را عزیمت زیارت خواجه محمد علی حکیم ترمذی قدس سره شد من همراه رفتم و همانجا که بودم متوجه شدم روحانیت ایشان حاضر شد چون حضرت خواجه بمزار ایشان رسیدند خالی یافته اند همانا که جهت آنرا دانسته بودند چون باز آمدند خواستند که بمن مشغول شوند و نوع تصرفے کنند من نیز متوجه شدم خود را بمثابه کبوتری یافتم و خدمت

گرچه آن پل بود برای گذر جز بآن پل گذر توان کردن	بحقارت بسوی او منگر پی بعشق حقیقی آوردن	کے ز بحر تعلقات جهان وان دگر گرچه سوی صورت و	که در و غرقه اند پیر و جوان آورد نیست قید صورت او

اشارت بجماعتی که در مظاهر صورت و معنی شهود ایشان جز جمال مطلق حضرت حق سبحانه تعالیٰ نیست

پیش او حسن صورت و معنی ببصر صورت جهان بیند	چون دو آئینه اند داده جلی ببصیرت جمال جان بیند	دیده بر هر کدام بگشاید هیچ چیز از متاع این دو سرا	جز جمال خدا نے نماید نشود پیش او حجاب خدای

حاصل جواب عارف از سوال پسر

سخن عارف ستوده سیر رخت آئینه مصفا بود چشم ز آئینه ات فرو بستم	چون بدینجا رسید پیش پسر زان جمال ازل هویدا بود پس ز زانوی خویش بنشستم	گفت کای فهم را مهیا تو چشم من بود بر جمال ازل آنکه باشد ز زانو آئینه اش	عشق من بود ازین قبل با تو چون در آئینه ات فتاد خلل حسن معنی شود معاینه اش

خواجه را چون شاه بازے که در عقب بن پرواز میکرد و بهر جا که می گریختم در دنبال من بودند آخر مضطر گشتم پناه بروحانیت حضرت رسالت صلی الله علیه وسلم بردم و در انوار بی نهایت آن محو شدم خدمت خواجه را مجال تصرف نماند ازان غیرت بیمار شدند و هیچ کس سبب بیماری ایشان را نمیدانست و هم ایشان می گفته اند که یکے از معتقدان و مخلصان ایشان را مرضے قوی شد گفتند بعیادت وی میرویم در راه که میرفتند میگفتند که فلان کس ما را بسے خدمت های شائسته کرده است می باید که چون عیادت وے کنیم بزیر بار وی درآئیم و مرض وی را برداریم خاطر من ازان سخن بسیار ترسان شد چون ببالین وے بنشستند وی بر روی بستر افتاده بود و مجال سخن و حرکت نداشت خدمت مولانا ساعتے متوجه شدند آن شخص باز نشست و آغاز سخن گفتن کرد ایشان سر برآوردند و گفتند این بار هم حوالہ بہ نسبت که بسیار سخن مے گوئی چون بیرون آمدند گفتند دیدم که رفتنی ست و بار وی برداشتنی نیست بار آن بوی حواله کردیم و آن شخص در همان مرض برفت هم ایشان میگفته اند که یک شب یکے از منکران نسبت با ایشان سخنی میگفت و من در مقابل نیز مے گفتم چنانکه سخن دراز کشید و از آنجا که ما بودیم تا منزل ایشان ساحتے بعید بود که امکان نبود که آواز برسد چون بامداد پیش ایشان رفتم گفتند دوش آواز تو ما را تشویش مے داد میباید که هر کس هرچه گوید خاطر خود بآن مشغول نداری و در کار خود باشی جناب مخدومی خواجه عبید الله ادام الله تعالی بقاءهم فرمودند که یک روز احرام ملازمت ایشان بسته بودم یکی از آشنایان مرا در راه پیش آمد وی خمر خورده بود و آثار آن بروی ظاهر بود و مرا بسخن نگاه داشت چون بصحبت ایشان رسیدم گفتند مگر تو خمر میخوری گفتم نے گفت پس ترا چه حالتست گفتم در راه مستی رسیدم و با هم سخنے چند گفتیم فرمودند پس این حال اوست که در تو سرایت کرده است و هم ایشان فرمودند که خدمت مولانا نظام الدین گفتند که یکے از اکابر سمرقند که خواجه عماد الدین بود نسبت با ما اخلاص و محبت و ارادت بسیار داشت بیمار شد و مشرف بر موت گشت فرزندان و متعلقان وے نیازمندی بسیار کردند مشغولی کردیم دیدیم که وی را امکان بقا و حیات نیست گرد مرض وے را در ضمن گرفتم صحت یافت بعد از چندگاه نسبت بما تهمتی واقع شد که نسبتے باهانت و اضلال ما گشت و آن شخص می توانست که دران باب سعی نماید و آنرا دفع کند اما خویشتن داری کرد و خود را بآن نیاورد خاطر ما از وی کوفته شد وی را از ضمن اخراج کردیم بیفتاد و بمرد و هم ایشان فرمودند که روزی خبر بمن آوردند که خدمت مولانا بیمار شدند چون پیش ایشان رسیدم ایشان را مرضے عظیم گرفته

سوال دیگر از جانب پسر و جواب عارف

پس پسر گفت ایها العارف — از مقامات عاشقی واقف
چون بمن جهل باطن تو نماند — پیش من ظاهر ترا چه نشاند
چون ز من هیچ در نتوانی زیست — نزد من هر دم آمدن پی چیست
گفت عارف که ای جوان سلیم — نیست دستور میهمان کریم
نه ز خوردن چو دل بپردازد — میزبان را ز نزل بیندازد
بدر و سفره بشکند خوان را — بر زمین افگند نمکدان را
تا چو از نقل و باده گیرد کام — افگند سنگ بر طبق با جام
بلکه تعظیم آنچه واسطه است — در وصول مراد رابطه است
هست در کیش حق شناسان فرض — بلکه در خدمت کریمان فرض

حکایت بر سبیل تمثیل

هوشمندے بدید مجنون را — آن ز دفتر عقل بیرون را
که بویرانه‌ ہے گردید — گریه می کرد و زار مے نالید
گاه چون سایه بر زمین هموار — اوفتادی بپاے بر دیوار
گه فگندی چو آفتاب سپهر — خویشتن را بصحنش از سر مهر

بود چنانکه آتش کرده بودند و جامها بسیار بر ایشان پوشیده و آن هیچ تسکینی نیافته بود ساعتے نشستیم یکی از اصحاب ایشان که گندم بآسیا برده بود در آمد با جامهاے تر و سرمای بسیار خورده که در راه آسیا در آب افتاده بود چون خدمت مولانا وی را دید گفت وی را گرم سازند که آن سرمای وی ست که بمن سرایت کرده است چون چنان کردند تمرّج ایشان تسکین یافت و بحال خود باز آمدند خواجه عبید الله امامی اصفهانی قدس سره وے نیز از اصحاب خواجه علاء الدین قدس الله تعالی روحه وی گفته است که اول بار که بصحبت حضرت خواجه رسیدم این بیت خواندند ؎ تو ز خود گم شو کمال اینست و بس ؛ تو ممان اصلا وصال اینست و بس ؛ وے در بعضی رسائل خود ذکر کرده است که طریقه توجه طایفه علائیه و پرورش نسبت باطنی ایشان چنان ست که هرگاه خواهند که بدان اشتغال نمایند اولا صورت آن شخص که ایشان نسبت ازو یافته اند در خیال آورند تا آن زمان که اثر حرارت و کیفیت معهوده ایشان پیدا شود و بعد ازان آن خیال را نفی نکنند بلکه آنرا نگاه دارند و بچشم و گوش همه قوی بآن خیال متوجه بقلب شوند که عبارتست از حقیقت جامعه انسانی که مجموع کائنات از علوی و سفلی مفصل آن ست اگرچه آن از حلول در اجسام منزه است اما چون نسبتے میان او و این قطعه لحم صنوبری واقع شده است چشم و فکر و خیال و همه قوی را بران باید گماشتن و حاضر آن بودن و بر در دل نشستن و ما شک نداریم که درین حالت کیفیت غیبت و بے خودی رخ نمودن آغاز مے کند آن کیفیت را راهی فرض می باید کردن و از پے آن رفتن و هر فکرے که در آید متوجه بحقیقت قلب خود نفی فکر کردن و بآن چیز مشغول نشدن و بدان مجمل بکلے در گریختن و تا آن نفی شود و گر نفی نشود التجا بصورت آن شخص باید کردن و آنرا لحظه نگاه داشتن تا باز آن نسبت پیدا شود آنزمان خود آن صورت نفی می شود اما باید که آن شخص متوجه آن صورت را نفی نکند و هم وے گفته است در معنی کلمه طیبه نفی عبارت ست از راجع گردانیدن کثرت و صور اشیا بان عین واحد که مقصود و مطلوب همه سالکان ست و اثبات عبارتست از مشاهده کردن آن عین واحد در همه صور و اینها را عین آن واحد دیدن پس لا اله یعنی ازین صور تو همه خیز منفی ست و راجع بآن یک اصل است و الا الله یعنی این معنے واحد ست که باین صور می نماید مولانا سعد الدین الکاشغری رحمه الله تعالی در اوائل حال بتحصیل علوم اشتغال داشته اند کتب متداوله جمع کرده بوده اند و جمعیت صوری نیز داشته اند چون داعیه این طریقه پیدا کرده اند ترک و تجرید تمام کرده بصحبت مولانا نظام الدین پیوسته اند می گفتند که بعد

که بمژگانش آستان رفتی — چون سگان سر بآستان خفتی
گفت با او حریف فرزانه — که ترا این همه برین خانه
مهرورزی و چاپلوسی چیست — خاکروبی و خاکبوسی چیست
نیست لیلی بخانه بدیوارش — چه بری سجده بهر دیوارش
از خس و خار او چه میجوئے — زان زرسته گلی چه مے بوئے
گفت خامش که این مقام کسی ست — که بهر موی من ازو هوسی ست
قصه کوته نشیمن لیلی ست — که ز هر ذره ام بدو میلی ست
نیست اینجا گشاده هیچ دری — که نبوده بدان ورش گذرے
نیست اینجا ستاده دیواری — که به پشتش نسوده یکبارے
نیست اینجا گلی دمیده خسے — که نه دامن بران کشیده بسی
هرچه من میکنم بوی و لیست — اضطراری ز آرزوی ویست
عشقبازی بمنزل یاران — نیست جز شیوه وفاداران
نکنند استان شوق آغاز — باد رو بام او نگوید راز
هست ازین جمله آنکه اهل نظر — که ندوزند چشم و دل زان در

اشارت بآنکه تعلق خاطر طالبان راه حق باثاره تامل دران و توسل بآن در معرفت ذات و صفات حق سبحانه و تعالی ازین قبیل است

از چند سال که بصحبت ایشان مشرف بودم مراداعیه زیارت حرمین شریفین زادهما الله تشریفا وتکریما قوی شد از ایشان اجازت خواستم فرمودند که هرچند مے نگرم ترا امسال درمیان قافلهٔ حاجیان نمے بینم وپیش ازان واقعها دیده بودم که ازان متوهم بودم وایشان گفته بودند که بر دمترس گفتند چون میردی این واقعها را بخدمت مولانا زین الدین عرضه کن که مردی متشرع ست برجادهٔ سنت ثابت ومراد ایشان خدمت شیخ زین الدین خوافی بود رحمه الله تعالے که دران روزها در خراسان درمقام ارشاد وشیخوخیت متعین بودند چون بخراسان رسیدم رفتن بحج چنانچه مولانا نظام الدین گفته بودند در توقف افتاد وبعدازان بسالهائے بسیار میسر شد وچون بخدمت شیخ زین الدین رسیدم آن واقعها عرض کردم ایشان فرمودند که با ما بیعت کن ودر قید ارادت ما در آی گفتم عزیزی که این طریقه از ایشان گرفته ام هنوز در قید حیات اند شما امینی اید اگر مے دانید که در طریقت این طائفه این جائز است چنان کنم ایشان فرمودند که استخاره کن گفتم مرا براستخارهٔ خود اعتمادی نیست شما استخاره کنید گفته تو استخاره کن ما هم استخاره کنیم چون شب رسید استخاره کردم دیدم طبقهٔ خواجگان بزیارت آگاه بیری که خدمت شیخ آنجا بودند درآمدند ودر ختهارا مے کندند ودیوارها می افگندند وآثار قهر وغضب برایشان ظاهر بوده دانستم که آن اشارت بمنع ست از آنکه بطریقه دیگر درآیم خاطر من فارغ شد پای دراز کردم وبآسودگی درخواب شدم چون بامداد بمجلس شیخ درآمدم بے آنکه من واقعه خود بایشان بگویم گفتند طریق یکے ست وهمه یکی باز میگردد وبهمان طریق خود مشغول باش اگر واقعه یا مشکلے پیش آید با ما بگوی آنقدر که توانیم مدد کنیم برخدمت مولوی غلبه واستیلاء معنی که بآن مشغول میکردند ظاهر بود باندک توجهی آثار غیبت وکیفیت بیخودی روی مے نمود کسی راکه بآن معنے وقوف نبود توهم آن میکرد که مگر ایشان را خواب می آمد در اوائل که بصحبت ایشان رسیدم درمسجد جامع که پیش ایشان نشسته بودم ایشان چنانکه عادت ایشان بود از خود غائب شدند مرا گمان آن شد که مگر ایشان را خواب می آید گفتم اگر ساعتی باستراحت اشتغال نمائید دور نمی نماید ایشان تبسم نمودند که مگر اعتقاد نداری که ما را ورای خواب امری دیگر میباشد روزی مے گفتند که بعضی از درویشان فرق میان خواب وبیداری جز بآن نمیتوانند کرد که در خود خفتی که بعد از خواب می باشد مییابند والاکیفیت مشغولی ایشان در خواب وبیداری بریک طریقه است بلکه در حالت خواب که بعضے موانع مرتفع میشوند صافی تر می باشد ومرا گمان چنان ست که آنچه مے گفتند اشارت بحال خود مے کردند والله

به تفکر مے شوند برخوردار	ز آیت فانظروا الی آثار	در جمال اثر کنند نگاه	بر موثر برند ازانجا راه
زوجود زوال در هر حال	بر وجودش کنند استدلال	زانکه آنکس وجود نیست بخود	موجدی بایدش بحکم خرد
در فضای وجود ننهد پا	یک بتابے عنایت بنا	نعمت موجب وجود می باید	گر تسلسل بحال پیش آید
حال عالم بیک نظام ونسق	نیست الا دلیل وحدت حق	موجد کون اگر دتا بودے	کار آن منتظم کجا بودے
صنع پاکش چو هست محکم ورست	مے پیر د عقل پے که او دانا ست	نیست پوشیده بر ذوی الافهام	که حیاتست شرط عشق مدام
اختصاص حوادث واکوان	بمواقیت عالم دار مان	بر ثبوت ارادتست دلیل	نکنی فهم آن برای علیل
اولا هرچه خواست کرد آخر	وصف قدرت ازین شود ظاهر	قس علی ذاک سائر الاوصاف	کش بود پیش هوشمند کفاف
من که اسرار عشق مے گویم	راه ارباب فکر مے گویم	فکر سرگشتگیست در ره عشق	کی رود حکم فکر برشه عشق
چون نماید کمال عشق جمال	لال گردد زبان استدلال	ای خوشا کو جمال حق دیده	پرده هائے اثر بدریده

تعالی اعلم یکے از درویشان که بصحبت ایشان مے رسید چنین حکایت کرد که مرا در مجلس وعظ که معارف ومواعظ ایشان میگذشت تغیر بسیار میشد وفریاد ونعره بسیار مے زدم وازان محجوب می بودم یک روز با ایشان گفتم گفتند برهمت که ترا تغیرے افتد مرا بخاطر مے آورد دران وقت ایشان سفر حجاز رفته بود بعد از دیگے از بیرمانکه آنجا عزیزی وعظ مے گفت آغاز تغیر شدن گرفت بایشان توجه کردم دیدم که از مدرسه درآمدند وپیش من بنشستند ودست خود را بر دو شتهائے من نهادند من از خود بیرون رفتم وبیهوش درافتادم آنزمان راکه بحال خود باز آمدم مجلس برشکسته بود واهل مجلس رفته بودند وآفتاب بمن رسیده بود وآن روز آخرین پنجشنبه بود از ماه رمضان که بعد ازان تاعید دیگر پنجشنبه نبود آنرا در خاطر گرفتم که چون از مکه بیایند بایشان بگویم چون ایشان از مکه تشریف آوردند بصحبت ایشان مشرف گشتم وجمعے پیش ایشان بودند که نتوانستم که آنرا با ایشان بگویم روی بمن کردند وگفتند پنجشنبه بود که بعدازان تاعید پنجشنبه دیگر نبود توفی رحمه الله فی اثناء صلوة الظهر من یوم الاربع السابع من شهر جمادی الاخر سنة ستین وثمانمائة خواجه عبیدالله ادام الله برکات وجوده علی مفارق الطالبین امروز مظهر آیات ومجمع کرامات وولایات طبقه خواجگان درابطه التیام وواسطه انتظام سلسلهٔ شریفه ایشان قدس الله ارواحهم حضرت مخلصان ودینا بهنما ایشان اند امیدواری چنانست که ببرکت وجود شریف ایشان التیام وانتظام این سلسله الی یوم القیام ممتد یابد هرچند که ازین فقیر امثال این سخنان صورت گستاخی دارد اما چندانکه باخود اندیشه کرد از خود درنیافت که جوا اطراران قرار تواند داد که این مجموعه که مقصود از جمع آن ذکر معارف ونشر مناقب این طائفه است از ذکر ایشان خالی باشد لاجرم شرح مناقب واحوال این سلسلهٔ شریفه را به بعضے از کلمات قدسیه که رقم زده خامه معارف نگار ایشان شده است مسلیة الختام گردانید بدین وتهی شدن دل از غیر حق سبحانه وتعالے دلیل ست بر مضربت دل مر تجلے حق سبحانه را بوصف احدیت که نیل معارف بحقائق اسماء وصفات باری بی این معنی متعذرست چه قابلیت قبول عکوس انوار تجلیات ذات بی تهی شدن از التفات بهرچه وصمت حدوث یافته است میسر نیست وتهی شدن دل موقوف افتاده است بتجلی ذات بوصف احدیت حصول این معنے را بعد ازان تحقیق بایمان بالله وبرسول الله وبما جاء من عند الله ومن عند رسول الله صلے الله علیه علی مراد الله وعلے مراد رسول الله اسباب است از اتخاذ ریاضات که شریعت از اخذ آن منع نکرده است ودوام ذکر بشرط وجدان آن بگور

پرده کی کرده جلوه بر نظرش	گشته نور شهود پرده درش	گل توحید بشکے چیده	پرده وپردگی یکے دیده

در بیان آنکه روش عارف بخلاف ارباب فکر ونظر از موثر است به اثر

روش عارف نکو رفتار	از موثر بود سوے آثار	چون دل او ز رنگ رست	داد او را شهود وحدت دست
دید نور بسیط بی پایان	منبسط بر حقایق اعیان	متنزل ز وحدت اطلاق	متکثر ز انفس وآفاق
آنچه بر لوح کون مسطور ست	اولا چشم وی بران نور ست	هرچه در عرصهٔ جهان بیند	همه بعد از شهود آن بیند
	باید آثار اختلاف شیون	جلوه گر بر وجود گوناگون	

حکایت برسبیل تمثیل

قطرهٔ از تموج دریا	در زمستان فتاد در صحرا	خویش را منجمد ز شدت برد	هستی مستقل توهم کرد
لیکن از هر کسے وهر جای	می شنید اینکه هست دریای	گرد آن موج شبنم وباران	بر وجودش اقامت برهان

بوصف انکسار وخضوع بکمال متابعت مر رسول را صلی الله علیه وسلم لیکن هیچ سببی در تحصیل این نسبت قوی تر از ان نیست که بصدق دنیاز تمام مجالست بجماعتی لازم وقت خود گردانند که باطن ایشان مظهر این تجلی گشته باشد وبسطوت این تجلی جسمان وجود غیر از پیش بصیرت ایشان برداشته شده واز شهود غیر بتمامی آزاد گشته وبفنا حقیقی از مزاحمت شعور بخود وغیر خود خلاص گشته بعد از تحقیق بفنا در حق سبحانه وتعالی ایشان را از نزد خود بوجود موهوب حقانی مشرف گردانیده از بیخودی وسکر حال افاقت یافته دیگر از واسطه حصول سعادت حقیقه که عبارت از فنا وبقاست شده درین مقام هیچ چیز از ممکنات انسان را از شهود حق سبحانه وتعالی محجوب نتواند گردانید پس واجب براز کیا آنکه در تخلیص از گرفتاری دل بوجود اکنون که بحقیقت حجاب عبارت ازین گرفتاری ست باشنائی که سبب خلاصی میشود وتمسک نموده خود را پیش از مردان خلاص گردانند اگر مناسب استعداد خود اشتغال بذکر دانند تقصیر واهمال را در حق خود مجال ندهند واگر در خود استعداد آن دانند که بصحبت ارباب شهود دل از گرفتاری زود تر خلاص میشود خود را بصحبت این برگزیدگان بنگاه داشت صحبت التزام کنند زمان خلاصی دل از گرفتاری بغیر حق بحقیقت زمان وصول وشهود ست چون دل از مزاحمت شعور بوجود غیر نجات یافت غیر گرفتاری بشهود حق سبحانه وتعالی هیچ نیست

بلا ومحنت شیرین که جز با او نیاسائی ✤ بعد از آن که بسطوت نفی مادون حق

دل از غبار التفات بغیر حق آزاد گشت غیر اثبات حق هیچ نماند

تیغ لا در قتل غیر حق براند ✤ در نگر زان پس که بعد از لا چه ماند

ماند الا الله باقی جمله رفت ✤ شاد باش ای عشق شرکت سوز رفت ✤ زمان غیبت از ما دون حق سبحانه بحقیقت زمان وصول وشهود وجود ست زیادت از ان نیست که بحکم انما الاعمال بخواتیمها ارباب کشف وجود بیش از تمکن درین معنی ارباب ذوق را از بالغان این مقام عالی شمرده اند ظهور این معنی مقدمه فناست ومبشر است بظهور بتاثیر صبح سعادت وصول از مطلع احدیت که استغراق واستهلاکست در شهود ذات بی مزاحمت شعور بوجود غیری بلکه درین مقام اگر ترقی واقع شود شعورش از ذوق تجلیات اسما نیز منقطع شود اشارت آن بزرگ که باین امر فرموده است که سالک می تواند که متصف شود باوصاف حق سبحانه وتعالی فهو بعد غیره اصل این معنی خواهد بود چه ز وصل مقصود شهود ذاتی ست بی مزاحمت شعور بوجود کثرتی مرتبه اتصاف باوصاف که مرتبه تجلیات صفاتست بی کثرت از وجهی متعذر ست اگر خواهی که در مقام حضور باشی با حق سبحانه از مکر ووسوسه شیطان آزاد باشی بلکه

گرچه از روی عقل و برهان گفت
بود صد شک درون جانش نهفت
آری از سنگلاخ وهم خیال
کس نرسته بپای استدلال

فلسفی عمرها نهاده اساس
دانش خویش را ز فکر و قیاس
بکف از بهر زن کردن آلنا
از قوانین منطقش میزان

تا شناسد صحیح را ز سقیم
باز داند ولو دراز عقیم
کرد بسیاری از علوم وفنون
حاصل خویشتن بدین قانون

ظن او آنکه از گمان رستست
همه در بار خود یقین پیوستست
لیکن آندم که باز بگشاید
جز متاع گمان برون ناید

حکایت حکیمی بواسطه مشاهده خرق عادات از اولیاء الله علم وی بجهل بر آمد

یافت ناگاه آن حکیم راه
هیش جمعی ز اولیاء الله
متصل می بود منقل آتش
شعله میزد میان ایشان خوش

شد بتقریب آتش ز منقل
از خلیل آن بری ز نقص وخلل
ولی از آن قصه [illegible] بتمام
[illegible] برد وسلام

آن حکیمک ز جهل داشت کار
گفت با لایح خرق آمد نار
[illegible]
[illegible] مقتضای طبع جدا

[illegible]
گفت میں [illegible]
منقل [illegible]
آتش [illegible] ز جان انگیخت

سالک را اطلاع بر حضور تو نشود بلکه نفس ترا وقوفی بر حضور تو نشود بر تو باد که همنشینی با مردمی کنی که دل ایشان در ذکر ذات مستغرق شده باشد واز خود رهائی یافته تعبیر ازین معنی بعضی بشهود وبعضی بوجود کرده اند وبعضی بتجلی ذات وبعضی بیاد داشت کرده اند اگر این سعادت دست ندهد باید که بطریقه ذکر یا بطریقه توجه وجذبه خواجگان قبول کرده خود را هر روز بش این طریقه برسانی تا بدین دولت عظمی وسعادت کبری که فوق آن متصور نیست برسی لیس وراء الله المنتهی ولیس وراء عبادان قریة

عاشقان را شادمانی وغم اوست ✤ مزد کار واجرت خدمت هم اوست ✤ غیر معشوق ار تماشائی بود ✤ عشق نبود هرزه سودائی بود ✤ عشق آن شعله است کو چون بر فروخت ✤ هر چه جز معشوق باقی جمله سوخت ✤

باید که شغل در نگاهداشت آگاهی باین وصف بود که در هیچ دو خول نفس ترا غفلت باشد که در نسبت حضور مع الله فتوری واقع نشود تا برسد آنجا که بی تکلف نگاهداشت او کنیمش این نسبت حاضر دل او بود وبه تکلف نتوانند که این صفت از دل خود دور کند گاه باشد که او را از خود تمام بستانند واز خود تنبیه بود و از وقوف قلبی مقصود باید که چون او را از خود دهند بر طریقه مقرره در نگاهداشت نسبت آگاهی کمال سعی بجای آرد تا فتوری بواسطه عوارض نفسانی باو راه نیابد ودوام التجا وافتقار بصفت انکسار بجناب حق سبحانه وتعالی قوی ترین سببی ست در دوام این نسبت باید که همیشه از حق سبحانه وتعالی بوصف نیاز بقای این صفت جوید اگر بعجز ابدی در نگاهداشت این نسبت سعی کند هنوز حق او گذارده نشود غریم لا یقتضی دینه گویا در شیان این نسبت است معنی مشاهده نه آنست که حق را سبحانه وتعالی بحاربصر توان دید چون لمعه از انوار بی نهایت بر ارواح در شعاع تافتن آرد جمله کان لم یکن چنان نیست گردند که از ایشان نه نام ماند نه نشان بلکه این بآن معنی ست که چون حضور دل بحقیقت ذکر که عبارت است از حرف وصوت ولواسطه مواظبت بر ذکر بدرجه ترقی کند که دیگر نزاد حقیقت دل گنجائی نماند ودرین حال دل را مشاهد گویند وحق را مشاهد وکمال ذوق ازین مشاهده وقتی دست دهد که آگاهی او از وصف حضور بشود حضوری باشد بی مزاحمت شعور بحضور چه بمقدار شعور بحضور نقصان در حضور حق سبحانه وتعالی واقع شود وذات مقدس او از آن برترست که در دیده بصیرت دل آید فکیف که در نظر حس ازینجاست که عطش متعطشان زلال وصال بمشاهده سیری هرگز تسکین نیابد بلکه تشنگی بر ایشان زیاد گردد والله اعلم بحقائق الامور شیخ سخن در محبت فانیه می رفت که عبارتست از ارتباط وتعلقی ست بحضرت حق سبحانه وتعالی بی آنکه آنرا سببی دانند یا موجبی شناسند بلکه میل عنایت بجذابی ست که بردن آن قدرت نباشد فرموده که از

گفت در کن میان آتش دست
هیچ گرمی نبینی در آتش هست
چون ز آتش بسوخت نی دامن
شد از آن جهل ابر و روشن

طبع را هم مسخر حق دید
جانش از تیرگی جهل رهید
اگر آن علم او یقین بودی
[illegible] او کی اینچنین بودی

رجوع به تمامی تمثیل

علم کاید یقین ز بیم زوال
بیقین ایمنست در همه حال
قطره چون آب شد ز بستان
گشت آن آب سوی بحر روان

در روانی خود بحر رسید
خویشتن را ورای بحر ندید
هستی خویش را در او گم ساخت
هیچ چیزی بغیر او نشناخت

گاهی او را عیان بصورت موج
دیدهم بر حضیض وهم بر اوج
گاه دیدش بشکل تف وبخار
سوی دریا روان ز دریا بار

متراکم شد آن بخار دران
متکون شد ابر وزمیسان
متقاطر شد ابر و باران گشت
رونق افزای باغ وبستان گشت

قطره ها چون بیکدگر پیوست
سیل شد بر رونده راه ببست
سیل هم کف زنان خروج کنان
تا فت یکسر بسوی بحر عنان

چون بدریا رسید وکرد آرام
شد درین دور سیر بحر تمام
قطره این را چو دید نتوانست
کردن انکار دیده دانست

از دو پسرک در نواحی تاسکند این نسبت را یافتم یکے دائم اگر د حلقهٔ اصحاب ما میگشت و از دور می نشست و گردن کج میکرد و یک روز بجهت طهارت برخاستم بجانب ابریق طهارت مسارعت نمود چون فارغ شدم ازوی پرسیدم که سبب آمدن تو اینجا چیست و چند گرد این صحبت میگردی گفت من هم نمیدانم این قدرے می دانم که هرگاه اینجائے آیم در باطن خود کششی بحضرت حق سبحانه و تعالے بازمی یابم و خود را از همه باتشویشها خالی مے بینم و از ان لذتے عظیم بمن میرسد و چون بیرون مے روم از ان نسبت تهی مے شوم و آن پسرک دیگر صورتے بغایت خوب داشت و با اصحاب مختلط بود و دران نواحی مردم بسیار بوے تعلق خاطر داشتند و اصحاب ما را نیز بآن مطعون میداشتند گفتم او را عذر خواهند و منع کنند در منع او هر چند مبالغه کردند سود نداشت آخر در گریه شد و اضطراب بسیار کرد و گفت آخر شما را درین چه فائده که من اینجا نیایم در هر بیرون مردم مشوش کردند و باطن من در کشاکش بالیشها افتد و ازین نسبت جمعیت که این جا از خود بازے یابم دور افتم یاران وی را معذور داشتند کار او بجائے رسید که مغلوب این نسبت شد بمثابه که بارها راه خانه خود گم مے کرد و هرگاه که مرا با دمے بودے چون از منزل بیرون آمدی یا در راه یا بر در خانه بودے و چون خواستمے که او را کارے فرمایم آن کار را کرده بودی یا میکردے ربایندن مرغ لاهوتی که محبوس قفس ناسوتی ست بی تاثیر جذبه که لازم ست مقام محبوبی را که بازبسته بمتابعت مطلوبی ست صلی اللہ علیه وسلم میسر فعلیک باتباعه صلی اللہ علیه وسلم ان کنت تو جهالے حقیقة الحقایق التی لها وجه فی کل موجود بحقیقة الموجودات گوئیا که اشارت وللّٰه المشرق والمغرب فاینما تولوا فثم وجه اللّٰه باین حقیقت ست اینجا بدلتے وهو معکم اینما کنتم از کجاست ؎ او بما از ما بسے نزدیکتر ✤ واند آنکس که زخود دارد خبر ✤ برخورداری از حیات کسی را ست که دلش از دنیا سرو باشد و بذکر حق سبحانه گرم حرارهٔ قلبش نگذارد که محبت دنیا گرد حریم دل او گردد که اندیشهٔ اش جز حق سبحانه و تعالے هیچ نباشد فیض بخشتن را مظاهر کثرت ست هر چه موجودست او را تجلی ذاتے نصیبه ایست که آن را وجه خاص میگویند و بها نجذاب بحق سبحانه و تعالے واقعست بحسب دوام توجه اگر بتاثیر اسم الهادی از تاثیر و تصرف اسم المضل نجات یابد بدوام انجذابش بذات مقدسه از خود بکلی نیست شده بهمین ملحق گشته غیر از حق سبحانه و تعالے نه بیند و نداند والعیاذ باللّٰه اگر بتاثیر اسم المضل طریقه مستقیم انجذاب بذات گم کند گرفتار خود گشته جز خود نه بیند و جز خود نداند همه آن کند که بر ظلمت ظلمتش افزاید همیشه محجوب و ممنوع از شهود وحدت گردد نه او را روح در طاعت باشد

گوست موج و بخار و سیل و سحاب / اوست کف وست قطره اوست حباب
از چپ و راست چون کشاد نظر / غیر دریا ندید چیست دگر
دیده جمله مانده در یکجاست / لیکن اندر نظر تفاوتهاست

زهیچ جز بحر در جهان نشناخت / عشق با هر چه باخت با او باخت
همچنین عارفان عشق آیین / در جهان نیستند جز حق بین
آن یکے در مجالی اشیا / به صفتهای حق بود بینا

اشارت باصحاب مکاشفه

هر چه بیند بمعنی صفتے / گردد او را سبیل معرفتے
سر چه بودست دلکشف صفات / بیخبر باشد از تجلی ذات

صد هزار آئینه در نظرش / بصفات خدای راهبرش
وان دگر جمله را یک آینه دید / که خدا را دران معاینه دید

اشارت بارباب مشاهده که تجلی ذات ست

دیده بلذات در حدود جهات / متجلی شده بجمله صفات
کرده تمهت بی تخویف / جمع گشته در و لطیف و کثیف

یک وجودست سر بسر عالم / جمله اجزاش متصل باهم
نه دران فرجه نه فاصله / نه خلا هیچ طرف را گله

بلکه طاعت نیز نباشد همه غذایهای دینوی و اخروی و صوری و معنوی را مستعد و مهیا گردد و خلاصی ازین بلیه را اسباب ست از توبهٔ نصوح و مباشرت اعمال صالح بهترین آنکه از سر صدق بخدمت طائفه که بمحبت ذاتی از خود رهائی یافته اند قیام نمایند بتمامی خود را در ایشان گم کنند رزقنا اللّٰه و ایاکم وا نے که پیر کیست پیر آن کس ست که آنچه مرضی رسول صلی اللّٰه علیه وسلم نیست ازو نیست شده باشد و آنچه نه ازوست صلی اللّٰه علیه وسلم نمانده بلکه او بالیست او ازو تمام گشده باشد و او را آئینه شده باشد که جز اخلاق و اوصاف نبوی صلی اللّٰه علیه وسلم در وی هیچ نباشد و درین مقام بواسطه اتصاف بصفات نبوی مظهر تصرف حق سبحانه گشته و بتصرف الٰهی در باطن مستعد آن تصرف کرده و تمام از خود خالی شده بمراد حق سبحانه ایستاده **شعر** از بسکه در کنار همے گیرد آن نگار ✤ بگرفت بوی یار و نا کرد بوی طین ✤ مرید آنکه بتاثیر آتش ارادت بایست او سوخته باشد و از مرادات او هیچ نمانده و به بصیرت دل در آئینه پیر جمال مراد دیده روے از مجموع قبلها گردانیده و قبلها او جمال پیر گشته و در بندگی پیر از آزادی فارغ آمده سر نیاز جز بر آستانه پیر ننهاده و اعراض از مجموع کرده سعادت خود را در قبول او دانسته و شقاوت خود را در رد او بلکه رقم نیستی بر ناصیه وجود کشیده و از تفرقه شعور بوجود غیر نیز خلاص گشته **شعر** آن را که در سرا ے نگاریست فارغ ست ✤ از باغ و بوستان و تماشائے لاله زار ✤ اگر پرسند که توحید چیست بگو تخلیص دل و تجرید او از آگاهی بغیر حق سبحانه و تعالی و اگر پرسند وحدت چیست بگو خلاصی دل از علم و شعور بوجود غیر حق سبحانه و تعالے و اگر پرسند که اتحاد چیست بگو استغراق در هستی حق سبحانه و تعالی و اگر پرسند که سعادت چیست بگو خلاصی از خود بدید حق سبحانه و تعالی و اگر پرسند شقاوت چیست بگو بخود در ماندن و از حق بازماندن و اگر پرسند که وصل چیست بگو نسیان خود بشهود نور وجود حق سبحانه اگر پرسند که فصل چیست بگو جدا کردن دل از غیر حق سبحانه اگر پرسند که سکر چیست بگو ظاهر شدن حالے بر دل که دل نتواند که پوشیده دارد چیزے را که پوشیدن آن چیز پیش ازین حال واجب ست خدمت خواجه عبید اللّٰه فرمودند که مولانا حضرت حسام الدین شاشتی از اصحاب امیر حمزه فرزند امیر سید کلال الدین بود رحمهم اللّٰه سبحانه و استغراق تمام داشت وی را بقضاء بخارا تکلیف کرده بودند در محکمه وے حاضر میشدم و در مقابله وی بنجره بود که من وی را مے دیدم و وی مرا نمیدید آنجا می نشستم و نظاره وی میکردم هرگز از وی ذهول و فتوری فهم نکردم و هم ایشان فرمودند که خدمت مولانا حسام الدین رحمه اللّٰه میگفت که این کار را هیچ لباسی از اشتغال بافاده و استفاده

امتیازات شان زیکدیگر / هست لاعراض باصفات صور
هست مرآت ذات بی همتا / وان عوارض مجالی اشیا
هرکرا دیده هست بر صورت / بیند آئینه محو در صورت
بیند اندر جهان همه یکذات / جلوه گر گشته باشئون صفات
از جهان جز خدا نه بیند هیچ / غیر حق هیچ جا نه بیند هیچ
هیچ دانی که اینچه جلوه گریست / آئینه چیست اندر آئینه کیست
اوّل آئینه سان برون آید / پس در آئینه روی بنماید
ور ز تقلید یا بنش مطلق / اوست پیدا در آینه الحق
تا نگردد بحکم سبب بصر / دیدهٔ تو بعین حق ناظر

آن گرانمایه جوهر قابل / که مراعراض را بود حائل
هرکه ناظر بحال مرآتست / صورتش دیدن از محالاتست
چشم عارف که تیزبین باشد / در شهود جهان چنین باشد
همچو آئینه وصف ذات جهان / باشد از پیش چشم او پنهان
شد جمال خدا معاینه اش / محو مشهود گشته آئینه اش
آئینه اوست و اندر آئینه هم / غایب از دید او معاینه هم
گر بتقلید بینی او را بیند / تام و نقشی جز آینه مپسند
هرکرا دیده بحق بیناست / دیدهٔ او بدید حق بینا است
نیست امکان جمال حق دیدن / گل زباغ شهود حق چیدن

زیاده درصورت اهل علم بهتر نیست وهم ایشان فرمودند که خواجهٔ بزرگ را قدس الله سره درخواب دیدم که درمن تصرف کردند ومن بیخود بیفتادم چون باخود آمدم خواجه ازمن گذشته بود خواستم که درعقب بروم پایهای من باهم پیچید بجهت بسیار بخواجه رسیدم فرمودند که مبارک باد وهم ایشان فرمودند که یکبار دیگر خواجه محمد پارسا را قدس الله سره درخواب دیدم خواست که درمن تصرف کند امامیسر نشد همانا که جهت آن بوده باشد که خواجهٔ بزرگ تصرف کرده بودند این فقیر که در زمانی که بنجاره رسیدم بشرف خدمت حضرت مولانا حسام الدین بن مولانا حمیدالدین شاشی مشرف شدم درین فقیر اضطرابی اضطراری بود ایشان فرمودند که مراقبه بحقیقت همین انتظارست حقیقت مراقبه عبارت ازین انتظارست نهایت سیر عبارت ازحصول این انتظارست بعد از تحقیق باین چنین انتظار که ظهورش ازغلبهٔ محبت ست راهبر جزین انتظار نیست ؎ گر ندارم از شکر جز نام بهر + این بسی بهتر که اندر کام زهر + آسمان نسبت بعرش آمد فرود + ورنه بس عالیست پیش خاک تود + چون امثال ما فقیران را بطریق ذوق دریافت این معانی میسر نیست گرفتاری باین چنین گفت وگوی شیرین ترسے نماید از اشتغال بغیر این گفتگوی رزقنا الله وایاکم انتظار ایقیناً بحرمة محمد صلی الله علیه وسلم از ذکر بعضی احوال واقوال خانوادهٔ خواجگان وبیان روش وطریق ایشان بتخصیص خدمت خواجه بهاؤالدین واصحاب ایشان قدس الله تعالیٰ اسرارهم معلوم شد که طریقهٔ ایشان اعتقاد اهل سنت وجماعت است واطاعت احکام شریعت واتباع سنن سید المرسلین صلی الله علیه وآله وسلم ودوام عبودیت که عبارت ست از دوام آگاهی بجناب حق سبحانه وتعالیٰ بی مزاحمت شعور بوجود غیرے پس گروهی که نفی این عزیزان کنند بواسطهٔ آن تواند بود که ظلمت هوا وبدعت ظاهر وباطن ایشان را فرو گرفته در بدو حسد وغیبت وعصبیت دیدهٔ بصیرت ایشان را کور ساخته لاجرم انوار هدایت وآثار ولایت ایشان را نه بینند واین نابینائی خود را بجحود وانکار آن انوار وآثار که از مشرق تا مغرب گرفته است اظهار کنند هیهات هیهات نظم نقشبندیه عجیب قافله سالارانند + که برند از ره پنهان بحرم قافله را + از دل سالک ره جاذبهٔ صحبت شان میبرد وسوسهٔ خلوت وفکر چله را + قاصری گر کند این طائفه را طعن قصور + حاش لله که برآرم بزبان این گله را + همه شیران جهان بستهٔ این سلسله اند + روبه از حیله چسان بگسلد این سلسله را + شیخ ابوالحسن بستی قدس الله سره وے چون خواجه یوسف همدانی از اصحاب شیخ ابوعلی فارمدیست واین رباعی مشکل مشهور چنانکه از رسائل عین القضاة همدانی معلوم میشود از ان ویست رباعی دیدم نهان گیتی واصل دو جهان + وز علت وعار برگذشتم آسان + آن نور سیه لانقط

اشارت بقربات اربع که مراتب ولایت ست یعنی قرب نوافل وقرب فرائض ومقام جمع الجمع که مرتبهٔ قاب قوسین است ومقام جمع احدیت که مرتبه اوادنیٰ ست وخاصهٔ پیغمبر است صلی الله علیه وآله وسلم وکل ورثهٔ وے

چون تو سازی روان بنافلها	بدیار قبول وتا فلها	برتوای تو وحدت اطلاق	غالب آمد بقدر استحقاق
چشم وگوش وزبان تو هریک	عین هستی حق بود بیشک	وصف امکان دو شود مغلوب	منصبغ یابیش بحکم وجوب
فعل داو راکه وهمه حالت	بتو باشد مضاف وحق آلت	گرددت پیش صوفیان کرام	متقرب بقرب نافله نام
ذکر آن رتبهات شد حاصل	که تو آلت شوی وحق فاعل	هرکه عرف مقربان داند	اهل قرب فرائضت خواند
درکنی این دو قرب را باهم	جمع باشی یگانه دو عالم	نقد قربین حاصل تو بود	قاب قوسین منزل تو بود
در رهت کنی بلند روسے	که مقید بجمع هم نشوے	وو از این ناشدت درین مقام	بے تقید بقید هیچ کدام

برتر ه آن + زان نیز گذشتیم واین مانده آن + شیخ ابوالحسن سکاک السمنانی وے از اصحاب شیخ ابوالحسن بستی ست وخانقاه سکاک که در سمنان واقع ست وشیخ رکن الدین علاؤالدوله رحمه الله تعالیٰ در اوائل در آنجا سے بوده اربعینات برآورده وبعضی الملاک برآنجا وقف کرده منسوب بوی ست محمد بن الحمویه الجوینی قدس سره کنیت وی ابوعبیده است از اصحاب شیخ ابوالحسن بستی ست وی بعلوم ظاهری وباطنی آراسته بوده است عین القضاة در یکی از مکتوبات خود میگوید که کم کسے ازین طائفه علوم ظاهری داند خواجه امام ابوحامد غزالی وبرادرش شیخ احمد غزالی ازین جمله اند وخواجه امام محمد حمویه بکویان نیز ازین جمله است چه والم که علم داند واز بزرگان ست ودر سلوک وی را کتابی ست در تصوف سلواة الطالبین نام دران بسیے حقایق ودقایق این طریقه درج کرده است عین القضاة همدانی قدس سره کنیت وی ونام وے ابوالفضائل عبدالله بن محمد المیانجی ست وعین القضاة لقب وے بست با شیخ محمد بن حمویه صحبت داشته وباشیخ احمد غزالی نیز وفضائل وکمالات صوری ومعنوی وی از مصنفات وی ظاهر ست چه عربی وچه فارسی آنقدر کشف حقایق که وے کرده است کم کسی کرده واز وے خوارق عادات چون احیا واماتت بظهور آمده است ومیان وی وحضرت شیخ احمد مکاتبات ومراسلات بسیارست واز ان جمله رساله عینیه است که شیخ احمد نوشته است که در فصاحت وبلاغت وروانی وسلاست توان گفت که آنرا نظیرے نیست عین القضاة در کتاب زبدة الحقایق سے گوید که بعد ازانکه از گفتگوسے علوم رسمی ملول شده بمطالعهٔ مصنفات حجة الاسلام اشتغال نمودم ومدت چهار سال دران مقصود خود را ازان حاصل کردم پنداشتم که بمقصود واصل شدم باخود گفتم ؎ از زال بمنزل زینت درباب + دار زبع فهذا مربع الاحباب + ونزدیک بود که از طلب بازایستم وبرآنچه حاصل کرده بودم از علوم اقتصار نمایم ومدت یکسال درین بماندم ناگاه سیدی ومولائی الشیخ الانام سلطان الطریقه احمد بن محمد الغزالی رحمه الله تعالیٰ بهمدان که موطن من بود تشریف آورده در صحبت وی در بیست روز برمن چیزے ظاهر شد که ازمن وما طلب من غیر خود هیچ باقی نگذشت الاماشاءالله ومرا کنون شغلے نیست جز طلب فنا دران چیز واگر چنانچه نوح یابم در طلب آن فانی سازم هیچ نکرده باشم وآنچیز همه عالم را فرا گرفته است چشم من بر هیچ چیز نیفتد که روی وے دران بهبینم وهر نفسے که نه استغراق من دران بیفزاید برمن مبارک مباد وهم وی گفته است که پدرم ومن وجماعتے از ائمه شهر ما حاضر بودند در خانه مقدم صوفی پس مارقص میکردیم وابوسعید ترمذی بیتکے میگفت پدرم بنگریست وگفت خواجه

باز هالی نهی سوی اعلا	سرفرازی باوج اوادے	این مقام نبی ست وآنکه قوی	باشد اندر وراثت نبوی
	در مقامات عارفان		
حبذا عارف زخود رسته	بمقامات قرب پیوسته	شده از قید خویشتن مطلق	ذات او وصف او شده همه حق
هرکه افتد بآب وگل نظرش	شود از خود تصور بشرش	چون شود کشف سر ربانی	سر زند زو صدای سبحانی
گو بدار زانکه بنده ام حق گو	در حقم چیست از من این تکاپو	افتد از چیر تیش بکار گره	همه آن گره شیخ وخواجه ده
	حکایت بر سبیل تمثیل		
لتیے گوشت داد خواجه بزن	که بپز زود بهر طعمهٔ من	گوشت را زن کباب کرده بخورد	خواجه چون گوشت خواست عذر آورد
که هنوز آن زدیگ بیرون بود	کمین گرده گربه برنبود	خواجه بنهاد گربه را فی الحال	با ندا فزون زگوشت یکمثال
زد ببصر غصه دست برزانو	کرد باز آن عتاب کای بانو	گربه بیشک چو گوشت یکمن بود	گوشت یکمن دگر بران فرمود

احمد غزالی را قدس سره دیدم که با ما رقص مے کرد و لباس او چنین و چنین بود و نشان میداد و ابوسعید گفت مرا کم آرزوست من گفتم بمیر در حال بیهوش شد و بمرد مفتی وقت حاضر بود گفت چون زنده را مرده میکنی مرده را نیز زنده توانی کرد گفتم مرده کیست گفت فقیه محمود گفتم خداوندا فقیه محمود را زنده گردان در ساعت زنده شد و هم وے گفته اے عزیز کاری که با غیر منسوب بینی الخ از خدای تعالیٰ آن را مجازی میدان نه حقیقی فاعل حقیقی مطلق خدا را دان در انجا که گفت قل یتوفیکم ملک الموت مجازی میدان حقیقت آن باشد که الله یتوفی الانفس حین موتها راه نمودن محمد مصطفے صلے اللہ علیه وآله وسلم مجازی میدان و راه گم کردن ابلیس هم مجازی میدان یضل من یشاء و یهدی من یشاء حقیقت میدان گیرم که خلق را ابلیس اضلال میکند ابلیس را بدین صفت که آفرید مگر موسے از بهر این میگفت ان هی الا فتنتک ے همه جور من از بلغاریانست * که مادام همے باید کشیدن * گنه بلغاریان را نیز هم نیست * بگویم گر تو بتوانی شنیدن * خدایا این بلا و فتنه از تست * ولیکن کس نمی آرد چخیدن * همے آرند ترکان را ز بلغار * ز بهر پرده مردم دریدن * لب و دندان آن خوبان چون ماه * بدین خوبی نبایست آفریدن * که از بهر لب و دندان ایشان * بدندان لب همے باید گزیدن * شیخ برکه همدانی قدس سره عین القضاة رحمه الله تعالےٰ در مصنفات خود از وی حکایت کند یکجا مے گوید که برکه جز فاتحه و سورهٔ چند از قرآن یاد ندارد و آن بشرط نیز بر تواند خواند و قال یقول نداند که چه بود و اگر ما را پرسی حدیث موزون هم بزبان همدانی هم نداند گردن ولیکن من مے دانم که قرآن او نداند درست و من نمیدانم الا بعضے از آن و آران بعضے هم نه از راه تعقید و غیر آن دانسته ام که از راه خدمت او دانسته و جای دیگر گفته است که از خواجه احمد غزالی شنیدم که گفت هرگز شیخ ابو القاسم گرگانی نگفتی که ابلیس چون نام او بر وے گفتی که خواجه خواجگان و سرور مهجوران چون این حکایت با برکه قدس سره گفتم گفت سرور مهجوران چون بهشت که خواجهٔ خواجگان و جای دیگر گفته که برکه حکایت کرد که مردے بود فرزند خود را گفت که هرگز ریش گاو بوده گفت ریش گاو که بود و چه بود و گفت آن که بامداد از خانه بدر آید گوید که امروز گنجے یابم پسر گفت اے پدر تا من بوده ام ریش گاو بوده ام شیخ فتحه رحمه الله تعالیٰ عین القضاة در مصنفات خود از وی حکایت کند که یکجا مے گوید که از ثقتی شنیدم که فتحه گفت که از خداے تعالیٰ شر بخلق نرسد و جای دیگر مے گوید که از برکه قدس سره شنیدم که فتحه گفتی ابلیس گفت که در عالم از من سیاه گلیم تر فتحه بود و پس او از این سخن بگریست و جای دیگر گفته که پیران چون کامل باشند دانند که هر مریدی بکدام

نیست این نکته پیش من روشن
که تواند شدن دو من یکمن
اگر این گربه است گوشت کجاست
ذکر این گوشت شکل گربه کجاست

اشارت به تقسیم حیرت محمود و مذموم *

معنی حیرت ار شود مفهوم -
هست در راه سعی و کوی طلب
در بیابان دو ره چو پیش آید
یک تعیین ره بجزم و یقین
یا بالهام و کشف ربانی -
رند بر تو غوا حیرانے
آن بود شرح حیرت محمود

غیر محمود نیست یا مذموم
شرط اول تعین مطلب
که یکے زان دو کعبه را شاید
که نه شک آن شوی رهی رهین
که مر آن را خلاف نتوانی -
بلکه غولی شوی بیابانے
که کشی برقع از رخ مقصود

آنست مذموم کز سلوک و شبهه
وجهه وقصد نا شده ممتاز
تا به تعیین ندانی آن ره را
با امارات عقل و ان حواس
گر نباشد یکی از آن سه دلیل
چون ترا سر حیرت مذموم
لمعاتِ جمال قدس و قدم

بسته گردد بسوی مقصد راه
طائر سعی چون کند پرواز
کے بریدن توانی آن راه را
یا به تقلید مرد راه شناس
یا ز بانی ز راه خوار و ذلیل -
شد به تفصیل ازین سخن معلوم
بر تو باید ز اوج فضل و کرم

مقام رسد بعاقبت کار چنانکه از فتحه بسیار شنیده بودند که فلان را قدم فلان خواهد بود و فلان را قدم فلان شیخ ضیاء الدین ابو النجیب عبد القاهر سهروردی قدس سره در علوم ظاهر و باطن بکمال بوده است مصنفات و مؤلفات بسیار داشته نسبت وے به دوازده واسطه با ابوبکر صدیق رضی الله عنه میرسد و نسبت وی در طریقت بشیخ احمد غزالی ست وی در کتاب آداب المریدین گفته است و اجمعوا علے ان الفقر افضل من الغنی اذا کان مقرونا بالرضا فان احتج محتج بقول النبی صلے الله علیه وسلم الید العلیا خیر من الید السفلےٰ قیل له الید العلیا تنال الفضیلة بما خارج ما فیها والید السفلےٰ تجد المنفعة بحصول الشئ فیها ففی تفضیل السخاء والعطاء دلیل علے فضل الفقیر فمن فضل یعنی للانفاق والعطاء علے الفقیه کان کمن فضل المعصیة علے الطاعة بفضل التوبة و هم در تاریخ یافعی میگوید که یکے از اصحاب شیخ ابو النجیب سهروردی رحمه الله گفت روزے با شیخ در بازار بغداد میگذشتیم بدکان قصابی رسیدیم گوسفندے آویخته بود شیخ بایستاد و گفت این گوسفند میگوید که من مرده ام نه کشته قصاب بیخود بیفتاد و چون بخود باز آمد بصحت قول شیخ اقرار کرد و تایب شد توفی رضی الله عنه فی شهور سنة ثلث و ستین و خمسمایة شیخ عمار یاسر قدس سره وے از اصحاب شیخ ابو النجیب سهروردیست در تکمیل ناقصان و تربیت مریدان و کشف وقایع ایشان بکمال تمام داشته است شیخ نجم الدین کبری در کتاب فواتح الجمال آورده است که بخدمت شیخ عمار رسیدم و باذن وے بخلوت در آمدم بخاطرم گذشت که چون اکتساب علوم ظاهری کرده ام چون فتوحات غیبی دست دهد آن را بر سر های منبر بطالبان حق برسانم چون با این نیت بخلوت در آمدم اتمام خلوت میسر نشد بیرون آمدم شیخ فرمود اول تصحیح نیت کن بعد از آن خلوت در آی پرتو نور باطنی او بر دل من تافت کتابها را وقف کردم و جامه ها بخرقه بخشیدم بغیر یک جبه که پوشیده بودم و گفتم این خلوت خانه قبر نیست و این جبه کفن من دیگر امکان بیرون آمدن نیست و عزم کردم که اگر داعیه بیرون آمدن غالب شود آن جبه را پاره پاره سازم تا ساتر عورت نماند استحیا مانع خروج شود شیخ در من نظر کرد و گفت در آی که نیت درست ساختی چون در آمدم اتمام خلوت دست داد ببرکت همت شیخ ابواب فتوحات بر من بگشاد شیخ روزبهان کبیر مصری رحمه الله وے کازرونی الاصل است اما در مصر مے بود از مریدان شیخ ابو النجیب سهروردی ست در اکثر اوقات در مقام استغراق و شیخ نجم الدین کبری بصحبت وی رسیده و آنجا بریاضت اشتغال نموده و خلوتها نشسته شیخ روزبهان او را بدامادی قبول کرده و وی را از دختر شیخ دو پسر آمده فی کتاب تحفة البررة

هر زبان لمعهٔ دگر بینے
خورد و خوابت تمام بربایند

هر نفس میوهٔ دگر چینے
بر تو درهای فیض بگشایند
صد بد و نیک بگذرد ابسرت

سازدت اصطلام آن لمعات
گم شوی جا بودان ز هستی خویش
که نباشد ز خویشتن خبرت

فارغ از مدعات و مخترعات
ساده گردی ز خود پرستی خویش

حکایت آن زن که سی سال در دیار مصر بیکجا مقام داشت

در نواحی مصر شیر زنے
شست ز آسودگی بکلی دست
خفته مرغش بفرق فارغ بال
هیچگه ز آفتاب عالمتاب
همچو مور و ملخ ز هر طرفے

همچو مردان مرد خود شکنے
نه بشب خفت نی برود نشست
گشته مارش بشاق یا خلخال
سایبانش نگشته غیر سحاب
دام و دد گرد او کشیده صفے

نقد هستی تمامش از کف شد
شرب سی سال ماند بر سر پای
شست و شو داده موی او باران
لب فرو بسته از شراب و طعام
او خوش اندر میانه آله مست

همچنین دولتی مشرف شد
که بجنبید چون درخت از جای
شانه کرده صبا چو غمخواران
چون فرشته نچاشت خورده نه شام
ایستاده بپا نه نیست نه هست

صحبت شیخنا ابا الجناب یقول صحبت ... بهان بمصر یقول قیل لی مرارا اترک السماع ... لا تحتاج الیها فقلت یا رب
انی لا اطیق ذلک فکفینی شیخنا آخر شیخ اسمٰعیل قصری قدس سره وی از اصحاب شیخ ابو النجیب سهروردی ست
شیخ نجم الدین بصحبت وی رسیده است و خرقه اصل از دست وی پوشیده و وی از محمد بن مالکیل و وی از
محمد بن داؤد المعروف بخادم الفقرا و وی از ابو العباس ادریس و وی از ابو القاسم بن رمضان و وی از ابو یعقوب
طبری و وی از عبد الله بن عثمان و وی از ابو یعقوب نهرجوری و وی از ابو یعقوب سوسی و وی از عبد الواحد
بن زید و وی از کمیل بن زیاد قدس الله تعالی ارواحهم و وی از امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی الله عنه و وی
از حضرت رسالت صلی الله علیه و سلم کما ذکره الشیخ رکن الدین علاء الدوله سمنانی قدس الله تعالی سره فی بعض مصنفاته

حضرت شیخ نجم الدین قدس الله تعالی روحه کنیت وی ابو الجناب است و نام وی احمد بن عمر الخیوقی و لقب
وی کبرا و گفته اند که وی را کبری از آن لقب کردند که او در آوان جوانی که به تحصیل علوم مشغول بود با هر که مناظره و
مباحثه کردی بر وی غالب آمدی فلقبوه بهذا السبب الطامة الکبری ثم غلب غایة ذلک اللقب فحذفوا الطامة ولقبوه
بالکبری و هذا هو الصحیح لنقله جماعة من الصحابة عن یوثق بهم و قال بعضهم هو محمود و بفتح الباء الموحدة ... الکبار جمع کبیر
الکبیر والصحیح اول کذا فی تاریخ الامام الیافعی رحمه الله تعالی و وی را شیخ ولی تراش نیز میگفته اند بسبب آنکه
در غلبات وجد نظر مبارکش بر هر که افتادی بمرتبه ولایت رسیدی روزی بازرگانی بر سبیل تفرج بخانقاه شیخ درآمد
شیخ حالتی قوی داشت نظرش بران بازرگان افتاد و در حال بمرتبه ولایت رسید شیخ پرسید که از کدام مملکتی گفت
از فلان مملکت وی را اجازت ارشاد نوشت تا در مملکت خود خلق را بحق ارشاد کند و ... شیخ با اصحاب ... بودند
... صعوه را دنبال کرده بود ناگاه نظر شیخ بران صعوه افتاد صعوه برگشت و باز را گرفته پیش شیخ فرود آمد
... تقریر و تحقیق اصحاب کشف میرفت شیخ سعد الدین حموی را رحمه الله تعالی ...
... یا درین امت کسی باشد که صحبت وی در سگ اثر کند شیخ بنور فراست دانست برخاست و بدر خانقاه رفت و
بایستاد ناگاه سگی آنجا رسید و ایستاده دم می جنبانید شیخ را نظر بر وی افتاد در حال بخشش یافت و متحیر و بیخود شد
و روی از شهر بگردانید بگورستان رفت و سر بر زمین مالید تا آورده اند که هر جا که می رفت قریب پنجاه و شصت
سگ گرد اگرد او حلقه کردندی و دست پیش او نهادندی و آواز نکردی و هیچ نخوردندی و بحرمت بایستادندی عاقبت

چشم او بر جمال شاهد حق زان بکوی که در کشاکش رد ... گاه امر از سر برهان	جان بطوفان عشق مستغرق یکسر موی او به از صد مرد ور بهم مرد و نکرزن برهان غرقه کردم بموج سجه راز	دل بر آوازهای روحانی مرد و زن هست پیکر خاک مرده زه که زاد مرد شوم هرگز از خود نشان نیابم باز	گوش بر رازهای پنهانی جان روشن بود از نها پاک وز مرید و مراد فرد شوم

در بیان آنکه اول ... عشق بسوی خویشتن است و بعد از ان بسوی معشوق در آخر کار بسوی عشق

مردی عاشق نخست ... همه گرد مراد خود گردد دوست را چون بکام خود یابد این نه عشق ست خویشتن ...	دل او از برای خود ریش ست بهر بند و کشاد خود گردد صید مقصود رام خود یابد بهواهای خود گرفتار است	گر بخاید برای خود خاید باشد از عشق جام مستی او ور بود بر خلاف مقصودش هیچ عاشق هوا پسند مباد	ور بکاهد برای خود کاهد دوستی باشد طفیل هستی او زان نعابن بسر رود دودش بمرادات نقش بند مباد

بدان نزدیکی بمرد شیخ فرمود تا وی را دفن کردند و بر سر قبر وی عمارت ساختند شیخ در تبریز بر یکی از شاگردان محیی السنة
که سند عالی داشت کتاب شرح السنة را می خواند چون باواخر رسید روزی ... جمعی از ... نشسته
بودند و شرح السنة میخواندند درویشی در آمد و ... را نمی شناخت از مشاهده وی تغیری تمام بشیخ راه یافت چنانکه
مجال قرائتش نماند پرسید که این چه کس ست گفتند که بابا فرج تبریزی ست از جمله مجذوبان و محبوبان حضرت سبحانه
و تعالی شیخ آن شب بیقرار بود بامداد بخدمت استاد آمد و التماس کرد که بزیارت بابا فرج رویم استاد با اصحاب
موافقت کردند بر در خانقاه بابا فرج خادمی بود بابا شادان نام چون آن جماعت را دید درون رفت و اجازت
خواست بابا فرج گفت اگر چنانکه بدرگاه خداوند تعالی میروند می توانند که درآیند شیخ گفت چون از نظر بابا بهره مند
شده بودم معنی سخنش دانستم هرچه پوشیده بودم بیرون آوردم و دست بر سینه نهادم استاد و اصحاب موافقت
کردند ... بابا فرج درآمدیم و بنشستیم بعد از لحظه حال بر بابا متغیر شد و عظمتی در صورت او پدید آمد و چون
قرص آفتاب درخشان گشت و جامه که پوشیده بود بر وی شکافته شد چون بعد از ساعتی بحال خود باز آمد برخاست
و آن جامه را در من پوشانید و گفت ترا وقت دفتر خواندن نیست وقت ست که سر دفتر جهان شوی حال بر من متغیر
... از هرچه غیر حق بود منقطع گشت چون از آنجا بیرون آمدیم استاد گفت که از شرح السنة اندکی
مانده ... دیگر ... چون شب بسر ورش رفتم بابا فرج را دیدم که درآمد و گفت ...
هزار مرتبه از علم الیقین ... دیگر باز بر سر علم میروی من ترک درس کردم و بریاضت و خلوت مشغول گشتم
علم لدنی و ارادات غیبی ... گرفت گفتم حیف باشد که آن قوت شود آنرا ... نوشتم بابا فرج را دیدم که ... آمد
و گفت شیطان ترا تشویش میدهد که این سخنان را بنویس دوات و قلم را بینداختم و خاطر را از همه بازپرداختم ...
... سمنانی در کتابی ... آنچه این سخنان شیخ خود شیخ رکن الدین علاء الدوله قدس الله تعالی سره جمع کرده است از
شیخ نقل میکنند که شیخ نجم الدین کبری بهمدان رفت و اجازت حدیث حاصل کرد ... اسکندریه ...
است باسناد عالی هم از آنجا باسکندریه رفت و از وی نیز اجازت حاصل کرد و ... شبی حضرت رسول را صلی الله
علیه و سلم در خواب دید از آن حضرت التماس کرد که کنیتی بخش رسول صلی الله علیه و سلم فرمود که ابو الجناب مخففه
فرمود ... چون از واقعه باز آمد ... این کنیت وی را روی نمود که از دنیا اجتناب می باید کرد و در حال تجرید

حیف عاقل که ... نفس بسکه باشد فرو ...	... سازد برای نفس ... ... هرچه نیست ... ... بود بسی که آخر کار	خیر خود از سود و مایه نفس هرچه باد آید وی انجامد یافت کارش بوجه خیر قرار	... دایه نفس خیر خواند بران بیارامد

قصه آن مخنث که از زن بمنظر افتاد و از انجا در خانه سفلی و از انجا در سرابه و از انجا در چاه و چون در سرابه افتاد بانگ زد که ای خداوندان سرای ... زمین ندارد

آن مخنث ببام همسایه چون بمنظر فتاد خواست زجا شد بسردابه هم خطا پایش گر نه تحت الثری ست جای شما	رفت از همت فرومایه شد فرودش بجای دیگر پای جرم شد بر هلاک خود رایش چون ندارد زمین سرای شما	با فرو شد بر وزنش ناگاه یافت خود را بخانه زیرین بانگ برداشت کای مسلمانان بوده چاهی درون سردابه	... سوی منظر ... بود سردابه درو دیرین کرده قصد هلاک مهمانان ... آنجا ...

کرد و در طلب مرشد مسافر گشت و بهر کس که میرسید ارادت درست نمیگرد بسبب آنکه دانشمند بود سر بهیچکس فرو نمی آمد و چون بملک خورستان رسید در دزپول در آمد و آنجا رنجور شد و هیچکس او را مقامی نمیداد که آنجا نزول کند عاجز گشت از کسے پرسید که درین شهر هیچ مسلمانے نباشد که مردم رنجور و غریب را جائے دهد تا من آنجا روزے چند بیاسایم آنکس گفت که اینجا خانقاہے ست و شیخی هست اگر آنجا روی ترا خدمت کنند گفتم نام او چیست گفت شیخ اسمعیل قصری شیخ نجم الدین آنجا رفت او را جائے دادند در صفه میان سرائے مقابل صف درویشان و آنجا ساکن شد و رنجوری وی دراز کشید میگفت باین همه از رنجوری چندان رنج بمن نمیرسید که از آواز سماع ایشان که من سماع را بغایت منکر بودم و قوت نقل مقام کردن نداشتم شبے سماع مے کردند شیخ اسمعیل از گرمی سماع ببالین من آمد و گفت میخواهی که برخیزی گفتم بلے دست من بگرفت و مرا بکنار کشید و بمیان سماع برد زمانے نیک مرا گردانید و بر روی دیوارم تکیه داد من گفتم که در حال خواهم افتاد چون بخود آمدم خود را تندرست دیدم چنانکه هیچ بیماری در خود نمیدیدم مرا ارادت حاصل شد روز دیگر بخدمت شیخ رفتم و دست ارادت گرفتم و بسلوک مشغول شدم در مدتے آنجا بودم چون مرا از احوال باطن خبرے شد و علم ظاهر وافر داشتم مرا شبے در خاطر آمد که از علم باطن باخبر شدی و علم ظاهر تو از علم شیخ زیاد تست روز دیگر بامداد و شیخ اسمعیل مرا طلب کرده گفت برخیز و سفر کن که ترا بر عمار یاسر مے باید رفت من دانستم که شیخ بران خاطر من واقف شده است اما هیچ نگفتم و برفتم و بخدمت شیخ عمار یاسر رسیدم آنجا نیز مدتے سلوک کردم و آنجا شبے نیز مرا همین بخاطر آمد بامداد شیخ عمار فرمود که نجم الدین برخیز و بمصر رو بخدمت روزبهان که این هستی را وی بسیلے از تو بیرون برد برخواستم و بمصر رفتم چون به خانقاه وے در رفتم شیخ آنجا نبود و مریدان او همه در مراقبه بودند هیچکس به من نه پرداخت آنجا کسے دیگر بود از وی پرسیدم که شیخ کدام است گفت شیخ در بیرون ست و وضو می سازد من بیرون رفتم شیخ روزبهان را دیدم که در آب اندک وضو میساخت مرا در خواطر آمد که شیخ نمی داند که درین قدر آب وضو ساختن جائز نیست چگونه شیخی باشد وضو تمام ساخت و دست بر روی من فشاند چون آب بر روی من رسید در من بیخودی پیدا شد شیخ بخانقاه درآمد من نیز در آمدم و شیخ بشکر وضو مشغول شد من بر پائے بودم منتظر آن که بشیخ سلام کنم همچنان بر پای استاده غائب شدم دیدم که قیامت قائم شده است و دوزخ ظاهر گشته و مردمان را می گیرند و باتش مے اندازند برین رهگذار آتش پشته است و شخصے بر سر آن نشسته است و هر که میگوید که من تعلق بوی دارم او را رها میکند

در تگ چاه میخے ایستاده	بهر عیش مخنث آماده	چون فرود آمد از برابر میخ	کشف جای نشست او سر میخ
هیچ راشد بجای خویش قرار	شد مخنث به هیچ شکر گذار	که بحمد الله ار چه صد غم و رنج	بر من آمد درین سرای سپنج
عاقبت چرخ جز بخیر نگشت	واخر کار من بخیر گذشت	خیر هر کس بقدر همت اوست	همت مرد را ده قیمت اوست
کی توانی شناخت قیمت مرد	تا ندانی که چیست همت مرد	همت آن یکی علو نسب	شرف جد و سیادت ام و اب
همت آن دگر صفات کمال	علم و عفت شجاعت و افضال	همت آن یکے زن و فرزند	همدم و آشنای خویشاوند
همت آن دگر زر و زیور	تاج آراسته به لعل و گهر	همت آن دگر سراچه و باغ	مجلس امن و بزمگاه فراغ
همت آن دگر ده و کاریز	وانچه با آن مناسب از هر چیز	آن یکی را هوس در علوم	منطق و نحو و صرف و طب و نجوم
آن دگر را خیال کلک و دوات	جمع کردن برای خط و دوات	بس کنم زانچه این شمار بود	که حجاب جمال یار بود
از دلیل تماهیر دن است	وز حد اعتبار افزون است	[illegible]	که ازین کارخانه عارند

و دیگرا نرا در آتش می اندازند ناگاه مرا بگرفتند و [illegible] چون آنجا رسیدم گفتم من تعلق [illegible] مرا رها کردند من بر پشته بالا رفتم و دیدم که شیخ روزبهان است پیش او رفتم [illegible] وسیلی محکم [illegible] از قوت آن بر روی در افتادم او گفت بیش ازین اهل حق را انکار مکن [illegible] پیش رفتم و در پائے او افتادم شیخ [illegible] آن رنجوری از باطن من برفت بعد ازان مرا امر کرد که باز [illegible] بخدمت شیخ عمار [illegible] نوشت [illegible] زاری بفرست تا [illegible] چون سلوک بتمام کردم فرمود که بخوارزم رو گفت مردمان آنجا عجب اند [illegible] و مشاهده [illegible] است نیز منکر [illegible] گفت برو باک مدار شیخ نجم الدین گفته شیخ عمار بخوارزم آمد و این طریقه را منتشر گردانید و مریدان بسیار بروی جمع آمدند و بار شد چون کفار تتار بخوارزم در آمدند شیخ اصحاب خود را جمع کرد زیادت بر شصد هزار کس بودند و سلطان محمد خوارزم شاه گریخته بود و کفار تتار پنداشتند که وی در خوارزم ست و بخوارزم در آمدند شیخ بعضے اصحاب خود را چون شیخ سعد الدین حموی و چون شیخ رضی الدین علی لالا و غیر ایشان را طلب داشت و گفت [illegible] بزودی [illegible] که آتشے از جانب مشرق برافروخته که تا نزدیک بمغرب خواهد سوخت این فتنه ایست عظیم که درین مدت مثل این واقع نشده بعضے از اصحاب گفتند چه که حضرت شیخ دعا کنند شاید [illegible] ازین بلا [illegible] شود شیخ فرمود این قضائیست مبرم دعا دفع آن نمیتواند کرد پس اصحاب التماس کردند که [illegible] آمده است اگر چنانچه حضرت شیخ نیز با اصحاب موافقت کنند تا در ملازمت ایشان بخراسان متوجه شوند [illegible] شیخ فرمود من اینجا شهید خواهم شد و مرا اذن نیست که بیرون روم پس اصحاب متوجه خراسان شدند چون کفار بشهر در آمدند شیخ اصحاب باقی مانده را بخواند و گفت قوموا علی اسم الله نقاتل فی سبیل الله و بخانه در آمد و خرقه خود را بپوشید و میان محکم بست و آن خرقه پیش گشاده بود و بغل خود را از هر دو جانب پر سنگ کرده نیزه بدست گرفته و بیرون آمد چون با کفار مقابل شد در روی ایشان سنگ مے انداخت تا غایتیکه هیچ سنگ نماند وی را تیر باران کردند یک تیر بر سینه مبارک وی آمد بیرون کشید و بینداخت و بران برفت گویند که در وقت شهادت پرچم کافرے را گرفته بود بعد از شهادت ده کس نتوانستند که وی را از دست شیخ خلاص دهند و عاقبت پرچم وی را ببریدند و بعضے گفته اند که حضرت مولانا

جلوه گاه جمال شان دنیاست	جای ورزد بایشان عقبی است	همه از عز و قرب واهب فرد	مایه لعنت اند و موجب طرد

اشارت بمعنی آنچه رسول صلی الله علیه وسلم فرموده است که الدنیا ملعونة وملعون ما فیها الا ذکر الله تعالی

هست قول نبی که دنیا دون	وانچه جز ذکر ایزد است چون	داخل اوست [illegible]	وز [illegible] گاه قرب [illegible]
هر که پیوند ساخت با ملعون	نیست او هم ز حکم [illegible] بیرون	[illegible] حق [illegible]	کم از الباب [illegible] آن مفتوح
لعن راندن بود ساخت [illegible]	محنت بعد بعد راحت قرب	هر که یکدم جدا ز مقصود است	او ور اندم لعین و مطرود است
چون بمقصود خویش رو آورد	زشت باز خم تیغ لعنت [illegible]	[illegible] و حمیتش [illegible]	[illegible] قبول روی تافت
قرب حق چیست از حق [illegible]	[illegible] ازین طریق گمراهیست	امر [illegible] هست [illegible]	هست این قرب و بعد را [illegible]
امر باشد بقرب حق خواندن	نهی ز اسباب بعد دور راندن	دوزخ وانچه هست [illegible] دوزخ	وان عذاب و نکال در برزخ
درکات مراتب بعد اند	که یکایک مناسب بعد اند	[illegible]	صورت غفلت تو اند ز حق

جلال الدین رومی قدس الله سره در مثنویات خود اشارت باین قصه کرده است و بانتساب خود بحضرت شیخ کرده آنجا که گفته است ؎ ما ازان محتشمانیم که ساغر گیرند ؛ نه ازان مفلسکان که بزلاغر گیرند ؛ به یکی دست می خالص ایمان نوشند ؛ به یکی دست دگر پرچم کافر گیرند ؛ و کانت شهادته قدس الله تعالی روحه فی شهور سنه ثمان عشر و ستمائه حضرت شیخ را مریدان بسیار بوده اند اما چند کس از ایشان یگانهٔ جهان و مقتدای زمان بوده اند چون شیخ مجدالدین بغدادی و شیخ سعدالدین حموی و شیخ بابا کمال جندی و شیخ رضی الدین علی لالا و شیخ سیف الدین باخرزی و شیخ نجم الدین رازی و شیخ جمال الدین گیلی رحمهم الله و گفته اند که مولانا بهاء الدین ولد والد بزرگوار مولانا جلال الدین رومی نیز از ایشان بوده است قدس الله تعالی ارواحهم حضرت شیخ مجدالدین بغدادی قدس الله تعالی روحه کنیت وی ابوسعید است و نام وی مجدالدین شرف بن المؤید بن ابی الفتح البغدادی رحمه الله تعالی وی باصل از بغداد است خوارزم شاه از خلیفهٔ بغداد التماس طبیبی کرد پدر وی را فرستاد و بعضی گفته اند از بغدادک است که یکی از دیههای خوارزم است وی از مقربان سلطان بود شیخ رکن الدین علاء الدوله فرموده است که آنکه گویند که وی [illegible] بوده است که بصحبت شیخ نجم الدین کبری رسیده است بخلاف واقع است مردی کامل بوده اما صورت لطیف [illegible] اول شیخ بخدمت متوضا مشغول ساخت و او را شنید [illegible] طبیب بود [illegible] شیخ نیز طبیب بود [illegible] مجدالدین [illegible] نازکست و این کار بس عجب است [illegible] اگر شیخ [illegible] فرماید [illegible] خدمت متوضا [illegible] بخدمت دیگر مشغول کنند [illegible] این سخن از تو عجب است که علم طب میدانی اگر پسر ترا تب صفراوی زحمت دهد من دارو بغلام ترک اگر دهم پسر تو صحت نیابد شیخ رکن الدین علاء الدوله گفته است که روزی یکی از مریدان سلطان بایزید که مردی [illegible] صاحب [illegible] بود و کار کرده با من گفت که چون است که تو باین خاندان ارادت آوردی و سلوک جز بمتابعت بایزیدی گفت من این نمیدانم اما یک نوبت [illegible] در اثنای آن دیدم که دیوار قبه بگشاد و ازان سو فضائی پیدا شد و آسمان و ستارها [illegible] پرسیدم که این چیست یکی گفت این نور سلطان بایزید است ساعتی شد آسمانی دیگر دیدیم تمام نورانی همچو خورشید گفتم که این چیست یکی گفت این نور مجدالدین بغدادیست آن درویش متعجب شد بعد ازان گفتم که این سخن نه آن میگویم که مرتبهٔ ایشان بیانی کنم تا ترجیح نهم شیخ مجدالدین را بر شیخ سلطان بایزید اما هر کس را خدای تعالی حواله کرده است

روضهٔ خلد و بوستان نعیم ۔ چشمهٔ سلسبیل یا تسنیم ۔ درجات بهشت و حور قصور ۔ عرفات قصیر و جلوهٔ حور
همه بستند پیش صاحب رای ۔ صورت قرب و آگهی ز خدای ۔ این کزین آگهی شدی آگاه ۔ غیر ازین آگهی مجوی و مخواه
هستی جان و تن همی فرسای ۔ واندران آگهی همی افزای ۔ تا نه از جان و تن فنا باشی ۔ مرد آن آگهی کجا باشی
آگهی هست جاودان گنجی ۔ گنج می بایدت بکش رنجی ۔ در طلب تا نکشید محنت و رنج ۔ ریش گاوی بود توقع گنج

حکایت بیهوده نالی که از پسر پرسید که هرگز ریش گاو بوده و سوال پسر که ریش گاو کیست و جواب دادن پدر که آن کس که بامداد از خانه بدر آید و گوید امروز گنجی یابم پسر گفت ای پدر تا من بوده ام ریش گاو بوده برین معنی

بابه گفت پیری از همدان ۔ کای در اطوار کار خود حیران ۔ خویش را عمر آزمود ستی ۔ هیچگه ریش گاو بود ستی
گفت با وی پسر که ای بابا ۔ که بود ریش گاو کای بابا ۔ گفت آنکس که بامداد پگاه ۔ می نهد تا ز گنج خانه براه

بشرب چون او بان مشرب گردد متابع آن طریق شد حق تعالی [illegible] ثبات قدم در دوران طریق شیخ و را [illegible] مراتب بر جاده کند و گرنه علی التحقیق مراتب فی رقیامت پیدا شود و نشان علو مرتبه درین جهان جز به متابعت حبیب مطلق صلی الله علیه و آله وسلم نیست هر کس که متابع تر مرتبهٔ وی عالی تر روزی شیخ مجدالدین با جمعی از درویشان نشسته بود مستی بروی غالب شد گفت ما بیضهٔ بط بودیم بر کنار دریا و شیخ ما شیخ نجم الدین مرغی بود بال تربیت بسر ما فرود آورد تا از بیضه بیرون آمدیم ما چون بیضهٔ بط بودیم در دریا رفتیم و شیخ بر کنار بماند شیخ نجم الدین بنور کرامت آنرا دانسته بر زبان ایشان گذشت که در دریا میرد و شیخ مجدالدین [illegible] شیخ سعدالدین حموی آمد و تضرع بسیار کرد که روزی که حضرت شیخ را وقت خوش باشد مرا خبر کن تا عذر او بخواهم و عذر [illegible] وقتی شیخ را در سماع وقت خوش شده شیخ سعدالدین شیخ مجدالدین را خبر کرد شیخ مجدالدین پا برهنه آمد [illegible] بر سر نهاد و بجای کفش بایستاد شیخ بوی نظر کرد و فرمود چون بطریق درویشان عذر آوردی [illegible] ایمان و دین بسلامت بردی اما سر برود و در دریا میری و ما نیز در سر تو شویم و سرهای سروران و ملک خوارزم بر سر تو شود و عالم خراب گردد و شیخ مجدالدین در قدم شیخ افتاد و باندک فرصتی سخن شیخ بظهور پیوست شیخ مجدالدین در خوارزم وعظ می گفت و مادر سلطان محمد [illegible] بود بغایت جمیله بوعظ شیخ مجدالدین حاضر شدی و گاه گاهی بزیارت وی آمد مدعیان فرصت جستند تا شبی که سلطان محمد بغایت مست بود عرضه داشتند که مادر تو بمذهب امام ابوحنیفه رحمه الله تعالی به نکاح شیخ مجدالدین درآمده است سلطان بسیار رنجیده شد فرمود که شیخ را در دجله انداختند چون خبر به شیخ نجم الدین رسید متغیر شد و گفت انا لله و انا الیه راجعون فرزند مجدالدین را در آب انداختند [illegible] سر بسجده نهاد و زمانی نیک در سجده بود پس سر از سجده برآورد و گفت از حضرت عزت درخواستم تا بخون بهای فرزندم ملک سلطان محمود بازستاند اجابت فرمود سلطان را ازان خبر دادند بغایت پشیمان شد پیاده بحضرت شیخ آمد باشتی پر زر پیاده و شمشیر و کفن بر سر آن نهاد و سر برهنه کرد در صف نعال بایستاد که اگر دیت میباید اینک زر و اگر قصاص می کنند اینک شمشیر شیخ در جواب فرمود که کان ذلک فی الکتاب مسطورا دیت او جمله ملک تست و سر تو برود و سر بسی خلق و ما نیز در سر شما شویم سلطان نومید باز گشت عقیب چنگیز خان خروج کرد و رفت آنچه او گفته بود [illegible] در مجلس شیخ مجدالدین این بیت میخواندند ؎ خوش یافته اند درازن جامهٔ عشق ؛ گر یک خط سبز برکنارش بودی ؛ شیخ محاسن خود

در دلش این هوس که بیرنجی ۔ یابم امروز رایگان گنجی ۔ چون بانجا رسید سر سخن ۔ پسرش گفت در جواب که من
بوده ام ریش گاو تا هستم ۔ ریش گاویست کار پیوستم ۔ نیست جز ریش گاویم کاری ۔ نیست از ریش گاویم عاری

در بیان آنکه عاشق ظلمت دابهای نفس نداند زخود بگرداند و روی به نور معشوق آورد

عاشق صدق خود چو دریابد ۔ ظلمت خود ز خود عنان تابد ۔ روی جان آورد بقبلهٔ دوست ۔ نشود تعجب ز مغز و پوست
هرچه گوید برای او گوید ۔ هرچه جوید برای او جوید ۔ همچو پروانه گو بمجلس جمع ۔ هستی خود فنا کند در شمع
بهر جانان فنا کند خود را ۔ پیش رویش فدا کند خود را

قصهٔ گلخنی که در مشاهدهٔ جمال شاهزاده آتش در ترنده اش گرفت و از ترنده به نقش رسید و او از همه عمر بی خبر بود

از رخ شاهزاده گلخنی ۔ یافت در دل ز مهر روشنی ۔ شه چو از راه سوار بگذشتی ۔ گلخنی در نظاره گم گشتی

اگرفت تیغ دو دست بگلو نهاد وگفت ... گر یک ... برکنار تیغ ... بودی * ... بانه باین بشارت بشهادت خود
کرده باشند وبعد ازان این رباعی بگفت رباعی * ... خواهم خوردن * یا غرق شدن یا گهرے آوردن *
کار تو مخاطرست خواهم کردن * یا سرخ کنم روی ز تو یا گردن * ... ست شیخ نجم الدین کبری قدس الله سره درویشی
بود از قریه بسکرآباد وویرا زنگی بسکردی میگفتند وبمقام عالی رسیده بود تا غایتی که تا وی از خلوت بیرون نیامدی
سماع برنخاستے روزی در اثنای سماع وقت او خوش شد از زمین برخاست وطاقی بلند بود آنجا بران طاق نشست ودر
وقت فرود آمدن از بالا بگردن شیخ مجدالدین بغدادی جست وپایها فرو آویخت شیخ مجدالدین همچنان چرخ
میزد واین زنگی مردی بلند وگران بود وشیخ مجدالدین بسے نازک ولطیف بود وچون از سماع فارغ شد شیخ مجدالدین
گفت ندانستم که زنگی ست بر گردن من یا پشه چون از گردن او فرو آمد رخساره او را بدندان گرفت چنانکه نشان
دندان بماند بارها شیخ مجدالدین گفتی که مرا در قیامت همین مفاخرت تمام ست که اثر دندان زنگی بر روی من باشد
شیخ رکن الدین علاء الدوله ... گفته است که شیخ مجدالدین بغدادی فرموده که واقعه از حضرت رسالت
صلی الله علیه وسلم پرسیدم ما تقول فی حق ابن سینا قال صلی الله علیه وسلم رجل اراد ان یصل الی الله تعالی
بلا واسطتی فحجبته بیدی هکذا فسقط فی النار ومن این حکایت را پیش استاد خود مولانا جمال الدین جیلی میگفتم او گفت
عجب بعد ازان فرمود ... ببغداد بشام ... رفتم تا از آنجا بروم روم چون بموصل رسیدم شب در مسجد جمعه بودم
چون در خواب شدم دیدم که کسی میگوید آنجا ... که فایده دیگری من نظر کردم جمعی دیدم که حلقه زده بودند
شخصی درمیان ایشان نشسته ونوری از مردی با آسمان پیوسته وی سخنی میگفت وایشان می شنیدند گفتم این
کیست گفتند مصطفی صلی الله علیه وسلم ... رفتم وسلام کردم جواب گفتند ودر حلقه جای دادند چون
بنشستم پرسیدم که یا رسول الله ما تقول فی حق ابن سینا فرمود که رجل اضله الله علی علم دیگر گفتم ما تقول فی حق
شهاب الدین المقتول گفت هو من متبعیه بعد ازان گفتم از علمای اسلام نیز پرسیدم که ما تقول فی حق فخرالدین
الرازی گفت هو رجل معاتب گفتم ما تقول فی حق حجة الاسلام محمد الغزالی گفت هو رجل وصل الی مقصوده دیگر
گفتم ما تقول فی امام الحرمین گفت که هو ممن نصر دینی گفتم ما تقول فی حق ابی الحسن الاشعری گفت انا قلت وقولی
صدق الایمان یمان والحکمة یمانیة بعد ازان کسی که نزدیک من بود مرا گفت که این سوالها چه میکنی دعای درخواست

چون درآمد دو عشق ... — سالها ... گلخن بای
... شه بهزاد ... — گلخنی درنظاره گه بنمود
بلطافت بهانه برساخت — هرکسی خود بسوی گلخن تاخت
گلخنی چون لقای شاه بدید — نقد مستی بلب شاه کشید
چشم دل بر جمال جانان دوخت — تندوانش آتش که بود افروخت
... ازشنده ... وریخت — او ز بیدارنه نظر نگسیخت
داشت ... — ... عاشق ... داشت خبر
شه ز ... شد ... وشتافت — غیر خاکسترش بجای نیافت

دربیان آنکه چون عاشق ... بکمال رسد ... عاشق را بمعشوق نیز بگرداند وروی او را با خود کند

عشق عاشق چو گشت ... کمال — شود از ... عشق فارغ ... حال
عشق از قبله گاه خود سازد — دل ز معشوق هم بپردازد
حب محبوب حب حب گردد — آنچه لب بود لب لب گردد
غیر حب کس نماندش محبوب — شود اندر شهود حب مغلوب
عشق او چون بدین شد انجام — پا بدامن کشد بیارامد
بگریبان جان درآرد سر — بندد از هرچه غیر عشق نظر
طالب این مقام بود کسے — که بحق در راه آن نه طلبے
گفت کای چشم وگوش من همه تو — مایه عقل وهوش من همه تو

کن که ترا فایده کند بعد ازان گفتم یا رسول الله مرا دعای درآموز فرمود که قل اللهم تب علی حتی اتوب واعصمنی
حتی لا اعود وحبب الی الطاعات وکره الی الخطیئات بعد ازان از من پرسید که بکجا میروی گفتم بروم گفت الروم
ما دخله المعصوم چون من ازین واقعه باز آمدم در آنجا عرقه بود ومولانا موفق الدین کواشی آنجا بود ودر آخر عمر ضریر
گشته بود بزیارت وی رفتم پرسید که تو کیستی از کجای آی گفتم از بغداد گفت بکجا میروی گفتم بروم گفت الروم
ما دخله المعصوم حق متعجب شدم ودست در دامن وے زدم گفتم مگر شما در مجلس دوشین حاضر بودید گفت دعنی
دعنی دست از وی باز داشتم وباز گشتم شیخ رکن الدین علاء الدوله قدس سره گوید که مولانا جلال الدین مرد
عزیز بود والتصانیف مشهوره در علوم بسیار است وجهان او وامام غزالی دو واسطه بیش نبوده است واین حکایت
وے دلیل است بر صحة واقعه مجدالدین را قدس سره در سنه سبع وستمایة وقیل سنه ست عشر وستمایة شهید کردند خاتونی
وی که از نیشاپور بود ویرا در نیشاپور نقل نمود در سنه ثلث وثلثین وستمایة ویرا باسفراین نقل کردند شیخ سعدالدین
حموی قدس الله سره نام وی محمد بن المؤید بن ابی بکر بن ابی الحسن حمویه است از اصحاب شیخ نجم الدین
کبری ست قدس سرهما وفی تاریخ الامام الیافعی کان صاحب احوال ورياضات وله اصحاب ومریدون وکلام
سکن سفح قاسیون مدة ثم رجع الی خراسان فتوفی هناک در علوم ظاهری وباطنی یگانه است مصنفات بسیار دارد
چون کتاب محبوب وسجنجل الارواح وغیر آن ودر مصنفات وے سخنان برموز وکلمات مشکل وارقام واشکال و
دوایر که نظر عقل وفکر از کشف وحل آن عاجز است بسیار ست وهمانا که دیده بصیرت بنور کشف منفتح نشود ادراک
آن متعذر ست وے گفته است بشرنی الله سبحانه وتعالی وقال من اصطفی کلا اتک بحسن القبول والاعتقاد فی
ذکری وتعریفی فقضاندر حبت فیه لطیفة العلم والمعرفة وان التمس علیه شی الحال فقد ثبت له النصیب فی طور من اطوار
شیخ صدرالدین قونوی قدس سره صحبت وی میرسیده است میگوید ازوے شنیدم که می گفت شیخ حقیقت
ست ودر میثاق الست بر یکم مخصر نیست آنرا با شیخ خود شیخ محی الدین العربی قدس الله تعالی سره باز گفتم گفت
کلیات را میگوید واگرنه جزئیات از آن بیش ست شیخ مؤیدالدین الجندی در شرح فصوص الحکم میگوید که
شیخ صدرالدین روزی در مجلس سماع با شیخ سعدالدین حموی حاضر بود وشیخ سعدالدین در اثنای سماع روی بصفه
که دران طرف منزل بود کرد وبادب تمام مدتی بپای ایستاد بعد ازان چشم خود را بپوشید وآواز داد

عشق خود را که مایه عمل ست — دولت لایزال لم یزل ست
بر من خسته جان تشنه جگر — ساز محبوب تر ز سمع وبصر

حکایت مجنون

عشق مجنون بدین مقام رسید — از تگ وپوی وگفتگوی امید
داد با خود ترانه نوساز — عشقبازی بعشق کرد آغاز
آستین زد بهر بود کهنی — داد دامن بچنگ خار فنی
از درون زمزم خار پشت آئین — وز برون با کشاکش رشت آئین
زیر آن خارزن قرار گرفت — ترک رفتن بکوی یار گرفت
چند روزی برین نسق چو گذشت — بارها در ضمیر لیلی گشت
که چه حال اوفتاد مجنون را — بیخود آن مبتلای مفتون را
که نشانش بدست پیدا نیست — هم تک آهوان صحرا نیست
مانده است از گروه کوران دور — لنگ اند در صف گوزنان شور
روزها نشنوم ز کس ازش — شبها یاد نگوشم آواز شن
آخرالامر هیچ چاره ندید — شرح حالش ز محرمان پرسید
قصه درد او بیان کردند — صورت حال او بیان کردند
همه روزی بکام دمسازان — یافت در خواب چشم غمازان
چشمها را کشید سرمه ناز — عقل ودین ... پرده راز

صدرالدین پیش آیش آمد چشم بروی وے بگشاد وگفت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دران صفہ حاضر بود نمی خواستم کہ چشمے کہ بمشاہدہ جمال آنحضرت مشرف شدہ است اول بر روی تو بگشایم وے گفتہ است کہ وقتے روح مرا عروجے واقع شد روح از قالب منسلخ گشت وسیزدہ روز چنان بماند آنگاہ بقالب آمد قالب درین سیزدہ روز چون مردہ افتادہ بود وہیچ حرکت نمیکرد وروح چون بقالب آمد برخاست خبر نداشت کہ چند روز افتادہ بودہ بود دیگران کہ حاضر بودند گفتند سیزدہ روز است تا قالب تو چنین افتادہ است این رباعی ؎ یا راحۃ مہجتی ونور البصری ✤ استیقظ قلبی بک وقت السحری ✤ تا جست ضمیر خاطرے یا قمری انی انا فیک وانت لی فی نظری ✤ واین رباعیات فارسی نیز ازین قبیلہ است ؎ کافر شوی از زلف نگارم بینی ✤ مومن شوی از عارض یارم بینی ✤ گو کفر میا ویزد درایمان منگر ✤ تا عزت یار وافتقارم بینی ؎ بی تو نظرے نیست مرا در کارے ✤ در باغ رضا چون تو زیبا یارے ✤ پیدا و نہان روی تو دیدم بارے ✤ بی روی تو خوش نیایدم گلزاری ✤ ؎ بی تو نہ بہشت بایدم نہ رضوان ✤ نی کوثر و سلسبیل و بحر حیوان ✤ با قہر تو دوزخ ست دار رضوان ✤ بالطف تو دوزخ ہمہ روح وریحان ✤ واین شعر نیز ازین قبیلہ است ؎ انت قلبی وانت فیہ حبیب ✤ وسقیم القلوب انت طبیب ✤ لیس فی قلب من یحبک صدقا ✤ غیر ذکرک حالۃ یستطیب انت سقمی وصحتی وشفائی ✤ وبک الموت والحیات تطیب ✤ واذا ما نظرت بی تلطف ✤ عن فوادی واعیننی لا یغیب ✤ لک سری ومہجتی وضمیری ✤ ساجد شاہد ومالی نصیب ✤ عمر وے شصت وسہ سالہ بودہ است در روز عید اضحے سنہ خمس وستمائۃ از دنیا برفتہ وقبر وے در بحر آباد ست رحمہ اللہ تعالے حضرت شیخ سیف الدین قدس سرہ وے از خلفای شیخ نجم الدین کبرے است بعد از تحصیل وتکمیل علوم بخدمت شیخ آمد وتربیت یافت در اوائل کہ وی را بخلوت می نشاند در اربعین دوم بہ درخلوت وی آمد وانگشت مبارک بر در خلوت وی زد وآواز داد کہ ای سیف الدین ؎ منم عاشق مرا غم ساز وار است ✤ تو معشوقی ترا با غم چکار ست ✤ برخیز وبیرون آی آنگاہ دست وی را بگرفت واز خلوت بیرون آورد وبطرف بخارا روان گردانید وقتے برائے شیخ نجم الدین از خطا کنیز کے آوردہ بودند شب زفاف باصحاب گفتہ است کہ ما امشب بلذت مشروعہ اشتغال خواہیم نمود وشما نیز بموافقت ما ترک ریاضت کنید وبفراغت وآسودگی بسر برید چون حضرت شیخ سیف الدین ابریقی بزرگ پر آب کرد ودر درخلوت شیخ بایستاد چون وقت صبح شد حضرت شیخ از خلوت بیرون آمد وے را دید گفت نہ ما گفتہ بودیم کہ امشب ہمہ بلذت وحضور خود مشغول باشید چرا خود را باین ریاضت در

گرد نعلین دلبری در پی
بانگ زد کای ز عشق برخوردار
گفت من آنکہ زخم آن خوردے
گفت دور کہ آنچنانم من

شد بکام وفا زنین فرسای
سایہ انداخت وصل سر بردار
بتماشش سر فرو بردے
کہ بجز عشق تو ندانم من
کہ ترا ہم نماند گنجائے

شد خرامندہ تا بر مجنون
گفت مجنون کئی تو باز نمای
منم آرام جان تو لیلے
عشق تو اے نگار فرزانہ
خوشترم بعد ازین بہ تنہائی

سایہ افگند بر سر مجنون
لب خامش بشرح راز کشای
قبلۂ جادوان تو لیلے
در دلم کرد آن چنان خانہ

مناجات

ای فروغ جمال تو خوبان
ہمہ ذرات مست عشق تواند
زلف عذرا کہ صبر وامق برد

پرتو خوبی تو محبوبان
پای کوبان ز دست عشق تواند
دل وجانش برنج غصہ سپرد

جلوۂ حسن تو کجا ست کہ نیست
حسن لیلی کہ راہ مجنون زد
لعل شیرین کہ شد ز شکر ریز

جذبۂ عشق تو کرا ست کہ نیست
کام مش از کوی عقل بیرون زد
قوت فرہاد وقوت پرویز

رنج انداختے گفت شما فرمودید کہ ہر کس بلذت خود مشغول شوید مرا ہیچ لذتے ورای آن نیست کہ بر آستانہ حضرت شیخ مقیم باشم شیخ فرمود بشارت باد مر ترا کہ سلطانان در رکاب تو دوند روزی یکے از سلاطین بزیارت شیخ سیف الدین آمد ووقت بازگشتن از شیخ درخواست کہ اسپے نذر شیخ کردہ ام التماس مینمایم کہ شیخ قدم رنجہ فرمایند تا بدست خود سوار سازم شیخ التماس وی را مبذول داشت بدر خانقاہ آمد پادشاہ رکابش بگرفت تا سوار شد اسپ سرکشے کرد وعنان دربر بود پادشاہ قریب بنجاہ گام در رکاب شیخ بدوید شیخ با پادشاہ گفت میدانید کہ حکمت سرکشی این اسپ چہ بود گفتند نے گفت آن بود کہ ما شبے در خدمت شیخ الاسلام نجم الدین بودیم ما را بشارت داد کہ پادشاہان در رکاب تو بدوند اکنون این مصدق قول سخن شیخ شدہ است ومن کلامہ القدسیۃ ہذہ الرباعیات ؎ ہر شب بمثال پاسبانان کوبت ✤ میگردم گرد آستان کویت ✤ باشد کہ بر آید ای صنم روز حساب ✤ نامم ز جریدۂ سگان کویت ✤ ہر چند کہ من ز عشق بیگانہ شوم ✤ با عاقبت آشنا وہمخانہ شوم ✤ ناگاہ پری رخی بمن برگذرد ✤ برگردم از ان حدیث ودیوانہ شوم ✤ روزے بجنازۂ درویشی حاضر شد گفتند شما وی را تلقین فرمائید پیش روی میت آمد واین رباعی خواند ؎ گر من گناہ جملہ جہان کردستم ✤ لطف تو امید است کہ گیرد دستم ✤ گفتی کہ بوقت عجز دستت گیرم ✤ عاجز تر ازین مخواہ کاکنون ہستم ✤ توفی قدس سرہ سنہ خمسین وستمائۃ وقبر وے در بخارا ست عین الزمان جمال الدین گیلی قدس اللہ تعالیٰ سرہ وی نیز از خلفاء مشائخ شیخ نجم الدین است بسیار دانشمند وفاضل بودہ است در اوائل کہ عزیمت صحبت شیخ کرد وبمکتب خانہ در آمد واز لطایف علوم عقلی ونقلی مجموعۂ انتخاب کردہ کہ در سفر مونس وے باشد چون نزدیک خوارزم رسید شبی در خواب دید کہ شیخ با وے گفت کہ ای کیلیک پشتہ بینداز وبیا چون بیدار شد اندیشہ کرد کہ پشتہ چیست کہ من از دنیا ہیچ ندارم واندیشۂ جمع آن نیز ندارم شب دوم نیز ہمین خواب دید وشب سوم نیز از شیخ پرسید کہ شیخا پشتہ چیست گفت آن مجموعہ کہ جمع کردہ چون بیدار شد آنرا در جیحون بینداخت چون بحضرت شیخ رسید با وی گفت کہ اگر آن مجموعہ را نینداختی ترا ہیچ فائدہ نبودے پس وی را خرقہ پوشانید ودر اربعین نشاندہ وبعد از تمام اربعین عین الزمان لقب نہاد وشیخ جمال در قزوین میبودہ است یکی از سادات قزوین را عزیمت شیراز شد از شیخ التماس سفارشے بپادشاہ شیراز کرد کہ بشیخ ارادت تمام داشت شیخ پارۂ کاغذ طلبید وبران نوشت کہ عسل درازی بوی داد چون آن سید بشیراز

یک بیک نشۂ جمال تو بود
بکمند خودش مقید کرد
چند سرگشتہ داریم چون گوی
گہ بصلحم کشی وگاہ بجنگ
بربائی چنان ز خویشتنم
بدر اہل درد راہم دہ

کہ در اطوار مختلف بنمود
رویش از ہر دو کون فرد کرد
بے سر وپا دوانیم ہر سوی
گہ بشہدم کشی وگہ بشرنگ
کہ نیابم ز خود خبر کہ نیم
بصف عاشقان پناہم دہ
خاطرم را مہ کشاکش شان

رو بہر چارہ اسیر دگر
من ہم ای پادشہ گدای توام
کہ بری بر در خدا یا ہم
چہ شود گز خودم خلاص دہی
در نیابی ہر آنچہ دین ہوسم
سر من خاک پای ایشان کن
وقت من خوش بقصہ خوش شان

صبر ش از دل ربود وہوش از ہر
ہدف ناوک قضای توام
کہ شوی قبلۂ مناجاتم
جامے از بادہ خلاص دہی
کہ عجب سلسلہ وہیچ کسم
سر ز جاکم بجای ایشان کن

قصہ عاشق شدن صاحب فتوحات مکی کہ عشق مفرط از دل وی سر بر زدہ بود ومعشوق معین ومعلوم نبود

بہ سیر توحید شیخ مجد الدین
آفتاب سپہر کشف ویقین
آنچہ از ذوق خود بیان کردست
در فتوحات مکی آوردست

وقصد ملاقات پادشاه کرد گفتند که وی درد شکم دارد در حمام ست بدر حمام رفت و دید که پادشاه بر سر حمام نشسته است و از درد شکم تشویش عظیم دارد پیش رفت و سلام کرد گفت از کجا می آئی گفت از خزرجین از وی احوال شیخ پرسید کاغذ را بوی داد بکشاد و دید در وے نوشته که عسل و رازیانه گفت شیخ بنور فراست و کرامت علاج ما نوشته اند فرمودند تا آن را حاضر آرند بخورد فی الحال شفا یافت و آن سید را رعایت بسیار کرد **بابا کمال جندی رحمه الله تعالے** چون خدمت بابا کمال جندی در خدمت شیخ نجم الدین مرتبهٔ تکمیل و کمال یافت حضرت شیخ خرقه بوی داد و گفت در دریائے ترکستان مولانا شمس الدین مفتی را فرزندی ست که وی را احمد مولانا می گویند خرقهٔ ما را بد و رسان و تربیت از وی دریغ مدار چون بابا کمال بخجند رسید جمعے کودکان بازی میکردند و احمد مولانا چون هنوز کودک بود در میان ایشان بود اما بازی نمیکرد و جامهائے ایشان نگاه میداشت چون بابا کمال را دید برخاست و استقبال وی کرد و سلام گفت و بعد از آن گفت ما جامهٔ دیگران نگاه میداریم و شما جامهٔ ما نگاه دارید خدمت بابا وی را کنار گرفت و بخانه مفتے برد گفت این فرزند را در کار من کن مفتی گفت این فرزند مجذوب ست شاید که خدمت شایسته نتواند کرد برادر خرد تر وی دانشمند مولانا بعنایت زیرک ست و مودب بابا کمال گفت وی نیز با نصیب گردد ما بحوالهٔ شیخ بخدمت وی آمدیم احمد مولانا در اندک فرصتے تربیتے تمام یافت و صیت کمالات وی منتشر شد و بسے از طالبان در صحبت وی تربیت یافتند و بمرتبهٔ کمالات رسیدند و یکے از آنها شیخ بهاء الدین کبیر ست که تربیت برادر خود دانشمند مولانا را که محمد نام داشت حواله بوے کرده بود و شیخ بهاء الدین تربیت فرزند خود ابو الفتوح را حواله بدانشمند مولانا کرده است و همانا که خدمت خواجه ابو الوفاء خوارزمی را انتساب با بو الفتوح ست چنانکه در بیان سلسلهٔ مشایخ خود گفته است ؎ رسید فیض علی را از احمد مختار + پس از علی حسن آمد خزینه را اسرار + حبیب و طائی و معروف پس سری و جنید + دو بو علی ست دگر مغربی سر اخیار + عقیب اینهمه بو القاسم و پس از نساج + امام احمد و پس سهروردی و عمار + پس از اکابر مذکور شیخ نجم الدین + که بود قدوهٔ اخیار سرور ابرار + کمال و احمد و آنکه بنا ملت و دین + دگر محمد و پس بو الفتوح فخر کبار + و خدمت خواجه ابو الوفاء از مشارب صافیه صوفیه ارباب توحید و اصحاب اذواق و مواجید شربی تمام بوده است چنانکه از رسائل و اشعار ایشان بتخصیص ازین رباعیات این معنے ظاهر ست و اثبات این دعوی را رباعی چند آورده میشود ؎ ای آنکه توئی حیات جان جانم + در وصف تو گرچه عاجز و حیرانم + بینائی چشم من توئی مے بینم + دانائی عقل من توئی میدانم + من از تو جدا نبوده ام تا بودم +

از مغرب چو آمدم بمشرق	جیب جانم گرفت جذبهٔ عشق	عشقم اندر دل آتشے افزود	که بر آمد ز هستی من دود
لیک آن از هیچ روی وی ہے	متعین نبود قبله گہے	علم افروخت عشق بر عیوق	لیک نام و نشان نه معشوق

خواب دیدن علی معروف کرخی و بشر حافی و احمد حنبل را

چون علی دید آن شه دین	رفت در خواب بی خلد برین	دید شخصی لطیف پاک سرشت	ایستاده بر رهگذار بهشت
یک بیک چهره را همی نگرد	راه رد و قبول مے سپرد	سعد را ز خلد مے خواهد	اسقیا را ز خلد مے راند
بعد از آن دید با خدا دانی	دو فرشته نشسته بر خوانی	می نهندش ز طیبات چنان	از چپ و راست لقمها بدهان
نهار دیده شهود بهسم	نکند پشت استقامت خم	یافته و در سر از رقات جلال	یافت آنجا مقام عز و کمال
دید در زیر عرش حیرانی	از دو عالم فشانده دامانی	کرده در جلوه گاه وحدت جای	دوخته دیده در شهود خدای
گفت اینها کیستند و اندل شب	که کیانند این سه تن یارب	هاتفی گفت این که مشغول است	بشهود خدای معروف است

انیست دلیل طالع مسعودم + در ذات تو ناپدیدم از معدومم + در نور تو ظاهرم اگر موجودم + چون بعض ظهورات حق آمد باطل + پس منکر باطل نبود جز جاهل + در کل وجود هر که جز حق بیند + باشد ز حقیقت الحقائق غافل + او هست نهان و آشکاراست جهان + بل عکس بود شهود اهل عرفان + بل اوست همه چه آشکارا چه نهان + گر اهل حقی غیر یکے هیچ مدان + یکی ست ولے نه آن یکے کش دانی + یکے که نباشد آن یکے را ثانی + خود را ز قیود جهل اگر برهانی + دانیش نه از دلائل برهانی ؎ بد کردم و اعتذار بدتر ز گناه + چون هست درین عذر سه دعوی تباه + دعوی وجود و دعوی قدرت و فعل + لا حول و لا قوة الا بالله **شیخ نجم الدین رازی المعروف بدایه** و ... از اصحاب شیخ نجم الدین کبری ست که تربیت وی را حواله بشیخ مجد الدین کرده بوده است صاحب مرصاد العباد و تفسیر بحر الحقائق ست وی را در کشف حقائق و شرح دقائق قوت و قدرت تمام بوده است در واقعهٔ چنگیز خان از خوارزم بیرون آمد و بروم رفت و وی را با شیخ صدر الدین قونوی و مولانا جلال الدین رومی اتفاق ملاقات افتاد گویند که وقتے در یک مجلس مجمع بودند نماز شام قائم شد از وی التماس امامت کردند در هر دو رکعت سورهٔ قل یا ایها الکافرون خواند چون نماز تمام کردند مولانا جلال الدین رومی با شیخ صدر الدین بر وجه طیبت گفت که ظاهرا یکبار از برائے شما خواند و یکبار برائے ما وفات او در سنه اربع و خمسین و ستمائة بوده است و در شونیزیه بغداد بیرون مقبرهٔ شیخ سری سقطی و شیخ جنید قبری بود میگفتند که قبر وی ست والله تعالے اعلم و از منقوله وی ست ؎ شمع ار چه چو من داغ جدائی دارد + با گریه و سوز آشنائی دارد + سر رشتهٔ شمع به که سر رشتهٔ من + کان رشتهٔ سری بروشنائی دارد + **شیخ رضی الدین علی لالا رحمه الله تعالی** و هو علی بن سعید بن عبد الجلیل اللالا الغزنوی و این شیخ سعید که پدر شیخ علی لالا ست پسر عم حکیم سنائی ست بعزم حج بخراسان آمده و صحبت شیخ ابو یعقوب یوسف الهمدانی قدس سره رسیده در آن وقت که شیخ نجم الدین کبرے بهمدان میرفت بطلب حدیث در یک فرسنگی همدان که شیخ علی لالا آنجا بوده فرود آمده بود اتفاقا همان شب علی لالا در واقعه دید که نهاده بود نردبانی تا آسمان شخصی بر سر نردبان ایستاده بود و مردمان یک یک پیش او می آمدند و او دست ایشان میگرفت و می برد تا آسمان و آنجا شخصے ایستاده بود دست ایشان را بدست او میداد و ایشان را بآسمان مے برد شیخ علی لالا نیز برفت و او را بر نردبان بالا برد و دستش بدست او داد و وی را بآسمان بردند و چون واقعه را پیش پدرش گفت پدرش

که ز امید و بیم فارغ و فرد	بمحبت پرستش حق کرد	وان دو تن را که دیدی از اولیا	بشر حافی و احمد حنبل
جامی از هر چه هست بگسل بند	واندرین بار دل گسل پیوند	بو که حکم کمیتش وقت	دیده است بعد مرگ از وی قوت

قصهٔ مشاهده کردن شیخ علی رودباری قدس سره مردان آسمانی ... پوش را در صحبت آن جوان معزز حسن و جمال

بو علی رودباری آن شه دین	خسرو بارگاه صدق و یقین	رفت روزی بجانب حمام	تا سبک گردد از گرانی عام
دید از رقعهائے گوناگون	زنده صوفیانه بر بیرون	یارب این زنده گفت کیست نیست	که درین راه جز بفاقه زیست
چون در آمد چه دید درویشے	در ره عاشقی وفا کیشے	ایستاده بفرق خود کاسے	که سرش می ستر و جاسے
سوی او شده همی ستره به تیغ	داشتی بر زمین فتاده دریغ	دمبدم خم شدی بسوی زمین	بهر مو چیدنش بروی زمین
صاف کرده درون بحیله و زرق	ریختی آب صافیش بر فرق	عزم رفتن چو کرد تازه جوان	رفت و دیش تا برون فی رون
بهرش آورد و دید و فوطه خشک	بوی گل زان و نفخهٔ مشک	چون تنش خشک شد ز تری آب	سوی بیرون نهاد رو بشتاب

گفت آن شخص را میشناسی گفت می شناسم و نام او می دانم گفت در طلب او می باید کوشید که کلید تو در دست اوست پس شیخ علی لالا بطلب او مسافر شد و چند سال گرد عالم سفر کرد وازوی نام و نشان نیافت تا آن زمان که شیخ نجم الدین بخوارزم آمد واین طریق را منتشر گردانید دران وقت شیخ علی لالا در ترکستان بود در خانقاه شیخ احمد یسوی روزے شخصی از خوارزم آمده بود و شیخ علے لالا در خلوت بود که شیخ احمد یسوی ازوی پرسید که خوارزم هیچ درویشی هست و مردمان آنجا بچه چیز مشغولند آن شخص گفت این زمان جوانی آمده است و بارشاد خلق مشغول شده و جماعتی جمع گشته اند پرسید که چه نام دارد گفت نجم الدین کبرے شیخ علی لالا این نام بشنید از خلوت بیرون جست و میان بسفر بربست شیخ احمد یسوی فرمود که چه بوده است گفت سفر مے کنم فرمود که صبر کن تا زمستان بگذرد وگفت نتوانم بخدمت شیخ نجم الدین آمد وبسلوک مشغول شد بعد ازان بهنگاه شیخ مجد الدین بیامد و مرید شد و شیخ نجم الدین بسے و پنج سالگی نزدیک بوده است که مشغول بسلوک شده و شیخ مجد الدین به چهار سال از شیخ علی لالا زیاده بوده است اما شیخ علی لالا در اول جوانی به طلب مشغول شده بودند و ایشان آن وقت بسلوک مشغول شده بودند و تکمیل مے کردند و شیخ علے لالا به صحبت بسیاری از مشایخ رسیده بود گویند که از صد و بست و چهار شیخ کامل و مکمل خرقه داشته است و بعد از وفات وی از انجمله صد و سیزده خرقه باقی بوده و سفر هندوستان کرده و به صحبت ابوالرضا رتن رسیده و امانت رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم ازوے گرفته چنانکه شیخ علاء الدوله آن را تصحیح فرموده اند و گفته که صحبت یعنی شیخ رضی الدین علی لالا صاحب رسول الله صلے الله علیه وآله وسلم ابا الرضا رتن ابن نصر رضی الله عنه دریافته و امانت رسول را ازوے گرفته فاعطاه مشطا من امشاط رسول الله صلے الله علیه وآله وسلم و شیخ رکن الدین علاء الدوله آن شانه را در خرقه پیچیده و آن خرقه را در کاغذے وبخط مبارک خود بران کاغذ نوشته هذا المشط من امشاط رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم وصل الی هذا الضعیف من صاحب رسول الله صلے الله علیه وآله وسلم وهذه الخرقة وصلت من ابی الرضا رتن الی هذا الضعیف و هم شیخ رکن الدین علاء الدوله بخط مبارک خود چیزے نوشته است که بعین گویند که آن امانت برای شیخ رضی الدین علے لالا بوده است از رسول صلے الله علیه وآله وسلم وهذه الرباعیة من انفاسها لقدسیة منقولة من خطه بیده

هم جان بهزار دل گرفتار تو است ✤ هم دل بهزار جان خریدار تو است ✤ اندر طلبت نه خواب باید نه قرار ✤ آنکس

او خراسان چو سر اندر پیش	در قفا همچو سایه آن درویش	بوعلی هم روانه در دنبال	تا شود واقف از حقیقت حال
جامه بر داشت آن فقیر ترند	بسر آن جوان فرو افگند	رفت و سخنی گلاب و عود اندوخت	ریخت بروی گلاب و عود بسوخت
مرده بر گرفت و گردش باد	آئینه پیش روی وی بنهاد	این همه کرد لیکن آن لخواه	هیچگه سوی او نکرد نگاه
صبر درویش مبتلا برسید	ناله از جان دردناک کشید	کای مرا سوخته ز عشوه گری	چکنم تا تو سوی من نگری
نیست گفتا بزندگان نظرم	پیش رویم بمیر تا نگرم	دید درویش سوی او و بمرد	وین چنین مرگ با حیات شمرد
رفت بیرون جوان داه نکرد	وز رعونت بدو نگاه نکرد	بوعلی سوی خانقاهش برد	کفنش کرد پس بخاک سپرد
بعد یکچند شد براه حجاز	آمدش آن پسر براه قرار	خرقه بس خش فگنده بر	شیخ گفتش که ای ستوده سیر
تو نه آنکه سال بازین پیش	لب کشادی بمرگ آن درویش	گفت آری ولی چون آن غنم	شب بخلوتسرای خود خفتم
آن فقیری ستم رسیده بخواب	دامن من گرفت و کرد عتاب	کای بتو بعد مرگ هم رویم	مردمی ننگریستی سویم

که در آرزوی دیدار تو است ✤ توفی قدس الله تعالے روحه فی ثالث من ربیع الاول سنه اثنین واربعین وستمایه

شیخ جمال الدین احمد جوزقانی رحمه الله تعالی وی از اصحاب شیخ رضی الدین علی لالا است شیخ رکن الدین علاء الدوله گفته است که شیخ احمد عجب مردی ذاکر بوده است مرتبه عالی داشته و در عقبت مرتبه سلوک وی را مناسب یافتم با شیخ ابوالحسن خرقانی و از ان شیخ رضی الدین علی لالا با سلطان بایزید قدس الله تعالی ارواحهم و شیخ رضی الدین لالا گفته هرکه با خاموشی احمد ماند بماند آنچه از جنید و شبلی یافته اند ازوی بیابد روزے شیخ سعد الدین حموی بجوزقان رسید کسے فرستاد شیخ احمد را طلب داشت شیخ نیت عزلت کرده بود نیامد باز کس فرستاد که می باید که مرا اشتیاق رسیده است که جهت تو شیخ علی لالا اجازت نامه نوشته من نیز بنویسم شیخ احمد جواب فرستاد که من خدائے تعالے را با جازت نامه نخواهم پرستید شیخ رکن الدین علاء الدوله گفته است که این سخن مرا ازوی خوش آمده است وقتی شیخ احمد جوزقانی یکے از مریدان را دید که مراقبه کرده بود کفش بیرون کرده چند کفش محکم در پس گردن او بزد و بگفت مراقبه کرده ام شیخ چرا رنجش مینماید فرمود مراقبه کسے را روا بود که یک هفته نخورده باشد چون آواز پای شنود در خاطر نیاید که این کس از برائے من طعام مے آورده باشد وے در سلخ ربیع الآخر سنه تسع وستین وستمایه از دنیا برفته

شیخ نور الدین عبد الرحمن اسفرائنی رحمه الله تعالے وے از اصحاب شیخ احمد جوزقانی ست در تسلیک طالبان و تربیت مریدان و کشف وقائع ایشان شانے عظیم داشته است شیخ رکن الدین علاء الدوله گفته است که پدرمن پرسید که درین زمان از اولیای کرام کدام مانده است گفتم هستند ابن عجیل در یمن و شمس الدین ساوجی در شستر و خواجه حاجی در ابهر و چند کس از دیگر مشایخ که بر صراط مستقیم بودند بر شمردم گفت چونست که این همه هستند و ترا ارادت شیخ نور الدین عبد الرحمن آوردی و باینها التفات نکردی گفتم مرا مقصودے بود که جز بارشاد او راست نمی آمد من میخواستم که سلوک کنم واین طریقه را بشناسم و دران وقت در همه عالم استادی نبود غیر او و مرا بآن کاری نبود که به بینم که زرگر کرانند تا هر کرا بزرگ تر نشان دهند بخدمت او روم و چه اگر کسے باهنگری کار باشد بدکان زرگری رود خلق بر وے خندد و هم شیخ رکن الدین علاء الدوله گفته که در آخر الزمان اگر نه وجود شیخ نور الدین عبد الرحمن قدس الله تعالی روحه بودے سلوک بکلی محو شدی و نشان نماندے اما چون حق سبحانه و تعالے این طریق را تا قیامت باقی خواهد داشت بوی مدد کرد و هم وے گفته که روزی در جماعت خانه غائب شدم امام غزالی را دیدم نشسته بود و

آن سخن کار کرد در دل من	داغ حسرت نهاد بر دل من	بسر خاک او گذر کردم	جامه خواجگی بدر کردم
خرقه فقر و فاقه پوشیدم	در ره فقر و فاقه کوشیدم	بهر ترویح روح او هر سال	میگذارم مجی بدین منوال
بسر خاک او همی آیم	چهره بر خاک او همی سایم	میکشائیم زشرمساری خویش	لب بعذر گناهکاری خویش

عاشق شدن دختر ترسایان جوان مسلمان و در مفارقت او مردن بزاری زار

از صف صوفیان سلیسی	در سیاحت گذشت بر دیری	دیده آنجا یکی ز رهبانان	لیک در کسوت مسلمانان
گفت کای کهنه پیر دیرانی	چیست این کسوت مسلمانی	گفت عمریست ما مسلمانیم	دیده روشن بنور ایمانم
گفت کین دولت از کجات رسید	که درین تیرگی صفات رسید	گفت در دیر ما گرفت مقام	نو جوانی ز زمره اسلام
قامتش گلبنی ز باغ بهشت	چهره روشن تر از چراغ بهشت	لب نوشین او مسیحا دم	با میانی چو رشته مریم
عالمی را ز مهر آن مهوش	دل چو قندیل دیر پر آتش	بود پاکیزه دختر ترسا	برگل از زلف عنبر ترسا

سر بزانو نهاده و قلم در میان دو انگشت گرفته متحیر از وی پرسیدم که چه می‌شود امام در چه فکر است گفت چگونه متفکر نباشم که در دنیا مرغ را بسی صفت نوشته‌ام و این ساعت می‌بینم که همه غلط بوده است این واقعه را بخدمت شیخ نور الدین عبد الرحمن گفتم فرموده که عجب من نیز در ده شبانه بودم در آن وقت مرا در معرفت سخن گفتن میسر تمام بود و رغبت می‌بینم که حق تعالی مرا میگوید که تو نمیدانی از حسرتی که هست امام غزالی را هیچ حسرت بآن نرسد که سلوک تمام ناکرده بحضرت ما آمد بعد از آن که از غیب باز آمدم بر زبان خود عقده یافتم و خاموشی پیشه کردم و بکار خود مشغول شدم ولادت وی در شوال سنه تسع و ثلثین و ستمایة بوده است و در بغداد از دنیا رفته ابو المکارم رکن رحمه الله تعالی وی در اصل از ملوک سمنان است بعد از پانزده سالگی بخدمت سلطان وقت شغل گرفت در یکی از حروب سلطان را با اعدا بود وی را جذبه رسید بعد از آن در شهور سنه سبع و ثمانین و ستمایة در بغداد بصحبت شیخ نور الدین عبد الرحمن کسرقی رسید و در وقت مراجعت از حجاز در سنه تسع و ثمانین و ستمایة اذن ارشاد یافت بعد از سنه عشرین و سبعمایة در خانقاه سکاکیه در مدت شانزده سال صد و چهل اربعین بر آورد و گویند که در سایر اوقات صد و سی اربعین دیگر بر آورده است و چون عمر وی بهفتاد و هفت سال رسید شب جمعه بیست و دوم رجب سنه ست و ثلثین و سبعمایة در برج احمد صوفی آباد بجوار رحمت حق پیوست و در حظیرهٔ قطب زمان عماد الدین عبد الوهاب مدفون گشت روزی پادشاه چوپان پیش شیخ آهوی فرستاد و سلام رسانید و نیازمندی نمود که این گوشت صید است بخورید که حلال باشد شیخ گوید که مرا درین حالت حکایت امیر نوروز یاد آمد که آنوقت که در خراسان بود و من بزیارت مشهد طوس رفته بودم و او بشنید و با پنجاه سوار از عقب من بیامد و گفت میخواهم که ما دام که در خراسان باشی با تو باشم چند روزی با وی مصاحبت افتاد یک روز دو خرگوش آورد و گفت من خود زده‌ام بخورید گفتم گوشت خرگوش است هر کسی که زده است بخورد من نخواهم خورد گفت چرا گفتم بقول امام جعفر صادق رضی الله عنه حرام است و چون یکی از بزرگان آنرا حرام داشته است ناخوردن آن بهتر است روز دیگر بیامد و آهوی آورد و گفت این آهو را من زده‌ام به تیری که خود تراشیده‌ام و بر اسپی نشسته بودم که از پدران او را قدیم الایام پیش از عارف تخم بر تخم بما رسیده است گفتم که این همان حکایت مولانا جلال الدین درگزینی ست که از امرای مغول که در حوالی همدان می‌نشست دیاری دعوی ارادت داشت روزی به پیش وی در آمد و

داشت مالی ز حد و عد بیرون	با جمالی ز حسن افزون	ناگهش چشم بر جوان افتاد	ز آن نظر آتشش بجان افتاد
خرمن عافیت بباد[ش] رفت	هر چه فریاد از زبانش رفت	نه شکیبش ز تاب نی بروز قرار	با دل ریش و دیده خونبار
گفتگو با خیال او می‌کرد	جستجوی وصال وی می‌کرد	حیله‌ها کرد و مکرها انگیخت	سیم و زر هر چه داشت بر وی ریخت
سیم و زر پیش او وجود نداشت	حیله و مکر هیچ سود نداشت	آخر از کار خویش مضطر ماند	در فروماندگی بجان درماند
بود اینجا مصوری قادر	در میان مصوران نادر	نقش هر آفریده بکشید و کاست	بکشیدی چنانکه بود درست
دامن زر و سیم مال مال	با مصور بگفت صورت حال	چون مصور حدیث او بشنید	شکل یارش چنانکه بود کشید
کرد جا پیش فراز مسند ناز	عشقبازی بوی نهاد آغاز	گاه پیشش ز شوق نالیدی	روی بر خاک پاش مالیدی
گاه بر روی [illegible] گشادی چشم	گاه بر پای او نهادی چشم	گه با دوست در کمر کردی	گه ز لبهای او شکر خوردی
لیک آنکس که هست تشنه ناب	[illegible] شراب	[illegible] بسر می‌برد	[illegible]

دو مرغابی بنهاد و گفت این را باز من گرفته است حلال باشد مولانا تناول فرمایند مولانا گفت سخن در مرغابی نیست سخن در آن است که باز تو دوش مرغ کدام پیرزن خورده است که امروز او را قوت گرفتن این مرغابی حاصل آمده است بردار و ببر که لایق شما ست اسپ تو نیز دوش جو کدام مظلوم خورده است که امروز وی را قوت دویدن حاصل آمده است تا تو در پشت او آهو می‌توانی زد مرا خوردن آن روا نباشد القصه هر چند گفت گوشت او نخوردم اما زر دینار را گفتم بخورند شاید که به نیازمندی آورده باشد که کاری برآید ببرکت نیازمندی او کارش بر آمد و درویشی از شیخ سوال کرد که چون این بدن را در خاک ادراک نیست و بدن یکے ست اما ارواح از وی مفارق شده اند و در عالم ارواح حجاب نیست چه احتیاج ست بسر خاک رفتن و فائده چیست چه بر هر مقامی که توجه کنند بروح بزرگی همان باشد که بسر خاک رفتن شیخ فرمود که فائده بسیار دارد یکے آنکه چون بزیارت کسی میرود توجه او زیاده شود و چون بسر خاک رسد و بحس مشاهده کند خاک او در احس بیشتر از آن شود و بکلی متوجه گردد و فائده بیشتر باشد و دیگر هر چند ارواح را حجاب نیست و همه جهان او را یکی ست اما در بدنے که هفتاد سال با او صحبت داشته باشد و بدن محشور او که بعد از حشر ابد الآباد خواهد بود آنجا باشد بآن موضع نظر و تعلق او بیشتر بود که بمواضع دیگر پس حکایت کرد که یک نوبت در خلوت مکان جنید قدس سره بودم که از خلوت وی ذوقی تمام بمن رسید بسبب جنید که در آن خلوت بوده پس بیرون آمدم و بسر خاک او رفتم آنجا آن ذوق را نیافتم این معنی را بخدمت شیخ قدس الله تعالی سره گفتم فرمود که آن ذوق در آن خلوت بسبب جنید یافتی یا نه گفتم یافتم گفت در موضعی که در عمر خود پیدا است که چند نوبت آنجا بوده باشد یافتی که از آن ذوق بیشتر حاصل شود در بدنے که چندین سال دایم با او صحبت داشته باشد اولی باشد که ذوق بیشتر حاصل شود اما شاید که بسبب مشغولی حس بر سر خاک در توجه تقصیرے افتاده باشد آخر در خرقه که اهل ولی پوشیده باشد ذوق آن مشاهده می‌توان کرد و بدن از خرقه نزدیک ترست و فوائد زیارت بسیارست مثلاً کسے اینجا توجه کند بروحانیت مصطفی صلی الله علیه وسلم فائده یابد اگر بمدینه رود و روحانیت محمد مصطفی صلی الله علیه وسلم از رفتن و رنج راه او باخبر باشد و چون آنجا رسد بحس ببیند روضهٔ پاک آنحضرت را و بکلی متوجه شود فائده او را با فائده این چه نسبت و اهل مشاهده را این معنی باشد وی فرمود که جملهٔ انبیا علیهم السلام برای آن آمده اند تا چشم خلق را بگشایند بعیب خود و بکمال حق و بعجز خود و قدرت حق و بظلم خود و عدل حق و بجهل خود و علم حق و بذلت

تا که از دور چرخ جانفرسای	آمد از رنج تن جوان از پای	ناهش از تن کشید رنج محاق	جانش از تن گرفت او فراق
دختر این را چو دید از غم و درد	شرح دادن نمی‌توانم که چه کرد	آمدش بر درون آزرده	زخم صد مادر پسر مرده
هر چه ز آغاز مرگ عالمیان	کرده باشند جمله ماتمیان	همه را کرد بلکه افزون تر	بلکه از حد وصف بیرون تر
جان و دل سوخت ز آتش غم او	سیم و زر کرد صرف ماتم او	مانی داشت کین خراب آباد	آنچنان ماتمی ندارد یاد
آخر آورد سوی صورت روی	مرهم درد خود ز صورت جوی	روز بودی تنها او گفتی	شب شدی سر بپای او خفتی
یک شبی گفتگوی او کردیم	صبحدم ره بسوی او کردیم	یافتیمش بخواری افتاده	پیش صورت بخاک داد جان او
کرده بر روی صفحه دیوار	چند بینی بخون دیده نگار	کای دل اول ز مرگ تیغم کش	چون رسد مرگ شاد و خرم باش
ترک او با خود گرفتم من	زین دلدار خود گرفتم من	توبه کردم ز کیش نصرانی	کیش من نیست جز مسلمانی
چشم دارم که در ریاض نعیم	من و جانان بهم شویم مقیم	جاودان زو بسوی او آرم	دامن او ز دست نگذارم

خود و عزت حق و به بندگی خود خداوندی حق و بفقر خود و غنای حق و بتقصیر خود و نعمتهای حق و بفنای خود و بقای حق و هم بدین قیاس نیز شیخ برای آنست که چشم مریدان را باین معنی بکشاید پس هر چند مرید در اثبات خود و کمال خویش کوشد یا عملی کند تا کمال او ظاهر شود شیخ ازوی بیشتر رنجد چه شیخ این همه رنج از برای آن می کشد که تا چشم کمال بین نفس او را بدوزد و چشمی که کمال حق بیند بکشاید و او هر لحظه در کمال خود چشم دیگرے کشاید پس در ضعیف رنج شیخ میکوشد نه در حق خویش و درویش مے باید که درکمین نفس خود باشد تا هر چشمی که کمال خودی کشاید حالی آنرا مے بندد وگرنه چنین کند تا او را خبر شود نفس از هر سر موئی چشمے بدیدن کمال خود بکشاید و از دیدن کمال حق کور گرداند که خاصیت نفس اینست و هم وے فرموده که این مردمان عجب اعتقادی دارند البته میگویند که درویش مے باید که او محتاج باشد نمیدانند که حقتعالی هیچ مرشد را هرگز محتاج نداشته است تخلق وچرا باید که بندگان خدایتعالی جز باو محتاج باشند آخر این دنیا را با این همه نعمت ببرکت ایشان بپای میدارد بلکه مقصود از آفرینش ایشانند نه آخر شیخ مجدالدین بغدادی را قدس سره هر سال خرج سفره خانقاه دویست هزار دینار زر سرخ بوده است و من پانصد هزار دینار را ازاملاک وقف کرده ام بر صوفیه که برین طریقه باشد و هم وے فرموده که حق تعالی این و مزارع را به حکمت آفریده مے خواهد که معمور باشد و فائده بخلق برسد و اگر خلق بدانند که از عمارت دنیا که برای فائده و دخل کنند نه بوجه اسراف چه ثوابست هرگز ترک عمارت نکنند و اگر بدانند که از ترک گذاشتن زمین معطل را چه گناه حاصل میشود هرگز نگذارند که اسباب او خراب شود هر کس که زمینے دارد که ازان هر سال هزار من غله حاصل میتواند کرد و اگر بتقصیر و اهمال نهصد من حاصل کند و بسبب تقصیر او آن صد من غله از خلق دور افتد بقدر آن ازوی باز خواست خواهند کرد و اگر کسے را حالی هست که بعمارت دنیائی پردازد خوش وقت اوست و اگر چنانکه از کاهلی ترک عمارت زمین کند و آن ترک را زهد نام نهد جز متابعت شیطان چیزی دیگر نیست و هیچکس کمتر از آدمی بیکار عاصی نیست هم آخر وے و هم دینوی و هم وی فرموده که ممکن نیست که کسی بمرتبه ولایت برسد الا که حق تعالے پرده بر سر او پوشد و او را از چشم خلق پنهان دارد و معنی اولیای تحت قبائی اینست و این قباب صفت بشریت ست نه پرده ایست از کرباس وغیره صفات این ست که در وعیبے ظاهر کند تا هنری را از دور چشم مردم بعیب فرا نماید و معنے لایعرفهم غیری آنست تا بنور ارادت باطن کسی را منور نکند آن ولی را نشناسد پس آن نور او را شناخته

رفت او و بفرصتی اندک | میروم من هم از قفا اینک
شاد گشتند ازان مسلمانان | بروی دین وی ثنا خوانان
خاک و پیش یار او کندند | اشک ریزان بخاکش افگندند
روز دیگر بامداد پگاه | سوی آن بیتها فتاد نگاه
بوده کرده رقم بخون جگر | زیر آن بیتها سه چار دگر
که عجب این سفر نیاسودم | وصل جانانست زین سفر بودم
بعنایت رضای من جستند | نامهای خطای من شستند
یافتم یار و رحه از جدای | داد در پیشگاه قربم جای
من امروز دولت سرمد | دامن وصل یار و عیش ابد
گفت راهب چو خواندم آن دو سه حرف | نور اندر دلم فتاد شگرف
خاطر من بران گرفت آرام | که بود دین حق همین اسلام
کردم از جان و دل بدان اقرار | گشتم از دین دیگران بیزار

عاشق شدن کنیزک خلیفه بغداد بر غلام وی و استیلای عشق خود را بر دجله بغداد انداختن -

نوبهاران خلیفهٔ بغداد | بزم عشرت بطرف دجله نهاد
داشت در پرده شاهد نوخیز | در ترنم ز پسته شکر ریز
چون گرفتی چو زهره در بر چنگ | چنگ زهره فتادی از آهنگ
با غلام خلیفه کز خوبی | بود مه پیکر مهر محبوبی

باشد و آن کس و هم وی فرموده که درویشان که بکار مشغولند می باید که بطال را در میان ایشان راه نباشد که یک مرد بیکار صد مرد در کار را از کار باز دارد ؎ عدوی البلید الے الجلید سریعة ✤ والجمر یوضع فی الرماد فیخمد ✤ و هم او فرموده که می باید که درویشان جمله جهد نمایند تا در لقمه خوردن نیک حاضر باشند که تخم اعمال در زمین قالب انسانی لقمه ایست چون بغفلت تخم انداز ممکن نیست که هرگز جمعیت حاصل شود و اگر چه لقمه حلال باشد و هم وے فرمود که حکیم ترمذی و جماعتے از مغاربه گفته اند هدایة الاولیا نهایة الانبیا روزے در بغداد در خدمت شیخ بودیم قدس سره فرمود که آنجماعتی که گفته اند هدایة الاولیا نهایة الانبیا آن را عذری هست و ایشان در آن سخن آن خواسته اند که هدایة الاولیا نهایة الانبیا فی الشریعت و نهایة الاولیا بدایة الاولیا فی الطریقه زیراکه چون کمال شریعت در آخر کار نبی تمام شد که الیوم اکملت لکم دینکم ولی تا شریعت را بکمال نگیرد قدم در ولایت نتواند نهاد پس آنچه نبی را در شرایع بانتها کار باشد ولی را بابتدا باشد زیراکه اگر کسے بدان احکام در مکه نازل شد سلوک کند و باحکامے که در آخر عمر در مدینه منوره نازل شد التفات نه نماید هرگز به ولایت نرسد بلکه اگر انکار کند کافر گردد پس ابتدا ولایت آنست که همه شرایع را بکمال قبول کند و متابعت نماید اما طریقت آنست که هر چند ولی سعے کند و مرتبه او عالی شود و روح او را آن نوع معراج که جسم نبی را بود حاصل نشود و محال بود که شود پس در انتها ولایت روح ولی مشابهت می یابد بجسم نبی و در طریقت نهایة الاولیا بدایة الانبیا باشد و هم وے فرموده که انبیا علیهم السلام از انتساب گناه عاید امعصومند و اولیا از خوار داشت گناه محفوظ و از مصطفے صلی الله علیه وسلم مرویست ان تغفر اللهم اغفر جما و ای عند لک لاالما و نزدیک این بیچاره گناهی بدتر ازان نیست که بنده خود را مقصر و مجرم نداند اخی علی مصری وے شیخی بوده در ملک شام و روم و مریدان بسیار برو جمع آمده بودند اما چون مردی منصف بوده جمعے از مریدان خود را که مستعد بودند با ایشان گفت که اگر شما طالب حقید من نیز طالبم و مرشدے نیافته ام که پیش او سلوک کردمی اکنون در واقعه دیدم و در شهادت بسرمی شنوم که در خراسان مرشدیست کمل برخیزید تا برویم و او را دریابیم و در خدمت مرشدی روزے چند سلوک کنیم و آنچه خلق بما گمان مے برند چیزی حاصل کنیم القصه …… بنابرین قضیه آمده و در حلقه مریدان شیخ رکن الدین علاؤ الدوله قدس سره داخل شد با جمعی از اصحاب خود شیخ فرمود که ارادت ایشان بتو بعد ازین ارادت نیست و وساطت تو در میان ایشان را سود کند چه بنزدیک من میان شیخ و مصطفے صلی الله علیه وسلم هر چند

داشت چندان تعلق خاطر | که نبودی بحال خود حاضر
هر دو مفتون یکدگر بودند | بلکه مجنون یکدگر بودند
بودش صد نگاهبان بر سر | مانع وصل شان ز یکدیگر
طاقت ماه پردگی شد طاق | زآتش اشتیاق و داغ فراق
از پس پرده خوش توانی ساخت | چنگ را به همان نوا بنواخت
کرد قولی بعشقبازی ساز | لب بران قول بر کشید آواز
کاخر ای چرخ بیوفائی چند | روح کاهی و عمر کاهی چند
هرگز از مهر تو نگشتم گرم | شرم می آیدم ز مهر تو شرم
به که یکدم بخویش پردازم | چارهٔ کار خویشتن سازم
بود در پرده دلبری دیگر | همچو او پرده ساز و رامشگر
گفت هر سو کشان بغمازی | چارهٔ خود چگونه می سازی
پرده از پیش چاک زد که چنین | شد چو ماهی و ماه دجله نشین
همچو مه خویش را در آب انداخت | همچو ماهی بغوطه خواری ساخت
بود استاد آن غلام آنجا | جائی از هجر تلخ کام آنجا
خویشتن را چو وی در آب افگند | کرد ساعد بگردنش پیوند
دست در گردن هم آورده | رخ نهفتند هر دو در پرده
هر دو رستند از منی و توئی | دست شستند از غبار دوئی
جای آئین عاشقی اینست | مهر اینست و ما بقی کین است

که خرقه بیشتر راه روشن تر و سلوک برو آسان ترست بخلاف اسناد حدیث که آنجا هر چند واسطه کمترست حدیث صحیح تراست چه آنجا که خبرست هر چند واسطه بیشترست احتمال تغیر بیشتر بود اما اینجا خرقه است هر چند که نور مشایخ بیشتر بود راه روشن تر بود و مدد ایشان بیشتر بود روزی حکایت منصور حلاج در افتاد اخی علی مصری از حال وی استفسار کرد حضرت شیخ بعد ازان که درباب وی سخنان بسیار فرمودند گفتند دران وقت که مرا حال بود و بزیارت وی رفتم چون مراقبه کردم روح او را در علیین یافتم در مقام عالی مناجات کردم و گفتم خداوندا این چه حالت ست که فرعون انا ربکم الاعلی گفت و حسین منصور انا الحق گفت هر دو دعوی خدائی کردند روح حسین منصور در علیین و روح فرعون در سجین درین چه حکمت است در سر من ندا کردند که فرعون کوربینی افتاده همه خود را دید و ما را گم کرد و حسین منصور همه ما را دید و خود را گم کرد ببنگر چه فرق باشد شیخ نجم الدین محمد بن محمد الادکانی رحمه الله تعالی وی مرید شیخ رکن الدین علاء الدوله است قدس الله تعالی سره عمروی به هشتاد رسیده بود در شهور سنه ثمان و سبعین و سبعمائة از دنیا برفته و در صارے از اعمال اسفرائن مدفون گشته وی گفته در قول رسول الله صلی الله علیه وسلم علیکم بالسواد الاعظم ای بالقرآن اخی محمد دهستانی رحمه الله تعالی شیخ رکن الدین قدس سره فرموده است که در اربعین شب پنجشنبه سے وهم اربعین در غیبت دیدم که جماعتے مسافران رسیدند و در میان ایشان جوانی بود که حق تعالی ! با و نظری از عنایت ست و او را بمن حواله کرده است چون بشهادت آمدم خادم را گفتم زنهار هیچ مسافر را اجازت مده تا بیرون آمدن من که برد و قضا را همان ساعت جماعتے مسافران رسیدند خادم ایشان را فرود آورد و مرا گفت که امروز جماعتے رسیدند گفتم فرود آور و روز جمعه چون اربعین تمام شده باشد در مسجد جامع آنجا که من می نشستم ایشان را بیاورید تا بینم چون روز جمعه بمسجد رسیدم ایشان و مسافران بیامدند و سلام کردند چندانکه نظر کردم آنرا که من دیده بودم در میان ایشان نبود گفتم مگر قومے دیگر خواهند آمد نماز گذاردیم و بخانقاه آمدیم خادم آمد و گفت ازین درویشان یکتن مانده است که بخدمت ایشان مشغول بوده است مگر پیش رختهای ایشان بوده و بمسجد نیامده درخواست میکند که شما را به بیند گفتم نیک باشد چون در آمد از دور او را بدیدم دانستم که او ست بیامد و سلام کرد ساعتے بنشست و بیرون رفت و من خادم را طلب کردم و گفتم بر آن جوان که برفت بگوی می باید که روزی چند با ما باشی و ازین جماعت باز گردی که ما را با تو کاریست چون خادم بیرون

	گر بدریای عشق آری روی	همچو اینان ز خویش دست بشوی	

حکایت آن جوانی که بر دختر عم عاشق شد و در عشق وی نام دزدی بر خود نهاد و ناموس عم نگاه داشت و بدان سبب به مقصد رسید

نوجوانی بخورده کشته عم — شد گرفتار عشق دختر عم
روز و شب در سرای عم می بود — در مقام رضای عم می بود
دمبدم روی دخترش دیدید — میوه از باغ نوبرش می چید
بود شبها دران نشیمن تنگ — باشکنهای لف او کج یار
لیک از عشق چو سینه سوز فتاد — کج او برای روز افتاد
پیش عم آشکار شد رازش — داشت از خانه آمدن بازش
چند روز آن جوان نیکو روی — که بدیدار یار بودش خوی
چون بدل شد وصال او بفراق — محنتش جفت گشت و طاقت طاق
یکشب از آرزوی دیدارش — کرد منزل ببام دیوارش
خواست از مهر روی روشن او — که در آید چو مه بروزن او
ناگهانش فگند لغزش پای — زلب بام در میان سرای
عم ز افتادنش چو گشت آگاه — دزد دورش گرفت و داشت نگاه

رفت او را دید که باز گشته بود و ایستاده خادم پرسید که حال چیست گفت میخواهم که بخدمت شیخ بگوئی تا مرا قبول کند و هم اینجا بخدمت درویشان مشغول شوم خادم گفت شیخ مرا از پی تو باین مهم فرستاد او را در آورد و مسافران برفتند او را بخدمت مشغول کردم و خدمتے کرد که از آدمی بهتر ازان ممکن نباشد بعد از سه سال که ذکر گفت و خلوتی چند بنشست و حالهاے نیکو او را روی نمود روزی در سفر بودیم و او در صفه نشسته بود من آنجا که بودم نظر من بر حال وی افتاد دیدم که واردی عالی برو نازل مے شد و حالے شگرف می گشت حالے برخاستم و آنجا برفتم که او بود و مغلوب شده بود و مست آن حال گشته بانگ بروی زدم و گفتم که در چه حالے و چه دیدی بگو گفت نمیتوانم گفت گفتم ترا ازو مخاے بگو بزجر بگفت الحق مقامے دارد و بس عالی بود اما چون دیدم که در عجبی پیدا مے شود گفتم این چیزی نیست و آن را نفی کردم باری درین مقام در خود چیزے پیدا میکرد و مدتی مدید از دماغ او نمی رفت تا بعد ازان بچندگاه دیگر تجلی صمدیت متجلی شد و آن مقامی ست که در آنجا احتیاج بالکل از سالک برمی خیزد چون دران حال خود را بدید غرورے درو پیدا شد و با خود گفت ناخوردن صفت حق ست و این صفت مرا حاصل ست در باطن وی دعوے خدائی بر سر بر زدن گرفت و ترک خوردن نمود هر چند خویش می زدم و چوب در دهان او میکردم و شربت در دهان او می ریختم باز بدر میریخت و به حلق وی فرو نمی رفت بگذاشتم تا مگر بخوشی خود بخورد هیچ نخورد تا مدت شش سال برین برآمد و بخدمت قیام مینمود و یک سعادت او آن بود که خود را هرگز از من بے نیاز نداشت و گرنه این بودی هم درین ورطه هلاک شدی و مرا مدتی سی و هفت سال ست تا باشارت شیخ بارشاد مشغولم و چندین طالبان را دیدم همچنین مردی که این محمد ست که او بلذات دنیا و نفس خود هیچ میلی نباشد ندیدم و مدت بیست و پنج سال ست که در میان درویشان ست و برادر او خادم اوست و دیگر خادمان که پیش ازین بوده اند هیچکس از لفظ او نشنیده باشد که مرا چیزے می باید از طعام و نه از جامه هرگز چیزے که بحظ نفس تعلق داشته باشد کسے از زبان او نشنیده و یا آنکه رنجوری ها کشید هرگز او را کسے خفه ندیده و با کسی از هیچ نگفته و از هیچ آفریده دوا نخواسته القصه دران مقام تا از خوردن بماند تا شش سال بعد ازان بکعبه میرفتم او را با خود ببردم و تصدق من آن بود که میدیدم که جماعتے این حال عجب می داشتند و در قدرت خدای تعالی بشک بودند و ایشان را زیان میداشت تا در راه به بینند و بگمان بدانند

بامدادش بشاه دوران برد — داد خواهان به سلطان برد
شاه پرسید ازو که ای اوباش — دور اندیشه معاد و معاش
شب که رو در ره خطار فتی — بسرای کسان چرا رفتی
دید مسکین جوان که آن نیکوست — که نهد تهمتی بدامن دوست
زو بسر منزل ملامت گام — راند بر خویشتن بدزدی نام
شاه بعد از جواب بشنیدن — داد فرمان بدست ببریدن
واقف بر حقیقت آن حال — رقعه کرد سوی شاه ارسال
کای بحشمت ز خسروان فایق — نیست بر عاشق آن جزا لایق
عاشق از سوز عشق مجنون ست — کار مجنون ز شرع بیرون ست
مرد عاشق نه سیم و زر دزدد — از لب یار خود شکر دزدد
نیست جز دزدی پسندیده — آمدن سوی باز دزدیده
شه چو مضمون کار را دانست — حال آن دلفگار را دانست
گفت با عم وی که ای سره مرد — این جوان از کمش به محنت و درد
بگسل از عهد سست پیوندی — سر فرازیش ده بفرزندی
رسم و راه ستمگری بگذار — جوهری خود بجوهری بسپار
گفت عم گو نه لایق ست مرا — نه حریف موافق ست مرا
شاه گفت آنکه نام تو جست — دست از نام و ننگ بهر تو شست
ز دموفق تری کجا یابی — سر ز پیوند او چرا تابی

که چیزے نمی خورد و آن شبهه دفع گردد برفتم و آن جماعت را شک برخاست و چون بمدینه رسیدم اندرا گفتم اگر امت رسول الله صلے الله علیه وسلم هستی و مرید منی آن می باید کرد که رسول صلی الله علیه وسلم کرده و من میکنم و اگر نه برخیز و برو که بیش ازین در صحبت ما نتوانی بود و برادر او اخی علے دوسی حاضر بود لقمه در دهان او نهاد و او بخورد سه لقمه تعیین کردم که در روزے بخورد تا بمکه رسیدیم بعد از آن در مکه گفتم که بخور همچنان که درویشان مے خورند بخورد و از آن ورطه خلاصی یافت **البرکات تقی الدین علی الدوسی رحمه الله تعالیٰ** وے نیز از اصحاب شیخ رکن الدین علاؤالدوله است روزی حضرت شیخ فرمودند که مادام که سالک در وقت تجلی صوری ادراک میکند آن تجلے صوری باشد حقتعالیٰ را از آن منزه می باید داشت اما آن تجلے حق باید دانست چنانکه موسیٰ علیه السلام از درخت شنیده که انی انا الله هر که گوید درخت خدا بود کافر گردد و هر که گوید که این سخن خدا نه گفت کافر شود پس تجلے صوری را بدین نوع اعتقاد باید کرد و در آن روز اخی علے دوستی حاضر بود شیخ فرمودند که پار امسال واقعه علی دوسی بغایت خوش آمد و بجهت ثبات اعتقاد درویشان بگویم حقتعالیٰ امسال بر وے یک نوبت بصورت کل موجودات تجلی کرد بعد از آن تسبیح حق و تنزیه او از صور بلفظے که حق تعالیٰ بر زبان وی می راند میگفت حق تعالیٰ بخود خود از وی پرسید که مرا دیدی گفت خداوندا نه فرمود پس اینها که دیدی چه بود گفت آثار و افعال و صور صفات تو و تو از همه منزهی و حقتعالے درین سخن وی را ثنا گفت و این معنے را از وی پسندیده داشت **امیر سید علی شهاب بن محمد الهمدانی قدس الله تعالیٰ سره** جامع بوده است میان علوم ظاهری و باطنی وی را در علوم اهل باطن مصنفات مشهور است چون کتاب اسرار النقط و شرح اسماء الله و شرح نصوص الحکم و شرح قصیدهٔ خمریه و فارضیه و غیر آن وی مرید شیخ شرف الدین محمود بن عبدالله المزدقانی بود اما کسب طریقت پیش صاحب السرّین الاقطاب تقی الدین علی دوسی کرد و چون شیخ علی از دنیا برفت باز رجوع بشیخ شرف الدین محمود کرد و گفت فرمان چیست وی توجه کرد و گفت فرمان آنست که در اقصاے بلاد عالم بگردی سه نوبت ربع مسکون را سیر کرد و صحبت هزار و چهار صد ولی را دریافت و چهار صد را در یک مجلس دریافت سادس ذی الحجه سنه ست وثمانین وسبعمائة نزدیک بولایت کبر و سوار فوت شد و از آنجا بختلانش نقل کردند ـ **شیخ عبدالله غرچستانی رحمه الله تعالیٰ** وے نیز از اصحاب شیخ رکن الدین علاؤالدوله است و یکی از دیهای غرچستان ست خرد بوده است که پدر وی فوت شده و مادر وے

گفت عم او فقیر دست تهی	مرد را داغ فقر روسیهی است	شاه اسباب کار هر دو بساخت	بزر و مال هر دو را بنواخت
	عقد بست آن جوان و دختر را	ساخت یک عقد آن دو گوهر را	

قصّه عیینه و ریّا

معتمد نام مهتری ز عرب	رفت تا روضهٔ نبی یکشب	رو در آن قبله دعا آورد	ادب بندگی بجا آورد
ساخت بالین ز آستان نیاز	گوش بنهاد بر نشیمن راز	ناگه آمد بگوشش آوازی	که همی گفت غصه پردازی
کای دل امشب ترا چه اندوه است	وین چه بار گران تر از کوه است	مرغی از طرف باغ ناله کشید	بر تو داغی بسان لاله کشید
و اندرین تیره شب ز ناله زار	ساخت از خواب خوش ترا بیزار	یا نه یاری درین شب تاریک	از برت رخ فراز در دل نزدیک
بر تو درهاے امتحان بکشود	خوابت از چشم خونفشان بربود	بست بر جرعش کمر بکینه ترا	سنگ غم زد در آبگینه ترا
چه شب است این چو زلف یار دراز	چشم من نا شده بخواب فراز	قمر شب قید پای انجم شد	مهر را راه آمدن گم شد

شخصے دیگر را شوهر کرده روزی از وے امری واقع شده و از آن شخص متوهم گشته و گریزان شده از وے بیرون شده و در آن نواحی درختے بوده بزرگ و در پای آن درخت چشمه آب بر آن درخت بر آمده و در میان شاخ و برگ آن پنهان شده اتفاقاً جماعتے از درویشان موله آنجا نزول کردند در چشمه آب عکس وی را دیدند وی را از درخت فرود آوردند و همراه خود ببردند گذر ایشان بجانب سمنان افتاد و بصحبت شیخ رفته اند و وی را همراه برده اند و چون نظر شیخ بروی افتاد شیخ بنور فراست و کمال قابلیت وی را درین طریق تفرس یافت و بعد از آنکه درویشان سفر کردند کسان فرستاد وی را باز گردانید درویشان بسیار اضطراب کرده اند بحاکم و سلطان وقت رجوع نموده اند چون حقانیت حضرت شیخ بر همه ظاهر بوده هیچ سود نداشته پس حضرت شیخ بتربیت وے مشغول شدند و بحسن التفات شیخ بمقامات عالیه رسیده و آن قدر التفات و اهتمام تمام که شیخ را نسبت وی بوده است معلوم نیست نسبت بکسی دیگر بوده باشد چنانچه از رباعیاتی که در مخاطبه وی گفته اند معلوم مے شود و چون بمرتبهٔ تکمیل و ارشاد رسید حوالهٔ وی ولایت طوس شده آنجا آمده و بارشاد طالبان مشغول شده پادشاه وقت از وی استدعا نموده که در بعضی محاربات که با عدا داشته همراه باشد و در آن محاربه مرتبهٔ شهادت یافته و جسد مبارک وی را نقل بطوس کرده اند و قبر وی آنجاست **بابا محمود طوسی رحمه الله تعالے** وی از مریدان شیخ عبدالله بوده است وقتی شیخ عبدالله جمعے از درویشان را در اربعین نشانده بود یک شب خادم خانقاه گفته که امشب درویش را وارد وے قوتی خواهد رسید واقف باشی که بیخودی نکند و از خلوت بیرون نجهد اتفاقاً بابا محمود از خلوت برفت و یک درویش دیگر نام وی هندو الیاس بود نیز در عقب بابا محمود بیرون جست خادم در عقب ایشان بدوید بهندو الیاس رسید وی را بگرفت و بابا محمود روی بکوه و صحرا نهاد و هندو الیاس بحسن تربیت و سیاست شیخ فی الجمله بحال خود باز آمد و بابا محمود همچنان مجذوب و مغلوب بماند و از وی کرامات و خوارق عادات بسیار ظاهر شده است چنانکه مشهور است **اخے علی قتلغشاه رحمه الله تعالیٰ** وے نیز از مریدان شیخ عبدالله است و بحسن تربیت وی بمرتبهٔ کمال بلکه بمرتبهٔ تکمیل رسیده بود و در آن وقت که شیخ عبدالله را بلشکر استدعا کرده بودند اخی علی در سفر بوده است شیخ فرموده است ما درین لشکر بسعادت شهادت خواهیم رسید بعد از ما بجای ما اخی علے را بنشانید **شیخ حافظ بهاؤالدین رحمه الله تعالیٰ** وے نیز از مریدان اخی علی ست گویند که وی خرد بوده

در نفیر و فغان زبان جرس	تنگ بر صبحدم مجال نفس	دست ز آن رزیده پرده گوش	تیغ گردون بریده نای خروس
چون مؤذن راه مناره سپرد	گوئی افتاد از آن بگردن خورد	کس نیاید ز حلقهٔ حلقوم	بانگ یا حی صدای قیوم
آن نه شب هست اژدهای سیاه	که کند با هزار دیده نگاه	تا بدم در کشد غریبی را	یا زند زخم بی نصیبی را
منم اکنون و جان آزرده	زده صد زخم بر جگر خورده	زخم او جا درون جان دارد	گر کنم ناله جای آن دارد
کو رفیقی که بشنود راهم	و اندرین شب شود همه آوازم	کو شفیقی که بشنود حالم	کز جدائی چگونه می نالم
ز آتش غم چو موی پیچانم	موی پیچان و مو پیچانم	هست ناچار پیش فرزانه	موی را شانه مو در اوانه
اگرم شانه هیچ موهوش است	شانه ام فرق شاخ شاخ فن است	دانه گر بایدم چو مو ز ترنده	باشدم اشک دانه دانه پسند
ماه گردون بود کو آنچنین هست	ناله ام سکیم که ماه زمین است	چهره از من چو ماه تافته است	تیغ مهرش دلم شگافته است
هرگزانیم گمان نبود بخویش	کاید ام اینچنین ابلای بپیش	ریخت بر سر بلای دهر مرا	داد ناآزموده زهر مرا

که والد وی فوت شد چون بسن تمیز رسید خویشان وی را بدکان درزی فرستادند تا درزی گری بیاموزد درین فرصت مولانا رضی الدین علی بابالی رحمة الله علیه که از مریدان شیخ عبدالله غزاجستانی بوده است وصحبت دار حضرت خضر علیه السلام بوده رسیده وپرسیده که فرزند عم کجاست گفته اند که وی پیش درزیان باشد ومولانا گفته هر که پیش درزیان باشد او را البلبیه طلبیده اند مولانا وی را بطوس برده وبحافظ صالح سپرده تا قرآن یاد گیرد وخدمت مولانا بعد از چند گاه باز بر آنجا گذشته شیخ حافظ را دیده متغیر شده استاد وی را گفت همانا که فرزند عم را از همان طعام میدهی که خود می خوری گفت بکنم چیزی دیگر ندارم مولانا فرموده است که باوی با پرده بر دو آنجا باشد چندانکه وی قرآن حفظ کند چنان کرده است شیخ حافظ گفته است که در اوائل مرا داعیه سلوک راه خدای تعالی پیدا شد ودر نیشاپور مولانا شمس الدین خلیفه بارشاد مشغول شده بود ودر ده ویرانی شیخ علی اخی در هر واسیتی نام عزیزی می شنیدم ومتردد می بودم که کجا روم شبی در واقعه دیدم که منزلیست بس رفیع وعمارتی بس عالی ودر آنجا جماعت خانه در غایت روح وپاکیزگی ودر پیشان آن طاق رواقی ودر پیشان رواق پرده آویخته ودران جماعتخانه خلق بسیار ودر رواق نیز جمعی از اکابر نشسته ومولانا شمس الدین خلیفه بر کناره رواق نشسته واز میان جماعت خانه تاجی آویخته بودند ومولانا میگفت که این تاج بر سر هر که راست آید معنی نابوی حوالتست هر کس که می آمد وامتحان میکردند بر سر هیچکس راست نمی آمد من در گوشه استاده بودم و نظاره میکردم ناگاه خدمت مولانا بمن نظر کرد وگفت فرزند تو نیز پیش آی من خواستم که پیش آیم ناگاه دیدم که آن پرده که در پیشان رواق بود در حرکت آمد واز پس آن پرده شخصی با هیبت بیرون آمد ومرا گرفت ودر کنار اخی علی نهاد وبفرمود که بگیر این را شیر ده از هیبت آن از خواب بدر آمدم با خود گفتم حواله بخدمت اخی علی شده احرام ملازمت وی بستم چون نظر وی بر من افتاد وگفت حافظ برای تیر آمدی دست بیعت بوسه دادم و توجه مقبلین گرفتم هم وی گفته است که چون در سفر حجاز ببغداد رسیدم در خانقاه شیخ نورالدین عبدالرحمن اسفراینی رحمه الله تعالی نزول کردم ودران وقت نبیره وی شیخ نورالدین عبدالرحمن شیخ ببغداد بود وخلیفه جد بزرگوار خود بود ودر وقت وداع وصیت کرد که چون شرف زیارت روضه شریف حضرت رسالت صلی الله علیه وسلم وزیارتی نیازمندی من بحضرت برسانی وباین عبارت بگوئی بیرسی عاصی از عاصیان امت تو عبدالرحمن البغدادی عارض

هر که ناآزموده زهر خورد	چه عجب گر ره اجل سپرد آتش او درین ترانه فسرد	چون بدینجا رسانالۀ خویش شد خموش آنچنانکه گوئی مرد	کرد با خامشی حواله خویش

حیران شدن معتمر زانکه این زاری کننده که بود وپشیمان شدن که چرا در دنبال آواز نرفت

معتمر چون بدید صورت حال کان همه نالش از زبان که بود آدمی یا نه آدمی که پریست تا بنالنده راه یافتی چون بدینحال یکدو لحظه گذشت غزل سینه سوز درد آمیز	بر ضمیرش نشست گرد ملال وان همه سوزش از فغان که بود کادمی وار کرده نوحه گریست پرده راز او شگافتی حال آن دل رمیده باز گشت غزل نغز کاه شوق انگیز	کام زد در ره پریشانی چیست این ناله کیست نالنده کانش چون خواست از دلش نالد کردمی غور در نظاره گری تیز پرداشت همچو چنگ آواز بیت بیتش مقام سوز ونیاز	داد رخت خرد بحیرانی باز در خامشی سگالنده ناله را رفتی زدنبال دست بگشادمی بچاره گری غزلی جان گداز کرد آغاز در هر مصرعش زعیش فراز

چون بشرف زیارت رسیدم وشرائط آن بجای آوردم وصیت شیخ بخاطرم آمد بهمان عبارت که وصیت کرده بود گفتم حضرت رسالت صلی الله علیه وسلم ابروی مبارک در هم کشیده ومرا گفتند که تو چنین مگوی که وی از غایت تواضع چنین گفته است وی از اکابر امت من ست بعد از مراجعت آن را بشیخ گفتم خوشدلی بسیار نمود ومرا دعا خیر کرد وهم وی گفته که وقتی درین ولایت وبائی عظیم افتاد چنانکه اکثر خلق از حیات خود مایوس شدند روزی خدمت مولانا رضی الدین علی مایانی از ده مایان بابرده تشریف آورد ودر بیرون ده نزول فرموده مرا طلبید وگفت امر چنین ست که همراه من بیائی ودر سر قبر شیخ محمد خالد رحمه الله تعالی در قریه اسجیل قرآن ختم کنی شاید که خدای تعالی این را دفع فرماید امتثال نمودم اما بواسطه آنکه دران فرصت خواجه عبدالرحمن گهواره گر قدس الله سره که از محبوبان ومجذوبان حضرت حق سبحانه بود جل ذکره در قریه اسجیل بر سر سنگی که بر سر تربت شیخ محمد خالد ست می نشست وسخنان بلندی گفت وخدمت مولانا رضی الدین علی در غایت تشرع بود من متفکر شدم که مبادا امری واقع شود که مردم بلیت وبلا باز طلبند چون بنزدیک اسجیل رسیدم شخصی بیرون آمد وی را از احوال خواجه پرسیدم گفت حالی بر سر سنگ نشسته بود ناگاه گفت قوتی می آید که من حریف گلوی نیستم از انجا برخاست ودران نزدیکی خراسی بود با آنجا درآمد ودر مغلکی پنهان شد چون بده رسیدیم ودر سر زیارت فرود آمدیم ومردم ده جمع شدند خبر رسید که امیر علی بیگ که حاکم ولایت بوده بزیارت خواجه می آید ومردم ده با مولانا گفتند که خواجه بسبب شما باین خراس درآمده است اگر علی بیگ بیاید وخواجه را بیند جای آن دارد که بر ما غضب کند خدمت مولانا متوجه خراس شدند چون بخراس درآمدند فرمودند که مهمان را چنین دارید چون خواجه آواز مولانا شنید از ان مغاک بیرون آمد ویکدیگر را کنار گرفتند وخواجه چیزی در گوش مولانا گفت مولانا در گریه شدند ساعتی همچنان ایستاده بودند شخصی مرا گفت که امیر علی بیگ بر در ایستاده است وانتظار می کشد من مولانا را تنبیه کردم مولانا فرمود که امیر علی بیگ منتظر شماست خواجه بیرون رفت وامیر علی بیگ خواجه را دریافت خواجه گفت مغولک برو مهمانی عزیز دارم امیر علی بیگ روان شد وخواجه از عقب وی نعره میزد هی مغولک بدو بدو دی بدو تا از نظر خواجه غائب شد بعد از ان خواجه ومولانا بزیارت درآمدند واز بیم آنکه مبادا خواجه سخن بلند گوید با مولانا گفتم که من قرآن در یک شبانه روز ختم نتوانم کرد مولانا فرمود امر بسته شبانه روز نیست من ختم آغاز کردم که در اثنای تلاوت خواجه آغاز سخنان بلند کرد ومولانا بانگ

حرف حرفش همه فسانه درد در فوائدش شرح سینه تنگ که در وعجز وخواری عاشق	نفحه محنت وترانه درد بحر او رهنما بکام نهنگ قصه خاکساری عاشق که در وداستان سوز فراق	اولش نور عشق را مطلع که در وذکر یار منزل او که در ومحنت درازی شب حرقت داغ شوق سوز فراق	واخرش روز وصل را مقطع وصف شیرینی شمائل او عمر کاهی وجانگذاری شب

رفتن معتمر دنبال آواز نالنده بار دوم ویافتن عیینه

آن بزرگ عرب چو این بشنید دید سوزان جوانی افتاده لعل او غیرت عقیق یمن سنبل تر دمیده از سمنش	جانب او شد از غنیمت دید روی زیبا بخاک بنهاده شکر مصر را رواج شکن سبزه عنبرین زیاسمنش	تا شود واقف از حقیقت راز قد ز نخل سهی شیرین تر جبهه بسته در میان ظلام گرد لبهاش خط زنگاری	رفت آهسته از پی آواز طره از عطر مشک مشکین تر همچو پرتو ز آبگینه شام طوطی غرقه در شکرخواری

بروی زد دیگر تا آخر صحبت خواجه ازان سخنان هیچ نگفت چون ختم تمام شد و از دعا فارغ شدند یکدیگر را وداع کردند حق سبحانه و تعالی آن بلیت بمحض رافت و رحمت خود دفع کرد مولانا فخر الدین تورستانی رحمه الله تعالی وی تحصیل علوم ظاهری کرده بوده است همیشه در خاطر میداشته اند که بعد از تحصیل علوم بسلوک راه خدای تعالی اشتغال نماید وقتی در یکی از مدارس مصر خانه داشته و در آنجا بمطالعه مشغول بوده وی را از مطالعه کلالتی حاصل شد از برای تشحید خاطر از خانه خود بیرون آمد داعیه سلوک بر دلش تازه گشته با خود گفته است که آخر روزی از آنچه که در آنم بیرون باید آمد امروز ازین روز رست دیگر بخانه خود باز نرفته است و همچنان خانه را با کتابها و متاعهای دیگر در باز گذاشته است و پیش شیخ علی رحمه الله تعالی که دران وقت در مصر بارشاد مشتهر بود رفته و بسلوک مشغول گشته تا وی زنده بوده در صحبت وی بوده چون وی از دنیا رفته در طلب کامل مکمل سفر اختیار کرده دران وقت شیخ محی الدین طوسی که از اولاد امام غزالی رحمه الله تعالی بوده و شهرتی تمام داشته است و در شهر طوس می بوده بصحبت وی آمده آنچه میخواست آنجا نیافته از آنجا بده ویرانی پیش فرزندان اخی علی قتلقشاه رفته است آنجا نیز آنچه میخواست نیافته است چون از آنجا سفر میکرده فرزندان اخی علی ویرا گفته اند که یکی از درویشان پدر ما در قریه ابرده می باشد اگر وی را ببینی دور نمی نماید با خود گفته است شیخ خراسان آن و شیخ زادگان این درویش دیگر چه خواهد بود اما احتیاط با برده رفته بآنجا رسیده و شیخ حافظ بصحبت مهمی بدهی دیگر رفته بود آنجا بنور ولایت از آمدن وی خبری یافته با اصحاب گفته ما را مهمانی عزیز رسیده مهم نا ساخته با برده باز گشته چون چشمش بر مولانا افتاده این مصراع مشهور خوانده که ع یار در خانه و ما گرد جهان می گردیم ⁂ و میان ایشان صحبت درگرفته و تا شیخ حافظ زنده بوده است در صحبت ایشان بوده است و بوادی باربعینها نشسته و تربیتها یافته و بعد از وفات وی بولایت جام تشریف آورده و در جوار تربت مقدسه حضرت شیخ الاسلام احمد قدس الله تعالی سره اربعین نشسته و مشایخ جام را هیچکس از مشایخ وقت آنقدر اخلاص و اعتقاد نبوده که نسبت بوی بهمگفته است که حضرت شیخ الاسلام احمد را قدس الله تعالی سره بهمه اولاد خود التفات بسیار است تا غایتی که بخواجه محمد خلو نیکه ظاهرا بس پریشان داشته است التفات بسیار داشته یکی از علمای هرات که بزهد و ورع مشهور بوده در سلوک راه خدای تعالی جد تمام داشته بصحبت وی آمده بود و اظهار طلب کرده وی را گفته است که رجوع بهراة میباید کرد و با اهل نیت خود

بر رخش از دو چشم اشک فشان
کشید از فلک نه پیر سپهر
که بدین رخ که قبله طلبت
دلت اینگونه بیقرار چرا است
گفت از انصار دارم اصل و نژاد

مانده اندر شیشه جگر دو نشان
رقم آمد بلوح صفحه مهر
بگد آمین قبیلات نسب است
همدمت نالهای زار چرا است
پدرم نام من عیینه نهاد
بنشین دیر تا بگویم باز

آن دو خط کز لبش هویدا بود
داد بروی سلام و یافت جواب
بر زبان قبیله نام تو چیست
چیست چندین غزل سرایی تو
وانچه از من شنیدی و دیدی
زانکه افسانه ایست دردانه

گوئیا جدول مشنا بود
کرد باوی ز روی لطف خطاب
آرزویت کدام و کام تو چیست
در شره خون دلکشائی تو
موجب او ز من بپرسیدی

باز نمودن عیینه صورت حال خود را پیش معتمد

رو نهادم ازو [illegible] ثواب
[illegible]

رو نهادم بمسجد احزاب
کردم اندر مقام صدق قیام

روی در قبله دعا کردم
پشت خود در رکوع خم دادم

حق سجده که بود ادا کردم
سجده گاه از دو دیده نم دادم

می باید بود هر چند الحاح کرده فائده نداشت چون بموجب امر وی بازگشته و بهرات رسیده عنقریب بیمار شده برحمت حق پیوسته و بخاطر من می آید که بوالدین فقیر تعلق میداشت نزول فرموده من چنان خرد بودم که مرا پیش زانوی خود نشانده بود و بانگشت مبارک خود نامهای مشهور چون عمر و علی بر روی هوای نوشت و من آن را میخواندم تبسم مینمود و بتعجب میفرمود آن شفقت و لطف وی در من تخم محبت و ارادت این طائفه شد و از آن وقت باز هر روز نشو نمای دیگر مییابد امید میدارم که بر محبت ایشان بمیرم و در محبت ایشان بمیرم و در زمرۂ محبان ایشان برانگیخته شوم اللهم احینی مسکینا و احشرنی فی زمرة المساکین بعد از سنه عشرین و ثمانمائه در خراسان عزیمت زیارت حرمین شریفین زادهما الله شرفا کرد و از آنجا بمصر رفت و از آنجا بسید فخر الدین مشهور است شاه علی فراهی قدس الله سره وی از مریدان شیخ رکن الدین علاء الدوله است پدر وی حاکم فره بود و معمر گشته بود خواست که از حکومت استعفا کند و در آخر حیات منزوی شده بطاعت و عبادات اشتغال نماید پسر خود شاه علی را بجانب اردوی پادشاه وقت فرستاد تا منشور حکومت بنام خود بستاند و پدر وی را معذور دارند که در وی بر نواحی سمنان بوده و برادران نواحی با قطاع طریق محاربه افتاد چنانکه همه متعلقان وی کشته شدند وی نیز زخمها خورده میان کشتگان افتاد شیخ رکن الدین علاء الدوله را در غیبت نمودند که در فلان موضع کشتگانند در میان ایشان یکی زنده مانده است و قابلیتی تمام دارد وی را دریاب شیخ بان موضع رفت هیچکس را زنده نیافت بار دیگر بهمان مامور شد تفحص بسیار کرد و در یکی از انهای الجمله اثر حیاتی تفرس کرد وی را برداشته همراه خود برد و تعهد حال وی کرد چندانکه بحال خود باز آمد و جراحتهای وی نیکو شد و روبراه آورد شیخ ویرا گفت اکنون که صحت یافتی اگر اینجا مهم خود خواهی به پیش پادشاه رو خواهی بجانب پدر شو وی گفته است که مرا خاطر نمیخواهد که از خدمت شیخ مفارقت نمایم میخواهم دست ارادت در دامن حضرت شیخ زنم آخر پیش پدر رفت و از وی اجازت خواست و بصحبت شیخ مراجعت نمود و بحسن تربیت شیخ رسید بانجا رسید شیخ محمد شاه فراهی رحمه الله تعالی بعلوم ظاهری و باطنی آراسته بوده و بیک واسطه مرید شاه فراهی است و قبر وی همانجاست و در آخر حیات عزم حج کرد و از راه هرمز چون بنون رسید همان جا وفات یافت و قبر وی همانجاست صاحب کشف و الهام بوده است گویند که در سفر حج بشهری که آنجا خرابات بود رسید مراقب نشسته بود ناگاه صیحه زد یکی از علما که همراه وی بود سبب آن پرسید گفت خرابات

به تشهد نشسته آزاده
بهر عقده کشائی ایام
عفو جویان شدم باستغفار
دیدم از دور یک گروه زنان
در گهر غرق گوش و گردنشان
بود یک تن از آن میان ممتاز
کام جان خنده شکر ریزش
پای از آن جمع بر کناره نهاد
هیچ داری سر گرفتاری

از شهادت بشهد افتاده
تیز دندان شدم بسین سلام
از همه کارها و آخر کار
سوی آن جلوه گاه گام زنان
خاک ره مشکبو ز دامنشان
پای تا سر همه کرشمه و ناز
دام دل گیسوی دلاویزش
بر سر من ایستاد و لب بگشاد
گر غمت بر دلش بود باری

یافت جنبش ز من بشهد انگشت
بدعا دست بر فلک بردم
از میان با کناره پیوستم
[illegible]
از پی قصد شان [illegible]
او چو مه بود و دیگران انجم
غنچه بر نوش گلبنه زار هم
کای عیینه دلی تو می خواهد
با من این نکته گفت و ره برزد

گرد شیرین بتلخی انگشت
پا براه اجابت افشردم
بهوای نظاره بنشستم
سر یکی زان [illegible]
بانگ خلخالها خلاخل زن
او پری بود و دیگران مردم
نافه در ناف آهوی ز حرم
وصل او کز غم تو می کاهد
در من آتش زد و جود و برفت

این شهر بر من کشف شده زنی دیدم بنهایت جمیل گفتم خداوندا وی را بمن بخش پسر من نداد چرا نگوئی که ترا بوسے بخشم آن زن در همان وقت توفیق توبه یافت ..... شیخ بهاء الدین عمر رحمه الله تعالی وی جواهرزاده محمد شاه است و مریدی از بعضی اکابر استماع دارم که میگفت معلوم نیست که در سلسلهٔ اصحاب شیخ رکن الدین علاء الدوله چون اوی بوده باشد از صغر سن مجذوب بوده است و آثار جذبه بروی ظاهر بوده در اوقات اوراد و صلوة کسی را می نشاندند که برکمیت اعداد رکعات وی را تنبیه میکرد که بخود نگاه داشت این سنی نتوانست کرد وقتی در اوائل حال از غایت تعطشی که این طایفه میباشد و با خال خود شیخ محمد شاه از نایافت مقصود سخنی میگفته است خال وی این بیت خوانده بوده است ؎ اگر نالد کسی نالد که یاری در سفر دارد * تو باری از چه می نالی که یاری در بغل داری *
عادت وی چنان بود که چون در مسجد جامع حاضر شدی باحکام و خواص ایشان در باب کفایت مهمات مسلمانان سخن گفتی و اکثر احوال وی بآن گذشتی عزیزی از محرمان وی از وی سوال کرده بود سبب آنکه در مسجد اینهمه سخن گفته میشود چیست گفت اگر خاموش مے نشینم خود را باین گفتگوی مشغول نسازم مغلوب مستهلک میگردم و حواس من از کار مے افتد نه گوش من میشنود و نه چشم من مے بیند روزی درویشی وقت طلوع آفتاب پیش وے در آمده سر بزانو مراقبه نشسته بود سر برداشت و فرمود که هیچ میتواند بود که از وقت نماز بامداد تا این ساعت کسی حضرت حق سبحانه و تعالی را پنجاه هزار سال طاعت و عبادت کند ازین سخن معلوم میشود که دران وقت زمان را نسبت بوی بسطی واقع شده بود و پنجاه هزار سال فرموده و آنرا صرف طاعت کرده وی صائم الدهر بود خدمت مخدومی مولانا سعد الدین کاشغری رحمه الله تعالی حکایت میکرد که وی را در بیابان مکه مرضی عارض شد هر چند اصحاب مبالغه کردند افطار نکرد یک روز دیدم جماعتی از اهل غیب بجانب محفه میرفتند چون بر محفه وی رسیدند در نیامدند و بگذشتند من آن قصه را با وی بگفتم گفت آری قطب بود و اصحاب وی آنوقت که بدر محفه رسیدند من پای دراز کرده بودم دانستند و برگشتند و من پای خود را گرد آورده ام باز گشتند و پیش من آمدند و فاتحه خواندند خدمت مولانا میفرمودند که همان روز آثار صحت بروی ظاهر شد و احتیاج بآن نشد که افطار کند این فقیر را این بیت از وی بر خاطر است که در وقتی که بعضی فقرا را بدوام توجه و اقبال بر مطلوب حقیقی ترغیب میکرد میخواند ؎ دل آرامی که داری دل در و بند * دگر چشم از همه عالم فرو بند * توفی قدس سره یوم الثلثا سلخ ربیع الاول سنه سبع و خمسین و ثمانمائه و چون وفات یافت

نه نشانی ز نام او دارم
نه ز سر خود مرا خبر نه ز پای

نه وقوف از مقام او دارم
میروم کو بکو و جا بجای
بعد دیری بکوئیش باز آمد

یکزمان هیچ جا قرارم نیست
این سخن گفت و زو یکی فریاد
رخ بخون تر ترانه ساز آمد

میل خاطر بهیچ کارم نیست
رفت از خود بروی خاک افتاد

غزل گفتن عیینه در حضور معتمر

شد خروشان بدل خروش آورد
گرچه راه فراق می سپری
مهر تو کرد در دلم مسکن
بی تو بر من بلای جان باشد
اکای پسر زین ره خطا باز آی

غزلی سینه سوز کرد آغاز
سوی خونین دلان نمی گذری
دل من بر درت گرفته وطن
گرچه فردوس جای دان باشد
جای گم کرده بجا باز آی

اکای ز من دور رفته صد منزل
مانده دور از در تو آب و گلم
ما مشتم بین مباش تا خواهم
چون بزرگ عرب بدید آن حال
توبه کن از گناهگاری خویش

کرده منزل چو جان اندر دل
بر رخ تست چشم جان و دلم
گر دو عالم همین ترا خواهم
بملامت کشید تیغ مقال
شرم دار از نه شرم داری خویش

فرزند بزرگوار وی و سائر اصحاب وی در قریه جغاره در همان منزل که روزها می نشست بحفر قبر وی اشتغال نمودند سلطان وقت استدعا نمود که قبر وی نزدیک شهر باشد قبول کردند چون سلطان بجنازهٔ وی حاضر شد جنازهٔ وی را مقداری راه بدوش گرفته بشهر دو در جانب شمال عیدگاه دفن کردند و عمارت عالیه آنجا فرمود و حالا معروف و مشهور ست یزار و یتبرک به مولانا شمس الدین محمد اسد رحمة الله تعالی در علوم ظاهری بجودت طبع وحدت فهم شهرتے تمام داشت میفرمود که در آوان تحصیل مرا داعیهٔ سلوک راه خدای تعالی قوی شد در آنوقت خدمت شیخ زین الدین خوافی رحمة الله تعالی بارشاد طالبان و تربیت مریدان مشغول بود روزی بمجلس وی رسیدم با جمعی بیعت میکرد و ایشانرا توبه میداد و تلقین ذکر میکرد و قاعده در میان ایشان میباشد که وقتیکه شیخ دست درویشی را در وقت بیعت میگیرد و بعضی دامن آنرا بگیرند تا آنجا که برسد من نیز دامن بعضی از ایشانرا گرفتم چون از آن مجلس بیرون آمدم در مدرسه همانجا که تحصیل میکردم بذکر مشغول مے شدم در خود روز بروز تاثیر ذکر را زیادت میدیدم تا آنکه من بالکلیه بآن جانب منجذب شدم و ترک تحصیل کردم وی باخدمت شیخ بهاء الدین عمر صحبت بسیار داشته بود و اربعینات نشسته چنانکه مردم را اعتقاد آن بود که مرید ویست اما وی بآن اعتراف نداشت و بصحبت مولانا فخر الدین بوستانی نیز رسیده بود و خدمت مولانا جامه خود را در وی پوشانیده بود و آنرا بر سبیل تبرک میپوشید و در آخر باخدمت مولانا سعد الدین کاشغری صحبت بسیار میداشتند و خدمت مولانا سعد الدین تعظیم و تکریم وے میکرد یکبار در راهے با وی میرفتم بتقریب سخن وی بآنجا رسید که گفت مرا درین چند روز امیری واقع شد که هرگز مرا بخود گمان آن نبود و توقع آن نمیداشتم و بر سبیل اجماع اشارتے بآن کرد بروجهیکه من از آن تحقیق وے بمقام جمع فهم کردم والله تعالی اعلم قال بعض العارفین اذا تجلی الله سبحانه بذاته لاحد یری کل الذوات والصفات والافعال متلاشیة فی شعة ذاته وصفاته وافعاله و یجد نفسه مع جمیع المخلوقات کانها مدبرة لها وهی به اعضاؤها لا یلم لواحد منها شی الا ویراه ملمابه ویری ذاته الذات الواحده وصفته وصفها وفعله فعلها لاستهلاکه بالکلیه فی عین التوحید ولیس للانسان وراء هذه المرتبة مقام فی التوحید و بما انجذاب بصیرة الروح الی مشاهده جمال الذات استتر نور العقل الفارق بین الاشیاء فی غلبه نور الذات القدیمه وارتفع التمیز بین القدم والحدوث لزهوق الباطل عند مجی الحق و تسمی هذه الحالة الجمع روزی پیش وی خربزه بریدند بسیار لطیف شیرین برآمد چون چشید دست از آن باز کشید سبب پرسیدند گفت التذاذ بآن مرا از آنچه در آنم باز میدارد و وی را تمام وجدی عظیم بود چون در مجلس سماع

هول روز شمار در پیش است
عشق کان نیست بر جمال ازل
گفت کای بیخبر ز عالم عشق
بملامت نشایدش کندن
لیک جانا که یار دل گسلم -

وای آنکو نه آخر اندیش است
هوس وان زهر دغا و دغل
غافل از جان گدازی غم عشق
به نصیحت ز بایش افگندن
رخت بر بند واز حریم دلم -
آمد از عشق شیشه بر سنگم

یاد کن از مواقف عرصات
نه مبارک بود هوس بر مرد
عشق هر جا که بیخ محکم کرد -
مشک ماند ز بوی و لعل از رنگ
حرف مهرش که در دلم بنشست
از ملامت مزن بسر سنگم

وز ستادن محل میان عرصات
مردی کن وزین هوس برگرد
شاخ انداز و ده میوه از غم گرد
فلک از جنبش و زمین ز درنگ
همچو نقش نشسته بر سنگ ست

عزیمت کردن عیینه بجانب مسجد بطلب ربا

خسرو صبح چون علم برزد
تا به پیشین قدم بفرق زدند

لشکر شام را بهم برزد -
در طلب روز را بسر بردند

هر دو کردند از آن حرم بشتاب
تا که از ره نسیم یار رسید

چاره جو رو به مسجد احزاب
آن گروه زن آمدند پدید

حال بروی متغیر شدی صیحات و زعقات زدی و اثر آن بجلیسان سرایت کردی و همه را وقت خوش گشتی توفی رحمة الله لیلة الجمعة غره رمضان سنه اربعین وستین وثمانمائة و قبر وی در کازرگاه است در پایان قبر شیخ الاسلام قدس الله تعالی سره **مولانا بهاء الدین ولد قدس سره** بعضے گفته اند که وی بصحبت شیخ نجم الدین کبری رسیده است و از خلفاء ویست نام وی محمد بن محمد بن الحسین بن الخطیبی البکری ست از فرزندان امیر المومنین ابابکر صدیق ست رضی الله تعالی عنه و مادر وی دختر پادشاه خراسان علاء الدین محمد بن خوارزم شاه بود حضرت رسالت را صلی الله علیه وسلم بخواب دید و یرا اشارت فرمود که دختر خود را بحسین خطیبی نکاح کن و بعد از نهم ماه بهاء الدین ولد متولد شد و چون دو ساله شد والد وی نقل کرد و چون بسن تمیز رسید بتحصیل علوم دینی و معارف یقینی مشغول شد تا کمال وی بجائے رسید که حضرت رسالت صلی الله علیه وسلم ویرا در واقعه سلطان العلما لقب نهاد چون ویرا ظهورے تمام حاصل شد و مرجع خواص و عوام گشته جمعی از علما را چون امام فخر الدین رازی وغیره بروی حسد بردند و ویرا بخروج سلطان وقت متهم داشتند و ویرا از شهر بلخ عذر خواستند و در آنوقت مولانا جلال الدین خرد سال بود از راه بغداد بمکه معظمه توجه نمودند چون ببغداد رسید جمعی پرسیدند که اینان چه طایفه اند و از کجا مے آیند و کجا میروند مولانا بهاء الدین فرمود من الله والی الله ولا حول ولا قوة الا بالله این سخن را بخدمت شهاب الدین سهروردی رسانیدند فرمود که ما هذا الا بهاء الدین البلخی بدمست شیخ استقبال کرد و چون برابر مولانا رسید از استر فرود آمد و زانوی مولانا ببوسید و بجانب خانقاه استدعا کرد مولانا گفت موالی را مدرسه مناسب تر است در مستنصریه نزول کرد خدمت شیخ بدست خود موزه ویرا کشید روز سوم عزیمت مکه مبارک نمودند بعد از مراجعت بجانب روم متوجه شدند چهار سال در آرزنجان بودند و هفت سال در لارنده و در لارنده خدمت مولانا جلال الدین را در سن هژده سالگی کدخدا ساختند و در سنه ثلث و عشرین و ستمائة سلطان ولد متولد شد چون سلطان ولد بزرگ شد هر کس ایشانرا نشناختی و با مولانا جلال الدین بد برادران پنداشتے بعد از آن سلطان ایشان را از لارنده بقونیه استدعا کرد مولانا بهاء الدین ولد آنجا بجوار رحمت حق پیوست **سید برهان الدین محقق قدس سره** وی سید حسینی ست از ترمذ ست از مریدان و تربیت یافتگان مولانا بهاء الدین ولد بسبب اشراف او بر خواطر در خراسان و ترمذ بسید سرّ آن مشهور بود همان روز که مولانا بهاء الدین ولد فوت شد وی در ترمذ با جمعی نشسته بود گفت دریغا که حضرت استاد و شیخم ازین عالم رفتند بعد از چند روز بجهت

بیاب مقصود کار همره نے	خیل انجم رسید آن مه نے	با عیینه سخن گذارش ند	قصه پردازان نگارش ند
که بردن بمنزلت [illegible]	راند تا منزل دگر محمل	روی خورشید قرب غیم گرفت	راه حی بنی سلیم گرفت
قبله آن تمیمه [illegible]	طاق محراب شان و ابرویش	همچو لاله بسینه داغ تو برد	شعله زن لاله ز باغ تو برد
گریه بار زیل ازین جا بست	طالب وصل نیست هر جا هست	چون سمن تازه و چو گل بویاست	نام او از معطری ریاست
نام زیبا [illegible] در کوشش	از سرش عقل رفت و از دل گوش	پرده از چهره حیا برداشت	شرم بگذاشت این نوا برداشت
کای دریغا که [illegible] بست	[illegible] دل پشت صبر را بشکست	آمدم با امید دیدارش	تافت از من زمانه رخسارش
[illegible] زچه [illegible] است	جای ثریا بجز ثریا نیست	هست رود ثری ثریا را	پشت بر من چراست سیارا
تاکی از دو دیده خونریزم	خون دل از درون برون ریزم	در دلم خون نماند و در چشم آب	همه اسباب گریه شد نایاب
است اندوستان غمخواران	در طریق هوا وفا داران	که مرا در فراق آن دلدار	دیده عاریت دهد خونناب

تربیت مولانا جلال الدین بقونیه متوجه شدند و خدمت مولانا مدت نه سال تمام در خدمت ملازمت وی نیاز مندی نمود و تربیت ها یافت و گفته که چون خدمت شیخ شهاب الدین سهروردی بروم آمده بودند بدیدن سید برهان الدین آمد سید برهان بر خاکستر نشسته بود از جائے بجنبید شیخ از دور تعظیم کرد و بنشست سخنے واقع نشد مریدان پرسیدند که موجب سکوت چه بود شیخ فرمود که پیش اهل حال زبان حال میباید نه لسان قال پرسیدند که ویرا چگونه یافتی گفت دریائیست مواج از در معانی و حقایق محمدی بغایت آشکار و بغایت پنهان و خدمت شیخ صلاح الدین رحمة الله علیه از جمله مریدان سید بود سید قدس سره میفرمود که عالم را بشیخ صلاح الدین بخشیدم و عالم را بمولانا و مزار متبرکه سید در دار الفتح قیصریه است سلام الله و تحیاته علیه و علی عباد الله الصالحین **مولانا جلال الدین محمد البلخی الرومی قدس سره** ولادت خدمت مولانا در بلخ بوده است در ششم ربیع الاول سنه اربع وستمائة میگویند که بر خدمت مولانا از پنجسالگی باز صور روحانی و اشکال غیبی یعنی سفره ملائکه و بررة جن و خواص انس که مستوران قباب عزت اند ظاهر میشدند و متمثل میگشته اند بخط مولانا بهاء الدین نوشته یافته اند که جلال الدین محمد در شهر بلخ شش ساله بود که روز آدینه با چند کودک دیگر بربام خانهای ما سیر میکردند یکے از کودکان با دیگرے گفته که بیا تا ازین بام بآن بام جهیم جلال الدین محمد گفته که این نوع حرکت از سگ و گربه و جانوران دیگر مے آید حیف باشد که آدمی باینها مشغول شود و اگر در جان شما قوتے هست بیائید تا سوی آسمان پریم و در آن حالت از نظر کودکان غائب شده کودکان گریه نموده فریاد برآوردند بعد از لحظه رنگ وی متغیر شده و دیگرگون گردیده و چشمش متغیر گفته باز آمد گفت آن ساعت که با شما سخن میگفتم دیدم که جماعتے از سبز قبایان مرا از میان شما برگرفتند و بگرد آسمانها گردانیدند و عجایب ملکوت را بمن نمودند و چون آواز فریاد و فغان شما بر آمد باز باین جایگاه فرود آوردند و گویند که در آن سن در هر سه چهار روز یکبار افطار میکرد و گویند که در آنوقت که بمکه میرفتند در نیشاپور بصحبت شیخ فرید الدین عطار قدس سره رسیده بود و شیخ کتاب اسرار نامه بوی داده بود و آنرا پیوسته با خود میداشت خدمت مولوی مے فرموده اند که من این جسم نیستم که در نظر عاشقان منظورم بلکه من آن ذوق و خوشی ام که در باطن مریدان از کلام من سر میزند الله الله چون آن دم را یابی و آن ذوق را بچشی غنیمت میدان و شکرها مے گذار و من آنم در خدمت مولوی گفتند که فلان مے گوید که دل و جان در خدمت ست فرمود که خاموش در میان مردم این دروغ مانده است که او چنان دل و جان از کجا یافت که در خدمت مردان باشد بعد از آن روی بچلبی حسام الدین کرد که الله الله

	تا ز درد فراق او گریم	ز آتش اشتیاق او گریم	

برخواستن معتمر بچاره سازی عیینه و وی را بمجلس انصار بردن و همراه ایشان از برای خواستکاری ریا رفتن

معتمر گفت بادی ازدل پاک	کای عیینه مباش اندوهناک	کانچه دارم ز ملک و مال بکف	گرچه اسباب حشمتست و شرف
همه صرف تو میکنیم امروز	تا شوی بمراد خود فیروز	دست او را گرفت مشفق وار	برد که سوی مجلس انصار
گفت بعد از سلام با ایشان	کای بملک صفا و فا کیشان	این جوان کیست درمیان شما	چیست در حق او گمان شما
همه گفتند با جمال و نسب	هست شمعی ز دودمان عرب	گفت کو را بلای افتادست	در کمند هوای افتادست
چشم میدارم از شما یاری	در سر مرحمت مددگاری	[illegible] اختیار سفر	بر دیار بنی سلیمه گذر
همه سمعا و طاعة گویان	معتمر را بجان رضا جویان	[illegible]	[illegible] دیار [illegible]

بااولیاء حق ہم زانو باید نشستن که آن قرب را اثرہائے عظیم ست ؎ یک لحظه از دوری نشاید + که از دوری خرابیها
فزاید + بهر جا یکه باشی پیش او باش + که از نزدیک بودن مهر زاید + فرموده است که مرغے از زمین بالا پرد
اگرچه بآسمان نرسد اما اینقدر باشد که از دام دورتر باشد و برهد و همچنین اگر کسے درویش شود و بکمال درویشی نرسد
اما اینقدر باشد که از زمره خلق و اهل بازار ممتاز باشد و از زحمتهاے دنیا برهد و سبکبار گردد که نجی المخفقون و
هلک المثقلون یکے از ابناء دنیا پیش او از خدمت عذر میکرد که در خدمت مقصرم فرمود که حاجت باعتذار نیست
از انقدر که دیگران از آمدن تو منت دارند ما از نیامدن تو منت داریم یکے از اصحاب را غمناک دید فرمود که همه دلتنگی
از دل نهادگے برین عالم ست هر دمیکه آزاده باشی از ینجهان و خود را غرائب دانی و در هر رنگ که بنگری و هر مزه که
بچشی دانی که بآن نمانی و جاے دیگر روی که هیچ دلتنگ نباشی و فرموده است که آزاد مرد آنست که از رنجانیدن کسے
نرنجد و جوانمرد آن باشد که مستحق رنجانیدن را نرنجاند مولانا سراج الدین قونوی صاحب صدر و بزرگ وقت
بوده اما با خدمت مولوی خوش نبوده پیش وے تقریر کردند که مولانا گفته است که من با هفتاد و سه مذهب یکی ام
چون صاحب غرض بود خواست که مولانا را برنجاند و بیحرمتی کند یکی را از نزدیکان خود که دانشمندی بزرگ بود بفرستاد
که بر سر جمع از مولانا بپرس که تو چنین گفته و اگر اقرار کند او را دشنام بسیار ده و برنجان آنکس بیامد و بر ملا سوال کرد که شما
چنین گفته اند که من با هفتاد و سه مذهب یکی ام گفت گفته ام آن کس زبان بگشاد و دشنام و سفاهت آغاز کرد
مولانا بخندید و گفت که با این نیز که تو میگوئی هم یکے ام آن کس خجل شد و بازگشت شیخ رکن الدین علاؤ الدوله گفته
است که مرا این سخن از وی خوش آمده است و خدمت مولوی همواره از خادم سوال کردی که در خانه ما امروز چیزی هست
اگر گفتی هیچ نیست منبسط گشتی و شکرها کردی که لله الحمد خانه ما امروز بخانه پیغامبر ماند صلے الله علیه وسلم و اگر گفتے ما لابد
مطبخ مهیاست منفعل گشتی و گفتے ازینخانه بوی فرعون می آید و گویند در مجلس وی هرگز شمع برنکردی الا بنادر بغیر از روغن
چراغ و گفتے هذا للملوک و هذا للصعلوک و زہی در مجلس وی حکایت شیخ اوحد کرمانی رحمة الله میکردند که مردی
شاهد باز بود اما پاکباز بود و کارے ناشایسته نمیکرد فرمود که کاشکے کردی و گذشتی ؎ ای برادر بی نهایت درگهیست
بر هر آنچه میرسی بروے مایست + روزی میفرمودند که آواز رباب صریر باب بهشت که ما مے شنویم منکری گفت که
ما نیز همان آواز میشنویم چونست که چنان گرم نمیشویم که مولانا خدمت مولوی فرمود کلا وحاشا آنچه ما میشنویم آواز

می بریدند کوه صحرا را۔
گردشان شاد و خرم استقبال
هر کسی را بجای وی بنشاند
معتمر گفت کای جمال عرب
حاجت جمله را روا سکنے
گفت هست آنکه گوهر صدفت
گوهر سلک اتصال شود
با دی این انگویم از آغاز

پرس پرسان دیار ریارا
باکسان گفت تا باستعجال
در ثنا گوهرش بفرق نشاند
همه کار تو در کمال ادب
آرزوے همه عطا نه کنے
اختر برج عزت و شرفت
رازدار شب وصال شود
آنچه گوید بمجلس آرم باز

تا بمنزلگهش پے آوردند
فرشهای نفیس افگندند
آنچه حاضر زگله بود و رمه
نخورد و کس ز سفره و خوانت
گفت کای سعے صدق روے شما
باعیینه که فخر انصارست
گفت تدبیر کار و با راو راست
این سخن گفت و از زمین برخواست

پدرش را از آن خبر کردند۔
نطعهای عجب پراگندند
گشت و بخت و کشید پیش همه
تا ز بحر نوال و احسانت
چیست از بنده آرزوی شما
نیک کردار و راست گفتارست
واندرین کار احتیار او را
غضب آمیز و خشمگین برخواست

مشورت با پدر ریا بار یا از برای خواستگاری عیینه

باز شدن آن در است و آنچه میشنود آواز فراشدن وی فرموده است که کسی بخلوت درویشی درآمد گفت چرا
تنها نشسته گفت این دم تنها شدم که تو آمدی مرا از حق مانع آمدی جماعتے از خدمت مولوی التماس امامت
کردند و خدمت شیخ صدر الدین قونوی نیز دران جماعت حاضر بود گفت ما مردیم ابدالیم بهر جاے که میرسیم می نشینیم
و می خیزیم امامت را ارباب تصوف و تمکین لایق اند بخدمت شیخ صدر الدین اشارت کرد تا امام شد فرمود که من صلے
خلف امام تقی فکانما صلے خلف نبی خدمت مولانا در سماع بود درویشی را خاطر گذشت که سوال کند که فقر چیست
مولانا دران سماع این رباعی خواند ؎ الجوهر فقر و سوی الفقر عرض + الفقر شفاء و سوی الفقر مرض + العالم کله
خداع و غرور + الفقر من العالم سر و غرض + از وے پرسیدند که درویش کی گنه کند گفت مگر طعام بی اشتها خورد
که طعام بے اشتها خوردن درویش را گناہے بزرگست فرمود که صحبت عزیز ست لا تصاحبوا غیر ابناء الجنس و گفت که درین
معنے حضرت خداوندم شمس الدین تبریزی قدس سره فرمودند که علامت مرید قبول یافته آنست که اصلا با مردم
بیگانه صحبت ندارد و اگر ناگاه در صحبت بیگانه افتد چنان نشیند که منافق در مسجد و کودک در مکتب و اسیر در زندان
و در مجلس اخیر با اصحاب گفته است از رفتن من غمناک مشوید که نور منصور رحمه الله تعالی بعد از صد و پنجاه سال بروح
شیخ فرید الدین عطار رحمه الله تجلے کرد و مرشد او شد و گفته که در حالتیکه باشد مرا یاد کنند تا من شمارا امداد باشم
در هر لباسے که باشم و دیگر فرمود که در عالم مارا دو تعلق ست یکی ببدن و یکے بشما و چون بعنایت حق سبحانه
و تعالی فرد و مجرد شوم و عالم تجرید و تفرید روے نماید آن تعلق نیز از آن شما خواهد بود خدمت شیخ صدر الدین قدس
سره بعیادت وی آمد فرمود که شفاک الله شفاء عاجلا رفع درجات باشد امید ست که صحت باشد خدمت مولانا
جان عالمیانست فرمود که بعد ازین شفاک الله شمارا باد همانا که در میان عاشق و معشوق پیراهنی از شعر بیش نمانده
است نمیخواهم که نور به نور بپیوندد ؎ من شدم عریان ز تن او از خیال + می خرامم در نهایات الوصال +
و هم شیخ با اصحاب خود گریان شدند و حضرت مولانا این غزل فرمود ؎ چه دانی تو که در باطن چه شاهی
همنشین دارم + و خدمت مولانا در وصیت اصحاب چنین فرموده است اوصیکم بتقوی الله فی السر و العلانیة
و بقلة الطعام و قلة الکلام و هجران المعاصی و الآثام و مواظبة الصیام و دوام القیام و ترک الشهوات
علے الدوام و احتمال من جمیع الانام و ترک مجالسة السفهاء و العوام و مصاحبة الصالحین و الکرام و ان خیر

چون در آمد بخانه ریا گفت
همه یکدل بدوستداری تو
بهر ایشان همیر مختار
گفت بهر یگانه ز گرام۔
چون کنند وعده وفا کو شد
پدرش گفت می خورم سوگند
واقفم از فسانه نوداد۔
نه خیالے ز روی من ندیدست
قوم انصار پاک دنیا نشد

گرچه رو خاطرت چنین آشفت
یکزبان بهر خواستگاری تو
خواستست از خدای استغفار
عالی اندر نسب عیینه بنام
از جفاے زمانه نخروش شد
بخدای که نبودش مانند
وانچه بود و میانه نو داد
نه گیاهی ز باغ من چیدست
در زمان و زمین اینانند

گفت از آنرو که جمعے از فصحا
گفت انصاریان کثیر یانند
از برای چه دوستدارانند
گفت من هم شنیده ام خبرش
هر چه آید بدست او بدهد
که ترا هیچگه بوسے ندهم
گفت بادی مرا چه باز ارست
لیک چون سبق یافته سوگندست
بر مقامات شان نگردان پشت

بهوایت کشیده اند قطار
در حریم کرم مقیمانند
در براے که خواستگارانند
نسبتی نیست باکسی دگرش
چشم بر دست دیگران ننهد
نقد وصلت بدامنش ننهم
که از آن خاطر تو در بارست
با جابت نمی کنم بد ست
رد ایشان مکن بقول درشت

الناس من ينفع الناس وخير الكلام ما قل ودل والحمد لله وحده و سوال کردند که خلاف مولوی مناسب کیست فرمود که چلپی حسام الدین تا سه بار این سوال و جواب مکرر شد چهارم گفتند که نسبت سلطان ولد چه میفرمایند فرمود که وی پهلوان ست حاجت بوصیت نیست چلپی حسام الدین پرسید که نماز شما که گذارد فرمود که شیخ صدرالدین و فرمود که یاران ما را این سوی کشند و مولانا شمس الدین آنجانب میخواند یا قومنا یا قومنا اجیبوا داعی الله ناچار رفتنیست توفی قدس سره وقت غروب الشمس خامس جمادی الاخری سنه اثنین وسبعین وستمایه از شیخ موید الدین سوال کردند که خدمت شیخ صدرالدین درشان خدمت مولوی چه میگفت گفت روزے با خواص یاران مثل شمس الدین ایکی و فخرالدین عراقی و شرف الدین موصلی و شیخ سعید فرغانی و غیرهم نشسته بودند سخن از سیرت و سیرت مولانا بیرون آمد خدمت او فرمودند اگر بایزید و جنید درین عهد بودندے غاشیه این مرد مردانه برگرفتندی و منت برجان خود نهادندی خوان سالار فقر محمدی اوست ما بالطفیل وی ذوق می کنیم همه اصحاب انصاف دادند و آفرین کردند بعد ازان شیخ موید الدین گفت ما نیز از جمله نیازمندان آن سلطانیم و این بیت را بخواند ؎ لوکان فینا للالوهیة صورة ؛ هی انت لا اکفی ولا اترو مولانا شمس الدین محمد قدس سره خدمت مولوی در القاب وی چنین نوشته است المولی الاعز الداعی الی الخیر خلاصة الارواح سر المشکات والزجاجة والمصباح شمس الحق والدین نور الله فی الاولین والآخرین وے گفته است که هنوز در مکتب بودم و مراهق نشده بودم اگر چهل روز برمن گذشتے از عشق سیرت محمدی مرا آرزوے طعام نبودی و اگر سخن طعام گفتندے بدست و سر منع کردمی وی مرید شیخ ابوبکر سله باف تبریزی بوده است و بعضی گفته اند مرید شیخ رکن الدین سنجاسی بوده است که شیخ اوحدالدین کرمانی نیز مرید ویست و بعضے میگویند که مرید بابا کمال بوده است و شاید که بصحبت همه رسیده باشد و از همه تربیت یافته بود و در آخر سال پیوسته سفر کردی و نمد پوشیدی و بهر جا که رفتی در کاروانسرای فرود آمدے گویند چون بخطه بغداد رسید اوحدالدین کرمانی را دریافت پرسید که درچه کاری گفت ماه را در طشت آب می بینم مولانا شمس الدین فرمود اگر بر قفا دمل نداری چرا بر آسمانش نمی بینی و گویند که درانوقت مولانا شمس الدین در صحبت بابا کمال مے بوده شیخ فخرالدین عراقی نیز بموجب فرموده شیخ بهاؤالدین زکریا آنجا بوده است و هر فتوحی و کشفے که شیخ فخرالدین عراقی را روی مینمود آن روز در لباس نظم و نثر آورده اظها

مکن از منع کام شان پرزهر گفت احسنت خوب گفتی خوب کردریا قبول این پیوند	گر نمیایدت گران کن مهر کم فتد نکته اینچنین مرغوب لیک او گوهریست بی مانند باشد او گوهر جهان افروز	نرخ کالا ز حد چه درگذرد آنکه آید برون و با ایشان مهر او هم بقدر او باید کیست قایم به قیمتش امروز	رغبت از جان مشتری نبرد گفت کای زهره وفاکیشان تا مهر او بدان فرود آید

قبول کردن معتمر آنچه پدر ریا خواسته و عقد بستن ایشان را با یک دیگر

معتمر گفت آن منم اینک بعد ازان نیز ده هزار درم نافها مشک و طبلها عنبر هرچه بستند حاضر آوردند	هرچه خواهی ضمان منم اینک سیم خالص از آن نه بیش و نه کم عقدهاے مرصع از گوهر مجلس عقد منعقد کردند	خواست چندان زر تمام عیار جا کی صد زر پرده هاے یمن معتمر گفت تا سه چار نفر عقد بستند آن دو مفتون را	که مثاقیل آن رسد بهزار صد دگر از الغ فزون بشمن [illegible] شاد کرد آن دو دختر دلها را

میکرد و منظر بابا کمال نمیرسانید و شیخ شمس الدین ازان چیزی را هیچ اظهار نمیکرد روزی بابا کمال وی را گفت فرزند شمس الدین ازان اسرار و حقایق که فرزند فخرالدین عراقی ظاهر میکند بر تو هیچ لایح نمیشود گفت بیش ازان مشاهده می افتد باو هنطه آنکه وی بعضی مصطلحات ورزیده می تواند که آنها را در لباس نیکو جلوه دهد و مرا آن قوت نیست بابا کمال فرمود که حق سبحانه تعالی ترا مصاحبی روزی کند که معارف و حقایق اولین و آخرین را بنام تو اظهار کند و ینابیع حکم از اول دل برزبانش جاری شود و بلباس حرف و صوت در آید و طراز آن لباس نام تو باشد گویند که مولانا شمس الدین در تاریخ سنه اثنین واربعین وستمایه در اثنا مسافرت بقونیه رسید و در خان شکر ریزان فرود آمد و خدمت مولانا در آن زمان بتدریس علوم مشغول بود روزی با جماعتے فضلا از مدرسه بیرون آمد و از پیش خان شکر ریزان میگذشت خدمت مولانا شمس الدین پیش آمد و عنان مرکب مولانا بگرفت و گفت یا امام المسلمین بایزید بزرگتر است یا مصطفی صلی الله علیه وسلم مولانا گفت از هیبت آن سوال گوئیا که هفت آسمان یکدیگر جدا شدند و بر زمین ریخت و آتشی عظیم از باطن من بر دماغ من زد و ازان جا دیدم که دودے تا ساق عرش بر آمد بعد ازان جواب دادم که مصطفی صلی الله علیه وسلم بزرگترین عالمیانست چه جای بایزید ست گفت پس چه معنی دارد که مصطفی صلی الله علیه وسلم ما عرفناک حق معرفتک و بایزید میگوید سبحانی ما اعظم شانی و از سلطان السلاطین نیز گفته است گفتم بایزید را تشنگی از جرعه ساکن شد دم از سیرابی زد و کوزه ادراک او ازان پر شد و آن نور بقدر روزن خانه او بود اما مصطفی را صلی الله علیه وسلم استسقاے عظیم و تشنگی بسیار بود و سینه مبارکش بشرح الم نشرح لک ارض الله واسع گشته بود لاجرم دم از تشنگی زد و هر روز در استدعا زیادتی قربت بود و مولانا شمس الدین نعره بزد و بیفتاد و مولانا از استر فرود آمد و شاگردان را فرمود تا او را برگرفتند و بمدرسه بردند تا بخود باز آمد سر مبارکش بر زانو نهاده بود بعد ازان دست او گرفت روان شد و مدت سه ماه در خلوتے لیلاً و نهاراً بصوم وصال نشستند که اصلا بیرون نیامدند و کس را زهره آن نبود که در خلوت ایشان در آید روزے خدمت مولانا شمس الدین از مولانا شاهدے التماس کرد مولانا حرم خود را دست گرفته در میان آورد فرمود که او خواهر جانی من ست نازنین پسری می خواهم فی الحال فرزند خود سلطان ولد را پیش آورد فرمود که فرزند من است حالیا اگر قدری شراب دست میداد ذوقے می کردیم مولانا بیرون آمد و سبوئی از محله جهودان

دو اسیر کمند یک دیگر این شده آن را انیس و همدم و داغ تافته روے شغل از همه کار	چشم بد را سپند یکدیگر آن شده این را بخنده غنچه باغ شغل شان بوسه بوده کار کنار	رخ برخ شادمان شدند بهم تنگ با هم چو غنچه شب خفته تا بحیل ورز کار شان این بود	لب بلب کامران شدند بهم همچو گل صبحگاه بشگفته حاصل روزگار شان این بود

فرستادن پدر ریا را بعد از چهل روز بهمراه عجبینه بمدینه و پیش گرفتن حرامیان و هلاک شدن بدست ایشان

بعد چل روز کز نشاط و سرور لعبتی را سوی مدینه برند بهر سی شتر از نفایس اجناس هر دو با هم عجبینه و ریا	حاصل روزگار شان این بود و ز غریبی ره وطن سپرند جمله نادر بچشم جنس شناس شاد و خرم شدند ره پیما	داد اجازت پدر که ریا را بهر وی خوش عماری پرداخت با دو صد عز و حشمت و جاهش معتمر با جماعت انصار	ماه شهر و غزال صحرا را برگ گل را ز غنچه محمل ساخت کرد سوی مدینه همراهش نیز بهر کاحش شکر گذار

پر کرد و بیاورد مولانا شمس الدین فرمود که من قوت مطاوعت وسعت المشرب مولانا را امتحان میکردم از هرچه
گویند زیادست فرموده است از این مشایخ میپرسم که لی مع الله وقت مستمر باشد فرمود که لی وقت مستمر نباشد
و فرمود که شخصی درویشی را از امت محمد صلی الله علیه وسلم دعا کرد و گفت ترا خدا تعالی جمعیت دهاد درویش
گفت هی هی مرا دعا کن که یارب این جمعیت ازو بردار خدایا تفرقه اش ده که من عاجز شده ام در جمعیت و
فرمودست که یکی گفت در سقایه نام حق نباید گفت و قرآن نشاید خواند مگر آهسته گفتم آنرا چه کنم که او را از خود
جدا نمیتوانم کرد از اسپ فرودنمی آید بیچاره چه کند و بعضی گفته اند که چون خدمت مولانا شمس الدین
بقونیه رسید و به مجلس مولانا درآمد خدمت مولانا در کنار حوضی نشسته بود و کتابی چند پیش خود نهاده پرسید
که این چه کتابهاست مولانا گفت این را قال وقیل میگویند ترا با این چه کار خدمت مولانا شمس الدین دست
فراز کرد و همه کتابها را در آب انداخت خدمت مولانا بتاسف تمام گفت هی درویش چه کردی بعضی از آنها فوائد
والد من بود که دیگر بمن یافت نیست مولانا شمس الدین دست در آب کرد و یگان یگان کتابها را بیرون آورد و
آب در هیچیک اثر نکرده بود خدمت مولانا گفت اینچه سراست شیخ شمس الدین گفت این ذوق و حالست ترا از ینمعنی
چه خبر بعد ازان مولانا بایکدیگر بنای صحبت کردند چنانکه گذشت شبی خدمت شمس الدین با خدمت مولانا در خلوتی نشسته
بودند شخصی از بیرون شیخ را اشارت کرد تا بیرون آید فی الحال برخاست و با مولانا گفت بکشتنم میخوانند بعد از
توقف بسیار خدمت مولانا فرمود الا له الخلق والامر تبارک الله رب العالمین هفت کس دست یکی گرفته بودند و در
کمین ایستاده کارد بروی راندند شیخ شمس الدین نعره زد چنانکه آنجماعت مدهوش افتادند و یکی از آنها علاء الدین
محمد فرزند مولانا بود که بداغ انه لیس من اهلک اتسام داشت چون آن جماعت به هوش باز آمدند غیر از چند قطره خون هیچ
ندیدند از ان روز باز تا این روز نشانی ازان سلطان معنی پیدا نیست وکان ذلک فی شهور سنه خمس و اربعین و
ستمایة و آن ناکسان در اندک زمانی هریک ببلائی مبتلا گشتند و هلاک شدند و علاء الدین محمد را علتی عجب پیدا شد
و هم در ان ایام وفات یافتند و خدمت مولانا بجنازهٔ وی حاضر نشده و بعضی گفته اند که شیخ شمس الدین در جنب مولانا
بهاء الدین مدفونست بعضی گفتند که آن ناکسان بدن مبارکش را در چاهی انداخته بودند شبی سلطان ولد در خواب
دید که شیخ شمس الدین اشارت کرد که در فلان چاه خفته ام نیم شب یاران محرم خود را جمع کرد و در مدرسه مولانا پهلوی بانی

کە دو عاشق هم رسانیدند	دل و جان شان ز غم رهانیدند	همه غافل ازان که آخر کار	هرچه خواهد گرفت کار قرار
ماند چون با مدینه یک فرسنگ	جمعی از رهزنان بی فرهنگ	در میان تیغ و در بغل نیزه	در کمر کرده خنجر آویزه
همه خونین لباس و درد شعار	همه تیغ آزمای و نیزه گذار	چشم شان تنگ قحط سال جوع	صید شان ضبط شکار شان بجوع
عیش شیرین شان ز دوغ ترش	عارفان از فروغ دانش هش	همچو گرگان طعام ناخورده	بر بز و میش حمله آورده
غافل از گوشهٔ کمین کردند	رودان قوم پاک دین کردند	چون عبینه هجوم ایشان دید	غیرت عاشقی در و جنبید
شد چو حیران دران مصاف دلیر	گاه با نیزه گاه با شمشیر	چند سینه بسینه چاک افگند	چون سگان شان بخون و خاک افگند
اخراز زخم تیغ صاعقه بار	دادن قوم را چو دیو فرار	لیک نامقبلی زکین داری	ضربتی زد بسینه اش کاری
قفس آسا به تن فتادش چاک	مرغ او کرد بعالم پاک	دوستان او خروش و گریه چو میغ	که برفت از جهان عبینه دریغ
گوش ربا چو آن خروش شنید	موکنان بر سر عبینه دوید	دید نقش زمین نگاری را	غرق خون نازنین شکاری را

مدرسه امیر بدر الدین دفن کردند و الله تعالی اعلم شیخ صلاح فریدون بن القونیوی المعروف بزرکوب
رحمة الله تعالی او در بدایت حال مرید سید برهان الدین محقق ترمذی بود روزی خدمت مولانا از
حوالی زرکوبان میگذشت آواز ضرب ایشان دروی حالی ظاهر شد و بخرج درآمد و شیخ صلاح الدین بالهام
از دکان بیرون جست و سر در خدمت مولانا نهاد وی را بر کنار گرفت و نوازش بسیار کرد و از وقت نماز پیشین تا نماز
دیگر خدمت مولانا در سماع بود و این غزل فرموده است ؎ یکی گنجی پدید آمد درین دکان زرکوبی ✦ زهی
صورت زهی معنی زهی خوبی زهی خوبی ✦ شیخ صلاح الدین فرمود تا دکان را یغما کردند و از دو کون آزاد شد
و در صحبت مولانا درآمد و خدمت مولانا همان عشقبازی که با شیخ شمس الدین داشت باوی پیش گرفت و
مدت ده سال باوی موانست و مصاحبت داشت روزی از خدمت مولانا سوال کردند که عارف کیست گفت
آنکه از سر تو سخن گوید و تو خاموش باشی و آن چنان مرد صلاح الدین ست و چون سلطان ولد بدرجهٔ بلوغ رسید
خدمت مولانا دختر شیخ صلاح الدین را باوی خطبه کرد و چلپی عارف ازان دختر بود و خدمت شیخ صلاح الدین
در قونیه مدفونست در جوار مولانا بهاء الدین ولد قدس الله تعالی روحهما شیخ حسام الدین حسن بن محمد بن
الحسن بن اخی ترک رحمة الله چون حضرت مولانا بجوار رحمت حق پیوست عنایت خدمت مولانا و خلافت
وی بچلپی حسام الدین منتقل شد و عشقبازی باوی بنیاد نهاد و سبب نظم مثنوی آن بود که چون چلپی حسام
الدین میل اصحاب را به الهی نامهٔ حکیم سنائی و منطق الطیر شیخ فریدالدین عطار و مصیبت نامهٔ وی دریافت از
خدمت مولانا درخواست که اسرار غزلیات بسیار شد اگر چنانچه بطرز الهی نامهٔ سنائی و منطق الطیر کتابی منظوم
گردد تا دوستان را یادگاری بود عنایت باشد خدمت مولانا فی الحال از سر دستار کاغذی بدست چلپی
حسام الدین داد در آنجا هژده بیت از اول مثنوی نوشته از آنجا که ؎ بشنو از نی چون حکایت میکند ✦ تا
آنجا که ؎ پس سخن کوتاه باید والسلام ✦ بعد ازان خدمت مولانا فرمود پیش از آنکه از ضمیر شما این داعیه سر
برزند از عالم غیب در دلم این القا کرده بودند که نوع کتابی نظم کرده شود و با هتمام تمام در نظم مثنوی شروع نمود
گاه گاه چنان بودی که از اول شب تا مطلع فجر خدمت مولانا املا میکرد و چلپی حسام الدین مینوشت و مجموع
آن نوشته را بآواز بلند مولانا می خواند چون مجلد اول باتمام رسید حرم چلپی حسام الدین وفات یافت قران

گشته از چشمه ساز سینه تنگ	خلعت سروش ارغوانی رنگ	دست سیمین خضاب ازان خون کرد	چهره گلگون و جامه گلگون کرد
چهره بر خاک و خون همی مالید	وز دل دردناک می نالید	کای عبینه ترا چه حال افتاد	کافتاب ترا زوال افتاد
سرم از عمر بی بقائی تو من	کاشکی بودمی بجای تو من	عقل بر عشق من زند خنده	که بمیری تو زار و من زنده
این بگفت و ز جان بر آورد آه	رفت با آه جان او همراه	زندگی بی وی از وفا شمرد	روی بر روی او نهاد و بمرد
ترک هجران سرای فانی کرد	روی در وصل جاودانی کرد	دوستان از ره وفاداری	در گرفتند ناله و زاری
لیکن از نوحه در کشاکش درد	هرچه کردند هیچ سود نکرد	چون کند طوطی از قفس پرواز	بخروش و فغان نیاید باز
عاقبت لب ز نوحه بربستند	بهر تجهیز شان کمر بستند	دیده از غم پر آب سینه کباب	پاک شستند شان بمشک و گلاب
از حریر کتان کفن کردند	در یکی قبر شان وطن کردند	در ته خاک غرق خون تا به	تا قیامت شدند همخوابه

رسیدن معتمر بعد از چندگاه بسر قبر ایشان و بر آنجا درختی دیدن که واز خطهای زرد و سرخ نوشته

توقفی واقع شد بعد از دو سال باز بخدمت مولانا نیاز مندی تمام بتقدیم رسانید و بقیه مثنوی را استدعا نمود چنانچه در مفتتح مجلد ثانی بآن اشارت رفته است که ع مدتی این مثنوی تاخیر شد * مهلتی بایست تا خون شیر شد * بعد ازان تا آخر کتاب مولانا می فرمود و چلپی حسام الدین می نوشت روزی چلپی حسام الدین گفت وقتیکه اصحاب مثنوی مخدومی را مے خوانند و اهل حضور در نور آن مستغرق میشوند مے بینم که جماعتی غیبیان بکف دو رباشها شمشیرها گرفته حاضر می شوند و هرکه از سر اخلاص اصغا نمیکند بیخ ایمان او و شاخهاے دین او را می برند و کشان کشان بمستقر سقر مے برند خدمت مولانا فرمود چنانست که دیدی ع دشمن این حرف وا ایندم در نظر * شد ممثل سر نگون اندر سقر * ای حسام الدین تو دیدی حال او * حق نمودت پاسخ افعال او * سلطان ولد قدس الله سره وے سید برهان الدین محقق و شیخ شمس الدین تبریزی را خدمتهاے شایسته کرده بود و با شیخ صلاح الدین که پدر خاتون وے بود ارادتے تمام داشت و یازده سال چلپی حسام الدین را قایم مقام و خلیفه پدر خود میداشت و سالهائی بسیار کلام والد خود را بلسان فصیح و بیانے صریح تقریر میکرد وی را مثنوی است بر وزن حدیقه حکیم سنائی بسے از معارف و اسرار در انجا درج کرده است بارها خدمت مولانا وی را خطاب کردی که انت اشبه الناس بی خلقاً و خلقاً و عظیم دوستش داشتی گویند که بقلم سطبر بر دیوار مدرسه خود نوشته بود که بهاؤ الدین نیکبخت ست خوش زیست و خوش مے میرد والله اعلم و گویند که وی را روزے نوازش میفرمود و میگفت ای بهاؤ الدین سبب آمدن ما باین عالم ظهور تو بود و این همه سخنان قول منست و تو فعل منی روزے خدمت مولانا وی را گفت که بدمشق رو بطلب مولانا شمس الدین و چندین سیم و زر با خود ببرد در کفش آن ریز و کفش مبارکش را بطرف روم بگردان و چون بدمشق رسی در صالحیه خانی است مشهور یکسر آنجا رو که وی را آنجا یابی با فرنگی پسرے صاحب جمال شطرنج مے بازد هرگاه مولانا بازی مے برد فرنگی پسر از مولانا زر می ستاند و چون فرنگی پسر می برد مولانا از دست او سیلی میخورد زنهار که انکار نیاری که آن پسر ازین طایفه است اما خود را نمے داند میخواهد که وی را بوی آشنا گرداند چون سلطان ولد بجانب دمشق رفت مولانا شمس الدین را همانجا یافت که نشان داده بود که با آن پسر شطرنج مے باخت با جماعت همراهان پیش وی سر نهادند و رقتها کردند فرنگی پسر چون آن را بدید بزرگی مولانا شمس الدین دانست و از بی ادبیها که

بعد شش سال معتمر یا هفت	بسپهر وضیع نبی مے رفت	راه عمدا ابران دیار افگند	بر سپهر قبرشان گذار افگند
دیده برخاک هر دو اندوه مند	سر کشیده یکی درخت بلند	چون بعبرت نگاه کرد دران	زیارخشطهای سرخ و زرد بران
بود روزی ز روی شان اثری	سرخی انچشم خون فشان اثری	با کسی گفت زان زمین بشگفت	چه غرض نیست این بحیرت گفت
که درختیست این سرشته عشق	رسته از تربت دو کشته عشق	بلکه بر خاک این دو تن رقمیست	بروی از شرح حال شان رقمیست
زاهل دل هر که آن رقم خواند	حال آن کشتگان غم داند	جان شان غرق فیض رحمت باد	کس چه ایشان از جهان مردا

قصهٔ تحفه مغنیه

تاجری میگذشت در بغداد	رهگذارش بخان برده فتاد	زان طرف بانگی آمدش در گوش	که همی گفت برده فروش
کو حریف مقامر و چالاک	کانچه دارد بکف ببازد پاک	کیسه از سیم و زر بپردازد	خانه و خانگی براندازد
بخرد شاهدی چو ماه تمام	تحفه از بهشت تحفه بنام	روی او عکسی از چراغ حرم	قد او گلبنی ز باغ ارم

کرده بود خجل شد و سر برهنه کرد و ایمان آورد و بانصاف بایستاد و خواست که هر چه دارد به یغما دهد مولانا شمس الدین نگذاشت فرمود که بفرنگستان بازگرد و عزیزان آن دیار را مشرف گردان و قطب آنجماعت باش بعد ازان سلطان ولد زر و سیمی که آورده بود در کفش مولانا ریخت و کفش وی را بطرف روم گردانید و از زبان خدمت مولانا و سائر مخلصان روم استدعاے وی کرد وی قبول کرد اسپی که داشت پیش کشید مولانا شمس الدین سوار شد و سلطان ولد پیاده در رکاب وی روان شد مولانا شمس الدین فرمود که بهاؤ الدین سوار شو سلطان ولد سر نهاد و گفت شاه سوار و بنده هم سوار این هرگز روا نباشد از دمشق تا قونیه در رکاب وی پیاده رفت چون بقونیه رسید مولانا شمس الدین خدمتهای سلطان ولد را پیش مولانا تقریر میکرد و میگفت وی را چنین گفتم و وے جوابم چنین داد و بشاشت بسیار می نمود پس گفت مرا از موهبت حقتعالے دو چیز ست سر و سر را در راه مولانا باخلاص فدا کردم و سر را به بهاؤ الدین ولد بخشیدم اگر بهاؤ الدین را عمر نوح بودی و همه را درین راه صرف کردی آتش میسر نشدی که درین سفر از من بوے رسید امید ست که از شما نیز نصیبها یابد چون خدمت مولانا بجوار رحمت حق پیوستند بعد آن روز هفتم چلپی حسام الدین برخاست و با جمیع اصحاب پیش سلطان ولد آمد و گفت میخواهم که بعد الیوم بجای پدر نشینی و مریدان و مخلصان را بحق ارشاد کنی و شیخ راستی ما باشی و من در رکاب تو غاشیه بر دوش نهاده بندگی کنم و این بیت بخواندم ع برخانهٔ دل ای جان آن کیست ایستاده * بر تخت شه که باشد جز شاه و شاهزاده * سلطان ولد سر نهاد و بسیار گریست فرمود که الصوفی اولی بخرقته همچنانکه در زمان والدم خلیفه و بزرگوار ما بودی همچنین درین زمان خلیفه و بزرگوار مائی وی گفته که روزے والدم گفت بهاؤ الدین اگر خواهی که دائما در بهشت برین باشی با همه کس دوست شو کین کسی را در دل مگیر و این رباعی را خواند ع بینی طلبی ز هیچکس پیش مباش * چون مرهم و موم باش و چون نیش مباش * خواهی که ز هیچکس گزندے نرسد * بدگو و بد آموز و بد اندیش مباش * تمامی انبیا علیهم السلام این کرده اند و این سیرت را بصورت آورده اند لاجرم کافهٔ انام و عالمیان مغلوب خلق ایشان گشته اند و مجذوب لطف ایشان شده چون یاد دوستان میکنی بوستان دولت از خوشی میشگفد و از گل ریحان پر میشود و چون ذکر دشمنان میکنی باغ درونت از خار و مار پر می شود و پژمرده خاطر مے گردی گویند که در شب وفات خود این بیت می خواند ع امشب شب آنست که بینم شادی * دریابم از خودی خود آزادی * توفی قدس سره

زلف او دام راه ره طلبان	لعل او کام جان خشک لبان	چشم او چشمه خیز فتنه و ناز	خال او تخم شوق اهل نیاز
چون خرامد بر و بلطف خرام	از مقیمان ستر غیب آرام	چون نشیند ز پا بحسن و قار	باز دارد سپهر راه مدار
که برارد بمطرب آواز	جان رفته بمرده آرد باز	طائر روح را بنغمهٔ چنگ	بر باض بقا دهد آهنگ
تا جرا وصاف آن پری چو شنید	در دلش آرزوی او جنبید	جلوهٔ آن مهش ز روزن گوش	عارف عقل گشت و آفت هوش
ای بسا کس که روی دوست ندید	وز خبر گوشمال عشق کشید	آن خبرها که از خدای جهان	داد پیغمبر آشکار و نهان
که کریمست و خالق و رازق	بهر آن بود تا شوی عاشق	همچنین از نبی و آل کرام	یا از اصحاب و اولیای عظام
این صفتها و حالهای ظریف	که درانها کتب شده تصنیف	همه از بهر عشقبازی تست	که شوی در طریق عشق درست
لیک چندان حجاب تو بر تو	بر تو بینم تنیده از هر سو	که نه آید ز چشم تو نظری	نه ز گوشت شنیدن خبری

خریدن تاجر تحفه را و بخانه بردن و جذبه رسیدن وی را

لیلة السة العاشر من شهر رجب سنه اثنی عشر وسبعمائة **شیخ شهاب الدین سهروردی قدس الله تعالی سره** امام یافعی در القاب وی چنین نوشته است استاد زمانه فرید اوانه مطلع الانوار ومنبع الاسرار ودلیل الطریقة وترجمان الحقیقة استاد الشیوخ الاکابر الجامع بین علمی الباطن والظاهر وقدوة العارفین وعمدة السالکین العالم ربانی شهاب الدین ابوحفص عمر بن محمد البکری السهروردی قدس الله تعالی سره از اولاد ابوبکر صدیق ست رضی الله عنه و انتساب وی در تصوف بعم وی شیخ ابوالنجیب سهروردیست و بصحبت شیخ عبدالقادر گیلانی رسیده است و غیر ایشان از مشایخ بسیاری را دریافته است وگفته اند که مدتی با بعضی از ابدال در جزیرهٔ عبادان بوده و حضرت خضر را علیه الصلوة والسلام دریافته شیخ عبدالقادر ویرا گفته است انت آخر المشهورین بالعراق ویرا تصانیف ست چون عوارف ورشف النصائح واعلام التقی وغیرها عوارف را در مکهٔ مبارک تصنیف کرده است هرگاه که بروی امری مشکل شدی بخدای تعالی بازگشتی وطواف خانه کردی وطلب توفیق کردی در دفع اشکال ودانستن آنچه حق ست در وقت خود شیخ الشیوخ بغداد بود وارباب طریقت از بلاد دور و نزدیک استفتای مسائل از وی کردی کتب الیه بعضهم یا سیدی ان ترکت العمل اخلدت الی البطالة وان عملت فدخلنی العجب فکتب فی جوابه اعمل واستغفر الله من العجب در رسالهٔ اقبالیه مذکورست که شیخ رکن الدین علاءالدوله گفته است که شیخ سعدالدین حموی رسیدند که شیخ محی الدین عربی را چون یافتی گفت بحر مواج لانهایة له گفتند شیخ شهاب الدین را چگونه یافتی گفت نور متابعت النبی صلی الله علیه وسلم فی جبین السهروردی شیء آخر ولادت وی در رجب سنه تسع وثلثین وخمسمائة بوده است و وفات وی از سنه اثنین وثلثین وستمائة **شیخ نجیب الدین علی بن برغش الشیرازی قدس سره** وی عالم بوده است و عارف و سرچشمهٔ علوم ومعارف ابنای پدر وی از اغنیای تجار وکبار بوده از شام بشیراز آمده بود و آنجا متاهل و متوطن شده شبی در خواب دید که امیرالمؤمنین علی رضی الله عنه پیش وی طعامی آورد و با وی میخورد وی را بشارت داد که حق سبحانه وتعالی ترا فرزند نجیب صالح خواهد داد چون آن فرزند بزاد ویرا علی نام نهاد همنام حضرت امیر ولقب نجیب الدین کرد وی از بدایت حال محبت فقرا می ورزید و با ایشان می نشست هرچند پدر ویرا لباسهای فاخره میساخت وطعامهای لذیذ می داد بآن التفات نمیکرد ومی گفت من جامهٔ زنان نمیپوشم وطعام نازکان نمیخورم و جامهای خشن میپوشید وطعامهای پرتکلف نمی خورد تا آن زمان که بزرگ شد وداعیهٔ طلب در وی قوت یافت

تاجر القصه شد ز عزایم خوان
دیده های عجب ربانیده
تاجر از جمله پای پیش نهاد
فتنهٔ عالمی خرید و ببرد
لیک میدید ازو ربودگئی
گفت کای غمگسار غمخواران
دستگیر فتادگان از پای
عشق تو شعله زد ز خرمن من
بجمال وکمال تو سوگند

بهر تسخیر آن پری سوخوان
برتر از مدحت ستانیده
کرد بر هرچه هرکه گفت مزید
خانه ویران گری بخانه سپرد
واندران مردمش فزودگئی
مرهم سینهٔ دل افگاران
ره بجا آر رفتگان از جای
کش از دست خلق دامن من
که مرا تا غمت بدام افگند

دیده چون از رخش منور یافت
صد خریدار پیش استاد
تا در آورد عاقبت بشمار
روزگاری حریف او میبود
تا یکی روز برگرفت آهنگ
همدم نالهٔ سحرخیزان
جاسے در پردهٔ دلم کردی
نیست جز بندگیت بندگیم
غم دیگر نیافت ره به دلم

دیده راز شنیده بهتر یافت
بیع او را مزاد افتاده
از درم ور بهاش بیست هزار
بغنا و نوا و رود و سرود
بنوای لب و نوازش چنگ
راز دار ز دیدهٔ خونریزان
پردهٔ خلق منزلم کردی
بند هر کس مکن بسند گیم
تخم دیگر زرست ز آب و گلم

و در خانه تنها بسر می برد یک شب در خواب دید که از روضهٔ شیخ کبیر پیری بیرون آمد و در عقب وی شش پیر دیگر یک راه میرفتند راست یکی در عقب دیگری آن پیر اول در روی وی تبسم کرد و دست وی بگرفت و بدست پیر آخرین داد وگفت این ودیعتی ست از خدای تعالی نزدیک تو چون بیدار شد خواب را با پدر گفت پدرش گفت این خواب را تعبیر نمیتواند کرد مگر شیخ ابراهیم مجذوب وی در آن زمان از مجانین عقلا بود کسی پیش وی فرستاد که تعبیر خواب سوال کند چون شیخ ابراهیم آنرا شنید گفت این نیست مگر خواب علی برغش را پیر اول شیخ کبیر است و پیران دیگر آنکه این طریقه از وی گرفته اند ومیباید که آن پیر آخرین زنده باشد که حوالت تربیت وی با وی کرده است میباید که آن شیخ را طلب کند تا بمقصود برسد از پدر اجازت خواست و بجانب حجاز روان شد چون بخدمت شیخ شهاب الدین سهروردی رسید ویرا بشناخت که همان کس است که در خواب پیر آخرین دیده بود و شیخ نیز بر احوال او اطلاع داشت و مضمون خواب با وی گفت و پیش شیخ ملازم شد سالها و بر دو خرقه پوشید و مصنفات شیخ و غیره آنرا از شیخ شنید و باذن شیخ بشیراز مراجعت کرد و متاهل شد و خانقاهی بنا کرد و بارشاد طالبان مشغول گشت و حالات و کرامات وی میان خلق اشتهار یافت و ویرا سخنان لطیف در رسالهای شریف ست ازان بوی انفاس حضرت شیخ شهاب الدین می آید روزی ویرا گفتند که سر توحید را بمثالی روشن کن گفت ببیند در آئینه یکی از فضلا حاضر بود این معنی بنظم آورد وگفت ع شیخ کامل نجیب الدین پیر کهن ۞ آن آخر حرف نو آورد بنهم ای سخن ۞ گفتا که ز وحدت ار تماشا خواهی بسیلی دو دو آئینه تصور میکن ارزی که فرمود پیوسته وصف خال معشوق میکنم و این عجب که او را خال نیست پس فرمود که میخواهم که کسی این معنی را بنظم آرد همان فاضل حاضر بود وگفت ع ای آنکه ترا بجز تماشا نیست ۞ چون حال من از خال رخت خالی نیست ۞ وصافی من جمله ز خال رخ تست ۞ زین طرفه که بر رخ تو هم خالی نیست ۞ توفی فی شعبان سنه ثمان وسبعین وستمائة **ظهیرالدین عبدالرحمن علی بن شیخ نجیب الدین برغش** رحمة الله تعالی وی خلف الصدق و خلیفه بحق بوده پدر وی چون مادر وی بوی حامله شد شیخ شهاب الدین برای وی پاره از خرقهٔ مبارک خود فرستاد چون متولد شد آنرا در وی پوشانیدند اول خرقه که در دنیا پوشیدی بود و چون بزرگ شد بخدمت پدر مشغول شد و تربیت یافت و در ایام حیات پدر پنج رفت شب عرفه در خواب دید که بر روضهٔ شریفهٔ رسول صلی الله علیه وسلم آمد و سلام گفت از حجرهٔ شریفه آواز آمد که وعلیک السلام

آنچنان شد ز تو هم رگ و پی
در کف این و آن خلاصم کن
گشت از چنگ خود کناره گزین
تاجر و هرکه بود با تاجر
عشقبازی چو خود رسیده است
هیچ روشن نشد که آن همه کیست
نه بشب خواب و نی بروز قرار
دو سه بار آزمونش کرد
دل بناکام بر جفاش نهاد

که شود پیر سبو و خم از می
بکرمهای خویش خلاصم کن
برگرفت از کنار و زد بزمین
اندران بزم دلگشا حاضر
زخم بر جان آگهش زده است
وانکه بر روی زد از بتان کیست
نه ز لب خنده بر زبان گفتار
عاقبت جرم بر جنونش کرد
بند آهن بدست و پاش نهاد

تو بکس یکسان و من بیکس
این بگفت و فتاد در گریه
آنچه بود او چو آرزو پیوست
همه گفتند کش ز زیبائی
لیک هرچند گفت و گو کردند
قرب یکسال آنچنان می بود
از طعام و شراب بسته دهان
بردش از قصر چون نگارستان
او هم آنجا ز دیده خون میراند

بیکسی را الغور کار برس
خون ز مژگان کشاد در گریه
در کنارش چو آرزو بشکست
در سر افتاده است سودائی
از پی راست جستجو کردند
هیچ دم گریه و فغان می بود
تاجر از حال وی رسید بجان
همچو دیوانگان بمارستان
شعر یا حسب حال خود میخواند

یا ابا النجاشی پدر روے بران حال مطلع شد واہل خود را ازان حال خبردار کرد و بشارت داد کہ مراد حاصل شد و بعد ازان درس گفت و حدیث روایت کرد و تصنیف کرد و از تصانیف وی یکی آنست کہ عوارف را ترجمہ کردہ است و در آنجا تحقیقات صادر از کشف و الہام بسیار است و بمقامات بلند رسید و بکرامات ارجمند مشہور شد و این دو بیت از اشعار شیخ شہاب الدین سہروردی بسیار میخواندست وقد کنت الارضی من الوصل للرضا واخذ ما فوق العرش متبر فلما تفرقنا وشط بالت فبغت الطیف منک بالی سلما توفی رمضان سنہ ستہ عشر و سبعمایہ رحمۃ اللہ تعالے **شیخ محمد یمنی** قدس سرہ شیخ نجیب الدین برغش قدس سرہ فرمود روزی با جمعے از اصحاب در خدمت شیخ بہاؤ الدین قدس سرہ بودم شیخ فرمود کہ یکی از اصحاب از خانقاہ بیرون رود و مردی غریب کہ آنجا باید درون آرد کہ بوی آشنائی بمشام من میرسید یکے از اصحاب بیرون رفت کسی را نیافت باز آمد کہ کسے نیافتم شیخ بہیبت بفرمود کہ دیگر بار برو کہ بیابی رفت سیاحی دید اثر غربت و سفر بروی ظاہر بود وی را درون آورد و قصد آن کرد کہ در صف نعال بنشیند شیخ گفت ای شیخ محمد نزدیک آی کہ از تو بوے آشنائی می آید بگذشت و پہلوی شیخ بنشست شیخ و وی با یکدیگر در سر سخن گفتند پس سیاح بوسہ بران شیخ داد شیخ فرمود تا سفرہ حاضر کردند و چیزے خوردند من روزہ دار بودم شیخ فرمود کہ ہر کہ روزہ دار است بحال خود باشد دران سفرہ اناری بود شیخ انار میخورد و دانہ از دہن بیرون می آورد و پیش خود می نہاد در خاطر من گذشت کہ دانہا را برگیرم کہ برکت آب دہن شیخ بآن رسیدہ است و بآن افطار کنم چون این بر خاطرم گذشت آن سیاح دست فراز کرد و آنرا برگرفت و بخورد و بمن نگریست و تبسم کرد من دانستم کہ خاطر مرا دانست چون سفرہ برداشتند شیخ گفت شیخ محمد حافظ قرآنست ولی چند وقت ست کہ تنہا خواندہ است کسی میخواہد کہ ہر روز جزئی بروی خواند ہر کہ از اصحاب شیخ قرآن حفظ داشت چون عنایت شیخ را با وی دانستند استدعای آن کردند مرا نیز در خاطر گذشت اما بزبان نیاوردم و حوالہ باختیار شیخ کردم وی را حوالہ بمن کردہ گفت شیخ محمد ہر روز بپیش علی شیرازی میرود و جزوی بروے میخواند چون شب درآمد شیخ علیے کہ خادم شیخ بود بیامد و اناری بیاورد و بعضے ازان خوردہ بمن داد و گفت شیخ ازان بعضے خوردہ است و باقی را فرستادہ تا بدان افطار کنی و گفت بوی کہ این عوض آن نقل انارست کہ شیخ محمد بخورد پس من بدان افطار کردم چون نماز صبح بگذاردیم و من بخانہ خود رفتم آن سیاح درآمد و سلام کرد و من جواب گفتم بنشست و ہیچ نگفت و من نیز ہیچ نگفتم کہ وسے ہیبتے داشت یک جزو را از اول قرآن بخواند و روان برخاست بخانہ خود رفت و روز دوم نیز ہمچنین کرد و روز

اشک ریزان ترانہ می گفت
غزل عاشقانہ می گفت

رسیدن شیخ بزرگوار سری سقطی قدس سرہ بسر وقت تحفہ و آگاہی یافتن از حال وی

همدران وقتها سری سقطی — ان سریع طریق حق بدلی
یکشبی وقت خویش باز نیافت — لذت سجدهٔ نیاز نیافت
فیضش آمد پدیدش اندر دل — بروی بادراک سر آن مشکل
با مدادان قدم بسیر نہاد — روی در بقعهای خیر نہاد
بمزارات اہل دل بگذشت — عقدهٔ فیض او کشادہ نگشت
گفت ازین درد دل چہ بیارم — سوی بیمارخانہ رو آرم
محبت اہل ابتلا بینم — بو کہ این درد را دوا بینم
چون بہ بیمارخانہ پای نہاد — کردہ از کار رستہ اش بکشاد
نظری ہر طرف ہمے افگند — دید زیبا کنیزکے دربند
کہ سرشکے چو ژالہ میبارد — برگل زرد لالہ مے کارد
دست بر دل ترانہ میگوید — غزل عاشقانہ مے گوید
شیخ پاکیزہ سر چو دید آنحال — از مقیمان بقعہ کرد سوال
کاین پریرو چہ است در زنجیر — برگرفتہ چنین فغان و نفیر
جملہ گفتند کز فلان خانہ — تحفہ است اینکہ گشتہ دیوانہ

سوم چون وظیفہ خود بخواند و بایستاد و گفت میان و تو حق استادی و شاگردی شد من از یمنم و شیراز را ندیدہ ام مرا وصف مشائخ شیراز بگوی آغاز کردم و نام ہر کس از مشائخ کہ دران عصر در شیراز مے بود می گفتم چون نام ہمہ گفتم گفت نام زہاد و گوشہ نشینان نیز بگوی نام ایشان نیز میگفتم چون تمام شد وی از ہوش برفت چنانکہ من ترسیدم کہ مگر بمیرد کہ منقطع شدہ بود زمانی دراز دران بود و بعد ازان بہوش آمد و گفت رفتم و ہمہ را دیدم اکنون تو نام ایشان یک یک باز گوی تا وصف ایشان بگویم من نام یک یک می گفتم و وی ہمچنان وصف ایشان میکرد کہ سلوک ایشان چگونہ است و حال ایشان و لباس ایشان چگونہ است کہ گوئی در برابر وے نشستہ بودند و وی ایشان را می دید من تعجب میکردم پس در آخر گفت یکی از اینہا کہ یاد کردیم در را حسین بن فلان گویند از مرتبہ ولایت افتاد و نام او از جریدہ اولیا محو کردند گفتم سبب چہ بود گفت پادشاہ شیراز اتابک ابوبکر را بوی الفتی پدید آمد و بپیش وے رفت و وی را مال و نعمت داد و سبب آن از نظر حق بیفتاد پس من سخن را یاد داشتم چون بشیراز آمدم ہمچنان بود کہ وی گفتہ بود و پس گفت دیگرے ازین زہاد کہ یاد کردی یکے آنرا نشانہ دادہ است و با تست ظاہر کن تا ببینم ہر چند اندیشہ کردم بخاطر من نیامد نظر بر کفش من کرد و گفت آن چیست مرا یاد آمد کہ زاہدی بود در شیراز کہ کفش دوختی چون بسفر بیرون مے آمدیم مرا دو کفش بتبرک میداد و میگفت تا نشانہ باشد کہ مرا بدعا یاد داری چہ را اجتہاد در وجہا کہ از صحبت وی بمن رسید آنگاہ از خدمت شیخ خرقہ پوشید و شیخ او را اجازت لباس خرقہ داد و بولایت خود بازگشت و در آنجا مشہور شد و خلق بسیار مرید وی شدند **شیخ ابراہیم مجذوب** رحمہ اللہ تعالے وی ہمانست کہ ذکر وی در بیان احوال شیخ نجیب الدین گفتہ است کہ دیوانہ عجب بود خلق مے گفتند کہ وقت باشد کہ چند روز ہیچ نخورد و وقتی باشد کہ بیک دفعہ صد من بخورد و وی را احوال و کرامات عجب میگفتند مرا اندر وی صحبت ادی بود وی را مے گفتم بیا تا یک روز ہم صحبت باشیم اجابت نمیکرد آخر یکبار روزی او را در بازار دیدم و میان زمستان بود گفت این ساعت وقت آنست کہ ہم صحبت باشیم لیکن بشرط آنکہ امشب در مسجد بازار باشیم قبول کرد با وی در مسجد رفتم گفتم طعامے بیاورم گفت من سیرم پس برف و باران آمدن گرفت و نان دو انہار را ان شب چون نماز شام و عشا بگذاردیم و خلق از مسجد بیرون رفتند و من با وی تنہا بماندم گفت من گرسنہ ام چیزے بیار تا بخورم شب تاریک بود و برف و باران عظیم مے آمد چند دینار زر داشتم وی را دادم و گفتم معذور دار کہ عذری واضح است این زر را فردا قوت خود ساز زر را بستد و ساعتے صبر کرد باز گفت من گرسنہ ام برخیز و چیزے بیار تا بخورم خانہ من ازان مسجد دور بود اما نزدیک آن مسجد مرا خویشی بود منعم بخانہ او رفتم و چون

بند کردندش از پی اصلاح — باشد اندر مزاج او بصلاح
تحفہ آن گفتگوی را چو شنید — از جگر آہ دردناک کشید
اشک خونین ز دیدہ افشانان — بانگ بر داشت کای مسلمانان
سر مجنون کہ نیک ہشیارم — آمد از طعنۂ جنون عارم
مست آنم کہ بادہ مست ازوست — نعرۂ رند می پرست ازوست
شور عشقش زدہ است بر سر راہ — از ہمہ غافلم وز و آگاہ
غافلم پیش یار فرزانہ — پیش ارباب جہل دیوانہ
عقل و فہم شما زبون منست — کمترین بندۂ جنون منست
ماندہ در قید ازین جنون باشم — بہ کہ دانا و ذو فنون باشم
شیخ چون گفتگوی تحفہ شنید — خاطرش رخت سوے تحفہ کشید
سوخت از گفتہ دلاویزش — کرد از اشک گہر ریزش
تحفہ چون زاتش نہانی او — دیدہ اندیدہ اشک رانی او
گفت این گریہ ایست بر صفتش — وای تو چون رسی بمعرفتش
بشناسی چنانکہ ہست او را — جلوہ گر از بلند و پست او را
بعد ازان ساعتی ز خویش برفت — بردہ ہستیش ز پیش برفت
چون ازان بیہشی بہوش آمد — باز در نعرہ و خروش آمد
شیخ گفت ای کنیز پاک سیر — چیست گفت ای دگر نگوی خبر
شیخ گفت ای بدولت ارزانی — لقب و نام من چہ میدانی

شنیده بودم که وی چیزی بسیار می‌خورد گفتم مرا جماعتی مهمانان رسیده است واین بآن معنی گفتم که هر یک تن در حقیقت جماعتیست لیس لطائف که در وی است از نفس و قلب و روح و غیرها ایشان گفتند دیگر گاه هست و طعام پخته نمانده است خدمتکاران داشتند هر یک را طبقی بر سر نهادند بعضی بران برنج خام و بعضی باقلای خام و بعضی نخود و گندم و کیهن و بزو یکعدد قدید بامن بمسجد آوردند گفتند خود ببر پدین آنها را پیش وی نهادم و با خود تخمین کردم که آن همه بنجاه من بود گفتم صبر کن تا اینجا اینها را بپزم گفت همچنین بخورم همه را همچنان خام بخورد و ساعتی صبر کرد آواز سائلی از رهگذر برآمد که وی روزها میگرد از مسجد بیرون دوید هر چه جمع کرده بود از وی بستد مقدار ده من نان پاره با او بود پاره ها را بمسجد درون آورد و همه را بخورد و چون نیم شب گذشت مرا گفت برخیز در گوشه رو و بخسپ که بسیار زحمت از من کشیدی اما اگر حرکتی کنی یا بجنبی ترا هلاک کنم من بگوشه مسجد رفتم بخسپیدم و زهره آن نداشتم که حرکتی کنم چنانکه اگر عضوی از من خارش میکرد زهرهٔ خاریدن نداشتم و دران مسجد سنگی بزرگ نهاده بود و هر ساعتی برخاستی و آن سنگ را برگرفتی و ببالین من آوردی و بخود گفتی که این سنگ را بوی کوبم و وی را هلاک کنم پس هم خود گفتی که روا نباشد که پدرش مردی بزرگ و پیرست فردا جزع کند آن سنگ باز بجای خود نهادی چند نوبت چنین کرد و مرا از ترس خواب نمی آمد اما خود را چنان فرا می نمودم که در خوابم پس مرا گفت میدانم که در خواب نه تو از حمت بسیار دادهم اکنون ترا بخدای بخشیدم بر بام مسجد میروم تا تو ایمن گردی و خواب کنی پس بر بام رفت و بر سر نردبان مسجد خانه بود و کتاب بسیار در آنجا که امام مسجد نهاده بود بآن خانه در رفت من از ترس برفتم و در خانه از بیرون ببستم و بخفتم او از چیزی خوردن وی ازان خانه می آمد من در تعجب بودم که وی چه میخورد که میدانستم که دران خانه هیچ خوردنی نیست چون بامداد بیرون آمد و برفت دران خانه رفتم دیدم که همه جلدهای کتاب ها خورده بود شیخ جمال الدین نور رحمة الله تعالی شیخ نجیب الدین علی گفته است که وقتی مرا کسی گفت که فقیری غریب بدین شهر آمده است نام وی جمال الدین و جذبه قوی دارد و در مسجد جامع می باشد بمسجد جامع رفتم دیدم که جذبه عظیم دارد و استغراق تمام و دو چشمش از اثر چون دو کاسه پر خون پیش وی رفتم و سلام کردم جواب داد پس گفت مرا با سفید و سیاه کنندگان کاری نیست یعنی مرا با فقهاء دانشمندان و نویسندگان کاری نیست کسی حاضر بود و گفت این شیخ از صوفیان است پیش او بنشستم و از احوال او سؤال کردم گفت من مردی ام لوردامی و چیزی نمیدانم مرا باستو

گفت تا دوست را شناخته ام … با غمش نرد عشق باخته ام … بر دل من ز رازهای جهان … هیچ رازی نمانده است نهان
شیخ گفت ای ز عشق زنب تا … کیست معشوق تو بگوی جواب … گفت معشوقم آنکه جانم داد … در ستایشگری زبانم داد
بشناسای خودم بنواخت … ساخت روشن دلم بنور شناخت … از رگ جان بمن بود اقرب … نیست دور از برم نه روز و شب
بعد ازان قهقهه زد که مگر … مرغ جانش بلا کان زد پر … بار دیگر بهوش باز آمد … در سخنهای دلنواز آمد
شیخ فرمود کش رها کردند … بندش از دست و پا جدا کردند … گفت ازین بس نه بنده گرو … هر کجا خاطر تو خواهد رو
تحفه گفت ای بعلم و دانش بیش … از همه چون روم بخاطر خویش … کانکه از عشق سینه ریشم کرد … بنده بندگان خویشم کرد
تا نه راضی شود خداوندم … رفتن از جای خویش نپسندم … شیخ خندید کای گرامی یار … تو ز من نکته دانتری بسیار
خوش شد ازین سخن اکنون … که تو ای هوشیار و من مجنون

بهر سید شیخ سری و تا بر خریدار کرد شیخ تحفه را

داشتن خویش بود پیوسته ستوران داشتمی یک روز در پایگاه برابر ستوران نشسته بودم ناگاه حالی بر من مکشوف گشت و جذبه ظاهر شد و حجاب منی از پیش من برداشتند بیهوش شدم و بیفتادم و در دست و پای ستوران می غلطیدم چون باز بهوش آمدم مرا سر توحید مکشوف شده بود و هم شیخ نجیب الدین علی گفته است که وی پیوسته سطحیات گفتی چنانکه از علماء و صلحا بانکار وی برخاستند و او را بکفر نسبت کردند و بتکفیر وی فتوی نوشتند و پیش اتابک ابوبکر پادشاه شیراز بودند و عرضه کردند و اجازت قتل او خواستند اتابک گفت اگر دو شخص دیگر که در شیراز اند فتوی دهند بتکفیر وی اجازت و هم بقتل وی یکی شیخ نجیب الدین برغش و یکی شیخ معین الدین که بزرگ دیگر بوده است دران وقت فتوی پیش من آوردند من بران نوشتم که او مجذوب و مغلوب ست و کشتن وی جائز نیست و شیخ معین الدین نیز همین نوشت اتابک بقتل وی اجازت نداد و هم وی گفته است که یکبار وضو میساختم و جمال الدین گفت هیچ حدثی مانده است که میگوئی ارفع الحدث بگو ارفع المحدث شیخ شمس الدین صفی رحمة الله تعالی وی از مشائخ کبار بوده است و صاحب حالات و کرامات بزرگ در وقتی شیخ نجیب الدین به نیت خدمت شیخ شهاب الدین قدس سره عزیمت بغداد کرده است شیخ شمس الدین رفیق وی بوده است وی بر شیخ نجیب الدین قرآن خوانده است و شیخ نجیب الدین بر وی چیزی از فقه و در خدمت شیخ با یکدیگر صحبت میداشتند شیخ نجیب الدین گفته است که چون بشیراز مراجعت کردیم خدمت شیخ برای من اجازت لباس خرقه نوشت و برای شیخ شمس الدین نیز نوشت و چهل عدد کلاه بما داد بیست بمن و بیست بشیخ شمس الدین و بر هر یکی نام یکی از بزرگان شیراز نوشته فرمود که چون بشیراز برسید اول به نیابت ما اینها را بآنان در پوشانید بآنان که نامهای ایشان بران نوشته است انگاه الباس خرقه دیگران کنید شیخ نورالدین عبدالصمد نطنزی رحمة الله تعالی مرید نجیب الدین علی برغش است عالم بوده بعلوم ظاهر و باطنی شیخ عزالدین محمود کاشی و شیخ کمال الدین عبدالرزاق کاشی رحمهما الله تعالی هر دو مرید وی اند شیخ کمال الدین عبدالرزاق در تفسیر تاویلات می گوید و قد سمعت شیخنا المولی نورالدین عبدالصمد قدس الله تعالی سره العزیز عن ابیه انه کان بعض الفقراء فی خدمة الشیخ الکبیر شهاب الدین قدس الله تعالی روحه فی شهود الوحدة و مقام الفناء ذا ذوق عظیم فاذا هو فی بعض الایام یبکی و یتاسف فسأله الشیخ عن حاله فقال انی رجعت بالوحدة عن الکثرة و رددت فلا اجد ذالک ففیه من الشیخ انه بدایة مقام الفناء و ان حاله هذه اعلی و ارفع من الحالی

تحفه و شیخ در سخن بودند … راز دار نو و کهن بودند … تا جر دین و دل ز دست شده … در لگد کوب غصه پست شده
ناگهانی ز در درون آمد … سوی آن بنده زبون آمد … شیخ را چون بدید خرم شد … دلش از کار تحفه بیغم شد
گفت شاید به این همت او … سهل گردد بلا و محنت او … بعد تسلیم چهره نمناک … بهر تعظیم شیخ سود بخاک
شیخ گفتا که این حد این نیست … این کنیزک ز من باین دیست … بعد ازان شیخ رو بتاجر کرد … رغبت شیخ تحفه ظاهر کرد
کرد تا جر فغان که داو بلا … که شد احوال من ز فقر تباه … نیست نزد دست آن کشاد شیخ … که توانی بهاش داد ای شیخ
از دم شد بهاش بیست هزار … کی برآید ز دست این مقدار … همه مالم ز دست رفته برون … در بهای کنیزک و اکنون
نه کنیزک بدست نی مالم … محرمی کو که پیش او نالم … شیخ رفت و بخانه دانگی نه … جز دعا را غریبو و بانگی نه
دست برداشت کای اله کریم … ایزد فرد و پادشاه قدیم … آبرو بخش اشک ریختگان … خاک ذلت بچهره بیختگان
کار سازی فتادگان از کار … بار بردار ماندگان در بار … مانده در بار تحفه است دلم … سخنی گفته ام و زان خجلم

الاولی وامنه شیخ عزالدین محمود الکاشی قدس سره وی صاحب ترجمهٔ عوارف است و شارح قصیدهٔ تائیهٔ فارضیه و لبّی حقائق بلند و معارف ارجمند درین دو کتاب درج کرده است و قصیده را شرح مختصر مفید نوشته است و کشف معضلات و حل مشکلات آن کرده است بمقتضای علم و عرفان و ذوق و وجدان خود بی آنکه مراجعت کند بشرح دیگر چنانکه در دیباجهٔ آن میگوید ولم ارجع فی املائه الی مطالعة شرح کیلا یرتسم منه فی قلبی رسوم و آثار لتسد باب الفتوح و لتشبث باذیال الروح فی التوحید فلا تغییر و اخذه خذوه فی السیر و دوائی فی التحریر تفریغ القلب من مظان الریب و توحید وجه تلقاء مدین الغیب انته للفقیر الجدید واستفتاحا لابواب المزید و وی در اجازت نامهٔ بعضی از تلامذهٔ خود نوشته است وانا اروی الکتاب یعنی کتاب عوارف المعارف عن شیخی ومولائی نور الدین عبد الصمد بن الشیخ علی الاصفهانی وهو عن الشیخ العالم الظهیر الدین عبد الرحمن بن علی برغش الشیرازی و هما عن شیخنا الامام العارف المعارف نجیب الدین برغش الشیرازی وهو عن شیخه قطب الاولیا سید العارفین مصنف الکتاب رحمة الله علیهم اجمعین ولی فی کشف حقایقه و بیان مفصلاته طریق خاص فی الروایة عن مصنفه بلا واسطة وهو انی رأیته فی مبشرات قرات علیه کتابه المذکور نتنبهنی عن حقایقه والله الموفق من یشاء بالایثار وهو علی کل شیٔ قدیر و از معارف وی است این رباعی که مذکور مسطور میگردد ع دل گفت علم لدنی هوس است * تعلیم کنی گرت برین دسترس است * گفتم که الف گفت دگر گفتم هیچ * در خانه اگر کسی است یکحرف بس است * ای عکس رخ تو داده نور بصرم * تا در رخ تو بنگرم و می نگرم * گفتی منگر بغیر با آخر کو * غیر از تو کسی که آید اندر نظرم * ای دوست میان ما جدائی تا کی * چون من توام این تو ای و مائی تا کی * با غیرت تو مجال غیری چو نماند * پس در نظر این غیر نمائی تا کی * و این دو نکته نیز از معارف وی است ع کثرت چو نیک درنگری عین وحدتست * ما را شکی نماند درین گر ترا شکیست * در هر عدد ز روی حقیقت چو بنگری گر صورتش ببینی و یک زیاده اش یکیست * تا توانی درمیانه حایلی نیست * چهرهٔ وحدت از نقاب شکی * بدر حجاب خودی بر اندازی * عشق و معشوق عاشق ستی یکی شیخ کمال الدین عبد الرزاق الکاشی رحمة الله تعالی وی مرید شیخ نور الدین عبد الصمد نطنزیست جامع بوده میان علوم ظاهری و باطنی وی را مصنفات بسیار ست چون تفسیر تاویلات و کتاب اصطلاحات صوفیه و شرح فصوص الحکم و شرح منازل السائرین و غیر آن از رسایل با شیخ

کار من تنگ شد ز تنگدلی
شیخ را بود رو بخاک نیاز
همه بر آستان او زده صف
پنج بدره ز سیم پاک عیار
شیخ پرسید شان ز صورت حال
که دلش بهر تحفه در بارست
شیخ با خواجه بامداد پگاه
عرضه کردند بدر ها بروی
می فزودند در بها ز کرم

سرخ روئی دهم درین خجلی
که بر آمد ز سوی در آواز
هر یکی شمع و بدره بر کف
هر یکی در شمار پنجهزار
خواجه فرمود در جواب سوال
قیمت تحفه را طلبگارست
رو نهادند سوی تحفه براه
گفت من کی فروشم او را کی
تا رسید آن بجلی بسر اندرهم

ز گنجینهٔ کرم بگشا می
در چو بگشاد دید کرده مقام
اذن خواهان در آمدند از در
پیش شیخ زمانه بنهادند
کم را شب بخواب بنمودند
قیمت تحفه بر بند ست شیخ
چون رسیدند از قضا تاجر
قیمت تحفه هست از آن افزون
گفت تاجر ز دیده ریزان آب

قیمت تحفه ام کرم فرمای
بود در پیش خواجه چهار غلام
بر زمین نیاز منهادی سر
بر سر پای خدمت استادند
صورت فقر شیخ فرمودند
تا شوی بهره ور ز همت شیخ
نیز شد بی توقفی حاضر
گفت بدهیدم ز دل بیرون
که شبم گفت کردگار بخواب

رکن الدین علاء الدوله قدس الله تعالی روحه معاصر بوده است و میان ایشان در قبول وحدت وجود مخالفات و مباحثات واقع شده در ان معنی با یکدیگر مکتوبات نوشته اند امیر اقبال سیستانی در راه سلطانیه با شیخ کمال الدین عبد الرزاق همراه شده بود و از وی استفسار این معنی کرده وی را درین معنی غلوی یافته پس از امیر اقبال پرسیده که شیخ تو در شان شیخ محی الدین اعرابی و سخن او چه اعتقاد دارد در جواب گفته است که او را مردی عظیم الشان میداند در معارف اما میفرماید درین سخن که حق را وجود مطلق گفته غلط کرده است و این سخن را نمی پسندد وی گفته که اصل معارف او خود این سخن ست و ازین سخن بهتر سخن نیست عجب که شیخ تو این را انکار میکند و جملهٔ انبیا و اولیا و ائمه برین مذهب بوده اند امیر اقبال این سخن را پیش خود عرضه داشت کرده بوده است شیخ در جواب نوشته است که در جمیع ملل و نحل بدین رسوائی سخن کسی نگفته است و چون نیک باز شکافی مذهب طبعیه و دهریه بهتر به بسیاری ازین عقیده و ست در نفی و ابطال این سخنان بسیار نوشته و چون این خبر بشیخ کمال الدین عبد الرزاق رسید بشیخ رکن الدین علاء الدوله مکتوبی نوشته است و شیخ آن را جوابی نوشته و هر دو مکتوب بعبارت ایشان نقل کرده میشود مکتوب شیخ کمال الدین عبد الرزاق رحمة الله تعالی امداد تایید و توفیق انوار توحید و تحقیق از حضرت احدیت بظاهر اظهر و باطن انور مولانا الاعظم شیخ الاسلام حافظ اوضاع الشریعة قدوة ارباب الطریقة مقیم السرادقات الجلال مقوم اذنار الجمال علاء الحق والدین غوث الاسلام والمسلمین متوالی باد و درجات ترقی در مدارج تحققوا باخلاق الله تعالی باد بعد از تقدیم مراسم دعا و خلاص التماس مینماید که این درویش هرگز نام خدمتش بی تعظیم نبرده باشد لیکن چون کتاب عروه مطالعه کردم و بحث چند در انجا مطابق معتقد خویش نیافتم بعد از ان در راه ماه امیر اقبال گفت که شیخ علاء الدوله طریقهٔ شیخ محی الدین بن العربی را در توحید نمی پسندد دعاگو گفت از مشایخ هر کرا دیدم و شنیدم برین معنی بوده اند آنچه در عروه یافتم نه برین طریق است مبالغه نمودند که چیزی بنویس درین باب گفتم که شاید موافق خدمتش نیفتد و رنجش نماید اکنون نمودند که بمجرد نقل این سخن رنجش قوی و تشنیع و تخطیه و تکفیر رسانده از روی درویشی و غربت مرا هرگز صحبت با ایشان اتفاق نیفتاده بمجرد نقل تکفیر کردن لائق نیست یقین دانند که آنچه نوشتم از تحقیق است نه از سر نفس و هوا و رنجش و ذوق کل ذی علم علیم پوشیده نیست که هر چه نه بر قانون کتاب و سنت مبتنی بود نزد این طایفه اعتباری ندارد و چه طریق متابعت و بنای این معنی برین دو آیه است سنریهم آیاتنا فی الآفاق و فی انفسهم حتی یتبین لهم انه الحق اولم یکف بربک انه علی کل

که بود تحفه برگزیدهٔ ما
غیر او هر چه دارم از زر و سیم
خواجه چون گوش کرد آن سخنان
که مرا ساخت زین شرف مسعود
همه کردم سبیل راه خدا
جای اطلس پلاس ساخت لباس
شیخ با آن دو تن ز دنبالش
هر سه گشتند متفق با هم
مغز سر طعمهٔ کلاغان ساخت

از خود و غیر خود رمیدهٔ ما
به فقیران همی کنم تقسیم
دست بر رو نهاد گریه کنان
سوخت جانم بحسرت جاوید
که خدایم بس ست مرد و سرا
موی مشکین نهفت در کرباس
متحیر ز صورت حالش
روی در بادیه بعزم حرم
دیده منقار گاه زاغان ساخت

خط آزادیش بلا اکراه
همه را میدهم برای خدا
گفت گویا که خالق معبود
بلکه من زین کمال اکنون
تحفه از بند بندگی چو رهید
پا نهاد از حریم بقعه برون
پرس پرسان چو آمدند بدر
خواجه در ره بدرد و داغ بمرد
تاجر و شیخ پا بیفشردند

میدهم خالصا لوجه الله
بو که حاصل رضای خدا
نیست از کار و بار من خوشنود
هر چه هست آدم از ان بیرون
بر سر و بر هر آنچه داشت کشید
چون پری شد نهان غیب درون
نه خبر یافتند از و نه اثر
تن بهوم استخوان بزاغ سپرد
ریگ کوبان بکعبه پی بردند

شئ شهید الا انهم فی مریة من لقاء ربهم الا انه بکل شئ محیط و مردم در سه مراتب اند اول مرتبه نفس و این طائفه اهل دنیا و اطباع حواس اند و اصحاب حجاب و منکر حق اند چون حق و صفات او را نشناسند قرآن را سخن محمد گویند و ایشان را خدای تعالی فرمود قل ارایتم ان کان من عند الله ثم کفرتم به من اضل ممن هو فی شقاق بعید و اگر کسے از ایشان ایمان آرد رستگار شود و از دوزخ خلاص یابد دوم مرتبه قلب و اهل این مقام از ان مرتبه ترقی کرده باشند و عقول ایشان صافی گشته و بدان رسیده که بآیات حق استدلال کنند و تفکر در آیات که افعال و تصرفات الٰهی اند در مظاهر آفاق و انفس بمعرفت صفات و اسماء حق رسند چه افعال آثار صفات اند و صفات و اسماء مصادر افعال پس علم و قدرت و حکمت حق بچشم مصفا از شوائب شوب هوا ببینند و سمع و بصر و کلام حق در عین انفس انسانی و آفاق اینجانے باز یابند و بقرآن معترف شوند حتی یتبین لهم انه الحق و این طائفه اهل برهان باشند و در استدلال ایشان غلط محال بود و چون بنور قدس و اتصال بحضرت واحدیت که محل تکثیر اسماست عقول ایشان چنان منور شود که بصیرت گردد و تجلیات اسماء و طبقات الٰهی بینا شود و صفات ایشان در صفات حق محو گردد و آنچه طائفه اول دانند این طائفه ببینند هر دو قسم را النفس ناطقه بنور قلب مزکی شود لیکن فروی العقل متخلق باخلاق الٰهی باشد و ذو البصیرة متحقق بآن پس بی خلقی از ایشان محال باشد و همه را در مراتب خود معذور باید داشت و در حق ایشان تکون منهم سوم مرتبه روح بود و اهل اینمقام از مرتبه تجلی صفات گذشته و بمقام مشاهده رسیده باشند و شهود جمع احدیت یافته و از خفی نیز در گذشته و از حجب تجلیات اسماء و صفات کثرت تعینات رسته و در حضرت احدیت حال ایشان او لم یکف بربک انه علی کل شئ شهید و اینطائفه خلق را آئینه حق بینند یا حق را آئینه خلق و بالاتر ازین استهلاک است در عین احدیت ذات محجوبان مطلق را فرمود الا انهم فی مریة من لقاء ربهم و ماندگان در مقام تجلیات اسماء و صفات هرچند بسبب یقین از شک خلاصی یافته اند از لقاء علی الدوام و معنی کل من علیها فان و یبقی وجه ربک ذوالجلال والاکرام قاصر اند و محتاج به تنبیه الا انه بکل شئ محیط و بشهود این حقیقت و بمعنی کل شئ هالک الا وجهه جز طائفه اخیر ظفر نیافته اند در حضرت هو الاول والآخر والظاهر والباطن عیانست و در کل متعینات وجه حق مشهود و در وجود اسمائی و تعینات آن منزه فاینما تولوا فثم وجه الله محقق شان شده ؎ گر ز خورشید بوم بی نور ست ✤ از پی ضعف خود نه از پی اوست ✤ اکنون ازین احاطت معلوم گردد که حق تعالی از جمیع تعینات

با دل همیشه و دنه صاف ✤ شیخ میکرد گرد خانه طواف
آمد آواز ناله ایش بگوش ✤ کش برآمد ز جان خسته خروش
وز پی ناله نکته ایش نهفت ✤ شد شنیده که بیدلی میگفت
کای چراغ شب سیه روزان ✤ مایه شادی غم اندوزان
آگهی بخش جان آگاهان ✤ رهنمای فتاده از راهان
درد عشقت شفای بیماران ✤ زخم تو مرهم دل افگاران
هر که از شوق تست در تب و تاب ✤ نشود جز بوصل تو سیراب
هر که زد از محبت تو نفس ✤ مونس جان او تو باشی بس
از غمت هر که بیقرار آمد ✤ تا به بیند ترا نیاز آمد
چون مناجات او سری شنید ✤ سوی او چون سرشک خویش دوید
سر برآورد کای پری چو نی ✤ کاندرین درد بات افزونی
شیخ گفتا کیے تو باز نما ✤ کر فتادم ز ناله تو ز پا
گفت تن زن که هست سوالے ✤ تا شناسی پس از شناسائی
تحفه ام من خلاص کرده تو ✤ صد نوا یافته ز پرده تو
شیخ دیدش بخاک افتاده ✤ جسمها در مغاک افتاده
سر و سیمین او خلال شده ✤ ماه رخسار او هلال شده
الف قامتش چو نون گشته ✤ طره سرکشش نگون گشته
چشمی و صد هزار قطره خون ✤ لبی و صد هزار ناله فزون

منزه است و تعین او بعین ذات خویش واحدیت او نه احدیت عددیست تا او را ثانی باشد چنانکه سنائی رحمه الله تعالی گفت ؎ احد ست و شمار از و معزول ✤ صمد ست و نیاز از و مخذول ✤ آن احد نی که عقل داند و فهم ✤ وان صمد نی که حس شناسد و وهم ✤ چه حس و عقل و وهم و فهم همه تعینات اند و هرگز متعین بغیر متعین محیط نشود والله اکبر ان یقیده العجز عن فیکون اول آخر هو واحد لا غیر ثانیه و لا موجود به ثم فهو غیر متکاثر هر که این مرتبه باشد حق تعالی او را از مراتب تعینات مجرد گرداند و از قید عقول برهاند و بکشف شهود بآن اجابت برسد و الا در حجب جلال ماند و در سخن سائی کوثر امیر المومنین علی رضی الله عنه آمده است الحقیقة سرادقات الجلال من غیر اشارة چه اگر اشارت حسی یا عقلی در وقت تجلی جمال مطلق بماند عین تعین پیدا شود و جمال عین جلال گردد و شهود نفس احتجاب سبحان من لا یعرفه الا هو وحده انصاف آنست که هر بحثی که درعروه در نفی همه فرمود دلائل آن بر نهج مستقیم و طریق برهان نیست جهت دانشمند اینکه معقولات دانند نمی پسندند و وصف خضر سرگشته که فرموده است از شیخ الاسلام مولانا نظام الدین خاموش هروی سلمه الله پرسیدم فرمود که این خضر ترکمانست و بیچاره حال خضر ترجمان می پرسید و چون در اوائل جوانی از بحث فضیلات و فضلیات و شرعیات فارغ شده بود و ازین بحث ها و بحث اصول و فقه و اصول کلام هیچ تحقیق نکشود و تصور افتاد که بحث معقولات و علم الٰهی و آنچه بران موقوف بود مردم را بمعرفت رساند و ازین تردد ها باز رهاند مدتے در تحصیل آن صرف شد و انتصار آن بجائے رسید که بهتر ازان صورت نه بندد و چندان وحشت و اضطراب و احتجاب ازان علوم پیدا شد که قرار نماند معلوم گشت که معرفت مطلوب از طور عقل برتر ست چه دران علوم هرچند حکما از تشبیه صور و اجرام خلاص یافته اند در تشبیه بارواح افتاده اند تا وقتیکه صحبت متصوفه و ارباب ریاضت و مجاهده اختیار افتاده توفیق حق دستگیر شده و اول ازین سخنان بصحبت مولانا نورالدین عبدالصمد نطنزی قدس الله تعالی روحه رسید و از صحبت او همین معنے توحید یافت و فصوص و کشف شیخ یوسف همدانی را تعظیم می پسندید و بعد ازان بصحبت مولانا شمس الدین کیشی رسیدم چون از مولانا نورالدین شنیده بودم که درین عصر مثل او در طریق معرفت کسی نیست و این رباعی سخن اوست ؎ هر نقش که بر تخته هستی پیداست ✤ آن صورت آنکس ست کان نقش آراست ✤ دریای کهن چو برزند موجی نو ✤ موجش خوانند و در حقیقت دریاست ✤ و همین معنے در توحید بیان میکرد و میگفت که مرا بعد از چندین اربعین این معنے کشف گشت و آنوقت در شیراز هیچکس نبود که با او این معنے در میان توان نهاد و شیخ ضیاءالدین ابوالحسن

شیخ گفتا که تحفه حال بگوی ✤ وصف احسان ذوالجلال بگوی
چون ز یار و دیار ببریدی ✤ از کرمهای او چها دیدی
تحفه گفت از هزار تاریکی ✤ داد بارم بقرب و نزدیکی
بر سریر محبتم بنشاند ✤ وز دو صد رنج و محنتم برهاند
شیخ گفتا که آن ستوده شیم ✤ گت خریدی بچل هزار درم
بود همراه ما براه حجاز ✤ در غمت مرد و بخاک نیاز
تحفه گفتا که آن گرانمایه ✤ در جنان باشدست همسایه
دادش آنها حذا که کم دیده ✤ دیده و گوش نیز نشنیده
شیخ گفتا که آن کریم نهاد ✤ که ترا کرد از کرم آزاد
بامیدت برین طواف که هست ✤ چشم بنهاده هر طرف بربست
تحفه بنهاد ره وعاش بپرد ✤ بر در کعبه او فتاد و بمرد
ناگهان تاجر از عقب برسید ✤ تحفه را او فتاده مرده بدید
ادهم از بیدلی بخاک افتاد ✤ پیش آن پاک جان پاک بداد
هر دو را شیخ کرد گور و کفن ✤ بعد حج رو نهاد سوی وطن
رحمت حق نثار ایشان باد ✤ جای ما در جوار ایشان باد
لقمه ماهی فنا ذوالنون ✤ سالی آمد بعزم حج بیرون

قصه ملاقات ذوالنون مصری قدس سره در حرم مکه با آن کنیزک و مقالات ایشان با یکدیگر

الا بمعنی نبود وازان باز در حسرت بودم تا خصوص اینجا برسید چون مطالعه کردم آن معنی باز یافتم و شکر کردم که این معنی را طریق موجود است و بزرگان بآن رسیده اند و آنرا یافته اند و همچنین بصحبت مولانا نور الدین ابرقوهی و شیخ صدر الدین روزبهان بقلی و شیخ ظهیر الدین برغش و مولانا اصیل الدین و شیخ ناصر الدین و قطب الدین ابناء ضیاء الدین ابو الحسن و جمعی بزرگان دیگر رسیدم همه درین معنی متفق بودند و هیچ یکی مخالف یکدیگر نه اکنون بقول یک کس خلاف آن قبول نمیتوان کرد با آنکه تا چون خود باین مقام نرسیده بودم هنوز دل قرار نمیگرفت و بعد از وفات شیخ الاسلام و مولانا و شیخنا نور الملة والدین عبد الصمد نطنزی مرشدکه بران دل قرار کرد نمییافت هفت ماه در صحرائیکه آبادانی نبود در خلوت نشسته و تقلیل طعام بغایت کرد تا این معنی بکشود و دل بران قرار گرفت و مطمئن شد والحمد لله علی ذلک و هر چند خدا تعالی گفت فلا تزکوا انفسکم لیکن فرمود واما بنعمة ربک فحدث بعد ازان چون در بغداد بصحبت شیخ بزرگوار شیخ نور الدین عبد الرحمن اسفراینی قدس سره رسیدم انصاف میداد میفرمود که مرا حق تعالی علم تعبیر وقایع و تاویل منامات بخشیده است بمقامی برتر ازان نرسیدم بجز دآن بجثها که طریق معقول و نهج مستقیم نیست ترک این معنی که بشعور می آید نمیتوان کرد و نیز سخن شیخ عبد الله انصاری قدس سره اینست و آخر جمیع مقامات در درجه سوم توحید صرف رسانیده و در سخن شیخ شهاب الدین سهروردی چند موضع تصریح فرموده است چنانکه در شرح سخن امام جعفر صادق رضی الله عنه آمده است که انی اکررآیة حتی اسمع من قائلها فرموده که او زبان خویش درین معنی چون شجرهٔ موسی یافت که انی انا الله از وشنید و اگر متعین بودی در صورت چگونه هو یافتی و در قرآن مجید وهو الذی فی السماء اله وفی الارض اله چگونه صادق بودی و در حدیث پیغامبر صلی الله علیه وسلم که لو دلی احدکم حبلہ لهبط علی الله کی راست آمدی و بامر که بعالم است اقرب من حبل الورید کی بودی آخر درین معنی نظر باید کرد که بنص قرآن ثالث ثلثه کفر است لقد کفر الذین قالوا ان الله ثالث ثلثة و رابع ثلثه صرف ایمان ست و توحید که ما یکون من نجوی ثلثة الا هو رابعهم چه اگر ثالث ثلثه بودی میفرمودی یکے از ایشان رابع ثلثه آنست که باوجود حقائق خویش که بحکم ولا ادنی من ذلک ولا اکثر الا هو معهم ثانی واحد و ثالث اثنین و رابع ثلثه و خامس اربعه و سادس خمسه است یعنی محقق حقائق این اعداد و با همه بی مقارنة و غیر همه بی مزایلت چنانکه امیر المؤمنین علی کرم الله وجهه فرموده است که هو مع کل شیء لا بمقارنة و غیر کل شیء لا بمزایلة و این ضعیف در ان مدت که صحبت با خواجه جهان عزت انصار

گفت دیدم که در میان طواف
ناله ناگهم رسید بگوش
اندر استار کعبه آویزان
کیست مقصود من تو دانی و بس
سینه ام شد ز درد عیش تو تنگ
در مناجات باز لب بکشود
که بحق کرم بسیار زمم
بحق آنکه دوستدار تو ام
گفت شیخا چو عاشقی هستند

رفت نعری ز آسمان بمطاف
که بر آمد ز من فغان و خروش
اشک خونین ز هر مژه ریزان
نیست محبوب من بغیر تو کس
چه عجب گر بسینه کوبم سنگ
کای خداوندگار ساز و دود
در گنه گرچه کوه البرزم
در همه کار و بار یار تو ام
که ز جام هوای او هستند

پشت خود را بخانه بنهادم
در پی ناله بر گرفتم راه
بر گرفته نواکه یا مولای
آه ازین اشک سرخ و چهرهٔ زرد
بر دل گرم و سینهٔ بریان
بحق آنکه دوستدار منی
شیخ چون این سخن شنید ازو
چه وقوف بود ز یاری او
اهل دو دهر گشت ایشانرا

واندران وادفکرے دادم
دیدم آنجا کنیزکی چون ماه
لیس الا هواک جوف حشای
که مرا در غم تو رسوا کرد
گشتم از درد یار لعل گریان
در همه کار و بار یار منے
گفت از بنسان نگو بلکه بگو
باز آئین دوستداری او
پس بدل مهر کاشت ایشانرا

دولتی میداشت هر چند بعضی طعنه میزدند و حق علیه است که بدین سبب بود که استعداد او معنی یکاد زیتها یضیء ولو لم تمسسه نار می یافت و اعتماد کلی بران داشت که او بسخنان مخالفان از حق برنگردد و دعا گو نیز اگر بعیان نیافتی و قول چندین بزرگ درین معنی متوافق و مطابق نیافتی این بیان را انکار کردی و دلائل بسیار نگفتی چنانکه در اول شرح فصوص و غیره بیان افتاده است تا دانشمندان محقق که اصحاب فهوم و ذکی باشند باشا تقریر کنند از تطویل و املال احتراز کردم و من لم یصدق الجملة بیان علیه لا یصدق التفصیل حق تعالی همگنانرا هدایت سوی جمال خویش کرامت کناد و دانا او تا لم یعلی هدی او فی ضلال مبین والله الموفق والمعین جواب مکتوب وی شیخ رکن الدین علاء الدولة بر ظهر آن نوشته بکاشان فرستاد قل اللهم ثم ذرهم الایه بزرگان دین و رفندگان راه یقین باتفاق گفته اند از معرفت حق سبحانه برخورداری کسے یابد که طلب و صدق بهیچ شعار دوثار او باشد چون این هر دو مفقود است ازین طامات در ترهات چه مقصود ست فاما آنچه از شیخ نور الدین عبد الرحمن اسفراینی قدس سره روایت کرده است سی و دو سال صحبتش دریافته ام هرگز این معنی بر زبان او نرفت بلکه پیوسته از مطالعهٔ تصنیفات ابن العربی منع میفرمود تا حدیکه چون شنیده است که مولانا نور الدین حکیم و مولانا بدر الدین رحمهما الله فصوص را بطلبه درس میگویند شب آنجا رفت و آن نسخه از دست ایشان باز ستد و بدرید و منع کلی کرد دیگر آنچه بفرزند اعظم صاحب قرآن اعظم ایده الله بحیث التوفیق واقر عین قلبه بنور التحقیق حوالت کرد بر زبان مبارکش رفت که من ازین اعتقاد و این معارف بیزارم العزیز در وقت خویش خود بر وفق اشارت کتاب فتوحات را محشی میکردم باین تسبیح رسیدم که گفته است سبحان من اظهر الاشیاء وهو عینها نوشتم که ان الله لا یستحیی من الحق ایها المسیح لو سمعت من احد یقول انه فضلة الشیخ لا تسامحه التنبیه بل تغضب علیه فکیف یسوغ العاقل ان ینسب الی الله هذا الهذیان توبوا الی الله توبة نصوحا لتنجوا من هذه الورطة الوعرة التی یستنکف منها الدهریون والطبیعیون والیونانیون والمتکلمون والشکمانیون والسلام علی من اتبع الهدی اما آنچه نوشته بود که در عروه برهان بر نهج مستقیم نیست چون سخن مطابق واقع باشد خواه برهان منقطع باشد گو خواه مباش و چون نفس را در مسئله اطمینان حاصل شود و مطابق واقع شود منطقی بر انجا اعتراض نتواند کرد بار کافیست والحمد لله علی المعارف التی تطابق الواقع عقلا و نقلا بحیث لا یمکن النفس تکذیبها و للشیطان تشکیکها و تطمئن القلب بها وجوب الوجود الحق و وحدانیته و نزاهته ومن لم یؤمن بوجوب وجوده فهو کافر حقیقی ومن لم یؤمن بوحدانیته فهو مشرک حقیقی ومن لم یؤمن بنزاهته من جمیع ما یختص به الممکن

نگنجی فهم این سخن الا
گر نه او دست دارد و محبت
عشق او شخص و عشق ما سایه
ما نه بودیم و خواست از وی بود
گفت مست محبت مولی
تا نیابد ز دست بوی وفا
بر فقا و انگر چه وانگر یر

که نخوانی فسوف یاتی الا
کی بود دوستدار از تو درست
سایه از شخص مے برد مایه
ما ازان خواست یافتیم وجود
هست دایم مریض درد دنیا
زان مرض نیستش امید شفا
گر چه مالید چشم هیچ ندید
ماند حیران که مرغ سان چون رفت

هو بقوم یحبهم و یحب
عشق او تخم عشق باد شماست
تا نه شخص است ایستاده بپای
شیخ گفتا که این بفهم لطیف
چون دوای محب و درد دست
گفت با شیخ بعد ازان که شیخ
باز چون رو بجانب و تافت
که بیکدم زدام بیرون رفت

تو نه ای حبیب کشته محب
خواستاری نخست زوی خواست
بهر اثبات سایه زاثر فنجای
از چه رو ای چنین ضعیف و نحیف
بامید شفا نه در خور دست
که نه روشن بود جهان بے شیخ
اثری زان بجز خیال نیافت

قصهٔ آن جوان معشوق و پیر عاشق غیر صادق

فهو ظالم حقیقی لانه ینسب الیه ما لا یلیق بکمال قدسه والظلم وضع الشی فی غیر موضعه ولذلک لعنهم الله فی محکم کتابه بقوله الا لعنة الله علی قوم الظالمین سبحانه وتعالے عما یصفه به الجاهلون فصل باخیر چون نوبت دوم که مکتوب را مطالعه کردم نظر بر رباعی کسے افتاد و بخاطر آمد که آنچه دران مقام مکشوف شده است و بدان مبتهج شد که بر حقیقت آن اطلاع یافته آنست که روزے چند در اوائل این ضعیف دران مقام افتاد و خوش آمدش آن مقام ولیکن ازان مقام بگذشت یعنی چون از بدایت و وسط مقام مکاشفه درگذشت و بنهایت مقام مکاشفه رسید غلط آن اظهر من الشمس معلوم شد و در قطب آن مقام یقینی پیدا شد که شک را در انجا دخل نیست پس اے عزیز بشنوم که اوقات شما بوظائف موظف است و عمر باخر رسیده دریغ باشد که بدایت مقام مکاشفه بطریقے که کودکان را بجوز و مویز بفریبند تا بمکتب روند بمعارفے چند که چون خزف باشد باز مانند و اکثر اوقات بینات قرآن را جهت آیتی چند معدود متشابه تاویل کنند چنانکه محکم این آیت است قل انما انا بشر مثلکم واخواتها این آیه را تاویل کنند و ما رمیت اذ رمیت ولکن الله رمی را معتقد اند و ندانند که جهت تفهیم خلق تا خصوصیت رسول صلے الله علیه وسلم فرموده است چنانکه بادشاه مقربے را به مملکتی فرستد گوید دست او دست منست و زبان او زبان من و شیخ نیز مریدان را که بادشاه قومی فرستند و باجازت دهی همی نویسند که دست او دست منست غرض آنکه از آیه الا لعنة الله علی الظالمین غافل شدن و از آیه ان الشیطان لکم عدو فاتخذوه عدوا وامثالها اعراض کردن و تمسک بآیه هو الاول والآخر والظاهر والباطن کردن و ندانستن که مراد آنست هو الاول الازلی لینتهی الیه سلسلة الاحتیاج فی الوجود فضلا عن شی آخر وهو الاخر الابدی بانه یرجع الامر الیه کله وهو الظاهر فی آثار الظاهرة بسبب افعاله الصادرة عن صفاته الثابته لذاته وهو الباطن فی ذاته الا تدرکه الابصار ولا یعرفه ذاته الا هو و قد صح عن النبی صلے الله علیه وسلم انه قال کل الناس فی ذات الله حمقی ای فی معرفة ذاته وقال علیه الصلوة والسلام تفکروا فی ذات الله آمدیم باز بسر سخن چون در وسط مقام مکاشفه مثل آن معرفت که در رباعی کسے خوانند حاصل آید و آن آن بود که حق در صورت دریائے در نظر آمد که بصفت مواجی و مثبتی و ماحی متصف است و دوائر همچون مخلوقات بعضے وسیع و بعضے ضیق تنعم بعضے که مظهر لطف اند بقدر وسعت دائره و استقامت و بعضے که مظاهر قهر اند تالم ایشان از ضیق دائره وانحراف و بصفت مثبتی بعضے را اثبات و بصفت ماحی بعضے را محو میکنند و بصفت مواجی باز دوائر را بتهدید پیدا میکنند تا چون قدم در نهایت مقام مکاشفه نهادم باد حق الیقین وزید و شگوفهاے معارف هدایت

بود شوخی نشسته برلب بام
پیرے آمد سفید موی بشد
کای پسر از تو سینه چاک شدم
گفت با او پسر بعشوه گرے
پیر مسکین چو آن طرف نگریست
کانکه مار العشق نام برد

با فروزان رخ چو ماه تمام
پستی از بار دل دو توی شده
رحمتی کز غمت هلاک شدم
منکه باشم که تو بمن نگرے
تا ببیند که در برابر کیست
در رخ دیگری چه انگرد
گر نه از وصل بهره در باشی

بر شکسته کلاه گوشه ناز
روی خود را بخاک می مالید
پیش ازان کز غمت بمیرم زار
در برابر نگر برادر من
دست زد آن بخون خلق دلیر
جامی از غیر دوست دیده بدوز
بارے از هجر نوحه گر باشی

گشته نازش هلاک اهل نیاز
وز دل دردناک می نالید
حاجت من بیک نگاه برآر
که بخوبی ست صد برابر من
وز لب بام اوفکند بزیر
ورنه از دیده خونفشان شب و روز

مناجات شیخ بوعلی دقاق بر بالاے منبر

کشته عشق بوعلی دقاق
آن در آئین عشقبازی طاق
روزی این رو از دلش زد سر
بمناجات گفت بر منبر

و وسط ریزانید و ثمره حق الیقین از غلاف عین الیقین بیرون آمد ای عزیز من علم مجرد که اعتقاد جازم مطابق واقع است نسبت بشریعت دارد و علم الیقین ببدایت مقام مکاشفه و عین الیقین بوسط مقام مکاشفه و حق الیقین بنهایت مقام مکاشفه و حقیقت الیقین که عبارت از یقین مجرد است بقوله تعالے واعبد ربک حتی یاتیک الیقین بقطب درجات مکاشفه تعلق دارد هرکه بدینجا رسد هرچه گوید من جمیع الوجوه مطابق واقع باشد و آنچه نموده که آخر همه مقامات در منازل السائرین توحید است نه همینا نست بلکه او در هشتادم مقام افتاده است آخر المقامات النهایة العبودیة وهو عود العبد الی بدایة حاله من حیث الولایة المفتوح و اوها دائرة الحق فی شیون تجلیاته تمکنا از جنید پرسیدند که ما نهایة هذا الامر قال الرجوع الی البدایة ای عزیز در بدایت و وسط مقام توحید خاصه در خلال سماع امثال این رباعیات بسیار بر قوال داده باشم و دران ذوق مدتها مانده و یکی اینست ؎ این من نه منم اگر منی هست توئی + ور در بر من پیرهنی هست توئی + در راه غمت نه تن بماند نی جان + زانکه مرا جان و تنی هست توئی + و دران مقام که حلول کفرمے نمود و اتحاد توحید گفته بودم ؎ انا اهوی و من اهوی انا لیس فی المرأة شی غیرنا + قد سهی المنشد اذ انشده + نحن روحان حللنا بدنا + اثبته المشرکة شرکا واضحا + کل من فرق فرقا بینها + لا انادیه ولا اذکره + ان ذکری ونداء یا انا + الی آخره بعد ازان چون قدم در نهایت مقام توحید نهادم غلط محض بود الرجوع الی الحق خیر من التمادی فی الباطل بر خواندم ای عزیز تو نیز انشاء الله همین کن و چون نظر بر قول خدا تعالے افتاد و لا تضربوا لله الامثال بکلی محو آن مثال کردم **شیخ نور الدین عبد الرحمن المصری** رحمه الله تعالے وی بسیار بزرگ بوده است در وقت خود قبله طالبان بوده و در دیار مصر تربیت و ارشاد ایشان متعین و در مقام شیخوخیت متمکن در اوائل ارادت مرید یکی از مشایخ آن دیار بوده اما کار وی پیش آن شیخ تمام نشده بوده است لیکن وی را گفته بوده است که کار تو بپیش یکے از مشایخ عجم تمام خواهد شد وی انتظار آن میداشته تا آنزمانکه شیخ جمال الدین یوسف کورانی بمصر رسیده در صحبت او کمتر از بیست روزگار وی تمام شده وی را اجازت ارشاد داده در اجازت نامه وی را برادر نوشته زیراکه پیر و معمر بوده و نسبت شیخ جمال الدین بدو کس است یکے شیخ حسام الدین شمشیرے و دیگر بشیخ نجم الدین محمود اصفهانی و این هر دو مرید شیخ نور الدین عبد الرحمن نطیری بوده اند قدس الله تعالے اسرارهم **شیخ ابو بکر الخوافی** رحمه الله تعالے خدمت خواجه محمد پارسا قدس الله تعالے در بعضے مکتوبات القاب ایشان چنین نوشته است ذو العلم النافع والعمل الرافع ملاذ الجمهور

ای خداوند آسمان و زمین
از تو با خلق لافها زده ام
گرندانی سزاے خویشتنم
در کفم زکوة و عصائی نه
بر خود از دردهای گوناگون

نه مکان خالی از تو و نه مکین
در چندین گزافها زده ام
کسوت صوفیان بکن ز تنم
ور بوادی دوزخم سپرده
ریزم از دیده آب و از دل خون

جلوه گر ز بلند و پست توئی
روز محشر که سازیم زنده
که اگر مومنم وگر گبرم
تا بهر وادیی که رو آرم
چون نباشد بقربتم قربان

قصه کوتاه هرچه هست توئی
بکن از روی خلق شرمنده
نیست از روی صوفیان صبرم
نوحه جانگداز بردارم
پرورم جان بنوحه حرمان

ببام آمدن وی آخر روز بآفتاب خطاب کردن

هم زوی آورند آخر کار
اشک خون ریختی گهر سفتی
زاول بامداد کز سر کوه

چون شد این درد در دلش پیدا
رو بخورشید کردی و گفتی
سر زدی با هزار فر و شکوه

چهره خور چو زرد فام شدی
کای جهان گرد آسمان پیمای
تا باکنون که کردی از تگ و پو

شیخ دین بر کنار بام شدی
شب تاریک گاه روز افزای
زرد رو در دیار فرقت رو

شفاء الصدور وصفوه لعلماء والعرفاء والفقهاء رافع اعلام السنة وقامع اضاليل البدعة ناهج مناهج الحقیقة سالک مسالک الشریعة والطریقة الداعی الی الله سبحانه علی طریق الیقین سیدنا ومولانا زین الملة والدین وی جامع بوده میان علوم ظاهری و باطنی واز اول تا آخر استقامت بر جادهٔ شریعت ومتابعت سنت که بزرگترین کرامتی پیش محققان این طائفه آنست یافته است ونسبت وی در طریقت شیخ نورالدین عبدالرحمن مصریست وشیخ نورالدین عبدالرحمن بعد از کمال تربیت وبلوغ وی بمرتبهٔ تکمیل وارشاد در اجازت وی چنین نوشته وپیش وی ثبت کرده که لما استحق للخلوة وقبول لواردات الغیبة والفتوحات استخرت الله تعالے واخلیته خلوتی المعهود وهی سبعه ایام من الله تعالے فیها بما من بفضله ففتح الله علیه الواهب من عنده فی لیلة الرابعة وازداد فی الترقیات فی درجات المقامات الی مقام حقیقة التوحید وتخلصت منه قیود التفرقة فی شهود الجمع قبل اتمام الایام السبعة فی اتمامها اظهر له لوائح التوحید الحقیقی الذاتی المشار الیه علی لسان اهل الحقیقة بجمع الجمع وهو القوة استعداده بعد فی الزیادة الی علے رجاء من الله ان یاخذه منه الیه تماما ویبقیه لقاده تاما ویجعله للمتقین اماما وی فرموده اجازتی تمام که شیخ نورالدین عبدالرحمن نوشته بود در وقت مراجعت بخراسان در بغداد بماند بعد از مدتے مدید که از خراسان بجانب مصر معاودت واقع شد خدمت شیخ از دنیا رفته بود بخلوت خانهٔ وی در آمدم درانجا اجازت نامهٔ خود را یافتم بے تفاوت مگر بحرفے چند باوجود آنکه آن خلوت بسته بود ودر آن کشاده نیدیدم نمیدانم که آن مسودهٔ اصل بود که اجازت مرا انجا نوشته بود یا خود بنور ولایت دانسته بود که اجازت نامهٔ من فوت شده وبآنجا معاودت خواهم کرد آنرا ثانیا برائے من نوشته بود وگذاشته بود بهر تقدیر آن مدتے مدید در خلوت چنانکه مذکور شد محض کرامت بود وهم او فرموده است که چون از مصر بسے آمدم ببغداد رسیدم طاقیه که شیخ نورالدین عبدالرحمن بمن داده بود وبر سر دیگر اکابر از مشایخ رسیده بود همراه داشتم بابیر تاج گیلانی اتفاق ملاقات افتاد این طاقیه از من طلبید چنانکه مقتضائے فقر و درویشی باشد بوی دادم در واقعه دیدم که آن طاقیه پیش من استغاثه میکند وبزرگانی را که بر سر ایشان رسیده بودمی شمرد ومیگوید که من بر سر فلان وفلان رسیده ام حالے مرا بر سر خماری نهادی که بشرب خمر اشتغال مینماید چون بامداد شد با یکے از اصحاب بطلب وی بیرون رفتم شنیدم که وے در خراباتست وبشرب خمر مشغولست بآنجا رفتم گفتند فلان خانه است در آمدیم مست افتاده بود وطاقیه بر سر وی بصاحب من راگفت تو بیرون رو که من طاقیه را بیاورم من بیرون آمدم وطاقیه از سر وے برداشت ودر خانه را بر

تیغ آهخته زیر پا دیدے کوههاے بلند بسر بیدی
پس بیابان رف پی درپے که بیک قرص گرم کردی مے
از لبی بحرها بزورق زر برگذشتی زموج ناشده تر
ده بده کو بکو و شهر بشهر یافته از فروغ فیض تو بهر
هیچ جا دل شکسته دیدی زر خود و خلق رسته دیدی
کش ازین غم بدل بود دردی یا ازین راه برزخش گردی
سختنان گفتی این چنین بساے ناشدی آفتاب نادیدار
بعد ازان آمدی فرود از بام همچنین بے قرار و بی آرام
بی قراری عشق بے تمکین جز بمردن نباشدش تسکین
بلکه آنان که مست اینجا مند چون بمیرند هم نیارامند

دیدن اصحاب بعد از وفات او را در خواب

هم زوی آورند کز اصحاب دید شخصیش بعد مرگ بخواب
که لبی سوز و بیقراری داشت گریه واضطراب و زاری داشت
گفت شیخا چه حالت ست ترا که ز مردن ملالتست ترا
گوئی از حال خود نه پیوندی که بدان عالم آرزومندی
گفت آری بس آرزومندم که بدنیا بود خداوندم
نه پی مال و جاه و زینت و زر نه پی وعظ و مجلس و منبر

بالاے وی بست وپیش من آورد وگویند که در آخر حیات وی را داروی رسید که سه شبانروز بالکلیه از خود غایب بود چون وی را ازان غیبت باز آوردند قریب یکسال خاموشی بروی غالب بود وسخن کم می گفت روزی از درویش احمد سمرقندی پرسید که در هیچ جا دیده که جذبهٔ چنین مذکور شده باشد که جذبات پی درپی گردد واصلا منقطع نشود درویش احمد در جواب گفت که این معنے را در هیچ جا ندیده ام درویش احمد سمرقندی از مریدان کار کرده وخلفای وی بود سخنان صوفیه را دیده بود وی را بالای منبر آنرا نیک بیان میکرد و بدرس ومطالعه فصوص اشتغال مینمود بخط وی دیده ام که در آخر فصوص نوشته بود که بعد از آنکه حضرت رسالت صلے الله علیه وسلم مرا بدرس فصوص الحکم اشارت فرموده بود در درویش آباد در خلوت بودیم آنحضرت را دیدیم پرسیدم که یا رسول الله ما تقول فی حق فرعون قال صلے الله علیه وسلم قل کما کتب ثم قلت یا رسول الله ما تقول فی الوجود قال صلے الله علیه وسلم اما تقول الوجود فی القدیم قدیم وفی الحادث حادث ثم قال صلے الله علیه وسلم انت اله وانت مولاه انت اله الظهور الصفات الالوهیة وانت مولاه بتخفیف وتعینک وهو علی ما اقول شهید توفی الشیخ زین الدین رحمه الله تعالے لیلة الاحد الثانی من شوال سنة ثمان وثلثین وثمانمائة اول او را در قریه مالین دفن کرده اند واز انجا بدرویش آباد نقل فرمودند واز درویش بجوار عیدگاه هرات وحالا بر سر مزار متبرکه وی عمارت عالی ساختند وچنان معمور مردم نشین شده که نماز جمعه میگذارند امیر قوام الدین رحمه الله تعالے وی در بدایت حال از شرکار قریه سنجان خواف بوده ونسخهٔ جمع وخرج وتوجیه وتخصیص آن بعهدهٔ وی بوده ووی نوشته ناگاه وی را جذبه رسید وهرچه دران بوده بیرون آمده وبسلوک راه آخرت مشغول گشته ومیگویند دست خود را وقف مسلمانان کرده بود هرکس که کاغذی آوردی کتابت فرمودی خواه قرآن وخواه غیر آن نام آنکس بران کاغذ نوشتے ومیان طالبان ترتیب نگاه داشتی بهمان ترتیب که کاغذ آورده بودندی کتابت کردی ودر مجالس معارف بسیار گفتی ومیفرموده است که موسی علیه السلام مرا کاسهٔ شربت داده است این گویائی من از انست وی را اشعار بسیارست وبعضے غزلیات جلال الدین رومی را جواب گفته است وکتابے تصنیف جنون المجانین نام درانجا سخنان غریب با خدمت شیخ زین الدین معاصر بوده ومیان ایشان مکاتبات واقع است خدمت شیخ زین الدین فرموده که امیر قوام الدین سنجانی روح الله روحه وقتیکه در مقام خواف بود مکتوبے باین فقیر نوشته بود ودر اول مکتوب این بیت نوشته بود ؎ هر کرا زین نیست شین بود ✤ غین اگر نیست نور عین بود ✤ وقت بران داشت تا در جواب وی چنین نوشته اند

بلکه از بهر آنکه تا پیوست جز عصای نباشدم در دست
همه گوهها در آرم سر مک بیک خانه را بگویم در
صاحب خانه را دهم آواز کای پی هیچ مانده از همه باز
عمر بگذشت در پریشانی بنگر که چه بازمے مانی
جامی انفاس عمر مغتنم است انقطاع حیات دمبدم ست
کار امروز را مباش اسیر بهر فردا ذخیره برگیر
روز عمرت بوقت عصر رسید عصر تو با نماز شام کشید
خفتن خواب مرگ نزدیکست موج گرداب مرگ نزدیکست
بیش ازین هیچ سینه تا ریکان بنشین بجیبه ز نزدیکان

در ذکر مودت و احوال

صرصر مرگ را ببین چه نشست سر شکن بیخ کن تمر گلن ست
شاخ دبیوندها شکسته او ست بیخ امید ها گسسته او ست
وی فگندست ازین درخت بلند میوه نارسیده فرزند
بیشه کرزن بجبل وقوت فن گفته والدین جابو الصحر
رو بقرآن بخوان که با چه کرد باجنود و ثمود و عاد چه کرد
دست نکسل ز نقل و باده و جام یاد کن زانکه ریز دست دکام

غین در پیش عین شین بود + زین اگر هست هم زین بود + یعنی حجاب رقیق در پیش عین بصیرت غیب بود اگر وجود زین باقیست خوف حجاب بود هر که ذاتی نشد خوف آنست که باز بواسطه بشریت در حجاب افتد نعوذ بالله منها ــ شربت وحدت علی الاطلاق + گر بود با قوام زین بود + وحدت علی الاطلاق در تجلی ذات من حیث هی باشد و مشاهده وحدت که در ضمن تجلیات صفات باشد مقید معانی آن صفات بود و اگر مشاهده این وحدت علی الاطلاق تمام بود انگاه این شربت ماده الحیوة با قوام بود و تمامی مشاهده این وحدت باشد که عارف از مشاهده وحدتی که در ضمن همه صفات باشد محظوظ شده باشد انگاه این معرفت زینت پذیر باشد و درین مشاهده اثنینیت برخیزد نه زین ماند و میان دونه قوام دو در ضمن الهام تنبیه قوام مفهوم میشود ــ مشرب تو سوای اگرچه علیست + در شهود حبیب غین بود + او میگفته که مرا موسی علیه السلام کاسه شربت داده این گویاتی من از ان پیدا شد تنبیه کو نموده آید اگرچه این مشرب بلندست اما در مشاهده حبیب الله صلی الله علیه وسلم حجابست هر که میخواهد که از مشرب حبیب با نصیب باشد در فنای خودی میباید نمود ــ وادی ایمن قدم خواهی + در عدم سیر فرض عین بود + موسی علیه السلام چون بوادی ایمن رسید از همه غمها خلاصی یافت هر که میخواهد معنے قدم که همچون وادی ایمن ست در نیستی سعی باید نمود ــ راندن معرفت حجاب آرد + کشف اندر سکوت حین بود + طریق او این بود که در مجالس سخن گفتی و این معنے را فضیلت میدانست تنبیه او نموده اند که این فضیلت متضمن رونیت مجانست و خدمت شیخ زین الدین رحمه الله تعالے ازین مقوله شرح معانی که از بیست بیت زیاده ایراد کرده اند و طلب اختصار را برین اختصار افتاد و مولانا شیخ قهستانی در تاریخ وفات و ولادت امیر قوام الدین گفته است ــ امیر تارک سالک قوام ملت و دین + که در طریق طلب مثل شاه ادهم بود + بسال هفتصد و سی و چار میلادش + بسلخ روزه آغاز عید عالم بود + شب مفارقتش بر شهور هشصد و بست براقتضای قضا بیخ شب مقدم بود خواجه شمس الدین محمد الکوسی الجامی قدس سره وی از اولاد کبار واحفاد بزرگوار حضرت شیخ الاسلام احمد الجامی التامقیست قدس الله سره و خرقه حضرت که میگویند همان خرقه الیست که از شیخ ابوسعید ابوالخیر قدس الله تعالے سره بوی رسیده و در گریبان آن وصله از پیراهن حضرت رسالت صلے الله علیه وسلم موجودست از میان همه اولاد و نخانواده ایشان رسیده جامع بود میان علم ظاهری و باطنی و او را صبح و شام و ذکر جهر بر طریق شیخ زین الدین مے رفت و صحبت شیخ بهاؤ الدین عمر بسیار مے رسید و اعتقاد و ارادت تمام داشت در اوایل حال وی را جذبه

ساقی مرگ جام تلخ مذاق
پای زین تنگنای بیرون نه
که ببری ز غیر حق پیوند
بند ها را چو بگسلی امروز

حسن یلتف ساقکم بالساق
رخت زین تیره جاے بیرون نه
نهی از بند کیش بر خود بند
بهین قطع واصلے امروز

پیش ازآندم که بر سر بستر
آن بود پا برون نهادن تو
الم مرگ قطع پیوند ست
چون بمیری ز خویش پیش از مرگ

هیچ پت پا بپهابیک دیگر
رخت ازینجا برون نهادن تو
زانچه اکنون عجلت آن بندست
بخوری زخم نیش پیش از مرگ

اشارت الی قوله علیه السلام من اراد ان ینظر الی میت یمشی علے وجه الارض فلینظر الے ابن ابی قحافه رض

بود زین پیش مرده بو بکر
هر که خواهد ز خلق کهنه و نو
او چنین مرده و گروه مشتاق

رسته از زرق و ز بود حیله و مکر
نگرد مرده روان کو رو ـ
میز سند تش ز جهل طعن فراق

زانچه دید تش نبی که می بود
آهوی مشکنافه را بنگر ـ
کان صدق و نفاق یعنے چه

ره درین تیره خاکدان فرمود
پسر بو قحافه را بنگر
غرق وصل و فراق یعنی چه

رسیده بود چنانکه چند روز از حس غایب بود و نماز ها از وی فوت شده می فرمود که دران جذبه مشایخ وقت چون شیخ زین الدین و شیخ بهاؤ الدین عمر بقصد تربیت و اصلاح حال من بر من ظاهر شدند اما من هیچکدام را تسلیم نشدم و خدمت شیخ زین الدین بر سینه نشست و عملی میکرد و از ان آوازے می آمد چنانکه حلاجان پنبه را از پنبه دانه جدا کنند این ذکر جهر آن آوازست که بمن رسیده است وی فرموده که بعد ازان حضرت شیخ الاسلام احمد قدس الله تعالے سره در صورت خواجه ابوالمکارم که از اولاد بزرگوار وی بود بر من ظاهر شد و نفس مبارکش خود در من دمید فی الحال بهوش باز آمدم و از وقت نماز پرسیدم و بقضاء فوایت مشغول شدم مصنفات شیخ محی الدین بن العرابی را معتقد بود و مسئله توحید را موافق وی تقریر میکرد و آنرا بر سر منبر در حضور علما ظاهر چنان بیان میفرمود که هیچکس را بران مجال انکار نمی بود در اسرار و حقائق قرآن و احادیث نبوی و کلمات مشایخ بغایت تیز فهم بود باندک توجهی معنے در وی فائض میشد که بعد از تامل بسیار بخواطر دیگران کم رسیده خدمت مولانا سعد الدین کاشغری و مولانا شمس الدین محمد اسد و مولانا جلال الدین ابو بایزید بورانی و غیر ایشان از عزیزان که در انوقت بودند بمجلس وی حاضر میشدند و معارف و لطائف وی را استحسان میکردند و در اثناء وعظ و مجلس سماع وی را وجدی عظیم میرسید و صیحها بسیار میزد و اثر آن بهمه مجلسیان سرایت میکرد و در بعضے اوقات مردمان را در صور صفات غالبه بر نفوس ایشان میدید روزی میگفت که اصحاب ما گاه گاہے از صورت انسانی بیرون مے آیند در صورت سگان چهار چشم مینمایند و بسیار بودی که در صحبت چیزی در خاطر کسی گذشتی آنرا اظهار کردی بروی که غیر آنکس ندانستی توفی رحمه الله ضحوه یوم السبت السادس والعشرین من جمادی الاول سنه ثلث و ثمانمائه و در تاریخ وی گفته اند ــ شیخ اکمل قدوه کمل که بود + اهل صورت را بمعنے رهنمون + خواجه شمس الدین محمد کز غمش + آسمان پوشیده دلق نیلگون ساخت چا در ساخت قدم + خیمه زد از خطه امکان برون + خرج دو پایه قدرش بود + سال تاریخش بپرس از چرخ دون + و قبر وی در حوالے مسجد هرات ست نزدیک بمزار متبرکه فقیه ابویزید مرغزی رحمه الله تعالے علیه مولانا زین الدین ابوبکر تایبادی قدس الله تعالے سره وی در علوم ظاهر شاگرد مولانا نظام الدین هرویست اما بواسطه ورزش شریعت و متابعت سنت ابواب علوم باطنی بروی مفتوح شده بوده است و احوال و مقامات عالیه ارباب ولایت میسر گشته و وی بحقیقت اویسی بوده است و تربیت شیخ الاسلام احمد النامقی الجامی قدس الله تعالی سره یافته است و ملازمت تربت مقدسه وی بسیار میکرده است چنین گویند بعد از انکه خدمت مولانا مدتی بریاضات و مجاهدات اشتغال نموده شیخ الاسلام احمد قدس سره بروی ظاهر شد و گفت خدایتعالے داروی درد تو در شفاخانه

بود آئینه تمام صفا ـ
طعنه بروی ز جان بی کینه

عکس بینندگان در و پیدا
طعن زشتان بود بر آئینه

هر که سوی اش زنیک و بد میدید
زشت نهد ز بد بسر شتی خویش

اندرو عکس روی خود میدید
جز بر آئینه عیب نی شتی خویش

حکایت بر سبیل تمثیل

زنگی روی چون در دوزخ
چشمها کرده و چشمخانه مغاک
دهنش در خیال فخر زانه
هر چه از عیب خود معاینه دید

بینی همچو مورے مطبخ ـ
گرد کان در کوی فتاده و خاک
فرجه در کدوے بروانه
همه را از صفات آئینه دید

نمودی بپیش رویش زشت
دو لبش طبع کوب دل نجان
دید آئینه بره بر داشت
گفت اگر ز دی لوبت چنین ناز

لاف کافوری ز روی انگشت
همچو برر وهم دو بادنجان ـ
تیمانتهای خویش دیده گماشت
سند کرامت فرو دیت چون من

باهناده است خدمت مولانا هفت سال پیاده پای برهنه از تاباد بتربت مقدسه ایشان میرفتی وتلاوت قرآن مشغول می بودی وچون بتربت مقدسه رسیدی در گنبدی که محاذی آنست ایستادی وتلاوت قرآن مشغول شدی و در هر چند وقت اندک بیشتر آمدی تا مدت هفت سال را به پیش مرقد وی رسیدی و بنشستی ویرا از اختلال احوال که چند وقت می ایستادگاه از دور وگاه از نزدیک و در آخر می نشست بی توقف سوال کردندی جواب دادی که همه بامر و اشارت آنحضرت بودی بعد از آن که سی سال برین طریق بود وبعضے از اصحاب وی گفته اند که آنچه مرا معلوم شده است هزار ختم قرآن برین طریق کرده بود از روحانیت حضرت شیخ الاسلام اشارت بآن رفت که احرام زیارت مشهد مقدس رضوی سلام الله وتحیاته علی من احل فیه است بندد بآنجا رفت وخلعتها و نوازشها یافت و از انجا عزیمت زیارت مزارات طوس کرد شب در مزار متبرک شیخ ابونصر سراج بود حضرت رسالت را صلے الله علیه وسلم در خواب دید که فرمود که فردا در شهر طوس ترا درویشی عریان پیش آید ویرا تعظیم کن وحرمت دار لیکن سجده مکن چون بامداد بطوس درآمد بابا محمود طوسی را که مجذوب بود دید باین صفت که حضرت رسالت صلے الله علیه وسلم گفته بود می آمد چون مولانا را دید خود را بر زمین افگند و در سر نمد کشید مولانا پیش او رسید و زمانی بر پای و بعد از ساعتی پای خود را از نمد بیرون کرد و برپای خاست و باخود میگفت ای بے ادب کسی را تعظیم میکنی که دوش پیغامبر صلے الله علیه وسلم در تربت شیخ ابونصر سراج بادی ملاقات کرد و ویرا بتو نشان داد و فرشتگان آسمان از وی شرم میدارند و مولانا بر وی سلام کرد جواب داد و گفت برو که اولیاے روه بار منتظر قدم تو اند وگویند خدمت مولانا بعد از آن هر سال یکے از خواص خود را بخدمت بابا محمود فرستادی وسخنان ویرا نوشته بیاوردی واگرچه آن سخنان نه بطریق ارباب عقل بودی خدمت مولانا معنی آن فهم کردی ومقصود از آن بدانستی خدمت خواجه پارسا قدس الله سره در کرت اخیر که بحج میرفته است و بزیارت مرقد مطهر مولانا آمده میفرموده اول بار که همراه خواجه بزرگ خواجه بهاء الدین قدس الله تعالے سره میرفتیم بمرو رسیدیم قافله دو فرقه شدند بعضی میل بجانب مشهد مقدس رضوی کردند وبعضے بجانب هری کردند مقرر بر آنکه همه در نیشاپور بهم رسند حضرت خواجه میل بجانب هری کردند و فرمودند که میخواهم که بصحبت مولانا زین الدین ابوبکر برسم من جوان بودم و از احوال خدمت مولوی آگاهی نداشتم بمشهد رفتم وخواجه برین معنے اظهار ندامت میکرد وگویند چون حضرت خواجه بتایباد رسید نماز بامداد با خدمت مولانا بجماعت گذارده و در صف اول چنانچه طریق ایشان بوده بمراقبه نشسته بودند وچون مولانا از اوراد فارغ شده برخاست و پیش ایشان آمده معانقه کرد و نام پرسیده خدمت خواجه فرمودند که ما آمدیم که نقشی بریم خدمت مولانا ایشانرا

خواری تو ز بدسرشتی تست	بره افگندنت ز زشتی تست	اگرش چشم تیزبین بودی	گفتگویش نه اینچنین بودے
عیبها را همه ز خود دیدے	طعن آئینه کے پسندیدی	مرد دانا بهرچه درنگرد	عیب بگذارد و هنر نگرد
هست در عیبها هنر بینے	از میان گهر صدف چینی	بر هنر هر که عیب بگزیند	از میان گهر صدف چیند

قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم مثل المومن مثل النحل لا تاکل الا طیبا ولا تضع الا طیبا

گفت خیر البشر رسول خدای	آن فزون از همه بدانش و راے	که بود مومن بلند محل	بمثل راست همچو نخل عسل
مگس شهد چون رود در باغ	دارد از غیر طیبات فراغ	همچنین مومنان نیکوکار	از جهان طعمهای نیکوخوار
عیب پوشند و در هنر نگرند	گل و ریحان و طیبات خورند	شهدهاے ثنای گوناگون	از ره زبان دهد بیرون

بخانه برده اند دو سه روز صحبت داشته اند یکی از اصحاب خواجه عزیمت حج کرده بود خواجه ویرا وصیت کرده بوده است که چون صحبت و زیارت مولانا زین الدین ابوبکر برسی که وی از روش شریعت بمقامات عالیه ارباب طریقت و حقیقت رسیده است در کتاب که شیخ عالم مفسر وشیخ معین الدین جنید شیرازی در شرح مزارات شیراز تصنیف کرده است نوشته که مولانا روح الدین ابوالمکارم محمد بن ابی بکر البلدی که از مشاهیر اهل علم وفضل بود و باوصاف شریفه موصوف و باخلاق حمیده معروف و استادان بزرگوار را خدمت کرده وسندهای عالی داشته و سالها در جامع دمشق بدرس اشتغال داشت در سنه سبع وثمانین وسبعمایة وفات کرده بود و بعد از چند روز از وفات وی ویرا بخواب دیدم گفت علما را درجاتست وچه درجات میان ایشان وانبیا تفاوت نیست مگر بیک درجه از وی سوال کردم از علمائیکه اکنون در قید حیات اند کدام از ایشان اقرب ترست بخدای تعالی گفت مولانا زین الدین ابوبکر تایبادی ومن ویرا نمے دانستم چون ازین خواب درآمدم طلب کردم کسی ویرا در خراسان دیده بود تعریف وتوصیف کرد توفی رحمة الله فی منتصف النهار یوم الخمیس سلخ محرم الحرام سنة احدی وتسعین وسبعمایة وملک عماد الدین سوزنی در تاریخ وفات وی گفته است ۵ سنة احدی وتسعین بود تاریخ * گذشته هفصد از شهر محرم * شده نصف النهار از پنجشنبه * که روح پاک مولانای اعظم * سوی خلد برین رفت وملائک * همه گفتند از جان خیر مقدم *

مولانا بابا یزید پورانی رحمه الله تعالے وی کسب علوم شرعی کرده بود و واسطهٔ رعایت شریعت و متابعت سنت بمقامات عالیه رسیده اکثر اوقات وی بعد از ادای وظائف بکفایت مهمات مسلمانان گذشتی هر کس که در مهمی رجوع کردی بقدر وسع دران اهتمام نمودی و در کفایت آن بهر که از ابناء دنیا رجوع بایستی کردن بنفس خود دران رجوع کردے و هر سخن از مواعظ ونصائح که بر زبان گذشتی آنرا در نفوس مستمعان تاثیر عظیم بودی اگرچه آن بارها شنیده بودندی و در خاطر داشتندے وی را بر طریقت بحسب ظاهر پیری نبوده است همانا که اویسی بوده است میگفته است که هر گاه مرا اشکالی می افتد روحانیت حضرت رسالت صلی الله علیه وسلم بیواسطه آنرا رفع میکند که روزی از اصحاب خود شانه طلبید وگفت که حضرت رسالت صلی الله علیه وسلم فرمود که بایزید گاهی محاسن خود را شانه میکن وبصحبت مولانا ظهیر الدین خلوتی میرسیده است وطریقهٔ ایشان را بسیار معتقد بوده است اگرچه نسبت بارادت وی در نیامده بود کم بودی که خانه وی از مهمانان خالی بودی وبراے ایشان طعامهای مرغوب مهیا ساختے با آنکه دخل وے از باغ وزراعت محقری میبود روزے می گفت که بیشتر چنان بوده است که هر وقت که جماعتے

طیبات آن طیبین آمد	ضد آن بهر ضد این آمد	از نبی آنچه حجت اینست	الخبیثات للخبیثین ست
هر که بینی ز ناقص و کامل	نیست الا بجنس خود مائل	اولیا یار اولیا باشند	اشقیا جفت اشقیا باشند
ور دو ضد را بهم قرین یابی	راز پرداز و همنشین یابی	وانکه جنسیتے نهانی است	که بظاهر بران نیابی دست

مشکل شدن مصاحب زاغ وکبوتر بران حکیم وحل گشتن

زد حکیمے بطرف باغ قدم	دید زاغ وکبوترے باهم	هر دو فارغ نشسته بر یک شاخ	در زبان آوری بهم گستاخ
ماند حیران بفهم خورده شناس	که نه بر وفق حکمت ست و قیاس	صحبت جنس جز بجنس که دید	الفت بی مناسبت کی شنید
تا که از شاخ آمدند فروے	همتنای آب بر لب جوی	بر سر خاک در شتاب شدند	لنگ لنگان بسوی آب شدند

عزیزان از شهری متوجه پوران شدندی برمن ظاهر مے شدی میدانستم که چند کس اند وکی خواهند آمد طعامها مناسب برائے ایشان ترتیب میکردم که چون برسند بی انتظار پیش آرم یک شب درمسجد ختم قرآن تمام می شد یکی از ترکان کبار رود چندر دغن جوشی بمسجد آورد و سوگند برمن داد که ازان بخور که از وجه حلال ست من یک رغن جوشی برداشتم ددو نیم کردم و باز یک نیم را دو نیم کردم و یکی ازان دو نیم بخوردم آن معنے برمن مستور شد انا تو قت باز از توجه عزیزان باینجانب وقوف می یابم و وقت رسیدن ایشان نمیدانم در تشویش افتم روزی با جماعتی بزیارت وی رفتم وقت انگور بود مارا در باغ انگور درآورد و خود برفت ما طواف باغ کردیم و آن قدر انگور که بیبایست خوردیم یکی ازین جماعت خوشه چند بازانگور برداشت دیگری باوے گفت که خدمت مولانا اجازت برداشتن نکرده اند و آن قصه بگفت که از بعض علما روقت واقع شده بود که جمعی مهمانان وی شده بودند یکی ازان جمع از سفره وی تبرکی برداشته بود چون خادم سفره را برداشت خادم را گفت چرا نهی منکر نکردی خادم گفت که من هیچ منکر واقف نشدم گفت فلان کس بے اجازت زله کرد سفره را پیش وی بر تا آنرا بر سفره اندازد خادم سفره پیش وی برد تا زله را بر سفره انداخت بعد ازان مولانا آمد و برائے ما طعام آورد و چون طعام خورده شد اجازت مراجعت خواستم در وقت بیرون آمدن پیش در باغ ایستاد و گفت کسی را که اجازت بباغ درآمدن گرداند آن را اجازت خوردن و بردن هم هست آنچه عالم کرده است نیکو کرده است اگرچه در اول اجازت بردن نکرده بود می توانست که در آخر بحل کند و آن زله بسفره باز نگرداند یکبار دیگر با جمعے اتفاق زیارت وی افتاد در وقت بازگشتن یکی از ایشان در خاطر گذشته بود که اگر خدمت مولانا را کرامتی هست بباید که قدری کشمش تبرک بمن دهد چون دیر اخیر اباد کردیم آن شخص را آواز داد که یکساعت باش بخانه درون رفت و یک طبق مویز بیرون آورد و بوی داد گفت معذور دار که در باغهای ما کشمش نمیباشد یکبار بپهلوی وی نماز شام میگذاردم چنان وی را مغلوب و مستغرق یافتم که گوئی بخود شیخ شعوری ندارد و در قیام که می ایستاد گاهی دست راست را بر بالای دست چپ می نهاده گاهے دست چپ را بر بالای دست راست توفی رحمه الله لیلة یوم الاثنین عاشر من ذی القعده سنه اثنین و ستین و ثمانمائه و قبر وی در بوران است مولانا جلال الدین محمود زاهد مرغابی رحمه الله تعالے وی نیز در علوم ظاهری شاگرد مولانا نظام الدین هروی ست و بجهت ورزش شریعت و متابعت سنت ازین طریق حظی و نصیبی تمام یافته بوده است در تقوی و ورع جهدی بلیغ نموده می آرند که بزرگی یکے از آلات دهقانی را که وقف کرد در زراعت وی کار فرموده بود چون ازان وقوف یافت حاصل آن زراعت

دیدازانجا که تیز فرهنگیست گر ترا ذوق آن شوو جامی تا زخامی خویش و هیچکسے	که میان شان مناسبت لنگی ست که رهی همچو میوه از خامے بمقام رسیدگی برسی هرکه در زی پاک کیشانست	لنگی پارساند با هم شان شیوه نارسیدگان بگذار سوی پاکان تو نهی می کن بحدیث نبی از ایشانست	در تنگ و پوی ساخت همدم شان ره و رسم رسیدگان بردار بتکلف تشبهی مے کن

قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من تشبه بقوم فهو منهم

با تو گویم که زی ایشان چیست تن بآداب او در آوردن	گر توانی بزی ایشان چیست دل باخلاق او بپروردن	اتباع شریعت نبوے کردن سر بوحدت مطلق	اقتدای طریق مصطفوی در شهود خدای مستغرق

را تصرف نکرده و فرموده تا بر فقرا و مستحقان تصدیق نموده اند ملک هراة صرهٔ زر برسم هدیه بوے فرستاد و قبول نکرده حامل صره گفت اگر این را پیش ملک باز برم ملول خواهد شد بر فقرائی که شاگردان شما اند و در مدرسه می باشند قسمت کنید فرمود که تو خود آنرا بمدرسه بر و هرکس که قبول کند بوے ده اما بشرط آنکه بگوئی که این از کجاست زر را بمدرسه برد و هیچکس آنرا قبول نکرد و در ماه ذی الحجه سنه ثمان و سبعین و ثمانمایه از دنیا رفته و قبر وی در مرغاب هرات ست رحمة الله تعالی مولانا ظهیر الدین صوفی رحمة الله تعالی جامع بوده است میان علوم ظاهری و باطنی مولانا زین الدین تایبادی میفرموده که در زیر طاس فلک مثل ظهیر الدین کسے دیگر نے دانم مرید شیخ سیف الدین خلوتیست و پانزده سال در خدمت وی بوده است و شیخ سیف الدین در سنه ثلثه و سبعمایه از دنیا رفته و قبر وی در مزار خلوتیانست و بر سر پل گازرگاه و شیخ سیف الدین مرید شیخ محمد خلوتیست که مے گویند که هرگاه که در خوارزم بذکر مشغول شدی آواز وے چار فرسنگ برفتی و پهلوان محمود یکبار معاصر وے بوده و با وی صحبت میداشته شیخ ظهیر الدین از قاری سبعه بوده است وی گفته است که چون قرآن را تمام براستاد خواندم حضرت رسالت صلی الله علیه وسلم شبے در خواب دیدم که گفت ظهیر الدین قرآن را بر من بخوان از اول تا آخر بروی خواندم گویند که وقتے در اربعین نشسته چهار نوبت افطار کرد باب گندم جوشیده و هر ده روز یک نوبت و گویند که هرگاه که بزیارت گازرگاه رفتی چون از پل گازرگاه درگذشتی یعنے بعد ده روز پا برهنه کردی و گفتی از اولیاء الله شرم میدارم که پای با نعلین در روی ایشان نهم و در تاریخ سنه ثمانمایه از دنیا برفته و قبر وی در مزار خلوتیانست در جوار قبر شیخ وے شیخ بهاؤالدین زکریای ملتانی رحمه الله تعالے وی تحصیل علوم ظاهری و تکمیل آن کرده بوده است بعد ازان که مدت پانزده سال بدرس و افادهٔ علوم مشغول بوده هر روز هفتاد تن از علما و فضلا استفاده میکردند عزیمت حج کرده در وقت مراجعت از حج ببغداد رسید در خانقاه شیخ شهاب الدین سهروردی قدس الله تعالے سره نزول کرد و مرید شد و این همه منزلت و کمال ازان آستانه یافت و شیخ فخر الدین عراقی و امیر حسینی ست رحمهما الله تعالے و بعد از وی قائم مقام وے در مسند ارشاد فرزند وے شیخ صدر الدین بوده است و امیر حسینی در کتاب کنز الرموز در مدحت هر دو شان گفته است ؎ شیخ هفت اقلیم و قطب اولیا ✤ واصل حضرت ندیم کبریا ✤ مفخر ملت بهار شرع و دین ✤ جان پاکش منبع صدق و یقین ✤ از وجود او بنزد دوستان ✤ جنت الماوا شده هندوستان ✤ منکه رو از نیک و از بد تافتم ✤ این سعادت از قبولش یافتم

اگر ایهانه حد خود ولے	جهد کن آن قدر که بتوانی	کل ما لیس کله یدرک	کله لا یجوز ان یترک

خلاص شدن مسخرهٔ فرعونیان از غرق شدن بواسطهٔ آنکه خود را بصورت موسی علیه السلام بر آوردی و مسخرگی کردی

زال فرعون بود ناسره پیش فرعونیان ز نامسخرگی با تمم غرق را چو ز جبرئیل کای نکو کار زین تبر کرد گفت حق کای که دیدی وی یکچند	هرزه گو مسخ روی مسخره مثل موی شدی بمسخرگے جامه عطر قبطیان در نیل از همه پیش دیده ام آزار ساختی با تو خویش را مانند	بود بر سیرت کلیم الله سر تقلید وے بر آوردی نشد آن مسخره هلاک ز غرق وی بدین مکرمت چه ارزنده ست هرکه بر صورت گزیده راست	گاه و بیگاه عصا و کلاه هرچه دیدی ز وی همان کردی ریخت موسی در و خاک بفرق که همه مرده اند و او زنده است بعذاب مخالفان سزاست

رخت هستی چون برون برد از میان ✤ کرد پروازی هماییش ز آشیان ✤ آن بلند آوازهٔ عالم پناه ✤ سرور عهد انتخاب
صدر گاه ✤ صدر دین و دولت آن مقبول حق ✤ فلک بر خوان جودش یک طبق ✤ شیخ نظام الدین خالدی
دهلوی معروف بشیخ نظام الدین اولیا قدس سره وی از مشاهیر مشایخ هندست بعد از تحصیل علوم
دینی و تکمیل آن شبی در جامع دهلی بسر برد چون وقت سحر مؤذن بمناره بر آمد این آیه برخواند که الم یان للذین
آمنوا ان تخشع قلوبهم لذکر الله چون این آیه بشنید حال بروی متغیر شد و از هر جائے انوار بروی ظاهر شدن
گرفت چون بامداد شد بی زاد و راحله روی بدر یافت و ملازمت خدمت فرید الدین شکر گنج نهاد و آنجا مرید گشت و
بمرتبهٔ کمال رسید حضرت شیخ ویرا اجازت تکمیل دیگران داده بدهلی مراجعت کرد آنجا تعلیم طلبهٔ علم و تربیت طبقهٔ اهل ارادت
اشتغال نمود و حسن و خسرو دهلوی هر دو مریدان وی اند شیخ فرید الدین خرقه از خواجه قطب الدین بختیار کاکی دارد و وی از خواجه
معین الدین حسن سنجری و وی از خواجه عثمان هارونی و وی از حاجی شریف زندنی و وی از شیخ الاسلام قطب الدین مودود
چشتی رحمهم الله تعالی گوید که شخصے براتے که مبلغ کثیر در انجا نوشته بود گم کرده پیش شیخ نظام الدین اولیا آمد و قصه گم شدن
برات را بعرض رسانید و اظهار عجز و اضطرار کرد شیخ یکدرم بوی داد که این را حلوا بخر و بروح شیخ فرید الدین بدرویشان
بده چون آن شخص درم را بحلوا گر داد حلوا گر قدری حلوا را در کاغذ پیچیده بوی داد چون نیک نگاه کرد آن کاغذ برات گم شده وی
بود و این نزدیک ست بآنکه مردی صد دینار پیش کسی داشت و دران باب بحثی گرفته بود چون وقت مطالعه رسید حجت را
نیافت پیش شیخ بنان جمال آمد و التماس دعا کرد شیخ گفت من پیرم و شیخ شیرینی دوست میدارد برو و یک رطل حلوا بخر
برای من تا دعا کنم آن مرد حلوا بخرید و در کاغذ پیچید و پیش شیخ آورد شیخ گفت کاغذ باز کن چون باز کرد حجت او بود
پس گفت حجت را بستان و حلوا ببر و بخور و بکودکان خود ده هر دو را برگرفت و برفت گویند تا بریرا از مولتان در راه غارت
کردند و اسباب و اموال وی بردند بخدمت شیخ صدر الدین فرزند شیخ بهاء الدین زکریا که صاحب سجاده بود رفت و گفت که
عزیمت دهلی دارم والتماس سفارش کرد شیخ نظام الدین که آنجا التفات نماید که ویرا سرمایهٔ تجارت بدست آید شیخ
صدر الدین ویرا مبذول داشت رقعه نوشت چون بدهلی رسید رقعه را بشیخ نظام الدین داد شیخ خادم را آواز داد و گفت
از اول تا وقت نماز چاشت هر فتوحی که رسد در راه این عزیز نهاده ام تسلیم وی کن خادم روز دیگر آن شخص را بجای
بنشاند هر فتوحی که رسید تسلیم وی میکرد تا وقت چاشت دوازده هزار تنگه در حساب آمد برداشت و بر دو وقتی سلطان
علاء الدین محمد شاه خلجی میزبی از زر و جواهر بنزد شیخ فرستاد و قلندری نزد شیخ نشسته بود پیش آمد ایها الشیخ

این تیشه که از عداوت خواست بود در دل چنانکه این دفتر	بین که چون مرگ گاه عمر فراست بنود از نصف اولین کمتر	واکه از محض دوستی خیزد نیک خامه ز جنبش بپوست	کس چه داند که تا چه انگیزد چون بدینجا رسید سر بشکست

اعتذار کردن از اختصار این دفتر از سلسلة الذهب بهمین مقدار

چرخ اگر باز بگذرد بستیز ورنه آنرا که خاطر صافیست چون حروفش بصاد و ضاد رسید	سازدم کزلک عزیمت تیز اینقدر هم که گفته شد کافیست خامه را حکم الیسنا در رسید	دهم از سر تراش این خامه داشت جهدی دبیر چرخ بریز همبرین حرف این خجسته کلام	برسانم بمقطع این نامه در رقم کردن حروف سنین ختم شد والسلام والاکرام

تمت

الهدایا مشترک شیخ گفت اما تنها خوشتر کی قلندر باز پس گشت شیخ فرمود که پیش آی که مقصود آن بود که ترا تنها
خوشتر کی قلندر برخاست که صره را بردارد و قوت وی تحمل آن و فا نکرد و بمددگاری خادم شیخ محتاج شد وقتی تجدید
وضو کرده خواست که محاسن را شانه کند شانه در طاق بود کسے نزدیک آن نبود که شانه بدست شیخ دهد شانه از طاق بجست
و خود را بدست شیخ رسانید شیخ ابو عبد الله الصومعی قدس سره از بزرگان مشایخ گیلان بود و روسا و زهاد ایشان
بود و مرا او را احوال عالی و کرامات ظاهر بود و جماعتے از بزرگان عجم را دریافته بود مستجاب الدعوة بود و قتیکه در غضب
شدی حق سبحانه تعالی برای او زود انتقام کشیدی و هر چه خواستے خدا تعالی چنان کردی و هر چیزی که پیش
از وقوع آن خبر کردی چنان خبر کرده بودے واقع شدی جماعتی از اصحاب وی بقصد تجارت بسمرقند رفته بود
نزدیک بسمرقند جماعتے سواران بغارت ایشان آمدند جماعتے تاجران شیخ ابو عبد الله را آواز دادند دیدند که
درمیان ایشان ایستاده است و میگوید سبوح قدوس ربنا الله دور شوید اے سواران از میان ما همه سواران
متفرق شدند و هیچکس نتوانست که اسپ خود را نگاه دارند بعضے بکوهها افتادند و بعضی بوادیها و دو تن از ایشان با
یکدیگر جمع نتوانستند شد و از سر ایشان برستند بعد از ان شیخ را در درمیان خود طلبیدند نیافتند چون بگیلان
بازگشتند و قصه را باز گفتند اصحاب شیخ گفتند که شیخ هرگز از میان ما غائب نشده شیخ عبد القادر محی الدین
قدس الله تعالے سره کنیت وی ابو محمد است علوی بود و حسینی نبیرهٔ شیخ ابو عبد الله صومعی از جانب مادر
و در وی ام الخیر امة الجبار فاطمه بنت ابو عبد الله الصومعی گفته است که چون فرزند من عبد القادر متولد شد هرگز در ماه
رمضان شیر نخورد و یکبار هلال ماه رمضان بجهت ابر پوشیده شد از مادر وی پرسیدند گفت امروز عبد القادر شیر
نخورده است آخر معلوم شد که آن روز رمضان بوده است ولادت وی در سنه احدی و سبعین و اربعمایه بوده است
و وفات وی در سنه احدی و ستین و خمسمایه وی گفته است که خرد بودم روز عرفه بصحرا بیرون رفتم و دنبال گاوی گرفتم
بجهت حراثت آن گاو روی باز پس کرد و گفت یا عبد القادر ما لهذا امرت و ما لهذا امرت بترسیدم و باز گشتم و ببام سرای
خود بر آمدم حاجیان را دیدم که در عرفات ایستاده بودند پیش مادر خود رفتم و گفتم مرا در کار خدای تعالی کن و اجازت ده تا
ببغداد روم و بتعلیم مشغول شوم و صالحان را زیارت کنم از من سبب این داعیه را پرسید بادی بگفتم بگریست و برخاست هشتاد
دینار بیرون آورد که میراث پدر من مانده بود و چهل دینار برای برادر من گذاشت و چهل دینار را در زیر بغل من
در جامه دوخت و مرا اذن سفر کرد و عهد داد بر صدق جمیع احوال و بوداع من بیرون آمد و گفت ای فرزند برو که

بسم الله الرحمن الرحیم

آغاز دفتر سوم از کتاب سلسلة الذهب در محمدت معدلت شعاران و مذمت ظلم پیشگان و ستمگاران است

حمد ایزد نه کار تست ابله وتوسل بافضل الصلوات	هر چه کار تو بار تست ابله وتقرب باصلح الدعوات	پشت طاقت بعاجزی خم ده بالنبی الهدی واحبابه	واعترف بالقصور عن حمده وارث علمه وآدابه -

از برای خدا تعالی از تو امید دیدار بریدم و تا قیامت روی ترا نخواهم دید من با قافله اندک توجه بجانب بغداد کردم و چون
از همدان بگذشتیم شصت سوار بیرون آمدند و قافله را بگرفتند و هیچکس مرا تعرض نکرد ناگاه از ایشان یکی بر من
بگذشت و گفت ای فقیر با خود چه داری گفتم چهل دینار گفت کجاست گفتم در جامهٔ من دوخته است در زیر بغل من گمان
برد که مگر من استهزا میکنم مرا بگذاشت و برفت دیگری بمن رسید و همان پرسید و همان جواب شنید او نیز مرا بگذاشت و
هر دو پیش مهتر ایشان بهم رسیده اند و آنچه از من شنیده بودند بادی بگفتند مرا طلبیدند و بالای بر تلی که اموال قافله را
قسمت میکردند بردند پس گفت با خود چه داری گفتم چهل دینار گفت کجاست گفتم در جامهٔ من دوخته است در زیر بغل
من پس بفرمود تا جامه را بشگافتند و آنچه گفته بودم یافتند پس گفت ترا چه برین داشت که اعتراف کردی گفتم مادر من
مرا عهد داده بود بر صدق و راستی و من در عهدی خیانت نمیکنم پس مهتر ایشان بگریست و گفت چند سالست که
من در عهد پروردگار خود خیانت کرده ام و بر دست من توبه کرد پس اصحاب وی گفتند که تو در قطع طریق مهتر
ما بودی در توبه هم مهتر ما باش همه بر دست من توبه کردند و آنچه از قافله گرفته بودند باز دادند و اول تائبان بر دست
من ایشان بودندی در سنه ثمانین و اربعمائة ببغداد رسید و بجد تمام بتحصیل علوم مشغول شد اول بقرارت قرآن
و بعد ازان بفقه و حدیث و علوم ادبیه پیش بزرگانی که در آن زمان متعین بودند و باندک روزگاری بر قرآن خود فائق
شد و از اهل زمان خود ممیز گشت و در سنه احدی و عشرین و خمسمائة مجلس وعظ نهاد و وی را کرامات ظاهر و احوال
باهر و مقامات عالی بوده است و فی تاریخ الامام الیافعی رحمة الله تعالی دارد و کراماته یعنی شیخ عبدالقادر
رحمه الله تعالی خارجة عن الحصر و قد اخبرنی من ادرکت من اعلام الائمة ان کراماته تواترت او قربت من
التواتر و معلوم بالاتفاق انه لم یظهر ظهور کراماته لغیره من شیوخ الآفاق کرامة وی گفته است که یازده سال در یک
برج بنشستم و با خدای تعالی عهد کرده بودم که نخورم تا نخورانند و لقمه در دهان ننهم تا در دهان من ننهند و نیاشامم
تا مرا نیاشامانند یکبار چهل روز هیچ نخوردم بعد از چهل روز شخصی آمد و قدری طعام آورد و بنهاد و برفت نزدیک
بود که نفس من بر بالای طعام افتد از بس گرسنگی گفتم والله که از عهدی که با خدا بسته ام برنگردم شنیدم که
کسی در باطن فریاد میکند و باواز بلند می گوید الجوع الجوع ناگاه شیخ ابوسعید مخزومی رحمه الله بمن گذشت آن آواز
را شنید گفت ای عبدالقادر این آواز چیست گفتم این قلق و اضطراب نفس ست اما روح برقرار خود ست در مشاهده
خداوند خود گفت بخانهٔ من بیا و برفت من در نفس خود گفتم بیرون نخواهم رفت ناگاه ابوالعباس خضر علیه السلام درآمد و

این معدلت نامه ایست متخفف بسلاطین که سلاله طین فطرت آدمند و لهو را که آخر
آن فناست و آن شغل بر زخارف دنیاست از دل بیرون برده اند و صورت عافیت
ازان بلاها عافیت خبر ایشان گروه که حرز خلد ملکهم حاشیه صحیفه روزگار ایشان بادو
دعای دام بقایهم دام مرغ اجابت شعار ایشان

بعد حمد حق و درود نبی رایه بان ساخته ز چتر سیاه ملک گر جمع گر پریشان ست	نیست پوشیده بر ذکی و غبی ز آفتاب حوادث اند پناه اثر عدل و ظلم ایشانست	که ظلال الله اند بادشهان چتر شان مختصر به پیش نظر عدل ایشان کند بدانش و داد	راحت رنج دیدگان جهان ظلش از نور مهر شامل تر خانه ملک را قوی بنیاد

گفت برخیز و پیش ابوسعید رو رفتم دیدم که ابوسعید بر در خانه ایستاده است و انتظار من میبرد گفت ای عبدالقادر
آنچه من ترا گفتم بس نبود که خضر را نیز میبایست گفت پس مرا بخانه درآورد و طعامیکه مهیا کرده بودند لقمه لقمه در دهان
من انداخت تا سیر شدم بعد ازان مرا خرقه پوشانید و صحبت وی را لازم گرفت الشیخ ابومحمد عبدالقادر بن ابی
صالح بن عبدالله الجیلی لبس الخرقة من ید الشیخ ابی سعید المبارک بن علی المخزومی و هو لبسها من ید الشیخ
ابا الحسن علی بن محمد بن یوسف القرشی الهکاری و هو لبسها من ید الشیخ ابی الفرج الطرطوسی و هو من ید الشیخ
ابوالفضل عبدالواحد بن العزیز التمیمی و هو من ید الشیخ ابوبکر الشبلی قدس الله ارواحهم و هم وی گفته که وقتی
در سیاحت بودم شخصی پیش آمد که من هرگز وی را ندیده بودم گفت صحبت میخواهی گفتم آری گفت بشرط آنکه
مخالفت نکنی گفتم نکنم گفت اینجا بنشین تا من بیایم یکسال رفت پس باز آمد من همانجا بودم ساعتی نزدیک من
نشست و برخاست و گفت این جا نروی تا من باز بیایم یکسال دیگر برفت پس باز آمد و خود نان و شیر آورد
و گفت خضرم مرا فرمودند که با تو طعام خورم آنرا بخوردیم گفت برخیز و ببغداد درای باهم ببغداد درآمدیم **شیخ
حماد دباس قدس سره العزیز** وی از جمله مشایخ شیخ محی الدین عبدالقادر است کان امیا و فتح باب المعارف
والاسرار قدوة مشایخ الکبار شیخ عبدالقادر در جوانی بود و در صحبت شیخ حماد می بود روزی با ادب تمام در صحبت وی
نشسته بود چون برخاست و بیرون رفت شیخ حماد گفت این عجمی را قدمیست که در وقت وی بر گردن همه اولیا
خواهد بود و هر آئینه مامور شود و بآنکه بگوید قدمی هذه علی رقبة کل ولی الله و هر آئینه آنرا بگوید و همه اولیا گردن
نهند توفی شیخ حماد فی شهر رمضان سنه خمس و عشرین و خمسمائة یکی از علمای شام عبدالله نام گفته است که
در طلب علم ببغداد رفتم و ابن السقا در آن وقت رفیق من می بود در نظامیه ببغداد بعبادت مشغول میبودیم و
زیارت صالحان میکردم و در آن وقت در بغداد عزیزی بود که می گفتند که وی غوث است و نیز میگفتند که هر
وقتی که خواهد پیدا میشود و هرگاه که می خواهد پنهان میشود پس من و ابن السقا و شیخ عبدالقادر که وی هنوز
جوان بود بزیارت غوث رفتیم ابن سقا در راه گفت که من از وی مسئله پرسم که جواب آن نداند و من گفتم که از
وی مسئله خواهم پرسید تا ببینم چه میگوید شیخ عبدالقادر گفت معاذالله که من از وی چیزی بپرسم من پیش وی
میروم و انتظار برکت دیدار وی میبرم چون بروی درآمدیم وی را بر جای خود ندیدیم یکساعت بودیم دیدیم که
جای خود نشسته است پس از سر خشم در ابن السقا نگریست گفت وای بر تو ای ابن سقا از من مسئله می پرسی که

ظلم ایشان نکین نوی و کهن تخم کشتی تا بیاری کوشش عدل را چون ملک شود معمار هم خلایق رهند ز محنت و بیم	خلق را برکند ز بیخ و ز بن دارشان از تشنگی و خواری گوش هیچ دیگر نیایدش در کار هم خزاین شود پر از زر و سیم	ملک کشتیست عدل ابر پر آب گشت بی آب هیچ بر ندهد هم سپاهی ز شاه گردد شاد دشمنان گردن نیاز نهند	ملک دولت خود العدل شتاب چون شجر خشک شد ثمر ندهد هم رعیت ازو شود آباد شیوهٔ انقیاد ساز دهند

قاصد فرستادن قیصر روم بنوشیروان تا معلوم کنند که باوی در چه مقام است صدد صلحست یا در معرض انتقام

قیصر روم سوی نوشیروان	قاصدی هوشمند کرد روان	قاصد شاه هوشمند سزد	تا ز خامی خیال کج نپزد

جواب آن ندانم آن مسئله اینست وجواب آن این مے بینم که آتش کفر تو در نهاد تو زبانه میزد بعد از ان بمن نگریست وگفت ای عبد الله از من مسئله می پرسی می بینی که چه میگویم آن مسئله اینست وجواب آن این هر آینه که فرو گیرد ترا دنیا تا بدو گوش با من بے ادبی کردی بعد از ان بشیخ عبد القادر نگریست و ویرا نزدیک بخود نشاند وگرامی داشت وگفت ای عبد القادر خدا و رسول را از خود راضی وخوشنود ساختی بادبی که نگهداشتی گویا که می بینم ترا در بغداد که بمنبر برآمده ومیگوئی قدمی هذه علی رقبة کل ولی الله ومی بینم که اولیاء وقت همه گردنهای خود را پشت کرده اند اجلال واکراماً ترا پس همان ساعت غائب شد وبعد از ان هرگز ویرا ندیدیم ودر نسبت بشیخ عبد القادر گفت واقع شد وابن السقا به تحصیل علوم اشتغال بلیغ نمود وبر اقران خود فائق شد وخلیفه ویرا برسالت بملک روم فرستاد وملک روم علماء نصرانی را با وی مناظره فرمود همه را الزام وافحام کرد در نظر ملک بزرگ نمود ملک را دختری بود خوبروی وی مفتون شد ویرا از ملک خواستگاری کرد ملک گفت بشرط آنکه نصرانی شوی اجابت کرد دختر بوی داد پس ابن السقا کلام غوث را یاد کرد ودانست آنچه بوی رسیده است واما من چون بدمشق رفتم نور الدین شهید مرا بر تولیت اوقاف کرد ودنیا روی بمن نهاد وسخنیکه غوث گفته بود در حق من راست شد روزی شیخ عبد القادر در رباط خود مجلس میگفت وعامهٔ مشائخ قریب بنجاه تن حاضر بودند از انجمله شیخ علی هیتی وشیخ بقا بن بطو وشیخ ابو سعید قیلوی وشیخ ابو النجیب سهروردی وشیخ جاگیر وقضیب البان موصلی وشیخ ابو السعود وغیر ایشان از مشایخ کبار که شیخ سخن میگفت ناگاه در اثنای سخن گفت قدمی هذه علی رقبة کل ولی الله شیخ علی هیتی بمنبر برآمده وقدم مبارک شیخ را بگرفت و بر گردن خود نهاد وبزیر دامن شیخ درآمد وسائر مشایخ گردنها خود پیش داشتند شیخ ابو سعید قیلوی گفته که چون شیخ عبد القادر گفت قدمی هذا علی رقبة کل ولی الله حضرت حق سبحانه تعالی بر دل وی تجلی کرد ورسول الله صلی الله علیه وسلم بر دست طائفهٔ از ملائکهٔ مقربین بمحضر اولیاء متقدمین ومتأخرین که آنجا حاضر بودند احیاء باجساد خود واموات بارواح خود خلعتی در وے پوشانیدند وملائکه ورجال غیب مجلس ویرا در میان گرفته بودند وصفها در هوا ایستاده بودند بروی زمین هیچ ولی نماند مگر که گردن خود را پست کرد وبعضی گفته اند که یک کس از عجم تواضع نکرد و حال وے وازوی متواری شد **شیخ صدقه بغدادی** روزے شیخ صدقه سخنی میگفت که بحسب ظاهر شرع مواخذه می آمد بخلیفه رسانیدند ویرا احضار فرمودند تا تعزیر کنند چون سر وی برهنه کردند خادم وی فریاد برآورد واشتها دست آن کس که قصد ضرب وی کرده بود شل شده هیبتی بر وزیر مستولی شد وچون خلیفه آن را مشاهده کرد

چون فرستاده از خرد زنده است
دیده شاهی بعدل بنشسته
نکته های گران بها می سفت
مرد دهقان چو تنگدست بود
آبیاری کنید کشتش را
دانه را چون جدا کند از کاه
قوت جان وتن دهقان ست
در رسد تاجرے بشهر شما

آن خردمندی فرستنده است
در بروی ستمگران بسته
هر یکے را جدا جدا میگفت
در لگد کوب فاقه پست بود
نعمت خوبی دهید زشتش را
از سر راستی کنید نگاه
قوت روح وبدن دهقان ست
در تردد ز لطف وقهر شما

بعد ماهی که رنج راه کشید
میفرستاد سوی هر کشور
که چو منزل بهر دیار کنید
ناصر او این نهید او را
کشت او را رسد چو وقت درو
حق او وز آنچه هست نکنید
گر نیاید جهان ز دهقان بهر
کار او را بلطف پیش آئید

بدر بارگاه شاه رسید
حاکم زیرک خرد پرور
با رعایا برفق کار کنید
تخم وگاو زمین دهید او را
نکنید آش درون بغصه گرو
بجوی خاطر دژم نکنید
قحط خیزد ز کار خانه دهر
بار او را بقهر نکشائید

بر وی نیز هیبت استیلا یافت فرمود که ویرا بگذارند از انجا برباط شیخ عبد القادر آمد دید که مشایخ وسائر مردم منتظر شیخ نشسته اند که بیرون آید وسخن گوید بیامد ودر میان مشایخ بنشست چون شیخ بیرون آمد وبمنبر بالا رفت شیخ سخن نگفت وقاری را هم نگفت چیزے بخواند اما مردم را وجدے عظیم دریافت وحالتی قوی فرو گرفت شیخ صدقه با خود گفت که شیخ چیزی نگفته وقاری هیچ نخوانده این وجد از چیست شیخ عبد القادر روی بوی کرد وگفت یا هذا یکی از مریدان من از بیت المقدس باینجا بیک گام آمده است وبر دست من توبه کرده امروز حاضران در مهمانی وی اند شیخ صدقه با خود گفت کسیکه از بیت المقدس بیک گام بغداد آید وی را از چه توبه باید کرد و بشیخ چه حاجت دارد شیخ رو بوی کرد وگفت یا هذا وی توبه میکند از آنکه دیگر در هوا نرود وحاجت وی بمن آنست که ویرا به محبت حق سبحانه تعالی راه نمایم **شیخ سیف الدین عبد الوهاب رحمه الله تعالی** وی فرزند شیخ عبد القادر است وی گفته که هیچ ماهی از ماهها نبودے مگر که پیش از آنکه نو شدی پیش والد من بیامدی اگر چنانکه در وی بدی وسختی مقدر شده بودی نا خوش بیامدی واگر نعمتی وچیزی مقدر شده بودی در صورتی نیکو بیامدی آخر روز جمعه سلخ جمادی الاخری سنه ستین وخمسمائه جمعی از مشایخ در صحبت وی نشسته بودند جوانے خوب روی در آمد وگفت السلام علیک یا ولی الله من ماه رجبم آمدم تا ترا تهنیت گویم ودر من هیچ بدی وسختی مقرر نشده در آن ماه رجب شیخ بدی ندید مگر خیر ونیکوئی چون روز روز یکشنبه آمد سلخ رجب شخصی کریه المنظر در آمد وگفت السلام علیک یا ولی الله من ماه شعبانم آمده ام تا ترا تهنیت گویم مقدر شده است در من موت وفنا خلق در بغداد وگرانی در حجاز وقتل وکشتن در خراسان چون ماه شعبان آمد هر چه بهر جا گفته بود واقع شد شیخ در ماه رمضان چند روز بیمار شد روز دوشنبه بیست ونهم رمضان جمعی از مشایخ شیخ پیش وے حاضر بودند چون شیخ علی هیتی وشیخ نجیب الدین سهروردی و غیر هما شخصے با مهابت ووقار در آمد وگفت السلام علیک یا ولی الله من ماه رمضان آمده ام که تا اعتذار کنم از آنچه بر تو مقدر شده بود من وداع کنم ترا که این آخر اجتماع نیست با تو پس بازگشت ودر ربیع الآخر سال دوم از دنیا برفت ورمضان دیگر را نیافت روزی شیخ مجلس میگفت وشیخ علی هیتی در برابر شیخ نشسته بود ویرا خواب آمد شیخ اهل مجلس را گفت خاموش باشید واز منبر فرود آمد وپیش شیخ علی هیتی با ادب بایستاد ودر وے می نگریست شیخ علی بیدار شد شیخ گفت حضرت نبی را صلی الله علیه وسلم در خواب دیدی گفت آری شیخ گفت من برای وے با ادب بایستاده بودم بچه چیز وصیت کرد ترا گفت بملازمت تو بعد از ان از این شیخ علی پرسیدند از معنی آنچه شیخ فرموده بود که من از بهر آن

مستانید از وفزون از باج
با همه کار تا به نیکی باد
آب ایشان بخیر و شر میرید
تا درین تنگنای جانفرسا
جامه کودکان بیار آئید
دعوت خلق را بساط نهید
تا با نها چو گوش بگشائید
هر زبان شرح آن کرم ندهید

با جگیری کنید نے تاراج
تا کنند از شما به نیکی یاد
سلک ایشان بکید گر مدرید
کم نهد کس ز نرخ بیرون پای
خانه بیوگان بیار آئید
عشرت وعیش را نشاط نهید
رغم ذرنج وے بر آسائید
منت بذل آن قدم منهید

تاجران مهیان اخبارند
اهل جمعیت اندیشه وران
ز خبها را نهید مرامنے
بسخای یمین وبذل یسار
چون شود تازه عالم از نوروز
ببرید از دل فقیران زنگ
چون کشائید دست جود وکرم
که ز منت کرم شود مفقود

وز بد ونیک شان خبر دارند
بهر نظم معاشش کارگران
خالی از هر قصور ونقصانی
ببرید از دل غریبان بار
سبزه وگل شود جهان افروز
بنوائی ونوازش چنگ
برتهی کیسگان ببذل درم
در عداد ستم شود معدود

وی بادب ایستاده بودم شیخ علی گفت آنچه من بخواب می دیدم وی به بیداری میدید و ابن شیخ علی هیتی قدس سره کان من المشایخ النطایح و من جملة کراماته من ذکره عند توجه الاسد الیه انصرف عنه من ذکره فی ارض مبتاة اندفع البق باذن الله تعالیٰ شیخ ابومحمد عبدالرحمن طفسونجی رحمه الله روزی در طفسونج که از توابع بغداد است بر سر منبر گفت انا بین الاولیاء کالکرکی بین الطیور اطولهم عنقا شیخ ابوالحسن علی ابن احمد که از اصحاب شیخ عبدالقادر بود و از ده جنت که دران نواحی بود که بمجلس وی آمده بود برخاست و دلق را از سر کشید و گفت مرا بگذار که با تو کشتی گیرم شیخ عبدالرحمن خاموش شد و اصحاب خود را گفت یکسر موی وی را خالی از عنایت الله تعالیٰ نمی بینم وی را فرمود که دلق خود را بپوش او گفت من از آنچه بیرون آمده ام بآن باز نمیگردم پس وی بجانب ده جنت کرد زوجهٔ خود را آواز داد که ای فاطمه جامه بیار تا من بپوشم زوجهٔ وی دران ده بشنیده در راه وی را با جامه پیش آمد پس شیخ عبدالرحمن وی را گفت که شیخ تو کیست گفت شیخ من شیخ عبدالقادر است گفت من ذکر شیخ عبدالقادر نشنیده ام مگر درین چهل سال است که در درکات باب قدرتم هرگز وی را آنجا ندیده ام و جماعتی از اصحاب خود را گفت به بغداد روید پیش شیخ عبدالقادر بگوئید که عبدالرحمن سلام میرساند و میگوید که چهل سال است که من در درکات باب قدرتم آنجا ترا ندیده ام لا داخلا ولا خارجا شیخ عبدالقادر همان وقت بعضی از اصحاب خود را گفت بروید بطفسونج و در راه شمارا خادمان شیخ عبدالرحمن طفسونجی پیش خواهد رسید که برسالت پیش من فرستاده است ایشان را با خود بازگردانید چون به پیش عبدالرحمن رسید بگوئید که عبدالقادر سلام میرساند و میگوید انت فی الدرکات لا یری من هو فی الحضرة لا یری من هو فی المخدع ادخل واخرج من باب السر من حیث لا ترانی بامارة ان اخرجت لک وهی الخلعة الفلانیة فی الوقت الفلانی علی یدی خرجت لک وهی خلعة الرضا و بامارة خروج التشریف الفلانی فی اللیلة الفلانیة لک علی یدی خرج لک وهو تشریف الفتح و بامارة ان اخلع فی الدرکات بحضرمن اثنی عشر الفا ولی الله سبحانه خلعة الولایة وهی فرجیة خضر طرازها سورة الاخلاص قل هو الله احد علی یدی خرجت لک در میانه راه با اصحاب شیخ عبدالرحمن رسیدند و ایشان را بازگردانیدند و رسالت بشیخ عبدالرحمن رسانیدند گفت صدق الشیخ عبدالقادر هو سلطان الوقت و صاحب التصرف فیه تاجری پیش شیخ حماد در آمد و گفت تجهیز قافلهٔ شام کردم و هفتصد دینار بضاعت دارم شیخ حماد گفت اگر درین سال بروی مال ترا بغارت می برند و خود کشته میشوی تاجر بسیار غمگین شد از پیش شیخ حماد بیرون رفت عبدالقادر پیش آمد قصه را باوی بگفت گفت برو که بسلامت خواهی رفت و بغنیمت خواهی آمد ضمان بر من آن شخص بسفر شام رفت و بضاعت خود را بهزار دینار

گشت مسموع شد شگفت کنان
چون خدا را که جهان دانند
تا بیان خدا چه سان باشیم
سرور تاج ملک خواهان اوست
بنده او شدیم و باج دهیم

قاصد روم را چو این سخنان
گفت یار خدا یگان خوانند
گرنه بر خلق مهربان باشیم
گفت الحق که شاه شاهان است
به که بر خاک پاش تاج نهیم

باشد از مقتضای نفس لئیم
پرود در رفع آن شگفت بگفت
مهربانی بود فشانی ما
زان سخن شاه روم چون بشنید
زر به دونیک پاسبان همه

نیست منت چو آری طبع کریم
شاه ازوآن شگفت یار بیافت
در رسوم خسروایگانی ما
قاصد روم چون بروم رسید
رمه باییم و او شبان همه

یا بیدی دعاگوی جناب خداوندی نه چنان بلند ست که ما دام که قلم بلند بالا پای بر قبه قصر قیصر و کنگرهٔ ایوان داستان نوشیروان نهاد سر او بآن آستان نرسید لا جرم

فروخت روزی بقضاء حاجت بسقایه در آمد و آن هزار دینار را بر طاقی نهاد و بیرون آمد و آنرا فراموش کرد و بمنزل خود آمد وی را خواب گرفت در خواب دید که در قافله ایست حرامیان قافله را غارت کردند و اهل قافله را کشتند و وی را نیز شخصی ضربتی زد و کشته شد از هیبت آن بیدار شد اثر خون بر گردن خود دید و الم آن ضربت در خود احساس کرد بخاطر وی آمد که هزار دینار فراموش کرده است هم بتعجیل رفت آنرا باز یافت و ببغداد مراجعت کرد باخود اندیشید که اول شیخ حماد را ببینم که وی کلانتر است و اگر شیخ عبدالقادر را ببینم که سخن او راست شده است ناگاه شیخ حماد او را در بازار دید گفت اول شیخ عبدالقادر را ببین که سخن وی حقست هفده بار از خدای تعالیٰ درخواسته است که قتل تو که در بیداری مقدر شده بود بخواب بگذشت و تلف مال تو که مقرر گشته بود بفراموشی قرار یافت پس پیش شیخ عبدالقادر آمد و گفت آنچه حماد گفته بود که هفده بار درخواسته است و سوگند بعزت معبود که هفده بار و هفده بار تا هفتاد بار درخواسته ام تا حال تو چنان شد که شیخ حماد گفت شیخ شهاب الدین سهروردی قدس الله روحه گفت که در جوانی بعلم کلام مشغول بودم و چند کتاب دران یاد گرفته و عم من مرا ازان منع میکرد روزی عم من بزیارت شیخ عبدالقادر آمد من با وی بودم مرا گفت حاضر باش که بمردی در می آئیم که از دل وی از خدای تعالیٰ خبر میدهد و منتظر باش برکات دیدار وی را چون بنشستیم عم گفت یا سیدی برادرزادهٔ من عم بعلم کلام مشغول ست هر چند وی را میگویم ازان باز نمی ایستد گفت ای عمر کدام کتاب حفظ کرده گفتم فلانی کتاب و فلانی کتاب دست مبارک خود را به سینهٔ من فرود آورد الله که یک نکته ازان کتب در حفظ من نماند و خدای تعالیٰ همه مسائل آنها بر خاطر من فراموش گردانید لیکن سینه مرا از علم لدنی مملو ساخت از پیش وی برخاستم زبانی بحکمت ناطق مرا گفت یا عمر انت آخر المشهورین بالعراق شیخ ابوعمر صریقین قدس الله تعالیٰ وی گفته که بدایت کار من آن بود که من شبی در سر یقین به پشت افتاده بودم روی در آسمان کردم و دیدم که در هوا پنج حمامه میگذرد یکی میگفت سبحان من عنده خزائن کل شیء وما ینزله الا بقدر معلوم و دیگری میگفت سبحان من اعطی کل شیء خلقه ثم هدی و دیگری میگفت سبحان من بعث الانبیاء حجة علی خلقه و فضل علیهم محمدا صلی الله علیه وسلم و دیگری میگفت کل ما فی الدنیا باطل الا ما کان الله و رسوله و دیگری می گفت یا اهل الغفلة عن مولیکم قوموا الی ربکم و رب کریم یعطی الجزیل ویغفر الذنب العظیم چون من آنرا دیدم و شنیدم بیخود شدم چون باخود آمدم دوستی دنیا و آنچه در دنیاست تمام از دل من رفته بود و چون بامداد شد با خدای تعالیٰ عهد کردم که خود را التسلیم شخصی کنم که مرا بخدای تعالیٰ رهنمائی کند و روان شدم

اینها را سپهر گردون سر بآن در آورده و همواره این رقم می زند که سایهٔ دولتش پاینده
با دو آفتاب معدلتش تابنده

خسرو روم راشدی بنده
بندگانش زجاه شاه شاهان
مخزن عدل و معدن انصاف
شارح نکتهای ایمانی
در کلام خدای کشانی
نه قلیدس ز قدح او رسته

تا زدعوی عدل شه بنده
پشت بر پشت شاه شاه نشان
منبع جود و مجمع الطاف
کاشف عقدهای یونانی
کرده طبعش بفکرت شافی
نه مجسطی ز شرح او جسته

عدلش از پیشتر فزون بودی
پیش شاه مجاهد غازی
بایزید الدرم شه دوران
جان یونانیان ازو روشن
روی او بزم ملک را مصباح
اصل و فرع نجات او قانون

کاش نوشیروان چنین بودی
کردی از بندگی سرافرازی
مهبط العز والعلا سلطان
خاک یونان زمین ازو گلشن
رای او گنج علم را مفتاح
در اشارات او شفا مکنون

دنمیدانستم که کجا میردم ناگاه پیری نیکو دیدار باهیبت و وقار مرا پیش آمد و گفت السلام علیک یا عثمان جواب سلام وی بازدادم و سوگند بروی دادم که تو نیستی که نام مرا دانستی و من هرگز ترا ندیده ام گفت من خضرم پیش شیخ عبدالقادر بودم گفت یا ابا العباس دوش مریدی را در صریفین جذبه ربوده است و قبولی یافته و از بالای هفت آسمان وی را ندا آمد مرحبا بک یا عبدی با خدای عهد کرده است که خود را تسلیم شخصی کند بسوی او برو و او را پیش من آور پس مرا گفت یا عثمان عبدالقادر سید العارفین ست و قبلة الواقفین فی هذا الوقت فعلیک بملازمة خدمته و تعظیم حرمته من بجو د حاضر نشدم مگر که خود را در بغداد دیدم و خضر علیه السلام غائب شد و وی را ندیدم تا مدت هفت سال شیخ عبدالقادر در آمدم گفت مرحبا بمن جذبه مولاه الیه بالسنة الطیر و جمع لکثیر من الخیر ای عثمان زود باشد که خدایتعالی ترا مریدی بدهد نام وی عبدالغنی بن نقطه که مرتبهٔ وی بلندتر باشد از بسیاری اولیا و خدایتعالی بوی مفاخرت کند بر ملایکه بعد ازان طاقیه خود بر سر من نهاد و خوشی و خنکی آن بدماغ من رسید و از دماغ بدل ملکوت بر من کشف گشت شنیدم که عالم و آنچه در عالم است تسبیح حق سبحانه تعالی میگویند باختلاف لغات و انواع تقدس نزدیک بود که عقل من زائل شود و شیخ پارهٔ پنبه در دست داشت بر من زد عقل من برقرار بماند بعد ازان مرا چند ماه در خلوت نشاند و الله که مرا هیچ امری ظاهری و باطنی واقع نشد که پیش ازان که من بگویم با من بگفت هیچ حال و مقام مشاهده و مکاشفه نرسیدم که پیش از آنکه من بآن برسم مرا نگفت و مرا از تمیز خبر داد که بعد از اخبار وی بیست سال واقعشد و میان خرقه پوشیدن من از وی و خرقه پوشیدن این نقطه از من بست و پنج سال در میان شد و این نقطه چنان بوده است که وی فرموده بود یکی از علما گوید که پیش عبدالقادر در آمدم و هنوز جوان بودم من خود کتابها از علوم فلاسفه همراه داشتم شیخ بی آنکه دران کتابت نظر کند یا از من بپرسد که چه کتابست گفت یا فلان بئس الرفیق کتابک قم فاغسله برخیز و آنرا بشوی من عزیمت کردم که پیش از شیخ برخیزم و آن کتاب را در خانه بگذارم و دیگر با خود بر ندارم از ترس شیخ و نفس پریشان آن مسامحت نکرد زیرا که چیزی ازان کتاب دانسته بودم و مرا محبتی بآن واقع شده بود و خواستم که بآن نیت برخیزم شیخ بمن نظر کرد مرا قوت برخاستن نماند و بود چون کسی که وی را بند کرده باشد پس گفت کتاب خود را بمن ده چون آنرا بگشادم همه اوراق او را سفید دیدم که بران یک حرف نوشته نبود بدست شیخ دادم اوراق آن را بگردانید و گفت این کتاب فضائل قرآنست و بمن داد دیدم که کتاب فضائل قرآن ست بنکوترین خطی نوشته پس گفت توبه کردی که بزبان نگوئی آنچه در دل تو نباشد گفتم آری گفت برخیز برخاستم هرچه ازان یاد گرفته بودم همه فراموش من شده بود و هرگز تا این زمان بخاطر من نیامده است روزی شخصی ابوالمعالی نام در مجلس

در خیالات هیات افلاک لفظ و خطش مطالع انوار سیه بوی هش شدی بر اخفش آن غذا مایه بلا گردد گشته زو ظلمت ضلالت دور بنگر آن اژدها که چون هردم بر سیف خصم اگر گذار کند رسم ظلم از زمانه برخیزد	طبع او در نهایت ادراک نظم و نثرش طوالع اسرار ریش جنبان دران فوائد خوش بر عدد صورت غرا گردد عالم از پرتو هدے پرنور درکشد عمر بدبرے در دم مرغ جان همه شکار کند ظالم از هر کرانه بگریزد	مطمئن در مواقف تائید پیش ازین گر بفرض راندی حرف خط خود چون ز علم برگیرد تیغ او آفتاب درخشانست رمحش آن اژدهای خونخوارست نیزش آن جره باز تیز پرست چون دهد پشت خود بمسند جاه شیر با گاو صلح جوے شود	مطلع بر مقاصد تجرید از علوم عرب چه نحو چه صرف سوی اعدا ره سفر گیرد گشته طالع براوج ایمانست کش درون مخالفان غارت که پران ز آشیانه ظفرست کند از جهان بعدل نگاه گرگ با میش نرم خوی شود

شیخ حاضر بود در اثنای مجلس وی را تقاضاے عظیم گرفت چنانچه وی را مجال حرکت نماند و بیطاقت شد بطریق استغاثه بجانب شیخ نظر کرد شیخ یک پایه از منبر فرود آمد بر پایهٔ اول سرای همچو سر آدمی پیدا شد و بپایهٔ دیگر فرود آمد بآن سر دوش و سینه ظاهر شد و همچنین پایه پایه فرود مے آمد و آن صورت زیادت میشد تا صورتی شد بعینه مثل صورت شیخ و سخن می گفت بآوازی مثل آواز شیخ و کلامی مثل کلام شیخ و این را غیر آن شخص و من شاء الله کسی نمی دید و شیخ آمد بر بالاے سر وی بایستاد و آستین خود را با مندیل خود بر سر آن شخص پوشید آن شخص خود را در صحرائی یافت کشاده و در انجا جوی آب و بر کنار جوی درختے بلخود دستهٔ کلیدی همراه داشت ازان درخت بیاویخت و بقضاے حاجت مشغول شد بعد ازان وضو ساخت و دو رکعت نماز بگذارد و سلام داد شیخ آستین با مندیل از سر وی برداشت خود را در مجلس دید و اعضای وی از آب وضو تر و تقاضاے وی مدفوع شده و شیخ بر بالاے منبر سخن گویان که گویا هرگز فرود نیامده بود آن شخص خاموش بود و با هیچکس سخن نگفت و دستهٔ کلید را طلب کرد با خود نیافت بعد از مدتے وی را بجانب بلاد عجم عزیمت سفر شد چهارده روز از بغداد راه رفتند بصحرای فرود آمدند آنجا جوی آب روان بود برخاست تا وضوئی سازد دید که آن صحرا بآن صحرا مے ماند که آن روز وضو ساخته بود و آن درخت را دریافت و دستهٔ کلید که آنجا آویخته بود نیز یافت چون ببغداد بازگشت پیش شیخ رفت تا آن قصه را باز گوید شیخ گوش او بگرفت و گفت یا ابا المعالی تا که ما زنده ایم این را باکسی نگوی روزے شیخ با جماعتی از فقرا و فقها بزیارت گورستان رفت و پیش قبر شیخ حماد رحمة الله علیه بایستاد چندانکه هوا گرم شد بعد ازان بازگشت و آثار بهجت و سرور در روی مبارک او ظاهر بود از ایشان پرسیدند که سبب ایستادن پیش قبر شیخ حماد این همه چه بود گفت وی روز جمعه با شیخ حماد و اصحاب وی مسجد جامع می رفتیم چون بسر پلی رسیدیم شیخ حماد دست بر سر من زد و مرا در آب انداخت و هوا در غایت خنکی بود و من جبه پشمینه پوشیده بودم و در آستین من جزوی چند بود دست خود را بالا داشتم تا آن اجزا تر نشود و ایشان مرا بگذاشتند و برفتند از آب بیرون برآمدم و جبه خود را بیفشردم و در عقب ایشان برفتم و بسیار سرما یافته بودم چون بایشان رسیدم اصحاب وی در باب من سخن بگفتند ایشان را منع کرد و گفت من وے را رنجانیدم تا وی را آزمایش کنم وی را کوهی مے بینم که از جای نمے جنبد پس گفت من امروز وی را در قبر دیدم و حله مرصع بجواهر پوشیده و تاجی بر سر وی از یاقوت و در دست وی سوارها از زر و در پای نعلین از زر اما دست راست وی از کار رفته بود و فرمان

بگذرد از شکار رنگ پلنگ باد ام از روی او مگس راند در شود پوستینش را روزی هم ازان ایمنی شود سپری باز گویم که گوهر افشانے که شمرد آن بسبحه انگشت هر گدائی ز جود او معنی ست ورنه بخشد ادای احسان را	با دورنگی شود باو یکرنگ تا بر و خواب را نشوراند چاک آید به پوستین دوزی سر زند قهقهه ز کبک دری پیش دستش بود زنادانے یا که پیمود ازین بکیل مشت پیش او ذکر معن بیمعنی ست بیکے دفعه حاصل کان را	چون نهد سر بخواب خوش خرگوش یوز خوف سیاست شه را تیهو این ز بار چون دراج خواهم از جود او سخن رانم ابر نیسان که در فشان آید بسط کرده بساط فضل و کرم کان ز دستش بکوه برده پناه بهر یه شور کرده در عمان	گیرد ش سگ به مهر در آغوش نه درد پوستین روبه را که کند نقد عمر شان تاراج چون کفش زرد گوهر افشانم آب قریا که بے کران آید طے شده بار نامهٔ حاتم ساخته زیر سنگ منزل گاه گوهر خویش در صدف پنهان

وی نے بر دگفتم این چیست گفت این آن دست ست که بآن ترا در آب انداخته بودم هیچ توانی که آنرا از من در گذرانی گفتم آری گفت پس از خدای درخواه که آنرا بمن باز دهد پس بایستادم واز خدای درخواستم و پنج هزار اولیاء الله در قبرهای خود را از خدایتعالی درخواستند که دعای مرا در حق وی پس سوال میکردم چندانکه خدای تعالی دست وی را بوی باز داد بآن دست مرا مصافحه کرد چون این سخن در بغداد مشهور شد مشائخ بغداد و صوفیه از اصحاب شیخ حماد جمع شدند تا شیخ عبدالقادر را به تحقیق انچه گفته بود مطالبه کنند بمدرسه شیخ آمدند امّا از هیبت شیخ هیچکس نتوانست که سخن گوید شیخ آغاز سخن کرد وگفت دو تن را از مشائخ اختیار کنید تا تحقیق گفته ام بر زبان ایشان ظاهر شود وایشان اتفاق کردند بر شیخ ابویعقوب یوسف بن ایوب همدانی در انروزها ببغداد بود و بر شیخ ابومحمد عبدالرحمن بن شعیب الکردی قدس الله ارواحهما که وی مقیم بغداد بوده هردو از ارباب کشف واحوال بزرگ بودند پس آنجماعت گفتند ما مهلت دادیم تا جمعهٔ دیگر که ببینیم بر زبان ایشان چه ظاهر می شود شیخ فرمود از جای خود بر مخیزید تا این امر متحقق شود و سر در پیش افگند و ایشان نیز سر در پیش افگندند ناگاه از بیرون مدرسه آواز بر آمد و دیدند که شیخ یوسف بشتاب تمام می آمد چون بمدرسه در آمد گفت حق تعالی سبحانه شیخ حماد را مشاهده من ساخت و گفت ای یوسف زود بمدرسهٔ شیخ عبدالقادر رو و با مشایخے که انجا حاضرند بگوی که شیخ عبدالقادر آنچه گفته است صادق است وهنوز شیخ یوسف سخن آخر نکرده بوده که شیخ عبدالرحمن کردی در آمد او نیز گفت مثل آنکه شیخ یوسف گفته بود از شیخ عبدالقادر پرسیدند که سبب چه بود که لقب شما محی الدین کردند فرمودند که روز جمعه از بعض سیاحات ببغداد می آمدم پای برهنه به بیماری متغیر اللون و نحیف البدن بگذشتم مرا گفت السلام علیک یا عبدالقادر جواب سلام وی باز دادم گفت نزدیک من آی نزدیک وی رفتم گفت مرا باز نشان وی را باز نشاندم جسد وی تازه گشت وصورت وی خوب شد و رنگ وی صافی گشت از وی بترسیدم گفت مرا می شناسی گفتم نه گفت من دین اسلامم و همچنان شده بودم که اول مرا دیدی مرا خدایتعالی بتو زنده گردانیده است محی الدین وی را بگذاشتم به مسجد جامع رفتم مردی مرا پیش آمد و نعلین پیش پای من نهاد وگفت یا شیخ محی الدین چون نماز بگذاردم از هر طرف بر من ریختند و دست و پای مرا بوسیدند و میگفتند یا شیخ محی الدین و مرا هرگز پیش از ان باین لقب و نام نخوانده بودیکی از مشایخ گوید که من و شیخ علی هیتی در مدرسهٔ شیخ عبدالقادر بودیم که یکی از اکابر بغداد بپیش شیخ آمد وگفت یا سیدی قال جدک رسول الله من دعی فلیجب ها انا ادعوک الی منزلی گفت اگر مرا اذن کنند بیایم زمانے سر در پیش انداخت پس گفت می آئیم و بر استر سوار شد شیخ علی هیتی رکاب

وان صدف را بقعر داده مقر
زیر و بالای او هزار خطر

بلکه برفرق هرگدا ریزد
همچو باران که برگیا ریزد

توکه باشی که مدح او گویی
کام خاطر ز مدح او جویی

کای خداوند کردگار کریم
ایزد فرد و پادشاه قدیم

نه فلک نقطهٔ ز پرکارت
هفت دریا نمی ز ادرارت

مے نگوییم که این و آن تش ده
گوییم آتش بده که آتش ده

ازدوام ست امر دم مشتق
اشتقاقی ست بس لطیف احق

دمبدم کوس او چه صبح و شام
هست تکرار امر او بدوام

زان هزاران که چون فتد بکفش
نه هد تاج خویشتن فرقش

جامیا تا کی این سخن رانی
در مدیح حیات سلطانی

از ثنا و مدیح دست بدار
بدعای صریح دست برآر

با وجودت ازل چو دی پریر
با بقایت ابد چندان دیر

مدح صنع توجه بلیغ بصر
بلکه آن نیز اقرب واقصر

هرچه دانی سعادت دو سرای
در توفیق ادبر و بگشای

از زبان مسبحان سپهر
نیک خواهان جاهش از سر مهر

بنفاذ امر شان قرین بادا
همه را بر وے آفرین بادا

راست وی گرفت ومن رکاب چپ تا بسرای آن شخص رسیدیم همه مشایخ بغداد و علما واعیان آنجا بودند و سماطی بر کشیدند بر وی انواع نعمتها و زنبه بزرگ سر پوشیده ده کس برداشته آوردند و در آخر سماط بنهادند بعد از ان آن شخص که صاحب دعوت بود گفت الصلا و شیخ سر در پیش افگنده بود و هیچ نخورد و اذن نیز نداد و هیچکس هم نخورد و اهل آن مجلس کان علی رؤسهم الطیر از هیبت شیخ بمن و شیخ علی هیتی اشارتے کرد که آن سله را پیش آرید برخاستم و آنرا پیش برداشتم و بس گران بود و در پیش شیخ نهادیم و فرمود تا سر آن بکشادیم فرزند آن شخص بود نابینا مادرزاد و برجای مانده و مجذوم و مفلوج گشته و شیخ وی را گفت قم باذن الله تعالی معافا آن کودک برخاست دوان و بینا و وی را هیچ آفتی نه فریاد از حاضران برخاست شیخ در انبوه مردم بیرون آمد و هیچ نخورد و بیش شیخ ابو سعید قیلوی رفتم و آن قصه با وی بگفتم گفت شیخ عبدالقادر بیرے الاکمه والابرص و یحیی الموتی باذن الله عزوجل است عجوزهٔ پیش شیخ عبدالقادر آمد و پسر خود را همراه آورد و گفت دل فرزند خود را تعلق بسیار می بینم بتو من ذمهٔ خود را از حق خود بری گردانیدم برای خدایتعالی شیخ وی قبول کرد و مجاهده و ریاضت فرمود آن عجوزه بعد از چند روز بپیش فرزند خود آمد دید که نان جوی میخورد و زرد و لاغر شده از کم خواری و بیداری از انجا بپیش شیخ آمد آنجا طبقے دید و بر آنجا استخوانهای مرغیکه شیخ خورده بود عجوزه با شیخ گفت یا سیدی تو گوشت مرغ مے خوری و پسر من نان جو شیخ دست خود را بر آن استخوانها نهاد و گفت قومی باذن الله تعالی یحیی العظام وهی رمیم آن مرغ زنده شده و بانگ کردن آغاز کرد پس شیخ بآن عجوزه گفت وقتیکه فرزند تو همچنین شود هرچه خواهد که بخورد یکی از مشایخ عمر نام گوید که شبے در خلوت خود بودم ناگاه دیوار در شگافت و شخصی کریه المنظر بیرون آمد وی را گفتم کیستی تو گفت ابلیس آمده ام برای نیکو خواهی تو گفتم نیک خواهی و کدام است گفت آنکه جلسهٔ مراقبه ترا تعلیم کنم و جلس القرفصا و راسه منکس چون بامداد شد نزدیک شیخ عبدالقادر در آمدم تا آن را با وے بگویم چون مصافحه کردم وی دست مرا بگرفت و پیش از انکه آن را با وے بگویم گفت یا عمر صدقک وهو کذاب و بعد ازین از وے هیچ سخن قبول نکنی چهل سال حلیهٔ آن شخص بر آن طریقه بود روزے شیخ میگفت یاران در ایستاده و بعضی مردان متفرق شد زنیخ روی آن کرد و گفت من جمع می کنم و تو تفرقه میکنی فی الحال یاران از مجلس باز ایستاد و بیرون مجلس مے بازید یکی از مریدان شیخ گوید که روز جمعه همراه شیخ بمسجد جامع میرفتم هیچکس با شیخ التفات ننمود و سلام نکرد با خود مرا عجب آمدم که هر جمعه بتشویش تمام به

در بیان آنکه ظلم پادشاه چون سیلی جلیب است که هرچند سخت است سست نماید وظلم دیگران چون مشت پراگنده رقیب که هرچند سست نماید سخت آید

ای بشاهی کشیده سر بسپهر
خاکپاے تو گشته افسر مهر

از تکبر مبر بگردان مهر
سایه را جای بر زمین خوشتر

هر کرا تیغ خور بفرق سر ست
سایه اوراز زخم خور سپر ست

نه که چون تیغ خونفشان باشی
آفت جان این و آن باشی

بیخ ظالم ز باغ ملک بکن
شاخ ظلم از درخت دین بشکن

داد فضل خدایت آن پایه
که شدی مر خدای را سایه

جای سایه گر آسمان بودی
خلق را کی ز خور امان بودی

حق نشاندت بتخت دلوگری
تا کنی پیش تیغها سپرے

عدل را رد بچرخ بالا کن
ظلم را در چه عدم جا کن

ترسم این شاخت آورد از بیخ
بار تعبیه و میوهٔ تو بیخ

مسجد میرسیدیم از ازدحام بسیار بر شیخ هنوز این سخن در خاطرم تمام نشده بود که شیخ تبسم کنان بر من نگریست مردم بسلام روی بشیخ آوردند چنانکه میان من و شیخ حائل شدند با خود گفتم که آن حال بهتر ازین حال بود شیخ بمن التفات کرد و گفت این را تو خواستی ندانستی که دلها مردان بدست منست اگر خواهم دلهاے ایشان را از خود بگردانم بسوے در خود کنم یکے از مشایخ گوید مدتی از خدایتعالے خواستم که یکی از رجال الغیب را بمن نماید یک شب بخواب دیدم که زیارت امام احمد حنبل مے کنم و نزدیک قبر وی مردیست در خاطر من افتاد که وی از رجال الغیب است چون بیدار شدم بامید آنکه وی را در بیداری به بینم بزیارت امام احمد حنبل رفتم آن مرد را در انجا یافتم در زیارت تعجیل کردیم وی پیش از من بیرون رفت من از پے او روان شدم چون بدجله رسیدم هر دو کنار دجله فراهم آمد بمقدار یک گام از دجله بگذشت سوگند بروی دادم که بایست تا سخن گویم بایستاد گفتم مذهب تو چیست گفت حنیفا مسلما وما انا من المشرکین در خاطر من افتاد که وے حنفی مذهبست بازگشتم و با خود گفتم بروم و آنرا با شیخ عبد القادر بگویم بمدرسه وی رفتم و بر در سرای وی بایستادم از درون آواز داد و گفت از مشرق تا مغرب هیچ ولی از اولیاء الله حنفی المذهب نیست جزوی یکے از مریدان شیخ گوید که بخدمت وی مشغول میبودم و بیشتر شبها بیدار میبودم یک شب از خانه خود بیرون آمد ابریق آب پیش بردم التفات نکرد وی بدر سرا نهاد در کشاده شد بیرون رفت و من نیز در عقب وی بیرون رفتم چنانکه گمان من آن بود که وی نمیداند که من همراهم چون بدروازهٔ بغداد رسید در کشاده شد وی بیرون رفت و من هم بیرون رفتم باز در فراهم آمد اندکے راه برفت ناگاه بشهری رسیدیم که من ندانستم که کجاست برباطی در آمد و در انجا شش تن نشسته بودند پیش آمدند و سلام کردند و من در پس ستونی پنهان شدم از یک جانب آن رباط آواز ناله می آمد در اندک زمانی آن ناله ساکن شد ناگاه مردے در آمد و بآن جانب که آواز ناله می آمد رفت بعد ازان بیرون آمد شخصے را بر دوش خود گرفته و شخصی دیگر در آمد سر برهنه و مویهای دراز شده و پیش شیخ بنشست شیخ وی را تعلیم شهادتین کرد و موی سر و لب وی را بگرفت و طاقیه بر سر وی نهاد و محمد نام نهاد و آن شش تن را گفت که من مامور شدم بآنکه این شخص را بدل آن مرد گردانم ایشان گفتند سمعا وطاعة پس شیخ بیرون آمد و ایشان را بگذاشت و من هم در عقب شیخ بیرون آمدم اندکے برفتیم بدروازهٔ بغداد رسیدیم چون بار اول کشاده شد بدر مدرسه رسیدیم آن هم کشاده شد شیخ بخانه خود در آمد چون بامداد شد پیش شیخ بنشستم تا درس سبق خود بخوانم هیبت بر من مستولی شد نتوانستم خواند شیخ گفت ای فرزند بخوان سوگند بروی دادم که آنچه شب

دست ظالم اگر نیاری بست ده ز اورنگ خسروی پستش تیز کز یک طرف رسد بر مرد	که بیارد بکار خلق شکست خاتم ملک کن در انگشتش بسپر دفع آن تواند کرد	بر جهان شهریار اوست نه تو ظلم یک کس کشیدن آسان ست ور ز هر سو خدنگ سه و چهار بود	صاحب افسر اوست نه تو ظلم جو چون دو شد فراوان ست چاره یا مرگ یا فرار بود

پیغام فرستادن سلطان محمود غزنوی بپادشاه روم که اگرچه من بنده زاده ام اما قرار مملکت و دین را برابر این وجه داده ام که هیچ قوی بازو را مجال آن نیست و نمانده است که دست تطاول بمال ضعیفے دراز کند و اگر ناگاه درازدستی واقع گردد بموجب فرمودهٔ من بود و انصاف دادن بادشاه روم که هر که را دست

دیده بودم با من بیان کن گفت آن شهر نهاوند بود و شش تن ابدال بودند و آنکه ناله میکرد مهتر ایشان بود و آنکه بیرون آمد و شخصے را دوش داشت خضر علیه السلام آن مرده را بیرون آورد تا کار وی بسازند و آن شخص که وی را تعلیم شهادتین کردم ترسائی بود از قسطنطنیه مامور شده بودم که وی را بدل آن مرده گردانم پس وی را آوردند و بر دست من مسلمان شد و اکنون یکے از ایشان است و در این سخن مے گفت ناگاه چند گام در هوا برفت و گفت ای اسرائیلی بایست و کلام محمدی بشنو و بمکان خود باز آمد پرسیدند که این چه بود گفت ابو العباس خضر علیه السلام بر مجلس ما مے گذشت به تعجیل گامی چند بسوی او نهادم و گفتم و شنید آنچه شنید خادم شیخ گوید دویست و پنجاه دینار زر سرخ شیخ را دین شد از جهت مهمانان روزی شخصے در آمد که وی را نمی شناختم و بی آنکه اذن خواهد بر شیخ در آمد و بنشست و با شیخ بسیار سخن گفت و مقدارے زر بیرون آورد و گفت این بجهت دین شما ست و برفت شیخ فرمود که این را بوام خواهان برسان پس گفت این صیرفی قدر بود گفتم صیرفی قدر کیست گفتند فرشته ایست که خدای تعالی مے فرستد باولیاء الله تا دین ایشان را ادا کند شیخ بقا بن بطو رحمة الله تعالی وی گفت که روزی در مجلس شیخ عبد القادر حاضر بودم در اثناء آنکه سخن میگفت بر پایهٔ اول از منبر ناگاه قطع سخن کرد و ساعتے خاموش بود و بزمین فرود آمد بعد ازان منبر بالا رفت و بر پایهٔ دوم بنشست پس من مشاهده میکردم که پایه اول کشاده شد چندانکه چشم کار میکرد و فرش از سندس اخضر انداختند رسول صلی الله علیه وسلم با اصحاب بر انجا نشستند و حضرت حق سبحانه و تعالے بر دل شیخ عبد القادر تجلی کرد چنانکه وی میل میکرد که بیفتد رسول صلے الله علیه وسلم وی را بگرفت و نگاهداشت بعد ازان خرد و لاغر شد چون عصفورے بعد ازان بتاکید و بزرگ شد بر صورت هائل و سهمناک و سهمگین بعد ازان آنهمه از من پوشیده شد حاضران از شیخ بقا کیفیت رویت حضرت رسول صلے الله علیه و آله و سلم و اصحابش را پرسیدند گفت خدایتعالے ایشانرا تایید کرده است بقوتیکه ارواح مطهرهٔ ایشان متشکل میشوند بصور اجساد و صفات و اعیان داده است بعد ازان از سبب میل کردن و خرد شدن و بزرگ شدن شیخ پرسیدند گفت تجلی اول بصفتی بوده که بشر را قوت آن نیست مگر بتائید نبوی و لهذا نزدیک بود شیخ بیفتد اگر رسول صلے الله علیه و آله وسلم وی را نه نگاهداشتی می افتاد و تجلی ثانی بصفت جلال بود و ازین جهت بود که شیخ بگداخت و تجلی ثالث بصفت جمال بود ازین جهت بود که شیخ ببالید و بزرگ شد و ذلک فضل الله یوتیه من یشاء والله ذو الفضل العظیم قضیب البان موصلی رحمه الله تعالی کنیت وی عبد الله است شیخ محی الدین بن العربی

ضبط و سیاست است چنین بالا بود می شاید که همه زبردستان زیر دست او باشند

شاه غزنین چو واقف ز علوم که بود بنده زاده محمود گفت شاها چو این سوال اینست زانکه دادش خدا آن شاهی ظلم کردن جز او نیارد کس که مر او را رسد امیری ما اهل عالم نبی زد خردند	کرد تعیین بباج خواهی روم این خیال از کجاش روے نمود به که گردد جوابش از تو درست که کسے را ز ماه تا ماهے چشمه ظلم ازو تراود بس بهره جستن ز باج گیری ما بلکه بر دین بادشاه خودند	گفت با او که گر کنند سوال تو چه خواهی جواب ایشان گفت گفت برگو که آری آن بنده ست نرسد دست ظلم بگشادن رومیان این سخن چو بشنفتند برتر از وی چو شهریاری نیست همه آئین شاه خود گیرند	از تو آن صاحبان جاه و جلال وین غبار از زمین ایشان رفت لیک ازین بندگی نه شرمنده ست گوشمال فروتر آن دادن به تعجب به یکدگر گفتند باج او گر دهیم عاری نیست همه بر دین شاه خود میرند

قدس الله تعالے روحه در بعضی رسایل میفرماید که ازین طایفه بالبعضے را دیده ایم که صورت روحانیت ایشان متجسد و متمثل میشود بر صورت جسمانیت ایشان و بر آن صورت متجسده افعال و احوال می گذرانند حاضران می پندارند که آن بر صور جسمانیت ایشان میگذرد و می گویند که فلان کس را دیدم که چنین و چنین میکرد و حال آنکه آن کس ازین فعل مبراست و این را بارها از بسیاری ازین طائفه مشاهده کرده ایم و معاینه دیده ایم و چنین بود حال عبدالله موصلی که معروف است بقضیب البان باید که برین انکار نیاری که اسرار خدا یتعالے در افراد عالم بزرگ و بسیارست و بقوت عقل ادراک عوران نمیتوان کرد شیخ عبدالله یافعی رحمة الله علیه گفت که یکی از اہل علم مرا خبر داد که یکے از فقرا انمی دیدند که نماز گذارد روزی اقامت نماز میکردند او نشسته بود فقیهی از سر انکار او را گفت برخیز و نماز بجماعت گذار برخاست و با ایشان تکبیر نماز گفت رکعت اوّل بگذارد و فقیه منکر بپهلوی او بود چون برکعت دوم برخاستند فقیه نظر بوی کرد کسے دیگر دید غیر آن دو کس که اول نماز میگذاردند و در رکعت چہارم دیگری دید غیر آنها چون سلام دادند دید که ہمان کس اول است برجائے خود نشسته و از آن سه کس که در حال نماز دیده بود اثری نبود آن فقیه نظر بوی کرد او بخندید و گفت ای فقیه کدام یک از آن چہار کس با شما نماز گذارد شیخ عبدالله یافعی گوید که مثل این قضیه شنیدم که صادر شد از قضیب البان رحمة الله تعالے بالبعضے از فقہا قاضی موصل را نسبت بوی انکار تمام بود یک روز دید که در یکی از کوچہای موصل از مقابل وی قضیب البان رحمة الله مے آید با خود اندیشید که وی را قصه دیرانحاکم رسانم تا وی را بسیاستی برساند ناگاه دید که بصورت پہلوان کردی برآمد و چون مقداری دیگر پیش آمد بصورت اعرابی برآمد و چون نزدیکتر شد بصورت یکی از فقہا ظاہر شد و چون بقاضی رسید گفت ای قاضی کدام قضیب البان را بحاکم میبری و سیاست میکنی قاضی از انکار خود توبه کرد و مرید شد شیخ عبدالقادر رضی الله تعالی گفتند که قضیب البان نماز میگذارد گفت ہیچ بگوئید که ہمیشه سر وی در خانه کعبه در سجود است محمد الاوانی که با بن القائد معروف ست قدس الله سره وی از اصحاب شیخ محی الدین عبدالقادر ست قدس سره در فتوحات مکیه مذکورست که شیخ عبدالقادر وی را مولیالحضره میگفت و میگفت که محمد بن قاید من المفردین است صاحب فتوحات میگوید که مفردون جماعتی اند که در دائره قطب خارج اند و خضر علیه السلام از ایشانست و رسول صلی الله علیه و آله وسلم پیش از بعثت از ایشان بود ابن قائد گفته است ہمه چیزرا باز پس گذاشتم و روی بحضرت آوردم ناگاه بر روی خود نشان پائے دیدم مرا غیرت گرفت گفتم این نشان قدم کیست زیراکه اعتقاد داشتم که ہیچکس بر من سابق نیست گفتند این نشان

عادلی که از حرف عین چشم عالمی بروی نگریست و از دال و لام دل جهانیش در پے آن به که در ہمه چشمها خود را نغز نماید و بہمه دلہا نیکو در آید تا در نغز کاری پیشوائی باشد و در نیکو کردارے رہنمائی

ای مباہی بدولت شاہی / وز قوانین ملک آگاہی
آن چنان زی که زیستن شاید / ہر که انسان زید برآساید
ہر چه جز شرع و دین ہمه بر زن / دست در دامن پیمبر زن
ہمچو او شاه راستان گردی / در ہمین شیوه راستان گردی

روی در قبلهٔ نجات آور / پی بسر چشمهٔ حیات آور
مپسند آنچه شرع نپسندد / بگشای آن دری که او بندد
راستی تا خوش آنکه راست شوی / آدری راه براه ور راست شوی
کجروان روی در ره تو نهند / ور کجی ہمچو راستان برہند

حکایت پادشاه صاحب شکوه با سپاه انبوه بپای دیوار بستان که شاهد

قدم نبی تست صلے الله علیه و آله وسلم خاطر تسکین یافت ابو سعید الشبل رحمه الله تعالے وی نیز از اصحاب شیخ محی الدین عبدالقادر در فتوحات مذکورست که از کسی که صدق بود و ثقه شنیدم که از شیخ ابو السعود که امام وقت خود بود نقل کرد و گفت بر کنار دجله بغداد میگشتم در خاطر من گذشت که آیا حضرت حق را بندگان باشند که وی را در آب پرستند ہنوز این در خاطر تمام نشده بود که آب بشگافت و مردی ظاہر شد و گفت آری یا ابا السعود خدا یتعالے را مردان ہستند که وی را در آب می پرستند و من از ایشانم مردی بودم از تکریت از آنجا بیرون آمده ام و گفت بعد از یازده روز آنجا فلان حادثه واقع خواہد شد چون یازده روز بگذشت آن حادثه بعینها چنانکه گفته بود وقوع شد در فصوص مذکورست که شیخ ابو السعید با مریدان خود گفت که یازده سالست که خدا یتعالے مرا در مملکت خود تصرف داده است اما تصرف نکرده ام ابن قائد روزی از وی پرسید که چرا تصرف نمیکنی گفت من تصرف بحضرت حق سبحانه تعالے گذاشته ام که چنانکه خواہد تصرف کند شیخ رکن الدین علاء الدوله رحمة الله تعالے گفته است که در گورستان امام احمد حنبل رحمة الله تعالے توجه کرده بودم بخاک بزرگی که خاک او معین است نزدیک مردم و من یقین میدانم که وی آنجا نیست اما سبب آن خاک بیرمتبرک است در میان گنبدی خراب بود که من ہرگز نشنیده بودم که آنجا خاکیست چون از این گنبد میگذشتم ہیچ که از آن گنبد آشنائی میشنیدم که کجا میروی بیا دمار انیز زیارتی بکن من باز گشتم و بگنبد در آمدم و آنجا رفتم من خوش شدم کہ روح او با من میگوید که ہمچنان زندگانی کن که من کرده ام گفتم که تو چون زندگانی کردی گفت ہر چه از حق بتو رسد قبول کن گفتم اگر قبول کردنی باشد قبول کنم گفت امروز بتو چیزی خواہد رسید قبول کن گفتم چنین کنم چون بشہر در آمدم این قصه را با شیخ نورالدین عبدالرحمن گفتم فرمود که ہیچ می دانی که در آن گنبد کیست گفتم نے گفت او را ابو السعود مے گویند و وی طریقه داشته است ہر چه از حق وی رسیدے رد نکردی و از کسی چیزے نخواستی و لباس مکلف پوشیدی و طعام مکلف خوردی روزی یکے پیش وی در آمد دستاری دید بر سر وی بسته که دویست دینار می ارزید با خود گفت اینچه اسرافیست دستاری که از آن دویست دینار باشد درویشان را جامه و سفره توان ساخت یک درویش چرا بر سر بندد ابا السعود باشراق خاطر دریافت گفت ای فلان این دستار را که بخود بر سر نه بسته ایم اگر تو میخواہی ببر و بفروش و از برای درویشان سفره بیاور آن کس رفت و دستار را بفروخت و سفرهٔ مکلف راست کرد و نماز دیگر بیامد چون در آمد ہمان دستار را بر سر شیخ دید متعجب شد شیخ ابو السعود گفت چه تعجب میکنی از فلان خواجه بپرس که این دستار را از کجا آورده است بپرسید آن خواجه گفت پارسال در کشتی بودیم و باد مخالف برخاست نذر کردم که اگر بسلامت بیرون رویم دستاری خوب بجہت شیخ ہدیه بریم و اکنون

نارپستان درخت انار سر از دیوار برکرده گذشت نه ہیچکس چشم خیانت بوی باز کرد و نه دست تصرف دراز

در خزان عدل پیشه سلطانی / گذر افتاد بر دہستانی
دید یکجا که کرده از دیوار / سر برون شاخ از درخت انار
در دل خویشتن شمر آن را / بامین خرد سپرد آن را
روز دیگر که بازگشت از راه / در ہمان شاخسار کرده نگاه
سر بسجده نهاد تا دیرے / شکر گو ایستاده تا دیرے

بود از گونه گونه رنگ رزان / غیرت کارگاه رنگرزان
حقہای عقیق تازه و تر / بروی آویخته ز شوشهٔ زر
او ہمیرفت و لشکر انبوه / میرسیدش ز پے گروه گروه
دید بروے انارها برجای / آمد از زین فرو بشکر خدای
کای خداوند عدل عدل آموز / در جهان آفتاب عدل افروز

شش ماهست که در بغدادی طلبیم دستاری چنانچه دل میخواست نمییافتم که بسلام شیخ آیم تا امروز این دستار را بر در فلان دکان دیدم گفتم این دستار لایق شیخ است بخریدم بیاوردم بعد ازان شیخ گفت دیدی که این دستار دیگری بر سر ما می بندد و ازین نوع ازین شیخ روایتها بسیارست **شیخ ابو مدین المغربی قدس سره** نام وی شعیب بن الحسین بن ابو الحسن از اکابر این طایفه است و بسیاری از مشایخ در صحبت و خدمت وی تربیت یافته اند و یکی ازان جمله شیخ محی الدین بن المغربی است و در مصنفات خود ذکر وی بسیار کرده است و سخنان و معارف وی آورده امام یافعی میگوید که اکثر شیوخ یمن بشیخ عبد القادر نسبت دارند و بعضی هستند که نسبت بشیخ ابو مدین دارند این یکی شیخ مغربست و آن یکی شیخ عبد القادر است رضی الله عنه شیخ مشرق و شیخ آفاق ست رضی الله عنهما و نفعنا بهما در کتاب فصوص مذکورست که بعضی ابدال با یکی از مشایخ گفتند که با بو مدین بگوی بعد ازان سلام ما بوی برسانی که سبب چیست که بر ما هیچ چیز دشوار نمیگردد و مشکل نمیشود و بر تو مشکل میشود و مع هذا ما بآن مقام که تو داری رغبت داریم و تو بآن مقام که ما داریم رغبت نداری و در فتوحات مذکورست که یکی از اولیاء الله شنیدم که گفت یکی ازین طایفه گفت که ابلیس را بخواب دیدم از وی پرسیدم که حال تو با شیخ ابو مدین که امام است در توحید و توکل چونست گفت مثل من باوی چون چیزی در خاطر وی اندازم مثل آنکس است که در بحر محیط بول کند و از وی پرسند که چرا بول کردی گوید که تا بحر محیط ناپاک شود و طهارت بآن نتوان کرد ازین شخص هیچ کس نادان تر باشد مثل من با دل ابو مدین همچنین است و هم در فتوحات مذکورست که خلق بجهت تیمن و تبرک دست بشیخ ابو مدین فرو دمی آوردند و می بوسیدند از وی پرسیدند که تو در نفس خویش ازان هیچ اثر باز نمییابی گفت حجر الاسود در خود هیچ اثر باز مییابد که ویرا از حجریت وی بیرون برد با آنکه وی را انبیا و رسل و اولیا می بوسند گفتند که نی گفت من همان حجر الاسودم و حکم آن دارم روزی شیخ ابو مدین در بعضی از دیار مغرب گردن خود را پست کرد و گفت اللهم انی اشهدک و اشهد ملائکتک انی سمعت و اطعت و اصحاب ویرا پرسیدند که سبب این چه بود گفت که شیخ عبد القادر امروز در بغداد گفت قدمی هذه علی رقبة کل ولی الله بعد ازان بعضی از اصحاب شیخ عبد القادر از بغداد آمدند و خبر دادند که شیخ عبد القادر در همان وقت آنرا بگفت هرگاه شیخ ابو مدین این آیت شنیدی که و ما اوتیتم من العلم الا قلیلا گفتی که این اندکی که ما را خدایتعالی داده است نه ازان ماست بلکه عاریتست نزدیک ما و به بسیاری آن نرسیده ایم پس ما جاهلانیم علی الدوام و هم در فتوحات گفته کان شیخنا ابو مدین

تخم عدلم بدل تو کاشته	سپهر را بران تو داشته	ورنه از ما گروه بس گستاخ	دیر ماند این انارها بر شاخ

حکایت پیر دهقان که خمره پر از خوشه گندم یافت و تفحص نمودن بادشاه که آن در کدام تاریخ بوده است

در زمان گذشته دهقانی	گاو میراند کرد ویرانی	ناگهان آلت زراعت او	در زمین شد فرو دران تگ و پو
آشکارا شد از زمین یکخم	بر درونش ز خوشه گندم	خوشهای چو دانهای گهر	زر گرانش خلاف کرده ز زر
دانهای بزرگ رخشنده	دیده را فیض نور بخشنده	حالی آنرا به پیش شاه برد	شاه آنرا بدید حیران ماند
گفت کز سالدیده دهقانان	قصههای نو و کهن دانان	باز پرسید کین که افزوده است	حیرتی تا کجا و کی بوده است

بالمغرب قد ترک الحرفة و جلس مع الله تعالی علی ما یفتح الله و کان علی طریقة عجیبة مع الله فی ذلک الجلوس فانه کان ما یرد شیئا یؤتی الیه به مثل الامام عبد القادر الجیلی غیر ان عبد القادر کان النفس فی الظاهر اعطیه الشرف فقیل له یا ابا مدین لم تحترف اولم لا تقول بالحرفة فقال الضیف عندکم اذا نزل بقوم و عزم علی الاقامة کم توقیت زمان وجوب الضیافة علیهم قالوا ثلثة الایام قالوا الحرق ولا یقعد عندهم حتی یخرجهم قال الشیخ الله اکبر فنحن اضیاف ربنا تبارک و تعالی و انزلنا علیه فی حضرته علی وجه الاقامة عنده الی الابد فتسنت الضیافة فانه تعالی یادل علی کریم خلق بعیده الا کان ولی بالاتصاف به قالوا نعم قال و ایام ربنا قال کل یوم الف سنة مما تعدون فضیافة بحسب ایامه فاذا اقمنا عنده فی ثلثة الاعلاف سنة و قصعت و لا یحرق یتوجه اعتراضکم علینا و نحن نموت و تنقضی الدنیا و سعی لنا فضله و عنده تعالی من ضیافتنا فاستحسن هذه المعترض فانظر فی هذه النفس ان کنت متهم و کان ابو مدین قدس سره یامر اصحابه باظهار الطاعات فانه لم یکن عنده فاعل الا الله روزی شیخ ابو مدین بر کنار دریا می گذشت جماعتی از کافران فرنگ ویرا اسیر کردند و بکشتی خود بردند دید که آنجا جمعی مسلمانان اند که اسیر کردند کشتی از جای بجنبید با وجود آنکه بادهای قوی بجهت ایشان یقین شد که کشتی نخواهد رفت با یکدیگر گفتند غالباً این بواسطه این مسلمانانست که حالی گرفته ایم میشاید که از ارباب باطن باشد شیخ را اجازت دادند تا از کشتی بیرون رود گفت بیرون نمیروم تا همه مسلمانان را نگذارند چون چاره ندیدند همه را گذاشتند فی الحال کشتی ایشان روان شد وی گفته اذا ظهر الحق لم یبق معه غیره هم وی گفته لیس المقت سوی وجهه وحده قال الی وجهه توجهت حجیب عن غیرها هم وی گفته ما وصل الی صریح الحریة من علیه من تفریقه و من اشعاره شعر لا تنکر الباطل فی طوره * لما فانه بعض ظهوراته * واعط منک بمقداره * حتی توفی حق اثباته * توفی رضی الله عنه سنة تسعین و خمسمایة

ابو العباس ابن العریف الصنهاجی الاندلسی رحمه الله تعالی نام وی احمد بن محمد است عالم بوده بعلوم و عارف بوده بوجوه قرات و متناهی بوده در جمیع روایات مریدان و طالبان بسیار پیش وی شدند پادشاه وقت را از وی خوفی در دل آمد وی را طلب داشت در راه فوت شد بعضی گفته اند که پیش از رسیدن بپادشاه و بعضی گفته اند که بعد از رسیدن و کان ذلک سنة ست و ثلثین و خمسمایة صاحب فتوحات از شیخ خود شیخ ابو عبد الله المغربی نقل کرده است که وی گفته که روزی در پیش شیخ خود ابن العریف بیرون آمدم و در صحرا سیر میکردم و بهر درختی و گیاهی که میرسیدم میگفت مرا بگیر من فلان علت را نفع میرسانم و فلان ضرر را دفع میکنم و مرا از الحال

کهنه پیری که بر حد دو بیست	دور گردون نیافتش سر بست	گفت بود این بدور آن سلطان	که دو صاحب خرد دران دوران
یکی از دیگری زری بخرید	آمد از زر خم بزرگ پدید	خم از زر و گوهر آگنده	شد خرنده بر و فروشنده
گوییا خم خویش گرد آور	بهره برگیر ازان زر و گوهر	گفت رو که این خریده تست	بهره از وی جز از تو نیست درست
هر دو زان گفتگو بیاز زدند	داوری پیش پادشاه بردند	پادشا داشت پیش ازان خبری	کان دو دارند دختر و پسری
داد پیوند هر دو را باهم	کرد شان زان زر و گهر خرم	هر دو خصم آمدند باهم راست	در میان جنگ و داوری برخاست
پیر گفتا که آن نه از ما بود	اثر عدل شاه والا بود	خاک از عدل او چو زر میشد	کشت ما خوشه گهر می شد
ظلم شاهان ز حد گذشت امروز	هست بر ما هزار شکر هنوز	نه که در خوشه بلکه در خرمن	گندم ما نه شود از زان

در کلمه عدل عین که چون چشم بر سر آمده است مفتوح ست و دال که چون دل در

حیرتی روی نمود پیش شیخ باز گشتم و قصه را با وی بگفتم شیخ فرمود که ما نه از برای این تربیت تو کرده بودیم این کان هنک انصار والنافع حین قالت لک الاشجار انها نافعة او ضارة فقال یا سید التوبة شیخ گفت خدایتعالی ترا امتحان داز ما بیش کرده است وگرنه من ترا بخدایتعالی رهنمونی کردم نه بغیر او و علامت صدق توبه تو آنست که بآن موضع بازگردی و آن درختها و گیاه ها با تو هیچ نگویند ابو عبدالله بآن موضع بازگشت از آن درختان هیچ سخن نشنید و خداوند را سبحانه تعالی سجده شکر بجای آورد و بسوی شیخ بازگشت و آنرا باوی گفت شیخ الحمد لله الذی اختار لک لنفسه لم یدفعک الی کون من اکوانه و هم صاحب فتوحات گفته که کنت یوما عند شیخنا ابی العباس العریفی یا [illegible] جالسا وارد دنیا و راحد لعطا معروف فقال شخص من الجماعة الذی تریدان یتصدق الاقربون اولی بالمعروف، فقال الشیخ من فوره متصلا بکلام القائل الی الله فیها یردها علی الکبد و الله سمعته فی تلک [illegible] الا من الله تعالی حتی قیل انها کذا نزلت فی القرآن تحققت بها واثر بها قلبی و کذا جمیع من حضر فلا ینبغی ان یاکل نعم الله و هم خلقت دیا کلها غیرهم بحکم التبعیة فهم المقصودون بالنعم توفی رحمه الله سنه ست وثلثین وخمسمایة ابوالربیع الکفیف المالقی رحمة الله تعالی وی از مریدان ابوالعباس بن العریف است روزی با اصحاب خود را گفت فی المثل دو مرد باشند و هر یکی را ده دینار باشد یکی از ایشان یک دینار صدقه کند و نه دینار نگهدارد و دیگر نه دینار صدقه کند و یک دینار نگهدارد کدام از ایشان فاضلتر است گفتند که آنکه نه دینار صدقه کند شیخ گفت چرا وی فاضلتر است گفتند از آن سبب که وی بیشتر تصدق کرده است شیخ گفت آنچه گفتند درست است اما در این مسئله ندانسته‌اند و بر شما پوشیده بماند گفتند آن کدام است گفت آنکه ما هر دو را مال برابر فرض کردیم آنکه بیشتر داد در آمد وی در مقام پیش از آن کس است که کمتر داد پس نسبت وی بفقر زیادت باشد پس وی افضل باشد و حدیث نبوی وارد است بآن معنی که هفتاد هزار بار کلمه لا اله الا الله را گفتن در نجات گوینده تا نجات آنکس که از برای نیت وی گویند اثر تمام است شیخ ابوالربیع مالقی گفته است که من این ذکر را هزار بار گفته بودم و لیکن بنام کسی معین نه ساخته بودم تا روزی بر مائده طعامی حاضر شدم با جماعتی و با ایشان کودکی صاحب کشف بود در آن وقت که آن کودک دست بطعام برد تا بخورد ناگاه بگریست گفتندش چرا بگریستی گفت دوزخ را مشاهده میکنم و مادر خود را در وی در عذاب می بینم شیخ ابوالربیع گفته است در باطن خود گفتم خداوندا تو میدانی که هفتاد هزار بار کلمه لا اله الا الله گفته ام آنرا بجهت آزادی مادر این کودک از آتش دوزخ معین گردانیدم گفت چون من این نیت در باطن تمام کردم آن کودک بخندید و بشاشت نمود و گفت الحمد لله مادر خود را می بینم که از

اندرون قرار گرفته ساکن یعنی می باید که صاحب عدل علی الدوام چشم بصر و بصیرت بر حال رعایا مفتوح بود و اغماض از آن جایز نه و دل او را بتظلم مظلومان در مرکز عدل آرمیده و جنبش و اضطراب در آن ممکن نه

شاه باید که چشم باز بود — بر بد و نیک برفراز بود
هر که بیند که او نه راست رو است — دل و جانش بکجروی گرو است
نه که همچون کمان کشد سوی خویش — دهدش جا نگه به پهلوی خویش
دادخواهی اگر ز تنگدلی — نسبتی کند بسنگدلی
چشم او باز باشد از چپ و راست — تا ز عالم برون برد کم و کاست
همچو تیر کجش بیندازند — کیش خود را ازو بپردازند
باید او را دلی ز حلم شکوه — کش نگیرد ز دادخواه ستوه
نشود از حدیث ادبی سنگ — وز جفاگوئیش بلند آهنگ

آتش دوزخ خلاصی یافت الحمد لله پس بطعام خوردن مشغول باآن جماعت شد شیخ ابوالربیع میگوید که مرا صحت اسناد نبوی در باب کشف آن کودک معلوم شد و صحت کشف آن کودک بخبر نبوی و هم شیخ ابوالربیع گفته است که در بعضی سیاحات خود تنها میرفتم چون شب میرسید مرغی می آمد و نزدیک من شب میگذرانید و با من حکایت میکرد شبی شنیدم که همه شب میگفت یا قدوس چون بامداد شد پرها برهم زد و گفت سبحان الرزاق و پرواز کرد عدی بن مسافر الشامی الهکاری رحمة الله تعالی با شیخ عقیل منجی و شیخ حماد دباس صحبت داشته و بروی خلق بسیار مجتمع شدند و در جبل هکاریه که از توابع موصل است از خلق منقطع گشت آنجا زاویه بنا کرد و مردم آن دیار همه مرید و معتقد وی شدند در سنه سبع و خمسین و خمسمایه از دنیا برفت و قبر وی در آن دیار از مزارات متبرکه است و وی را کرامات و آیات ظاهر است در تاریخ امام یافعی مذکور است که یکی از مریدان وی را در یکی صحرا با داعیه انقطاع از خلق پیدا شد با شیخ عدی گفت ای شیخ می خواهم که درین صحرا از خلق منقطع باشم چه بودی که اینجا آبی بودی که بیاشامیدی و چیزی که قوت من شدی بهر سیدی شیخ برخاست و آنجا دو سنگ بزرگ بود پای بر یکی زد چشمه آب شیرین روان شد و پای بر دیگری زد درخت اناری برست درخت را گفت ای درخت یک روز باذن الله تعالی یک انار شیرین می ده و یک روز انار ترش و آن انار از بهترین اناری بود که در دنیا پیدا شد سید احمد بن ابوالحسن الرفاعی رحمة الله تعالی ذوالمقامات العلیه والاحوال السنیة خرق الله سبحانه علی یدیه العوائد و قلب له الاعیان و اظهر العجائب ولکن اصحابه فمنهم الجید والردی یدخل بعضهم النیران ویلعب بالحیات وهذا ما عرفه الشیخ ولا صلحاء اصحابه نعوذ بالله من الشیطان الرجیم وی از اولاد بزرگوار امام موسی کاظم است رضی الله تعالی عنهما و نسبت خرقه وی به پنج واسطه به شبلی می رسد ساکن ام عبیده بود از بطایح ابوالحسن که خواهر زاده وی است گفته است که یکروز بر در خلوت وی نشسته بودم پیش او آواز کسی شنیدم چون نظر کردم پیش وی کسی نشسته بود که هرگزش ندیده بودم ساعتی دراز با هم سخن بگفتند پس آن شخص روزنی که در دیوار خلوت شیخ بود بیرون رفت و چون برق خاطف در هوا بگذشت پس پیش شیخ در آمدم و پرسیدم که این مرد که بود گفت تو وی را دیدی گفتم آری گفت او کسی است که خدایتعالی بحر محیط را بوی محافظت میکند و یکی از رجال اربعه است سه روز است که مهجور شده است اما نمیداند گفتم یا سیدی سبب مهجوری وی چیست گفت وی در یکی از جزایر بحر محیط مقیم است آنجا سه شبانروز باران متصل بارید بخاطر وی بگذشت که کاش این باران در عمرانات بودی بعد از آن استغفار کرد بسبب این اعتراض مهجور شده است پس من گفتم با

درجهد از زبان او شررے — که چو آتش کند در او اثرے
در نزید بر آتش او آب — زان فتد روز حشر در تب و تاب
گو درون را چو آب صافی کن — دانشش را بآن تلافی کن
پیش سلطان عاقبت محمود — که شه تخت گاه غزنین بود

حکایت پیرزنی از نسای و باورد که سخن درشت پرداخت و سلطان محمود را گرم ساخت و به سخن دیگر نرم گردانیده بسر حد دادوهی رسانید

پیرزالی ز خطهٔ باورد — خط باوردیان برون آورد
بتقلب گرفت باغش را — ساخت جا کلبهٔ فراغش را
لیک آن بدسرشت زشت خصال — تافت گردن ز امتثال مثال
که عوانی ز خلعت دین عور — چشم جانش ز نور ایمان کور
شاه دادش مثال عدل طراز — که عوان ملک وگذار و باز
گفت مشکل که این عجوزه دگر — سوی غزنین کند هوای سفر

سید وی را از حجره وی اعلام نکردی گفت نه شرم داشتم گفتم اگر فرمائی من وی را اعلام کنم گفت میکنی گفتم آری گفت سر در گریبان خود درکش درکشیدم آوازی بگوشم رسید که یا علی سر بردار سر برآوردم و خود را در یکی از جزایر بحر محیط دیدم در کار خود حیران شدم برخاستم و اندکی برفتم آن مرد را دیدم بروی سلام کردم و آن قصه را با وی بگفتم سوگند بر من داد که هرچه ترا بگویم چنانچه گویم گفتم چنان کنم گفت خرقه مرا در گردن من کن و مرا بر روی زمین می کش و منادی میکن که این سزای آن کسی که بر خدای تعالی اعتراض کند خرقه را در گردن وی کردم و خواستم که وی را کشم هاتفی آواز داد که ای علی وی را بگذار که ملائکه آسمان بر وی بزاری درآمدند و گریان شدند خدای تعالی از وی خوشنود گشت چون آواز شنیدم بیخود شدم چون بخود باز آمدم خود را پیش خانه خود دیدم والله که ندانستم که چون رفتم و چون آمدم و یک دفعه کسی از سید احمد تعویذی طلبید وی کاغذی بیاورد که بنویسید اگر سیاهی نبودی کاغذ را بگرفتی و بی سیاهی نوشتی وقتی برای شخصی بی سیاهی نوشت و مدتی مدید غائب شد بعد از آن کاغذ را بیاورد بر سبیل امتحان و گفت ای شیخ برای من دعائی بنویس چون در آن کاغذ نگریست گفت ای فرزند بر این کاغذ نوشته شده است و بوی داد روزی دو تن از اصحاب وی بصحرا رفتند با هم بنشستند و حکایت می کردند یکی از آن دیگری پرسید که ترا درین مدت از ملازمت سید احمد چه حاصل شد گفت تو هر تمنائی که خواهی بخواه گفت ای سیدی می خواهم که نامه آزادی ما از دوزخ همین ساعت از آسمان فرود آید آن دیگری گفت کرم خدای تعالی بسیار است و فضل وی بیحد است درین حال که ایشان درین مقال بودند ناگاه ورقی سفید از آسمان فرود افتاد و بگرفتند در آن هیچ نوشته ندیدند پیش سید احمد آمدند و از حال خویش هیچ ناگفته ورق را بوی دادند چون سیدی در آن ورق نگریست خدای را سجده کرد و چون سر از سجده برداشت گفت الحمد لله الذی ارانی عتق اصحابی من النار فی الدنیا قبل الآخرة گفتند ای سیدی این ورق سفید است گفت ید قدرت بسیاهی نمی نویسد این بنور نوشته شده است و گفته اند که وی را با کمال اشتغال بعبادات اشعار لطیف بوده است فمنها ~ اذا جن لیلی هام قلبی بذکرکم ✦ النواح کما ناح الحمام المطوق ✦ وفوقی سحاب یمطر الهم والاسی ✦ وتحتی بحار الهوی تتدفق ✦ سلوا ام عمرو کیف بات اسیرها تفک الاساری دونه وهو موثق ✦ فلا هو مقتول ففی قتل راحة ✦ ولا هو ممنون علیه فیطلق ✦ و بعضی گفته اند که ابیات از قوال شنیده است و بر آن رفته است از دنیا توفی رضی الله عنه یوم الخمیس الثانی والعشرین من جمادی الاولی سنه ثمان وسبعین وخمسمایه

بار دیگر عجوز بی سامان
شاه گفتش ببر مثال دگر
آنکه اول مثال تو نشنید
[illegible]
بچنین خوارش چه چون ببرند

برز دار ظلم آن عوان دمان
کش نباشد از آن مجال و گذار
خواهد آخر مثال تو بدرید
[illegible]
گوش ننهد کسی بفرمانش
داد فرمان ز بعد آن خیلی
در حق آن عوان بار دگر
آن مثالش بگردن آویزند

روی در دار ملک غزنین کرد
گفت شاها مثال را چکنم
شه شد از حکم طبع سخت سخن
خاک [illegible] بفرق سلطانی
شه چو بشنید قول آن دلریش
که گروهی ز رحم کردن تاب
همچو زندان کشند بر دارش
کاینکه از حکم شاه سر تابد

شیوه دادخواهی آئین کرد
مایه قیل و قال را چکنم
که رو از غصه خاک بر سر کن
که ندارد نفاذ فرمانی
شد پشیمان ز سختگوئی خویش
سخت دل چون فرشتگان عذاب
بلکه همچون سگان بدیوارش
بس جزا کزین بتر یابد

حضرت حیوة بن قیس الحرانی قدس سره صاحب الکرامات الخارقة والانفاس الصادقة والاحوال الفاخرة والانوار الباهرة والمقامات العالیة والمناقب السامیة وی یکی از چهار کس است که شیخ ابوالحسن قرشی گفته است که چهار کس را میدانم از مشائخ که در قبور خود تصرف میکنند چنانکه احیا میکنند معروف کرخی و شیخ عبدالقادر جیلی رضی الله تعالی عنه و شیخ عقیل منبجی و شیخ حیوة حرانی قدس الله اسرارهم یکی از صلحا گفته است که از زمین در دریا نشستم چون بمیان دریای هند رسیدم باد مخالف برخاست و موج عظیم شد و کشتی بشکست من بر تخته پاره بماندم موج مرا بجزیره انداخت بسی بگشتم هیچکس ندیدم و خرابه بسیار بود ناگاه بمسجدی رسیدم که در وی چهار کس [illegible] سلام گفتم جواب من دادند و حال من پرسیدند حال خود با ایشان بگفتم و باقی روز پیش ایشان بنشستم و از حسن توجه و کمال اقبال ایشان بحضرت حق سبحانه تعالی امری عظیم مشاهده کردم چون شب رسید شیخ حیوة حرانی قدس سره درآمد آن جماعت پیش دویدند و سلام کردند و شیخ حیوة پیش رفت و نماز خفتن بجماعت گذاردند و تا طلوع فجر بنماز ایستادند و شنیدم که شیخ حیوة قدس سره بمناجات برآمد و در آخر گفت یا حبیب التائبین و یا سرور العارفین و یا قرة عین العابدین و یا انیس المنفردین و یا حرز اللاجئین و یا ظهیر المنقطعین و یا من حببت الیه قلوب الصدیقین و یا من انست به افئدة المحبین و علیه عکفت همة الخاشعین بعد از آن بگریست گریستنی سخت دیدم که انوار ظاهر شدن گرفت چنانکه آن مکان روشن چون روشنی ماه شب چهارده بعد از آن شیخ حیوة از آن مسجد بیرون آمد آن جماعت مرا گفتند که در عقب وی برو برفتم دیدم که زمین و بیابان و کوه و هامون در زیر پای او در نوردیده میشود و هر گامی که میداشت می شنیدم که می گفت یارب حیوة کن بحیوة در اندک زمانی بحران رسیدیم مردم هنوز در نماز بامداد بودند و شیخ حیوة ساکن حران بوده است تا از دنیا رفته است در سنه احدی و ثمانین و خمسمایه شیخ جاگیر شیخ عبدالقادر بروی ثنا گفته است و طاقیه خود را بدست شیخ علی هیتی برای وی فرستاده است و وی را تکلیف حضور نکرده است و گفته است که من از خدای تعالی خواسته ام که جاگیر را از جمله مریدان من گرداند خدای تعالی وی را بمن بخشید و شیخ جاگیر در اصل از کردان بوده در صحرائی از صحراهای عراق بیکروزه سامره متوطن شد و آنجا می بوده تا در سنه تسعین و خمسمایه از دنیا رفته و قبر وی هم آنجاست و وی گفته من شاهد الحق عز وجل فی سره سقط الکون من قلبه و هم وی گفته ما اخذت العهد علی احد حتی رایت اسمه مرقوما فی لوح المحفوظ من جملة مریدی و قال ایضا ازینت سیفا ماضیا احد طرفیه بالمشرق والآخر بالمغرب لو اشیر به الی الجبال الشوامخ لهوت یکی از اصحاب وی گوید که روزی با وی بودم گله گاوان از پیش وی میگذشتند اشارت بیک

چون سیاست بدین قرار گرفت ۔ ظلم جوی از میان کنار گرفت
نام ظالم چو از جهان کم باد ۔ غیبت او حضور مردم باد

چون حرف نخست از سر ظالم بر دو جز سه حرف الم نماند این اشارت بانست که چون سر بگریبان عدم در خواهد کشید جز الم چیز دیگر نخواهد دید و لفظ سیاست که متضمن سه حرف یاس است یعنی از آن معنی ست که می باید که سیاست ظالم متضمن یاس کلی وی بود از ارتکاب مظالم

معدلت سیر تا جهان دارا ۔ زیر حکمت سکندر و دارا
عدل را زاد راه فردا کن ۔ ظلم را همنشین عنقا کن
عالم از عدل تو پر آوازه ۔ فضل وجودت برون ز اندازه
عدل خواهی که برمزید شود ۔ ظلم باید که ناپدید شود

گاو کرد و گفت این حامله بگوساله نر جنین و آن فلان روز خواهد زاد و نذر ما خواهد بود و فلان و فلان از وی خواهد خورد و اشارت بگاوی دیگر کرد و گفت این حامله است بگوساله ماده و فلان وقت خواهد زاد و نذر ما خواهد بود و فلان و فلان از وی خواهد خورد و سگ سرخ از وی نصیبت است والله که هر چه گفته بود واقع شد و سگ سرخ بزادیه در آمد و ازان گوساله یکبار دیگر برد **شیخ ابو عبدالله محمد بن ابراهیم القرشی الهاشمی** قدس سره امام العارفین و دلیل السالکین صاحب الاحوال الفاخرة والکرامات الباهرة وی گفته العالم من نطق عن سرک والطلع علی عواقب امرک و هم وی گفته که روزی در منا بودم تشنه شدم هیچ جا آب نیافتم و با من هیچ نبود که بآن آب خورم میرفتم تا جای پیدا کنم که بآن آب کشم جائے یافتم که اما جم آن جمع آمده بودند و آب میکشیدند یکے از ایشان گفتم که قدری آب درین رکوه کن مرا بزد رکوه از دست من بگرفت و دور انداخت من برفتم که تا رکوه را بگیرم و بسیار شکسته خاطر بودم دیدم که برکه شیرین افتاده است آب برداشتم و بخوردم و رکوه را پر آب کردم پیش اصحاب آوردم ازان آب بخوردند قصه با ایشان بگفتم آنجا رفتند تا آب گیرند نه آب یافتند و نه اثر آن دانستم که آیتی بود از آیات الهی و عن الشیخ ابن کسائی قال مر الشیخ ابو عبدالله قدس سره فی بعض قری مصر و معه جماعة من اصحابه فوجد القریة عامرة بالبیوت والبساتین ولم یر بها احد فسئل الشیخ عن سبب خلوها فقیل له انها مشهورة بسکنی الجن فمن سکنها من بنی آدم اذی قطعیا وقد یغرق البهائم القری فقال الشیخ لبعض الفقراء ناد باعلی صوتک فی رحاب القریة معاشر الجان قد امرکم القرشی ان ترتحلوا من هذه القریة ثم لا یعودوا الیها ولا تؤذوا واحدا من اهلها انما کانوا من خالف منکم هلک قال فجعل الرجل ینادی والفقراء یسمعون من القریة جلبة فقال الشیخ ارتحلوا ولم تبق فیها منهم احد فتسامع اهل القریة و جاروا و عمرها الناس ثم لم یناوی احد منهم من الجان بعد ذلک ومن کلام الشیخ ما فی الوجود اغر من الاخ فی الله توفی رحمه الله سنه تسع و تسعین و خمسمائة **ابو الحسن علی بن حمید الصعید المعروف بابن الصباغ** رحمته الله تعالے صاحب احوال بلند و مقامات ارجمند بود کرامات بسیار و خوارق عادات بیشمار ازوی ظاهر شده است پدر وی صباغ بود و میخواست که پسرش هم صباغ باشد بر وی گران می آمد که وی بصحبت صوفیه برفت و طریقه ایشان می ورزید از صباغی باز آمد روزی پدرش آمد دید که جامهاے مردم را رنگ نکرده است و وقت گذشته در غضب شد و در دکان تغارها بسیار بود در هر یکے رنگے دیگر چون غضب پدر را دید همه جامها را گرفت و در یک تغار نهاد و غضب پدر زیادت شد گفت دیدی چه کردی و جامهاے مردم را ضائع ساختی هر یک رنگی خواسته بودند و تو همه

چون بود شاه معدلت پیشه
گرگ چون در رمه روان باشد
گر فتد شاخ از تو دکم دکاستی
تیغ از ظالمان مدار دریغ

واندران منقبت یک اندیشه
جرم بر گردن شبان باشد
بجهد شاخ دیگر از چپ و راست
عدل را دار در حمایت تیغ
زجر کم دفع ظلم نتواند

گوسپند را ز ظلم دار نگاه
ظلم شاخست و بیخ آن ظالم
بیخ را برکن از نشیمن بود
چون سیاست کم از گناه بود
قصد ناقص مرض بشوراند

زانکه ظلم شه است ظلم سپاه
شاخ را بیخ پرورد دائم
تا توانی ز بیخ شاخ آسود
مهربان را چه انتباه بود

حکایت پیر زالی که راه سلطان سنجر ماضی گرفت و از بیراهی یکدو سه ظالم داد خواهی کرد و ظلم ایشان را از راه برداشت

یک رنگ کردی ابو الحسن دست دران تغار کرد و همه را یکبار بیرون آورد هر یکے را آن رنگ شده بود که صاحبش خواسته بود چون پدرش آن بدید حیران بماند و یرا سلوک راه صوفیه بازگذاشت و از صنعت صباغی معذور داشت عادت وی آن بود که مادام که نام کسی را از لوح محفوظ از مریدان خود ندیدی در صحبت سعادت خود راه ندادے روزے شخصی از وی طلب صحبت کرد شیخ ساعتی سر در پیش انگند و گفت و نزدیک ما هیچ وظیفه خدمت نمانده است که بآن قیام نمائی آن شخص مبالغه کرد که ازان چاره نیست گفت هر روز میرود یک پشته حلفا می آورد بعد از مدتی که آن کار کرد دست وی بدرد آمد آنچه حلفها را بدان می درید بینداخت و ترک صحبت فقرا کرد شبی در خواب دید که قیامت قایم شده است و مردم بر صراط میگذرند بعضے بسلامت می گذرند و بعضی را در آتش می انداختند چیزی طلبید که دست دران زند نیافت متحیر بماند ناگاه دید که یک پشته ازان پشتها حلفا بر روی آتش میرود خود را بر بالاے آن انداخت و یرا از آتش بیرون برد و نجات یافت ترسناک و هول زده از خواب در آمد پیش شیخ رفت چون چشم شیخ بروی افتاد گفت نگفتم ترا که خدمتی پیش ازین نمانده است در پیش شیخ استغفار کرد و بسر کار خود رفت توفے رحمة الله تعالے سنه اثنی عشر وستمایة **ابو اسحق بن الطریق** رحمه الله تعالی وی از مشایخ شیخ محی الدین بن العربی است قدس الله تعالے روحه و در فتوحات می گوید که وی از بزرگ ترین مشایخ است که من دیده ام و از وے می آرد که گفت کسانی که مرا می شناسند همه اولیاء الله اند گفتند چون چنین است یا ابا اسحق گفت زیرا که از هر یکی از ایشان از دو حال بیرون نیستند یا آنست که در حق من خیر و نیکوئی مے گویند یا غیر آن اگر چنانچه در حق من خیر میگویند مرا صفت بآن نمیکنند مگر بآنچه صفت وی شده است اگر چنانچه وی صفت آن محل نبودی موصوف بآن نگشتے مرا بآن صفت نکردی پس این شخص نزدیک من از اولیاء الله است و اگر چنانچه در حق من بد میگوید وی صاحب فراست و کشف است که خدایتعالی و یرا بر حال من اطلاع داده است پس این کس هم از اولیاء الله است **شیخ ابن الفارض الحموی** قدس سره کنیت او ابو حفص است و نام عمر از قبیله بنی سعد است قبیله حلیمه مرضعه رسول الله صلے الله علیه وسلم حموی الاصل بود و مصر المولد و المحتد پدر وے از علمای مصر بود فرزند سیدی کمال الدین محمد گفته است که وے گفتند که در اول تجرید و سیاحت از پدر خود اجازت میخواستم و در وادیهای و کوهها که نزدیک مصر بود می گشتم و بعد از شبانه روزے کم یا بیش از جهت مراعات خاطر وی باز می گشتم و پیش وے می آمدم و چون پدر وفات یافت به تجرید و سیاحت و سلوک طریق حقیقیه بالکلیه باز گشتم

بود در مرو شادجان لالی
از تظلم زبان چو خنجر کرد
بانگ برداشت کای پریشان کار
گفت کای پیرزن چه افتادت
خفته در خانه ام سه چار یتیم
با من امسال گفتگو کردند
دستم اینک چو پنجه مزدور
با دل خرم و لب خندان

همچو زال جهان کهن سالے
روی در رهگذار سنجر کرد
گوش خود سوی من پریشان دار
که ز گردون گذشت فریادت
دل شان بهر نیم نان بدو نیم
وز من انگور آرزو کردند
زابله پر چو خوشه انگور
رو نهادم بسوی فرزندان

روزی آمد ز خنجر ستمی
دید کز راه میرسد سنجر
گوش سنجر چو آن نفیر شنید
گفت من رنجکش کمی ز الم
نیم نان جوین نخورده طعام
سوی ده جستم از وطن دوری
چون زده استم ز خود سبدم
بعد و بیدادگر ز لشکر تو

بر وی از یکه و لشکری هامی
برده از سرکشی بکیوان سر
بارگی سوی کنده پیر کشید
کمتر از صد بانده ساله
کرده شیرین دهن ز میوه بنام
تن نهادم بسر بیخ مزدوری
پر شد از آرزو خود سبدم
دور ره عدل و ظلم ها و رتو

امابرمن هیچ چیزازین طریق فتح نمیشد تاآنزمان که روزی خواستم که یکی از مدارس مصرداریم دیدم که بردر مدرسه پیریست بقال وضو میسازد ووضوی نه بترتیب مشروع اول دستها خود نشست بعدازان پایها بعدازان مسح سرکشید بعد ازان روی بشست باخودگفتم عجب ازین پیردرین سن ودردیار اسلام بردرمدرسه درمیان فقهای مسلمانان وضو میسازد نه برترتیب مشروع آن پیردرمن نگریست وگفت ای عمربرتو درمصرهیچ فتح نمی شود فتحی که ترادست دهد در زمین حجاز ومکه خواهد بود قصدآنجاکن که وقت فتح تورسیده است دانستم که وی ازاولیاءالله است ومرادوی ازان وضوی غیرمرتب اظهارجهل وتلبیس وسترحال بود پیش وی بنشستم وگفتم یاسیدی من کجا ومکه کجا غیرموسم حج است وهیچ رفیق وهمراه یافت نیست بدست خوداشارت کرد وگفت اینک مکه پیش روی تست نظرکردم مکه رادیدم ویرابگذاشتم ودرد مکه نهادم مکه ازنظرمن غائب نشدتاانجاکه درآمدم وابواب فتح برمن گشاده شد وآثارآن مترادف گشت درکوهها وادیهای مکه سیاحت میکردم تاآنکه بوادی مقیم شدم که ازانجاتامکه ده شبانه روزراه بود وصلوات خمس رادرحرم شریف بجماعت حاضرمیشدم وبامن درآمدن وشدن سبعی عظیم الخلقه همراهی میکرد وچون شتربزانو درمی آمد ومیگفت یاسیدی ارکب ومن هرگزسوارنشدم پانزده سال بران گذشت ناگاه آوازآن شیخ بقال بگوش من می آمد که یاعمرتعال الی القاهرة واحضر وفاتی بتعجیل تمام دیدم که محتضراست بروی سلام گفتم ووی نیزمن سلام گفت ودیناری چندبمن داد که باین تکفین وتجهیز من کن وحمالان تابوت مراهریک دیناری بده وبفلان موضع برازقرافه وبگویندکه آن همان موضع است که اکنون قبر شیخ ابن الفارض آنجاست پس گفت تابوت مرادرانموضع بنه ومنتظرمیباش که مردی ازکوه فرودآید بادی برمن نماز بگذارانگاه منتظرمیباش تاخدایتعالی چکند چون وی وفات کرد بوصیت وی عمل کردم وتابوت ویرادران محل که گفته بودم بنهادم دیدم که مردی ازکوه چون مرغ شتابان فرودآمد وندیدم که پای برزمین آمده باشد ویرابشناختم که شخصی بودکه پیاده دربازارها میگشت ومردم باوی مسخرگی میکردند برقفای وی سیلی می زدند پس گفت ای عمرپیش روتابروی نمازکنیم پیش رفتم دیدم که میان زمین وآسمان مرغان سبزوسفید باما نمازمیگذارند چون ازنمازفارغ شدیم یکمرغ سبزعظیم الخلقه ازمیان ایشان فرودآمد وزیرپای تابوت وی بنشست وتابوت ویرافروبرد وباردیگرمرغان پیوست همه تسبیح گویان می پریدند تاازنظرغائب شدند من ازان حال تعجب کردم آنمرد گفت که یاعمراماسمعت ان ارواح الشهداء فی جوف طیر خضرتسرح من الجنة حیث شاءت هم شهداء السیوف واماشهداء المحبة فکلهم اجسادهم وارواحهم فی جوف طیرخضروهذا الرجل منهم یاعمرومن نیزازیشان بودم ازمن ذلتی دروجودآمد ومراازمیان ایشان براندند واکنون دربازارها تقفا

برمن خسته غارت آوردند — سبدم زار زوستمی کردند | هیچکس را چومن زطالع بد — برنیاید همی زآب سبد
توچنین فارغ وجگرخوران — ازجفای توخون دل یاران | اینچه شاهی زمملکت داریست — دردل خلق تخم غم کاریست
دست ازعدل ودادداشته — ظالمان برجهان گماشته | گرچه امروزنیست خندکسی — که برآردزظلم تونفسی
چون هویداشودسرانهفته — چه جواب خدای خواهی گفت | وی نهودت تبارک سرتاج — ازتوفرداجل کند تاراج
بیک امروزت این سرورکه چه — درسراین نخوت وغرورکه چه | کنگره تاج توهوارکشید — ازجهان هیچ عاقبت ببرید
قبهٔ چترتوچوگشت بلند — سایهٔ ظلم برجهان مفگند | علقی ازتابش مهرسبی باید — بصداشعرکجی دران سایه
توچنین گرم ازجهالت خویش — کام زن دررهٔ ضلالت خویش | تونهاده تخت پشت چراغ — میوه دیش بخوری زین باغ
مانده درباغ ملک میوه زنان — مضطرازدست ظلم میوه کنان | بیوگان رفغان زمیوه ببر — توگشاده دهان بمیوه خوری

میزنند وبران ذلت تادیبها میکنند ویرادیوانی ست مشتمل برعیون معارف وفنون لطائف که یکی ازان قصائدآن این قصیده تائیه است فارضیه که هفتصدوپنجاه بیت است کم وبیش وقداشتهر هذه القصیدة من مشایخ الصوفیة وغیرهم من العلماء والفضلاء علی الحقیقة آنچه بعدازسیروسلوک تمام درین قصیده ازحقائق علوم دینیه ومعارف یقینیه از ذوق خودوازذوق کاملان واولیاواکابرمحققان مشایخ روح الله تعالی ارواحهم اجمعین جمع کرده است درچنین نظمی رائق وفائق گفته اندک کسی دیگررامیسرنشده است ونمیشود وهیچکس ازاهل هنردرفضل بلکه مقدوراکثرنوع بشر نتواندبود عن کل لطف فیه لفظ کاشف وفی کل معنی فیه حسن باهر بحر ولکن الطیفاده عنبرحزن ولکن الغیوث جواهر شیخ قدس الله تعالی سره فرموده است که چون قصیده تائیه تمام گفته شد رسول راصلی الله علیه وسلم بخواب دیدم فرمودند که یاعمرماسمیت قصیدتک گفتم یارسول الله آنرالوائح الجنان نام نمودم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لابل سمها نظم السلوک فسمیتها بذلک وحکایت کرده اندازاصحاب وی که گفتن وی نه برقاعدهٔ شعرا بودبلکه گاهی ویراجذبه میرسید وازروزهای هفته ویاده روزکم وبیش ازحواس خودغائب میشد چون بخودحاضرمیشد املامیکردسی بیت یاچهل یاپنجاه بیت خداوند تعالی بروی دران غیبت فتح کردی بعدازان ترک آن میکرد تا آنوقت که مثل آن حالت معاودت کردی شیخ شمس الدین ایکی رحمة الله تعالی که یکی ازاصحاب شیخ صدرالدین قونیویست قدس سره وشیخ الشیوخ وقت خودبودگفته است که درمجلس شیخ بامعنی شیخ صدرالدین علماء وطلباء علم حاضرمیشدند ودرانواع علوم سخن میگذشت وختم مجلس بربیتی ازقصیده نظم السلوک میشدحضرت شیخ بران زبان عجمی سخنان غریب معانی لدنی می فرمودکه فهم آن نتوانستی کرد دیگرکسی که ازاصحاب ذوق بودی وبسیار بودی که درروزدیگرگفتی که دران بیت معنی دیگربرمن ظاهرشده است ومعنی غریب ترودقیق ترازپیشترگفتی وبسیار میفرمودکه صوفی رامیباید که این قصیده رایادگیردوباکسی که فهم آن کند معانی آنرا شرح کند وهم شیخ شمس الدین گفته است که شیخ فرغانی تمامی همت خودرابرفهم آنچه حضرت شیخ فرموده است آورده بود وآنراتعلیق میکرد اولاآنرا بفارسی شرح میکردوثانیا بعربی وآنهمه ازبرکت انفاس حضرت شیخ ماست شیخ صدرالدین قونیوی قدس الله تعالی سره قال الامام الیافعی رحمة الله تعالی وقداحسن یعنی شیخ ابن الفارض وصف راح المحبة فی دیوانه المشتمل علی اللطائف المعارف والسلوک والمحبة والشوق والوصل وغیرذلک من الاصطلاحات والعلوم الحقیقة المعروف فی کتب مشایخ الصوفیة ومن ذلک وصفه لهافی هذاالبیت المشهور هناولاهل الدیرکم شکروابها وماشربوامنها

پیش ازان کت اجل دهان بزند — خصمت ازافکنی دستان خندد | چشم بگشاچوعاقبت بینان — بنگرحال زارمسکینان
شاه سنجرچوحال اودانست — صبربرحال خویش نتوانست | دست بررونهاده زارگریست — گفت باخودکه اینچه کارگریست
تف برین زفتی وتباهی ما — تف برین خسروی وشاهی ما | شرم بادازین جهانداری — شرم بادازین جهان خواری
ماقوی شادودیگران ناشاد — ماخوش آبادوملک ناآباد | بعدازان گفت کان وظالم را — دان دوسردفترمظالم را
دفترعمرپاره پاره کنند — تاهمه مردمان نظاره کنند | بیوه زن راعطامقررکرد — اززروقلب زرتونگرکرد
دادازیکی زرش معمور — تاازان کودکان خورندانگور | گردش ازجودوعدل خرم وخشنود — درجهان تاکه بودازان خوشنود

درخواب دیدن عبدالله عمربعدازدوازده سال پدرخودراوخبردادن وی از
مناقشه درحساب ومضائقه درحقوق عباد

ولکنهم هو اعلی نفسه قلبک من ضاع عمره ولیس له فیها نصیب ولاسهم وقال ایضاً من مشهور وانه وقع للشیخ شهاب الدین سهروردی رضی الله تعالی عنهم قبض فی بعض حجابه فالقی الیه الشیخ الناظم رحمة الله فاستنشده الشیخ شهاب الدین رحمة الله تعالی عنه من فریقه فانشد الشیخ الناظم قصیدته التائیة فی انشادها الی ان قال اهلا بما لم اکن اهلا لموقعه قول المبشر بعد الیأس بالفرج لک البشارة فاخلع ما علیک فقد ذکرت ثم علی ما فیک من عوج فقال الشیخ الشهاب الدین السهروردی قدس سره فتواجد من عنده من شیوخ الوقت الحاضرین وکان المجلس عامر الشیوخ اجلاء و سادة من الاولیاء فخلع علیه هو الحاضرون قیل اربع مائة خلعة وقتی از شیخ ابن الفارض هفوه صادر شد ویاران مواخذه کردند وقبض عظیم که نزدیک بود که روح وی مفارقت کند واقع شد این بیت بر زبان وی بخواند ع من ذا الذی ما ساء قط ومن له الحسنی فقط + شنید که در آسمان و زمین کسی میگوید اما شخص وی را نمیدید محمد الهادی الذی علیه جبرئیل هبط وشیخ برهان الدین ابراهیم جعبری گفته است که در نواحی جعبر در سیاحت بودم وباخود حدیث التذاذ بفنا در محبت میکردم ناگاه مردی چون برق خاطف بگذشت واین بیت می خواند ع فلم تهوی مالم تکن فی فانیا + ومالم تفن مالم تجتلی فیک صورتی دانستم که آن نفس مجتبی است در پی او بجستم ودامن وی را بگرفتم وگفتم این نفس از کجا بتو رسیده است گفت این از انفاس برادرم شرف الدین ابن الفارض است گفتم اکنون وی کجاست گفت پیش ازین نفس وی از حجاز می شنیدم واکنون از جانب مصر می آید وحال وی محتضر است ومامور شده ام با آنکه در وقت انتقال وی حاضر باشم وبر وی نماز گذارم واکنون بسوی وی میروم وبسوی مصر متوجه شد ومن نیز متوجه شدم وبوی آن مرد می یافتم ودر عقب آن بوی می رفتم تا بر شیخ ابن الفارض در آمدم وی محتضر بود گفتم سلام علیک ورحمة الله وبرکاته گفت وعلیکم السلام یا ابراهیم بنشین وبشارت باد ترا که از زمرهٔ اولیای خدای سبحانه وتعالی هستی گفتم یا سیدی میدانم که این بشارت از حضرت سبحانه که بر زبان تو میگذرد اما میخواهم که سببی آنرا بدانم تا دل من از آن اطمینان یابد که نام من ابراهیم است ومراد از سر مقام ابراهیم که گفت ولکن لیطمئن قلبی نصیبی هست گفت از خدای تعالی درخواستم که در وقت انتقال من جماعتی از اولیاء الله حاضر شوند وتو حاضر شدی پس لابد تو از ایشان باشی بعد از آن دیدم که بهشت بر وی متمثل شد بآن نظر کرده گفت آه وگریهٔ عظیم بر گرفت ورنگ وی تغیر پذیرفت واین بیتها خواندن گرفت ع ان کان منزلتی فی الحب عندکم + ما قد رأیت فقد ضیعت ایامی + امنیة ظفرت روحی بها زمنا الیوم احسبها اضغاث احلامی من گفتم ای سیدی این مقام بزرگ است گفت ای ابراهیم رابعه عدویه که زنی بود گفته است وعزتک ما عبدتک خوفا من نارک ولا رغبة فی جنتک

دید پور عمر بچشم خیال — مر عمر را پس از دوازده سال
گفت بابا ترا چه حال افتاد — که زحال منت نیاید یاد
گفت از وقت مرگ تا امروز — حالتی داشتم عجب جانسوز
از سوال مظالم مردم — دست و پا کرده بود عقلم گم
پای پلی شکست در بغداد — در پل سخت سست بی بنیاد
هیچ ورزی ازان بگردن من — صاحبش دست از ید امن من
که چرا از عمارت آن پل — داشتی دست ای خلیفهٔ کل
تا دران تنگنای حادثه زای — رفت از دست بیز بانی پای
بود قائم چنان بعدل عمر — که شد اندر جهان بعدل سمر
عدل او روی در نهایت کرد — تا که در نام او سرایت کرد
نامش از عدل چون بکمل شد — کسر در وی بفتح مبدل شد
لشکر شرّان زکسر پشت نداد — شد موفق بفتح جمله بلاد
با چنین عدل عمر محاسب گشت — بنگر تا چه حد معاتب گشت
آنکه عدلش زظلم خالی نیست — نامش از نعت عدل عالی نیست
بلکه جز راه ظلم کم سپرد — حال فردای او چسان گذرد

بل کرامة لوجهک الکریم ومحبة فیک ع این مقام نه آن مقامیست که من آنرا طلب کرده ام وعمری در جست وجوی آن بسر برده ام پس بعد از آن آرام گرفت وخندان شد ودر من سلام گفت ووداع کرد وگفت در تجهیز من با جماعت حاضر باش وبر من نماز کن وسه روز بر سر قبر من باش بعد از آن ببلاد خود رو بعد از آن بمخاطبه ومناجات مشغول شد شنیدم که قائلی می گفت که آواز وی می شنیدم اما شخص وی را نمی دیدم یا عمر فما تروم ومیگفت اروم وقد طال المدی منک نظرة وکم من دماء دون مرمای طلت بعد از آن خندان وکشاده روی بحضرت حق پیوست دانستم که مقصود وی بداد ومراد وی در کنارش نهادند وهم شیخ برهان الدین جعبری گفته است که در وقت انتقال وی جمعی کثیر از اولیاء الله حاضر بودند بعضی را می شناختم وبعضی را نمی شناختم واز آنجمله بود عزیزی که بسبب معرفت من بوی شده بود ومن در عمر خود جنازه از آن بزرگوارتر ندیده بودم مرغان سبز وسفید بر سر آن پرواز میکردند ومردم ببسیاری بر حمل آن گرد آمده بودند روح مقدس حضرت رسالت صلی الله علیه وسلم حاضر آمده بود وبر وی نماز میگذارد وارواح انبیا واولیا وانس وجن طائفه بعد از طائفه اقتدا با آنحضرت کرده نماز میکردند ومن هردو طائفه نماز میگذاردم ودیدن سببی دفن وی تاخیر یافت وتا آخر روز کشید وهر کس دران سخنی میگفتند بعضی میگفتند که این درحق وی تادیبی است که در محبت دعوی مقامی بلند میکرد وبعضی عزیزان می گفتند نه وهمه از سر کار محجوب بودند الا ما شاء الله چون آخر روز وی را دفن کردند بمقتضای وصیت وی سه روز آنجا اقامت کردم وبسی احوال عجیب وغریب مشاهد افتاد که عقل را طاقت ادراک آن نیست وقتی شیخ برهان الدین مذکور با جمعی از اکابر بزیارت وی رفته بودند دیدند که خاک بسیار گرد قبر وی بر آمده وگرد بران نشسته این بیت بخواند ع ساکنین اهل العشق حتی قبورهم + علیها تراب الذل بین مقابر بعد از آن خاکها وگرد وغبارها را برفتند وبدامن مبارک خود همه دز تا حوالی قبر وی را پاک کردند توفی رحمة الله علیه فی یوم الثانی من جمادی الاولی سنه اثنین وثلثین وستمائة **ابراهیم معضار الجعبری قدس سره** کنیت وی ابو اسحٰق است صاحب آیات ظاهره ومقامات فاخره بوده است مذهب وی محو کلی ونفی وجود وافلاس وفنا داشت بوده است شیخ عبد القادر گیلانی قدس الله تعالی روحه گفته است شعر انا بلبل الافراح املأ دوحها + طرباً وفی العلیاء باز اشهب + وشیخ ابراهیم در مقابله آن چنین گفته است ع انا صرار المرناض املأ بیره + منشادی فی البیداء کلب اجرب + روزی یکی از شاگردان وی در آمد وگفت دو بیت شنیده ام که مرا بسیار خوش آمده است گفت کدام است آن برخواند که ع وقائل انفقت عمرک مسرفا + علی سرف فی تیه ودلاله + فقلت لها کفی عن اللوم انی + شغلت به عن هجره ووصاله + وشیخ

حکایت سلطان محمود غازی که از برای توبرهٔ کاه آتش در خرمن عمر ظالم انداخت واز پرتو آن عالمی را روشن ساخت

سرور خیل غازیان غزان — بر سر دشمنان دین تازان
روزی از شهر کرد عزم شکار — در رهش بر دهی فتاد گذار
بتعدی گرفت ناسره — از فقیری زکاه توبره
خواست ازوی فقیر دهقان داد — بسیاست گریش فرمان داد
گفت باشه وزیر زر اندود — بهر ظلمی هزار عذر آمود
کای شهنشه برای مشتی کاه — بسیاست مریز خون سپاه
شاه گفت ای بکار عدل زبون — گر نریزم برای کاهش خون
کاه را چون گرفت جو خواهد — جان دهقان برای جو کاهد
دزد جو نیز وارسش معذور — بر وی آرد برای گندم زور
ور جهد از سیاست گندم — طمع آرد بخانهٔ مردم

ابراهیم گفت این نه مقام تست ونه مقام شیخ تو چنین گویند که چون اجل وی نزدیک رسید بموضع قبر خود در آمد و گفت یا قبر جارک زبیر و آنجا مقیم شد بی آنکه ویرا علتی و مرضی واقع باشد و عنقریب بجوار حق پیوست فی سنه سبع وثمانین وستمائة

شیخ محی الدین العربی قدس سره وی قدوهٔ قایلان بوحدت وجود ست و بسیاری از فقها و علما ظاهر در وی طعن کرده اند و انکه از فقها و جماعتی از صوفیه ویرا بزرگ داشته اند فخموا تفخیما عظیما و مدحوا کلامه مدحا کریما و وصفوه بعلو المقامات واخبروا عنه بما یطول ذکره من الکرامات هذا ذکره الامام الیافعی رحمة الله فی تاریخه ویرا اشعار لطیف و غریب است و اخبار نادر و عجیب و مصنفات بسیار دارد یکی از کبار مشایخ بغداد در مناقب وی کتابی جمع کرده است و در آنجا آورده که مصنفات وی یعنی حضرت شیخ قدس الله سره از پانصد زیادتست و حضرت شیخ بالتماس بعضی از اصحاب رساله در فهرست مصنفات خود نوشته است و در انجا زیادت از دویست و پنجاه کتاب را نام برده بیشتر در تصوف و بعضی در غیر آن و در خطبهٔ آن رساله فرموده که قصد من در تصنیف این کتب چون سایر مصنفان تصنیف و تالیف غرض نبود بلکه سبب بعضی تصنیفات آن بود که بمن از حق سبحانه تعالی امری وارد میشد که نزدیک بود که مرا بسوزد و خود را به بیان بعضی از ان مشغول میساختم و سبب بعضی دیگر آنکه در خواب یا در مکاشفه از جانب حق سبحانه و تعالی بآن مامور میشدم و در تاریخ امام یافعی رحمه الله تعالی مذکور است که گفته اند که ویرا با شیخ شهاب الدین سهروردی قدس الله تعالی اتفاق ملاقات و اجتماع افتاده است و هر یک از یشان در دیگری نظر کرده است و انگاه از یکدیگر مفارقت نموده اند بی آنکه در میان ایشان کلامی واقع شود و بعد از ان ویرا از حال شیخ شهاب الدین پرسیدند گفته است هو رجل مملوّ من فرقه الی قدمه من السنة و شیخ شهاب الدین را از حال وی پرسیدند گفته است هو بحر الحقائق و نسبت خرقه وی در تصوف بیک واسطه بشیخ محی الدین عبد القادر گیلانی قدس الله تعالی سره میرسد و نسبتی دیگر وی در خرقه بخضر علیه السلام میرسد بیک واسطه قال رضی الله عنه لبست هذه الخرقة المعروفة من ید ابی الحسن علی بن عبد الله بن جامع ببستانه بالمقلی خارج الموصل سنه احدی و ستمائة و لبسها ابن جامع من ید خضر علیه السلام و فی الموضع الذی البسه ایاها البسنیها ابن جامع علی تلک الصورة من غیر زیادة و نقصان و نسبت دیگر وی بخضر علیه السلام میرسد بی واسطه قال رضی الله عنه صحبت انا والخضر علیه السلام و تادبت به و اخذت عنه فی وصیة اوصانیها شفاها التسلیم بمقالات الشیوخ و غیر ذلک و رایت منه ثلث اشیا من خرق العوائد رایته یمشی علی البحر و طی الارض و رایته یصلی فی الهواء و اعظم اسباب طعن طاعنان در وی کتاب فصوص الحکم است و همانا که منشاء طعن طاعنان یا تقلید و تعصب

آتش افتد چو دود در خانه	بادیش زاب کشت مردانه	گرد در خانه چون بهام رسید	کی کس انگشتش بکام رسید
پس بفرمود تا کنند سپاه	خرمن کاه گرد بر سر راه	آتش افتاد چون در آن خرمن	شد جهان از فروغ آن روشن
ظلمت ظلم از جهان برخاست	جان ظالم فتاد در که و کاست	علم نور عدل بر سر زد	سر برین رهبران اخضر زد

حکایت هرمز ابن کسری و منادی فرمودن وی سپاه را که بکشت کس در نیایند و بریدن گوش آن کس که آن منادی گوش نکرد ✤

پور کسری که داشت هرمز نام	دل بعدلش گرفته بود آرام	چون برون آمد از شهر سپاه	این منادی زدی بهر سر راه
که فغان در غیبت هوس منهید	پای در کشت زار کس منهید	هر که خوشه شکند	پر کاهی ز خرمنی بکند

یا عدم اطلاع بر مصطلحات وی یا غموض معانی و حقایقی که در مصنفات خود درج کرده است و آن مقدار حقایق و معارف که در مصنفات وی بتخصیص در فصوص و فتوحات اندراج یافته است در هیچ کتاب یافت نمیشود و از هیچکس از ین طائفه ظاهر نشده است و این فقیر از خدمت خواجه برهان الدین ابو النصر پارسا قدس الله تعالی سره چنین استماع دارد که میگفت والد ما میفرمود که فصوص جانست و فتوحات دل و هر جا که والد بزرگوار ایشان در کتاب فصل الخطاب آورده قال بعض الکبراء العارفین که گفته است مراد بآن حضرت شیخ است قدس سره روی الشیخ موید الدین الجندی فی شرح فصوص الحکم عن شیخ صدر الدین قونوی قدس سره انه روی عن الشیخ رضی الله عنه انه قال لما وصلت الی بحر الروم من بلاد اندلس عزمت علی نفسی ان لا ارکب البحر الا بعد ان اشهد تفاصیل الاحوال الظاهرة و الباطنة الوجودیة مما قدر الله سبحانه علی و لی و منی الی آخر عمری فتوجهت الی الله سبحانه بحضور تام و شهود عام و مراقبة کاملة فاشهدنی الله سبحانه جمیع احوالی مما یجری ظاهرا و باطنا الی آخر عمری حتی صحبت ابیک اسحق بن محمد و صحبتک و احوالک و علومک و اذواقک و مقاماتک و تجلیاتک و مکاشفاتک و جمیع حظوظک من الله سبحانه ثم رکبت البحر علی بصیرة و یقین و کان ماکان و یکون من غیر اخلال و اختلال و هم در فتوحات آورده است حکایت از حال خود رحمة الله علیه واسعة والقد آمنا بالله و برسوله و بما جاء مجملا و مفصلا من وصل الینا من تفصیله و مالم یصل الینا ولم یثبت عندنا فنحن نؤمنون بکل ما جاء به فی نفس الامر اخذت ذلک عن ابوی اخذ تقلید فی ما حکم النظر العقلی فیه من جواز و احالة و وجوب فعملت علی ایمانی بذلک حتی علمت من این آمنت و بماذا آمنت و کشف الله عن بصری و بصیرتی و خیالی فرائت بعین البصر ما لا یدرک الا به و رایت بعین البصر ما لا یدرک الا به و رائت بعین الخیال ما لا یدرک الا به فصار الامر لی مشهودا و الحکم المخیل المتوهم بالتقلید موجودا فعلمت قدر من اتبعته و هو الرسول المبعوث الی محمد صلی الله علیه و سلم و شاهدت جمیع الانبیاء کلهم من آدم الی محمد علیهم الصلوة والسلام و اشهدنی الله تعالی المؤمنین بهم کلهم حتی ما بقی منهم من احد ممن کان و یکون الی یوم القیمة خاصتهم و عامتهم و رایت مراتب الجماعة کلها فعلمت اقدارهم و اطلعت علی جمیع ما آمنت به مجملا مما هو فی العالم العلوی و شهدت ذلک کله فما زحزحنی ما رایته و عاینته عن ایمانی فلم ازل اقول و اعمل ما اقوله و اعمله لقول النبی صلی الله علیه و سلم لا لعلمی و لا لعینی و لا لشهودی فواخیت بین الاعیان والایمان و هذا عزیز الوجود فی الاتباع فان منزلة الاقدام الاکابر انما یکون ههنا اذا وقعت المعاینة لما وقع به الایمان فیعمل علی العین لا علی الایمان فلم یجمع بینهما فقانه من الکمال ان یعرف قدره

همچو خوشه به تیر دوزندش	خرمن از برق تیغ سوزندش	از قضا آنکه نایب پسرش	بود در آن بهر بخیر و شرش
روزی از همرهی سلطان ماند	اسپ در کشت زار دهقان ماند	زین خیانت خبر بشاه رسید	بسیاست گریش گوش برید
یعنی آنکس که گوش بر ناسیت	بمنادی باش پروا نیست	بهر عبرت گرفتن که رمه	گوش اگر به سرش نباشد به
بعد از آن گفت تا کشند ز احسان	بسر او غرامت دهقان	همچنین از سپاه او گردی	پیش شاه و سپاه معتبری
بر کنار زری گذر میکرد	تماشا سوی زر نظر می کرد	تا که از پهلویش حیثیت	خوشه غوره ز تاک شکست
صاحب باغ برگرفت فغان	کای برافتاده از تو کیش مغان	اصلح دین مغان کم آزاریست	جستی آزارم اینچه دینداریست
میروم ای بدین خود دوله	تا کنم از تو پیش شاه گله	زو سپاهی چو نام شه بشنید	زهره او ز بیم شه بدرید
کمری داشت بر میان از زر	گردش آویزه خوشهای گهر	دست زد وان کمر از آن بگشاد	پیش آن مرد باغبان نهاد

منزلته فهو دانکان من اہل الکشف فما کشف اللہ له قدره و منزلته فجهل نفسه فحمل علی المشاهده والکامل من عمل علی الایمان مع ذوق العیان و ما انتقل ولا اثر فیه العیان و ما رائت لهذا المقام ذائقا بالجمال وان کنت اعلم ان له رجالا فی العالم لکن ما جمع اللہ بینی و بینهم فی رؤیة اعیانهم و اسمائهم فقد یمکن ان اکون رأیت منهم و ما جمعت بین عینه و اسمه و کان سبب ذلک انی ما علقت نفسی فقط الی جانب الحق ان یطلعنی علی کون من الاکوان ولا حادثة من الحوادث وانما خلقت لنفسی مع اللہ ان یستعملنی فیما یباعدنی عنه وان یخصنی بمقام لا یکون اعلی منه ولو اشرکنی فیه جمیع من العالم لم تتأثر لذلک فانی عبد محض لا اطلب التفوق علی عباده بل جعل اللہ فی نفسی من الفراح فی انمنی ان یکون العالم کله علی قدم واحدة فی اعلی المراتب فخصنی اللہ بخاتمته الم یخطر لی ببالی فشکرت اللہ تعالی بالعجز عن شکره مع توفیقی فی الشکر حقه و ما ذکرت ما ذکرته من حال للفخر لا واللہ وانما ذکرته لامر الواحد لقوله تعالی واما بنعمة ربک فحدث وانه نعمة اعظم من هذا والامر الآخر لیسمع صاحب همة الاستعمال نفسه فیما استعملها فینال مثل هذا فیکون معی وفی درجتی وانه لا ضیق ولا جمع الا فی المحبوس شیخ صدرالدین قدس اللہ تعالی سره در کتاب مکلوک میفرماید که شیخ ما ناظر بود مخصوص که چون خواستی که بر حال کسی اطلاع یافتی نظر بوی کردی و از احوال دینوی و اخروی خبر کردی در باب چهل و چهارم از فتوحات مذکور ست که شیخ میگوید که وقتی مرا ازین بستدند روزگاری برمن گذرانیدند که نماز میگذاردم بجماعت و امام بودم و جمیع اعمال نماز چنانچه می بایست بجای می آوردم و مرا بآن هیچ شعور نه نه بجماعت و نه به محل آن و نه هیچ چیز از عالم محسوس و بانیک می گویم مرا بعد از وقت خبر کردند نه بخود میدانستم هرچه از من واقع شده بود چون حرکات نائم بود که از وی صادر میشود و من از ان آگاه دانستم که حق سبحانه و تعالی وقت مرا بر من محفوظ داشته بود با من چنان کرده بود که با شبلی کرده بود که ویرا در اوقات نماز بوی میدادند اما نمیدانم که ویرا بآن شعور بود یا نه آنرا با جنید قدس سره گفتند گفت الحمد للہ الذی لم یجر علیه لسان ذنب وهم در فتوحات مذکور است که حضرت شیخ این بیت فرمود که ؎ یا من اراه ولا یرانی یکی از اصحاب گفت چون گفته لا یرانی ؟ میدانی که او ترا می بیند بر سبیل بدیه گفت یا من یرانی مجرما ولا اراه آخذا کم اذا اره منعما ولا یرانی لائذا وهم در فتوحات آورده است که بعد از نماز جمعه طواف میکردم شخصی دیدم که طواف میکند که وی یکی را مزاحمت نمیکرد و کسی ویرا میان دو کس در می آید که ایشان را از هم جدا نمیکرد دانستم که روحی است متجسد شده سر راه وی نگاهداشتم و بروی سلام کردم جواب باز داد و با وی همراهی کردم و میان ما سخنان واقع شده دانستم که احمد سبتی است از وی پرسیدم که چرا از روزهای هفته روز شنبه را بکسب تخصیص کردی گفت از

که بنادان خوشه که شکست	ببین که دادم چه خوشهها بدست	اگر آن بود خوشهٔ انگور	باشد اینها ز گوهر منثور
	رگ جانم ز تن گسیخته گیر	خونم از تیغ شاه ریخته گیر	

حکایت پادشاهیکه گوش وی گرفته بود و سامعه اش آفت پذیرفته و از ناشنیدن آواز دادخواهان و سوال محتاجان تاسف میخورد و اظهار تلهف میکرد

خسروی را که بود صاحب هوش	بسته شد از سماع روزن گوش	نه طبیبان علاج دانستند	نه حکیمان دوا توانستند
جزع بیقیاس ظاهر کرد	فزع بیشمار پیش آورد	نیکخواهی به فضل و علم و علم	گفت کای خسرو ستوده شیم
گر زده حس یکی کمست ترا۔	دل چرا بستهٔ غمست ترا	اینهمه شور و اضطراب که چه	دین همه ترک خورد و خواب که چه

برای آنکه خدا تعالی روز یکشنبه ابتدای خلق عالم کرد و روز جمعه فارغ شد پس درین شش روز که وی درکار بود من درکار وی بودم و برای حظ نفس خود کاری نکردم چون شنبه آمد برای خود گردانیدم و در وی بکسب مشغول بودم از برای قوت آن قوت از برای شش روز دیگر از وی سوال کردم که در وقت تو قطب زمان که بود گفت من بودم پس مرا وداع کرد و برفت چون که می نشستم باز آمدم یکی از اصحاب من گفت که من مردی غریبی دیدم که در مکه ویرا ندیده بودم با تو در طواف سخن میکرد که بود و از کجا آمده بود قصه را باز گفتم حاضران تعجب کردند وهم در فتوحات می آرد که یکی از مشایخ ما گفتند که دختر فلان بادشاه که خلق را از وی منفعت بسیارست و نسبت بشما اخلاص و اعتقاد تمام دارد بیمار است بآنجا میباید رفت شوهر او شیخ را استقبال کرد و شیخ را ببالین وی آورد دید که در نزع است گفت زودتر ویرا دریابید پیش از آنکه برود شوهرش گفت چون دریابیم او را گفت ویرا باز خرید دیت کامل آوردند ویرا نزع وجان کند در توقف افتاد دختر چشم خود را بگشاده بر شیخ سلام کرد شیخ ویرا گفت هیچ باک نیست ولیکن اینجا دقیقه است که بعد از آنکه ملک الموت نازل شد خالی باز نمی گردد و چاره نیست از بدلی ما ترا از وی خلاص کردیم این زمان از ما حق خود می طلبد باز خواهد گشت مگر آنکه جانی قبض کند و تو اگر زنده باشی خلق را از تو آسایش بسیار است و تو بسیار عظیم القدر مراد ختریست دوستترین دختران فدای تو میسازم بعد از ان روی بملک الموت کرد گفت بی آنکه جانی بهر کی بنزدیک پروردگار خود میبری جان دخترم را بگیر بدل وی که ویرا از خدای تعالی باز خریده ام بعد از ان شیخ پیش دختر خود رفت و ویرا هیچ بیماری نبود و گفت ای فرزند روح خود را بمن بخش زیرا که قایم مقام دختر بادشاه نمی توانی بود در منفعت گفت [illegible] بر جان من در حکم تست ملک الموت را گفت که جان ویرا بگیر در حال دختر شیخ بیفتاد و بمرد پس شیخ ابن العربی رضی اللہ عنه میگوید که نزدیک ما آنست که از آنکه چیزی بدهند و جان مریض را باز خرند چاره نیست و لازم نیست که در عوض جان دیگر بدهند زیرا که من از خود این مشاهده کرده ام جان کسی باز خریده ام و هیچ جان در عوض نداده ام وهم در فتوحات می آرد که در سنه ست و ثمانین و خمسمایه در مجلسی که حاضر می شد یکی از علما که بر مذهب فلاسفه رفتی و اثبات نبوت چنانکه مسلمانان کنند نکردی و انکار خوارق عادات و معجزات انبیا علیهم السلام کردی اتفاقا فصل زمستان بود و در مجلس منقل آتش افروخته بودند آن فلسفی گفت که عامه میگویند ابراهیم علیه السلام در آتش انداختند نسوخت و این محالست زیرا که آتش بالطبع محرق است مر اجسام قابل الپس بنیا تاویل کرد و گفت مراد بآتش مذکور در قرآن

شکر میکن کزانت دردی نیست	برضمیرت ز درد گردی نیست	رستی از رنج ناخوش آوازان	جستی از ازدحام کید غمازان
بردلت بس ز نور صدق فروغ	بسته شو کوره هزار دروغ۔	گوش اگر رفت هوش باقی باد	گفتگوی سروش باقی باد
گفت شاه ایدلت بدانش خوش	وز تو روشن ضمیر دانش کش	نه مرا گوش بهر آن باید۔	که بدان بانگ مطربان آید
بنوای طرب کنم آهنگ	بشنوم صوت عود و نغمهٔ چنگ	رقص او در درونه جای دهم	بربساط نشاط پای نهم
گوشم از بهر آن بود درکار	که اگر برکسی رسد آزار	بر در بارگاه یا سر راه	دادخواهد ز من بناله و آه
بهم گوش من بفریادش	بدهم همچو عادلان دادش	یا چو خیزد نفیر محتاجی	دید ز اخلاف دهر تاراجی
	کار او را دهم ز بخشش ساز	تا امید از درم نگردد باز	

دربیان آنکه شهوت که بوایهٔ طبع و کام نفس گرفتاری ست و دون پایهٔ سلطنت و جهانداری ست

آتش غضب نمرود است و مراد بانداختن ابراهیم در آتش آن ست که آن غضب را بروی براند پس بجهت غلبه ابراهیم بر وی بدلیل و حجت غالب آمد چون فلسفی از کلام خود فارغ شد بعضی از حاضران مجلس و ظاهر آن ست که شیخ بآن خود رای خواهد گفت که چه میگوئی که تراصدق انچه خدای تعالے گفته است آتش را بر ابراهیم برد و سالم گردانیدم بنمایم و مقصود من ازین دفع معجزه ابراهیم ست علیه السلام نه اظهار کرامت خویش آن منکر گفت این نمیتواند بود گفت این آتش که درین منقل است همان آتش هست که میگوئی که بالطبع محرق است گفت هست منقل را بر داشت و آتش را در دامن منکر ریخت و مدتی بکدا و بدست خود طرف گردانید و جامه وے بسوخت و باران آتش را در منقل ریخت و منکر را گفت دست خود را بیار چون دست وی بنزدیک وی رسید بسوخت پس روشن شد سوختن و ناسوختن آتش بفرمان خداوند است سبحانه بجبر و طبع منکر اعتراف نمود و ایمان آورد و هم در فتوحات می آرد که شیخ ابو سعباس حریری در سنه ثلث وستمایة بامن گفت که شیخ عبد الله قربانی در بازار سیر نخم و وی برای فرزند صغیر خود قصریه گرفته بود و قصریه ظرفی را گویند از شیشه که در انجا بول کنند جماعتے مردم صالح بما پیوستند جائی بنشستیم که چیزی خوریم بران قرار گرفت که برای نان خورش و قدرے شیره شکر گیرند طرفے حاضر نبود گفتند قصریه نواست و هیچ ناپاکی درانجا نرسیده آن شیره را درانجا کردند چون بخوردیم مردم پراگنده شدند با عبد الله میرفتیم و قصریه در دست وی و الله که من و عبد الله قربانی هر دو شنیدیم که ازان قصریه آواز آمد که بعد ازان که اولیاے خدای تعالی در من چیزے خورده باشند من جایگاه بول و ناپاکی شوم سوگند بخدای تعالے که همچنین خواهد بود از دست بجست و برزمین افتاد و خورد و بشکست وازان صورت حالی عجیب در ما تصرف کرد شیخ گفته است رضی الله عنه که با شیخ ابو العباس گفتم که شما از موعظ آن قصریه غافل شده اید مقصود نه آنست که شما توهم کرده اند بسیاطر فها که درانجا از شما بهتر کسان چیزی خورده اند و جایگاه ناپاکی شده بلکه ازان مقصود تنبیه شما بوده است که بعد ازان که دلهای شما موضع معرفت خدای تعالے شده است میباید که آنرا موضع اغیار نگردانید و درانجا چیزهائے که خدای تعالی ازان نهی کرده است جای ندهید و آنکه بشکست اشارت بآنست که میباید که پیش حق سبحانه تعالی همچنین شکسته باشد شیخ العباس انصاف داد که ما ازین توگفتی غافل بودیم و هم در فتوحات می آرد که خال من که بادشاه تلمسان بوده است نام وی یحیے بن یغان و در زبان وے شیخی بوده است که ویرا عبد الله تونسی میگفته اند از خلق منقطع گشته بود و در بیرون تلمسان در موضع بعبادت مشغول می بوده روزی ازان موضع به تلمسان میرفته یحیی بن یغان با خیل و خشم در راه بوی رسیده

دل شه چون هوا پرست بود	ملک زین راز وی شکست بود	صولت ملک و عفت دین	دامن از کار ملک کو درچین
دلش از شاهدان لاله عذار	در تمنای بوس و ذوق کنار	باکی از خصم بر کنار نهید	بوسه بر تیغ آبدار دهید
قبله شاه شاهد ظفرست	کز همه شاهدان جمیل ترست	تکل بالاش رمح تیز گذار	بر صف صفدران کوه وقار
چشم شهلای او بسرمه سیاه	سرمه او غبار نعل سپاه	غمزه او سنان سینه شگاف	سینه پر دلان بروز مصاف
طلعتش آفتاب تیغ صقیل	غاز یا نزا بروز فتح دلیل	هر که بر طلعتش کشاد نظر	بست دیده ز شاهدان دگر
الله الله کرامت این شاهد	چه بلا دلربا ست این شاهد	دل صد کس بخون بیالاید	تا یکے را جمال بنماید
	شب که رهبان دیر شماسی	تازه کردی لباس عباسی	

حکایت شبروی سلطان محمود غزنوی و از هر کس خبر نیکی و بدی خود پرسیدن و از

ویرا گفته اند که این شیخ عبد الله تونسی است سر اسپ باز کشیده و بروی سلام کرده وجامهای فاخره در بر داشته است پرسید ایها الشیخ باین جامها که من پوشیده ام نماز رواهست شیخ بخندیده است یحیی گفته است چرا میخندی گفت از کم عقلی و نادانی تو حال تو حال سگے میماند که در مرداری افتاده باشد وازان سیر خورده باشد سرتا پای وے از خون و نجاست آلوده شده باشد چون ویرا بول آید پاے خود را بر دارد که ناگاه در شاشه بوے نرسد شکم تو از حرام پر برآمده و مظالم عباد در گردن تو بسیار است و تو ازان نمی پرسی که نماز من درین جامها درست باشد یا نے یحیی بگریست وازاسپ خود فرود آمد و ترک سلطنت کرد و ملازم شیخ شد چون سه روز پیش شیخ بود شیخ ریسمانی آورد و گفت ایام اسمانی تمام شد برخیز و هیزم میکش و میفروش [illegible] و مقدار قوت میگرفت و باقی را صدقه میداد و همیشه در سلطنت وی را بران حال میدیدند و می گریستند هیزم را میفروخت شهر خود تا در گذشت وقتے کسے از شیخ التماس دعا کردی گفتے که التماس دعا از یحیی کنید که وی از پادشاهی بزهد آمد و شاید که اگر من بدان مبتلا بودی زهد نیابدی شیخ رکن الدین علاؤ الدوله قدس سره ببزرگی و کمال حضرت شیخ رضی الله عنه در بسیاری از حواشی فتوحات اعتراف نموده چنانکه در خطاب بوی نوشته که ایها الصدیق ایها المقرب ایها الولی وایها المعارف الحقانی واین حواشی حالا بخط وی در کتاب فتوحات موجود است اما ویرا دران معنے که حضرت حق را وجود مطلق گفته است تخطیه و تکفیر کرده است و بعضے از اهل عصر که سخنان هر دو شیخ را تتبع بسیار کرده بوده جهر در اخلاص و اعتقاد تمام داشت در بعضے از رسائل خود نوشته است که در حقیقت توحید میان ایشان خلاف نیست و تخطیه و تکفیر شیخ رکن الدین علاؤ الدوله مر شیخ را قدس سره راجع بآن معنے است نه از کلام شیخ فهم کرده تا این معنے که مراد شیخ است زیراکه وجود را سه اعتبار است یکے اعتبار وی بشرط شی که وجود مقید است دوم بشرط لا شی که وجود عام است و سوم لا بشرط شی که وجود مطلق ست آنکه شیخ رضی الله عنه ذات حق سبحانه را وجود مطلق گفته بمعنے اخیر است و شیخ رکن الدین علاؤ الدوله رحمه الله آنرا بر وجود عام کرده و در نفی و انکار آن مبالغه نموده با وجود آنکه با وجود باطلاق وجود ذات بمعنے اخیر اشارت کرده چنانچه در بعضی رسائل فرموده است که الحمد لله علے الایمان بوجوب وجوده و نزاهته عن ان یکون مقیدا محدودا او مطلقا لا یکون مقیدا اته وجون مقید محدود نباشد که وجودی موقوف باشد بر مقیدات ناچار مطلقے خواهد بود لا بشرط که هیچ یک تقید و عموم مشروط نباشد و قیود و تعینات شرط ظهوری وی باشد در مراتب نه شرط وجود او فی ذاته و نزاعی که میان

	بدی بهریدن و به نیکی آرمیدن		
شاه غزنین سیاه پوشیدی	گرد شهر و سپاه گردیدے	تا سحر در لباس بیگانه	بر گذشتی بهر در خانه
هر کجا یافتی سخنگوئے	که درو بود از خرد بوئے	دل به پیوند او قوی کردے	ذکر محمود غزنوی کردے
که بشاهی شعار او چونست	حال او چیست کار او چونست	روزگارش بظلم می گذرد	یا ره عدل و دادمی سپرد
دوستان فروالای او چونند	دشمنان از بلای او چونند	هیچ عیبی نماندی و هنرے	که بجنبی از و درون خبرے
غرضش آنکه هر چه بد باشد	پیش اهل قبول رد باشد	برکند نقش آن سینه خویش	بسترد حرفش از سفینه خویش
هرچه باشد نکو دران کوشد	گش نخندد بمفت و نفروشد	رسم نقصان ازان براندازد	تا تواند مضاعفش سازد
یکشبے ره فتادش از طرفے	دید ز اهل صفا شمشیرفی	نور کشف از جبین شان لائح	بوی عشق از نسیم شان فائح

شیخ رکن الدین علاؤ الدوله است و شیخ کمال الدین عبد الرزاق رحمهما اللہ تعالے پیش ازین مذکور شد آن نیز ازین قبیله تواند بود واللہ تعالی اعلم بالاسرار در رساله اقبالیه مذکور است که درویشی در مجلس شیخ رکن الدین علاؤ الدوله پرسید که شیخ محی الدین العربی که حق را وجود مطلق گفته در قیامت با آن معاملت باشد یا نی فرمود که من این نوع سخنان را قطعا نمیتوانم بر زبان رانم کاشکی ایشان نیز نگفتندی چه سخن مشکل روا نیست اما چون گفته شد اکنون تاویلی میباید کرد تا درویشان را شبهه در باطن تنقید و نیز در حق بزرگان بی اعتقاد نشوند من میدانم که محی الدین العربی ازین سخن خواسته که وحدت را در کثرت ثابت کند وجود مطلق گفته تا معراج دوم را بیان تواند که معراج دوستان کی آنکه کان اللہ ولم یکن معه شی و دریافتن این آسانست دوم آنکه الان کما کان و شرح این مشکل تر است او خواسته است که ثابت کند کثرت موجودات در وحدت حق هیچ زیادت نکند وجود مطلق او افتاده است چون یک شق برین معنے راست بوده است وی را خوش آمده و از شق دیگر که نقصان لازم مے آید غافل مانده پس چون وی اثبات واحدانیت بود باشد چه هر که از اهل قبله اجتهادی کرده است در کمال حق اگر خطا کرده است بنزدیک من چون مراد او کمال حق بوده است از اهل نجات خواهد بود و مصیبت از اهل الدرجات ولد الشیخ رضی اللہ عنه بمرسیة من بلاد اندلس لیلة الاثنین السابع عشر من رمضان سنة ستین وخمسمایة توفی لیلة الجمعة الثانیة والعشرین من شهر ربیع الآخر سنة ثمان وثلثین وستمایة بدمشق و دفن بظاهر فی سفح قاسیون و حالیا آن موضع بصالحیه مشهور است شیخ صدر الدین محمد بن اسحق القونیوی قدس سره کنیت وی ابو المعالی است جامع بوده است میان جمیع علوم چه ظاهری و چه باطنی چه عقلی و چه نقلی میان وے و نصیر الدین طوسی اسوله و اجوبه واقع است و مولانا قطب الدین علامه شیرازی در حدیث شاگرد ویست کتاب جامع الاصول را بخط خود نوشته است و بر وی میخوانده و بدان افتخار میکرده و ازین طائفه شیخ موید الدین الجندی و مولانا شمس الدین ایکی و شیخ فخر الدین العراقی و شیخ سعد الدین فرغانی قدس اللہ تعالی ارواحهم و غیر ایشان از اکابر در حجره تربیت وی بوده اند در صحبت وی پرورش یافته اند با شیخ سعد الدین حموی بسیاری صحبت داشته است از وی سوالات کرده شیخ بزرگ رضی اللہ عنه در آن وقت که از بلاد مغرب متوجه روم بود و در بعضے مشاهدات در وقت ولادت وی استعدادات در تجلیات و احوال و مقامات وی و هر چه در مدت عمر و بعد از مفارقت در برزخ و بعد از برزخ بر وی گذشته خواهد گذشت مکاشف شد بل شهد احوال اولاده الاکملین و مشاهدهم و مقاماتهم و اسمائهم عند اللہ و حلیة کل واحد منهم و احوالهم و اخلاقهم و کل یجری لهم و علیهم الی آخر اعمارهم و بعد المفارقة فی برازخهم و ما بعدها و چون بقونیه رسید بعد از ولادت

همه در صورت و صفت یکرنگ	همه در علم معرفت هم سنگ	ترس ترسان سلام کرد و نشست	گر د همت بلند گردون پست
گوش میداشت تا چه می گویند	راه رود و قبول مے پویند	یکی از ملک گوهری می سفت	یکی از دین حکایتی میگفت
گفته شد نکته های گوناگون	موج بحر الحدیث او جیحون	نام محمود غزنوے بردند	کارهای نکوش بشمردند
همه گفتند بس نکو شاهیست	خاصه و عام را نکو خواهیست	همت او بلند پرواز است	با حریفان سفله ناساز است
لیک سودای لعبتان طراز	باز میدارمش ازان پرواز	گر رود از سر این خیال او را	نکند نفس پایمال او را
بلکه از بندگیش سر تابد	بر خداوندیش ظفر یابد	نام شاه مظفرش گردد	همه گیتی مسخرش گردد
شه چو بر گوش آن نفس بگذشت	در دل خویش ازان هوس بگذشت	لوح خاطر ز نقش شهوت شست	گرد بر خود لباس عفت چست
لاجرم شد بفرصت اندک	شهره فتح و نصرتش مسلک	ملک هندوستان همه بگرفت	شرق و غرب جهان همه بگرفت

وی و وفات پدرش مادرش بعقد نکاح شیخ در آمد و وی در خدمت و صحبت شیخ تربیت یافت و وی نقاد کلام شیخ است مقصود شیخ در مسئله وحدت وجود بر وجهی که مطابق عقل و شرع باشد جز به تتبع تحقیقات وی و فهم آن کما ینبغی میسر نمے شود و وی را مصنفات است چون تفسیر فاتحه و مفاتح الغیب و نصوص و فکوک و شرح حدیث و کتاب نفحات الٰهیه که بسیاری از واردات قدسیه خود را در آنجا ذکر کرده است و هر کسی که میخواهد که بر کمال وی درین طریق اطلاعے یابد گو آنرا مطالعه کن که بسے از احوال و اذواق و مکاشفات و منازلات خود در آنجا نوشته است در انجا میگوید که در سابع عشر شوال سنه ثلث و خمسین و ستمایه در واقعه طویله حضرت شیخ را دیدم در من و وی سخنان بسیار گذشت در آثار و احکام الٰهی سخنے چند گفتم بیان من وی را بسیار خوش آمد چنانکه روی وی بشاشت آن به درخشیدن گرفت سر مبارک خود را از ذوق بجنبانید و بعضے ازان سخنان را اعاده میکرد و وی گفت بلیغ بلیغ من گفتم یا سیدی بلیغ تو که ترا قدرت آن هست که آدمی را تربیت کنی بجائے رسانی که چنین چیزها را دریابد و بعبیر ننماید اگر تو انسلاخ ما سوی قد تو همه لاشی اند بعد ازان بوی نزدیک دوست وی را بوسیدم و گفتم مرا تو یک حاجت دیگر مانده گفت طلب کن گفتم میخواهم که متحقق شوم بکیفیت شهود ابدی تو مر تجلی ذاتے را و گفت اعنی بذلک حصول ما کان حاصلا له من شهود التجلی الذاتی الاحجات بعده ولا مستقر الاکمل دونه گفت آری و سوال مرا اجابت کرد و گفت آنچه خواستی مبذول است با آنکه تو خود میدانی که مرا اولاد و اصحاب بودند و بسیاری از ایشانرا کشتم و زنده گردانیدم و مرد آنکه مرد کشته شد آنکه کشته شد و هیچ کدام را ازین معنے میسر نشد گفتم یا سیدی الحمد للہ علی اختصاص بهذه الفضیلة اعلم انک تحیی و تمیت و سخنان دیگر گفتم که افشای آن نمی شاید آنگاه ازان واقعه باز آمدم المنة للہ علے ذلک میان وی و مولانا جلال الدین رومی قدس سرهما اختصاص و محبت و صحبت بسیار بوده است روزی مجلس عظیم بود و اکابر قونیه جمع شدند و شیخ صدر الدین بر بالای صفه بر سر سجاده نشسته بود خدمت مولوی در آمد شیخ سجاده خویش را بوی گذاشت مولانا بر انجا بنشست و گفت در قیامت چه جواب گویم که بر سر سجاده شیخ چرا نشستم شیخ گفت که بر یک گوشه تو بنشین در یک گوشه من مولانا نه نشست شیخ فرمود که سجاده که نشست ترا نشاید مارا نیز نشاید سجاده را برداشت و دور انداخت خدمت مولانا پیش از وی وفات کرده است و وصیت نماز خود بوی کرده است گویند که شیخ شرف الدین قونیوی از شیخ صدر الدین پرسید قدس سرهما که من این الی این و ما الحاصل فی البین تجدد لسته جامعه بین الطرفین ظاهر بالحکمین شیخ موید الدین الجندی رحمه اللہ تعالے وی از شاگردان و مریدان شیخ صدر الدین است جامع بوده است میان علوم ظاهری باطنی

	محمل آخر بملک باقی راند	نام او تا بحشر باقی ماند	

حکایت دعا کردن بادشاه ترمذ تا از کنیزکے که در محبت وی از تدبیر ملک باز مانده بود خلاصی یابد

شاه ترمذ کنیزکے زیبا	داشت دلکش چو نقش در دیبا	یافت بر دل بسوے او میلی	بلکه برگشت عافیت سیلی
عشق در دل چو شد قوی بنیاد	رخنه در کار ملک و دین افتاد	یک شبی روی بر زمین مالید	بدعا از دل حزین نالید
کای خداوند آسمان و زمین	بنده حکم تو هم آن و هم این	کارم از دست رفت دستم گیر	دست جان هوا پرستم گیر
پیش ازین داشتم دل ساده	از هواهای نفس آوازه	نیک از بد بدان شناختمی	کار نیکان همه شناختمی

دبعضے مصنفات شیخ بزرگ راچون فصوص الحکم و مواقع النجوم شرح کرده است و ماخذ سائر شروح فصوص شرح ویست ودرانجا تحقیقات بسیار است که در سائر کتب و کمال وی دران معلوم میشود وی گفته است که خدمت شیخ صدرالدین قدس سره خطبه فصوص را از برلے من شرح کرده و در اثنای آدار دعینی بروی ظاهر شد و اثر ظاهر و باطن مرا فرو گرفت انگاه درمن تصرفے کرد عجیب و مضمون کتاب را بتمام درشرح خطبه مفهوم من گردانید وچون این معنے از من دریافت گفت من نیز از حضرت درخواستم که کتاب فصوص را بر من شرح کند خطبه را شرح کرد دراثنای آن درمن تصرفے کرد که مضمون کتاب تمام مرا معلوم شد پس به این حکایت مسرور شد دانستم که مرا بهره تمام خواهد بود بعد ازان مرا فرمود که آنرا شرحی بنویس در مقصود خطبه را شرح کردم اجل نقدره واتنالا امره و هم وی گفته در محل بیان اینمعنے که کمل راقوت ظهور ودر جمیع مواطن هست بعد از مفارقت ازین نشات که در بغداد بودم و شخصے در منزل من فرود آمده که دعوی وی آن بود که جهدیست وازمن بران دعوی گواهی طلبید من گفتم که پیش خدا یتعالے گواهی میدهم که تو مهدی نیستی دروغ میگوئی بامن بمعادات و دشمنی برخاست و جماعتے را از ملاحده ونصریه جمع کرده و ایشانرا با یذای دلالت کرد پناه بروحانیت شیخ محی الدین العربی بردم و بجمعیت همت متوجه وی شدم دیدم که ظاهر شد و بیکدست خود بر دو دست مدعی را بگرفت و بیکدست دیگر هر دو پای او را و گفت بر زمین زنم گفتم یا سیدی حکم تو د فرمان تراست پس بازگشت و برفت من برخاستم و بمسجد رفتم آن مدعی بقصد ایذای من اتباع خود اجتماع کرده بود من بایشان التفات نکردم و بپیش محراب رفتم و نماز خود بگذاردم و ایشان برمن هیچ دست نیافتند و شر ایشان خدایتعالے از من بگردانید بعد ازان آن مدعی بر دست من توبه کرد و مسافر شد و هم وی گفته که از شیخ صدرالدین شنیدم شیخ بزرگ را با خواجه خضر علیه السلام اتفاق ملاقات افتاد و گفت از برای موسی بن عمران صلوات الله علیه هزار مسئله ازانچه از اول ولادت وی تا زمان اجتماع بروی گذشته بود مهیا ساخته بودم وی بر سه مسئله ازان صبر نتوانست کرد و اشارت باین معنی ست که لیت اخی موسی سکت حتی علینا من انبائهما و ویرا در طریق ابن الفارض رحمه الله دربیان حقایق و معارف اشعار عربی لطیف ست و از انجمله است این دو بیت که شیخ فخر الدین عراقی درکتاب لمعات آورده **شعر** البحر بحر علی ما کان فی قدم * ان الحوادث امواج انهار * لا یحجبنک اشکال تشاکلها * عن تشکل فیها وهی استار * و این بیت دیگر ست سوے انه فی الوجه سمی بالسوی * هو الواحد الموجود فی کل وحدة * و همانا که قصیده تائیه فارضیه را جواب گفته است و او آن قصیده است این بیت **شعر**

دلربائی ببرد آن دل را	بدو صد غم سپرد آن دل را	نقش او دیم ز لوح دل بتراش	نقش از لوح آب و گل بتراش
سر بسر کن زبان و سودش را	بعدم باز برد جودش را	تا بتد بپر ملک پردازم	کار ز کار ماندگان سازم
این بگفت و ز مژه خون بریخت	تا کس محرم اگه بخون آمیخت	گریهٔ صاحب و دعای قبیل	بر وجود اجابت بست دلیل
بامدادان که پا بتخت نهاد	بازش آن بت بسینه بخت نهاد	عید نوروز بود و فصل بهار	دامن گل بکف چو دامن یار
خیمه از حد شهر بیرون زد	سائبان بر کنار جیحون زد	دید از سبزه بر لب جیحون	گستریده بساط سقلاطون
دست جانان بصد نشاط بدست	شاد و خرم بدان بساط نشست	آنچه اسباب کامرانی بود	وانچه زآلات شادمانی بود
گرچه جا بکنار دریا داشت	همه با یکدگر مهیا داشت	همی وزان که وقت شان خوش بود	دل بسوی بحر شان عنان کش بود
زورقی چون هلال اندر تاب	جمع در وی نشاط را اسباب	پیش شاه و کنیزک آوردند	ماه و خور د هلال جا کردند

ما افنک برضائی بکل محبة * و بازلت ابوا دکل مودة * تمنع عنه الفقدانی واجب * وصال بلا امکان بعد و قربة شیخ سعید الفرغانی رحمه الله وے از کمال ارباب عرفان و اکابر اصحاب ذوق و وجدان بوده است هیچکس مسائل علم حقیقت را چنان مضبوط و مربوط بیان نکرده است که وی در دیباچه شرح قصیده فارضیه تائیه کرده است اول آن را بعبارت فارسی شرح کرده بوده است و بر شیخ خود صدرالدین قونیوی قدس سره عرض فرموده و شیخ آنرا استحسان بسیار کرده و دران باب چیزی نوشته و شیخ سعید آن نوشته را بعینه بتبرک و تیمن در دیباچه شرح فارسی خود درج کرده است و ثانیا از برای تعمیم و تتمیم فایده آنرا بعبارت عربی نقل کرده و فوائد دیگران مزید کرده جزاه عن الطالبین خیر الجزا و ویرا تصنیف دیگر ست مسمی بمنتهی المدارک و منتهی لب کل کامل و عارف و سالک و ... المعاد در بیان مذاهب ائمه اربعه رضوان الله علیهم اجمعین در بیان مسائل عبادات و بعضی از معاملات که سالک این طریق را ازان چاره نیست و در بیان آداب طریقه که بعد از تصحیح احکام شریعت سلوک راه حقیقت بی آن میسر نیست و بحق آن کتابیست بس مفید که لابد هر طالب مرید آنجا آورده است که انتساب مریدان بمشایخ بسه طریق ست یکی بخرقه و دوم بتلقین ذکر و سوم بخدمت صحبت و تادیب بآن خرقه و دست خرقه ارادت وآن را جز یک شیخ ستدن روا نباشد و دوم خرقه تبرک وآن از مشایخ بسیار بجهة برکت ستدن روا باشد و در بیان خرقه ارادات خود گفته است که وی خرقه پوشید از شیخ نجیب الدین علی برغش الشیرازی قدس الله تعالے روحه و وی از شیخ الشیوخ شیخ شهاب الدین سهروردی و وے از عم خود قاضی وجیه الدین و وی از پدر خود ابو محمد عمویه و اخی فرج زنجانی دست هر یک در پوشانیدن خرقه مشارک دست آن دیگر ے اما ابو محمد از احمد اسود دینوری خرقه پوشیده وی از ممشاد دینوری و وی از ابو القاسم جنید و اما اخی فرج از ابو العباس نهاوندی و وی از ابو عبدالله خفیف شیرازی و وی از محمد رویم بغدادی و وی از جنید رضی الله عنهم و شیخ الشیوخ شیخ شهاب الدین رضی الله عنه نسبت خرقه را تا ابو القاسم جنید بیش اثبات نکرده است و از جنید تا مصطفی صلی الله علیه وسلم به صحبت نسبت داده است نه بخرقه و از شیخ مجد الدین بغدادی قدس الله تعالے سره در کتاب تحفة البررة آورده است که نسبت خرقه ما متصل ست به پیغمبر صلے الله علیه وسلم بحدیث درست متصل معنعن و فرموده است که مصطفی صلے الله علیه وسلم خرقه پوشانید مر امیر المومنین علی رضی الله عنه و وی مر حسن بصری را و کمیل بن زیاد را و کمیل مر عبد ابو احد بن زید را و وی مر ابو یعقوب نهرجوری را و وی مر بن عثمان مکی را و وی مر داؤد خادم را و وی مر امحمد بن ماکیل

شد روان زورق از کناره شط	می برید آب را بسینه چو بط	داشت شه از نشاط پردازی	همچو بربط فگنده شه بازی
ناگهان موجی از میان برخاست	زان دو زورق نشین فغان برخاست	رفت زورق بموج آب فرو	شد بمغرب دو آفتاب فرو
شد بحسرت کنیز را بگذاشت	بشناره بسوی شط برداشت	چون ازان لجه بر کنار رسید	اثری زان گزیده یار ندید
شد ز صدقی که بود در طلبش	با اجابت قرین دعای شبش	تازه شد رسم پادشاهی او	با همه خلق نیکخواهی او
آری آنجا که حکم هشیار سیست	عاشقی شد ز مملکت داریست	افتد از عشق ملک در کم و کاست	عشق و ... ای بهم نیاید راست

در بیان غضب که آتش برافروختن است و خرمن دین و دنیا سوختن

بغضب جان هیچکس مخراش	حرف آسایش از دلش متراش	بغضب آید ار فراش گر چاره	اره است آن نی بود مره

راوی مر شیخ اسمعیل قصری را و وی مر شیخ نجم الدین کبری را و وی مرین فقیر یعنی مجد الدین بغدادی را فعلی هذا الهیئت خرقها به مصطفی صلی الله علیه وسلم متصل شود والله تعالی اعلم اما نسبت تلقین ذکر این فقیر یعنی شیخ سعدی از شیخ خرقه خود شیخ نجیب الدین تلقین گرفت و وی از شیخ الشیوخ شیخ شهاب الدین سهروردی رضی الله عنه و وی از عم خود شیخ نجیب الدین السهروردی و وی از شیخ احمد غزالی و وی از شیخ ابوبکر نساج و وی از شیخ ابو القاسم گرگانی و وی از ابو عثمان مغربی و وی از ابو علی کاتب و وی از ابو علی رودباری و وی از سید طایفه جنید قدس الله تعالی اسرارهم بعد ازان میگوید که در نسبت خرقه ارادت و نسبت تلقین ذکر از دو شیخ مذموم ست اما در نسبت صحبت محمود ست لیکن بشرط اجازت یا فوت صحبت شیخ اول چنانکه این فقیر ضعیف بعد از مفارقت خدمت و صحبت شیخ نجیب الدین قدس الله تعالی سره از خدمت مولانا و شیخنا صدر الحق والدین وارث علوم سید المرسلین سلطان المحققین محمد بن اسحق القونوی قدس الله تعالی سره و از شرف صحبت غیر ارشاد و بدایه و اقتباس فضائل و آداب ظاهر و باطن و علوم شریعت و طریقت و حقیقت تربیت یافت و منقطع گشت هرچند از عهده رعایة حقوق و شرایط خدمت و صحبت شان نتوان است بیرون آمد لیکن ایشان از لطف و کرم بحسن قبول و ارشاد و این بیچاره را تلقی فرمودند فجزاهم الله عنی احسن الجزاء و هم وی آورده است که از شیخ نجیب الدین رحمه الله شنیدم که شمس الدین صفی امام جامع شیراز از اکابر صالحان و پاکان بود و همگی اوقاتش بذکر و تلاوت قرآن و انواع عبادات مستغرق و معمور لیکن از کسی تلقین ذکر نداشت روزی در واقعه ذکر خود را بصورت نور مصور شده مشاهده کرده که از دهان وی منفصل میشد و در زمین فرو می رفت با خود گفت این علامت این خبر نیست چه نص الیه یصعد الکلم الطیب بخلاف این نشان میدهد مگر بسبب عدم تلقین ذکر ست از مشایخ پس بیکی از مریدان شیخ روزبهان بقلی قدس الله تعالی روحه رجوع کرد و از وی تلقین ذکر گرفت و همان روز ذکر خود را در واقعه بصورت نوری مشاهده نمود که بالا میرفت و آسمانها را خرق میکرد بعد ازان بصحبت شیخ الشیوخ شیخ شهاب الدین السهروردی رضی الله عنه پیوست در رسید بانجا رسید **شیخ موسی سدرانی رحمه الله تعالی** وی از اکابر اصحاب شیخ ابومدین مغربی است قدس الله تعالی روحه شیخ سعید الدین فرغانی در شرح قصیده تائیه آورده است که شیخ معتبر طلحه بن عبدالله بن طلحه التستری العراقی رحمه الله در سنه خمسین و ستین و ستمائه شنیدم که وی روایت کرد از شیخ عماد الدین احمد بن شیخ الشیوخ شیخ شهاب الدین السهروردی قدس الله تعالی روحه

تا نخراشیده خاطر تو نخست
کی بود دلخراشی از تو درست
زآتشت کز غضب برافروزی
اولاً خانمان خود سوزی

زانچه بر مردم کناره رسد
نه آتشت دود یا شراره رسد
اصل آن دولت فروخته است
که از آن خرمن تو سوخته است

آب حلمی بزن بران آتش
تا نیفتد بدیگران آتش
خشم با دیگران سگی و ددیست
این سگی و ددی ز بیخردیست

هر که را از خرد مدد باشد
کی دران تن نهد که دد باشد
نیش دندان خوک و پنجه گرگ
بهر آزار شد بلای بزرگ

سوی آزارشان چو راهی نیست
پنجه و نیش را گناهی نیست
زادمی زاد و چون کسی بنجست
خوک بی نیش و گرگ بی پنجه است

خشم خوش باشد از برای خدا
نه ز وسواس نفس بدفرما
چون برای خدا بود خشمت
از دو بینی جدا بود چشمت

آن نه خشمست غیرت دین است
از در آفرین و تحسین است
جنبش خشم چون ز نفس بدست
بالش فلو کاهش خرد است

به که از دیو و دد بپردازی
خشم را زیر دست خود سازی

که گفت در یکی از حجاب با والد خود بودم در بیان آنکه طواف خانه میکردم ناگاه دیدم که شخصی مغربی طواف میکرد و خلق بوی تبرک می جستند و وی را زیارت میکردند مرا پیش وی تعریف کردند که فرزند شیخ شهاب الدین ست مرا مرحبا گفت و سر مرا بوسید و مرا دعای خیر کرد دائما برکت دعای وی در خود می یابم و امید دارم که در آخرت نیز برکت آن همراه من باشد پس من پرسیدم که این کیست گفتند این را شیخ موسی میگویند چون از طواف فارغ شدم و پیش والد خود رفتم وی را خبر کردم که من بزیارت شیخ موسی را دریافتم و مرا دعا کرد والد من بان بسیار مسرور شد بعد ازان حاضران در ذکر مناقب شیخ موسی شروع کردند و از انجمله گفتند که وی را در هر شبانروزی ورد است که هفتاد هزار بار ختم قرآن میکند والد من خاموش بود ناگاه یکی از کبار اصحاب والد من سوگند یاد کرد و گفت راست ست اینچه از وی میگویند من پیش ازین سخن را شنیده بودم در خاطر من فی الجمله انکاری بود تا آن وقت که شبی شیخ موسی را در طواف دریافتم و در پی وی افتادم دیدم که بتقبیل حجر الاسود میکند از اول فاتحه آغاز تلاوت کرد و میرفت همچنانکه معهود است که مردم را در طواف میروند تلاوت می کرد چنان تلاوتی که حرف حرف را فهم میکردم چون هم در طواف اول از برابر در خانه که از حجر الاسود تا آنجا مقدار چهار گام باشد کما بیش درگذشت یک ختم تمام کرد چنانچه من تمام آن ختم را حرف بحرف شنیدم خدمت والد من با همه اصحاب تصدیق کردند و آنچه گفت قبول کردند بعد ازان والدم ازین معنی سوال کردند گفت از قبیل بسط زمان ست که بثبت ببعضی از اولیاء الله واقع میشود پس از برای صدق این قضیه گفت که شیخ الشیوخ ابن سکینه رضی الله عنه مریدی بود صایغ و وظیفهٔ وی آن بود که مصلاهای صوفیان را بمسجد جامع می برد و می انداخت و بعد از ادای نماز جمعه می گرد و بخانقاه می آورد در یکی از جمعها سجاده ها بر یکدیگر بست تا بمسجد برد و بکنار دجله رفت تا غسل جمعه بجای آورد و جامها بیرون کرد و بکنار دجله نهاد و بآب فرو رفت چون از آب سر بیرون کرد دید که آن دجله نیست جائی دیگرست پرسید که کجاست گفتند این مصرست تعجب کرد و از آب بیرون آمد و بشهر رفت ناگاه بدکان صایغی رسید آنجا بایستاد و با وی جز مئزری که ستر عورت کرده بود چیزی دیگر نه صاحب دکان دانست بفراست که وی صایغ ست وی را آزمایش کرد و دید که آن صنعت نیک میداند وی را گرامی داشت و بخانه برد و دختر خود را با وی نکاح کرد از وی سه فرزند شد و هفت سال بران گذشت روزی بکنار رود آمد در آب غوطه خورد چون سر برآورد دید که در دجله بغداد ست در همان موضع که پیش ازین بهفت سال بآب در آمده بود و جامهای وی همچنانکه نهاده بر کنار دجله است جامها را پوشید بخانقاه آمد دید

رسیدن پیغمبر صلی الله علیه و آله وسلم بگروهی و از ایشان پرسیدن که در چه کار بد جواب ایشان

در رهی میگذشت پیغمبر
با گروهی ز دوستان رهبر
دید قومی گرفته تیشه بدست
گرد سنگ بزرگ گرد نشست

گفت این دست یا خراشیدن
چیست این سنگ را تراشیدن
قوم گفتند ما جوانانیم
زورمندان و پهلوانانیم

چون بزور آوری کنیم آهنگ
هست میزان زور ما این سنگ
گفت گویم که پهلوانی چیست
مرد دعوی پهلوانی کیست

پهلوان آن بود که گاه نبرد
خشم را زیر پا تواند کرد
خشم اگر کوه سهمگین باشد
پیش او پشت بر زمین باشد

حکایت شکایت آن پادشاه از استیلای صفت غضب بروی پیش آن

که مصلاهای صوفیان چنانکه برهم بسته بود برهم بسته است بعضی از اصحاب با وی بگفتند زود تر باش که بعضی از جماعت بگاه بمسجد رفته اند سجادها بمسجد برد و پس از نماز بخانقاه باز آور و تعجیل و تعجب کنان بخانهٔ خود در رفت اهل بیت وی گفتند مهمانان که فرموده بودی که برای ایشان ماهی بریان کنیم کجا اند که ماهی بریان شده است مهمانان را آوردند ماهی بخوردند بعد ازان پیش شیخ خود ابن سکینه در آمد و با نچه بر وی گذشته بود ویرا اخبار کرد و قصهٔ اولاد بمصر با وی بگفت فرمود که فرزندان را از مصر ببغداد حاضر کن چون فرزندان را حاضر کرده و آنچه با شیخ گفته بود راست بیرون آمد شیخ ابن سکینه از وی پرسید که آن تو در دجله در چه اندیشه بودی و در خاطر توچه بود گفت از اول در خاطر من ازین آیت که کان مقداره الف سنة دغدغه و نزاعی بود شیخ گفت این واقعه رحمتی بوده است از خدا تعالی بر تو رافع اشکال و تصحیح ایمان و اعتقاد نیست برآنکه خدای تعالی بران قادرست که نسبت بعضی بندگان خود زمان را بسط کند و دراز نماید با آنکه کوتاه باشد نسبت به بعضی دیگر و همچنین ست حال در قبض زمان که زمان دراز را کوتاه فرا نماید والله القادر علی مایشاء و نزدیک باین قصه است آنکه صاحب فتوحات رضی الله عنه ذکر کرده است که شخصی جوهری را از خود حکایت کرد که مقدار خمیر از خانهٔ خود بقرن برد تا آن پزند ویرا جنابت رسیده بود بکنار نیل آمد و بآب فرو رفت تا غسل کند از خود غائب شد و دید که کسی همچنانکه در خواب می بیند که وی در بغداد ست آنجا کدخدا شد و مدتی شش سال با خاتون خود بسر برد و از وی فرزندان آمد بعد ازان با خود در آمد در میان آب دید و غسل تمام کرد و جامه پوشید و بقرن رفت و نان گرفت و بخانه آمد و با اهل خانه این واقعه را باز گفت چون ماهی چند بر آمد آن خاتون از بغداد آمد و فرزندان را هم همراه آورد و خانهٔ جوهری را می پرسید چون باهم ملاقات کردند جوهری خاتون و فرزندان را شناخت ازان زن پرسیدند که چند گاهست که ترا ازان کرده است گفت شش سال شیخ عیسی هتار یمنی رحمة الله تعالی امام یافعی میگوید که وی روزی بر فاحشه بگذشت و وی را گفت بعد از خفتن پیش تو می آیم زن خرم شد و خود را بیاراست بعد از خفتن پیش وی آمد و آن زن را حال بگشت و توبه کرد و از هرچه داشت بیرون آمد و شیخ او را بزنی بیکی از درویشان خود داد و گفت طعام ولیمه را عصیده بسازید و روغن مخرید امیری را که رفیق آن زن می بود ازان خبر دادند تعجب کرد گفتند که ویرا بیکی از درویشان داد و طعام ولیمه عصیده ساختند و روغن ندارند امیر بطریق استهزاء دو شیشه خمر فرستاد که این پیش شیخ برید و گویید که شاد شدیم و شنیده ایم که با عصیده روغن نیست این را با عصیده بخورید چون فرستادهٔ امیر آمد گفت دیر آمدی یکی ازان دو شیشه را بستد

حکیم و معالجه فرمودن حکیم آنرا

بود شاهی بفضل و دانش شد
نیک خشمش ز حد برون بودی
زین سبب و ز وحشت ایشان بود
خشم کاید ز شاه کس از ایشان
خشم آن نامور هنا با دشت چه
شد کسی این حدیث خوانا
چه این بد شعلهٔ آتش غضب است

راحت جهان بندگان خدا
زیر فرمان او زبون بودی
هرچه میکرد ازان پشیمان بود
آنچنان خشم نباید از درویش
خشم این رنج خاص و کشتن عام
بر حکیمی بکار ما دانا
سازد از آب خویش خشک سیت

همه اخلاق او پسندیده
از دلش چون غضب زبانه زدی
خشم با نیکخواه یا بدخواه
خشم در پیش خانمان سوزد
خشم آن بر همه زبان باشد
گفت با او حکیم دانش کیش
با خود اندیشه کن که این عاجز

از ره عقل و دین نه لغزیده
شعله در خرمن زمانه زدی
از همه کس بتر خاصه ز شاه
خشم شه جملهٔ جهان سوزد
خشم این درد گزیده جهان با شد
کای بدانش ز شهریاران بیش
نیست بیرون ز ملک من هرگز

دو دست دراز کرد و بر عصیده بریخت و آن دیگر را همچنان کرد و آن فرستاده را گفت بنشین و بخور چون بخورد غنی دید که خوشتر ازان نخورده بود پیش امیر رفت و قصه را باز گفت امیر نیز پیش شیخ آمد و بر دست وی توبه کرد

شیخ ابو الغیث رحمة الله تعالی ذو المقامات العلیة والاحوال السنیة والانفاس الصادقة والکرامات الباهرة در اوایل حال از قطاع الطریق بود روزی در کمین قافله نشسته بود شنید که هاتفی میگوید یا صاحب العین علیک العین یعنی ای آنکه چشم بر قافله داری دیگری را چشم بر تست در وی تاثیری عظیم شد و ازانچه دران بود باز ایستاد و بر خدای تعالی اقبال نموده توبه و انابت کرد و بصحبت شیخ ابن افلح الیمنی پیوست نفس وی پاکیزه شد و دل وی منور گشت و صدق ارادت و سیما سعادت بروی پیدا آمد و خوارق عادات از وی بظهور انجامید گویند روزی بقصد آنکه از صحرا هیزم آورد بیرون رفته دراز گوشی با خود ببرد و در میان آنکه در بعضی وادیها هیزم جمع میکرد دراز گوش ویرا شیر بدرید چون هیزم آورد که بار کند دید که دراز گوش ویرا شیر دریده است روی با شیر کرد و گفت دراز گوش مرا بکشتی هیزم خود را برچه بار کنم بعزت معبود که آنرا بار نخواهم کرد مگر بر تو پس هیزمها را جمع کرد و بر پشت شیر نهاد و ویرا میراند تا نزدیک شهر رسید هیزم را از پشت وی فرو گرفت و گفت هرجا خواهی برو روزی از اهل بیت وی از وی قدری عطر طلبیدند بازار رفت تا بخرد پیش یکی از عطاران و با وی دران باب سخن گفت گفت در دکان هیچ عطر نیست ابو الغیث گفت در دکان تو عطر نخواهد بود فی الحال هر عطری که در دکان او بود منعدم شد عطار پیش شیخ ابن الافلح آمده از وی شکایت کرد شیخ ویرا بخواند و بسبب آنکه اظهار کرامت کرده بود وی را سیاست بسیار کرد و گفت دو شمشیر در یک غلاف نمی شاید از صحبت من دور باش هرچند ابو الغیث مدارا کرد و تضرع نمود قبول نکرده از مصاحبت وی ابا کرد ابو الغیث برفت و طلب شیخ دیگر می کرد تا به صحبت وی منتفع گردد پیش هر شیخ که رفت گفت ترا همین بسندست محتاج بشیخ نیستی تا آنکه بود که بشیخ کبیر علی اهدل رسید و التماس صحبت کرد شیخ ویرا قبول فرمود ابو الغیث گفته است که چون بصحبت وی رسیدم گویا یک قطره بودم که در دریا افتادم بادشاه یمن خادم ویرا بکشت چون خبر بوی رسید در غضب شد گفت یا ولی الحراسة انا انزل من علی الشباب واترک الذوع در همانوقت پادشاه کشته شد روزی فقرا گفتند که ما را از روی گوشت میکند گفت فلان روز بازارست گوشت خواهید خورد چون آن روز آمد خبر رسید که قطاع الطریق قافله را غارت کردند چون ساعتی بر آمد یکی از قطاع طریق آمد و بجهت شیخ گاوی آورد و شیخ فقرا را

زدن و کشتنش بدرت منت
کشتن زندگان بس آسان است
اختیاری که داده است خدای
نیست در ابا دشاهی خویش
گر بخشم سزایش از تقصیر
مر سحر چون ز خواب برخیزی
تا شود طبع این تکلف تو
خشم او شد بدل بخوشنودی

گردن او همیشه پست منست
زنده چون کشته شد چه در بانست
دست ازان چون کشم ز رستی رای
دست بر من ز کینه خواهی خویش
چند روزی بران کنم تاخیر
پیشتر زانکه با کس آمیزی
بتد بر برود تصرف تو
کارش آورد رو به بهبودی

در سیاست شتاب کردن چیست
بسفه در شدن بکار که چه
شکر آنرا که بادشاه منم
به که بر حال او بخشایم
بو که روشن شود حقیقت کار
این سبق را بخوان بکرر کن
چند روزی نهاد شاه کریم
ای خوشا وقت شاه دانش گوش

بی فرست عذاب کردن چیست
دادن از دست اختیار که چه
از بد و نیک کینه خواه منم
گردن او ز بند بگشایم
دل نیازارده ازان آزار
رفتن خود بران مقرر کن
بند بر خشم خود به پند حکیم
باز کرده باهل دانش گوش

گفت که این گاو را بکشید و بپزند وا با ما سر ویرا همچنانکه هست نگاه دارید و بعد از ان دیگری آمد و یک خروار گندم آورد
شیخ گفت آرد کنید و نان بپزند هرچه شیخ گفت همان کردند بعد از ان شیخ فقرا را گفت بخورند جمعی فقها حاضر بودند
ایشان را بسر سفره طلبیدند نیامدند شیخ فقرا را گفت شما بخورید که فقرا حرام نمیخورند چون فقرا از خوردن فارغ
شدند ناگاه شخصی پیش آمد گفت ایها الشیخ گاوی نذر فقرا کرده بودم حرامیان بغارت بردند شیخ گفت که سر گاو
خود را ببینی بشناسی گفت آری شیخ فرمود تا سر گاو را حاضر کردند گفت این سر گاو منست بعد از ان شخصی دیگر
درآمد گفت ایها الشیخ یک خروار گندم نذر کرده بودم حرامیان ببردند شیخ گفت نذر شیخ بشیخ رسید چون فقها آنرا
مشاهده کردند از ترک موافقت فقرا پشیمان شده اند توفی رضی الله عنه سنه احدی وخمسین وستمائة **شیخ ابو الحسن
المغربی الشاذلی رحمه الله تعالی** نام وی علی بن عبدالله است شریف است حسینی ساکن اسکندریه بوده
است و جمعی کثیر آنجا بصحبت وی پیوسته اند از کبار اولیاء الله و عظماء مشایخ است وی گفته است که در
سیاحت بودم شبی در بیشه خفته و سباع گرد من میگردیدند تا صبح و هرگز انسی همچو انس آنشب نیافتم چون بامداد شد در
خاطر من گذشت که مرا از مقام انس با خدایتعالی چیزی حاصل شد بر رودخانه فرود آمدم کبک بسیار دیدم که مثل
آن ندیده بودم چون آواز پای من شنیدند همه بیکبار بر میدند چنانکه از ترس مرا خفقان پیدا شد شنیدم که مرا
میگویند ای آنکه دوش با سباع انس گرفته بودی ترا چیست که پریدن این کبکان ترسیدی ولیکن تو دوش با ما بودی
واکنون بانفس خودی وهم گفته که یکبار هشتاد روز گرسنه بودم در خاطرم آمد که ترا ازین کار نصیبی حاصل شد ناگاه
زنی دیدم که از مغاره بیرون آمد بغایت خوبروی گوئیا روی او چون نور آفتاب بود میگفت مجوسی هشتاد روز گرسنه
بود در ایستاده و ناز بر خدایتعالی میکند بعمل خود و شش ماه بر من گذشته است که طعامی نچشیده ام و هم وی گفته است
که روزی در مغاره بودم گفتم الهی کی ترا بنده شاکر باشم شنیدم که مرا میگویند که هرگاه که منعم علیه غیر خود نه بینی
گفتم الهی چون منعم علیه غیر خود نه بینم و حال آنکه تو بر انبیا انعام کرده و بر علما انعام کرده و بر ملوک انعام کرده شنیدم
که گفتند اگر نه انبیا بودندی تو راه راست نه یافتی و اگر نه علما بودندی تو اقتدا آنکه میکردی و گر نه ملوک بودندی تو
ایمن نبودی و این همه نعمت است از من نبود هم وی گفته است که رفیقی داشتم با وی در مغاره جای گرفتیم
وطلب وصول بخدایتعالی کردیم و می گفتیم که فردا ما را فتح میشود ناگاه مردی درآمد با هیبت گفتم تو کیستی گفت عبد
الملک دانستم که از اولیاء الله است گفتم حال تو چیست گفت چون باشد حال کسی که می گوید فردا فتح میشود پس فردا

	کرده آنگه بحکم دانش کار	برگرفته زخلق عالم بار	

حکایت آن ساقی که در مجلس نوشیروان گستاخی نمود وعفو کردن وی آن را

بشنو این قصه راز نوشیروان	روزی از جاده خواست نوش روان	روشن اندیگان پاک سرشت	ساز کردند محفلی چو بهشت
ساقیان در نوای نوشانوش	مطربان بر سپهر برده خروش	ساقی برگرفته ساغر زر	برد تا شاه معدلت گستر
دست او سست شد ز هیبت شاه	خلعت شاه شد زباده تباه	خاطر شاه را بهم برزد	آتش خشمش اندرون سرزد
گفت خواهم چو باده خونت ریخت	همچو جرعه بخاک رو آمیخت	ساقی از شه چو این وعید شنید	از دی مصفا آن نداشت بعید
برگرفت از میان صراحی را	ریخت بروی روان صراحی را	زد برو بانگ کای تباه سیر	چیست این عذر از گناه تبر

مرا گشاده شود و این نه ولایتست و نه فلاح ای نفس چرا پرستش خدایتعالی از برای خدایتعالی نکنی ما دانستیم که دیرا
جزایر ما در آورد توبه کردم و استغفار نمودم و ما را فتح پدید آمد و هم وی گفته است که رسول صلی الله علیه وسلم
را بخواب دیدم گفت یا علی طهر ثیابک من الدنس تحظ بمدد الله تعالی فی کل نفس یعنی یا علی پاکیزه گردان جامهای خود را از
چرک تا بهره مند گردی بمدد و تایید الله تعالی در هر نفسی گفتم یا رسول الله ثیاب من کدامست گفت خدایتعالی مرا پنج
خلعت پوشانیده است خلعت محبت و خلعت معرفت و خلعت توحید و خلعت ایمان و خلعت اسلام هر که خدای
تعالی را دوست دارد بروی آسان شود هر چیزی و هر که خدایتعالی را بشناسد در نظر وی خرد نماید هر چیزی
و هر که خدایتعالی را بداند بیگانگی بوی شریک نیارد هیچ چیز را و هر که بخدای ایمان آرد ایمن گردد از هر چیزی و هر که
باسلام متصف گردد در خدایتعالی عاصی نشود و اگر عاصی شود اعتذار کند و چون اعتذار کند قبول افتد شیخ ابو الحسن
گوید که ازینجا فهم کردم معنی قوله تعالی وثیابک فطهر شاگرد وی شیخ ابو العباس مرسی گفته است که از مدینه شریف
قصد زیارت امیر المؤمنین حمزه رضی الله عنه کردم در راه کسی دیگر رفیق من شد چون بآنجا رسیدیم در قبه مزار وی
بسته بود ببرکت روحانیت حضرت رسالت صلی الله علیه وسلم گشاده شد درآمدیم دیدیم که نزدیک روضه
مردی دعا می کند با رفیق خود گفتم که این مرد از ابدالانست و دعا درین ساعت مستجابست وی دعا کرد که خدای
تعالی ویرا یک دینار روزی کند و من دعا کردم و از خدای تعالی عافیت از بلاء دنیا و عذاب آخرت خواستم
چون در مراجعت نزدیک بمدینه رسیدیم شخصی پیش آمد و رفیق مرا یک دینار داد و چون بمدینه درآمدیم و نظر شیخ
ابو الحسن بر ما افتاد رفیق مرا گفت یا خسیس ساعتی که در آن ساعت دعا مستجاب شود و آنرا بیک دینار صرف
کردی چرا چون ابو العباس نبودی که از خدایتعالی عافیت دنیا و آخرت خواست، و خدای تعالی دعای ویرا
اجابت کرد و وی گفته است که در ابتدای حال مرا تردد افتاد میان انقطاع و بودن در بیابان و میان باز
گشتن بآبادانی و شهر و صحبت علما و اخیار دیدم مراجعت بایشان و مرا وصف کردند که در سر کوهی ولیی هست قصد زیارت
وی کردم شبانگاهی بآنجا رسیدم با خود گفتم در شب پیش وی نروم بر در آن غار بخفتم شنیدم که از اندرون میگوید
بار خدایا بدرستی که مردمی چند هستند از بندگان تو که از تو میخواهند که خلق خود را مسخر ایشان گردانی و گردانیدی و از تو
بآن راضی شدند و بدرستیکه من از تو می خواهم که خلق خود را بد خوی گردانی با من تا مرا هیچ ملجای نباشد الا حضرت
تو من با خود گفتم ای نفس بشنو که این شیخ از کدام بحر اغتراف میکند چون نماز بامداد کردم در وی درآمدم و سلام کردم

گفت شاها چو آمد اول کار	از من این جرم خالی از هنجار	وان نبود آنچنان که بستیزی	بهمان جرم خون من ریزی
جرم دیگر بران بر افزودم	تخت و تاجت بباده آلودم	تا چو در کشتنم برآری تیغ	کس نگوید بکشورت که دریغ
کین شهنشاه معدلت پیشه	تافت زین پیشه روی اندیشه	یافت از دور چرخ دیر مدار	دامن عدل او ز ظلم غبار
شد مرا با درون آشفته	کردنی کرده گفتنی گفته	متهم شد برین دقیقه سخن	بعد ازین هرچه بایدت آن کن
شاه گفت ای بر آتشم زده آب	طبع چون آب تو بلطف جواب	گرچه بود از نخست بدکارت	عذر کار تو خوشتر است گفتارت
عفو کردم خیانت تو تمام	شکر این عفو را بگردان جام	پیش سودائیان تخت جلال	نیست جز تاج جود راس المال

گفتار در فضیلت جود و کرم

گر نه سرمایه تاج جود کنند	کی ز سودای خویش سود کنند	معنی جود چیست بخشیدن	عادت برق چیست درخشیدن

وازهیبت وخوف وی برسرآمدم گفتم یا سیدی حالی تو چون ست گفت شکایت میکردم بخدای تعالی ازبد و تسلیم یعنی خوشی ورضا همچنان که تو شکایت میکنی ازخرد ترسیدم واختیار گفتم حرتدبیر و اختیار نمیدانم واین زبان درانم بر تسلیم ورضا چیست وچرا ازان شکایت میکنی گفت می ترسم که حلاوت آن مرا مشغول گرداند از خدای تعالی گفتم ای سیدی شنیده ام که شب می گفتی که بار خدایا بدرستیکه مردی چند از بندگان تو هستند که از تو می خواهند که خلق خود را مسخر ایشان گردانی وازین بآن راضی شد شیخ تبسم کرد وگفت ای فرزند عوض آنکه میگوی اللهم سخرلی میگوئی که اللهم کن لی تو آن را می بری که هر که خدای تعالی وی را باشد بچیزی محتاج شود این بدلی چیست امام یافعی میگوید که از بعضی مشائخ شنیده ام که چون کسی ازوی طلب دعا میکردی میگفت کان الله لک و این کلمه باوجود کوتاهی جامع همه مطلوبات است زیرا که چون خدای تعالی کسی را باشد همه مطلوبات بوی دهد اما خدای تعالی را باشد کما قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من کان الله کان الله له شیخ ابوالحسن گفت انا لا یری مع الحق من احد دانه کان لابد فکالهباء فی الهواء نتشبه لم تجده شیئا وهم وی گفته است لا یکن حظک من الدعاء یک الفرح بقضاء حاجتک دون فرحک بمناجاتک لمحبوبک فیکون من المحجوبین وهم وی گفته کل فقیر لم یکن فیه اربعة اداب فاجعله والتراب سواء الرحمة للاصاغر والحرمة للاکابر والانصاف من النفس وترک الانتصاف لها وی در سنه اربع وخمسین وستمایة برفته از دنیا در وقت توجه بمکه مبارک درصحرائی که آب شور داشت چون وی را آنجا دفن کردند از برکت وجود وی آب آن صحرا شیرین شد

شیخ یاسین المغربی رحمه الله تعالی

وی از ارباب ولایت واصحاب کرامت بود اما در صورت حجامی آنرا پوشیده میداشت امام نووی رضی الله عنه از جمله مریدان ومعتقدان وی بوده است وبزیارت وی میرفته است وبصحبت وخدمت وی تبرک می جسته است ونسبت بوی درمقام ارادت بوده بهرچه اشارت کردی بران موجب رفتی روزی وی را گفت که کتبی که پیش تو مستعارست بخداوندانش بازده وبدیار خود مراجعت نمای واهل خود را زیارت کن سخن وی را قبول کرد وچون بدیار خود رسید واهل خود را دید بیمار شد ووفات کرد توفی الشیخ یاسین فی شهر ربیع الاول سنه سبع وثمانین وستمایة وکان عمره ثمانین سنة رحمه الله تعالی والامام محیی الدین نووی رحمه الله تعالی فی الرابع والعشرین من شهر رجب سنة ست وسبعین وستمایة

شیخ عفیف الدین التلمسانی رحمه الله تعالی

نام وی سلیمان بن علی ست بعضی از متقشفه فقها وی را بزندقه والحاد منسوب اشته اند

برق بخشان کند جهان روشن	جود و احسان جهان جان روشن	پرتو برق هست تا یکدم	پرتو جود تا بود عالم
گرچه یک مرد در زمانه نماند	وز جوانمرد جز فسانه نماند	تا بود دور گنبد گردان	باد افسانهٔ جوان مردان
رفت حاتم ازین نشیمن خاک	ماند نامش کتابهٔ افلاک	هرچه داری ببخش نام برآر	نیکوئی ورز و نام نیک گذار
زانکه زیر زمردی طارم	نام نیکو بود حیات دوم	هرچه داری مصیبت آن باشد	وانچه فی خط دیگران باشد
	بهرهٔ خود بدیگران چه دهی	مال خود بهر دیگران چه نهی	

حکایت معامله و مقاوله حکیم با زن

زد حکیمی بحکم جود قدم	ریخت در جیب زن هزار درم	چند روزی کز آن گذشت حکیم	خواست از زن حساب صرهٔ سیم

ودربیان آن ذکر کرده که وی را گفتند که بسیار است نصیری وی گفت النصیری بعض معنی وی در قدن اصطلاحات این طایفه پوشیده نباشد که یکی از مقامات ایشان مقام جمع ست که صاحب آن مقام همه اجزاء وجود را بعضی وتفصیل خود می بیند وهمه را در خود مشاهده میکنند چنانکه گفته اند مصراع جزو درویش ست جمله نیک وبد ومن اشعاره المشعرة بذلک شعر فی کل حقیقة لی سالک ✽ ولکل مرتبة ذوق سلکت وان وارت الافلاک من خولی ففی ولی دور محیطها یتهرب ✽ می شاید که آنچه گفته است که النصیری بعض معنی بنابرین معنی باشد خواه بر سبیل تحقیق وخواه بر سبیل تقلید ووی کتاب منازل السائرین را که از مصنفات شیخ الاسلام ابو اسمعیل عبدالله الانصاری الهروی است شرحی نیکو کرده است هر که اندک چاشنی از مشرب این طائفه باشد داند که سخنان وی که درانجا مذکور است اکثر مبنی بر قواعد علم وعرفان ومبنی از خصائص ذوق ووجدانست وهمچنین وی را دیوان شعریست درکمال لطافت وعذوبت هر که آنرا مطالعه کند داند که از سرچشمه که هرگز چنان آب زلال صافی نجوشد واز شجرهٔ خبیثه اصلا چنان میوهٔ اطیب نیاید در شرح منازل السائرین در درجهٔ ثالث در مقام رضا میگوید فقد ذقت هذا المقام والحمد لله تعالی دیقیقة صحبته لی فی مواطن اولها انی اشرفت علی القتل سبع مرات فی ... نظرت فی قلبی فلم اجد ... بین الحیوة والممات رضی بحکم الله تعالی لعلیه سلطان المحبة والموطن الثانی انی اشرفت علی الغرق فنظرت الی قلبی فرأیت لغادنا بین الحیات والموت یرضی بحکم الله تعالی والموطن الثالث قبل الی ... من طریق الصوفیة ان ... العدم نظرت الی قلبی ... عقد ... مع ربی وقلت ... الاقبال واخاف مع الصحبة ... الله تعالی من الضلال ففاضت عیناه بالدموع ... فی وجودی ... الخشوع والخضوع ... فیهما انا ... لنفسی بعد ... ارتحال ... الی محض الهوی ... واحدة کثیرة ذات ... اسیاد ... شیخ عفیف الدین ... ست وسبعین ... شیخ ابو العباس المرسی رحمه الله تعالی شاگرد شیخ ابوالحسن شاذلی است وی شاگرد شیخ ابوالحسن شاذلی ست صاحب مقامات عالیه وکرامات ظاهره است روزی شخصی وی را بضیافت برد بجهت امتحان طعامیکه دران شبهه بود پیش شیخ نهاد وشیخ وی را گفت اگر حارث محاسبی را رگی در انگشت بود چون دست بطعام شبهه بردی حرکت کردی من شصت رگ در دست دارم که مثل آن حرکت میکند صاحب طعام استغفار کرد وعذر خواست امام یافعی

گفت هرجا که سائلی زد بانگ	رخت در کاه سایلان یکرنگ	دانگ نی دیگر بمیهمانان رفت	بر رفیقان و مهربانان رفت
آنچه انداز بهر ذخیرهٔ خویش	کرده ام بهر روز تیرهٔ خویش	گفت دانا بشرح جود و عطا	آنچه گفتی بمن خطاست خطا
هرچه دادی بجان ذخیره ...	روشنی بخش روز تیره دلست	وانچه از بهر خود نهاد و ستد	جای او در جیب و کیسه دادستی
	زان بشوره گهر ...	[illegible]	

حکایت [illegible]

رد تو ... شد ساده ... کوزه در دست	[illegible]	[illegible]	[illegible]

گویند که چنین بمن رسیده است که یکی از سلاطین امتحان یکی از مشائخ کرد و طعامها پیش آورد که در بعضے گوشت کشته ودر بعضے گوشت مرده شیخ میان دربست وگفت ای درویشان امروز من خادم شمایم در طعام و درایستاد و هر طعام که در وگوشت کشته بود پیش درویشان مے نهاد و هرچه دران گوشت مرده بود دور میکرد که این از برائے لشکریان پادشاه میگفت الطیب للطیب والخبیث للخبیث سلطان حاضر بود از امتحان استغفار کرد گویند که یعقوب که امیر المومنین مغرب بود برادر خود را بکشت از برای غیرت بر ملک واز آن پشیمان شد توبه کرد توبه که در وی اثر تمام کرد و در باطن وی حالهاے نیکو ظاهر شد و واقعهای ارباب ارادت پدید طالب شیخی گشت که خود را تسلیم وی کند ویرا بشیخ ابومدین رضی اللہ عنہ نشان دادند شیخ را استدعا نمود و اجابت کرد وگفت فرمان اولی الامر میباید برد اما من بوے نمیرسم مرا فرمودند که بتلمسان روم وآن شهریست از مغرب وآنروز شیخ در بجایه بود چون بتلمسان رسید رسولان یعقوب را گفت سلام من بصاحب خود برسانید وبگوئید که شفای تو در دست شیخ ابو العباس مرسی است وشیخ ابومدین در تلمسان وفات یافت رسولان یعقوب پیش آمدند ووصیت شیخ را گفتند ویعقوب استدعای شیخ ابو العباس کرد و وی نیز از حضرت حق سبحانه تعالی باجتماع با یعقوب مامور شد و در روز اجتماع بایعقوب فرمود تا یک خروس بچه بکشتند و دیگری را گلو بفشردند و هر یک را جداگانه بپختند و پیش شیخ آوردند شیخ بخادم اشارت کرد که یکے را بردار است وآن دیگرے را خوردن گرفتند پس یعقوب ملک را به پسر داد وخود را بالکلیه تسلیم شیخ کرد و ببرکت نفس شیخ ابومدین وحسن ترتیب شیخ ابو العباس کشایش یافت و مرتبه ولایت رسید وثابت قدم گشت در سالی مردم بباران محتاج شدند شیخ ابو العباس با یعقوب بصحرا بیرون رفتند شیخ یعقوب را گفت نماز بگذار وطلب باران کن برائے مسلمانان یعقوب گفت ای سیدی تو باین لایق تری شیخ گفت ترا باین فرموده اند پس یعقوب نماز بگذارد و دعا کرد و علی الفور اثر اجابت ظاهر شد و باران آمد شیخ سعد حداد و مرید وے شیخ جوهر قدس سرهم شیخ جوهر در اوایل بنده کسی بود آزاد شد در بازار عدن خرید و فروخت کردی و بمجلس فقرا حاضر میشد واعتقاد واخلاص تمام داشت بایشان ووے امی بود چون وقت وفات شیخ کبیر وشیخ سعد حداد که در عدن مدفون ست رسید فقرا ویرا گفتند بعد از تو شیخ که خواهد بود گفت آن کس که در روز سوم بعد از وفات درفلان محل که فقرا جمع باشند مرغ سبز بیاید وبروی بنشیند چون روز سوم رسید وفقرا از ذکر و قرائت فارغ شدند ومنتظر وعده شیخ بنشستند ناگاه دیدند که مرغی سبز فرود آمد ونزدیک ایشان بنشست هر کدام از بزرگتران

خواست تا حیله برانگیزد — کاب زانجا بروی خود ریزد
کوزه زان حیلها که می انگیخت — می فتاد آب بر زمین میریخت
چشم نوشیروان چو آنرا دید — از مژه اشک مرحمت بارید
گفت با خود که وای بر ما باد — چشم خلق خدای بر ما باد
کو به پهلوی ما فقیری را — عمر بگذشته کنده پیری را
نبود کوزه بدست درست — که بران روی خود تواند شست
خواست تا آفتابه زر خویش — بر او فرستد از بر خویشش
باز گفتا مباد گرداند — کش چنان دیده‌ام خجل ماند
بر فقیران کرد خو یکسر — کرد قسمت چهل آفتابه زر
پیره زن گشت بهره مند از وی — کس نبرده بقصه او پی

حکایت سنجر و بخشیدن منقل پر گوهر

سنجر بن ملکشه آن شه داد — گو در جود بر زمانه گشاد
گفت او بد همچو ابر بهار — بر جهان زرفشان و گوهر بار

فقرا امید میداشتند که آن مرغ بر سر ایشان نشیند بعد از زمانی آن مرغ پرواز کرد و بر سر جوهر نشست و این معنے هرگز در دل وی نگذشته و در خاطر هیچ از فقرا نگذشته پس فقرا پیش وی آمدند تا ویرا بزاویه شیخ برند وبجای وے بنشانند وی بگریست وگفت مرا چه صلاحیت این کار است من مردی بازاریم وامی و طریق فقرا وآداب ایشان نمیدانم وبر من مردمان را حقوق است ومرا بایشان معاملات ست گفتند این امریست آسمانی وترا ازین چاره نیست خدا تعالے ترا تایید وتعلیم کند هرچه دریابست باشد گفت مرا چندان مهلت دهید که در بازار روم وحقوق مسلمانان از گردن خود بیرون کنم پس ببازار رفت وحق هر کس را ادا کرد وانگاه بزاویه شیخ درآمد وصحبت فقرا را لازم گرفت فصار کاسمه جوهرا ونه من الفضائل والکمالات ما یطول ذکره فسبحان اللہ الکریم المنان ذلک فضل اللہ یوتیه من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم احمد بن الجعد وشیخ سعید که کنیت وی ابو عبد... ست رحمه اللہ تعالے امام یافعی گوید رحمه اللہ تعالی که در بلاد یمن دو شیخ بودند یکی شیخ کبیر عارف باللہ شیخ احمد بن الجعد ودیگری شیخ کبیر سعید هر یک را از اصحاب وتلامذه بودند روزی شیخ احمد با اصحاب خود عزیمت زیارت بعضے گذشتگان کرده بشیخ سعید رسید شیخ سعید نیز موافقت کرد چون مقدارے راه برفتند شیخ سعید پشیمان شد از موافقت ایشان بازگشت وشیخ احمد بر عزیمت برفت و زیارت کرد و بازآمد وبعد از آن چند روز دیگر شیخ سعید بیرون آمد با اصحاب خود وعزیمت همان زیارت کرد شیخ احمد شیخ سعید را گفت فقرا بر تو حقے متوجه شده است که آن روز از موافقت ایشان بازگشتی شیخ سعید گفت بر من هیچ حقی متوجه شده است شیخ احمد گفت شیخ برخیز وانصاف ده شیخ سعید گفت هر که ما را برخیزاند ویرا بنشانیم شیخ احمد گفت هر که ما را بنشاند وے را مبتلا گردانیم پس بهر یک از آن دو بزرگ آنچه در حق یکدیگر گفته بودند رسید شیخ احمد مقعد شد وبر جاے بماند تا آنکه بحق تعالے پیوست وشیخ مبتلا شد بآنکه تن خود را میکند ومی برید تا آنکه بجوار حق تعالی پیوست امام یافعی میگوید رحمه اللہ تعالی که احوال فقرا از شمشیرهاے برنده تیز ترست چون احوال اصحاب با یکدیگر برابر باشد احوال ایشان در یکدیگر سرایت میکند وگاه باشد که حال سابق تاثیرے کند در دون المسبوق هذا هو الظاهر واللہ اعلم بحقیقة الحال شیخ نجم الدین عبد اللہ بن محمد الاصفهانی رحمة اللہ تعالے وی شاگرد شیخ ابو العباس مرسی است سالهاے بسیار مجاور مکه بوده ومناقب وی بسیار است وکرامات وی بیشمار یکے از علما این گفته است که پدر خود را بیمار گذاشتم وبحج رفتم چون بمکه رسیدم وحج گذاردم دخاطر من بجهة

داشت آماده شاه فرزانه — خاص از بهر وی یکی خانه
خانه از زمردین سقلاط — چون چمن در بهار سبز بساط
منقلی در میانش از زر ناب — بر فروزنده لعلهای خوشاب
هر کهی دست و پا بآن بردے — منقل آتشش کمان کردے
روزی از ره یکی غریب رسید — که جهان همچو او ادیب ندید
همچو دریا و کان گرانمایه — همچو خورشید وی سبک سایه
بود آسیب مردوی خورده — سوی آن بر دو دست افسرده
اهل مجلس چو آن بدیدندی — همچو گل از شگفت خندیدند
داد از آن کار خود سر افکنده — نرگس آسا بماند شرمنده
روز دیگر چو بامداد پگاه — آمد از لطف گفت با او شاه
روی امروز سوی ما آری — زود تر گام سعی گفت آری
شب ز سرما تنگش آمده ام — بامدادان بآتش آمده ام
تا گر انگیزے ببیند وزم — خانه خود بران بهانه وزم
شه چو از فاضل آن لطیفه شنید — لعل و منقل همه بدو بخشید
گفت کاینها بخانه خود بر — دامن خویش را بدان گستر
تا چو سرمای وی شود کاری — همچو وی ز آتشش نیازاری

بد ریر پریشان بود باشیخ نجم الدین گفتم چه شود که خاطر بران داری کرد. بعضی مکاشفات خود برا حوال پدرم مطلع شوی با من بجدی در حال بنگریست و گفت آنکه از بحاری صحن یافته است و بر بالای سر پدر خود مسواک میکند و کتابهای خود را گرد خود نهاده و صفت علیه وی چنین و چنین است و نشانهای راست باز داد و وی را هرگز ندیده بود روزی همراه جنازه کی از اولیاء الله بیرون آمده بود چون ملقن که یکی از کبار فقها بود بر قبر وی بنشست که تلقین کند شیخ نجم الدین بخندید یکی از شاگردان سبب خنده پرسید وی را زجر کرد پس بعد ازان گفت چون ملقن آغاز تلقین کرد صاحب قبر گفت ای شیخ تعجب نمیکند از مرده ای که تلقین زنده می کند گفتند که هرگز زن خواسته گفت هرگز زن نخواسته ام و طعامی هم نخورده ام که از زنان پخته باشد شیخ دیار بلاد عجم گفته بود زود باشد که در دیار مصر با قطب ملاقات کنی با قطب قطب بیرون آمد در راه جمعی حرامیان را دیدم گفتند و گفتند تو جاسوسی و برا نکار برداشتند ناگاه دیدم که پیری بر من فرود آمد همچنانکه از برشکاری فرود آید و مرا بگشاد و گفت برخیز ای عبدالله که مطلوب تو منم پس برفتم تا به اسکندریه رسیدم و هیچ مطلوب خود را نشناختم و ندانستم که کجاست تا کسی روزی گفتند که شیخ ابوالعباس مرسی آمده است جمعی فقرا گفتند بیا تا برویم و بروی سلام کنیم چون چشم من بروی افتاد و شناختم که وی همان پیر است که مرا گشاد وی نیز اشارت بگفت که حاضران ندانستند خدمت وی و صحبت وی را لازم گرفتم تا آن وقت که از دنیا برفت چون شیخ وی از دنیا برفت متوجه مکه شد در راه بقبر شیخ ابوالحسن شاذلی قدس الله سره رسید از خبر خود با وی سخن گفت و گفت بمکه رو و آن جا منشین چون بطرف حرم شریف رسید که ها تفی گفت قد مت الی خیر بلد و خیر اهل پس مجاور بود تا در سنه احدی و سبعین و سبعمایه از دنیا برفت در زیر قبر فضیل عیاض دفن کردند وی را بظاهر در اوقات مجاورت بیرون مکه در مقامی دورتر از عرفات ندیده اند اما بحسب باطن دانستن و آن راجع بعلماء باطن است بعضی از اولیاء الله گفته اند که از زیارت حضرت رسول صلی الله علیه وسلم برگشته بودیم در وی بمکه داشتیم و در فکر شیخ نجم الدین افتادیم که هرگز بمدینه شریفه نرفت زیارت نکرد و بحسب باطن بر وی اعتراض می کردم ناگاه سر بالا کردم دیدم که شیخ نجم الدین در هوا بجانب مدینه میرود مرا آواز داد که یا محمد باین سخنان گفت روزی بعضی از اصحاب وی با وی گفتند که مردم بر شما انکار بسیار میدارند که بزیارت رسول صلی الله علیه وسلم نرفته آید و منبر وی را گفت که منکر از وی بیرون نیست متشرع است یا محقق اگر متشرع است

حکایت حاتم طائی با آن جوان شفیته و او را خلاصی دادن و خود را اسیر کردن

حاتم آن بحر جود و کان عطا	روزی با قوم خویش با مجد	از ناحیتی گذر بقافله	دید اسیری بپای سیمی اسیا
پیشش آمد اسیر بهر گدا	خواست و دید تا شود آزاد	بخدم آنجا نشست تیغ بدست	بروی از بار آن رسید شکسته
حالی از لعنت پای پیش نهاد	بند او را بپای خویش نهاد	کرد از آن بند بخت آزادش	او زمین بجای خود و اش
قوم حاتم زپی رسید بدش	چون اسیران ببند و بند بود	[illegible]	[illegible]

در [illegible]

بخل قفلست بر خزینه شاه	تا که دست بنده واریش	[illegible]	[illegible]

بادی بگوی که بنده را روا هست که بی اذن خواجه بسفر رود و اگر محقق است بگوی که یکیه همیشه با تست و پیش تو حاضر است هرگز در طلب وی سعی و سفر میکنی خطی از کار خزمان یافته است که در تاریخ سنه ثلث و سبعمایه بسعادت زیارت حرم شریف مکه زادها الله تعالی شرفاً مشرف شدم در آن وقت شیخ حرم شیخ نجم الدین اصفهانی بود بخدمت وی میرسیدم روزی از من پرسید که این حدیث بتو رسیده است که بدلائی امتی اربعون اثنی عشر فی العراق وثمانیة والعشرون فی الشام گفتم رسیده است اما مشکل میشود که چون این طایفه همین در عراق و شام میباشد شیخ فرمود که حضرت رسالت صلی الله علیه وسلم جمیع عالم را دو قسم کرده است نصف شرقی و نصف غربی از عراق نصف شرقی خواسته است و از شام نصف غربی پس عراق و غیر آن چون خراسان و هندوستان و ترکستان و سائر بلاد شرقی در عراق داخل و شام و غیر آن چون بلاد مصر و مغرب همه در شام داخل است ناقل نوشته است که درین وقت در خاطر من افتاد که از حال خواجه قطب الدین یحیی جامی نیشاپوری سوال کنم بی آنکه من سوال کنم فرمود که خواجه قطب الدین یحیی یکی ازان دوازده تن است که عراقند

خواجه قطب الدین جامی نیشاپوری رحمه الله تعالی کنیت وی ابوالفضل است جامی الاصل و نیشاپوری المولد بعلوم ظاهری و احوال باطنی موصوف و معروف بصحبت شیخ رکن الدین علاء الدوله و شیخ صفی الدین اردبیلی و شیخ صدر الدین اردبیلی و شیخ شرف الدین درگزینی رسیده است و هفت بار حج گذارده است روزی بجانب صحرا سیر کله در روی خود در رفته بود و از آنجا ویرا داعیه زیارت بیت الله قوی شد و هم از آنجا روان گشت و این رقعه با صحاب نوشت که دیروز با طایفه به بیت و ابتهاج بطرف صحرا و ارتیاج گذری افتاد

با دوست بگلزار شدم رهگذری ٭ بر گل نظری فگندم از بیخبری ٭ دلدار بطعنه گفت شرمت بادا ٭ رخسار من اینجا و تو در گل نظری ٭

ناگاه غیرت الهی از کمینگاه لا تدع مع الله بیرون تاخت و کمند جذبه من جذبات الحق در گردن دل ممتحن انداخت ع گر نیاید بخوشی موی کشانش آرید ٭ بوطن یافته و نادیده و تفکر کنند هم از طرف صحرا بر اشارت دادن فی الناس بالحج یاتوک رجالا فانه معظم و معلا روان گشت بیت چون نزد از پی صاحب کمند ٭ آهوی بیچاره بگردن اسیر ٭ والسلام علی من اتبع الهدی توفی رحمة الله لیلة الخمیس الحادی والعشرین من جمادی الاخری سنه اربعین و سبعمایه و قبر وی در بیرون درب فیروزآباد است بهراة

ابو محمد عبدالله المرجانی المغربی رحمة الله تعالی از بزرگان مشایخ و اکابر صوفیه بود و ابواب علوم الهی

دل شاد کز خزینه اش ...	دولت شاهی اش خزینه بست	تا بود شاه شاد نی و هیچ	زانچه با بد نیایدش کم هیچ
در بماند ازان معاذ الله	گر نواند خزینه داشت نگاه	بخل بخلیست دخل آن همه خار	خار آن بجان خستگان زار
گر خراب او بری و ندان	بسته دندان شکن ترا ز سندان	فی المثل گر فشاندش مرهم	زان نریزد بغیر سنگ ستم
بخل بخلیست نوش او همه نیش	جگر خستگان ز نیشش ریش	گر بیالاید نت بشهد انگشت	سازدت خم ز بار منت پشت
بخیل بردر بخیل مرو	بعزیزی او ذلیل مشو	گر بسوی کریم فخر شعار	آن ذلیلی کند ذلیلی عار
عار اگر میکشی از انان کس	کا بود فخر عار از انان خوش	نه برابروی آن گروه گره	نه بر آزنگ و نیشان حوزه
بد هند ز شرم داده خویش	از فقیر انش سر افگنند به پیش	نه که هر جا ز خانه و عمامه	از لیمی کنند هنگامه
	لطف احسان خود شمار کنند	گردنت را بزیر بار کنند	

ومعارف ربانی بروی کشاده شده بود وی را گفتند که فلان گفت که در وقتی که شیخ سخن میگفت از آسمان تا دهن وی عمودی دیدم از نور چون شیخ خاموش گفت آن عمود نور منقطع شد شیخ بخندید و گفت وی ندانست بلکه چون عمود منقطع شد من خاموش گشتم یعنی آن عمود نور از آسمان صورت امداد الهی بود چون آن امداد منقطع شد وی خاموش گشت توفی رحمه الله تعالی بتونس سنه تسع و تسعین و ستمائة **ابو عبد الله المعروف بن المطرف الاندلسی رحمة الله تعالی** وی مجاور مکه بود در هر شبانه روزی در رود داشتی که پنجاه اسبوع طواف کردی در سنه سبع و سبعمائة از دنیا رفته و باد شاه مکه از غایت اعتقاد و اخلاص که نسبت بوی داشته تابوت وی را بر دوش خود گرفته امام یافعی میگوید که بعضی از اصحاب شیخ ابو محمد بکری مغربی رحمه الله تعالی گویند که چون از دنیا برفت شیخ نجم الدین اصفهانی گفت که مات الفقیه من الحجاز با من گفت که شیخ ابو محمد را عظمت زیارت نبی صلی الله علیه وسلم شده بود داع شیخ ابو عبد الله آمد شیخ عبد الله گفت که من شنیده ام که در فلان منزل آب نیست سختی بسیار بشما خواهد رسید اما عاقبت باران خواهد بارید و آب خواهند یافت با چهار کس بودیم چون بآن منزل رسیدیم همچنان که گفته بود آب نبود و در راه در آمدیم هوا بسیار گرم شد و تشنگی بسیار غلبه کرد و با ما اندک آبی بود یکی خواست که آن از آب بخورد شیخ ابو محمد گفت منور که اگر هیچ...ی مے میری همین گلوی خوب بآب ترکن بعد از ان چیزی سختی بسیار کشیدیم از جهت تشنگی و گرما هیچ سایه نیافتیم که بنشینیم شیخ ابو محمد پرسید که شیخ ابو عبد الله بن مطرف چه گفته بود گفتیم گفته بود که سختی بسیار خواهید کشید گفت سختی ازین بیشتر نمیباشد که ما در آنیم پرسید که دیگر چه گفت گفتیم که گفت در آخر باران خواهد آمد و سیراب خواهید شد گفت بشارت باد شما را بباران ناگاه دیدیم که پاره ابر از یکطرف پیدا آمده و بلند میشد تا بالای سر ما رسید بباریدن چندانکه آبها اگر سیل روان شد آب خوردیم و وضو ساختیم و غسل کردیم و آب برگرفتیم و روان شدیم چون گامی چند برفتیم از باران هیچ اثر نیافتیم **شیخ سلیمان ترکمان** وی در دمشق مے بوده کهنه عبای چرکین در برانداختی خود کم بر غاست و سخن کم گفتی بعضی از علماء ظاهر با لا جلالت و بزرگی خود پیش وی نیاز مندی میکرده اند و می نشستند میگویند که در رمضان چیزی میخورده است و نماز نمیگذارده اما وی را کشف و اطلاع بر مغیبات می بوده و اخبار از ان میکرده امام یافعی میگوید که می تواند بود که آن از قبیل ستر حال و تلبیس بوده باشد و در اوقاتے نماز گذارده باشد که کسی ندیده باشد و چیزی که در رمضان نهاده باشد خائیده و بنگاه وی در نیاورده باشد مثل این بسیار ازین طائفه مشاهده کرده اند چنانکه از قضیب البان موصلی و شیخ ریحان و غیر ایشان منقول است توفی الشیخ سلیمان سنه اربع و سبعمائة

حکایت آنچه رسول صلی الله علیه وآله وسلم درحق آن زن بخیل گفته

شد به پیش رسول بیوه زنی	از نهال قبول میوه کنی	وصف او کرد با رسول کسی	روز اعمال خیر او نفسی
که همه روز روزه میدارد	همه شب جز نماز نگذارد	لیک از جود دست او بسته ست	رگ جانش به بخل پیوسته ست
گفت ختم رسل که دامن و جیب	کاتشش آلوده بود از همه عیب	وز بخیلی نبود دیش بسته	دست از بذل مال پیوسته
	هر کجا بخل فخر لی سپرست	هر کجا جود عیبها هنرست	

حکایت پسر یحیی بن خالد برمکی و صفت بخل وی

داشت یحیی برمکی پسری	بلکه فرزند بخل را پدری	یاد کردی ز بخشش پدران	گریه برداشتی چو نوحه گران

شیخ علی گردی وی از عقلاء مجانین بوده است و از وی انواع کرامات و خوارق عادات ظاهر میشده است اهل دمشق همه مرید و معتقد وی بوده اند و بر ایشان حکم میکرده است چنانکه مالک بر مملوک کند و انقیاد حکم وی میکرده اند روزی یکی از بزرگان دمشق را فرمود که برای درویشان فکر دعوتی و سماعی بکن آن شخص ترتیب دعوتے کرد و قوالان را طلبید و درویشان مشهور را بخواند چون ایشان جمع شدند شیخ علی گردی بآن خانه آمد و آنجا قالبهاء شکر دید که نهاده است به صاحب خانه گفت این همه در حوض انداز و همه را در حوض انداخت درویشان شربت میخوردند و سماع میکردند تا آخر روز بعد از انکه چیزی بخوردند و باز گشتند شیخ علی گردی با صاحب خانه گفت که این قالبها را از حوض بیرون آر همه بیرون آورد همچنان درست که در اول بود هیچ از ان نگداخته بود و بعد از ان صاحب خانه را گفت که تو بیرون رو و در را بر من قفل کن و پیش میا الا بعد از سه روز چنان کرد در روز دوم در راهی شیخ علی رسید و بروی سلام کرد و بعد از ان بخانه رفت خانه را همچنان در بسته یافت قفل بگشاد و در آمد دید که رخامهای فرش را کنده است پیش وی آمد که ای سیدی فرش خانه مرا کندی گفت روا باشد که مردی نیک باشی و بر رخام حرام ضیافت درویشان و دوستان کنی گفت ای سیدی این میراث پدر ماست شیخ بخشم شد و وی را رها کرد و برفت آن شخص مکاشفات شیخ میدانست تامل بسیار کرد بخاطرش آمد که یکبار رخامها کنده بودند و اصلاح کرده استادی را که آن کار کرده بود طلب کرد و بمبالغه تمام از ان استفسار نمود آخر اعتراف کرد که رخام ترا فروخته بودم و رخام مسجد بجای آن بکار برده در ان وقت که شیخ شهاب الدین سهروردی قدس الله سره برسالت بدمشق آمده بوده است با اصحاب گفته است که بزیارت شیخ علی گردی میرویم گفتند که وی مردیست که نماز نمیگذارد و اکثر اوقات مکشوف العورة میباشد شیخ گفته است که البته وی را می بینیم شیخ سوار شد چون نزدیک منزل وی رسید فرود آمد و چون شیخ دیده که وی دیک رسیده است عورت خود را کشف کرده است شیخ فرموده است که ما را از تو این باز نمیدارد امروز ما مهمان توایم پس نزدیک شد و سلام کرد و بنشست ناگاه دو حمال بیامدند و با ایشان طعام بسیار بود شیخ علی گفت پیش شیخ بنهید که مهمان ماست شیخ را گفت بسم الله که این ضیافت تست شیخ بخورد و علی گردی را بزرگ داشت شیخ علی گردی در اوائل در مسجد جامع مے بوده است ناگاه مجذوبی دیگر که او را یاقوت میگفته اند بشهر دمشق در آمده است در ان وقت که وی در آمد شیخ علی از دمشق بیرون رفت ساکن صحرا شد بعد از ان بشهر نیامد تا آنگاه وفات یافت و یاقوت در شهر حاکم بود **شیخ مفرج رحمه الله** وی از اهل صعید مصر است بسیار جلیل القدر و کبیر الشان بوده است بنده بود

کان همه سیم و زر چرا دادند	ور پی من ذخیره ننهادند	تا من اکنون بهر درم سنجی	دیدمی و ندادمی درمی
هیچ بادیده که مهره پشم	لعل و گوهر نمودیش در چشم	بخل کردی بباد در قولنج	گرچه جانش بر آمدی زان رنج
تا بحد لئیم بود و بخیل	که اگر روز مرگ عزرائیل	نان گرفتی ز وی بفدیه جان	جان روان دادی و ندادی نان
داشت میراث بنده ز پدر	بسته در خدمتش چو موی کمر	تنش از لاغری نمونه دیک	چو میان بتان همه باریک
بود وی از بس گرسنگی خورده	چون خیالی نه زنده نی مرده	جامه در بر تنش سراسر چاک	ور جهان دیگرش هر جا که
بو الفتوی چه حال ورا دید	خبر از خوان خواجه اش پرسید	گفت او را شکسته خوانی هست	در فراخی بسی کم از کف دست
گرد خوان صحن و کاسه اش بتلاش	هر یکی همچو دانه خشخاش	گر سر سوزنش خراشیده	صحن با کاسه زان تراشیده
نکس او آش او شده محروم	کی ز هند پشه در آن خرطوم	نیم شب خوان کشد بخانه و پس	کنده پشه است آن زبان مگس

حبشی ویرا جذبه رسید قوی که شش ماه طعام و شراب نخورده پنداشتند که دیوانه شده است هرچند بزدند هیچ سود نداشت ویرا قید نهادند چون برای دیدنش آمدند قید جائی بود و وی جائی ویرا در زندان کردند چون آمدند بیرون زندانش یافتند چون این کرامتها ازوی بدیدند چند مرغ بریان کرده پیش وی آوردند آنها را گفت بپرید همه زنده شدند و پریدن گرفتند باذن الله تعالی یکی از اصحاب وی را در روز عرفه در عرفات دیدند و یکی دیگر درهمان روز در خانهٔ خودش دیده تمام روز باوی بود چون آن دو شخص بهم رسیدند و هریک آنچه دیده بودند باهم گفتند میان ایشان نزاع شد یکی گفت وی در روز عرفه در عرفات بود و بر صدق آن سوگند بطلاق خورد دیگری گفت تمام آن روز درخانهٔ خود بود و وی نیز سوگند بطلاق خورد پس خصومت کنان پیش مفرح آمدند آنچه میان گذشته بود باز گفتند شیخ گفت هر دو راست میگویند و زن هیچکدام را طلاق نشده است یکی از اکابر میگوید که من از شیخ مفرح شنیدم پرسیدم که صدق هر یک موجب حنث دیگریست چون سوگند هیچکس حانث نشده باشد و دران مجلس که من این پرسیدم جماعتی از علماء حاضر بودند شیخ اشارت بهمان کرد که درین مسئله سخن گویند هر کسی چیزی گفت اما هیچکس جواب شافی و کافی نگفت دران اثنا جواب آن بر من ظاهر شد شیخ اشارت بمن کرد جواب آن بگوی من گفتم چون ولی را ولایت متحقق گردد دران معنی که روحانیت وی بصور بصورتی تواند شد متمکن شود تواند بود که در وقت واحد در جهات مختلفه خود را بصورتهای متعدده بنماید چنانکه خواهد پس آن کس که ویرا در بعضی ازان صور در عرفات دیده باشد هم راست دیده باشد و آنکه در بعضی دیگر ازان در خانهٔ خودش دیده باشد هم راست دیده باشد و سوگند هیچ یک حانث نشود شیخ مفرح فرمود که جواب صحیح اینست که تو گفتی رضی الله تعالی عنه نفعنا به

شیخ ابو العباس الدمنوهری رحمه الله تعالی دمنوهر موضعی است بمصر یکی از تاجران گفته است که در سفر بودم و با من چهارپائی که قماش من همه بروی بود چون بمصر درآمدم در بازار درآمیختم آن چهارپائی از من گم شد هرچند طلب کردم هیچ جا نیافتم بعضی از یاران ما گفتند پیش شیخ ابو العباس دمنوهری رو شاید که دعائی کند و من نیز پیش ازان وی را می شناختم پیش وی برفتم و بروی سلام کردم و حال خود باوی بگفتم گوش بسخن نکرد و لیکن گفت ما را مهمان رسیده اند و چندین آرد میباید و چندین گوشت و حوائج دیگر کرد از پیش وی بیرون آمدم و باخود گفتم والله که دیگر پیش وی نیایم این درویشان غیر از حوائج خود چیزی دیگر نمیدانند پس برین نیت رفتم ناگاه شخصی پیش آمد که پیش وی چیزی داشتم ویرا بگرفتم و گفتم ترا

بعد ازان سوی جامه‌اش نگریست	گفت در جامه چاک اینهمه چیست	گرچه برخوردنی نه فیروز	یاری این چاکهای جامه بدوز
گفت بر سوزنی ندارم دست	که توان خرقه را بهم پیوست	خواجه ام گر ز بصره تا بغداد	گر بود بر ز سوزن پولاد
بس ز کنعان بیاید اسرائیل	همره جبرئیل و میکائیل	جامهٔ کعبه را کنند گرد	چند روز راه رفتند در تک و دو
تابان جستجوی پی در پی	سوزنی عاریت کند از وی	تا زند بخیه درزی چالاک	آنچه بر یوسف از قفا شد چاک
ندهد سوزن آن فرومایه	نکند شادشان ازان پایه	نبرد از تو هم آن غرزن	که شود سوده تا که آن سوزن
گیردش لایزال تب لرزه	زان تمنش در خیال صد هرزه	شاه را چاره نیست از دو نفر	تا زید در جهان بذلت و فقر
	آن یکی کار دین او سازد	وان دگر کار ملک پردازد	

گفتار در آنکه پادشاه را از دو نفر گریز نیست عالمی که کار دین وی بسازد و

نمیگذارم تا آنچه پیش تو دارم بمن ندهی شصت درم بمن داد گفتم باین درمها معامله میکنم تا آنچه رفته است باز آید یا اینهم برود در راه خدا تعالی هرچه شیخ گفته بود بخریدم و چند درم زیاده آمد بان قدری حلوا خریدم و همه را بحمالی دادم و قصد شیخ کردم و چون نزدیک زاویهٔ شیخ رسیدم دیدم که چهارپای من بر در زاویهٔ شیخ ایستاده است باز گفتم این چهارپای من نخواهد بلکه مانند آنست چون نزدیکتر رسیدم دیدم که چهارپای منست قماشها همچنان است بر پشت وی گفتم آنرا بکسی میسپارم یا باخود در زاویه برم تا باز گم نشود باز گفتم که آن کس که بسلامت بمن رسانید برای من نگاه خواهد داشت پیش شیخ درآمدم و آنچه آورده بودم بروی عرض میکردم بحلوا رسید گفت این چیست گفتم چیزی زیادت آمده بود باین دادم گفت این شرط داخل نبود من نیز چیزی بشما زیادت کنم برخیز و قماشهای خود را ببازار بر و بفروش و تعجیل مکن و هرچه می فروشی بهای آنرا فی الحال می ستان و مترس از زیان آن که بعضی تجار بیایند و بازار تو بشکنند که دریا در دست راست نیست و بیابان در دست چپ من پس ببازار رفتم و قماشهای خود را ببهای تمام زیادت بر معهود بفروختم و بهای تمام بستدم و چون فارغ شدم تاجران از بحر و بر در رسیدند چنانچه گوئی در بند بوده اند که ایشان را آزاد کردند

شیخ ریحان رح وی از عدن بوده است یکی از اخیار گفته است که شخصی بر ساحل دریا بود نزدیک بعدن نتوانست که بعدن درآید که شب درآمده بود و دروازه بسته بود تا شب در ساحل بحر بماند هیچ چیز نداشت که شام بخورد ناگاه دید که شیخ ریحان بر ساحل است پیش وی آمد و گفت ای سیدی دروازه بسته است و هیچ ندارم که بشام خورم میخواهم که مرا هریسه دهی گفت این را ببینید که از من شام می خواهد چیز دیگر نمی خواهد مگر هریسه گو بیا اگر هریسه پزم گفتم ای سیدی ازین چاره نیست ناگاه دیدم که کاسهٔ هریسه گرم حاضر شد اما روغن نداشت گفتم ای سیدی روغن میباید گفت این را ببینید هریسه نمیتواند بی روغن بخورد دیگر من روغن فرستم گفتم ای سیدی این را بی روغن نخواهم خورد و گفت این رکوه را بکنار دریا بر آب بیار تا وضو سازم من رفتم و آب آوردم رکوه را از من بستد و ازان جا روغن بر هریسه بریخت پس ازان بخوردم و هرگز مثل آن نچشیده بودم و دیگری گفته است که در ماه رمضان بین العشائین ببازار رفتم تا از برای اهل خود چیزی بخرم ناگاه شیخ ریحان مرا دید و پیش خود کشید و بهوا بالا برد و بسیاری من بگریستم آخر گفتم که می خواهم که مرا بر زمین باز بگردانی مرا بر زمین باز بگردانید و گفت میخواستم که تو تفرجی کنی اما تو نخواستی امام یافعی می گوید که وی باین تفرج مطالعهٔ عجائب ملکوت سموات خواسته بود یکی از صالحان گفته است که روزی شیخ ریحان را گفتم که خاطر با من میدار گفت ندانم که این مهر دستست متوجه اشارة

	وزیری کاردان که بارگاه دنیاوی وی پردازد		
اولاً ذکر آن کنم آغاز	که کند کار شرع و دین را باز	کیست آن عالمی بعلم علم	زده اندر عمل بعلم قدم
دست گشت از علم و ادب	شجر طیبتش رسیده قعب	اصلها ثابت بقوت دین	فرعها فی السماء نور یقین
بیخ او در زمین دین محکم	شاخ او میوه ریز بر عالم	گر بلغزد شکسته را پای	در ره دین ز نفس بد فرمای
تیره تا گشته دست او گیرد	عذر او را بلطف بپذیرد	شاه اگر از فریب نفس حرون	پا ز میدان دین نهد بیرون
خرد او در خلاب نگذارد	زان عنانش گرفته باز آرد	در همه رازها بود محرم	بر همه ریشها بود مرهم
جز برای خدا نفس نزند	قدم اندر ره هوس نزند	هرچه گوید برای حق گوید	راه حق را برای حق پوید
نه که پهلوی ظلم پردازد	بنشیند بقرب شان نازان	بخوش آمد زبان کشاده کند	بد و هرزه فتاد کند

بسر خود کرد پند اشتم که مراد وی آنست که بادام که زنده ام و مراد وی را ندانستم گر روزی که هرد بآن سبب که بپائی کوهی میگذشت بیفتاد و سر وی بشکست و بران بمرد رضی الله عنه شیخ علاء الدین خوارزمی رحمه الله تعالیٰ وی بزرگ بوده است امام یافعی میگوید رحمه الله تعالیٰ که وی بزرگ بوده است امام یافعی میگوید رحمه الله تعالیٰ که وی دوازده وز بیک وضو نماز میگذارد و پانزده سال پهلو بر زمین ننهاد و چند روز میگذشت که طعام نمیخورد و چون طعام خوردی چیزی اندک و خشن خوردی و با من در مناقدری گوشت بودنمی خورد الا بعد از سختی بسیار بجهت موافقت و گفتند که چند سال ست که بجهت منکرانی که مے بیند بے اختیار خروج میگذارد که ویرا بان فرمودند وهم امام یافعی میگوید که شیخ علاء الدین گفت که در بعضے از ساحلهای روم گوشه گرفته بودم چون روز عید فطر رسید بدیهی از دیه های مسلمانان بجهت نماز عید رفتم چون باز آمدم آدمی دیدم که در خلوت من نماز میگذارد و بر ریگے که برد رخلوت من بود هیچ اثر پائے نبود بران تعجب کردم که از کجا آمده است بعد ازان بگریست اما نگریستن زار من در فکر شدم که از برائے وی چه آرم که روز عید است التفات بمن کرد و گفت ای فلان فکر من مکن که در غیب است آنچه تو نمیدانی و لیکن اگر نزد تو آبیست پیش آر بر خاستم که ابریق را بیارم پیش ابریق دو گرده نانے دیدم بزرگ و گرم و مغز بادام بسیار آنرا برداشتم و پیش وی بردم نان بشکست و مغز بادام پیش من ریخت و گفت بخور و در ایستاد و ازان مغز بادام بمن داد و من مے خوردم و وی بخور دیگر یک مغز بادام یا دو مغز بادام من حضور آن طعام را غریب میدانستم گفت این را غریب مدان که خدای تعالیٰ را بندگان هستند که هر جا که باشند و هرچه خواهند بیابند تعجب بر من زیادت شد با خود گفتم که از وی طلب مواخات کنم گفت تعجیل مکن که باز بتو خواهم آمد ان شاء الله تعالیٰ و از نظر من غائب شد در حال و ندانستم که کجا رفت شب هفتم از شوال باز آمد و با من عقد مواخات بست قدس الله تعالیٰ سرهما **امام عبدالله یافعی** هو ابو السعادات عفیف الدین عبدالله بن اسعد الیافعی الیمنی نزیل الحرمین الشریفین شرفهما الله تعالیٰ و رضی الله تعالیٰ عنه از کبار مشائخ وقت خود بوده است بعلوم ظاهری و باطنی ویرا مصنفات ست از انجمله است تاریخ مرآة الجنان وعبرة الیقظان فی معرفة حوادث الزمان والمکان و کتاب روضة الریاحین فی حکایات الصالحین و کتاب درالنظم فی فضایل القرآن العظیم و ورای آن تصنیفات دیگر دارد و اشعار نیکو نیز گفته است وی گفته است که شیخ علاء الدین خوارزمی میگفت رحمه الله که شبی در بعضے از بلاد شام در خلوت با خود نماز خفتن بیدار نشسته بودم و در خلوت از اندرون بسته بودم دو مرد دیدم با خود در خلوت ندانستم از کجا در آمدند و ساعتے با من سخن گفتند و با یکدیگر ذکر احوال فقرا کردند و ذکر مردی از شام کردند

دور دار دختران شان ز وبال هرچه پیش آیدش چه تلخ و چه شور گمس ستاره و این عوانان سگ	پاک ساز د حرام شان ز حلال نکند فرق هیچ چون بط کور خون سگ چون غذایش اندر رگ سگ نگس هیچگاه کس نشود	شکم حرص معدهٔ آزش چون بط کور لقمه انداز د گه که از ترک هر هوا و هوس قلب او غیر سگ نگس نشود	ناورد از حرامها بازش گردن خود بآسمان باز د سگ نه تقلیب هر گرد د کس

حکایت آن امیر خوارزمی که ظلم وفسق خود بشریعت راست کردی

بود امیری بخطهٔ خوارزم چار زن داشت لیک چون نکاح	همه جا ظلم جو چه رزم چه بزم زن فزون از چهار نیست مباح	از پے کامها چه صبح و شام هر کجا دختر مسلمانی	بشریعت روی همیزد گام پس ستر عفاف پنهانی

بروی ثنا گفتند نمیکرد لیست اگر بدانستی که از کجا می خود بعد ازان گفتند سلام ما بصاحب خود عبدالله یافعی برسان گفتم او را از کجا مے شناسید وی در حجاز است گفتند بر ما پوشیده نیست و برخاستند و پیش رفتند سوی محراب پنداشتم که نماز خواهند گزارد و از دیوار بیرون رفتند و هم وی گفته که شیخ مذکور گفت که در بعضے از سالهاے شام در ماه رجب سنه اثنین واربعین وسبعمایة هر دو بر در خلوت من آمدند بعد از نماز بیغین و ندانستم که از کجا در آمدند و ندانستم که از کدام ملک آمده اند چون بر من سلام کردند و مصافحه نمودند با ایشان انس گرفتم گفتم از کجا در آمدید گفتند سبحان الله همچون توئی ازین حال سوال میکند بعد ازان خشک نان پاره از جوی داشتم پیش ایشان نهادم گفتند نه از بهر این آمده ایم گفتم پس از بهر چه آمده اید گفتند آمدیم و ترا وصیت میکنیم برسانیدن سلام بعبدالله یافعی و گفتند بگو که بشارت باد مر ترا گفتم وی ترا از کجا مے شناسد گفتند ما بوی رسیده ایم و وی بما رسیده است گفتم شما را درین بشارت و رسانیدن اذنی هست گفتند آری و چنان ذکر کردند که از پیش برادرانی مے آیند که ایشانرا جائے در مشرق ست و فی الحال غائب شدند و هم وی گفته که در اوایل حال متردد بودم که بطلب علم مشغول باشم که موجب فضیلت و کمالاتست و یا بعبادت که مثمر حلاوت طاعت و سلامت از آفت قیل و قال است و درین بیقراری آنرا بگشودم دردی دیدم که هرگز ندیده بودم و در وے چند نوشته که از کس نشنیده بودم که آن ابیات این بود ؎ کن عن همومک معرضا ✤ وکل الامور الی القضا ✤ فلربما اتسع المضیق ✤ ولربما ضاق الفضا ✤ ولرب امر متعب لک ✤ فی عواقبه رضا ✤ الله یفعل ما یشاء ✤ فلا تکن متعرضا ✤ چون این ابیات را خواندم گوئیا آبے بر آتش من زدند و شدت حرارت و قلق و اضطراب مرا انطفا دادند و وی کتاب مرآة الجنان را که در تاریخ نوشته بر سال نهاده است و تا سنه خمس و سبعمایة بیان حوادث کرده است و معلوم نیست که بعد ازان چند گاه دیگر بوده رضی الله عنه و نفعنا به **شیخ شهاب الدین المقتول** رحمه الله تعالیٰ نام وی یحییٰ بن حسن است در حکمت مشائیان و اشراقیان متبحر بوده است و در هر یک ازان تصنیفات لائقه و تالیفات رائقه دارد و بعضے ویرا منسوب بسیما داشته اند حکایت کنند که روزی با جماعتے از دمشق بیرون آمدند در رمه گوسفندان رسیدند گفتند یکسر گوسفندی مے باید یکسر گوسفندے گرفتند ده درم ترکمانی که صاحب گوسفند بود دادند وی مضایقه میکرد که گوسفند خرد ترازین بگیرند شیخ اصحاب را گفت که شما بروید گوسفند را بکشید بروید که من وی را خوشنود سازم ایشان پیش برفتند و با وی سخن میگفت و دل ویرا خوش میکرد تا ایشان دور رفتند و وی هم در پے ایشان برفت و ترکمان نیز در پے وی میرفت و فریاد میکرد و بوی رسید دست چپ ویرا گرفت و بکشید که کجا مے روی دست وی از شانه جدا شد و در دست

بکمند هواش افتادی بحرم گاه میر بردندے دختر کرا به پیش خود خواندی کردیش بے نکاه شرمنده کز نگار الحق صاحب شرع	چندزن پیش او فرستادی بحرم داروی سپردندے گفر ها بر زبان او راندے که نبا شد نگاه بر بنده که بلندست از ومناصب شرع حاجیان را بوقت حج افتاد	تا کشیدند پیش بخاک و بخون میر چون آمدی بگاه نشاط تا چو کافر شدی ازان بخشان چیست این کارها بد فرجام که وهان شرع را ز حیله گران ره بدار الخلافه بغداد	داور ندیدیش زیر پرده برون گستریدی بهر مگاه بساط بنده اش ساختی اسیر کنان حیلهاے ائمهٔ ایام پردهٔ آن گروه را بدران

حکایت محتسب بغداد که منکر پیش وی معروف بود و معروف در نظر او منکر مے نمود

بهر ایشان محتسب والے	گفت تا منزلی کند خالے	گفت فردا باین قیام کنم	منزل نیک شان مقام کنم

ترکمان بماند و خون میرفت ترکمان بترسید دست وی را بینداخت و بگریخت آنرا برداشت و بیاران رسید و در دست وی مندیلی بود و پس امام یافعی می‌گوید که بدان کارها که انبیا راست و بدان کسانیکه این کارها کنند مفضی کارها گرد و حرام علی الاجساد المظلمة ان تحوم فی ملکوت السموات والارض فوحد الله سبحانه بتعظیم بلا. واذکره وانت من ملابس الالوان عریان و از اشعار ویست ؎ خلعت هیاکلها بجرعاء الحمی + وصبت لمغناها القدیم تشوقا + و تلفتت نحو الدیار فشاقها + ربع عفت اطلاله فتمزقا + وقفت تسائله فرد جوابها + ربع الصدی ان لاسبیل لملتقی اللقا + وکانها برق تالق بالحمی + ثم انطوی فکانه ما ابرقا + و در تاریخ امام یافعی مذکورست که وی را بخلل در عقیده و باعتقاد حکماء متقدمین متهم میداشته اند چون بحلب رسیده علماء بقتل وی فتوی داده اند بعضی گویند که وی را حبس کردند و بخناق کشتند و بعضی گویند قتل و صلب کرده اند و بعضی گویند وی را مخیر ساختند میان انواع قتل وی چون بریاضت معتاد بود آن اختیار کرد که وی را بگرسنگی بکشند طعام از وی باز گرفتند تا بمرد و عمر وی سی و شش سال یا سی و هشت سال رسیده بود و کان ذلک فی سنه سبع و ثمانین و خمسمایة و اهل حلب در شان او مختلف بودند و بعضی وی را بالحاد و زندقه نسبت میکردند و بعضی بکرامات و مقامات اعتقاد داشتند و می گفته اند بعد از قتل شواهد بسیار بر کرامات وی ظاهر شد و این موافق مینماید بآنکه شیخ شمس الدین تبریزی قدس سره فرموده که در شهر دمشق شیخ شهاب الدین مقتول را آشکارا کافر میگفتند گفتم حاشا که کافر باشد که چون بصدق تمام در آید در خدمت شمس الدین بدر کامل گشت من سخت متواضع باشم با نیازمندان صادق اما سخت با نخوت باشم با متکبر آن شیخ شهاب الدین علمش بر عقلش غالب بود و عقل میباید که بر علم غالب بود و حاکم دماغ که محل عقل است ضعیف گشته بود در عالم ارواح طائفه ذوق یافتند و فرود آمدند و مقیم شدند و از عالم ربانی سخن میگویند اما همان عالم ارواح است که ربانی پندارند که مگر فضل الهی در آید یا جذبه از جذبات یا مردی که او را در بغل گیرد و از عالم ارواح بعالم ربانی کشد شیخ اوحد الدین حامد الکرمانی قدس الله سره وی مرید شیخ رکن الدین نجاشی است و وی مرید شیخ قطب الدین الابهری و وی مرید ابوالنجیب سهروردی قدس الله تعالی سرهم بسیار بزرگ بوده است و بصحبت شیخ محی الدین بن العربی رسیده است و شیخ در کتاب فتوحات و بعضی رسائل دیگر از وی حکایت کرده است و در باب ثامن از فتوحات میگوید که شیخ اوحد الدین کرمانی رحمة الله گفت که در جوانی خدمت شیخ خود میکردیم و در سفر بودیم و وی در عماری نشسته بود و زحمت شکم داشت چون بجائی رسیدیم که در آنجا بیمارستانی بود خواست

بامداد آن کسی فرستادند وان سخن را بیاد آوردند
همه اعیان شهر اینجا یند جز به پیمان می نه پیمایند
روز دیگر چنین رسید خبر که نیارد شناخت بام از در
در سیم روز آمد از وی خط که بعدلم نشسته بر لب شط
میکنم راست نرخ پیمانه میدهم عدل اهل میخانه
چون ازین کارها بپردازم بهر منزل بهر طرف تازم
حاجی چون شنید این کلمات قال یا کلب کل آب بآب
هیچ معروف سرنوشت تو نیست هیچ منکر چو سرنوشت تو نیست

گفت رو گو که محتسب امروز مجلسی ساخته جهان افروز
رفته هوش و خرد بباد اورا تا یاد از حج و کعبه یاد اورا
همچنان از شراب شب مست ست همچو پیمانه رفته از دست ست
آمد اینک ز موصل آب بآب کشتی پر ز خیکهای شراب
که بهی غیر می نیامیزند از دعا و دغل بپرهیزند
بو که پیدا کنم بنام شما منزلی لایق مقام شما
لعنت حق باحتسابت باد بر ربط و نامه کتابت باد
هر کجا باشی آمر و ناهی نکشد کار جز بگمراهی

کردم که اجازت ده که داروئی بستانم که نافع باشد چون اضطراب مرا دید اجازت داد برفتم دیدم که شخصی در خیمه نشسته و ملازمان وی را بپا ایستاده و پیش وی شمعی افروخته اند و وی مرا نمی شناخت و من وی را نمی شناختم چون مرا در میان ملازمان خود دید برخاست و پیش من آمد و دست مرا بگرفت و گفت حاجت تو چیست حال شیخ را با وی گفتم فی الحال داروئی حاضر کرد و بمن داد و با من بیرون آمده خادم شمع را همراه من می آورد ترسیدم که آنرا شیخ ببیند و بیرون آید سوگند بروی دادم که باز گرد باز گشت پیش شیخ آمدم و دارو آوردم و آن اکرام و احترام که آن شخص کرده بود با شیخ گفتم شیخ تبسم کرد و گفت ای فرزند چون اضطراب ترا دیدم مرا بر تو شفقت آمد لاجرم ترا اجازت دادم چون بآنجا رسیدی ترسیدم که آن شخص امیر آن موضع است بتو التفات ننماید و تو شرمنده شوی از هیکل خود مجرد شدم و بصورت وی بر آمدم و در موضع وی بنشستم چون تو آمدی ترا گرامی داشتم و کردم آنچه دیدی در رساله اقباله مذکور است که شیخ رکن الدین علاء الدوله رحمة الله تعالی علیه گفته است آن روز که قافله در منا بود یکی از مریدان شیخ شهاب الدین سهروردی قدس الله تعالی سره آنجا بود بزیارت وی رفتم پس مردی عزیز بود و ساعتی بنشستم و از هر نوع سخنان میرفت از وی پرسیدم که ما شنیده ایم که شیخ شهاب الدین قدس سره شیخ اوحد الدین کرمانی را مبتدع خوانده و پیش خود نگذاشته راستست آن پیر گفت بلی من در آن مجمع در خدمت شیخ حاضر بودم که کسی ذکر شیخ اوحد الدین میکرد فرمود که پیش من نام وی مبرید که او مبتدع است اما روز دیگر هم در خدمت شیخ حاضر بودم که با شیخ گفتند که این سخن را شیخ اوحد الدین شنیده و گفته که هر چند شیخ مرا مبتدع گفت اما مرا این مفاخرت بس است که نام بزبان مبارک شیخ گذشت و برفت و درین معنی بیتی گفته و آن بیت اینست ؎ ماساءنی ذکراک لی بمسبة + بل سرنی انی خطرت ببالکان + و شیخ شهاب الدین قدس سره خلق وی را تحسین کرده میتواند بود که مراد شیخ شهاب الدین با بتداع وی آن بوده باشد که می گویند که وی در شهود حقیقت توسل بمظاهر صوری میکرده و جمال مطلق را در صور مقیدات مشاهده می نموده چنانکه گذشت که شیخ شمس الدین قدس سره از وی پرسید که در چه کاری گفت ماه را در طشت آب می بینم پس شیخ شمس الدین فرمود اگر بر قفا دمل نداری چرا بر آسمانش نمی بینی و پیش مولانا جلال الدین رومی قدس سره گفتند که وی شاهد باز بود خدمت مولوی فرمود که کاش کردی و گذشتی و این رباعی وی هم برین معنی دلالت میکند ؎ زان مے نگرم بچشم سر در صورت + زیرا که ز معنیست اثر در صورت + این عالم

شهر بغداد دلگشا جائیست در میانش چو دجله دریائیست
روی شهرش ز چون تو بیدینان فسق کاران و فاسق آیینان
دارم از دور آسمان گله که چرا از نزول زلزله
تا شود ظاهرش چو علیین باطن او فروتر از سجین
شاه را آنچنانکه نیست گزیر از فقیهی براه شرع مشیر

زیر خاکش بود بهشت نمای از مزارات اولیای خدای
جای اصحاب تفرقه است همه رفض و الحاد و زندقست همه
مردگان را بیاور و بیرون زندگان را بیفگند بدرون
پاک دینان درو بیاسایند کفر کیشان درو بفرسایند
از وزیری گریزش نیست هر کسی لیک پذیرش نیست

در بیان آنکه چنانکه بادشاهان را از دانشمند خوب گفتار نیک کردار ناچارست از وزیر مشیر با تدبیر که رعایت رعایا و عنایت بکافه برایا ناگزیر تا کار ملک او راست بود.

سور تست و مادر صوریم + معنی نتوان دید مگر در صورت + و در بعضی سماع گرم شدی پیراهن امردان را چاک کردی و سینه بسینهٔ ایشان باز نهادی چون ببغداد رسید خلیفه پسری صاحب جمال داشت این سخن بشنید و گفت او مبتدع است و کافر اگر در صحبت من ازینگونه حرکتی کند ویرا بکشم چون سماع گرم شد شیخ بکرامت دریافت و گفت ۵ سهل است مرا بر سر خنجر بودن + در پای مراد دوست بی سر بودن + تو آمده که کافری را بکشی + غازی چو توئی رواست کافر بودن + پسر خلیفه سر در پای شیخ نهاد و مرید شد و من رباعیاته قدس الله تعالی روحه ۵ اوحد در دل میزنی آخر دل کو + عمریست که راه میروی منزل کو + در دنیای دون بیوفا میگردی + پنجاه و دو چله داشتی حاصل کو ۵ جز نیستی تو نیست هستی بخدا + ای هوشیاران خوش است هستی بخدای + گر زانکه بتی بحق پرستی روزی ۵ اسرار حقیقت نشود حل بسوال + نی نیز بدر باختن حشمت و مال + تا خون نکنی دیده و دل پنجه سال + هرگز ندهند رهت از قال بحال ۵ ذاتم روزی صرف بیرون زکجا است + وز چشمهٔ لطف آب حیاتم مدد است + علت ز احد باو حد آمد حرفی بد علت بگذار کان یک را و صد احد است + میر سید قاسم تبریزی قدس الله سره در اوائل ارادت بشیخ صدر الدین اردبیلی رحمه الله تعالی داشته و بعد از آن بصحبت شیخ صدر الدین علی یمنی که از اصحاب شیخ اوحد الدین کرمانی قدس سرهما بوده رسیده که نسبت ارادت ویرا بخط بعضی معتقدان وی دیده ام در آنجا شیخ صدر الدین علی یمنی مذکور بود نه شیخ صدر الدین اردبیلی و چنین استماع افتاده است که خدمت سید قدس سره شیخ صدر الدین علی یمنی را بسیار مے پسندیده اند و اظهار ارادت مے کرده و بالجمله اهل روزگار در قبول و انکار وی دو فرقه اند و از وے دو اثر مانده یکی دیوان اشعار وی مشتمل بر حقایق و اسرار وی که انوار کشف و عرفان و آثار ذوق و وجدان از آن ظاهر است و دیگر جماعتیکه خود را منسوب بوی میدارند و مرید وی شمارند این فقیر بعضی ایشان را دیده و احوال بعضی را شنیده و اکثر ایشان را از ربقهٔ دین اسلام خارج بودند و در دائرهٔ اباحت و تهاون بشرع و سنت داخل و میشاید که منشا این آن بوده باشد که مشرب توحید بر سید قدس سره غالب بوده و نظر در جمیع امور بر مبدا او داشته و بساط اعراض و اعتراض بالکلیه طے کرده بوده و بمقتضای کرم ذاتی که داشته است فتوحات و نذوری که میرسیده همه صرف لنگرے بوده اصحاب نفس و هوا را مقصود آنجا حاصل بوده مانعی نه جماعتی از اهل طمع مجتمع شده بوده اند و از معارف وی سخنان مے شنوده اند و از شر نفس و هوا در آن تصرف میکرده و آنرا مقدمهٔ اشتغال بمشتهیات نفس و اغراض از مخالفات هوا میساخته و در وادی اباحت و تهاون بشریعت و سنت

بوزیری کسے بود درخور
دلش از حال نیک و بد آگاه
همه را خویش خویش پندارد
[illegible]
[illegible]
از کفایت گره [illegible]

کز همه پادشه بود برتر
وقتش از حال نیک و بد آگاه
خویش را سینه ریش نگذارد
[illegible]
[illegible]
ز کفایت گران [illegible]
نام او زیب نامهٔ کرم است

مشفقے مقبلے نکوکارے
با صغیران خورد غم پدری
باشد از رد و از شقاق دریه
[illegible]
[illegible]
[illegible]
هیچ او لی درین گروه کم است

نیک کردار و راست گفتارے
با کبیران زند دم پسرے
سر این اشتقاق سهل مگیر
[illegible]
[illegible]
[illegible]

حکایت آن بدسرشت که بصاحب عباد نامه نوشت که فلان مالدار مرد و از وی

مے افتاده و وی از همه پاک یکی از درویشان ویرا دیده بوده پیرے بوده و پیش خمیر غلامان [illegible] بجاے آورده و دوام ذکر و آگاهی داشت حال وی پرسیده گفت من دو سال بخدمت وی رسیده یکبار بزیارت و یکبار [illegible] چون چند روز در خدمت وی بوده گفت بولایت خود باز رو و در میان اینان مباش که صحبت ایشان ترا فسرده میکند بعضی از عزیزان میفرموده اند که در آنوقت که خدمت سید در سمرقند بوده باوی ملاقات افتاده در اثناء معارفیکه میگفت از صدیق اکبر رضی الله عنه نقل بسیار میکرده و هر بار که صدیق اکبر مے گفت و رقت میکرد و قطرات اشک از چشم وی میریخت مریدان میگفتند که وے اکنون در مقام ابو بکر است و بعضی دیگر از عزیزان که بصحبت وی رسیده بوده اند میگفتند که بکرم ذاتی وی کس ندیده ام و بعضی از مردم خرجرد و جام که در قبول و انکار غالباً از تعصب خالی بوده و از بعضی کرامتها که این طایفه را مے باشد نقل میکرد عزیزیکه بر سخن وی اعتمادی هست از بعضی مسافران معتمد نقل کرده که از تربت مقدسه جام بعزیمت مشهد طوس علی ساکنها السلام شبگیر پگاه کرده بودند در راه که میرفته اند در جانب خرجرد روشنائی در نظر ایشان آمده بوده است که از زمین مرتفع مے شده و بآسمان رسیده در تعجب مانده اند که آن چه روشنائی است شب بخرجرد رسیده اند دیده اند که آن روشنائی در جانب لنگر خدمت سید است قدس سره چون بلنگر آمده اند و قصد زیارت وی کرده اند چنان مشاهده افتاده است که آن نوریست که از آن خانه که مرقد منور ویست و در آنجا یتابد و از بعضی درویشان چنان استماع افتاده و نیز دریافته ام که توجه بمرقد منور وی موجب جمعیتی تمام است و الله تعالی اعلم و خدمت مخدومی خواجه ناصر الدین عبید الله ابقاه الله تعالی ظلاله ارشاد فرموده اند که خدمت سید قاسم حضرت خواجه بزرگ بندگی خواجه بهاء الدین را قدس الله تعالی در نواحی ابی وردیده بوده و با وی صحبت داشته و طریقهٔ ایشان را معتقد بوده اند و میخواسته که خود را بر آن طریقه میداشت و دیگر فرموده اند خدمت سید قدس سره میگفت که هرجا میرسیدم از مجذوبان مے پرسیدم و خود را بصحبت ایشان میرسانیدم چون بروم رسیدم گفتند اینجا مجذوبی هست او را جام نام چون پیش وے رفتم ویرا بشناختم در آوان تحصیل در تبریز دیده بودم و با وی گفتم ترا چه شده بزبان رومی گفت هر صباح که برمی خاستم مردی بودم در تفرقه افتاده مرا یکی از این طرف میکشید و یکی از آن طرف بامدادی برخاستم مرا حیرتی فرو گرفت که از همه خلاص شدم فرمودند که این سخن را چند بار از خدمت سید شنیدم هر بار که مے شنیدم متغیر می شدم و قطرات اشک از چشم وی میجست معلوم میشد که آن سخن [illegible]

مال خطیر مانده و بجز یک طفل صغیر وارثی ندارد و جواب نوشتن صاحب عباد بر وی

موی او ساعیی ز خست سرشت
حارث ملک را زناکس کس
شاید او نیز کاسهٔ لیسد
کان سفر کرده زین سرای امید
مال او نیز باد در روز بروز

بسعایت بمی صحیفه نوشت
طفلکی خورد سال مانده و بس
یابرین دو دک رشته لیسد
باد مقرون برحمت جاوید
ور فزایش ز دولت فیروز
دل ز شادی بهی و کف ز درم

که فلان آن بمال [illegible]
عرضش آنکه دست بگشاید
آن کریم زمانه خانه کشید
طفلش این ز حادثات زمن
وانکه اظهار این سعایت کرد
ابد الدهر خوار باد و دژم

شد برون زین نشیمن [illegible]
مال او هرچه هست [illegible]
زین حرف [illegible]
باد پرورده نبات حسن
بهر با دعوی کفایت کرد

نصیحت منهی از فضیلت و ملاهی مفضی بسلامت

که آن عزیز فرموده بود وروی تاثیر بسیار کرده بوده است در بعضی از رسایل خود آورده که در تاریخ سنه تسع وسبعین وسبعمایة بود که در شهر هرات در خانقاه جدیدی که جوار مولانا ظهیر الدین خلوتی رحمه الله تعالی ساکن بودیم ناگاه سحرگاهی خدمت مولانا از خلوت خود گریان بیرون آمد و روی بخلوت من نهاد و فریاد بر آورد که از بهر خدا یتعالی بگوی که میگویند ونحن اقرب الیه من حبل الورید وشصت سال ست وهنوز نرسیده ام از ارباب فقرا عزیزی حاضر بود گفت این حکایت مجنون ماوراء النهر یست که بخانها مردم رفتی وهر چند چیزی خوردی چون بیرون آمدی از وی پرسیدندی که شیخ خورده تشنیع کردی که چیزی از کجا بود وهیچ نخورده ام امیرزاده وی را بخانه برد ونعمت فراوان از هر جنس پیش وی نهاد بعد از انکه دیوانه چندانکه خواست خورده شمشیر کشید که دیگر بخور دیوانه از ترس شمشیر آن مقدار که امکان داشت بخورد وگفت اگر میکشی بکش که دیگر گنجایش خوردن ندارم چون دیوانه بیرون آمد از وی پرسیدند که چیزی هیچ خوردی گفت نعمت فراوان بود اما از ترس شمشیر که چیزی می توانستم خورد خوردم در تاریخ سنه ثلثین وثمانمایة پادشاه وقت را در جامع هرات شخصی زخمی زد چنان معلوم شد که ویرا در لنگر خدمت سید خانه مقفل بوده است بتوهم آنکه مگر بوقوف او بوده از شهر اخراج کرده عذر خواست ایجانب بلخ وشهر سمرقند رفت واز انجا مراجعت کرد ودر خرد جرد جام متوطن شد ودر سنه سبع وثلثین وثمانمایة از دنیا برفت وقبر وی آنجاست رحمه الله تعالی الحکیم سنائی غزنوی قدس الله تعالی روحه کنیت ونام وی ابو المجد مجدود بن آدم است با پدر شیخ رضی الدین علی لالا ابناء عم بوده اند از کبار شعراء طایفه صوفیه است وسخنان ویرا باستشهاد در مصنفات خود آورده اند وکتاب حدیقة الحقیقة بر کمال سوش وی ورشعر ودر بیان اذواق ارباب معرفت ومواجید وتوحید دلیلی قاطع وبرهانی ساطع است از مریدان خواجه یوسف همدانی است سبب توبه وی آن بود که سلطان محمود سبکتگین در فصل زمستان برای گرفتن بعضی از دیار کفار از غزنین بیرون آمد وسنائی در مدح وی قصیده گفته بود میرفت تا بعرض رساند بدر گلخنی رسیده که یکی از مجذوبان ومحبوبان حق از حد تکلیف بیرون رفته بود ومشهور بود بلای خوردن زیرا که پیوسته لای شراب میخوری در آنجا بود آوازی شنید که با ساقی خود میگفت که پر کن قدحی بکوری محمود سبکتگین تا بخورم ساقی گفت محمود مردی غازیست در خبر وپادشاه اسلام گفت پس مردک ناخشنود است آنچه در تحت حکم او در آمده است در خبر ضبط نیاورده است میرود تا مملکتی دیگر گیرد یک قدح گرفت وبخورد وباز گرفت پر کن قدحی دیگر بکوری سنائی شاعر ساقی گفت سنائی مردی

بشنوای خواجه این حکایت را	بنگر این دانش ودرایت را	تو هم آخر ز جنس آدمیی	با ملک در مقام محرمیی
گر قلم میزنی بدینسان زن	گوهر مکرمت ازین کان کن	ورنه بفگن قلم که از مشتت	باد با او فگنده انگشتت
روی نرم ودل درشت که چه	یا درفش زمانه مشت که چه	چند بر جاه ومال لرزیدن	چند ور زد وبال ورزیدن
قصهٔ ظالمان که بشنیدی	کیفر ظلم شان که خود دیدی	هیچ ازان اعتبار نگرفتی	ترک این کار وبار نگرفتی
پیش ازان دم که همچو سگ میری	در رهٔ ظلم تیز تک میری	آدمی گرد واز سگی باز آی	با صفات فرشته دمساز آی
	ورنه ترسم که عالم گذران	با تو آنهم کند که با دگران	

حکایت سیاست نمودن سلطان یعقوب آن عوان شیرازی را-

بود یعقوب بن حسن شاهی	آسمان جلال را ماهی	نوجوانی که نو رسیده بسی	بود کارش بغور کار رسی

فاضلست ولطیف طبع گفت اگر وی لطیف طبع بودی بکاری مشغول بودی که ویرا بکاری آمدی گزافی چند بر کاغذ نوشته که بهیچکار وی نمی آید ونمیداند که ویرا برای چه کار آفریده اند سنائی چون آنرا بشنید حال بروی متغیر شد وبه تنبیه آن لای خوار از مستی غفلت بیدار وهشیار گشت وپای در راه نهاد وبسلوک مشغول شد در سخنان مولانا جلال الدین رومی قدس سره مذکورست که خواجه سنائی در وقتی که محتضر بود در زیر زبان چیزی میگفت حاضران گوش پیش دهانش داشتند این بیت میخواند

بازگشتم وانچه گفتم زانکه نیست ❊ در سخن معنی ودر معنی سخن

عزیزی بشنید گفت عجب حالیست که در وقت بازگشتن از سخن بسخن مشغول بوده است وی همواره متردی ومنقطع می بوده واز مخالطت اهل دنیا منقطع ومعرض یکی از ارباب جاه وجلال را عزیمت آن بوده که بملازمت وزیارت آورده وشیخ مکتوبی وی مشتمل بر بعضی لطایف نوشته ازان جمله آنکه این داعی را عقل وروح در پیش خدمت ست ولیکن بنیه ضعیف دارد که طاقت تفقد وقوت تعهد ندارد ان الملوک اذا دخلوا قریة افسدوها کلاته مندرس چه طاقت بارگاه جهان را دارد وشیر زده ناقه چه تاب پنجه شیران آرد باریتعالی عز اسمه داند که هر بار سرا پرده حشمت ایشان درین خطهٔ مختصر زده اند حاجت آمده است این ضعیف منزوی را رخت عافیت را بعز تخانه غولان بردن بضاعت قناعت را بهمراهان خضر والیاس سپردن اکنون بزرگی که ذو الفضل الکبیر آن بزرگ دین ودنیا بوده است که گوشهٔ دل این گوشه گرفته را بنقد ستایش خود خراب نکند که چشم این بندهٔ حقیر نه سزای چشم قریهٔ خداوندیست ومن مقولاته قدس سره

لبکه شنیدی صفت روم وچین ❊ خیز وبیا ملک سنائی ببین ❊ تا همه دل بینی وبی حرص وبخل ❊ تا همه جان بینی بی کبر وکین ❊ پای نه وچرخ بزیر قدم ❊ دست نه وملک بزیر نگین ❊ زر نه دکان ملکی زیر دست ❊ جو نه واسپ فلکی زیر زین

این جهان بر مثال مرداریست ❊ کرگسان اندرو هزار هزار ❊ این مر آنرا همیزند مخلب ❊ وان مر آنرا همیزند منقار ❊ آخر الامر بگذرند همه ❊ وز همه باز مانده این مردار

با همه خلق جهان گرچه ازان ❊ بیشتر گمره وکمتر برهند ❊ تو چنان زی که بمیری برهی ❊ نه چنان چون تو بمیری برهند

دلها همه آب گشت وجانها همه خون ❊ تا چیست حقیقت از پس پرده درون ❊ ای با علمت خرد ودگردون دون ❊ از تو دو جهان پر وتو از دو برون

قایم بخودی ازان شب وروز مقیم ❊ بمیت ز سموست وامیدات به نسیم ❊ با مانه از آب وآتشت باشد بیم ❊ چون سایه شدی ترا چه جیحون چه جحیم

بر سین سر بر سد سپاه آمد عشق ❊ بر میم الملوک ملک باد آمد عشق ❊ بر کاف کمال کل کلاه آمد عشق ❊ با این همه

ملکی از شام تا خراسان داشت	وزیدیها دل هراسان داشت	پشت ظلم آوران شکست از وی	صیت نوشیروان نشست از وی
روزی آمد ز خطهٔ شیراز	رقعهٔ پر دعای اهل نیاز	کان فلان ظالم ستم پیشه	بکف آورده از قلم تیشه
میزند بیخ بندگان خدای	ای خداوند مرحمت فرمای	سوی تبریز خواند آن سگ را	یعنی آن بدنهاد بدرگ را
آه اگر سگ بگیرم دامن	که چه کین بود ابن من آن	کاندرین قصه چون سخن راندی	آن عوان را بنام خود خواندی
شاه هش القصه پیش خود بنشاند	رقعه سر تا بپای بروی خواند	گرچه انکار کرد اول باز	کرد آخر بآنچه بود اقرار
شاه چاچی کمان نهاده بدست	ناوک جان ستان کشاده بشست	بدف تیر خشم کرد اورا	همچو سگ چارخشم کرد ورا
آری آن تیر ازو چو کرد گذر	شد گشاده بدو دو چشم دگر	تا بآنها سزای خود بیند	کار بد را جزای خود بیند
حیف ازان دست وشصت تیر وکمان	که چنان شه زخود دود رزبان	آفت باو بی نیازی یافت	روی زین صحبت مجازی یافت

بقدم زراه آمد عشق ؎ مردیکه براه عشق جان فرساید * باید که بدون بار خود نگراید * عاشق بره عشق چنان بیاید * کز دوزخ و از بهشت یادش ناید * ؎ ای نیست شده ذات تو در پردهٔ هست * وی صومعه ویران کن و زنار پرست * مردانه نشون چو عاشقان در دست * گرد در کفر گرد و گرد دیر است * ؎ ای من بتو زنده همچو مردم بنفس * در کار تو کرده دین و دنیا به هوس * کرامت بینم چو بنگرم با همه کس * سر وی همه از برای من داری و بس ؎ در هجر تو گر زهر گراید بخشی * در بر بگذارمش که سازد هوسی * در دیده نگه کند بدیدار کسی * در سر بگذارمش که ماند نفسی ؎ چون چهرهٔ تو زکوی ما شد پر درد * زنهار بهیچ آب و آلوده مگرد * اندر ره عاشقی چنان باید مرد * گز دریا خشک آید و از دوزخ سرد * ؎ ای عقل اگر چند شریفی دون شو * وی دل زدلی بگرد و خون در خون شو * در پردهٔ آن نگار دیگر گون شو * بی دیده درای و بی زبان بیرون شو ؎ ای عشق تا روح مقدس منزل * روای ترا عقل مجرد محمل * سیلاح جهان معرفت یعنی دل * از دست غمت دست بسر پای بگل * و وی را قصیده‌ایست رایه زیادت از صد و هشتاد بیت که آنرا رموز الانبیا و کنوز الاولیا نام نهاده و بسی معارف و حقائق و لطائف و دقائق در انجا درج کرده است و اولش اینست ؎ طلب ای عاشقان خوش رفتار * طرب ای نیکوان شیرین کار * تا کی از خانه هین ره صحرا * تا کی از کعبه هان در خمار * در جهان شاهدی و ما فارغ * در قدح جرعه و ما هشیار * زین سپس دست ما و دامن دوست زین سپس گوش ما و حلقهٔ یار * و وی را حدیقة الحقیقة و سه کتاب مثنوی دیگر است هم بروزن حدیقه اما مختصر و از انها است این ابیات ؎ ای به پرواز بر پریده بلند * خویشتن را ها شمرده ز بند * باز پرشوی لا یجوز یجوز * [illegible] بدست صور تست هنوز * تا تو در بند حبس و تألیفی * تختهٔ نقش کلک و تکلیفی * تاریخ تمامی حدیقه [illegible] سنه خمس و عشرین و خمسمایه بوده است و بعضی تاریخ وفات وی همین نوشته اند و الله اعلم

شیخ فرید الدین عطار قدس الله سره وی مرید حضرت مجد الدین بغدادی است در دیباجهٔ کتاب تذکرة الاولیا [illegible] میگوید که یک روز در پیش امام مجد الدین بغدادی در آمدم وی را دیدم که میگریست گفتم خیر است گفت زهی سپهسالارانی که درین امت بوده اند بمثابهٔ انبیا علیهم السلام که علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل پس گفت از آن میگریم که دوش گفته بودم خداوندا کار تو بعلت نیست مرا از این قوم گردان یا از نظارگیان این قوم گردان که قسم دیگر را طاقت ندارم میگریم بود که مستجاب شود و بعضی گفته اند که وی اویسی بوده است و در سخن مولانا جلال الدین رومی قدس الله روحه مذکور است که نور منصور بعد از صد و پنجاه سال بر روح فرید الدین عطار تجلی کرد و مربی او شد

	لطف ایزد نثار جانش باد	فضل حق راحت روانش باد	

گفتار در احتیاج پادشاهان در هر امل امید و هراس بحکیمان فلک پیمای و منجمان ستاره شناس

هرچه بینی بزیر چرخ کبود	که کند جنبش از عدم بوجود	گرچه اول نمود روی اینجاست	جنبش آن ز عالم بالاست
نیست روزی بنزد ما و شبی	کش نیاید ز آسمان سببی	بی سبب ز آسمان نتابد نور	بی سبب بر زمین نجنبد مور
لاجرم نکته جوی دانش کیش	چرخ بینا بفکر دوراندیش	اختلافات گردش افلاک	مختلف وصفها کند ادراک
بیند از هر یکی جدا اثری	کان اثر را نه بیند از دگری	آورد حکمهای گوناگون	از برای جهانیان بیرون

گویند سبب توبهٔ وی آن بود که روزی در دکان عطاری مشغول و مشعوف معامله بود درویشی آنجا رسید و چند بار شیئا لله گفت وی بدرویش نپرداخت درویش گفت ای خواجه تو چگونه خواهی مرد عطار گفت چنانکه تو خواهی مرد درویش گفت تو همچون من میتوانی مرد عطار گفت بلی درویش کاسهٔ چوبین داشت زیر سر نهاد و گفت الله و جان بداد عطار را حال متغیر شد دکان بر هم زد و باین طریق در آمد و گفتند که مولانا جلال الدین قدس سره در وقت رفتن از بلخ ...... بنیشاپور بصحبت وی رسیده است و کتاب اسرار نامه بوی داده و وی دائما آن را با خود میداشته و در حقائق و معارف اقتدا بوی میکرده چنانکه گفته اند ؎ گرد عطار گشت مولانا شربتی از دست شمس ابو [illegible] نوش * و در موضع دیگر گفته است ؎ عطار روح بود و سنائی دو چشم او * ما از پی سنائی و عطار آمدیم * و آنقدر اسرار توحید و حقائق اذواق و مواجید که در مثنویات و غزلیات وی اندراج یافته در سخنان هیچیک ازین طایفه یافت نمیشود جزاه الله سبحانه عن الطالبین المشتاقین خیر الجزاء و من انفاسه الشریف ؎ ای روی در کشیده ببازار آمده * خلقی باین طلسم گرفتار آمده * و این قصیده بیت زیاد تست و بعضی از اهالی آن را شرح نیکو نوشته اند و در شرح اول بیت چنین فرموده اند که یعنی ای آنکه روی خود در انوار ظاهر وجود است بروی پوش تعینات و صور در کشیده و پوشیده ببازار آمده خلقی بدین طلسم صور که برروی این گنج مخفی کشیده بواسطهٔ کثرت تعینات مختلفه و آثار متباینه گرفتار بعد و هجران و غفلت و پندار غیریت گشته با خود بواسطه سرایت پرتو جمال آن روی در روی پوش مظاهر صور جمیله گرفتار بلای صور عشق و محبت گشته بعضی عاشق معنی و بعضی عاشق صورت ؎ تو ئی معنی و بیرون تو اسم است * تو ئی گنج و همه عالم طلسم است * و عشاق صورت بوهم خود از معشوق دور افتاده اند و نمیدانند که عاشق کیستند و دلربای ایشان چیست ؎ میل خلق جمله عالم تا ابد گر شناسند و گرنه سوی تست * و برین دستور تمام این قصیده را شرح کرده است و از جهت اختصار اقتصار افتاد حضرت شیخ در تاریخ سنه سبع و عشرین و ستمایه بر دست کفار تتار شهادت یافته سن مبارک وی دران وقت میگفته اند که صد و چهارده سال بود و قبر وی در نیشاپور است رحمه الله تعالی الشیخ مصلح الدین عبد الله المعروف بشیخ سعدی شیرازی رحمه الله تعالی از افاضل صوفیه بود و از مجاوران بقعهٔ شریف شیخ ابو عبد الله خفیف قدس الله تعالی روحه بود از علوم بهرهٔ تمام داشته است و از آداب نصیبی کامل یافته و سفر بسیار کرده است و هفت اقلیم را گشته و بارها بسفر حج پیاده رفته و به بتخانهٔ سومنات در آمده

زند احکام سعد و نحس شناس	زان بامید خفت زین بهراس	آن بهر دو نقش نوید آورد	این خلل در ره امید آورد
بچنین علم جمله محتاج اند	خاصه آنان که صاحب تاج اند	هست در بزم و رزم دشت و شکار	اختیارات وقت شان درکار
زان که ز آسیب شان فتد مشکل	در همه کار و بار خلق خلل	همه عالم تنند و ایشان دل	کار بر تن ز دل بود مشکل
تا بود دل درون تن بصلاح	بصلاحست تن صلاح و رواح	در فساد وی بدل رسد ناگاه	بهمه تن فساد یابد راه
ای بسا حکمهای روشن و راست	همچو الهام وحی بی کم و کاست	که جهد از زبان اهل نجوم	صدق آن عاقبت شود معلوم
بنده را روی در خدای از و	صورت بندگی بجای از و	دل او زین بلا بگرداند	رخش همت بدان سراراند

حکایت خواجهٔ نظام الملک منجم موصلی

بود در دولت نظام الملک	آن فلک مجد فضل ادراک	موصلی نسبتی به نیشاپور	بنجوم و اصول آن مشهور

وہمت بزرگتر ایشانرا شکسته و از مشائخ بجبار بسیاری رادریافته و بصحبت شیخ شهاب الدین سهروردی رسیده و باوی دریک کشتی سفر دریا کرده و گفته اند که در بیت المقدس و بلاد شام مدستے مدید سقائی میکرده و آب بمردم میداد تا بحضرت خضر علیه السلام رسید و ویرا از زلال انعام و افضال خود سیراب گردانید وقتی ویرا بایکے از اکابر سادات و اشراف فی الجمله گفتگوئی واقع شده بود و ادحضرت رسالت صلے الله علیه وسلم را بخواب دید که ویرا عتاب کرد چون بیدار شد پیش شیخ آمد و عذرخواهی نمود و استرضای خاطر وی کرد یکی از مشائخ منکر وی بود شبے در واقعه چنان دید که درهاے آسمان کشاده ملایکه با طبقهاے نور نازل شدند پرسید که این چیست گفتند برای شیر ازیست بیتی گفته که قبول حضرت حق سبحانه تعالی افتاده است و آن بیت اینست
ے برگ درختان سبز در نظر هوشیار ∴ هر ورقی دفتریست معرفت کردگار ∴ آن عزیز چون از واقعه برآمد در شب بدر زاویهٔ شیخ سعدی رفت که ویرا بشارت دهد دید که چراغے افروخته و با خود زمزمه میکند چون گوش کشید همین بیت میخواند وی در شب جمعه ماه شوال سنه احدی و تسعین و ستمایة از دنیا رفته رحمة الله تعالی شیخ فخر الدین ابراهیم المشهور بالعراقی قدس سره وی صاحب کتاب لمعاتست و دیوان شعر وی مشهور است و از نواحی همدانست در صغر سن حفظ قرآن کرده بود و خوش میخواند چنانچه اهل همدان شیفته آواز وی بوده اند و بعد از آن بتحصیل علوم اشتغال نموده چنانکه گویند در سن هفده سالگی در مدارس مشهوره همدان بدرس مشغول روزجمعی قلندران بهمدان رسیده اند و با ایشان پسری صاحب جمال بوده و بروی مشرب عشق غالب چون آن پسر را دید گرفتار شد مادام که در همدان بودند با ایشان بود و چون از همدان سفر کردند و چندروز برآمد بی طاقت شد و در عقب ایشان رفت چون با ایشان برنگ ایشان برآمد و همراه ایشان بهندوستان افتاد و حضرت شیخ در شهر ملتان بصحبت شیخ بهاؤالدین زکریا رسید گویند که ویرا چون شیخ در خلوت نشاند و از چله وی یکده ماه گذشت ویرا وجدی رسید و حال بروی مستولی شد این غزل را گفت ے نخستین باده کاندر جام کردند ∴ ز چشم مست ساقی دام کردند ∴ آنرا بآواز بلند می خواند و میگریست چون اهل خانقاه آنرا دیدند و آن خلاف طریقه شیخ دانستند چه طریقهٔ ایشان جز اشتغال بذکر یا مراقبهٔ امری دیگر نمیباشد آنرا بر سبیل انکار بسمع شیخ رسانیدند شیخ فرمود که شمارا ازینها منع است و اورا منع نیست چون روزی چند برآمد یکے از مقربان شیخ گذر خرابات افتاد شنید که آن غزل را از خراباتیان با چنگ و چغانه میگفتند پیش شیخ آمد صورت حال باز نمود گفت باقی شیخ حالکمند شیخ سوال کرد که چه شنیدی باز گوی چون بدین بیت رسید ×

پشت او چون کمان بقبضه شیب	متصل در کمانش سهم الغیب	هرچه از آسمان خبر دارے	تیر حکمش خطا نیفتادے
بود در شهر خادم خواجه	در سفرها ملازم خواجه	ضعف پیری که دید چون زور آورد	روی مد عالم سر و برآورد
خواست روزی ز خواجه اذن نهاد	از نشاپور روی در بغداد	خواجه وقت وداع با او گفت	کای لبت گنج رازهای نهفت
کی بود وقت رخت بستن من	صدف پر گهر شکستن من	گفت چون من روم پس از شما	رخت بندی ازین نشیمن گاه
دستت از کار و بار بسته شود	صدف پر گهر شکسته شود	خواجه این راز را نگه میداشت	چشم بر واصلان ره میداشت
در نشاپور هر کرا دیدے	خبر موصلی بپرسیدی	هر که از صحبتش خبر گفتے	همچو گل از نشاط بشگفتے
موصلی را بنامه کردی یاد	خاطرش را ز تحفه کردی شاد	زین حکایت گذشت سالی چند	بود خواجه بحال خود خرسند
ناگهان قاصدے رسید از راه	از نشاپور و اهل آن ناگاه	خواجه احوال موصلی پرسید	گفت مسکین بخواجه جان بخشید

ے چو خود کردند راز خویشتن فاش ∴ عراقی را چرا بدنام کردند ∴ شیخ فرمود که کار او تمام شد برخاست و بدر خلوت عراقی آمد و گفت عراقے اکنون مناجات در خرابات میکنی بیرون آی بیرون آمد و سر در قدم شیخ نهاد شیخ بدست مبارک خود سر او را برداشت و دیگر ویرا بخلوت نگذاشت و خرقه از تن مبارک خود برکشید و در وی پوشانید و بعد از آن دختر خود را بعقد نکاح وی درآورد و ویرا از دختر شیخ پسرے آمد ویرا کبیر الدین لقب آمد بیست و پنجسال با حضرت شیخ زکریا قدس سره بودند و چون خدمت شیخ را وفات نزدیک رسید وے را بخواند و خلیفهٔ خود ساخت و بجوار رحمت حق پیوست چون دیگران التفات شیخ را نسبت بوی مشاهده کردند عرق حسد در ایشان بجنبید بپادشاه وقت رسانیدند که اکثر اوقات وی بشعر مے گذرد و صحبت وی با همه جوانان صاحب جمال است ویرا استحقاق خلافت شیخ نیست چون شیخ عراقی آنرا دانست عزیمت زیارت حرمین شریفین زادهما الله تعالے شرفا نموده و بعد از زیارت بجانب روم رفت و بصحبت شیخ صدر الدین قونیوی قدس الله روحه رسیده و از وی تربیت یافت جماعتی فصوص مے خواندند استماع کرد و در اثناء استماع آن لمعات را نوشت چون تمام کرد آنرا پیش شیخ درآورد و شیخ آنرا پسندید و تحسین فرمود و امیر معین الدین از امراء روم بود مرید و معتقد شیخ عراقی بود و بجهت شیخ خانقاہے ساخت و هر روز بملازمت شیخ می آمد روزے بخدمت شیخ آمد و مبلغے زر همراه آورده به نیازمندی تمام گفت که شیخ مارا هیچ کار نمیفرماید و التفاتے نمی فرماید شیخ بخندید و گفت ای امیر مارا بزر نمیتوان فریفتن بفرست حسن قوال را و این حسن قوال در جمال دلپذیر و در حسن صورت بے نظیر و جمعی گرفتار وی بودند و در حضور و غیبت هوا از وی چون امیر تعلق خاطر شیخ را بوی دریافت فی الحال کسی بطلب وی فرستاد و بعد از غوغای عاشقان و دفع مزاحمت ایشان ویرا آوردند شیخ با امیر و سائر اکابر باستقبال وی کردند چون نزدیک وی رسیدند شیخ پیش رفت و بروی سلام کرد و در کنار گرفت آنکه شربت خواست و ویرا با یاران بدست خود شربت دادند و از آن جا بخانقاه شیخ رفتند و صحبتها داشتند و سماعها کردند و خدمت شیخ در آن وقت غزلها گفت و از آن جمله این غزل ست ے ساز طرب عشق چه دانی که چه سازست ∴ کز درخمه او نه فلک اندر تگ و تارست ∴ بعد از مدتی حسن قوال اجازت خواست و بمقام خود مراجعت کرد گویند روزی امیر معین الدین بطرف میدان می گذشت دید که شیخ چوگان در دست در میان کودکان ایستاده امیر با شیخ گفت از کدام طرف باشیم شیخ گفت از آن طرف و اشارت براه کرد امیر روان شد و برفت چون امیر معین الدین وفات یافت خدمت شیخ از روم متوجه مصر شد و ویرا در مصر با سلطان مصر ملاقات افتاد سلطان مرید و معتقد وی شد ویرا

زان خبر وقت خواجه درهم شد	دل شادش نشانهٔ غم شد	بحلی خواست از ستم زدگان	شادمان ساخت جان غمزدگان
وقفها کرد و وقف نامه نوشت	تخم چندی هزار نیکی کشت	بندگان را ز بند کرد آزاد	ساخت آزاد نامها شان شاد
کرد داد آنقدر که دامش بود	وامداران شدند ازان خشنود	بوصایا زبان درازی کرد	بس کسان را که کارسازی کرد
شست از کار و بار دنیا دست	دیده بر راه انتظار نشست	تا به تیغ جماعتی بی باک	لوح جان شان ز حرف ایمان پاک

گفتار در احتیاج بطبیب که حفظ صحت بای وی مفوض ست و معالجه امر حق بتدبیر وی مشروط

گرد جا در خطیرهٔ تن را	روح الله روحه ابدا	دل بود اوستاد کارگزار	تن بدستش نهاده آلت کار
کارش از بهر راحت دو سرای	یاری خلق و بندگی خدای	شغل اوستاد را بهر حالت	شرط باشد درستی آلت

شیخ الشیوخ مصر گردانید اما وی بجنان بی تکلف در بازار ها گردیدی و گروهی همراه طواف کردی روزی در بازار کفشگران بیگانه پسری نظرش بر کفشگر پسری افتاد شیفته وی شد پیش وی رفت و سلام کرد و از کفشگر سوال کرد که این پسر کیست گفت پسر من است شیخ بلبهای پسر اشارت کرد و گفت ظلم نباشد که این چنین لب و دندان با چرم خر مصاحب باشد کفشگر گفت ما مردم فقیریم و حرفه ما این است اگر هم بدندان نگیرد نان نیابد که بدندان گیرد شیخ سوال کرد هر روز چه مقدار کار کند گفت هر روز چهار درم فرمود که هر روز هشت درم بدهم گو که دیگر این کار نکند شیخ هر روز برفتی و با اصحاب بر دکان کفشگر نشستی و فارغ البال در روی او نظر کردی و اشعار خواندی و می گریستی مدعیان این خبر بسلطان رسانیدند از ایشان سوال کرد که این پسر را شب یا روز بخانه خود می برد یا نه گفتند نه گفت باوی در دکان خلوت می سازد گفتند نه دوات و قلم خواست و نوشت که شیخ دینار دیگر بر وظیفه خادمان شیخ فخر الدین عراقی بیفزایند روز دیگر شیخ را با سلطان ملاقات افتاد سلطان گفت چنین اتفاق افتاده که شیخ را در دکان کفشگری با پسری نظری افتاده است محقری بجهت خرجی خادمان شیخ تعیین یافت اگر شیخ خواهد آن پسر را بخانقاه برد شیخ گفت ما را همین قدر باید بود بروی حکم نتوانیم کرد بعد از آن شیخ را از مصر عزیمت شام پیدا شد سلطان مصر بملک الامرای شام نوشت که با جمله علما و مشایخ دار الخلافه شیخ را استقبال کنند چون استقبال کردند ملک الامرا را پسری بود بس صاحب جمال چون شیخ را نظر بروی افتاد بی اختیار سر در قدم وی نهاد پسر نیز در قدم شیخ نهاد ملک الامرا نیز با پسر موافقت کرد اهل دمشق را از آن انکاری پیدا شد اما مجال نطق نداشتند چون شیخ در دمشق مقام ساخت و شش ماه گذشت فرزند او کبیر الدین از ملتان بیامد و مدتی در خدمت پدر بسر برد بعد از آن شیخ را عارضه دست داد در روز وفات پسر را با اصحاب بخواند و وصیتها فرمود و وداع کرد و این رباعی بگفت ؎ در سابقه چون قرار عالم دادند ÷ مانا که نه بر مراد آدم دادند ÷ زان قاعده و قرار کان روز افتاد ÷ نی بیش بکس قسمت و نی کم دادند ÷ در هشتم ذی القعده سنه ثمان و ستمائة از دنیا برفت و قبر وی در قفای مرقد شیخ محی الدین العربی ست قدس الله تعالی روحهما در صالحیه دمشق و قبر فرزند وی کبیر الدین در پهلوی قبر وی رحمة الله علیه **امیر حسینی رحمه الله تعالی** نام وی حسین ابن عالم ابن الحسن ست و در اصل از کریوست که دهی ست از نواحی غور عالم بوده بعلوم ظاهری و باطنی و از کتاب وی کنز الرموز چنان مستفاد میشود که وی مرید شیخ بهاء الدین زکریاست بی واسطه و مشهور در میان مردم نیز چنین است اما در بعضی

اول آلت درست میباید
زود بر مراد دل قلمش
کی قلم را توان تراشیدن
جاسبی با صد شفقت شناس
در مزاجت که اختلال افتد
کیست حارث طبیب دشمن را
مونسی مشفقی نکوکاری
نه در ابروش چین ز تنگدلی

تا از و کارها درست آید
خوش نباشد بچشم کس رقمش
روی دفتر بآن خراشیدن
کش ز آفات دهر دارد پاس
منحرف گشته ز اعتدال افتد
سوده در راه کسب حکمت پای
خاطری زو نه بد آزاری
نه گره بر جبین ز تنگدلی

تا قلم را نخست دبیر
باز ازو کرد صنعت سر کاک
همچنین تن که آلت دل تست
حفظ صحت بر او کند آغاز
کند از یاوری علم و عمل
برده در علم محنت تحصیل
با همه بد نگوی و خندان رو
طلعت او شفای بیماران

نتراشد بگز لک تدبیر
شود از کندی و درشتی پاک
کارهای دل است با دست درست
صحت رفته ما نیارد باز
انحرافش با عتدال بدل
کرده آنرا از آزمون تکمیل
با همه مهربان و نیکوخوی
خنده اش راحت جگرخواران

کتب نوشته چنین یافتم که وی مرید شیخ رکن الدین ابو الفتح است و وی مرید پدر خود شیخ صدر الدین و وی مرید شیخ بهاء الدین ذکریا الملتانی قدس الله تعالی ارواحهم و وی را مصنفات بسیارست بعضی منظوم چون کتاب کنز الرموز و زاد المسافرین و بعضی منثور چون نزهة الارواح و روح الارواح و صراط المستقیم و مر او را دیوان بغایت لطیف و سوالات منظوم که شیخ محمود شبستری از آن جواب گفته است و بنای کتاب گلشن راز بر آنست نیز از آن ویست و گویند که سبب توبه وی آن بود که روزی بشکار بیرون رفته بود آهوی پیش وی رسید خواست تا تیری بر وی افگند آهو بوی نگریست گفت حسینی تیر بر ما میزنی خدای تعالی ترا از برای معرفت و بندگی خود آفریده است نه از برای این بگفت و غائب شد آتش طلب از نهاد وی شعله برآورد و از هر چه داشت بیرون آمد و با جماعتی جوالقیان همراه بملتان رفت شیخ رکن الدین آن جماعت را ضیافت کرد چون شب شد حضرت رسالت صلی الله علیه و سلم بخواب دید و فرمود که فرزند مرا از میان این جماعت بیرون آور و بکار مشغول کن روز دیگر شیخ رکن الدین با ایشان گفت که در میان شما سید کیست اشارت بامیر حسینی کردند وی را از میان ایشان آورده تربیت کرد تا بمقامات عالیه رسید پس اجازت مراجعت بخراسان داد بهرات آمد همه اهل هراة مرید و معتقد وی شدند در سادس شهر شوال سنه ثمان عشر و سبعمائة از دنیا برفت قبر وی در مصرح هراتست بیرون گنبد مزار عبدالله بن جعفر طیار رضی الله تعالی عنهم **شیخ اوحد الدین اصفهانی** چنین استماع افتاده است که وی از جمله اصحاب شیخ اوحد الدین کرمانی ست قدس الله سره چنانکه این نسبت مبنی آنست و وی را دیوان شعریست در غایت لطافت و عذوبت فصیح و ترجیعات مشتمل بر حقایق و معارف و مثنوی بر وزن و اسلوب حدیقه و شیخ حکیم جام جم نام و در آن جا بسی لطافت درج کرده است و از آن مثنویست این ابیات ؎ اوحدی شصت سال سختی دید ÷ تا شبی روی نیکبختی دید ÷ سر گفتار ما مجازی نیست ÷ باز کن دیده کین ببازی نیست ÷ سالها چون فلک بسر گشتم ÷ تا فلک وار دیده ور گشتم ÷ بر سر پای چله داشته ام ÷ چون نه از بهر دله داشته ام ÷ از برون در میان بازارم ÷ و ز درون خلوتیست با یارم ÷ کس نبیند جمال سلوت من ÷ ره ندارد کسی بخلوت من ÷ تا دل من بدوست پیوستست ÷ سورها گرد سر من بسته است ÷ و وی قصیده رایه حکیم سنائی را جوابی نیکو گفته است و عدد ابیات آن صد و شصت خواهد بود و این است ابیات مفتتح ؎ سر پیوند ما ندارد یار ÷ چون توان شد ز بخت برخوردار ÷ کار ما با یکیست در همه شهر ÷ وان یکی تن نمیدهد در کار ÷ همدمی نیست تا که گویم راز ÷ محرمی نیست

مترقب بقای یزدان را
شافعی آن امام مطلبی

مترصد رضای رضوان را
گفت این نکته باز کی و غبی

دست او در سبب چو اهل حجاب
که دریغا که دانش اندوزان

دل او با مسبب الاسباب
شمع علم شریعت افروزان

شافعی گفته است که میبایستی که طبیب مسلمانان را مایان پارسا بودی نه یهودان ترسا

علم طب را که کار ایشان بود
گرچه بر طب چو علمهای دگر
بس دقایق ورد که پیش آید

بنصاری گذاشتند و یهود
نتوان یافت جز بکسب نظر
که بدرس کتاب نگشاید
آن نه مقدور سعی انسانیست

ساختند آن گروه فرزانه
آن نه چون دیگران دکانیست
فطنتی باید اندر و ازلی
بلکه فیضی ز فضل یزدانیست

آشنا را رهین بیگانه
اصل وی در طبیعت صافیست
که خفیات زان شوند جلی

تا بنالم زار ❊ ور خروشم زصیت آن معشوق ❊ در سمائم بشبوت آن هزار ❊ و در تاریخ اتمام جام گفته ــه چون زتاریخ برگرفتم فال ❊ هفصد رفته بود سی و سه سال ❊ که من این نامه همایون فر ❊ عقد کردم بنام این سرور ❊ چون بسالی تمام شد بدرش ❊ ختم کردم بلیلة القدرش ❊ قبر وی در مراغه تبریز است ❊ و تاریخ وی را آنجا سنه ثمان و ثلثین سبعمائه نوشته اند **افضل الدین الخاقانی** رحمة الله تعالی هر چند وی شاگرد فلکی شاعر است و بشعر شهرت تمام یافته است چنین گویند که وی را ورای طور شعر طوری دیگر بوده است که بشعر در جنب آن کم بوده است چنانکه حضرت مولوی قدس سره گفته است ــه شعر چه باشد بر من تا که زنم لاف ازو ❊ هست مرا فن دگر غیر فنون شعرا ❊ و سخنان وی بر این معنی شاهد است ❊ چنانکه میگوید اینست ❊ ــه صورت من همه او شد صفت من همه او ❊ لاجرم کس من و من نشنود اندر سخنم ❊ نزنم هیچ دری تا که نگوید آن کیست ❊ چون بپرسند مرا باید گفتن که منم ❊ و در محل دیگر میگوید ــه عشق بفشرد پای بر بسط کبریا ❊ بر دید دست تخت هستی ما را زما ❊ ما و شما را اینقدر بیخودی درخواست ❊ زانکه نگنجد در دو زحمت ما و شما ❊ و ازین قبیل سخنان او بسیار است ازینها بوی آن می آید که از مشرب صافی صوفیان قدس الله ارواحهم شربی تمام بوده است وی در زمان خلافت المستضی بنور الله بوده و قصیده عربی که در مدح بغداد گفته ذکر وی کرده و توفی المستضی سنه خمس و تسعین و خمسمائه و نیز قصیده رائیه حکیم سنائی را جواب گفته است و عده ابیات آن را صد و هشتاد گذشته و آن را سه مطلع نهاده و مطلع اولش اینست ــه الصبوح الصبوح کامد کار ❊ النشا النشا کامد یار ❊ کار از روشنی چو آب خزان ❊ بادی از خوشدمی چو باد بهار ❊ چرخ بر کار ما بوقت صبوح ❊ میکند لعبتان دیده نثار ❊ و در آخر قصیده میگوید ــه این قصیده ز جمع سبعیات ❊ تا من ست از غرائب اشعار ❊ از در کعبه گر درآویزند ❊ کعبه بر بن فشاندی دستار ❊ در قفا نیک را قفای نیک ❊ و امرء القیس را نگند از کار ❊ **شیخ نظامی گنجوری** رحمه الله تعالی وی را از علوم ظاهری و مصطلحات رسمی بهره تمام بوده است اما از همه دست باز داشته و روی در حضرت حق سبحانه تعالی آورده چنانکه میگوید ــه هر چه هست از دقیقهای نجوم ❊ با یکایک نهفتهای علوم ❊ خواندم و سر هر ورق جستم ❊ چون ترا یافتم ورق شستم ❊ همه را روی در خدا دیدم ❊ و ان خدا بر همه ترا دیدم ❊ عمر گرانمایه از اول تا آخر بقناعت و عزلت و انزوا گذرانیده است هرگز چون سائر شعرا از غلبه حرص و هوا ملازمت ارباب دنیا نکرده بلکه سلاطین روزگار بوی تبرک جسته اند چنانکه میگوید ــه چون بعهد جوانی از بر تو ❊ بدر کس نرفتم از در تو ❊ همه را بر درم فرستادی ❊ من نمیخواستم تو میدادی ❊ چونکه بر درگه تو گشتم پیر ❊ زانچه ترسیدنیست دستم گیر ❊ مثنوی های پنجگانه و

قصهٔ آن طبیب که آفت رسیده رائی وجود اسباب معالجه کرد

یکی از ملوک سامانی
داویش در حضور خود بیوست
پای نامحرمان از انجا بسته
تا نهد خوان خوردنی بزمین
کرد چندانکه زور راست نشد
همدرین دم کشای دست علاج
هست و مجرش ز فرق کشید

داشت دوران طبیبی ارزانی
بنبض جمع مخدرات بدست
نامحرمان از انجا جسته
رخنه خلل پشت او زکمین
پشت او آنچنانکه خواست نشد
داد هاتش ازین فساد مزاج
جامه اش از سر تا بسر بدرید

در همه کارها بد و همدم
روزی از گفتگوی خلق خلاص
ناگه آمد کنیزکی چون ماه
الف قامتش چو دال بماند
گفت با آن حکیم شاه کریم
ماند حیران حکیم چون اسباب
از زبانش نشد بند آزار

در همه رازها بد و محرم
بود با او درون خلوت خاص
خوان بکف پیش شاه گشت دو تاه
خم چو پیر ار چه نه بسال بماند
که کنی این نهار مزاج سقیم
بود بهر علاج او نایاب
کرد بیرونش از سر شرم ازار

که به پنج گنج اشتهار یافته است اکثر آنها باستدعاء سلاطین روزگار واقع شده امید داری آن را که نام ایشان بواسطه نظم وی بر صحیفه روزگار بماند استدعاء مینموده اند و اکثر آنها اگرچه بحسب صورت افسانه است اما از روی حقیقت کشف حقائق و بیان معارف را بهانه است یکجا در بیان آن معنی که صوفیه گفته اند که طالبان وصال و مشتاقان جمال حق را دلیل وجود هم وجود اوست و برهان شهود او هم شهود او میگوید ــه پژوهنده را یاد دادن شد کلید ❊ که اندازه خویشتن در تو دید ❊ کسی کز تو در تو نظاره کند ❊ ورقهای بیهوده پاره کند ❊ نشاید ترا جز بتو یافتن ❊ عنان باید از هر دری تافتن ❊ و جای دیگر در همین معنی میگوید ــه عقل آبله پای و کوی تاریک ❊ و آنگاه رهی چو موی باریک ❊ توفیق تو گر نه ره نماید ❊ این عقده بعقل کی کشاید ❊ عقل از در تو بصر فروزد ❊ گر پای برون نهد بسوزد ❊ و یکجا در ترغیب و تحریض بر اعراض از ما سوای حق سبحانه و اقبال بر توجه جناب کبریائی میگوید ــه چه پیچی درین دام که خون خواره ایست ❊ زیرکی از بهر چنین چاره ایست ❊ گرگ ز روباه بدندان تر است ❊ روبه ازان رست که پروا نساخت ❊ چند دران کن که دغا را شوی ❊ خود پرستی و خدا را شوی ❊ تاریخ اتمام سکندر نامه که آخرین کتابها وی است سنه اثنین و تسعین و خمسمائه بوده است و عمر وی دران وقت از شصت گذشته بود رحمه الله تعالی **امیر خسرو دهلوی** رحمه الله تعالی لقب وی یمین الدین است پدر وی از امراء قبیله لاچین بوده است که از اتراک نواحی بلخ اند وی بعد از وفات سلطان مبارک شاه خلجی بخدمت و ملازمت شیخ نظام الدین اولیا پیوست و ریاضات و مجاهدات پیش گرفت گویند که چهل سال صوم دهر داشته و گویند که بهمراهی شیخ نظام الدین بطریق طی الارض حج گزارده است و پنج بار حضرت رسالت صلی الله علیه وسلم را در خواب دیده است و باشارت شیخ نظام الدین صحبت خضر علیه السلام را دریافته است و از وی التماس آن نموده که آب دهن مبارک خود در دهن وی اندازد و خضر علیه السلام فرموده که این دولت را سعدی برده و با خاطر شکسته بخدمت شیخ نظام الدین آمد و صورت حال باز نمود شیخ نظام آب دهان خود را در دهان وی انداخته است و برکات آن ظاهر شده چنانکه نود و نه کتاب تصنیف کرده است و میگویند که در بعضی مصنفات خود نوشته است که اشعار من از پانصد هزار کمتر است و از چهار صد هزار بیشتر و می گویند که شیخ سعدی را در ایام جوانی دریافته بوده و بآن افتخار میکرد و وی را از شراب عشق و محبت چاشنی تمام بوده است چنانچه در سخنان وی ظاهر است و صاحب سماع و وجد و حال بوده است و شیخ نظام الدین می گفتند که در قیامت هر کسی بچیزی فخر کنند فخر ما بسوز سینه ترک الله یعنی خسرو خواهد بود وی گفته که

غرق شد از خجالت اندر خوی
در طبیبی چو نیک ماهر بود

خلد بگداخت در مفاصل روی
پیش او سر کار ظاهر بود

قامت خود چو سرو بستان راست
چون بماند از علاج جسمانی

کرد آزاد از زمین برخواست
دست زد در علاج نفسانی

معالجه کردن بو علی سینا آن صاحب مالیخولیا را که طبیبان از معالجه او عاجز شده بودند

بود در عهد بو علی سینا
بانگ میزد که کم بود در ده
زود باشید خلق من ببرید
نگذشتی ز روز و شب آنگی

آن بکنه اصول طب بینا
هیچ گاوی بسان من فربه
بد کان هریسه پز ببرید
که چو گاوان نبودیش بانگی

زال بو یکی ستوده خصال
آتش پزکرده در هریسه زمین
صبح تا شام حال ازین بود
که بزودی بکار رو یا خنجر

شد ز ماخولیا پریشان حال
گرد دش گنج سیم کیسه زمین
با حریفان مقال او این بود
بکشیدم که می شوم لاغر

وقتی در خاطر من افتاد که خسرو نام امیر است چه بودی اگر نام من نام فقرا بودی که در حشر مرا بآن نام خوانندے و این معنی را بحضرت شیخ عرض داشت کردم فرمود که بوقت صالح برای تو نامی خواسته شود خسرو مراقب این معنی مے بود تا آنکه روزی شیخ گفت که بر من چنین مکشوف شد که ترا در قیامت محمد کاسه لیس میخوانندوی شب جمعه فوت شده است در سنه خمس وعشرین و سبعمایة و مدت عمر وی هفتاد و چهار سال بوده است و در پایان شیخ خودش دفن کرده اند حسن دهلوی روح لقب و حسب وی نجم الدین بن حسن بن علاء السنجر لیست وی کاتب و مرید شیخ نظام الدین اولیا بوده است باوصاف و اخلاق مرضیه متصف بوده است صاحب تاریخ هند میگوید که در مکارم اخلاق و محامد اوصاف و لطافت و ظرافت مجالس و استقامت عقل و روش صوفیه و لزوم قناعت و اعتقاد پاکیزه در تجرد و تفرد از علائق دنیوی و خوش بودن گذرانیدن بی اسباب صوری همچو وی کسے کمتر دیده ام وچنان شیرین مجلس و موهوب و مهذب بود راحتے که از مجلس وی یافتم از مجلس هیچکس نے یافتم و هم صاحب تاریخ گوید که سالها با میر خسرو و امیر حسن تودد و یگانگی بود که ایشان بی صحبت من نتوانستندے بود و نه من بی صحبت ایشان بواسطه من هر دو استار چنانچه رابطهٔ محبت و مودت و وداد استحکام یافته که بخانها یکدیگر آمد و شد می کردندے و هم وی گوید که از کمال اعتقادے که امیر حسن با شیخ نظام الدین بود انفاس متبرکه شیخ که در مجالس صحبت شنیده بود در چند جلد جمع کرده بوده است و آنرا فوائد الفوائد نام نهاده و درین روزگار درین دیار دستور ارباب ارادت شده بود و ویرا ورای این دواوین متعدده و صحائف نثر و منظومات و مثنویات بسیارست فمن ابیاته

ے دارم دلکی غمگین بیامرز و مپرس * صد واقعه رنگین بیامرز و مپرس * شرمنده شوم اگر بپرسی عملم * اے اکرم الاکرمین بیامرز و مپرس * یک حرف تو حل صباح عالم را نور * یکحرف تو هشت خلد را پایه حور * حرف سیمین به چهل دلیر او دستور * زان چار چهار رکن عالم معمور

شیخ کمال خجند قدس الله تعالی سره وی بسیار بزرگ بوده است و اشتغال وی بشعر و تکلف دران ستر و تلبیس را بوده باشد بلکه میشاید که بلاے آن بوده باشد که ظاهر مغلوب باطن نشود و از عاریت صورت عبودیت باز نماند چنانکه خود میگوید ے این تکلفهاے من در شعر من * کلمینی یا حمیرا مست * علی الدوام بریاضات و مجاهدات مشغول میبوده خدمت خواجه عبید الله ادام الله بقاءه میفرمودند که وی چند گاه در شاش میبوده است و الد من میگفت که وی دران مدت که آنجا بوده حیوانی نے خورد یکبار از وی التماس کردیم که چه شود که طعامے که دران گوشت باشد خورده شود گفت مرا گاوی بوده خوب و فربه بخدمت شیخ بردم طیبت فرموده که تو

تابجای رسید گوته غذا — خوردی از دست هیچکس نه دوا
اهل طب را ز عجز بسپردند — استعانت ز بو علی بردند
گفت سویش قدم نهید ز ره — مژده گویان که بامداد پگاه
میرسد بهر کشتنت بشتاب — دشنه در دست خواجهٔ قصاب
رفت ازین مژده روگرانیها — کرد اظهار شادمانیها
بامدادان که بو علی برخاست — شد سوی منزلش که گاو کجاست
آمد و خفت درمیان سرای — که منم گاو هان و هان پیش آی
بو علی دست پاش سخت به بست — کار بر کارد تیز کرد و نشست
برد قصاب وار کف سویش — دید هنجار پشت و پهلویش
گفت کین گاو لاغرست هنوز — مصلحت نیست کشتنش امروز
چند روزیش بر علف بندید — یکنی ناتش گرسنه میپسندید
تاچو فربه شود برانم تیغ — نبود افسوس ذبح او و دریغ
دست و پایش ز بند بگشادند — خوردنیهاش پیش بنهادند
هرچه دادندش از غذا و هوا — همه را خورد و بی خلاف و اما
تاچو گاوان ازان شود فربه — خود شد او از خیال گاوی به

گاو خود را بکشی تا گوشت بخوریم من بی آنکه ویرا وقوف باشد گاو را بکشتم و ازان طعامی مهیا ساختم بجهت خاطر من ازان گوشت بخورد و در زاویه که در تبریز داشته خلوتے بوده است در انجا بسر برده و کسی دیگر آنجا کم میرسیده چون بعد از وفات وی آنرا دیده اند غیر از بوریائی که بر انجا می نشسته یا می خفته و سنگے که زیر سر نهاده چیزے دیگر نمی یافته اند در خدمت شیخ زین الدین خوافی رحمه الله تعالی میگفته است که در وقت تحصیل علوم بتبریز بصحبت وی میرسیدم مرا بآن طریق دلالت میکرد و میگفت که به نسبت ارادت ما در آی من گفتم که مرا نسبت بشما و غدغنها بخاطر میگذرد گفت بگوئی تا ازان جواب گویم من هیچ نگفتم اما در اواخر که باین طریق در آمدم و مرا آن گشادی شد دانستم که ویرا مرتبه ارشاد است که پیش وے کار توان کرد گویند دران وقت که در سراے من بوده است موضعی بوده است که دران وقت که آب طغیان مے کرد و دران موضع خرابی میکرده چون وقت طغیان آب نزدیک رسیده آن قصه را بوی گفته اند فرموده است که خیمه مرا دران موضع بزنید خیمه وی را آنجا برده اند دران جای بوده است چنانکه وقت طغیان آب گذشته است و دران موضع به هیچ خرابی واقع نشده وفات وی در سنه ثلث و ثمانمایة بوده است و قبر وی در تبریزست و بر لوح قبر وی این بیت نوشته ے کمال از کعبه رفتی بر در یار * هزارت آفرین مردانه رفتی مولانا محمد شیرین رحمه الله تعالی وی مرید شیخ اسماعیل سیسی است که وی از اصحاب شیخ نور الدین عبد الرحمن اسفراینی ست قدس الله تعالی سره میگویند که در بعضے سیاحات بدیار مغرب رسیده است و آنجا از دست یکی از مشایخ که نسبت وی بشیخ بزرگوار شیخ محی الدین العربی قدس الله سره می رسد خرقه پوشیده است و با شیخ کمال الدین خجندی رحمه الله تعالی معاصر بوده است و باوی صحبت میداشته است و گویند که دران وقت این مطلع گفته بوده است ے چشم اگر اینست و ابرو این و ناز و عشوه این * الوداع ای زهد و تقوی الفراق اے عقل و دین * چون بمولانا رسیده است گفته است که شیخ بسیار بزرگست چرا شعرای باید گفت که جز معنے مجازی محملی دیگر نداشته باشد شیخ آنرا شنیده است از وی التماس صحبت کرده و خود بمطبخ قیام نموده و مولانا نیز دران خدمت موافقت کرده دران اثنا شیخ خوانده است و فرموده است که چشم عین است پس میشاید که بلسان اشارت از عین قدیم که ذاتست بآن تعبیر کنند و ابرو حاجب است پس میتواند بود که آنرا اشارت بصفات که حجاب ذاتست دارند خدمت مولانا تواضع نموده و انصاف داده و وقتی شیخ اسماعیل سیسی رحمه الله تعالی درویشان را در اربعینے نشانده و خدمت مولانا را نیز طلب داشته است مولانا این غزل گفته است و بعرض رسانیده است ے تا مهر تو دیدیم ز ذرات

گفتار در تعریف و توصیف شعر و تعظیم آن بدو قسم متقابل که یکی آسایش جان ست و دیگری کاهش دل

شعر چه بود نوای مرغ خرد — شعر چه بود مثال ملک ابد
میشود قدر مرغ ازان روشن — که بگلخن درست یا گلشن
می سراید ز گلشن ملکوت — میکشد زان حریم قوت و قوت
مستمع را ز فتح باب فتوح — میدهد کام جان و راحت روح
با خود از گلخن هوا و هوس — میزند دم ز دود ناک نفس
سامعان را ز ذکر لابه و لاغ — تلخت خاطرست تلخ و دماغ
گر بود لفظ و معنیش با هم — این دقیق و لطیف و آن محکم
صیت او راه آسمان گیرد — نام شاعر همه جهان گیرد
ور بود از طبیعت تاریک — معنی او کثیف و لفظ رکیک
نرود از بروت او بالا — بیش از ریشش بماند آن کالا

گذشتیم ٭ از جملهٔ صفات ازپی آن ذات گذشتیم ٭ در خلوت تاریک ریاضات کشیدیم ٭ در واقعه از سبع سموات گذشتیم ٭ دیدیم که این همه خوابست و خیال ست ٭ مردانه ازین خواب و خیالات گذشتیم ٭ با ما سخن از کشف و کرامات چگوئی ٭ چون ما ز سر کشف و کرامات گذشتیم ٭ ای شیخ اگر جملهٔ کرامات تو اینست ٭ خوش باش کزین جمله کمالات گذشتیم ٭ اینها بحقیقت همه آفات طریقند ٭ ما در طلب از جملهٔ آفات گذشتیم ٭ ما از پی نوری که بود مشرق انوار ٭ از مغربی و کوکب مشکاة گذشتیم ٭ چون شیخ این غزل را شنید وقت وی خوش شد و استحسان نمود و خدمت مولانا در سن شصت سالگی وفات کرده سنه تسع وثمانمایة رحمة الله تعالی **شمس الدین محمد حافظ الشیرازی رحمة الله تعالی** وی لسان الغیب و ترجمان الاسرار ایست بسا اسرار غیبیه و معانی حقیقیه که در کسوت صورت و لباس مجاز نموده هرچند معلوم نیست که وی دست ارادت پیری گرفت و در تصوف بیکی ازین طائفه نسبت درست کرده اما سخنان وی بر مشرب اینطایفه واقع شده است که هیچکس را این اتفاق نیفتاده یکی از عزیزان سلسلهٔ خواجگان قدس الله ارواحهم گفته هیچ دیوان به از دیوان حافظ نیست اگر مرد صوفی باشد و چون اشعار وی ازان مشهورتر است که بایراد احتیاج داشته باشد لاجرم عنان قلم ازان مصروف می گردد و وفات وی در سنه اثنین وتسعین وسبعمایة بوده است **فی ذکر النساء العارفات واصلات الی مراتب الرجال رحمهم الله تعالی** صاحب فتوحات رحمة الله تعالی در باب هفتاد و سوم از فتوحات بعد ازانکه ذکر بعضی از طبقات رجال الله کرده است میگوید وکل ما نذکره من هولاء الرجال باسم الرجال فقد یکون منهم النساء ولکن یغلب ذکر الرجال وقیل لبعضهم کم الابدال قال اربعون بدال فقیل له لم لا یقول اربعون رجالا فقال فقد یکون فیهم النساء و شیخ ابو عبد الرحمن اسلمی صاحب طبقات مشایخ رحمه الله تعالی در ذکر احوال نسوه عابدات و نساء عارفات علیحده کتابی جمع کرده است و شرح احوال بسیاری از ایشان در بیان آورده و قال بعضهم ولو کان النساء کمن ذکرنا لفضلت النساء علی الرجال فما التانیث لاسم الشمس عیب ولا التذکیر فخر للهلال۔ **رابعه عدویه** رح وی از بصره بود سفیان ثوری رضی الله عنه از وی مسائل می پرسید بوی میرفت بموعظت و دعاء وی رغبت می نمود روزی سفیان ثوری بر وی درآمد و دست برآورد و گفت اللهم انی اسالک السلامة رابعه بگریست سفیان پرسید چه بگریاند ترا گفت تو مرا بمعرض گریه درآوردی سفیان گفت چون ندانسته که سلامت از دنیا در ترک اوست و تو بآن آلوده رابعه گفته است که هرچیز را ثمره ایست و ثمرهٔ معرفت روی بخدا آوردن ست

شعر باشد چو چشمه سار زلال	از عقود لآل مالا مال	نشود آب او حجاب گهر	بلکه گردد ز آب تازه و تر
نه چو آن چشمهٔ گل آلوده	که در و قعر آب ننموده	نه توانی در و گهر جستن	بل کز و دست باید شستن
لفظ او تیره معنیش تاریک	راه معنی ز لفظ او باریک	تا بفکرت درون برجانی	نکند فهم آن بآسانی

اشارت به بعضی از شعرای متقدم که از سلاطین تربیتها یافته اند و نام ایشان بواسطهٔ مدایح آنان بر صحائف روزگار بماند

حبذا شاعران مدحت سنج	برده در مدح شهریاران رنج	نام ایشان ز جنبش اقلام	ثبت کرده بدفتر ایام
گر نمانده است جسم شان زنده	اسم شان زنده است و پاینده	رودکی آنکه در همی سفتی	مدح سامانیان همی گفتی

و هم وی گفته است استغفر الله من قلة صدقی فی استغفر الله سفیان از وی پرسید که بهترین چیزی که بنده بآن تقرب جوید بخدای تعالی آن کدام است گفت آنکه بداند که بنده از دنیا و آخرت غیر او را دوست ندارد روزی سفیان پیش وی گفت وا حزناه گفت دروغ گوی اگر تو محزون بودی ترا زندگانی خوشگوار نبودی و هم وی گفته است اندوه من ازان نیست که اندوهگینم اندوه من ازان ست که اندوهگین نیستم۔ **لبابة المتعبده** رح وی از اهل بیت المقدس است وی گفته که من از خدای تعالی شرم می دارم که مرا بغیر مشغول می بیند شخصی وی را گفت که بحج میروم چون بآنجا برسم چه دعا کنم گفت از خدای تعالی آن طلب کن که از تو خوشنود شود و ترا بمقام خوشنودان خود برساند و ترا در میان دوستان خود گمنام گرداند **مریم البصریه** رح وی از اهل بصره است در روزگار رابعه بوده است و با وی صحبت داشته و خدمت وی کرده و بعد از رابعه نیز چندگاه زیسته و در محبت سخن گفتی و چون سخنان محبت شنیدی بیخود گشتی و گویند که وی در مجلسی که از محبت سخن میگفتند حاضر بود زهرهٔ وی بدرید و هم در مجلس جان بداد و وی گفته است که هرگز غم روزی نخوردم و در طلب آن رنج نکشیدم تا این آیت شنیدم و فی السماء رزقکم وما توعدون **ریحانة والهه** رحمها الله تعالی از متعبدات بصره بوده است در ایام صالح مری رحمة الله تعالی این ابیات در پیش گریبان خود نوشته بود انت انسی وهمتی وسروری ٭ قد ابی القلب ان یحب سواکا ٭ یا عزیزی وهمتی ومرادی ٭ طال شوقی متی یکون لقاکا ٭ لیس سؤلی من الجنان نعیم ٭ غیر انی ارید ان القاکا۔ **معاذه ادویه** رح از اقران رابعه عدویه است و با وی صحبت داشته چهل سال روی خود بآسمان بالا نکرد و هرگز در روز چیزی نخورد و در شب خواب نکرد وی را گفتند که بسیار ضرر میرسانی بنفس خود گفت هیچ ضرر نیرسانم خواب شب را بروز انداخته ام و خوردن روز را بشب **غفیرة العابدة** رح وی از اهل بصره بوده است و با معاذة الادویه صحبت داشته چندان بگریست که چشم وی نابینا شد کسی گفت چه سخت است نابینائی وی گفت محجوب بودن از خدای تعالی سخت تر است و کوری دل از فهم مراد خدای تعالی در امرهای سخت تر **شعوانه** رح وی از عجم بوده و در ابله می نشست آواز خوب داشت و نغمات خوش وعظ میگفت و چیزی میخواند زاهدان و عابدان و ارباب قلوب در مجلس وی حاضر میشدند کانت من المجتهدات الخائفات الباکیات المبکیات وی را گفتند که می ترسیم از بسیاری گریه چشم تو نابینا شود گفت در دنیا کور شدن از گریه بسیار مرا دوستر است از کور شدن از عذاب النار وی گفته چشمیکه از لقای محبوب خود باز ماند بدیدار وی مشتاق باشد بی گریه نیک نمی نماید گویند

چون بآن قوم هم سفر میرفت	نه بآئین مختصر می رفت	صله نظمهای همچو درش	بود در بار چار صد شترش
چون شتر زین بساط بیرون راند	بر زمین غیر شعر هیچ نماند	نام او را که می برند امروز	هست از آن شعر انجمن افروز
همچنین نام آل سامان را	نیک کاران و نیک نامان را	زنده از نظم خویش می دارد	وز پس پرده پیش می آرد
عنصری آنکه داشت عنصر پاک	کم چه او فی فتد ز عنصر خاک	گوهر سنگ چار عنصر بود	گوهر گیتی ز نظم او بر بود
رودکی آنچه ز آل سامان یافت	او ز محمود بیشتر زان یافت	صله اش ساز و برگ خوشنودی	صله کش فیلهای محمودی
مشک مدحش بآب سحر سرشت	کلک اقبال را کتابه نوشت	صد ره از [illegible] کاخ و سرا	ماند جا دیده آن کتابه بجای
وان معزی که خاص سنجر بود	در فصاحت زبان چو خنجر بود	خنجر آبدار بر چو هر	گوهرش مدح شاه دین پرور
چون بمدحش شدی چو خنجر تیز	گردش دست شاه گوهر ریز	گرچه صد گنج دست شاه فشاند	در زمین غیر مدح شاه نماند

چندان اندوه بروی غلبه کرد که از نماز و عبادت باز ماند کسی در خواب بوی آمد و گفت ؎ اورد موعک اما کنت شاجبة ✤ ان التیاحة تشفی للحزینتا ✤ جدی وقومی وصومی الدهر دایبة ✤ فان الدوب من الفعل مطیعنا ✤ بطاعت بازگشت و این ابیات ترنم میکرد و میگریست و زنان با وی بگریستند گویند که چون پیر شد فضیل عیاض بوی آمد و طلب دعا کرد او گفت ای فضیل عیاض میان تو و خدای تعالی هیچ چیز هست که اگر دعا کنم تا سبب اجابت شود فضیل بسقه برد و بیخود افتاد کردیه رح از بصره یا از اهواز بوده است و خدمت شعوانه میکرده است وی گفته که شبی پیش شعوانه بودم در خواب شدم پای خود بر من زد و گفت ای کردیه برخیز که اینجا جای خواب نیست جای خواب گورست و بما گفتند از برکت صحبت شعوانه چه رسید ترا گفت از ان وقت باز که بخدمت وی رسیدم دنیا را دوست نداشته ام و غم روزی نخوردم و هیچکس اهل دنیا در چشم من بزرگ ننمود از جهت طمع هیچ یک مسلمانان را خرد و خوار نشمردم حفصه بنت شیرین خواهر خواجه محمد شیرین بوده در زهد و ورع چون برادر خود و ویرا آیات و کرامات بوده است گویند که وی شب در خانه خود چراغ روشن میکرد و برمیخاست و نماز میکرده و وقت بودی که چراغ بمردی و خانه وی همچنان روشن بودی تا صبح رابعه شامیه وی زوجهٔ احمد بن ابی الحواری بوده است احمد بن الحواری گوید که احوال او مختلف بود گاهی بروی عشق و محبت غلبه میکرد و گاهی انس و گاهی خوف در حال غلبهٔ محبت می گفت ؎ حبیب لیس یعدله حبیب ✤ و ما بسواه فی قلبی نصیب ✤ حبیب غاب عن بصری و شخصی ✤ ولکن عن فؤادی لا یغیب ✤ و در حال انس میگفت ؎ ولقد جعلتک فی الفؤاد محدثی ✤ وابحت جسمی من اراد جلوسی ✤ فالجسم منی للجلیس موانس ✤ وحبیب قلبی فی الفؤاد انیسی ✤ و شنیدم که در حال خوف می گفت ؎ وزادی قلیل لا اراه مبلغی ✤ الزاد ابکی ام لطول مسافتی ✤ اتحرقنی بالنار یا غایة المنی ✤ فاین رجائی منک این مخافتی ✤ و احمد ابن الحواری را میگفت ؎ لیست احبک حب الازواج ✤ انما احبک وجب الاخوان ✤ و وقتیکه طعام بپختی گفتی ای سیدی بخور که این طعام پخته نشده است مگر به تسبیح احمد بن الحواری گفته است که روزی پیش وی طشتی بود گفت این طشت را بردار که بر آنجا نوشته می بینم که امیر المومنین هارون الرشید بمرد تفحص کردند همان روز هارون الرشید مرده بود حکیمهٔ دمشقی رح از سادات نساء شام بوده است و استاد رابعهٔ شامیه احمد بن الحواری گفته است که رابعه گفت بر حکیمهٔ دمشقیه در آمدم وی بر مصحف قرآن میخواند گفت ای رابعه شنیدم که شوهر تو یعنی ابن الحواری بر سر تو زنی دیگر میخواهد گفتم آری گفت وی چون می پسندد با آن عقلیکه دارد که دل خود را بدو زن از خدای تعالی مشغول کند گفت مگر بتو نرسیده است تفسیر این آیه الا من اتی الله بقلب سلیم گفتم نی

انوری هم چو مدح سنجر گفت
بحر شد خشک و کان ز لزله ریخت
گر چه دارد ز نغز گفتاری
رفت سعدی دوم ز یکرنگی
از سنائی و از نظامی و ان
که ظهیر آن بمدح نغمه سرای
نیست اکنون ز چاپلوسی او
بود سلمان و رین خراب آباد

وین گرانمایه در بوصفش سفت
وان دراز رشته بقا نگسیخت
مدحهای هزار دیناری
زدن او بسعد بن زنگی
که ز دام او فتادگان جهان
کرده نه کرسی فلک ته پای
جز حدیث رکاب بوسی او
مدح گوی اویس با دل شاد

که دل از بحر و دست کان با شاد
با همه طمطراق خاقانی
نقد اهل جهان زر دینارش
به ز سعد و سرای ایوانش
چو درین امگاه یاد آرند
تا ببوسد رکاب ممدوحش
از کمال و گروه صاعد یان
بر زبان آنچه ماند زیشانست

دل و دست خدایگان باشد
بهر تاج آوران شروانی
نیست جز نقشهای اشعارش
ذکر سعد بیست در گلستانش
ور ز دو بهرام شاه یاد آرند
گرد و ابواب رزق مفتوحش
نیست چیزی بجز سخن بنیان
چند بیتی ز نظم سلمان ست

این آیه اینست که بخدای تعالی برسی و در دل تو هیچ چیز نباشد بغیر از وی رابعه گفت که من پیش از وی بیرون آمدم و از اثر آن سخن تامل کنان میرفتم و از مردان که در ان پیش می آمدند شرم میداشتم که گمان برند که من مستم ام حسان رحمها الله تعالی از زهاد اهل کوفه بوده است سفیان ثوری بزیارت وی میرفته است و بعضی گفته اند که ویرا از نی خواست سفیان گفته است که وقتی بر وی در آمدم در خانهٔ وی غیر از یکپاره حصیر کهنه چیزی ندیدم گفتم اگر رقعه به پسران عم تو نوشته شود رعایت حال تو میکنند وی گفت ای سفیان در چشم و دل من بیش ازین بزرگتر چه بود که اکنون هست من هرگز دنیا را سوال نکردم از کسیکه مالک آنست و قادر است بر ان و متصرفست چون سوال کنم از کسی که قادر نیست بر آن ای سفیان و الله که من دوست نمی دارم که بر ما وقتی گذرد که در ان وقت از خدای تعالی بغیر وی مشغول باشم سفیان از ان سخن بگریست فاطمه نیشاپوریه از قدماء نساء خراسان بوده و از کبار عارفات بوده ابویزید بسطامی قدس الله سره بر وی ثنا گفته است ذوالنون مصری از وی سوالها کرده در مکه مجاور بوده و گاهی به بیت المقدس میرفت و باز بمکه مراجعت می کرد و در راه عمره در سنه ثلث و عشرین و مائتین برفته از دنیا و روزی برای ذوالنون چیزی فرستاد ذوالنون قبول نکرد و گفت در قبول کردن چیزی از نسوان مذلتست و نقصان فاطمه گفت در دنیا هیچ صوفی از ان بهتر و بزرگتر نیست که سبب در میان نه بیند ابویزید گفته است که در همه عمر خود دیگر مرد و یک زن دیدام آن زن فاطمه نیشاپوریه بود و از هیچ مقام و برا خبر نکردم که آن چیز و برا عیان نبود یکی از مشایخ ذوالنون را پرسید که کرا بزرگتر دیدی ازین طایفه گفت زنی بود در مکه که ویرا فاطمه نیشاپوریه می گفتند در فهم معانی قرآن سخنان میگفتند که مرا عجب می آمد وی گفته من یکن الله منه علی بال فانه یتخطی فی کل میدان و ینطق بکل لسان و من کان الله منه علی بال آخرسه عن الصدق والزمه الحیاء معه والاخلاص و هم وی گفته الصادق والمتقی الیوم فی بحر یضطرب علیه امواجه یدعو ربه دعاء الغریق یسال ربه الخلاص والنجاة و هم وی گفته است من عمل لله علی المشاهدة فهو عارف و من عمل علی مشاهدة الله یاه فهو المخلص زیتونه رح نام وی فاطمه است خدمت ابوحمزه و جنید و نوری قدس الله تعالی اسرارهم کرده بود وی گفته است که روزی سرمای سخت بود بر نوری در آمدم و گفتم هیچ می خوری گفت آری گفتم چه چیز بیارم گفت نان و شیر آوردم و پیش وی آتش کرده بودند و دست وی از خاکستر سیاه شده بود و بهر جا که دست وی بشیر میرسید شسته میشد چون آنرا بدیدم با خود

ای بس ایوان برکشیده بچرخ
تا ازین کوچگه چو در گذرند
چشم پوشیده چند بنشینی
زان بناها نمانده است آثار
یادگاری درین رباط کهن
بس گره کافتد از زمانه بکار

ای بسا قصر در کشیده بچرخ
جمع آیندگان در ان نگرند
خیز و چشمی گشای تا بینی
جز کنایه بدفتر اشعار
نیست بهتر ز نظم و نثر سخن
که نماید گشادنش دشوار

که برافراختند تاج دران
یاد پیشینیان کنند از بس
قصرها پست از زلازل دهر
وان عمارات رانه سر نه بن ست
بسخن زنگها زدوده شود
تا که از شیوهٔ سخن را نی

یادگار بعالم گذران
به ثناشان بر آورند نفس
قصریان بند در سلاسل قهر
آنچه باقیست زان همین سخن ست
بسخن بندها گشوده شود
بهد آن کار رو با سانی

گشادن عنصری از یکدو بیت گرهی را که از بریدن زلف ایاز بر دل سلطان محمود افتاده بود و آن دو بیت اینست

گفتم یارب ما اقدا ولیائک ما فہم احمد لطیف پس از پیش وی بیرون آمدم بجائے رسیدم زنی دردے آویخت کہ
اینجا یک زرمہ جامہ بود تو بردی دمرا پیش امیر برد نوری آنجا شنید در عقب من پیش امیر حاضر شد و گفت ویرا مرنجان کہ
از اولیاء اللہ است سبحانہ امیر گفت من چہ حیلہ کنم کہ خصم وی آنرا از وی میطلبد ناگاہ کنیزے سیاہ پیدا شد و آن زرمہ
جامہ با وی و گفت ویرا بگذارید کہ زرمہ را یافتم پس نوری دست مرا بگرفت و از پیش امیر بیرون آورد و گفت چرا گفتی
تا اوحش اولیائک ما اقدرہم گفتم توبہ کردم از انچہ گفتہ بودم **فاطمة الرودعیہ** رح در اردبیل بیودہ وقیل کانت من
العارفات المتکلمات با بعضے از مشایخ ویرا از قول رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہ از حضرت حق سبحانہ حکایت
کرد کہ انا جلیس من ذکرنی سوال کردند ساعتے باآن سائل سخت گفت ان الذکران تشہد المذکور لک مع دوام
ذکرک لہ فیصنی ذکرک فی ذکرہ یبقی ذکرہ لک حین لا مکان ولا زمان **ام علی زوجۂ احمد خضرویہ** رح وی از اولاد
اکابر بود و مال بسیار داشت و ہمہ را بر فقرا نفقہ کرد و با احمد در انچہ بود موافقت بایزید و ابوحفص را قدس اللہ روحہ
دیدہ بود و از بایزید سوالات کردہ بود و ابوحفص گفتہ است کہ ہمیشہ حدیث زنان را مکروہ میداشتم تا آن وقت
کہ ام علی زوجۂ احمد خضرویہ را دیدم پس دانستم کہ حق سبحانہ معرفت و شناخت خود را آنجا کہ می خواہدے نہد
بایزید قدس اللہ تعالے سرہ گفتہ است کہ ہر کہ تصوف ورزد باید کہ ہمتے ورزد چون ہمت ام علی زوجۂ احمد
خضرویہ یا ما حالی ہمچو حال ام علی گفتہ است خداے تعالی خلق خود را بخوانہ با نواع طلعت ونکوئی اجابت نکرد
پس پریشان ریخت بلاہاے گوناگون تا ایشانرا بہ بلای بسوی خود باز گردانید زیرا کہ ایشانرا دوست میداشت
وہم وی گفتہ قوت حاجت ایشان تر ست از خواری کشیدن برای آن زنی از اہل بلخ بوے آمد کہ آمدہ ام کہ
بخداے تعالی تقرب جویم بوسیلۂ خدمت تو مرا ورا گفت چرا بواسطہ خدایتعالے بمن تقرب نمیجویم **ام محمد والدہ
الشیخ ابو عبد اللہ بن خفیف الشیرازی رحمہما اللہ تعالی** کانت من العابدات العانیات ہمراہ پسر
خود ابو عبد اللہ بن خفیف از راہ حجر بحجاز رفتہ و مر اورا مکاشفات و مجاہدات بسیار ست گویند کہ شیخ در عشر
اخیر رمضان احیای شبے کرد تا شب قدر را دریابد ببام بر آمدہ بود و نماز میکرد و والدہ وی ام محمد در درون خانہ
متوجہ حق سبحانہ نشستہ بود ناگاہ انوار شب قدر بر وی ظاہر شدن گرفت آواز داد کہ اے محمد ای فرزند آنچہ تو آنجا
مے طلبی اینجاست شیخ فرود آمد و آن انوار را دید و در قدم والدۂ خود افتاد و بعد ازان شیخ مے گفت کہ از انوقت
باز قدر والدہ خود را دانستم **فاطمہ بنت ابی بکر الکتانی رحمہا اللہ تعالی** وی در مجلس سمنون محب وقتی

بود ایاز آن بہ نیکوئی ممتاز
آفتابی ز آسمان و امید
جبہہ اش نور صبح بہ روزی
ابروش قبلۂ صفا کیشان
چشم او شیر گیر آہوی مست
غبغبش بود باذقن بدونیم
متناسب ز فرق تا بقدم
در ادای حقوق خدمت شاہ

کز عیب سر زلف بت از کاستن ست
چہ جای غم نشستن و خاستن ست
وقت طرب ونشاط ومی خواستن ست
کارایش سر دہم ز پیراستن ست

صف تیران ز دگرفتہ شکست
سیبے از میوہ زار باغ نعیم
متواضع ز شاہ تا بچشم
بنشستے ز پای بیگہ و گاہ

دہن ہمچو عیش عاشق تنگ
بر لبش ہمچو خضر تازہ نبات
ہم ادب ہم جمال باہم داشت
خاطر شاہ بود شیفتہ اش

از ہمہ لعبتان چین وطراز
سروی از باغ رحمت جاوید
کار او روز دولت افروزے
طاق محراب طاعت اندیشان
دو نقش با ہم شک و یکرنگ
آمدہ تر برون ز آب حیات
آنچہ بیرون ازین بود کم داشت
در جمال و ادب فریفتہ اش

در خبت سخن میگفت جان بداد و با وے سہ نفر مرد دیگر از مریدان جان بدادند **فضہ رحمہما اللہ تعالے** شیخ ابو
الربیع مالقی رحمۃ اللہ تعالے گفتہ است کہ شنیدم حال زنے از صالحات در بعضے از دیہا مرا داعیۂ زیارت وی
شد از برای اطلاع بر کرامتی کہ وی شہرت گرفتہ بود و آن زن را فضہ می گفتند چون بآندہ کہ آن زن آنجا بود رسیدیم
حکایت کردند کہ گوسفندے دارد کہ وی شیر و عسل میدوشد تا قدح نو خریدیم و بیامدیم پیش آن زن و بروی سلام
کردیم پس گفتیم مے خواہیم کہ ببینیم آنچہ میگویند از گوسفند شما گوسفند را حاضر آوردند بدوشیدیم در ان قدح و بنوشیدیم
شیر بود و عسل از قصہ وی پرسیدیم گفت ما مردم فقیریم و ما را گوسفندے بود روز عید شد شوہر من گفت و وی
مردے بود صالح کہ امروز این گوسفند را قربانی مے کنیم گفتم کہ نہ زیرا کہ ما را رخصت ہست در ترک قربان و خدا
تعالی احتیاج من میداند باین گوسفند اتفاقا دران روز مہمان رسید شوہر را گفتم ما باکرام ضیف ماموریم برخیز و آنرا
بکش اما جائیکہ طفلکان ما نہ بینند کہ بر کشتن آن گریہ کنند آنرا بیرون برد کہ در پس دیوار قربان کند ناگاہ دیدیم
کہ گوسفندے بدیوار خانہ بر جست و بخانہ فرود آمد من گفتم مگر آن گوسفند از شوہر من گریختہ است بیرون رفتم
دیدم کہ آنرا پوست می کند در عجب ماندم و آن قصہ را با شوہر گفتم گفت شاید کہ خدایتعالی عوض دادہ باشد
بہتر ازان کہ مہمان را گرامی میداشتیم بعد ازان گفت اے فرزند بدرستیکہ این گوسفند در دلہاے مریدان
چرا مے کند چون دلہای ایشان خوش است شیر او خوش ست اگر متغیر است شیر او متغیر ست پس شما دلہای
خوش گردانید امام یافعی رحمۃ اللہ مے گوید کہ مراد بمریدان کہ آن زن گفتہ وی و شوہر ویست ولیکن عام ذکر
کرد از برای ستر و تلبیس و از براے تحریض مریدان تلبیس قلوب و معنے آنست کہ چون خوش ست دلہاے ما
خوش است آنچہ نزد ماست پس شما نیز خوش گردانید دلہای خود تا خوش شود آنچہ نزد شماست **ام محمد رحمہم
اللہ تعالے** زنے بود شاگرد سری سقطی و آن زن را پسرے بود پیش معلم معلم آنرا آسیا فرستاد وی در آب
افتاد و غرق شد معلم ازان معنے شیخ سری را خبر داد سری گفت برخیزید و با من بیائید تا پیش مادر وی رویم
برفتند شیخ سری قدس سرہ با مادر پسر بنیاد سخن کرد در صبر بعد ازان در رضا زن گفت ای استاد مراد تو ازین تقریر
چیست گفت پسر تو غرق شدہ است گفت پسر من گفت بلی گفت بدرستیکہ خدایتعالے غرق نکردہ است شیخ
سری باز در صبر و رضا سخن آغاز کرد زن گفت برخیزید و با من بیائید برخاستند و با وی برفتند تا بجوی آب
رسیدند کہ از کجا غرق شدہ است اینجا آنجا رفت و بانگ زد کہ فرزند محمد گفت لبیک ای مادر آن زن تا آب

یک شبی شہ ببزم بادہ نشست
نقد جان در رہ نیاز نہاد
بند در بند حلقہ در حلقہ
خواست تا بر میان ز ہر تاری
عصمتش بانگ زد کہ ہان محمود
خنجر اندر کف ایاز نہاد
گفت ایاز از کجا برہ ایشاہ
سازش از نیم زلف خویش تمام

یافت تاثیر بادہ بر وی دست
چشم بر طلعت ایاز کشاد
بند صد جان و دل بہر حلقہ
بند دار دست عشق زنارے
سایہ ات باد بر جہان ممدود
گفت کن لطف ہر چہ باداباد
تا کہ باشد بموجب دل خواہ
تا رسیم از شب تمام بکام

دست عشقش بتافت از من عقل
دید زلفی کہ از بنا گوش شہ
سنبلے خم گرفتہ تاب زدہ
رسم دین از میانہ برگیرد
پیش از ان کت بکفر افتد کار
قطع کن این کمند مشکین را
گفت از نیمہ زانکہ نیم شب ست
چون ایاز این سخن ز شاہ شنید

شوق وصلش بسوخت خرمن عقل
سرنگون سر نہادہ بر دوشش
حلقہ بر روی آفتاب زدہ
شیوۂ کافری ز سر گیرد
تیغ برکش بقطع این زنار
ورنہ بر باد مید ہم دین را
رفتہ یک نیمہ زان شب طربست
نیم از زلف خویشتن ببرید

فرو رفت دوست پسر بگرفت و برآورد و بخانه برد شیخ سری التفات بجنید کرد و گفت این چیست جنید گفت این زن رعایت کننده است هر چیزی را که خدای تعالی بروی واجب کرده است و حکم هر که چنین باشد آنست که هیچ حادثه نشود بوی مگر که وی را بآن اعلام کنند چون وی را بفوت پسر اعلام نکردند دانست که آن حادثه نشده است لاجرم انکار کرد و گفت این خدای تعالی نکرده است **تحفه رحمها الله تعالی** سری سقطی رحمة الله تعالی گوید که شبی خوابم نیامد و قلق و اضطراب عجب داشتم چنانکه از تهجد محروم ماندم چون نماز بامداد کردم بیرون رفتم بهر جا که گمان می بردم که آنجا شاید که ازین اضطراب تسکینی شود گذر کردم هیچ سودی نداشت آخر گفتم به بیمارستان بگذرم و اهل ابتلا را ببینم شاید که بترسم و منزجر شوم چون به بیمارستان درآمدم دل من بگشاد و سینه من منشرح شد ناگاه کنیزکی بسیار تازه و پاکیزه جامهای فاخر پوشیده بوی خوش از وی بمشام من رسید منظری نیکو و جمالی زیبا داشت و هر دو پای و هر دو دست در بند بود چون مرا بدید چشمها پر آب کرد و شعری چند بخواند و صاحب بیمارستان را گفتم که این کیست گفت کنیزکی دیوانه شده است و خواجه وی را بند کرده است مگر باصلاح آید چون این از صاحب بیمارستان شنید گریه در گلوی وی گره شد بعد ازان این ابیات خواندن گرفت ؎ معشر الناس ما جننت ولکن * انا سکرانة و قلبی صاحی * اغللتم یدی ولم آت ذنبا غیر جهدی فی حبه وافتضاحی * انا مفتونة بحب حبیب * لست ابغی عن بابه من براح * فصلاحی الذی زعمتم فسادی * وفسادی الذی زعمتم صلاحی * ما علی من احب مولی الموالی * وارتضاه لنفسه من صاحی * سخن وی مرا بسوخت و بگریه در آورد چون آب چشم من بدید گفت ای سری این گریه است بر صفت او چون بود اگر او را بشناسی چنانکه حق معرفتست بعد ازان ساعتی بیخود شد چون بخود باز آمد گفتم ای جاریه گفت لبیک ای سری گفتم مرا از کجا می شناسی گفت جاهل نشدم ازان زمان که وی را شناختم گفتم که می شنوم که یاد محبت میکنی کرا دوست میداری گفت آنرا که شناسا گردانید ما را بنعمتهای خود و منت نهاد بر ما بعطای خود بدلها قریب است و سایلان را مجیب گفتم اینجا که ترا محبوس کرده است گفت ای سری حاسدان باهم یاری کردند بعد ازان شهقه بزد که من گفتم که حیات ازوی منقطع شد بعد ازان باخود آمد و بیتی چند مناسب حال خود بخواند صاحب بیمارستان را گفتم او را رها کن رها کرد گفتم برو هر جا که خواهی گفت ای سری بکجا روم و مرا جای رفتن نیست آنکه حبیب دل منست مرا مملوک بعضی مالکان خود گردانیده است اگر مالک من راضی شود بروم والا صبر کنم گفتم والله

بوسه داد و به پیش شاه نهاد   شاه دست کرم به بذل گشاد
که دگر پیش آن شه والا   نتوانست کرد سر بالا
گرد بر شاه روز مستی و خواب   سر به بالین نهاد مست خراب
از حدیث شبانه یاد آورد   روز به را ترانه یاد آورد
با دل خویش برگرفت خروش   که چه بد بود آنچه کردم دوش
نیمی از عمر خویش کم کردم   بر خود و عمر خود ستم کردم
روز بگذشت و او قرار نیافت   هیچکس ز اهل بار بار نیافت
عنصری راشد ندراه نمای   که برد خویش را بشاه نمای

ریخت چندان ز رود در گوهر   بهر فرمان شنیدنش بر سر
شب بپایان با آخر انجامید   هر کس از شغل خود بیار امید
خواب شب کرده بد هم برخاست   با نسیم سحر بهم برخاست
زلف ببریده را گرفت بدست   همچو ماتم رسیدگان بنشست
بود عمر دراز زلف ایاز   روی برتافتم ز عمر دراز
عمر دو هوش فتاده کم و کاست   که بجای نشست گه می خاست
بر در بار جمله صف بستند   منتظر بهر بار بنشستند
بو که این عقده را گشاده هی   رنج و اندوه را بباد دهی

که وی زمن عاقل ترست ناگاه خواجه وی به بیمارستان درآمد و صاحب بیمارستان را گفت که تحفه کو گفت در اندرونست و شیخ سری پیش اوست خرم شد درآمد و سلام کرد و بر من تعظیم بسیار کرد گفتم این اولی ترست از من بتعظیم سبب چیست که وی را محبوس کرده گفت چیزها بسیار میگوید عقل وی رفته است نمی خورد و نمی آشامد و خواب نمی کند و ما را نمیگذارد که خواب کنیم بسیار فکر و بسیار گریه است و حال آنکه تمام بضاعت من ویست وی را خریده ام بهمه مال خود به بیست هزار درم و امید وار بوده بودم که بمثل بهای وی بر وی سود کنم از جهت کمال که صفت خود دارد گفتم صفت او چیست گفت مطربه است گفتم چند گاه است که این زحمت بوی رسید گفت یکسال گفتم ابتدای آن چه بود گفت عود در کنار داشت و تغنی باین ابیات می کرد ؎ وحقک لا نقضت الدهر عهدا * ولا کدرت الصفو ودا * ملأت جوانحی والقلب وجدا * فکیف الذ واسلو وا هدی * فیا من لیس لی مولا سواه * اراک ترکتنی فی الناس عبدا * بعد ازان برخاست و عود بشکست و بگریه درآمد ما وی را بمحبت کسی متهم داشتیم در روشن شد که آن اثری نبود ازوی پرسیدیم که حال چنین است با دل خسته و زبان شگفته گفت ؎ خاطبنی الحق من جنانی * وکان وعظی علی لسانی * قربنی منه بعد بعد * وخصنی الله واصطفانی * اجبت لما دعیت طوعا * ملبیا للذی دعانی * وخفت مما جنیت قدما * فوقع الحب بالامانی * بعد ازان صاحب کنیزک را گفتم که بهای او بر منست و زیادت نیز میدهم آواز بر داشت و گفت وافقراه ترا کجاست بهای او تو مرد درویشی وی را گفتم تو تعجیل مکن و هم اینجا باش تا بهای وی را بیاورم بعد ازان گریان گریان برفتم و بخدای سوگند که از بهای وی یک درم نزدیک من نبود و شب دراز متحیر و تنها مانده و تضرع میکردم و نمی توانستم که چشم برهم زنم و میگفتم ای پروردگار من تو میدانی پنهان و آشکارا من و من اعتماد بر کرم و فضل تو کرده ام و مرا رسوا مگردان ناگاه یکی در بزد گفتم کیست گفت یکی از احباب در بگشادم مردی دیدم با چهار غلام و شمعی با او گفت ای استاد اجازت درآمدن میدهی گفتم درآی چون درآمد گفتم تو کیستی گفت احمد بن مثنی امشب بخواب دیدم که مرا هاتفی آواز داد که پنج بدره بردار و پیش سری بر و نفس وی را باین خوش کن که تحفه را بخرد که ما را با تحفه عنایتی است چون این شنیدم سجده شکر کردم بآنچه خدای تعالی مرا داد از نعمت خود سری گوید بنشستم و انتظار صبح می بردم چون نماز صبح گزاردم بیرون آمدم و دست وی گرفتم و به بیمارستان بردم صاحب بیمارستان چپ و راست می نگریست چون مرا دید گفت مرحبا درآی بدرستی که تحفه را نزد خدای تعالی قرب و اعتباریست که دوش هاتفی بمن آواز داد و گفت ؎ انها منا ببال لیس

بو که این عقده را گشاده هی   رنج و اندوه را بباد دهی
حسب حالم ترانهٔ ده ساز   که بعیش شبانه آیم باز
دل پریشان مکن که گستاخی   بر دراز سر و تازه بر شاخی
یکدو بینی هم اندرین معنی   کرد بر مطربان شاه املی
وقت شه زان ترانه خرم شد   ساغر خرمی دمادم شد
داد فرمان که جوهر آوردند   دهنش را سه باره پر کردند
رفت آن عقد گوهرش ز دهان   ماند این سفته در بگوش جهان

عنصری را چو دید شاه از دور   گفت هستم ز شغل دوش نفور
گفت شاها بباغ ملک تو در   هست سروی بباغ تازه و تر
باغبان سرو را چو آراید   جز بآراستن نیارآید
در حریفان فتاد جوش و خروش   برگرفتند بانگ نوشانوش
دست همت ز تخت و تاج فشاند   عنصری را به پیش تخت نشاند
آن دهانی که ریخت بر وی در   ساختش از سه باره گوهر پر
آنچه باقی اگرچه خاک در است   به ز فلسی اگرچه گنج زر است

مقاله شاعر مادح با خواجه ممدوح

یجا دامن فوالی ✤ قربت ثم برفت وعلت فی کل حال ✤ چون تحفه ما را دید چشم پر آب کرد و بخدایتعالی در مناجات میگفت مراد میان خلق مشهور گردانیدی دریوقت نشسته بودم صاحب تحفه بیامد گریان گفتم گریه مکن که آنچه تو گفتی آورده ام به پنج هزار سود گفت لا والله گفت بده هزار گفت لا والله گفتم بمثل بهاسود گفت اگر همه دنیا بمن میدهی قبول نمیکنم وی آزاد است خالصاً لله تعالی گفتم قصه چیست گفت ای اوستاد دوش مرا توبیخ کرده اند گواهی گیریم که از همه مال خود بیرون آمدم و در خدایتعالی اگر بخیم اللهم کن فی بالسعة کفیلا وبالرزق جمیلا و با این تحفه کردم وی نیز بگریست گفتم چرا میگریی گفت خدایتعالی مرا بآنچه خواند گو راضی نیست از من ترا گواه میگیریم که از همه مال خود بیرون آمدم خالصاً لله سبحانه گفتم آیا چه بزرگست برکت تحفه بر همه بعد ازان تحفه برخاست و جامهای که در بر داشت بیرون کرد پلاسی پاره پوشید و بیرون رفت و میگریست گفتم خدایتعالی ترا رهائی داد گریه چیست ✤ هربت منه الیه ✤ وبکیت منه علیه ✤ وبحقه هو لی سوالی ✤ لا زالت بدیه ✤ حتی اتانی واقتضی ✤ بارحوت لدیه بعد ازان بیرون آمدیم و چندانکه تحفه را طلب کردیم نیافتیم عزیمت کعبه کردیم ابن مثنی در راه بمرد و من و خواجه تحفه بمکه در آمدیم در آنوقت که طواف میکردیم از مجروحی می شنیدیم که از جگر ریش می گفت ✤ محب الله فی الدنیا سقیم ✤ تطاول سقمه فدواه داوه ✤ سقاه من محبته بکاس ✤ فرواه المهیمن وسقاه ✤ فهام بحبه وسما الیه ✤ فلیس یرید محبوبا سواه ✤ کذلک من ادعی شوقا الیه ✤ یهیم حتی یراه ✤ پیش او رفتم چون مرا دید گفت ای مری گفتم لبیک تو کیستی گفت ای برتو رحمت کناد گفت لا اله الا الله بعد از شناختن ناشناختن واقع شد من تحفه ام همچون خیالی گشته بود گفتم ای تحفه چه فایده دیدی بعد از آنکه تنهائی اختیار کردی از خلق گفت خدایتعالی مرا بقرب خود انس بخشید و از غیر خود وحشت گفتم ابن مثنی امرد گفت رحمة الله تعالی وی را از کرامتها چندان بخشید و از غیر خود وحشت گفتم که هیچ چشم ندیده و همسایه منیست در بهشت گفتم خواجه تو که ترا آزاد کرد با من آمده است دعائی پنهان کرد و برابر کعبه بیفتاد چون بجنبانیدیم دنیا را وداع کرده دیدم برو در افتاد وی را بجنبانیدیم مرده بود و تکفین و تجهیز ایشان کردیم و بخاک سپردیم رحمهما الله تعالی ✤ حضرت خدیجه واعظ وی عمه قادر گیلانی ست رضی الله تعالی عنهما از نساء صالحات بوده است گویند در گیلان یکبار خشک سال شده و مردم باستسقا بیرون رفتند باران نیامد همه مردم بر در خانه ام محمد آمدند و دعای باران خواستند ام محمد پیش خانه خود را برفت وگفت خداوندا من جاروب کردم تو آب بپاش چندان بر نیامد که باران در ایستاد چنانکه گوئی دهانهای مشک کشاده اند ✤ حضرت بیبک مرویه شیخ ابو الخیر قدس الله تعالی روحه گوید

شاعری از خواجه ممدوح	که بر او ریخت بدرهای فتوح	روزی اندر میان نقار افتاد	هر دو را زان نقار کار افتاد
گفت خواجه که شرم باد ترا	زانچه گوئی نماند باد ترا	زان همه زر که عاری از همه عیب	بار بار ریختم ترا در جیب
گفت شاعر که راست میگوئی	زین سخن راه راست می پوئی	لیک ازان غافلی که من کردم	که ترا قبله سخن کردم
شعر من هست مرغ فرخ فال	وز مدیح تو نام هاش و بال	تو نشسته درون دروازه	کرده از تو جهان پر آوازه
زر که دادی بمن خدای گواست	که ازان یکدرم نمانده بجاست	آن رفیقی هزار قافله رفت	وین زراه شکم بمزبله رفت
زان فروزد سخن گداز چراغ	زین بسوزد برهگذار و باغ	زان بسر تاج افتخارت ماند	زین بفرقم غبار غارت ماند
	هر یکی را ذخیره چیست ببین	با دل تنگ و تیره کیست ببین	

حکایت منت نهادن سفله بازاری با عارف از دل طمع عاری

که بمرو بودیم پیرزنی بود آنجا که او را بیبک گفتندی بنزدیک ما آمد آنجا و گفت ای ابوسعید بطلب آمده ام گفتیم برگوی گفت مردان دعا میکنند که ما را یک نفس بگذارید سال ست که می گوئیم که یک طرفة العین مرا بمن گذارید تا ببینم من کیم با من خود هستم هنوز اتفاق نیفتاده است ✤ دختر کعب رحمها الله تعالی شیخ ابوسعید ابو الخیر قدس الله تعالی سره گفته است که دختر کعب عاشق بود بران غلام اما پیران همه اتفاق کردند که این سخن که او میگوید نه آن سخن باشد که بر مخلوق توان گفت او را جای دیگر کار افتاده بود روزی آن غلام آن دختر را ناگاه دریافت سر آستین او بگرفت دختر بانگ زد بر غلام و گفت ترا این بس نیست که من با خداوندم و آنجا بتلایم بر تو بیرون دادم که تو طمع میکنی شیخ ابوسعید گفت سخنیکه او گفته است نه چنانست که کسی را در مخلوق افتاده باشد و وی گفته است ✤ عشق را باز اندر آوردم به بند ✤ کوشش بسیار نامد سودمند ✤ عشق دریائی کرانه ناپدید ✤ کی توان کردن شنا ای هوشمند ✤ عشق را خواهی که تا پایان بری ✤ بس که بپسندید باید ناپسند ✤ زشت باید دید انگارید خوب ✤ زهر باید خورد و انگارید قند ✤ توسنی کردم ندانستم همی ✤ کز کشیدن تنگ تر گردد کمند ✤ فاطمه بنت المثنی رح شیخ محی الدین بن العربی رضی الله عنه در فتوحات می گوید که من سالها بنفس خود خدمت وی کرده ام و سن وی آن وقت بر نود و پنج زیادت بود و من شرم میداشتم که بروی وی نگرم از تازگی و نازکی رخساره وی هر که وی را بدیدی پنداشتی که چهارده ساله ست وی را با حضرت حق سبحانه وتعالی حالی عجب بود و مرا با سایر کسانیکه از ابنای جنس من بخدمت وی میرسیدند اختیار کرده بود و می گفت مثل فلان کس ندیده ام وقتی که پیش من می آید بهمگی خود می آید و در بیرون هیچ باقی نمیگذارد و هم شیخ میگوید که از وی شنیدم که میگفت مرا عجب آید از کسیکه می گوید حق سبحانه دوست میدارم و بوی شادمانی نمیکند و حالانکه حق سبحانه مشهود ویست و چشم وی ناظر باوست در هر چیزی طرفة العین غائب نمیشود این مردمان چون دعوی محبت او می کنند می گویند آیا شرم نمی دارند قرب محب از همه مقربان زیادت ست پس لی چه میگویند پس گفت ای فرزند چه میگوئی در آنچه من می گویم گفتم سخن آنست که تو میگوئی بعد ازان گفت والله مرا تعجب می آید ✤ جلیب من فاتحة الکتاب را خدمت من فرموده است والله که هرگز فاتحه مرا از وی مشغول نساخته است و حجاب من نشده و هم شیخ فرموده در میان آنکه ما پیش وی نشسته بودیم ضعیفه درآمد و شوهری را نام برد که شوهر من بانجا رفته است و داعیه داشته است که زنی دیگر بکند گفتم تو خواهی که باز آید گفت آری روی بفاطمه کردم و گفت ای مادر می شنوی که چه میگوید گفت تو چه

عارفی بود در زمین هری	نام او سکه نگین هری	همتش دست در خدای زده	بر همه خلق پشت پای زده
یکی از سفلگان بازاری	نقد بازار او دل آزاری	پیش عارف دم از ارادت زد	زان ارادت بسر سعادت زد
صبح تا شام خدمتش کردی	خوان کشیدی و سفره آوردی	لیک چون سفله بود و طبع پرست	بود آن پیش چشم او پیوست
روزه بگشادی روزی از خوانش	ریگی آمد بزیر دندانش	آن همه خدمت و ارادت او	گشت مغلوب رسم و عادت او
گوی آن ریگ بود سنگ نشان	گرد ازان ریگ تیغ تیز زبان	لطف و احسان خود شمار گرفت	هر یکی را بصد هزار گرفت
که فلان خواستی چه آوردم	یا فلان شب چه خدمتت کردم	زان مزعفر برنجها که زقند	داشت شیرینیش بجان پیوند
زان علا دای شکر دیادام	لب و دندان از و رسید بکام	زان ترش آشهای صفرا کش	برده طعمش ز اهل صفرا هش
عارف از گفت وگوی او آشفت	می شنیدم که زیر لب میگفت	که دو سه ساله دیگ شوربه خویش	که بمیل دل ورویه خویش

ے خواہی گفتم قضاے حاجت وی وحاجت وی آنست کہ شوہر وی بیاید گفت سمعا وطاعة حالی فاتحة الکتاب بلا میفرستم
وویرا وصیت میکنم کہ شوہر این زن را بیارد فاتحہ را خواندن گرفت، ومن ہم با وی خواندم ودانستم کہ از قرارت فاتحہ صورت
جسدانی انشا کرد وویرا فرستاد ودر وقت فرستادن گفت ای فاتحة الکتاب میروی بفلان شہر وشوہر این زن را می بینی
وویرا نمیگذاری تا نمی آری شیخ میگوید کہ از فرستادن فاتحہ تا آمدن شوہر وی بیش ازان فرصت نشد کہ قطع مسافت
توانکرد جاریہ سوداء رح ذوالنون گوید کہ کنیزکی سیاہ دیدم کہ کودکان ویرا بسنگ میزدند ومیگفتند کہ این زندیقہ میگوید
کہ من اللہ را مے بینم من در پی او رفتم مرا آواز داد وگفت اے ذوالنون گفتم تو مرا چہ میشناسی گفت جانہاے
دوستان او سیاہ او بیند بایکدیگر آشنا گشتم این چیست کہ این کودکان میگویند کہ تو مے گوئی کہ من اللہ را می بینم
گفت راست می گویند تا او را شناختم ہیچ محجوب نماندہ است **امراة مجہولہ رح** وہم ذوالنون گوید قدس سرہ
درمیان آنکہ در طواف بودم دیدم کہ نوری بدرخشید کہ بریق آن بعنان آسمان رسید در عجب ماندم طواف
خود را تمام کردم وپشت بدیوار کعبہ باز نہادم ودران نور فکر مے کردم ناگاہ آواز اندوہگین بگوش من آمد در پے
آواز برفتم دیدم کہ جاریہ در آستان کعبہ در آویختہ است ومیگوید ؎ انت تدری یا حبیبی انت تدری * ونحول
الجسم والدمع سوخان بسری * قد کتمت الحب حتی صادق بالکتمان صدری * بیک جانب شدم واز درد وی
گریان شدم پس گفت ؎ الٰہی وسیدی مولائی لحبک لی الاغفرتنی گفتم اے جاریہ ترا بس نیست کہ گوئی بحبی
لک کہ گوئی بحبک لی چہ میدانی کہ او ترا دوست میدارد گفت مر خدای را بندگان ہستند کہ ایشانرا دوست میدارند
نشنیدہ کہ قول اللہ تعالیٰ را گفت فسوف یاتی اللہ بقوم یحبہم ویحبونہ محبت وی مر ایشانرا سابق است بر محبت ایشان
مر ویرا گفتم ترا بس ضعیف ونحیف می بینم گویا بیماری گفت ؎ محب اللہ فی الدنیا علیل * تطاول سقمہ قد داواہ
کذا من کان فی الباری محبا * لہم بذکرہ حتے براہ * پس مرا گفت باز پس نگر بنگریستم ہیچکس ندیدم روی بوے کردم
وویرا نیز ندیدم **جاریہ مجہولہ رح** وہم ذوالنون گوید قدس سرہ کہ مرا کنیزکے صفت کردند متعبدہ از حال وی خبر
پرسیدم گفتند در دیر خرابست بآن دیر درآمدم کنیزکے دیدم کہ بیخوابی شب در روی اثر کردہ بروی سلام کردند
جواب داد وویرا گفتم اے جاریہ در مسکن تنہائی میباشی گفت سر بدر آر در ہر دو سرا غیر خدا یتعالےٰ را می بینی گفتم ہیچ
وحشت تنہائی نمی یابی گفت از من دور شود دل مرا از لطایف حکمت خود بر من گماشتہ کہ در دل خود ہیچ موضع از
برای غیر او نے یابم گفتم ترا حکیم می بینم مرا بیرون آر ازین نیکی وراہ راست بر من بکشای گفت ای جوانمرد تقوی را خود

دادہ بود از ہوای گوناگون اینچہ آلودگیست کامد پیش ہیچکس آشنای سفلہ مباد	گرد در ریک مغارہ در اکنون زین سفیہم ز نفس سادہ خویش منتش زان وآتش ادکشاد جامی از شعر وشاعری باز آے	ہمہ را ریخت بہر خجلت من بہ نہ آبہاے روی زمین خون دل بہ زوید بالودن با خموشی ز شعر دمساز آی	پر سر دردے وریش وسبلت من نتوان یافتن خلاص ازین کہ زبالودہ اش لعب آلودن

در خاتمہ کتاب گوید

شعر شعر خیال یافتنست گرچہ او ستاد کار گر ہمہ سال	بہر آن شعر موشگافتن ست شعر بافی کنی بدین منوال	لعبت شغل موشگافی چند نکند با تو بیش ازین ایام	شعر گوئی وشعر بافی چند کت بافند کے برآید نام

سازو زہد طریق خود وورع بازگیر خود را درسلوک کن در طریق طائفان تا بدو رسی بدری کہ آنجا نہ حجاب بینی نہ ثواب خادمان
خود را بفرماید تا دیہیچ کار نافرمانی تو نکند **مصریہ رحمہا اللہ تعالےٰ** در تاریخ امام یافعی رحمہ اللہ تعالےٰ کہ یکے
از مشایخ روایت کردہ است کہ زنے نواحی مصر سی سال اقامت کرد کہ در سرما وگرما از انجا برفت ودرین سی سال
ہیچ نخورد وہیچ نیاشامید **امراة مصریہ رح** وہم یافعی در کتاب روضة الریاحین آوردہ است کہ ازین طائفہ گفت کہ در
نواحی مصر زنے دیدم والہ وحیران سی سال بودہ است بپای ایستادہ بود در زمستان وتابستان نہ شب نشستے ونہ
روز از آفتاب باران ویرا پناہی نبود ومارہا وثعبانہا گرد وی در می آمدند **خارزمیہ رح** وہم یافعی در تاریخ خود
یکے از علما نقل کردہ کہ گفت در خوارزم زنے دیدم کہ زیادت از بیست سال ہیچ نخورد وہیچ نیاشامید **جاریہ
حبشیہ رح** شیخ محی الدین عبدالقادر گیلانی قدس سرہ فرمودہ است کہ اول بار کہ از بغداد عزیمت حج کردم بر قدم
تجرید وہنوز جوان بودم وتنہا میرفتم شیخ عدی بن مسافر مرا پیش آمد ووی نیز جوان بود پرسیدم کہ کجا میروی گفتم
میل صحبت داری گفتم بر قدم تجریدم گفتم من نیز بر قدم تجریدم باہم روان شدیم در بعضے از روزہا دیدم کہ جاریہ حبشیہ
پیدا شد برقع بستہ وپیش من بایستادہ تیز تیز بروے من نگریست پس گفت از کجائی اے جوان گفتم از عجم گفت امروز مرا
در رنج افگندی گفتم چرا گفت درین ساعت در بلاد حبشہ بودم مرا مشاہدہ افتاد کہ خدا یتعالےٰ بر دل تو تجلے کردہ و
ترا عطا فرمودہ انچہ عطا نفرمود مثل عزیزان از آنان کہ من میدانم خواستم کہ ترا ببینم وبشناسم پس گفت کہ امروز
من در صحبت شمایم وامشب با شما افطار میکنم ودرون شد وی در یکطرف وادی میرفت وما در یکطرف چون شب
شد طبقے از ہوا فرود آمد بران شش رغیف بود باسرکہ وسبزی آن جاریہ گفت الحمد للہ الذی اکرمنی واکرم ضیفی ہر شب
بر من دو رغیف فرود می آمد امشب برای ہر یکے دو رغیف فرود آمد بیاشامیدیم در لذت وحلاوت بآبیکہ بر روی زمین
است نمی مانست پس دران شب از ما جدا شد وبرفت چون بمکہ رسیدیم شیخ عدی را در طواف تجلی واقع شد کہ بیخود
بیفتاد چنانکہ بعضے می گفتند کہ وی بمرد ناگاہ دیدم کہ آن جاریہ بر سر وی بایستادہ است ومیگوید کہ زندگرداند
ترا آن کس کہ میرانیدہ است سبحان الذی لا یقوم الحادثات لتجلی نور جلالہ الا بتثبیتہ ولا یستقر الکائنات بظہور
صفاتہ الا بتاییدہ بل حفظت سبحات قدسیہ ابصار العقول واخذت نفحات بہائیہ الباب الفحول بعد ازان در طواف
مرا تجلے واقع شد واز باطن خود خطابے شنیدم ودر آخر آن با من گفتند اے عبدالقادر تجرید ظاہر را بگذار وتفرید
وتوحید را لازم دار واز برای نفع مردمان بنشین کہ ما را بندگان خاص ہستند کہ می خواہم ایشان را بر دست تو بشرف

نیست از نام ونگ رنگ ترا کار فرخندہ گشتہ از فرہنگ ہمت مرد چون بلند بود کار کاید ز کارخانہ خیز مدح دونان ز نغز گفتاری خاصہ شاہی کہ از مسافت دور نہ ز نظمش جواہر منظوم بکرہی ماندہ تحفہ یاد کنند	کہ ازین نام نیست ننگ ترا کار گر را درچہ ہمت رنگ در ہمہ کار ارجمند بود در دو عالم بود نشانہ خیز خردہ دان را بود نگونساری مدت قطع آن سنین وشہور خواندہ از نامہ ثنا مرقوم بگرامی ہدیہ یاد کنند	زرچہ گفتم چہ جای این سخنست ہمت ہمت چو مغز وکار چو پوست نرسد جز بلند معراجی نکتہ کز طبع خردہ دان زاید شیوۂ ما دجان جو گیری پیش مخلصے را بہ تنگنای خمول نہ ز نثرش لآلے منثور چیست آن تحفہ ہدیہ زرنا	رای دانا ورای این سخنست کار ہر کس بقدر ہمت اوست خیر نساج راز نساجے بہر شاہان خردہ دان شاید مدح شاہان سرفراز اندیش بستہ برخود در خروج ودخول دیدہ در نامہ وعا مسطور وان ہدیہ عطیہ ز نایاب

قرب خود برساند ناگاه آن جاریه گفت ای جوان نمی دانم چه نشانست ترا که بر سر تو از نور خیمه زده اند تا عنان آسمان ملایکه گرد تو در آمده اند و چشم همه اولیا از مقامهای خود در تو خیره مانده است و همه بمثل آنچه ترا داده امیدوار شده اند بعد از آن آن جاریه بر وقت دیگر وی راندیدم **امراة اصفهانیه رح** یکی از اصحاب شیخ عبدالقادر رضی الله عنه گفته است که شیخ را روزی استغراقی بر بالای منبر واقع شد و یک گرد از عمامه باز شد و نمیدانست همه حاضران بموافقت شیخ دستارها و طاقیها در پای منبر انداختند چون شیخ بحال خود باز آمد و سخن آخر کرد عمامه خود را راست کرد و مرا گفت دستارها و طاقیها را با سباب بازگردان چنان کردم یک عصابه باقی ماند که صاحب آن پیدا نبود شیخ گفت آنرا بمن ده بوی دادم بر دوش خود انداخت فی الحال ناپیدا شد من حیران ماندم چون شیخ از منبر فرود آمد با من گفت چون اهل مجلس عمامها بنهادند مرا خواهریست باصفهان وی نیز عصابه خود را بنهاد و چون من آنرا بدوش خود انداختم وی از اصفهان خود دراز کرد و آن را برداشت **امراة فارسیه رح** شیخ نجیب الدین علی برغش رحمة الله تعالی گفته است وقتی از شروان زنی بشیراز آمده بود وقتها بخانه ما می آمد زنی با خبر بود وقتی چند روز خانه ما می بود و مرا دست تنگی روی نموده بود و وی میدانست آن حال را ظرفی چند در خانه بود که اگر وقتی حق سبحانه و تعالی از حبوبات مثل گندم و جو چیزی بفرستادی در آن ظروف کردی و آن ظرفها تهی بود و سرهای آنرا پوشیده بودیم تا پاک بماند تا وقت حاجت آن زن پنداشت که مگر چیزی در ظرفهاست مرا گفت چون دست تنگی روی نموده است چرا از آنچه در آن ظروف ست [illegible] نسازی گفتم تهیهاست گفت چرا سرهای آن پوشیده است گفتم تا پاک ماند آن برخاست و سرهای آنها برگرفت و گشاده گذاشت و گفت از آن تهی است که دهن برهم نهاده است چون سر آن گشاده باشد همچون دهنی که باز کرده باشد و گرسنه باشد حق تعالی آنرا قوت فرستد و قوت هر چیزی مناسب آن فرستد در وقت حاجت و قوت این ظروف غله است چون تهی شکلی وی ظاهر گردد پر غله و حبوب گردانند پس چون او این تصرف کرد در حال حق سبحانه و تعالی چندان گندم فرستاد پر کرده شد و آن زن از اولیای حق تعالی بود بتمام رسید و باختتام انجامید کتاب نفحات الانس من حضرات القدس که مقصود از آن شرح اخلاق و افعال و بیان مقامات و احوال [illegible] صدق [illegible] رسیده اند بدرگاه [illegible] و [illegible] مطلوب [illegible] الهی شده اند و مظهر اسمای نامتناهی گشته حکمت در ایجاد عالم وجود ایشانست و مقصود از اظهار بنین و بنات آدم

بدره بی شمار بدره ود	اختران بلند قدر درد	بدر تزویر و آفتاب زخش	لون شاهان طبع مشرب بخش
[illegible] دانش [illegible]	از اصول عدد دوازده هم	بر نصاب کواکب مرصود	که شود کس ردی دی مفقود
[illegible]	بدر [illegible] بشهر [illegible] شناس	روی ماند اگر بسنگ سیاه	زان شود تابناک سنگ چه ماه
[illegible]	آتشین زاغ همه جهان حسود	آنچه زین بیشتر ز شاه سعید	بفقیران نیک خواه رسید
[illegible]	بحر اشر [illegible]	شاهدی آن سلاسل الذهبست	که به بخشش رسیده این لقبست
[illegible] چنان [illegible]	که هلال آمدش [illegible]	پای همت کشید از آن خلخال	افسری بایدم کز آن خلخال
[illegible] از [illegible] شاه	باخرد بود فاقه همراه	تا کنم زان بر نیروی امید	افسر سرفرازی جاوید
[illegible] ترست پایه فقر	که مبادا زوال سایه فقر	همه ملک جهان حقیر بود	زانکه آخر فنا پذیر بود

مقامات کشف و شهود ایشان والله اعلم بحقیقة الحال نظم حبذا قومی که دید حق بود دیدارشان + ثبت باشد در شهود سر غیب اسرارشان + جمله درکشف فنا از هستی خود خفته اند + لیک پندارند خواب آلودگان بیدارشان + گرچه اندر آینه خورشید جمال خود بگل + مشرق و مغرب گرفته پرتو انوارشان + از خدا خواهند شرف ذات خود در ذات او + این بود ساعت بساعت سر استغفارشان + ریخته باران عرفان از نگرمت + بشسته نقش حرف غیر از صفحه پندارشان + هر یکی را با خود از سودا دل بازارها + زآتش شوق و محبت گرمی بازارشان + یکدم از طوف در و دیوارشان منشین که هست + صد کشایش از در و دیوارشان + کارشان جز نفی ذات و وصف فعل خویش نیست + ای خدا چه بود که جامی را کنی در کارشان +

کتبه محمد عبد القادر [illegible]

رباعیه فی تاریخ اتمامه

این نسخه مقتبس ز انفاس کرام	کز وی نفحات انس [illegible]
از هجرت خیر البشر و فخر انام	در هشتصد و هشتاد و سه [illegible]

[illegible] شیخ الٰهی بخش محمد جلال الدین تاجران کتب کشمیری بازار [illegible]

دیگر از انجا که تحفه شاه است	[illegible]	[illegible]	[illegible] قدر [illegible]
قدر آنرا قیاس نتوان کرد	جز ز شکرش [illegible]	[illegible]	[illegible] از زبان حال خروش
آن خروشی که گوش جان شنود	[illegible] آخر [illegible] و آن کرد	گوش [illegible] سماع [illegible]	گوش [illegible] سماع آن مجهول
تا بود در زمانه گفت و شنفت	[illegible] بود قول آشکار [illegible]	گوش [illegible]	[illegible]
هر دعا را بقای او مضمون	بسعادات سرمدی مقرون	همه مقبول و مستجاب شده	[illegible]
	[illegible] ختم شد [illegible]	الله الحمد [illegible]	

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والشکر للہ کہ دریں اوان فرخے تواماں نیرین سپہر حقیقت و سعدین
فلک طریقت۔ فروغ بخش ماہ و مہر کسب و وہب اعنی ہردو
نسخہ جات "نفحات الانس" و "سلسلۃ الذہب" کہ شب و روز
دنیا و عقبی گزینان بانوار آن تابان و درخشان برافروختہ
و روشن کردہ نوار نورالانوار ازل و ابد سرانجامی حضرت
مولانا مولوی عبدالرحمن جامی رحمۃ اللہ علیہ است
بفرمایش خاص جناب فیضمآب شیخ الٰہی بخش
محمد جلال الدین صاحبان تاجران کتب
کشمیری بازار لاہور۔ بزیور طبع و
حلیہ انطباع آراستہ شدہ برائے
افادہ و استفاضہ طالبان
و شائقان علم تصوف
رونق نشر و
اشاعت
یافتہ
تاکہ مقبول عالم و عالمیاں گردد فقط۔

اعلان ضروری جملہ اصحاب شوق را واضح و لائح باد کہ جملہ کتب ہر علم و فن در کتب خانہ صاحبان
صدق و یقین شیخ الٰہی بخش محمد جلال الدین مشہور و معروف تاجران کتب کشمیری بازار
لاہور۔ در ہر زمان موجود و مہیا می باشند۔ پس ہر کدام کتابے کہ مطلوب باشد بلا تکلف بذریعہ خط و کتابت
طلب فرمایند۔ و فہرست کتب خانہ بغیر ہیچ قیمت مفت حاصل نمایند۔ مہتمم کتبخانہ شیخ الٰہی بخش محمد جلال الدین کشمیری بازار لاہور

کتب ذیل و دیگر کتب ہر علم و فن کا بن شیخ الٰہی بخش محمد جلال الدین تاجران کتب کشمیری بازار لاہور سے موجود

شرح زلیخا معروف بہ شرح محمد فاری

مصنفہ مولوی محمد [illegible] صاحب ملتانی۔ نہایت مکمل شرح ہے
ان کے [illegible] زلیخا جامی [illegible] افضل ہے خوشخط
[illegible] اعلیٰ چھپائی۔ قیمت [illegible]

گلستان مترجم بزبان فارسی

یہ کتاب عرصہ سے کمیاب تھی۔ اور درس و [illegible]
[illegible] اور شائقین بہت ہی متلاشی تھے اسلئے
بڑی محنت اور جانفشانی سے قدیمی نسخہ تلاش کرکے اس کو
طبع کیا ہے۔ لکھائی بہت ہی عمدہ مصری کاغذ [illegible]
چھپائی اعلیٰ۔ قابل قدر کتاب ہے قیمت ..

کلیات جامی فارسی

سبحان اللہ مولانا مولوی جامی علیہ الرحمۃ کا یہ مجموعہ جسکو
جانبازان عشق حقیقی جان و دل سے طلب کرتے [illegible]
چھپ کر تیار ہے۔ جلد سنگائیں۔ قیمت صرف

کلیات عراقی

از تصانیف شاعر بے عدیل و ناظم بے تمثیل [illegible]
نکتہ دانی المعروف بہ عراقی صاحب رحمۃ اللہ علیہ [illegible]
الحمد یہ دیوان تصوف کا کیسا استاد ہے کہ اس کے [illegible]
جو ولولے صوفیوں کے دل میں پیدا ہوتے ہیں۔ اسکی حلاوت
و لذت وہی نکتہ رس معلوم کرسکتے ہیں جو کہ دلوں میں نار عشق
کی چنگاریاں سلگائے رکھتے ہیں قیمت صرف ...۱۲

دیوان خواجہ معین الدین چشتی

حضور کے نام نامی و اسم گرامی سے ہر ایک فرد بشر واقف
ہے۔ آشنایان بحر طریقت و واقفان رموز حقیقت و طریقت کے
لئے یہ کتاب ایک نعمت غیر مترقبہ ہے۔ صوفیان صفا کیش ہی
کو اپنا حرز جان بنائیں تو زیبا ہے قیمت صرف ...۴

حل ترکیب کریما

[illegible] فارسی خواں کیلئے [illegible]
[illegible] کی کتاب [illegible]
[illegible] قیمت

کلیات سعدی فارسی

دنیا کا کون [illegible]
[illegible]
لہذا ہمنے کمال شوق سے [illegible]
عمدہ کاغذ پر نہایت خوشخط طبع کرایا ہے جلد منگا کر ملاحظہ
فرمایئے۔ قیمت صرف ...۱۲

مثنوی باقی باللہ صاحب فارسی

شیدایان و عاشقان حقیقت کی ضیافت طبع کیلئے یہ مثنوی
چھاپی گئی ہے۔ لکھائی چھپائی اور عمدگی کاغذ قابل دید ہے
منگا کر ملاحظہ فرمایئے۔ قیمت صرف ...

دیوان حضرت غوث الاعظم علیہ الرحمۃ

یہ دیوان کرامت بنیان از اشارات کرامت آیات مہر منیر
سپہر عرفان غواص محیط زخار ایقان سالک مسالک طریقت
سرور عارف رموز یزدانی مقبول بارگاہ سبحانی حضرت قطب
الاقطاب غوث الاعظم پیر دستگیر روشن ضمیر محی الدین
جناب شیخ عبدالقادر صاحب جیلانی رضی اللہ عنہ [illegible]
کتاب ہے قیمت صرف ...

گلدستہ دلپذیر معروف بہ چمن بے نظیر [illegible]

مولفہ و مرتبہ مولانا محبوب عالم [illegible]
[illegible] مشتمل بر غزلیات [illegible]
جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
خاطر حضرات صوفیائے کرام مقبول طبائع [illegible] قیمت ...۱۲

اعلان

واضح ہو کہ اس قدیمی اسلامی کتبخانہ میں
ہر قسم کی کتابیں عربی فارسی اردو پنجابی مطبوعہ
مصر استمبول بمبئی کانپور لکھنؤ وغیرہ موجود رہتی ہیں
اور قرآن مجید وحمائل شریف ہر قسم مترجم ومعرا ہر وقت
ہدیہ ہوتے رہتے ہیں۔ اور تفسیر احادیث فقہ اصول
طب نحو جفر رمل ہر علم دین کی کتابیں ہر وقت
رعایت سے مل سکتی ہیں۔ آرڈر دیکر
بسبیل وی پی طلب فرمائیے ؛

المشتہران
صاحب الصدق والیقین شیخ الٰہی بخش
محمد جلال الدین تاجران کتب لاہور
بازار کشمیری

دیوان ہلالی فارسی

مثنوی لسان الغیب

دیوان مخفی فارسی

دیوان حافظ

دیوان واقف فارسی

دیوان بیدل مع نکات بیدل

تمام درخواستیں بنام شیخ الٰہی بخش محمد جلال الدین تاجران کتب لاہور بازار کشمیری آنی چاہئیں